

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ، صحابہ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء امت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شعب الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ —— ۴۵۸

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل

دارالاشاعت

اردو بازار، کراچی



ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوصِ قرآنی، احادیث نبویہ، صحابۂ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء اُمت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شُعَبُ الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ ـــــ ۴۵۸

جلد ششم

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل صاحب

دارالاشاعت
اردو بازار، ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : اکتوبر ۲۰۰۷ء علمی گرافکس
ضخامت : 456 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

فہرست عنوانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایمان کا انچاسواں شعبہ

اولوالامر کی اطاعت کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یاایها الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰه و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم (النساء۵۹)

اے اہل ایمان اللہ کی اطاعت کرو (فرمانبرداری) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور تم میں سے جو صاحب حکم ہیں ان کی اطاعت کرو۔

صاحب حکم سے کون مراد ہے؟:

اہل علم نے اولوالامر کے بارے میں مختلف رائے دی ہے۔

۱......امیر سرایا، یعنی جہادی لشکروں کے امیر اور قائد مراد ہیں۔

۲......علماء (اسلام) مراد ہیں۔

۳......احتمال ہے کہ دونوں مراد ہوں اور یہ حکم عام ہو دونوں کو شامل ہو۔

۴......اگر یہ حکم خاص ہے تو پھر جہادی لشکروں کے امیر (امراء سرایا) مراد لینا زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ صاحب امر وہی امیر ہوتا ہے۔ (جو مجاہدین اور لشکریوں پر حکم چلاتا ہے) اس میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے (شیخ حلیمی نے)۔

امام احمد رحمۃ علیہ نے فرمایا:

وہ حدیث جو مذکورہ آیت کے شان نزول کے بارے میں وارد ہوئی ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ آیت انہیں جہادی امیروں وحکمرانوں کے بارے میں ہے۔[1]

۷۳۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو حجاج بن محمد نے ''ح'' وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن اسحاق نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن جریج نے کہ یہ آیت۔

---

(۱)...... مابین المعکوفین من صحیح مسلم.

(۷۳۴۴)......أخرجه البخاری (۴۵۸۴) و مسلم (۱۸۳۴) وقد أخطأ الحافظ المزي في عزوه الحديث إلى كتاب الجهاد في مسلم فی التحفة (۴۵۷/۴) والصواب ماأثبتناه أنه في كتاب الإمارة وليس في كتاب الجهاد البتة وأبوداود (۲۶۲۴) والترمذی (۱۶۷۲) والنسائی (۱۵۵/۷) وعزاه لحافظ المزي في التحفة (۴۵۷/۴) للنسائي في الكبرى إلى السير (۱/۹۶) وفي التفسير في الكبرى عن الحسن بن عمر الزعفرانی. خمستهم عن حجاج بن محمد بن ابن جريج عنه به قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب لانعرفه إلا من حديث ابن جريج. الزيادة من ط.

یاایھا الذین اٰمنوا اطیعو اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم.

عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی سہمی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک سریہ میں (جہادی لشکر میں) بھیجا تھا۔

مجھے اس کی خبر دی ہے یعلی بن مسلم نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ہارون بن عبداللہ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صدقہ بن فضل سے اس نے حجاج سے۔

جس نے نبی کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی:

۷۳۴۵:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو عبیداللہ بن ابراہیم بن بالویہ نے ان کو ابوطاہر فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوبکر قطان نے۔دونوں نے کہا ہمیں خبر دی احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے: کہ یہ وہ حدیث ہے جو ہمیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من اطاعنی فقد اطاع اللّٰہ و من یعصنی فقد عصی اللّٰہ و من یطع الامیر فقد اطاعنی و من یعص الامیر فقد عصانی.

جس نے میری بات مانی اس نے اللہ کی بات مانی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو شخص امیر کی بات مانے گا اس نے میری بات مانی اور جو شخص امیر کی نافرمانی کرے گا اس نے میری نافرمانی کی۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

امیر کی اطاعت:

۷۳۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوالتیاح نے ان کو انس رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسمعوا و اطیعوا و ان استعمل علیکم حبشی کان رأسه زبیبة.

تم لوگ سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تمہارے اوپر کوئی سیاہ حبشی مقرر کیا جائے گویا اس کا سر انگور ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسدد سے اور بندار نے یحییٰ سے۔

(۷۳۴۵)......(۱) سقط من (أ)

أخرجه مطولاً ومختصراً أحمد (۲/۲۵۲ و ۲۷۰ و ۳۱۳ و ۳۴۲ و ۴۷۱ و ۵۱۱) والبخاری (۷۱۳۷) ومسلم فی کتاب الإمارة (۳۲ و ۳۳) والنسائی (۷/۱۵۴) وابن ماجة (۳) و (۲۸۵۹) والحمیدی (۱۱۲۳) وابن أبی عاصم فی السنة (۱۰۶۵) و (۱۰۶۶) وابن حبان فی الإحسان (۴۵۳۹) والبیهقی (۸/۱۵۵) والطیالسی (۲۴۳۲) وقال الإمام أحمد (۲/۵۱۱) وغیره الإمام بدل الأمیر وأخرجه البخاری (۲۹۵۷) وأحمد (۲/۴۱۶ و ۴۶۷) وابن خزیمة (۱۵۹۷) والطیالسی (۲۵۷۷) بزیادات : إنما الإمام جنة من یقاتل من ورائه ویتقی به فإن أمر بتقوی اللّٰه فإن له بذلک أجراً وإن قال بغیره فإن علیه منه) وهذه زیادة البخاری دون سواه وعند أحمد و ابن خزیمة والطیالسی : (إنما الإمام جنة فإذا صلی قاعداً فصلوا قعوداً وإذا قال سمع اللّٰه لمن حمده فقولوا: اللهم ربنا لک الحمد فإذا وافق قول أهل الأرض أهل السماء غفر له ما مضی من ذنبه ویهلک کسری بعده ویهلک قیصر ولا قیصر من بعده) وهذا لفظ ابن خزیمة

(۷۳۴۶)......أخرجه أحمد (۳/۱۱۴ و ۱۷۱) والبخاری (۷۱۴۲) والبیهقی (۳/۸۸) و (۸/۱۵۵) والطیالسی (۲۰۸۷) من طریق شعبة عن أبی التیاح عن أنس مرفوعاً

۷۳۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو بن بختری نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو شبابہ نے ان کو شعبہ نے عمران جونی سے ان کو عبداللہ بن صامت نے انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی تھی یہ کہ میں سنوں اور اطاعت کروں اگر چہ ایسے غلام کی اطاعت کرنی پڑے جس کے ناک کان کٹے ہوئے ہوں۔اور جب میں سالن کا شور بناؤں تو اس کا پانی زیادہ کر دوں پھر میں اپنے پڑوس میں اپنے قریب تر گھرانے کو دیکھوں پھر اس میں سے میں ان کو دستور کے مطابق سالن پہنچادوں۔اس کو مسلم نے حدیث شعبہ سے نقل کیا ہے۔

جنت میں داخلہ کے اسباب:

۷۳۴۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر الرزاز نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو ابوصالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو ابو یحییٰ سلیم بن عامر نے کہ انہوں نے سنا ابو امامہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حجۃ الوداع میں فرما رہے تھے جب کہ حضور اپنی جدعاء اونٹنی پر سوار تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیر مبارک چمڑے کی رکاب میں یعنی رکا کی پٹیوں میں رکھ لئے تھے اور یوں پیر سے رکھ کر حضور اونچے ہو جاتے تھے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اپنی آواز سنوا سکیں اسی دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبر دار! کیا تم لوگ سن نہیں رہے آپ نے خوب زوردار آواز میں یہ جملہ کہا۔ابو امامہ کہتے؟ ہیں کہ کسی کہنے والے نے لوگوں کے گروہوں میں جواب میں کہا حضور آپ ہم سے کیا عہد و پیمان کرنا چاہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے رب کی عبادت کرتے رہنا۔ اور اپنی پانچ نمازیں پابندی سے پڑھتے رہنا اپنے روزوں کے مہینے کے روزے رکھتے رہنا۔اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرتے رہنا اپنے حکمران کی اطاعت کرتے رہنا۔تم لوگ اپنے رب کی جنت میں داخل کر دیئے جاؤ گے۔

ابو یحییٰ نے کہا کہ میں نے کہا تھا ابو امامہ تم نے جب یہ حدیث سنی تھی تو کس کے برابر تھے (کتنے بڑے تھے)؟ انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تیس سال کا تھا میں اونٹ کو آگے دبا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب لے آتا تھا۔(تا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پوری سن سکوں۔)

مذکورہ بالا آیات واحادیث پر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ:

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔اس باب میں (یعنی اطاعت امیر کے حوالے سے) اصل بات یہ ہے (اصول یہ ہے) کہ جب اللہ تعالیٰ کی اطاعت واجب تھی۔تو جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے امور عبادت میں سے کسی چیز کا اختیار دے کر مالک بنا دیا ان امور کے اندر ان کی اطاعت بھی واجب ہے۔

وہ تمام انبیاء ورسل ہیں صلواۃ اللہ علیہم اجمعین۔جب اس معنی میں رسول کی اطاعت واجب ہوگئی تو ان لوگوں کی اطاعت خود بخود واجب ہوگئی جن کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شے کا اختیار دیا ان چیزوں کے اندر جن کے اندر اللہ نے رسول کو اختیار دیا تھا۔

خواہ وہ کسی بھی اصطلاحی نام کے ساتھ پکارے جائیں، مثلاً خلیفہ (نائب) یا امیر (حکم دینے والا حکمران) یا قاضی (جج، فیصلہ کرنے والا)

(۷۳۴۷)..... أخرجه مطولاً ومختصراً أحمد (۱۶۱/۵ و ۱۷۱) ومسلم في المساجد (۲۴۰) وفي الإمارة (۳۶) وابن ماجه (۲۸۶۲) وابن حبان في الإحسان (۱۷۱۵) وكذا (۵۹۳۳) في جزء من حديث طويل والبيهقي (۸۸/۳) و (۱۵۵/۸) وابن حجر في التلخيص الجيد (۴۳/۴) من طريق شعبة عن أبي عمران الجوني به.

(۷۳۴۸)..... أخرجه أحمد (۲۵۱/۵ و ۲۶۲) وابن حبان في الإحسان (۴۵۴۴) والحاكم (۳۸۹/۱) من طريق معاوية بن صالح عن سليم بن عامرية وقال الحاكم: (هذا حديث صحيح على شرط مسلم) ووافقه الذهبي قلت بحر نصر بن نصر الخولاني ليس على شرط مسلم.

(۱)..... سقط من (ب) (۲)..... في ب عطيه

مصدق (زکوۃ وصدقات وصول کرنے والا) یا جو بھی ہو۔

ان مذکورہ نام کے لوگوں میں سے جس کی اطاعت واجب ہوگئی اس کا عامل بھی اور وہ جس کو وہ اختیار دے دے ان امور کے اندر جن کا اس کو خود کو اختیار حاصل ہے وہ جس کو بھی ان مذکورین میں سے اختیار دے گا یا جس کی طرف یہ اختیار متعلق ہوگا امت میں سے وہ بمنزلہ مافوق کے ہوگا یعنی اس کا حکم بعینہ اس کا حکم ہوگا جو اس کے اوپر ہے اور اختیار رکھتا ہے (اور اس اختیار دینے والے کا حکم اس سے اوپر والے اور اس کو اختیار دینے والے کے بمنزلہ ہوگا) یعنی یہ معاملہ اسی ترتیب سے اور جا کر اس ذات تک پہنچے گا جو مخلوق کا بھی مالک ہے اور حکم کا بھی جس کے اوپر کوئی نہیں ہے وہ اللہ رب العالمین ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اور آپ کی وفات کے بعد کا حکم:

یہ (نائب وامیر مقرر کرنے کا معاملہ) حیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا۔

بہر حال جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دے دی عزت کے مقام کی طرف بایں صورت کہ انہوں نے اپنے بعد کسی کی امامت وخلافت کے بارے میں واضح حکم نہیں فرمایا تھا۔ تو آپ کی امت کے اہل نظر پر واجب ہو گیا کہ وہ کوئی امام ونائب ایسا تلاش کریں جو ان میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم مقام کھڑا ہو جائے اور ان کے اندر اس کے حکموں کو جاری کرے۔ (یہ امام کی تلاش وتقرر کیوں واجب ہو گیا تھا؟) اس لئے کہ تمام امتیوں کا مرتبہ ومقام اس وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اندر اپنا کوئی نائب بنائے بغیر فوت ہو گئے تھے بمنزلہ اس شخص کے ہو گیا تھا جو ان کی زندگی میں ان کی نیابت کرتا تھا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دور دراز کے شہروں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ تھا کہ وہاں کے رہنے والے لوگوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی امیر مقرر کرتے تھے، یا ان کے پاس کوئی قاضی روانہ کرتے تھے۔

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان پر کوئی امیر مقرر نہیں کرتے تھے تو وہاں کے لوگ از خود اپنے اوپر کسی کو امیر بنا لیتے تھے۔ تو یہ امر دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد یہ جماعت کا حق ہے کہ ان کے درمیان ایسا شخص موجود ہونا چاہئے جو ان کے قائم مقام ہو کر اور ان کا نائب بن کر ان کے حکموں کو نافذ کرے۔ خصوصاً جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر کسی کو خلیفہ نہ بنا گئے ہوں۔

اور اس بارے میں شروع کی سطروں میں تفصیل کے ساتھ کلام ہو چکا ہے اور امام احمد کے علاوہ دیگر لوگوں نے ہمارے اصحاب میں سے امام اور خلیفہ مقرر کرنے کے شرعاً واجب ہونے پر وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع سے استدلال کیا ہے۔

۷۳۴۹:......تحقیق ہم نے اس بارے میں کتاب الفضائل میں کئی احادیث ذکر کی ہیں اور ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے حدیث روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تھا کہ کیا آپ رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر نہیں کریں گے؟ (یعنی اپنا نائب بنائیں گے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اگر میں ایسا نہ کر جاؤں تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے اس لئے اس ہستی نے مقرر نہیں کیا تھا جو ہستی مجھ سے بہتر تھی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر میں کسی کو خلیفہ ونائب مقرر کر جاؤں تو یہ بھی اچھی بات ہے کیونکہ اس ہستی نے اپنا نائب وخلیفہ مقرر کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھی یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے۔

(۷۳۴۹)......أخرجه أحمد (۱/ ۴۳ و ۴۶) والبخاری (۷۲۱۸) ومسلم فی الإمارة (۱۱) وأبوداود (۲۹۳۹) والترمذی (۲۲۲۵) عن ابن عمر (رضی) قال: قيل لعمر ألا تستخلف؟ قال: إن استخلف فقد استخلف من هو خير منى أبوبكر وإن أترک فقد ترک من هو خير منى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأثنوا عليه فقال راغب وراهب وددت أنى نجوت منها كفافاً لالى ولا على لاأتحملها حياً وميتاً وهذالفظ البخارى.

وبنحوه رواه أحمد (۱/ ۴۷) ومسلم فی الإمارة (۱۲) من حديث ابن عمر:

خلیفہ و نائب مقرر کرنا:

۷۳۵۰:......اور ہم نے روایت کی ہے شقیق بن سلمہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمارے اوپر اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ مقرر نہیں کیا تھا لہٰذا میں بھی مقرر نہیں کروں گا۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ خیر کا ارادہ کرے گا تو ان کو انہیں میں سے بہتر آدمی پر متفق کر دے گا جیسے اس نے ان کو اپنے نبی کے بعد انہیں میں سے بہتر شخص پر متفق کر دیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس قول میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کے بعد کسی کو امام وخلیفہ بنانے کا واضح اور صاف حکم کسی متعین شخص کے بارے میں نہیں تھا ساتھ ساتھ اس کا عدم ظہور عدم شہرت (بھی اسی بات کی دلیل ہے) اگر موجود ہوتا تو مشہور بھی ہوتا اور ظاہر ہوتا قبلے کی مثل اور نماز کی ہدایات کی مثل اور ان کے علاوہ دیگر احکامات کی مثل جن کی ضرورت عام ہے۔ لہٰذا واجب ہے اس کا تقرر اہل بصیرت پر۔ جب کسی کے بارے میں واضح نص اور حکم موجود نہیں تھا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس بات سے استدلال کیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی بیماری کے ایام میں مسلمانوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا اور مسلمانوں کی امامت کرنے کا حکم دیا تھا۔ لہٰذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اندر امامت وخلافت کی شرائط بھی موجود ہیں۔ اور وہ اس بارے میں ہر اعتبار سے درست ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہ کی بڑی جماعت میں سے اس ذمہ داری کے لئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کا انتخاب کیا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے منع کرنے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصرار کر کے انہیں کو اپنے مصلے پر اپنا قائم مقام بنایا جس سے ثابت ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ امامت صغریٰ کی طرح امامت کبریٰ کا بھی سب زیادہ مستحق ہے۔

فصل:...... ائمہ اور خلفاء کے اوصاف

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام (یعنی خلیفہ) کی پہلی شرط یہ ہے کہ وہ قریشی ہو۔

۷۳۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عاصم بن محمد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ یہ (امامت وخلافت کا) معاملہ ہمیشہ قریش میں رہے گا جب تک ان لوگوں میں دو افراد باقی ہیں۔

(۷۳۵۰)......(۱) فی (الإیمان)

أخرجه البخاری (۶۸۳) و (۳۳۸۴) و (۳۳۸۵) و مسلم فی الصلاة (۹۰) و (۹۳.۹۸) و (۱۰۱) وابن ماجة (۱۲۳۲) و (۱۲۳۳) و (۱۲۳۴) و (۱۲۳۵) وابن أبی عاصم فی السنن (۱۱۶۴) و (۱۱۶۷) وابن خزیمة (۱۶۱۶) والبیهقی (۲/۲۵۰ و ۲۵۱ و ۳۰۴ و ۳۰۴) و (۳/۷۸ و ۸۱ و ۹۴) و (۸/۱۵۲) وابن حبان فی الإحسان (۶۸۳۵) عن عائشة وغیرها فعن عائشة قالت : أمر رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم أبابکر أن یصلی بالناس فی مرضه فکان یصلی بهم قالت عائشة فوجد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فینفسه خفة فخرج فإذا أبوبکر یؤم الناس فلما رماه أبوبکر استأخر فأشار إلیه أن کما أنت فجلس رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم حذاء أبی بکر إلی جنبه فکان أبوبکر یصلی بصلاة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم والناس یصلون بصلاة أبی بکر) وهذا أحد ألفاظ البخاری.

(۷۳۵۱)......أخرجه أحمد (۲/۲۹) والبخاری (۳۵۰۱) و (۷۱۴۰) ومسلم (۱۸۲۰) والطیالسی (۱۹۵۶) إلا أنه قال : (رجلان) بدل (اثنتان) وابن أبی عاصم فی السنن (۱۱۲۲) والبیهقی (۳/۱۲۱) و (۸/۱۴۱) وابن حبان فی الإحسان (۶۲۳۳) و (۶۶۲۱)

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو روایت کیا ہے احمد بن یونس سے۔

امامت وخلافت قریش کا حق ہے:

۷۳۵۲:..... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین علوی نے ان کو ابوالقاسم بن بالویہ مزکی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے دونوں نے کہا کہ ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے انہوں نے کہا کہ یہ وہ روایت ہے جس کی ہمیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس حالت میں (یعنی امامت وخلافت کے معاملے میں) قریش کے پیچھے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ امارت کے معاملے میں ان کا مسلمان اُن کے مسلمان کے تابع ہے اور ان کا کافر اُن کے کافر کے تابع ہے۔

بخاری ومسلم دونوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔ ہاں فرق یہ ہے کہ علوی نے یہ لفظ اور جملہ ذکر نہیں کیا۔ أراہ یعنی الامارۃ۔ اور اس کو مسلم

(۷۳۵۲)..... أخرجه أحمد (۱۰۱/۱) و (۲۴۳/۲ و ۲۶۱ و ۳۱۹ و ۳۹۵ و ۴۳۳) وفي بعض ألفاظ أحمد (خيارهم تبع لخيارهم وشرارهم تبع لشرارهم، وكفارهم أتباع لكفارهم ومسلموهم أتباع لمسلميهم) وأخرجه البخاري (۳۴۹۵) و مسلم في الإمارة (۱) و (۲) والحميدي (۱۰۴۳) وابن حبان في الإحسان (۶۲۳۱) من حديث أبي هريرة مرفوعاً.

وأخرجه أحمد (۳۳۱/۳ و ۳۷۹ و ۳۸۳) ومسلم في الإمارة (۳) وابن حبان في الأحيان (۶۲۳۰) بلفظ (الناس تبع لقريش في الخير والشر) من حديث جابر بن عبدالله ينميه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخرجه أحمد (۱۰۱/۴) من حديث معاوية مرفوعاً بلفظ (الناس تبع لقريش في هذا الأمر خيارهم في الجاهلية خيارهم في الإسلام إذا فقهوا).

وبنحوه رواه أحمد (۵۱۸۵) وابن أبي عاصم في السنة (۱۱۱۰)

(۱)..... هذا كلام لايتجه فلا فرق بين صلاة الجمعة وصلاة الجماعة فصلاة الجماعة تنعقد باثنين ولم يقم دليل على هذا القول وغيره من اشتراط العدد في صلاة الجمعة وإنه لحسن أن أنقل للقارئ الكريم ماقد ذكره الأستاذ/ محمد ناصر الدين الألباني في رسالته الأجوبة النافعة عن أسئلة لجنة الجماعة ص : (۴۴) قال تحت عنوان العدد في الجمعة مانصه :

صلاة الجماعة قد صحت بواحد مع الإمام وصلاة الجمعة هي صلاة من الصلوات فمن اشترط فيها زيادة على ماتنعقد به الجماعة، فعليه الدليل، ولادليل، والعجب من كثرة الأقوال في تقدير العدد حتى بلغت إلى خمسة عشر قولاً، ليس على شيء منها دليل يستدل به قط إلاقول من قال : إنها تنعقد جماعة الجمعة بما تنعقد به سائر الجماعة كيف والشروط انما تثبت بادلة خاصة تدل على انعدام المشروط عند انعدام شرطه فاثبات مثل هذه الشروط بما ليس بدليل أصلاً، فضلاً عن أن يكون على الشرطية مجازفة بالغة، وجرأة على التقوى على الله وعلى رسوله صلى الله عليه وسلم وعلى شريعته.

لاأزال أكثر التعجب من وقوع مثل هذا للمصنفين وتصديره في كتب الهداية وأمر العوام والمقصدين باعتقاده والعمل به، وهو على شفا جرف هار، ولم يختص هذا بمذهب من المذاهب ولا بقطر من الأقطار ولا بعصر من العصور بل تبع فيه الآخر الأول فإنه أخذه عن أم الكتاب وهو حديث خرافة!

فيا ليت شعري مابال هذاه العبادة من بين سائر العبادات تثبت لها شروط وفروض وأركان بأمور لايستحل العالم المحقق لكيفية الاستدلال أن يجعل أكثرها سنناً ومندويات فضلاً عن فرائض وواجبات، فضلاً عن شرائط؟!

والحق أن هذه الجمعة فريضة من فرائض الله سبحانه وشعار من شعائر الإسلام وصلاة من الصلوات فمن زعم أنه يعتبر فيها، مالا يعتبر في غيرها من الصلوات، لم يسمع منه ذلك إلا بدليل فإذا لم يكن في المكان إلا رجلان قام أحدهما يخطب واستمع له الآخر ثم قاما فصليا فقد صليا صلاة الجمعة والحاصل أن جميع الأمكنة صالحة لتأدية هذه الفريضة، إذا سكن فيها رجلان مسلمان كسائر الجماعات. بل لو قال قائل : إن الأدلة الدالة على صحة صلاة المنفرد شاملة لصلاة الجماعة يكن بعيداً عن الصواب.

نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

امامت وخلافت کی دوسری شرط:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دوسری شرط یہ ہے کہ خلیفہ وامام دینی احکامات کا عالم ہو لوگوں کو نماز پڑھا سکے۔ اپنی نماز میں غلطیاں نہ کرے اس کے مسائل واحکام سے ناواقفیت کی وجہ سے یعنی نماز کے احکام سے پوری طرح واقف ہوتا کہ صحیح طریقے سے اس کو مکمل کر سکے۔ نیز زکوٰۃ وصدقات لوگوں سے وصول کرے ان کے احکام کو جانتا ہوتا کہ ان کے مقامات کو جانے اور ان کی مقداروں کو بھی جانتا ہو۔ اور ان کے مصارف بھی جانتا ہو، اور وہ مال جو ان میں واجب ہیں اور وہ جو واجب نہیں ہیں، سب جانتا ہوتا کہ ان سے ناواقفیت کی بنا پر ان سے روگردانی نہ کرے۔ اور نہ ہی ان میں ناجائز رعایت کرے۔

اور وہ امام خلیفہ لوگوں کے مابین فیصلے بھی کرے۔ اور وہ دو جھگڑا کرنے والوں کے درمیان کسی کی طرف داری نہ کرے، فیصلے کے احکامات سے ناواقفیت کی بنا پر اور وہ مسلمانوں کو ساتھ لے کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے، اس کی استعداد وتیاری میں کمی وکوتاہی نہ کرے نہ ہی جہاد کے لئے نکلنے میں کوتاہی کرے، اور نہ ہی دشمن سے ٹکرانے میں کوتاہی کرے، اور نہ کوتاہی کرے ان چیزوں میں اور ان امور میں جو اللہ تعالیٰ اس کو مال غنیمت عطا کرے، اور مشرکین مالوں میں سے جو اس کو دے، یا بغیر طاقت استعمال کرنے کے یوں ہی بطور نئے کے ان کو مال مل جائے۔ نہ سواروں کے حق میں کوتاہی کرے نہ پیادوں کے، نہ بزدلی دکھائے نہ ضعف وسستی دکھائے اور اپنے فرائض میں عمل کرنے سے جہالت نہ برتے بلکہ مجاہدین میں ان امور کو انجام دے۔ اور اللہ کی حدوں پر نظر رکھے جب ایسے کیس اس کے پاس لائے جائیں تو ان کے بارے کسی جہالت و بےعلمی کا شکار نہ ہو اور ان میں ناجائز طرف داری کا مظاہرہ نہ کرے، بلکہ حدود اللہ کو صحیح قائم کرے۔

اور معصوم بچوں کی اور دیوانوں پاگلوں کی سرپرستی کرے اور جو لوگ غائب ہو جائیں وغیرہ سب کے حقوق کا خیال کرے، ان کے حقوق و معاملات سے بےعلم ہونے کی وجہ سے کوتاہی نہ کرے ان پر نظر وشفقت کرنے سے۔

امامت وخلافت کی تیسری شرط:

تیسری شرط یہ ہے کہ خلیفہ وامام عادل ہو۔ اپنے دین میں سیدھا اور درست چلنے والا ہو۔ اور ایک دوسرے کو دینے لینے میں اور اپنے معاملات میں صحیح چلنے والا ہو۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں حجت پیش کرنے میں بسط وتفصیل سے کام لیا ہے کہ اگر ایسا آدمی نہ ہو جس میں امامت وخلافت کی شرائط جمع ہوں تو سابق امام وخلیفہ کا ولی عہد ہو کر اس سے ہدایات اخذ کرے۔ اور وہ مسلمانوں کو امام مقرر کرنے کی ضرورت ہو لہٰذا میرے نزدیک سب سے زیادہ مناسب بات وہ ہے جو اس باب میں کہی جاتی ہے، اور وہی حق کے سب سے زیادہ قریب تر بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب مسلمانوں میں سے چالیس عادل مسلمان اکٹھے ہو جائیں جن میں ایک آدمی عالم ہو لوگوں کے مابین فیصلے کرنے کا اہل ہو تو لوگ گہری فکر ونظر اور سوچ بچار کرنے کے بعد اس کے لئے امامت وخلافت کی بیعت کرلیں اور اس کا عقد وگرہ باندھ دیں۔ اجتہاد میں مبالغہ کرنا (خلیفہ کے تقرر وتعین میں پوری سوچ فکر میں انتہائی کوشش کرنا) اس کے لئے امامت وخلافت کو پکا کر دے گا اور لوگوں پر اس کی اطاعت لازم ہو جائے گی۔

اس مذکورہ مسئلے کی اصل اور اس کی دلیل، وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اتفاق کرنے کو اور ان پر سب کے اجماع کرنے کو پھر اجماعی طور پر ان کو خلیفہ مان لینے کو بتایا گیا ہے کہ صحابہ کرام نے ان کے لئے امامت مطلقہ اور امامت عامہ کو امامت صلوٰۃ سے اخذ کیا تھا اور وہ صلوٰۃ جو جمع ہونے اور اکٹھے ہونے کے بغیر جائز نہیں ہوتی وہ جماعت کی نماز ہے اور تحقیق اس

بات پر دلیل قائم ہو چکی ہے کہ صلوٰۃ جمعہ نہیں منعقد ہوتی مگر کم سے کم چالیس آدمیوں کے ساتھ جن میں سے ایک امام ہو جو ان کی نماز کی ذمہ داری اٹھائے امامت کرائے اور باقی لوگ اس کی اتباع کریں۔ بعینہ اسی طرح ہم نے روایت کیا ہے (انعقاد جمعہ کی طرح) امامت کبریٰ کے لئے یعنی خلافت کے انعقاد کے لئے بھی چالیس آدمی ہونے چاہئیں جن کے ساتھ خلافت منعقد ہوگی ایک ان میں سے ایسا عالم ہو جو قضا اور فیصلے کا اہل ہو، اور وہ ایسا ہو جو اجتہاد کی اور فکر ونظر کی سر پرستی کرے گا اور ذمہ داری اٹھائے گا۔ وہ باقی لوگوں کے لئے اپنی رائے کا اظہار کرے گا اور وہ لوگ اس کی اتباع کریں گے۔ شیخ نے اس بارے میں تفصیل سے کلام کیا ہے۔

انعقاد خلافت کے بارے میں ابوالحسن اشعری کا قول:

ہمارے شیخ ابوالحسن اشعری کا خیال اور مسلک یہ ہے کہ اہل حل وعقد میں سے (یعنی اہل نسبت وکشاد سے) کوئی ایک آدمی بھی جب امامت وخلافت کو کسی دوسرے آدمی کے لئے جب عقد باندھے اور اس کو مقرر کر دے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کر لے تو وہ شخص خلفیہ بن جائے گا اس کی خلافت منعقد ہو جائے گی لہٰذا باقی لوگوں پر اس کی متابعت لازم ہوگی۔

ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ بات اس لئے ہے کہ سب کا متفق ہونا اجماع کرنا غیر معتبر ہے کیونکہ وہ مشکل ہے اور اس میں انعقاد امامت میں تاخیر کرنا اور اس سے پیچھے ہٹنا ہوتا ہے۔ باوجود یکہ اس کی شرط بھی موجود ہوتی ہے اور ضرورت وحاجت بھی موجود ہوتی ہے۔

اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام نے اس میں اجماع کا اعتبار نہیں کیا تھا اختیار وانتخاب کے وقت اور بیعت کے وقت اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ انہوں نے وجود عقد کا اعتبار کیا تھا پھر اس کے بعد انہوں نے بیعت کو واجب کر لیا تھا۔

اور جب اجماع معتبر نہ رہا تو پھر تعداد میں سے کوئی تعداد بھی معتبر نہ رہی لہٰذا سب سے کم تر عدد کا اعتبار کیا گیا اور وہ ایک ہے۔ واللہ اعلم۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام احمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ تحقیق ہم نے کتاب السنن کی کتاب اہل بغی میں وہ اخبار اور آثار ذکر کر دیئے ہیں جن کے ساتھ ان امور پر استشہاد کیا جاتا ہے جن کا ذکر اس باب میں ہو چکا ہے اور ایک وقت میں دو امام و دو خلیفے مقرر کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ چیز (امت کی) تفریق وتقسیم تک پہنچاتی ہے۔ (جس سے ملی وحدت ختم ہو جائے گی۔)

دو خلیفوں کی بیعت کی صورت میں دوسرے کو قتل کرنے کا حکم ہے:

۷۳۵۳:......اور ہم نے روایت کی ہے ابوسعید خدری سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ

اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الاخر منهما

جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو دوسرے کو قتل کر دو۔

۷۳۵۴:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے پھر اس مذکورہ حدیث کو انہوں نے ذکر کیا ہے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں، وھب بن بقیہ سے، اس نے خالد سے۔

۷۳۵۵:......ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ولید بن مسلم نے

(۷۳۵۴)...... اخرجه مسلم (۱۸۵۳) والبیهقی (۱۴۴/۸) والدیلمی فی الفردوس (۱۳۴۱) والتبریزی فی المشکاة (۳۶۷۶) و ابن حجر فی التلخیص (۱۷۳۴)

''ح''اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحاق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو سلیمان نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن العلی نے اس نے سنا بلال بن سعد سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یا رسول اللہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا؟ یا خلیفہ کی کیا ذمہ داری ہوگی؟ فرمایا کہ جو میرا نائب ہوگا وہ حکم و فیصلہ میں عدالت کرے گا۔ انصاف میں انصاف کرے گا۔اور ذی رحم پر رحم کرے گا۔

۷۳۵۶:......ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے کہ ہم لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کے بعد ہمارے اوپر کیا خلیفہ ہوگا یعنی وہ کیا کرے گا؟ فرمایا: تقسیم میں عدل وانصاف کرے۔ ہر انصاف کی جگہ انصاف کرے۔ ذی رحم پر رحم کرے۔

یہ سعد جو مذکور ہے وہ بقول امام بخاری ابن تیم اشعری شامی ہے۔

فصل:......امام (یعنی خلیفہ) عادل کی فضیلت اور حکمرانوں کے ظلم کے بارے جو وعید آئی ہے

تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے اس میں سے کتاب السنن میں اس قدر کہ جس نے اس مقام پر اس کا عادہ کرنے کی ضرورت باقی نہیں رکھی اور ابھی میں انشاء اللہ یہاں بھی تھوڑا اساذ کر کروں گا۔ جو کچھ مجھے یاد آئے گا۔

۷۳۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو محمد بن عبید بن حسان نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو ان کے ماموں حبیب نے اپنے دادا حفص بن عاصم سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت کے سایہ تلے رکھے گا جس دن اس کے سائے کے بغیر کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ انصاف پرور امام (خلیفہ۔ بادشاہ) اور وہ جوان جس نے اللہ کی اطاعت میں پرورش پائی اور وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہتا ہے۔ اور وہ دو آدمی جو اللہ کے واسطے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اسی محبت پر ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور اسی محبت پر ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں۔ اور وہ شخص جو اللہ کا ذکر کرتا ہے خلوت میں بیٹھ کر اور اس کی آنکھیں اللہ کی یاد سے بہنے لگتی ہیں، اور وہ شخص جس کو کوئی خوبصورت عورت صاحب حسن و جمال اور صاحب حسب ونسب گناہ کے لئے بلاتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (گناہ کرنے سے) اور وہ شخص جو صدقہ کرتا ہے اور اس کو چھپاتا ہے حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے عبداللہ بن عمر کی حدیث سے۔

(۷۳۵۷)......أخرجه أحمد (۴۳۹/۲) والبخاری (۶۶۰) و (۱۴۲۳) و (۶۴۷۹) و (۶۸۰۶) ومسلم (۱۰۳۱) والترمذی (۲۳۹۱) والنسائی (۲۲۲/۸) وابن خزیمة (۳۵۸) والطیالسی (۲۴۶۲) والبیهقی (۶۵/۳) و (۱۹۰/۴) و (۱۶۲/۸) و (۸۷/۱۰) وهو عند ابن خزیمة وفی بعض روایات البیهقی: (لاتعلم یمینه......) وهو مقلوب والصواب: (لاتعلم شماله......) کما عند البخاری ومسلم ورواه ابن حبان (۴۴۶۹) و (۷۲۹۴) من طریق خبیب بن عبدالرحمن الأنصاری.

ورواه بعضهم علی الشک من روایة أبی سعید الخدری أو أبی هریرة وقد رواه عبیدالله بن عمر عن خبیب بن عبدالرحمن ولم یشک فیه یقول عن أبی هریرة.

وقد زاد مالک والترمذی فی روایتهما (ورجل قلبه متعلق بالمسجد إذا خرج منه حتی یعود (إلیه) وقد وهم الحافظ البیهقی فی عزوه الحدیث من روایة عبدالله بن عمر فی الصحیحین قاله لیس عندهم من حدیثه بل من روایة أبی هریرة ولم یروا الحدیث من روایة عبدالله بن عمرو بالله الهدایة والتوفیق.

اہل جنت کی تین قسمیں:

۷۳۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بن حسن نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو عبداللہ بن ابوالاسود نے ان کو حمید بن اسود نے ان کو عبداللہ بن سعید بن ابوہند نے ان کو شریک بن ابونمر نے ان کو عطا بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

تین شخص ایسے ہیں اللہ تعالیٰ جن کی دعا رد نہیں کرتا۔ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والا۔ اور مظلوم کی دعاء اور انصاف پرور امام (خلیفہ و بادشاہ)۔

۷۳۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ابوقتادہ نے ان کو مطرف بن عبداللہ نے ان کو عیاض بن حمار مجاشعی نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ اہل جنت تین طرح کے ہوں گے۔ صاحب اقتدار انصاف کرنے والا۔ زکوٰۃ وصدقات وصول کرنے والا اللہ کی طرف سے توفیق عطا کیا ہوا۔ اور وہ آدمی جو ہر قرابت دار کے ساتھ شفیق ہو اور غیر کے ساتھ بھی۔ اور پاک دامن آدمی جو بڑی کوشش کے ساتھ گناہ سے بچتا رہتا ہے۔

اور اہل جہنم وہ ضعیف ہے جو عقلمند نہیں ہے (جس کی وجہ سے وہ کچھ بھی عمل نہیں کرتا بس گناہ میں رہتا ہے) یعنی ایسے لوگ جو تمہارے اندر زیر سایہ ہوں جن کے پیچھے نہ مال ہو نہ اہل ہو۔ اور خیانت کرنے والا جس کا طمع چھپا ہوا نہ ہو اور وہ شخص جو صبح و شام تجھے دھوکہ دیتا ہو تیرے اہل کے بارے میں یا مال کے بارے میں۔ اور ذکر کیا گالی دینے کو یا جھوٹ کو اور بیہودہ بکواس کا۔

امام احمد نے کہا اور اس کو روایت کیا مسلم نے صحیح میں محمد بن بشار سے اور ابوغسان سے اور ابن مثنٰی سے اور میں نے اس کو سند عالی کے ساتھ بتمامہ نقل کیا ہے کتاب القدر کے آخر۔ یہ قول لازبرلہ یعنی لاعقل لہ جس کی عقل نہ ہو اپنی قلت عقل کی وجہ سے نہ کوئی ہمت کرتا ہو، ہاں بس وہ اپنی قوم کا بچہ بنا رہے ان کے پیچھے رہے تاکہ وہ اس کو روندتے رہیں۔

۷۳۶۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے ہر شخص راعی (ذمہ دار ہے) اور تم سے اس کی ذمہ داریوں سے متعلق باز پرس ہوگی پس امیر و حکمران لوگوں پر ذمہ دار ہے اور اس سے سوال ہوگا۔ اور مرد نگران ہے اپنے گھر کا اس سے پوچھا جائے گا اور عورت نگران ہے اپنے شوہر کے گھر پر اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا۔

(۷۳۵۹)......(۱) سقط من (ب)

رواه أحمد (۱۶۲/۴) ومسلم في الجنة (۶۳) من طريق قتادة عن مطرف عن عياض بن حمار أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب ذات يوم وساق الحديث

(۷۳۶۰)...... رواه أحمد (۲/۵ و ۵۴ و ۱۱۱ و ۱۲۱) والبخاري (۸۹۳) و (۲۴۰۹) و (۲۵۵۴) و (۲۵۵۸) و (۲۷۵۱) و (۵۱۸۸) و (۵۲۰۰) و (۷۱۳۸) ومسلم في الإمارة (۲۰) وأبوداود (۲۹۲۸) والترمذي (۱۷۰۵) والبيهقي (۲۸۷/۶) و (۲۹۱/۷) وابن حبان في الإحسان (۴۴۷۲) و (۴۴۷۳) و (۴۴۷۴)

وعزاه في مجمع الزوائد (۲۰۷/۵) إلى الطبراني في الصغير والأوسط بإسنادين وقال: وأحد اسنادى الأوسط رجاله رجال الصحيح.

ورواه مختصراً (۱۰۸/۲) والطبراني في الكبير (۱۳۲۸۴)

وبنحوه رواه الطبراني في الكبير (۱۳۲۸۶) كلهم من حديث عبدالله بن عمر مرفوعاً.

اور غلام نگران ہے اپنے سردار کے مال پر اس سے پوچھا جائے گا بس تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر شخص سے ان کی نگرانی کی بابت پوچھا جائے گا۔

کوئی بھی شخص ذمہ داری سے سبکدوش نہیں:

۷۳۶۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو عارم نے ان کو حماد بن زید نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابو الربیع سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عارم سے۔

۷۳۶۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو النضر فقیہ نے ان کو محمد بن نصر امام نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو ابو الاشہب نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد نے معقل بن یسار مزنی کی عیادت کی ان کی اس مرض میں جس میں ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ چنانچہ معقل نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی میں اگر سمجھتا کہ میری ابھی زندگی ہے تو میں آپ کو حدیث بیان نہ کرتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کوئی ایسا بندہ نہیں اللہ تعالیٰ جس کو کوئی ذمہ داری یا نگرانی دیتا ہے جب وقت آتا اس کا تو مر جاتا ہے اور وہ خیانت کرنے والا ہے اپنی رعیت کی مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیں گے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو نعیم سے اس نے ابو الاشہب سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے شیبان سے۔

۷۳۶۳:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو عبد الرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو معاذ بن ہشام نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو الولید نے ان کو ابراہیم بن ابو طالب نے ان کو اسحاق بن اسحاق نے اور محمد بن مثنیٰ نے ان کو خبر دی معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو ابو ملیح نے یہ کہ عبید اللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار کے پاس گئے ان کی مرض الموت میں انہوں نے فرمایا کہ میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں مرنے والا ہوں تو میں وہ تمہیں نہ بتاتا میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو بھی امیر مسلمانوں کے امر کا والی بنتا ہے پھر وہ ان کے لئے سعی جدوجہد نہیں کرتا اور ان کی خیر خواہی نہیں کرتا تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اسحاق سے اور ابن مثنیٰ سے۔

رعیت کی خیر خواہی:

۷۳۶۴:......ہمیں خبر دی ابو الحسن علوی نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد بن حسین شرفی نے ان کو ابو الازہر سلیطی نے ان کو عبد الصمد بن عبد الوارث نے ان کو محمد بن ذکوان نے ان کو مجالد بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعبی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ انہوں نے سنا

(۷۳۶۲) أخرجه مسلم فی الإیمان (۲۲۷ و ۲۲۸) والإمارة (۲۱) والبخاری (۷۱۵۰) وقال: (......فلم یحطها بنصحه لم یجد رائحة الجنة) و (۷۱۵۱) وقال: (مامن وال یلی رعیة من المسلمین......) وأخرجه الدارمی فی الرقاق (۷۷) والقضاعی فی مسند الشهاب (۸۰۵) والبیهقی (۱۶۱/۸) و (۴۱/۹) والتبریزی فی المشکاة (۳۶۸۷) وابن حبان فی الإحسان (۴۴۷۸) والدیلمی فی الفردوس (۶۰۳۶) والطبرانی فی الکبیر (۲۰۸/۲۰) من حدیث معقل بن یسار.

وراه بنحوه أحمد (۲۵/۵) و (۲۷/۵) من حدبث معقل بن یسار والقضاعی فی مسند الشهاب (۸۰۶) من حدیث عبدالله بن المعقل.

(۷۳۶۳)......أخرجه مسلم فی الإمارة (۲۲) من حدیث معقل بن یسار وراجع تعلیقنا السابق.

(۷۳۶۴)......(۱) سقط من (ب) لیست فی ط.

أخرجه القضاعی فی مسند الشهاب (۸۰۴) من طریق محمد بن ذکوان نا مجالد بن سعید به وإسناده ضعیف لکن یشهد له ما قبله.

عبدالرحمٰن بن سمرہ قرشی سے وہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے وہ کہتے تھے کہ جس بندے کو اللہ تعالیٰ رعیت عطا کرے اور وہ ان کی خیر خواہی نہ کرے مگر اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیں گے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ان کے والد عبدالوارث نے محمد بن ذکوان سے۔

چار آدمیوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے:

۷۳۶۵:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابوالنعمان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار شخص ایسے ہیں اللہ جن کے ساتھ بغض رکھتا ہے ایک جھوٹی قسمیں کھا کر مال بیچنے والا دوسرا بھوکا ننگا مگر متکبر و مغرور تیسرا بوڑھا زانی چوتھا ظالم خلیفہ و بادشاہ۔

قیامت میں سب سے مبغوض ترین شخص:

۷۳۶۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو ابوسعید حسن بن عبدالصمد قہندزی نے ان کو عبدان بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو فضیل بن مرزوق نے ان کو عطیہ عوفی نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ محبوب شخص اور ٹھکانے کے اعتبار سے مجھ سے قریب تر شخص عادل بادشاہ ہوگا۔

اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے مبغوض ترین شخص اور جس کو شدید ترین عذاب ملے گا وہ ظالم بادشاہ ہوگا۔

اہل عقد کی ہلاکت:

۷۳۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ بن حمزہ نے ان کو ایاس بن قتادہ نے ان کو قیس بن عیان نے ان کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہلاک ہو گئے اہل عقد رب کعبہ کی قسم تین مرتبہ آپ نے یہی فرمایا مجھے ان کا غم نہیں ہے لیکن مجھے ان کا غم ہے جن کو انہوں نے مسلمانوں میں سے ہلاک کیا۔ میں نے ابوحمزہ سے کہا کہ اہل عقد کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ امیر اور حکمران مراد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ابوالتیاح نے حسن سے اسی مجلس میں کہ انہوں نے فرمایا کہ امراء مراد ہیں۔

۷۳۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بغوی نے ان کو عبیداللہ بن عمر قواریری نے ان کو حکیم بن حزام نے اور وہ اللہ کے نیک بندوں میں سے تھے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ربیع بن عمیلہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے متصل بعض امیر ہوں گے جو فساد کریں گے ان میں سے اکثر کی اللہ تعالیٰ

(۷۳۶۵).....أخرجه النسائی (۸۶/۵) و القضاعی فی مسند الشهاب (۳۲۴) و ابن حبان فی الإحسان (۵۵۳۲) من طریق حماد بن سلمة عن عبیدالله بن عمر عن سعید المقبری عن أبی هریرة مرفوعاً وإسناده صحیح علی شرط مسلم.

(۷۳۶۶).....أخرجه أحمد (۲۲/۳ و ۵۵) و الترمذی (۱۳۲۹) والبیهقی (۸۸/۱۰) ورواه القضاعی مختصراً فی المسند (۱۳۰۵) من طریق عطیة عن أبی سعید مرفوعاً وقال الترمذی حدیث أبی سعید حدیث حسن غریب لانعرفه إلا من هذا الوجه)

قلت عطیة فیه کلام کثیر قال ابن حجر فی التقریب (صدوق کثیر الخطأ و کان شیعیاً ومدلساً)

اصلاح نہیں فرمائے گا۔ ان میں سے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ عمل کرے گا ان کے لئے اجر ہوگا اور تمہارے اوپر شکر لازم ہوگا۔ اور ان میں سے جو اللہ کی معصیت کے ساتھ عمل کرے گا ان پر گناہ کا بوجھ ہوگا اور تمہارے اوپر صبر لازم ہوگا۔

ہم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے جو اس سے زیادہ مکمل ہے۔

حکمران کے ظلم کی وجہ سے قحط کا اترنا:

۷۳۶۹:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن علی بن عمر رواد نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو ابوالزاہریہ نے ان کو کثیر بن مرہ نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بادشاہ دھرتی پر اللہ کا سایہ ہے اس کے بندوں میں سے ہر مظلوم اس کی طرف پناہ پکڑتا ہے جب وہ انصاف کرتا ہے۔ تو اس کے لئے اجر ہوتا ہے اور رعایا پر شکر لازم ہوتا ہے۔ اور جب وہ ظلم کرتا ہے تو اس پر بوجھ ہوتا ہے اور رعایا پر صبر لازم ہوتا ہے۔ اور جب حکمران ظلم کرتے ہیں تو آسمان سے قحط اترتا ہے (یعنی بارش رک جاتی ہے) اور جب زکوۃ روک لی جاتی ہے تو مویشی ہلاک ہوجاتے ہیں جب زنا عام ہوجاتا ہے تو فقر و ناداری عام ہوجاتی ہے۔ جب عہد شکنی ہوتی ہے تو کفار مسلسل قتل و غارت کرتے ہیں۔

اس کو ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے یونس بن عبدالاعلیٰ سے اس نے بشر بن بکر سے اور ابومہدی سعید بن سنان ضعیف ہے اہل علم کے نزدیک۔

حکمران اپنی رعیت سے شفقت والا معاملہ رکھے:

۷۳۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن یحییٰ بن قیس جزری نے ان کو حسین بن علاء نے ان کو سہل بن شعیب نے ایک آدمی سے بنی ازد میں سے اس نے حضرت ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اپنے بعد والے والی و حکمران پر وہ مسلمانوں کی جماعت پر شفقت کرے۔ اور ان کے چھوٹوں پر رحم کرے اور ان کے بڑوں کی تعظیم کرے اور ان سب کو ان کا جو واجب حق ہے وہ دے اور ان کو نہ مارے (کہ ان کو ذلیل کرے ان کی تعریف نہ کرے۔) اور نہ ان کی نسل کشی کرے (یعنی ایسا ظلم نہ کرے) عوام کے آگے اپنا دروازہ بند نہ رکھے۔ کہ ان کا طاقت ور ان کے کمزور کو کھا جائے۔ اور مال کو ایسا نہ کرے کہ وہ ان کے دولت مندوں کے درمیان گردش کرتا رہے۔ خبردار میں نے پیغام پہنچا دیا ہے اے اللہ تو گواہ ہوجا۔

۷۳۷۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر نے بن جناح نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو یونس بن عبداللہ عسقلانی نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو محمد بن زید بن مہاجر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۷۳۶۹)......لم یروه ابن خزیمة فی الصحیح وقد رواه البزار فی کشف الإسناد (۱۵۹۰) وروی طرفه الأول الدیلمی فی الفردوس (۳۵۵۳) والقضاعی فی مسند الشهاب (۳۰۴) قال الهیثمی فی المجمع (۱۹۶/۵): (وفیه سعید بن سنان أبومهدی متروک).

قال الحافظ فی التقریب (متروک ورماه الدارقطنی وغیره بالوضع)

وقال فیه البخاری: (منکر الحدیث) وقال النسائی: (متروک الحدیث) وقال ابن عدی: (وعامة مایرویه غیر محفوظ وکان من صالحی الشام إلا أن فی بعض روایاته مافیه)

(۷۳۷۰)......(۱) کذا فی (أ) کذا فی ث.

(۷۳۷۱)......(۱) غیر واضح فی الأصل. فی إسناده رجل لم یسم

بے شک اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اللہ کے بندوں میں سے افضل عادل بادشاہ ہوگا جو عادل اور دوست ہوگا (لوگوں کا) اور سب لوگوں میں سے بدترین انسان قیامت کے دن ظالم بادشاہ ہوگا پھاڑنے والا۔

بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے:

۷۳۷۲:......ہمیں خبر دی ابومحمد حسین بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمر بن عبداللہ بصری نے ان کو فضل بن محمد بیہقی نے ان کو ابوبکر بن ابو شیبہ نے ان کو خبر دی ابن ابوفدیک نے ان کو موسیٰ بن یعقوب ربعی نے ان کو عبدالاعلیٰ بن موسیٰ بن عبداللہ بن قیس بن مخرمہ نے ان کو اسماعیل بن رافع مولیٰ مزنی نے ان کو خبر دی کہ زید بن اسلم نے اس کو خبر دی ہے کہ وہ عمر بن خطاب کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ وہ دونوں ابوعبیدہ بن جراح کے پاس آئے وہ باب جابیہ میں تھے۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے اسلم کیا آپ کو حضرت عمر نے عامل مقرر کیا تھا اپنے موالی میں سے اور اپنے اہل میں سے میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ کہ بادشاہ کو گالی نہ دو بے شک وہ اللہ کی زمین پر اللہ کا سایہ ہیں۔

۷۳۷۳:......ہمیں خبر دی علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکیر نے ان کو مسلم بن سعید خولانی نے ان کو حمید بن مہران نے ان کو سعد بن اوس نے ان کو زیاد بن کسیب نے کہ میں جمعہ کے دن ابوبکرہ کے پاس حاضر ہوا یہ مسجد بننے سے پہلے کی بات ہے اس وقت وہ کانوں کی تھی۔ اور لوگوں پر عبداللہ بن عامر مقرر تھے وہ لوگوں کے سامنے نکلے اور انہوں نے باریک قمیص پہن رکھی تھی اور دو چادریں تھیں سر میں کنگھی کی ہوئی تھی ابوبکرہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ کہ بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے جو شخص اس کی عزت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو عزت عطا کرے گا اور جو شخص اس کی بے عزتی کرے گا اللہ اس کی بے عزتی کرے گا۔

(نوٹ)......واضح رہے کہ ہر سلطان ہر بادشاہ اللہ کا سایہ نہیں ہوسکتا کیونکہ ان میں نیک بھی ہوتے ہیں مگر زیادہ تر فاسق فاجر بدکردار بے عمل ظالم ہوتے ہیں اب بھی زیادہ تر دنیا میں ایسے ہی ہیں تو لامحالہ اس حدیث کی کوئی توجیہ معقول کرنی ہوگی وہ یہ ہے کہ۔

اگر بشرط صحت یہ ثابت ہوجائے کہ یہ روایت درست ہے سند صحیح ہے واقعی یہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو یہ کہا جائے گا۔ کہ السلطان سے مراد امام عادل ہوگا جیسے ۷۳۷۱ میں گذرا ہے جو نیک صالح متبع شریعت حدود اللہ کو نافذ کرنے والا اسلامی شریعت کی پاسداری کرنے والا اور کروانے والا ہو عوام کا مخلص اور خیر خواہ ہو ان کے جان مال عزت آبرو اور ان کے حقوق کا محافظ ہو واقعی ایسا شخص لوگوں کے لئے اللہ کی زمین پر اللہ کی رحمت ہوگا۔

اور ظل اللہ سے مراد ظل رحمت اللہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو سایہ سے پاک ہے مجازاً اللہ کی رحمت کو اللہ کا سایہ قرار دیا گیا اور مذکورہ اوصاف کا مالک نیک صالح بادشاہ جو عوام کے لئے رحمت ثابت ہو وہ مجازاً اللہ کی رحمت کا سایہ اور اللہ کا سایہ قرار دیا جائے گا۔ اور اس کا اکرام کرنے سے مراد اس کے احکامات کی بصدق قلب تعمیل ہوگی جو کہ دراصل اتباع شریعت ہوگی۔ اور اس کی توہین شریعت کی توہین ہوگی۔ اور اللہ اس بندے کا اکرام کرے گا کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں اس کا اجر وثواب اور اس کا صلہ دے کر اس کی عزت افزائی کرے گا کیونکہ اس نے بادشاہ کی اطاعت کرکے دراصل اطاعت رسول کی اور اللہ کی اطاعت کی ہو اسی وجہ سے یعنی اطاعت اولوالامر کا وجوب

(۷۳۷۲)......رواه العقيلي (۳/۶۰) وقال: (عبدالأعلى بن عبدالله بن قيس لايتابع على حديثه وليس بمشهور في النقل وإسماعيل مولى المزنيين نحوه) ورواه القضاعي (۹۲۲) في مسند الشهاب وابن أبي عاصم في السنة (۱۰۱۳) والديلمي في الفردوس (۷۲۹۱) وأسناده ضعيف جداً.

ثابت کرنے کے لئے مصنف نے یہاں اس کو درج کیا ہے۔ یہی یا اس کے قریب تر مفہوم اس روایت سے سمجھا جا سکتا ہے جو امام احمد نے روایت کی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

من اکرم سلطان اللّٰہ فی الدنیا اکرمہ اللّٰہ یوم القیمة و من اھان سلطان اللّٰہ فی الدنیا اھانہ اللّٰہ یوم القیمة.

جو شخص اللہ کے بادشاہ کا اکرام کرے گا دنیا میں اللہ اس کو قیامت میں عزت عطا کرے گا اور جو اللہ کے بادشاہ کی توہین کرے گا دنیا میں اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کو بے عزت کر دے گا۔ یعنی رسوا کر دے گا۔

بہرحال موجودہ دور میں عوام الناس اس حدیث کا اقتباس بعض ائمہ اور خطباء سے سننے کے بعد جو اعتراض کرتے ہیں کہ یہ ہمارے دور کے فلاں فلاں بدکردار بادشاہوں کو ظل اللہ کا سایہ فرماتے ہیں گو کہ ان کی طرف سے یہ سوال پیدا ہونا بھی بجائے خود ایک فطری امر ہے کیونکہ ایسے دور میں مطلق بادشاہ کو ظل اللہ کہنا جب کہ ہر طرف بدکردار اور فاسق و فاجر لوگوں کی بھرمار ہے ذہن کو انہیں موجودہ بادشاہوں کی طرف لے جاتا ہے۔ مگر واضح رہے کہ نہ تو موجودہ دور کے بادشاہ۔ امام عادل ہیں۔ نہ ہی سلطان اللہ۔ بلکہ وہ سلطان الارض ہیں۔ سلطان الناس ہیں۔ سلطان الدنیا ہیں۔ نہ ہی ائمہ اور خطباء کی نیت اور ارادے میں یہی لوگ ہوتے ہیں بلکہ ان کی نیت میں وہی لوگ مراد ہوتے ہیں جو واقعۃً امام عادل ہوں اور خلق خدا کے لئے رحمت ہوں۔ اگر کوئی خطیب موجودہ دور کے یا کسی بھی دور کے برے سلاطین کو ظل اللہ قرار دے گا تو یقیناً وہ بھی گنہگار ہوگا اللہ تعالیٰ ہمیں سوء فہم سے اور مزلۃ الاقدام سے محفوظ رکھے۔ (از مترجم)

تین اہم چیزیں:

۷۳۷۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن نے ان کو حسن نے ان کو یوسف نے ان کو محمد بن ابوبکیر نے۔

ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابوالعوام بن حوشب نے ان کو قاسم بن عوف شیبانی نے ان کو ایک آدمی نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ میرے بعد ایک بادشاہ ہوگا تم اس کی تذلیل نہ کرنا جو شخص اس کو ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا وہ شخص اپنی گردن سے اسلام کی رسی اتار پھینکے گا۔ اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ اس رخنے کو بند کر دے جو اس نے رخنہ کیا اور اس کی نصرت کرنی شروع کر دے۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم تین چیزوں سے عاجز نہ ہوں یہ کہ ہم امر بالمعروف کریں نہی عن المنکر کریں اور لوگوں کو سنتیں سکھائیں۔

دھرتی پر اللہ کا نیزہ:

۷۳۷۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو سعید بن عبداللہ دمشقی نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو حسن نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے .... انہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(۷۳۷۳)......(۱) کذا بالأصل. (۲)...... سقط من الأصل.

عزاه فی الجامع الصغیر للطبرانی فی الکبیر وللبیهقی فی السنن کلاهما عن أبی بکرة وقال حدیث صحیح وقد رواه بنحوه أحمد (۴۲/۵ و ۴۹) عن أبی بکرة بلفظ : (من أکرم سلطان اللّٰه فی الدنیا أکرمه اللّٰه یوم القامة، ومن أهان سلطان اللّٰه فی الدنیا أهانه اللّٰه یوم القیامة) وفی إسناده زیاد بن کثیب وهو ضعیف وقد رواه مختصراً الترمذی (۲۲۲۴) بإسناد أحمد سواء

(۷۳۷۴)......أخرجه أحمد (۱۶۵/۵) وبإسناده رجل لم یسم.

لیس فی ط. (۷۳۷۵)......(۱) سقط من (ب)

أخرجه البیهقی فی السنن (۱۶۲/۸) وفی إسناده الربیع بن صبیح (صدوق سیء الحفظ) قال فی التقریب وکذا سعید بن عبداللّٰه مجهول کما قال أبو حاتم.

فرمایا جب تم کسی ایسے شہر سے گذرو جس میں بادشاہ (حکمران) نہ ہو تو اس میں مت داخل ہونا بے شک سلطان اللہ کا سایہ ہوتا ہے اور اس کا نیزہ ہوتا ہے دھرتی پر۔

۷۳۷۶:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن بالویہ مزکی نے ان کو ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی نے ان کو محمد بن یونس قرشی نے ان کو یعقوب بن اسحاق حضرمی نے ان کو عقبہ بن عبداللہ رفاعی نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ بادشاہ (سلطان عادل) زمین پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہوتا ہے جو شخص اس سے دھوکہ کرے گا گمراہ ہو جائے گا۔ اور جو اس کی خیر خواہی کرے گا وہ ہدایت پا جائے گا۔ اسی طرح یہ روایت موقوف آئی ہے انس سے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ صرف قتادہ سے ہے۔

۷۳۷۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو معاذ بن مثنی نے ان کو عبداللہ بن مسلمہ نے ان کو اشعث بن نزار جہنی نے ان کو قتادہ نے ان کو ابو شیخ ہنائی نے ان کو کعب الخیر نے وہ کہتے ہیں کہ ان سے حجر اسود کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ جنت کے پتھروں میں سے ایک پتھر ہے اور ان سے سلطان کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ زمین پر اللہ کی رحمت کا سایہ ہے۔ جو اس کی خیر خواہی کرے گا ہدایت پا جائے گا۔ اور جو اس کی خیانت کرے یا دھوکہ کرے گا وہ بھٹک جائے گا۔

شہر کی پانچ صفات:

۷۳۷۸:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو عبید اللہ بن عبدالرحمٰن نے سکری نے ان کو ابو یعلی نے ان کو اصمعی نے ان کو فضل بن عبدالملک بن ابو سویہ نے وہ کہتے ہیں کہ احنف بن قیس نے کہا عقل مند کو چاہئے کہ وہ شہر میں نہ جائے جس میں پانچ صفات نہ ہوں۔

سلطان غالب۔ اور قاضی عادل، مستقل بازار۔ بہتی نہر اور طبیب عالم۔

امام عادل کی ایک دن کی عبادت ساٹھ سال کی عبادت کے برابر ہے:

۷۳۷۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ عادل امام خلیفہ کا ایک دن ایک آدمی کی ساٹھ سال کی عبادت کے برابر ہے جن میں وہ دن میں روزے رکھے اور رات میں کھڑے ہو کر عبادت کرے۔

۷۳۷۹:......اور ہمیں اس کی خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو العباس اصم نے احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عفان بن جبیر نے ان کو ایک آدمی نے عکرمہ سے ان کو ابن عباس نے انہوں نے اس کو مرفوع کیا ہے فرمایا کہ امام عادل کا ایک دن ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے اور اللہ کی زمین پر حد الٰہی قائم کرنا اس کے لئے زیادہ پاکیزہ ہے اور زیادہ نافع ہے چالیس دن کی باران رحمت سے۔

زمین پر حد قائم کرنا بارش سے بہتر ہے:

۷۳۸۰:......ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب السنن میں احمد بن یونس کی حدیث سے اس نے سعید بن غیلان سے اس نے عفان بن جبیر

(۷۳۶۸)......(۱) كذا بالأصل.

(۷۳۷۹)......مكرر. (۱) هو أبو حريز الأزدي والتصويب من معجم الطبراني الكبير وسنن البيهقي.

أخرجه الطبراني في الكبير (۱۱۹۳۲) قال في المجمع (۱۹۷/۵) (وفيه سعد أبو غيلان الشيباني ولم أعرفه وبقية رجاله ثقات) وأخرجه البيهقي (۱۶۲/۸) وراجع السلسلة الضعيفة للألباني (۹۸۹) فقد تكلم عليه.

سے اس نے ابو جریر سے یا جریر ازدی سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۷۳۸۱:......ہمیں اس کی خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن عبد الحمید نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو عیسیٰ بن یزید نے ان کو جریر بن یزید نے کہ انہوں نے سنا ابو زرعہ سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دھرتی پر جو حد قائم کی جائے (حدو اللہ میں سے) وہ چالیس روز کی بارش سے زیادہ بہتر ہے۔

۷۳۸۲:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبد العزیز بن عبد الرحمٰن دباس نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن علی بن یزید مکی نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عجلان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ہر دسواں امیر جو لایا جائے گا اس پر کوئی نہ کوئی چوری (یا کھوٹ ہوگا) اس کو اس کا عدل وانصاف چھڑائے گا یا اس کو ظلم ہلاک کر دے گا۔

حکمران کو جہنم کے پل پہ کھڑا کیا جائے گا:

۷۳۸۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن عباس مؤدب نے اور دیسیں العدل نے دونوں نے کہا کہ ہمیں بتایا شریح بن نعمان بن حشرج نے بن نباتہ نے ان کو ہشام بن حبیب نے ان کو بشر بن عاصم نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے اس کو عمر بن خطاب کے پاس بھیجا تا کہ وہ اس کو کہیں صدقہ کا عامل مقرر کر دیں۔انہوں نے اس کو عامل بنانے سے انکار کر دیا۔اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے: جب قیامت کا دن ہوگا تو والی کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم کی پلی کے اوپر کھڑا کیا جائے گا اس پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔جس سے اس کی ہر ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ جائے گی۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ہڈیوں سے کہیں گے کہ وہ اپنی جگہ پر آ جائیں۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا اگر وہ اللہ کا فرمانبردار ہوگا اس کا ہاتھ پکڑ کر اللہ اس کو اپنی رحمت سے دو حصے دے گا اور اگر وہ نافرمان گنہگار تھا تو اس کے ساتھ وہ پل پھٹ جائے گی۔اور وہ جہنم میں گر جائے گا ستر سال تک کی مقدار گرتا رہے گا۔

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو ہم نے نہیں سنا؟ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے۔پس سلمان نے فرمایا جی ہاں اللہ کی قسم اے عمر بن خطاب اور ستر کے ساتھ مزید ستر سال (گرے گا) آگ کی ایک کھائی کے اندر جو شعلے مارے گی شعلے مارنا حضرت عمر نے اپنے ہاتھ سے اپنی پیشانی پر اشارہ کیا اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔اسے کون چھڑائے گا اس سے جس میں وہ پڑا ہوگا؟ سلمان نے فرمایا وہ ذات جو اس کی ناک چھین لیتی ہے اور اس کے رخسار کو زمین سے ملا دیتی ہے۔

(۷۳۸۱)......راجع تعليقنا السابق.

(۷۳۸۲)......رواه البيهقى (۱۲۹/۳) و (۹۲/۱۰) والبزار فى كشف الأستار (۱۶۴۰) وقال الهيثمى فى المجمع (۲۰۵/۵): (ورجال الأول فى البزار رجال الصحيح) وعزاه فى المجمع (۲۰۵/۵) إلى الطبرانى فى الأوسط من حديث أبى هريرة وبنحوه رواه البزار فى كشف الأستار (۱۶۴۱) من حديث بريدة وأحمد (۲۸۵/۵) والبزار فى الكشف (۱۶۴۲) والطبرانى فى الثلاثة من حديث سعد بن عبادة قال فى المجمع (۲۰۵/۵) وفيه رجل لم يسم وبقية أحد إسنادى أحمد رجاله رجال الصحيح.

(۷۳۸۳)......قال فى المجمع (۲۰۶/۵): (رواه الطبرانى فى الكبير (۱۷۵/۱۷) وفيه من لم أعرفه)

جو فقراء و مساکین کے لئے اپنے دروازے بند کر دے:

۷۳۸۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی سرافی نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو زائدہ نے ان کو سائب بن جیش کلاعی نے ان کو ابوالسماح ازدی نے ان کو ان کے ابن عم نے اصحاب نبی سے کہ وہ صحابی حضرت معاویہ کے پاس آئے ان کو ملے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص لوگوں کے کسی معاملے کا ذمہ دار بن جائے اس کے بعد وہ اپنا دروازہ مسکین پر یا مظلوم پر بند کر دے یا حاجت مند پر اللہ تعالیٰ اس کے آگے سے رحمت کے دروازے بند کر دے گا اس کی حاجت کے وقت اور اس کا فقر محتاجی سب سے زیادہ سخت ہوگا۔

رعیت کی ذمہ داری سے چھپ جانا:

۷۳۸۵:......اور ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن مبارک نے ان کو صدقہ اور یحییٰ بن حمزہ نے ان کو یزید بن ابو مریم نے ان کو قاسم بن مخیمرہ نے ان کو اہل فلسطین کے ایک آدمی جس کی کنیت ابو مریم تھی بن اسد وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ کیسے آئے؟ بولے اس حدیث کی وجہ سے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کو لوگوں کے کسی معاملے کی ذمہ داری سونپ دے اور وہ چھپ جائے اور پردے میں ہو جائے ان کی حاجت سے اور ان کی دوستی سے اور ان کے فاقے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی حاجت سے اور خلتہ سے حجاب اور رکاوٹ کرلے گا۔

۷۳۸۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن حکم نے ان کو ابوالحسن نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے:

جو والی بھی اپنا دروازہ بند کر لیتا ہے دوستوں سے اور حاجت مندوں اور مسکینوں سے اللہ تعالیٰ اس کے لئے تعاون آسمانوں کے دروازے بند کر دیتا ہے اس کی حاجت سے اور دوستی سے اور ناداری سے۔

۷۳۸۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید شریک بن عبدالملک بن حسین اسفرائنی سے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو عبداللہ بن ناجیہ نے ان کو عبداللہ بن معاویہ جمحی نے ان کو احمد بن سلمہ نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اسی اسناد اور اسی مفہوم کے ساتھ۔

(۷۳۸۴)......(۱) أبو السماح لم أقف عليه (۲)......في ب (دون المسكين) (۳)...... سقط من (ب)

قال في المجمع (۵/۲۱۰) : رواه أحمد وأبويعلى وأبو السماح لم أعرفه وبقية رجاله ثقات.

(۷۳۸۵)......أخرجه البيهقي (۱۰/۱۰۱) وأبو داؤد (۲۹۴۸) والحاكم (۹۳/۴) وقال : هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه وإسناده شامي صحيح، ووافقه الذهبي الإسناد ولم يخرجاه وإسناده شامي صحيح، ووافقه الذهبي وأخرجه الترمذي (۱۳۳۳) والتبريزي في المشكاة (۳۷۲۸)

قلت إسناد الحاكم فيه بقية وهو مدلس وهو هنا عنعن فهذا إسناد ضعيف لكن قد تابعه عليه يحيى بن حمزة عند أبي داود وهو ثقة.

فإسناد هذا الحديث حسن لأجل يزيد بن أبي مريم قال عن ابن حجر في التقريب : لابأس به وبنحوه رواه أحمد (۲۳۱/۴) والترمذي (۱۳۳۲) من حديث عمرو بن مرة وقال الترمذي : (حديث عمرو بن مرة حديث غريب).

(۷۳۸۶)......رواه أحمد (۲۳۱/۴) والترمذي (۱۳۳۲) من حديث عمرو بن مرة وراجع تعليقنا السابق قبل هذا.

اللہ تعالیٰ کی رضامندی و ناراضگی:

۷۳۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو اسماعیل بن یحییٰ بن حازم سلمی نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو مبشر بن عبداللہ نے ان کو نہشل نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو حسن نے یہ کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ وہ ہمارے لئے بیان کر دے ہم سے اپنے رب کی رضا اور ناراضگی کا؟ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ ان کو بتا دے کہ میں جب ان سے راضی ہوں گا تو ان میں سے بہترین لوگوں کو ان پر حکمران بناؤں گا اور جب میں ان سے ناراض ہوں گا تو ان پر ان میں سے بدتر لوگوں کو ان پر مسلط کروں گا۔

لوگوں کے حالات کے مطابق اللہ تعالیٰ ان پر حکمران مسلط کرتے ہیں:

۷۳۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو ابوالمثنی نے ان کو عبداللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمران بن حدیر نے ان کو سمیط نے وہ کہتے ہیں کہ کہا کعب الاحبار نے کہ بے شک ہر زمانے کا ایک بادشاہ ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ اس زمانے کے لوگوں کے دلوں کی کیفیت کے مطابق بھیجتا ہے جب اللہ تعالیٰ ان کی بھلائی چاہتے ہیں تو ان پر اصلاح کرنے والا بھیجتے ہیں اور جب ان کی ہلاکت چاہتے ہیں تو ان پر سرکش بھیجتے ہیں۔

۷۳۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن حمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے: اے اللہ! ہمارے ہاتھوں نے جو کچھ کمایا ہے۔ اس کے سبب ہمارے اوپر ایسا شخص مسلط کر دیا گیا ہے جو نہ ہمیں پہچانتا ہے اور نہ ہی ہمارے اوپر رحم کرتا ہے۔

۷۳۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو حدیث بیان کی عبدالحمید بن عبدالرحمٰن قاضی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو محمد بن عمرو قہندری نے ان کو یحییٰ بن ہاشم نے ان کو یونس بن ابواسحق نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جیسے ہوں گے ویسا ہی تمہارے اوپر امیر مقرر کیا جائے گا۔

یہ روایت منقطع ہے اور اس کا ایک راوی یحییٰ بن ہاشم ضعیف ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا و ناراضگی کی علامت:

۷۳۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد بن عبداللہ حسینی نے مقام مرو میں ان کو شہاب بن حسن عکبری نے ان کو عبدالملک بن قریب اصمعی نے ان کو خبر دی ملک نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے عمر بن خطاب سے انہوں نے بتایا کہ مجھے حدیث بیان کی گئی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام یا عیسیٰ علیہ السلام نے اے رب! تیری مخلوق سے تیرے راضی ہونے کی علامت کیا ہے؟ اللہ عزوجل نے فرمایا:

(۷۳۸۸)......أخرجه العجلونی فی کشف الخفاء (۱۶۶/۲)

(۷۳۹۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

أخرجه الدیلمی فی مسند الفردوس (۴۹۱۸) والعجلونی فی کشف الخفاء (۱۹۷۷) والقضاعی فی مسند الشهاب (۵۷۷) من طریق الکرمانی بن عمرو ثنا المبارک بن فضالة عن الحسن بن أبی بکرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مرفوعاً

وأخرجه الشوکانی فی الفوائد المجموعة (۶۲۴) وقال فی إسناده وضاع وفیه انقطاع والحدیث لایصح من قبل معناه.

فی ط قالا.

(۷۳۹۲)......(۱) فی ب (قالا) (۲)......فی (ب) إلی حکمائهم وحلمائهم.

''کہ اگر میں ان پر اپنی بارش نازل کروں جوان کے کھیت پیدا کرے۔میرا خیال ہے کہ زرعھم کی جگہ حصادھم کہا تھا۔اور میں ان کے امورکوان کے حوصلہ مندوں کے حوالے کردوں۔اوران کا مال غنیمت ان کے سخیوں کے ہاتھ میں ہو۔انہوں نے پوچھا اے رب آپ کی ناراضگی کی علامت کیا ہے؟

فرمایا کہ اگر میں ان پر بارش اتاروں جوان کے کھیت پیدا کرے میرا خیال ہے کہ ابان زرعھم کہا تھا اوران کے معاملہ ان کے کم عقلوں اور بے وقوفوں کے حوالے کردوں اوران کی مال غنیمت ان کے بخیلوں کے ہاتھ میں ہو۔

۷۳۹۳:......ہمیں خبردی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوخبردی احمد بن سہل فقیہ نے ان کو ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو مالک نے کہ کعب الاحبار نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بات چیت کی تو انہوں نے کہا ہلاکت ہے دھرتی کے بادشاہ کے لئے آسمان کے بادشاہ سے،عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:مگر وہ شخص جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہو،پس فرمایا کہ جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے وہ آیت ہے کتاب اللہ میں۔

عاملین کے لئے شرائط:

۷۳۹۴:......ہمیں خبردی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صغانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عاصم بن ابو النجود نے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب عاملوں کو بھیجتے تھے توان پر شرط لگاتے تھے کہ وہ عمدہ سواری نہیں کریں گے۔ اور صاف اور چھنا ہوا آٹا نہیں کھائیں گے۔اور باریک کپڑے نہیں پہنیں گے۔اورتم لوگوں کی حوائج کے آگے اپنے دروازے بند نہیں کرو گے اگر تم نے ان میں سے کوئی کام کیا تو تمہارے اوپر عذاب اتر پڑھے گا۔اس کے بعد ان لوگوں کو بھیجتے تھے۔اور خود رخصت کرنے جاتے اور جب واپس بلانا چاہتے تھے تو کہتے تھے کہ میں نے تمہیں مسلمانوں کے خون پر مسلط نہیں کیا تھا۔اور نہ ہی ان کی چمڑیوں پر اور نہ ہی ان کی عزتوں پر اور نہ ان کے مالوں پر بلکہ میں نے تمہیں اس لئے بھیجا تھا تا کہ تم ان میں نماز قائم کرو اوران کی غنیمتیں ان میں تقسیم کرو اوران کے درمیان عدل وانصاف کے ساتھ فیلے کرو۔اگر تمہارے اوپر کوئی چیز مشکل گذرے تو میری طرف اٹھا بھیجو۔خبردار!عربوں کو نہ مارنا ورنہ تم ان کو ذلیل کردو گے اوران کی تعریف بھی نہ کرو ورنہ تم ان کو آزمائش میں ڈال دو گے (فتنے میں)اوران کے خلاف کوئی بات قبول نہ کرنا ورنہ تم اس کو حرام کردو گے اور قرآن کورد کردو گے۔

۷۳۹۵:......اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے معمر سے اس نے طاؤس سے اس نے اپنے والد سے کہ عمر بن خطاب فرمایا مجھے یہ بتلاؤ کہ اگر میں تم لوگوں پر اس شخص کو عامل مقرر کردوں جس کو میں بہتر سمجھوں اس کے بعد میں اس کو انصاف کرنے کا حکم بھی دوں تو کیا میں اپنی وہ ذمہ داری پوری کرلوں گا جو مجھ پر ہے؟لوگوں نے کہا کہ جی ہاں۔آپ کی ذمہ داری پوری ہوجائے گی۔مگر انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ پوری نہیں ہوگی جب تک میں یہ نہ دیکھ لوں کہ اس نے اس پر عمل کیا ہے جو میں نے اس کو حکم دیا تھا یا نہیں کیا ہے۔

۷۳۹۶:......اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے معمر سے۔اس نے ایوب سے یا غیر سے اس نے حمید بن بلال سے وہ کہتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ،ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دفن کرکے آئے تو منبر پر کھڑے ہوئے اس کے بعد فرمایا:اے لوگو!اللہ نے مجھے تمہارے ساتھ اور تمہیں میرے ساتھ آزمائش میں وابستہ کرلیا ہے اور میں اپنے ساتھی کا نائب بنایا گیا ہوں۔اللہ کی قسم!تمہارے امور میں سے کوئی شئی نہ حاضر ہوگی اور نہ کوئی شئی ان میں سے غائب ہوگی۔لوگوں نے کہا کہ اہل امانت اور حرم کے بارے میں کہتے ہیں (حمید) کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیشہ

(۷۳۹۶)......(۱) سقط واضح.

اسی کیفیت پر رہے یہاں تک کہ وہ چل بسے۔

جور و ظلم میں شرکت:

۷۳۹۷:.....اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے معمر نے زہری سے عبدالملک بن مروان کے پاس ایک یہودی آیا۔ کہ مجھ پر ہرمز کے بیٹے نے ظلم کیا ہے۔ انہوں نے اس کی بات کی طرف توجہ نہ دی پھر اس نے دوبارہ کہا پھر تیسری بار کہا مگر انہوں نے توجہ نہ دی اب اس یہودی نے اس سے کہا کہ ہم لوگ اللہ کی کتاب تورات میں یہ مسئلہ پاتے ہیں کہ خلیفہ اس وقت تک ظلم و جور میں شریک نہیں ہوتا جب تک وہ اسکے سامنے پیش نہ کر دیا جائے، جب اس کے سامنے پیش کر دیا جائے اور وہ اس کو تبدیل نہ کرے پھر وہ خود بھی ظلم و جور میں شریک ہو جاتا ہے۔۔ زہری کہتے ہیں کہ اس بات سے عبدالملک گھبرا گیا اور ابن ہرمز کو نمائندہ بھیج کر طلب کر لیا۔

امام و خلیفہ کی تمثیل:

۷۳۹۸:.....اسی اسناد کے ساتھ معمر سے مروی ہے اس نے ابوایوب سے اس نے ابوقلابہ سے اس نے ابومسلم خولانی سے وہ کہتے ہیں کہ امام و خلیفہ کی مثال ایک عظیم اور صاف چشمے جیسی ہے جس سے پاکیزہ پانی بہتا ہوا ایک عظیم نہر کی طرف اب لوگ اس نہر میں گھس کر اس کے پانی کو گندا کر دیں ظاہر ہے کہ وہ کدورت پر ان ہیں پر ہی پڑے گی۔ اور جب کدورت ہو چشمے کی جانب سے تو وہ نہر کا پانی گندا ہو جائے گا۔ فرمایا کہ امام کی اور لوگوں کی مثال سیدھے نصب شدہ خیمے جیسی ہے۔

یا فرمایا کہ اس خیمے جیسی ہے جو سیدھا نہیں کھڑا ہو سکتا مگر عمود اور ستون نما لکڑی کے ساتھ اور عمود کی لکڑ نہیں سیدھی کھڑی ہو سکتی مگر طنابوں اور ڈوریوں کے ساتھ یا یوں فرمایا تھا کہ میخوں اور کیلوں کے ساتھ۔ جب بھی ان کو نکال لیا جائے تو عمود کمزور ہو جائیں لوگ امام کے بغیر درست نہیں ہو سکتے اور امام لوگوں کے بغیر درست نہیں ہو سکتا۔

فصل:..... صاحب اقتدار کی خیر خواہی کرنا اور ان کا وعظ و نصیحت قبول کرنا

۷۳۹۹:.....ہمیں خبر دی ابوسہل احمد بن محمد بن ابراہیم مہرانی نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ حدیث پڑھی گئی حارث بن محمد پر اور میں سن رہا تھا ان کو خبر دی علی بن عاصم نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے تمہارے لئے تین چیزوں سے اور ناراض ہوتا ہے تین چیزوں سے تمہارے لئے راضی ہوتا اس بات سے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کرو اور یہ کہ تم سب کے سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور مت بکھر و اور یہ کہ تم اللہ کے مقرر کردہ والیوں و حکمرانوں سے نصیحت قبول کرو جو تمہارے معاملے کے ذمہ دار ہیں۔ اور ناپسند کرتا ہے تمہارے لئے قیل و قال کو۔ اور کثرت سوال کو اور مال ضائع کرنے کو۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث سے سہیل سے۔

دین نصیحت ہے:

۷۴۰۰:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو احمد بن حفص نے اور عبدالوہاب بن محمد فراء نے اور

(۷۳۹۹)......أخرجه مسلم في الأقضية (۱۱) و (۱۲) ومالک في كتاب الكلام (۲۰) وأحمد (۳۶۷/۲) والبيهقي (۱۶۳/۸) وابن حبان في الإحسان (۳۳۷۹) من حديث سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن ابي هريرة مرفوعاً

قطن بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی حفص بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو عطا بن یزید لیثی نے ان کو تمیم داری نے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک دین نصیحت ہے (یعنی خیر خواہی ہے) تین بار آپ نے یہ جملہ فرمایا۔

صحابہ کرام نے سوال کیا کہ کس کے لئے یارسول اللہ؟ فرمایا کہ اللہ کے لئے، قرآن کے لئے، محمد رسول اللہ کے لئے۔ اور اہل ایمان کے ائمہ اور خلفاء کے لئے۔ یا اہل اسلام کے ائمہ کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے دوسرے طریق سے سہیل سے۔

۷۴۰۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسین بن یعقوب بن یوسف عدل نے ان کو ابوعثمان سعید بن اسماعیل واعظ زاہد نے ان کو موسیٰ بن نصر نے ان کو جریر نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو عطا بن یزید لیثی نے ان کو تمیم داری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

الدين النصيحة الدين النصيحة

دین خیر خواہی ہے۔

. پوچھا گیا کہ کس کے لئے خیر خواہی ہے یارسول اللہ؟ فرمایا کہ اللہ کے لئے اس کی کتاب کے لئے اس کے نبی کے لئے اور مسلمانوں کے آئمہ اور خلفاء کے لئے (حکمرانوں کے لئے) اور تمام مسلمانوں کے لئے۔

ابوعثمان سعید بن اسماعیل واعظ زاہد کی نصیحت:

فرماتے ہیں کہ آپ سلطان (بادشاہ) کو نصیحت کیجئے یعنی سلطان کی خیر خواہی کیجئے۔ اور اس کے لئے کثرت کے ساتھ نیکی کی اور رشد وہدایت کی دعا کیجئے اس کے قول میں، عمل میں اور حکم میں۔ کیونکہ جب وہ نیک اور صالح ہوں گے تو ان کے نیک اور صالح ہونے کی وجہ سے لوگ بھی نیک وصالح بنیں گے۔ اور اپنے آپ کو بچائیے ان پر لعنت کرنے سے، ورنہ وہ شر اور برائی میں اور زیادہ ہو جائیں گے (جب وہ زیادہ برے ہوں گے تو) مسلمانوں کی مصیبت میں مزید اضافہ ہو جائے گا، بلکہ آپ ان کے لئے توبہ کرنے کی دعا کیجئے۔ اس سے کہ وہ برائی چھوڑ دیں گے۔

لہٰذا اہل ایمان سے مصیبت ٹل جائے گی۔ اور بچائیے اپنے آپ کو ان کے پاس جانے سے اور ان کے تمہارے پاس آنے پر، ان کے لئے تصنع اور تکلیف کرنے سے اور اس بات سے بھی کہ تم یہ چاہو کہ وہ تیرے پاس آئیں۔ جتنی تمہیں استطاعت ہو ان سے دور بھاگتے رہئے جب تک وہ اپنی برائیوں پر قائم رہیں۔ اگر وہ توبہ کرلیں، اور اپنے قول وعمل میں اور اپنے حکم میں برائی کو ترک کردیں، اور دنیا کو اسکے طریقے پر لیں تو

(۷۴۰۰)......أخرجه أحمد (۱۰۲/۴) وأبوداود (۴۹۴۴) والبيهقي (۱۶۳/۸) من حديث عطاء بن يزيد الليثي عن تميم الداري مرفوعاً وأخرجه النسائي (۱۵۷/۷) من حديث أبي هريره وهو حديث صحيح.

(۷۴۰۱)......أخرجه مسلم في الإيمان (۹۵) وابن أبي عاصم في السنة (۱۰۸۹) و (۱۰۹۰) و (۱۰۹۱) والحميدي (۸۳۷) وابن حبان في الإحسان (۴۵۵۵) كلهم من حديث عطاء بن يزيد الليثي عن تميم الداري مرفوعاً وأخرجه أحمد (۲۹۷/۲) والترمذي (۱۹۲۶) والنسائي (۱۵۷/۷) وابن أبي عاصم في السنة (۱۰۹۴) من حديث القعقاع بن حكيم عن أبي صالح عن أبي هريرة مرفوعاً

وأخرجه الدارمي في الرقاق باب الدين النصيحة (۳۱۱/۲) من حديث زيد بن أسلم ونافع عن ابن عمر مرفوعاً منهم من ذكر الدين النصيحة مرة واحدة ومنهم من ذكرها ثلاثاً

(۱)......في ب. (فإنك لاتصيب دنيا ولا آخرة ماداموا مقيمين على الشر)   (۲)...... في ب (على خلق واحد)

پھران کے پاس جاسکتے ہو۔اوران کے سب سے عزت بنانے سے بچتے رہنا تا کہ تم ان سے دور رہو اور شفقت اور نصیحت کے اعتبار سے ان کے قریب رہو گے انشاء اللہ۔

بہر حال مسلمانوں کی جماعت کی نصیحت وخیر خواہی کا جہاں تک تعلق ہے وہ ان کے اخلاق وعادات پر ہوگی جب تک اللہ کے لئے معصیت نہ ہو۔اوران کے بارے میں اللہ کی تدبیر پر نظر رکھے۔

قلیل صورت میں، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان ان کے اخلاق کی تقسیم بھی خود کی ہے جیسے ان کے درمیان ان کے رزق تقسیم کئے ہیں۔اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کوایک دل پر جمع کر دیتا (یعنی سب کو نیک دل بنا دیتا) لہٰذا ان میں اللہ کی تدبیر پر اوراس کی تقسیم پر نظر رکھنے اور غور کرنے سے غافل نہ ہواور تم جب اللہ کی نافرمانی دیکھو تو تم اللہ کا شکر کرو کیونکہ اسی نے ہی اسی معصیت کو تیرے وقت پر تم سے ہٹا دیا ہے۔اور امر میں اور نہی میں نرمی کیجئے نفع پہنچانے میں اور صبر میں سکینہ وقار میں اگر وہ تم سے قبول کر لے تو اللہ کا شکر ادا کیجئے اگر وہ اس کو تمہارے او پر واپس رد کر دے تو اللہ سے آپ استغفار کیجئے اس کوتاہی کرنے پر جو تم سے تمہاری امر و نہی کرنے میں واقع ہوئی ہے اور تجھے جو تکلیف یا پریشانی پہنچی ہے اس پر صبر کیجئے بے شک یہ سب کچھ کرنا بڑی بات ہے۔

۷۴۰۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوالحسن بن ابوعلی حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابو عتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابن ابوحسین نے ان کو قاسم بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنی پھوپھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے کسی کام کا ولی بنایا جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی بھلائی چاہے اس کا ایک نیک معاون بنا دیتا ہے اگر وہ بھولتا ہے تو وہ اس کو یاد دلاتا ہے اگر وہ یاد رکھتا ہے اعانت کرتا ہے۔

حکمرانوں کے راز دان:

۷۴۰۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے اور ابو عبداللہ اسحٰق بن محمد بن یوسف سوسی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو احمد بن عیسیٰ خشاب نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی والی (حکمران) ہوتا ہے اس کے دو راز دان ہوتے ہیں مخفی طور پر۔ایک مخفی راز دار ان کو اچھائیوں کی تلقین کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور دوسرا راز دان اس کو نقصان پہنچانے اور تباہ کرنے میں کمی نہیں کرتا جو شخص اس خفیہ راز دان سے بچ گیا واقعی وہ بچ گیا وہ درحقیقت دونوں میں سے ایسا ہوتا جو اس پر غالب ہوتا ہے۔کہا گیا ہے کہ اس سند میں ابوسلمہ سے ابوسعید سے مروی ہے۔

۷۴۰۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو ایوب بن سلیمان نے ان

(۷۴۰۲)......أخرجه أحمد (۶/۷۰) والنسائی (۷/۱۵۹) والبیهقی (۱۰/۱۱۱) والقضاعی فی مسند الشهاب (۵۴۲) وابن حبان فی موارد الظمآن (۱۵۵۱) وأبوداؤد (۲۹۳۲) من حدیث عائشة (رضی) مرفوعاً وهو حدیث صحیح.

(۷۴۰۳)......أخرجه أحمد (۲/۲۳۷ و ۲۸۹) والترمذی (۲۳۶۹) والنسائی (۷/۱۵۸) من حدیث أبی سلمة بن عبدالرحمن عن أبی هریرة مرفوعاً وقال الترمذی: (هذا حدیث حسن صحیح غریب) وأخرجه أحمد (۳/۳۹ و ۸۸) والبخاری (۱۲۱۱) و (۷۱۹۸). والنسائی (۷/۱۵۸) من حدیث أبی سلمة بن عبدالرحمن عن أبی سعید الخدری مرفوعاً مابعث اللّٰه من نبی ولا استخلف من خلیفة إلا کانت له بطانتان بطانة تأمره بالمعروف تحضه علیه وبطانة تأمره بالشر وتحضه فالمعصوم من عصم اللّٰه تعالیٰ) وهذا لفظ البخاری فی الموضع الثانی وأخرجه النسائی (۷/۱۵۸) من حدیث أبی سلمة عن أبی أیوب مرفوعاً

کوابوبکر بن ابواویس نے ان کوسلیمان بن بلال نے ان کو محمد بن ابوعتیق نے اور موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے ان کو ابوسعید خدری نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا کہ اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا اور نہ ہی کوئی خلیفہ ایسا بنایا مگر اس کے لئے دو راز دان دوست ہوتے تھے ایک راز دان اس کو خیر کا حکم دیتا اور اس کو خیر پر اکساتا۔ اور دوسرا دوست راز دار اس کو غلط کام کرنے کو کہتا اور اس کو اسی پر اکساتا پس محفوظ وہ رہا جس کو اللہ نے محفوظ رکھا۔

اس کو روایت کیا ہے سلیمان بن بلال نے بھی یحییٰ بن سعید سے اس نے ابن شہاب سے۔ اور بخاری اس کے ساتھ استشہاد لایا ہے ہم نے اس کو ذکر کیا ہے کتاب السنن میں۔

اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے ابوسلمہ سے اس نے ابوایوب سے اور تحقیق ذکر کیا ہے بخاری نے ان سب کی طرف۔

علماء اور بادشاہ کا ایک دوسرے کے پیچھے بھاگنا:

۷۴۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو عقبہ بن علقمہ نے ان کو ابو ہاشم نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن محیریز نے جو شخص مسندوں پر بیٹھے اس پر خیر خواہی اور نصیحت واجب ہے۔

۷۴۰۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن ابوعمر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک نے ابو حازم سے کہا اے ابو حازم اس معاملے سے نجات کی کیا صورت ہے؟ اس نے کہا کہ آسان ہے انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟

فرمایا کہ ہرگز کوئی شئی نہ لیجئے مگر اس کی حالت سے اور ہرگز کوئی شئی نہ چھوڑیئے مگر اسی کے حق میں۔ انہوں نے پوچھا کہ اے ابو حازم اس کی کون استطاعت رکھے گا؟ فرمایا کہ جو شخص جنت کو طلب کرے اور جہنم سے دور بھاگے۔

۷۴۰۷:......اور اسی اسناد کے ساتھ کہتے ہیں کہ کہا ہے سفیان نے کہ بعض امراء نے ابو حازم سے کہا آپ کی کوئی ضرورت ہو تو ہمیں بتائیے انہوں نے فرمایا کہ بہت دوری ہے بہت دوری ہے (یعنی ناممکن ہے) کہ میں اپنی حوائج اس کے آگے پیش کروں (جو ان سے بے خبر ہے) اس ذات سے اٹھا کر جس سے کوئی حاجت نہیں چھپتی۔ اس میں سے جو کچھ وہ مجھے دیتا ہے اسی پر قناعت کرتا ہوں اور جس چیز کو وہ مجھ سے سمیٹتا ہے (یعنی نہیں دیتا) میں اس پر راضی ہوتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے کہا اور جو کچھ میں جانتا ہوں یہ ہے کہ یہ اس کے پاس ہے۔ ابو حازم نے کہا پس میں نے کہا کہ اگر میں غنی ہوتا تو آپ مجھے پہچانتے۔ پھر میں نے کہا آپ مجھ سے بچ نہیں سکتے پس میں نے کہا کہ پہلے زمانے میں علماء ایسے ہوتے تھے کہ اگر ان کو بادشاہ طلب کرتا تو وہ بھاگتے تھے۔

بہرحال آج کے علماء علم طلب کرتے ہیں۔ جب وہ سب کا سب جمع کر لیتے ہیں تو اس کو بادشاہوں کے دروازے پر لے آتے ہیں اور بادشاہ ان سے دور بھاگتے ہیں اور وہ ان کی طلب میں ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کے بعد بھی اس کی نافرمانی کرنا:

۷۴۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ بن ابراہیم نے ان کو ابوعمرو جدلی نے ان کو علی بن حسین نے ان کو علی بن عثام نے ان کو عثمان بن زفر نے وہ کہتے ہیں کہ سلیمان بن عبدالملک نکلے اور ان کے ساتھ عمر بن عبدالعزیز تھے جب وہ دونوں اپنی شکار کی یا دیگر

(۷۴۰۴)......أخرجه أحمد (۳۹/۳ و ۸۸) والبخاری (۶۶۱۱) و (۷۱۹۸) والنسائی (۱۵۸/۷) من حدیث أبی سلمة بن عبدالرحمن عن أبی سعید الخدری مرفوعاً وراجع تعلیقنا قبل هذا.

(۷۴۰۷)......(۱) فی ب (ثم قلت فی نفسی) فی ط جاء ته.

مصروفیت سے فارغ ہو گئے تو دونوں نے اپنے لشکر کو دیکھا سلیمان کو بہت اچھا لگا تو اس نے کہا اے ابوحفص آپ دیکھتے ہیں یعنی آپ کا کیا خیال ہے؟ عمر نے کہا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ دنیا بعض اس کا بعض کو کھا رہا ہے اور آپ ہمارے بارے میں مسئول ہیں (آپ سے پوچھا جائے گا۔) سلیمان اس سے خاموش ہو گیا اس کے بعد وہ اپنے خیمہ میں گیا۔ اس نے دیکھا کہ کوا اب اس کے پنجوں میں ایک لقمہ ہے جس کو اس نے ان کے خیمے سے اٹھایا ہے وہ غائب ہو گیا۔

سلیمان نے پوچھا اے عمر یہ کیا کہتا ہے۔ عمر نے کہا میں نہیں جانتا۔ سلیمان نے کہا کہ آپ کوئی گمان کیجئے۔ عمر نے کہا کہ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ وہ یہ کہتا ہے کہ کہاں سے آیا ہے اور اس کو کہاں لے جائے گا؟ عثمان بن زفر کہتا ہے کہ سلیمان نے کہا کہ آپ کو کس چیز نے حیران کیا؟ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ مجھے سب سے زیادہ حیرت اس پر ہوتی ہے جو اللہ کو پہچانتا ہے پھر اس کی نافرمانی بھی کرتا ہے۔ اور شیطان کو پہچانتا ہے پھر اس کی اطاعت بھی کرتا ہے۔ سلیمان خاموش ہو گیا۔

امام اوزاعی کا خلیفہ المنصور کے ساتھ قیام کرنا اور نصیحت کرنا اور منصور کا اس کی تعظیم کرنا:

۷۴۰۹:......ہمیں حدیث بیان کی حاکم ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن جعفر بن یزید عدل آدمی نے بغداد میں بین السطور پر پڑھی اس کی اصل کتاب سے اور ہمیں خبر دی ابوجعفر احمد بن عبید بن ناصح نحوی نے ان کو محمد بن مصعب قرقسانی نے ان کو اوزاعی عبدالرحمن بن عمرو نے انہوں نے کہا کہ امیر المؤمنین خلیفہ المنصور نے میرے پاس نمائندہ بھیجا۔ میں اس وقت ساحل پر تھا جب میں ان کے پاس حاضر ہوا تو میں نے سلام کیا خلافت کی مبارک باد دی اس نے مجھے سلام کا جواب دیا اور مجھے بیٹھایا اور مجھ سے پوچھا کہ اے اوزاعی! آپ کو ہم سے ملنے میں تاخیر کیوں ہو گئی ہے؟ میں نے کہا امیر المؤمنین آپ کیا چاہتے ہیں؟

اس نے کہا کہ میں آپ سے کچھ سیکھنا چاہتا ہوں اور آپ سے اقتباس لینا حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا دیکھئے امیر المؤمنین میں جو کچھ آپ سے کہوں گا اس میں کسی شئی کو آپ بھول لیں گے نہیں اس نے کہا کہ میں کیسے اس سے نادانی کروں گا حالانکہ میں نے آپ سے اس کے بارے میں خود پوچھا ہے اور میں خود تمہاری طرف متوجہ ہوا ہوں۔ میں نے آپ کو اسی کے لئے بلوایا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ سنیں گے تو سہی مگر آپ عمل نہیں کریں گے اے امیر المؤمنین جو شخص حق کو ناپسند کرتا ہے وہ ناپسند کیا جاتا ہے۔ بے شک اللہ واضح حق ہے۔ کہتے ہیں اتنے میں ابن ربیع نے چیخ ماری اور تلوار اٹھانے کے لئے اس نے ہاتھ جھکایا تو اس کو خلیفہ منصور نے جھڑک دیا اور فرمایا کہ یہ مجلس ثواب کی ہے سزا کی نہیں ہے میرا نفس خوش ہوا ہے اور میں نے کلام میں سرور محسوس کیا ہے میں نے کہا اے امیر المؤمنین۔ (آگے دیکھئے)

۷۴۱۰:......مجھے حدیث بیان کی ہے مکحول نے ان کو عطیہ نے ان کو بشر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس بندے کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی نصیحت آ جائے اس کے دین میں بے شک وہ نعمت ہے اللہ کی طرف سے جو اس کی طرف چلائی گئی ہے اگر وہ اس کو شکر کے ساتھ قبول کر لیتا ہے فبہا ورنہ وہ اللہ کی طرف سے حجت ہوتی ہے تاکہ اس کے ساتھ وہ اور زیادہ گنہگار ہو، اور اس پر زیادہ اللہ کی ناراضگی ہوتی ہے اے امیر المومنین۔

خائن حکمران پر جنت حرام ہے:

۷۴۱۱:......ہمیں حدیث بیان کی مکحول نے ان کو عطیہ نے ان کو بشر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۷۴۱۰)...... (۱) من فی (جاء ته)

أخرجه السيوطي في الجامع الصغير (٥٥ ٢٩) وعزاه لابن عساكر عن عطية بن قيس وقال: حديث ضعيف

جو کوئی والی (صاحب اقتدار) بھی رات گذارتا ہے اس حال میں کہ وہ اپنے رعایا کے ساتھ خیانت ودھوکہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردیتا ہے۔اے امیر المؤمنین بے شک وہ ذات برتر جس نے تم لوگوں کی امت کے دلوں کو تمہارے لئے نرم کردیا ہے جب کہ تم کو ان لوگوں نے اپنا والی مقرر کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمہاری قرابت کی وجہ سے، وہ ذات (تمہارے امتیوں کے) ساتھ بہت شفیق ہے مہربان ہے ان کے لئے غمخوار ہے اپنی ذات سے بھی اور اپنے اختیار سے بھی۔اور وہ ذات لوگوں کے نزدیک اس بات کی حق دار ہے کہ والی اس کے لئے ان لوگوں میں حق کو قائم کرے، اور اس کے لئے ان لوگوں میں انصاف کو قائم کرنے والا ہو، اور ان کے عیبوں کو چھپانے والی ہے وہ ذات، اس ذات نے ان پر اپنے دروازے بند نہیں کرر کھے، اور ان کے آگے اس نے پردے نہیں ڈال رکھے۔ان کے پاس نعمت سے وہ خوش ہوتا ہے اور ان کو جو تکلیف پہنچی ہے وہ اس کو بری لگتی ہے اے امیر المؤمنین۔

تحقیق تم مصروف کرنے والی مصروفیت میں ہو خصوصاً اپنی ذاتی مصروفیت میں عام لوگوں سے آپ جن کے سرخ سیاہ اور جن کے مسلم وکافر کے مالک و بادشاہ بنے ہیں، اور ہر ایک کا تمہارے اوپر حصہ ہے عدل وانصاف میں سے، بس تیرا کیا حال ہوگا جب ان لوگوں میں سے کئی گروہ تیرے پیچھے ہوں گے جن میں سے ہر ایک اپنی اپنی شکایات کرے گا؟ تیرے خلاف یا آپ نے ان کو جس مصیبت میں مبتلا کیا ہوگا یا کوئی ظلم جو آپ نے ان پر ڈھایا ہوگا اے امیر المؤمنین۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو متنبہ کرنا:

۷۴۱۲:......ہمیں حدیث بیان کی مکحول نے ان کو عروہ بن رویم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تازہ شاخ تھی اس کے ساتھ مسواک بھی کرتے تھے اور اس کے ساتھ منافقوں کو بھی ڈراتے تھے۔جبرائیل آپ کے پاس آئے اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسی چھڑی یا شاخ ہے؟ جس کے ساتھ آپ اپنی امت کی سرداری کی چوٹیوں کو توڑ دیا ہے اور ان کے دلوں کو رعب سے بھر دیا ہے۔پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جوان کی چمڑیوں کو پھاڑ دے گا اور ان کے خون بہائے گا اور ان کے گھروں کو ویران کرے گا اور ان کو ان کے شہروں سے نکال باہر کرے گا ان کو اس کا خوف غائب کردے گا، اے امیر المؤمنین۔

۷۴۱۳:......ہمیں حدیث بیان کی مکحول نے ان کو زیاد بن حارثہ نے ان کو حبیب بن سلمہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس سے قصاص لینے کے لئے ایک دیہاتی کو بلایا ایک خراش کے بارے میں جو آپ نے اس کو لگائی تھی مگر آپ نے وہ قصداً نہیں لگائی تھی بلکہ اتفاقاً لگ گئی تھی جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا کہ اللہ نے آپ کو مسلط ہونے والا بادشاہ نہیں بنایا اور نہ ہی متکبر بنایا ہے۔ حضور نے دیہاتی کو بلایا اور فرمایا مجھ سے بدلہ لے لے اعرابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے آپ کو معاف کردیا ہے میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان جائیں۔میں یہ کام کبھی بھی نہیں کروں گا اگرچہ آپ میری جان لینے پر بھی آجائیں۔لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے خیر وبھلائی کی دعا فرمائی۔

اے امیر المؤمنین آپ اپنے نفس اپنے لئے تابع کرلیجئے۔اور اس کے لئے اپنے رب سے امان حاصل کرلیجئے اور اپنے رب کی جنت میں رغبت کیجئے جس کی چوڑائی ارض وسماء ہیں۔وہ جنت جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ جنت میں تمہارا قاب قوس تمہاری کمان کا فاصلہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔(یعنی زیادہ ہے۔)

(۷۴۱۱)......في إسناده أحمد بن عبيد بن ناصح النحوي قال في التقريب : (لين الحديث) وكذا محمد بن مصعب القرقسائي صدوق كثير الغلط.

اے امیر المؤمنین۔ اگر یہ ملک اور اقتدار باقی رہتا ان لوگوں کے لئے جو تجھ سے پہلے تھے تو یہ تیرے تک نہ پہنچتا اور اسی طرح تیرے پاس بھی باقی نہیں رہے گا جیسے تیرے سوا دوسروں کے پاس نہیں رہا۔

اے امیر المؤمنین! آپ جانتے ہیں؟ آپ کے نانا سے اس آیت کی تاویل کے بارے میں کیا آیا ہے۔

قال هذآ الكتاب لايغادر صغيرة و لا كبيرة الا احصاها.

اس کو کتاب کو کیا ہوا نہ کوئی چھوٹی بات چھوڑے نہ بڑی سب کو محفوظ لیتی ہے۔

فرمایا کہ صغیرہ تبسم ہے اور کبیرہ ہنسنا ہے۔ پھر کیا حال ہوگا اس کا جس کے ہاتھ عمل کریں اور زبانیں جس کا احاطہ کریں۔ اے امیر المؤمنین۔

خلیفہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا جانشین ہے:

۷۴۱۵:...... مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا تھا کہ اگر بکری کا چھوٹا سا بچہ بھی فرات کے کنارے ہلاک ہو کر ضائع ہو جائے تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھ نہ ہو جائے۔

پھر بتاؤ کیا حال ہوگا تمہارا جب وہ شخص تمہارے عدل وانصاف سے محروم ہو جائے جو تیرے بستر پر ہو اے امیر المؤمنین۔ جانتی ہو آپ کے نانا اسی آیت کی تشریح میں کیا یہ آیا ہے۔

یاداؤد اناجعلناک خليفة في الارض فاحكم بين الناس با لحق و لا تتبع الهوىٰ (سورۃ ص ۲۶)

اے داؤد ہم نے تجھے دھرتی پر اپنا جانشین بنایا ہے لہٰذا تو لوگوں کے مابین انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما اور خواہش نفس کی اتباع نہ کر۔

فرمایا اے داؤد جب دو جھگڑنے والے تیرے سامنے پیش ہوں اور دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں تیری یہ خواہش ہو تو دل میں یہ تمنیٰ ہرگز نہ کرو کہ حق اس کے ساتھ ہو پس وہ دوسرے پر کامیاب ہو جائے ورنہ میں تجھے اپنی نبوت سے مٹا دوں گا پھر میرے خلیفہ نہیں ہو گے اور نہ تیری کوئی عزت ہوگی۔

اے داؤد یقیناً میں نے اپنے رسولوں کو اپنے بندوں کی طرف ایسا بنایا ہے جیسے اونٹوں کے لئے ان کے چرواہے ہوتے ہیں اس لئے کہ ان کے پاس رعایا کے بارے میں علم ہے اور سیاست کے بارے میں سمجھ ہے تا کہ وہ ٹوٹی ہوئی چیز کو جوڑ دیں، کمزور اور مریل کو گھانس اور پانی کا راستہ دکھائیں۔

اے امیر المؤمنین آپ ایک ایسے امر کے ساتھ آزمائے گئے ہیں کہ اگر وہ زمین وآسمان پر اور پہاڑوں پر پیش کیا جاتا تو وہ اس کو اٹھانے سے انکار کر دیتے اور اس سے گھبرا اٹھتے۔

اے امیر المؤمنین! مجھ سے حدیث بیان کی ہے یزید بن یزید بن جابر نے عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری سے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کسی انصاری آدمی کو صدقہ وصول کرنے کے لئے عامل مقرر کیا کچھ دنوں کے بعد انہوں نے اسے رکا ہوا اور اپنے کام پر نہ جاتے ہوئے دیکھا تو اس سے پوچھا کہ آپ کو اپنے کام پر جانے سے کس عذر نے روکا ہے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ تیرا اجر مجاہد فی سبیل

(۷۴۱۳)...... أخرجه الحاكم (۳۳۱/۴) وقال تفرد به أحمد بن عبيد عن محمد بن مصعب ومحمد بن مصعب ثقة وتعقبه الذهبي بقوله :

(قلت قال ابن عدي أحمد بن عبيد صدوق له مناكير ومحمد ضعيف)

(۷۴۱۴)...... أخرجه أحمد (۲۸۲/۲ و ۴۸۳) والبخاري (۲۷۹۳) و (۳۲۵۳) وابن حبان في الإحسان (۷۴۷۵) من حديث أبي هريرة.

وأخرجه أحمد (۱۴۱/۳ و ۱۵۳ و ۱۵۷ و ۲۰۸ و ۲۶۴) والبخاري من حديث أنس مرفوعاً

وبنحوه رواه الترمذي (۱۶۴۸) من حديث سهل بن مسعد الساعدي وقال الترمذي : (وهذا حديث حسن صحيح)

اللہ کے اجر کی طرح ہے۔ اس نے پوچھا کہ نہیں میں نہیں جانتا وہ کیسے ہے؟ ابن خطاب نے فرمایا اس لئے کہ بروز قیامت حکمرانوں کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے۔

۷۴۱۶:...... مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ جو بھی والی لوگوں کے امور میں سے کسی شئی کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے اور اس کو جہنم کی پل پر کھڑا کیا جائے گا۔ اور وہ پل اس کے نیچے سے سرک جائے گی۔ لہٰذا اس کا ہر ہر جوڑ اپنی جگہ سے اتر جائے گا پھر اس کو لوٹایا جائے گا اور اس سے حساب لیا جائے گا اگر وہ نیکوکار ہوگا تو اس کو اس کا احسان نجات دے دے گا اور اگر وہ خطا کار ہوگا تو وہ پل اس کو لے کر اپنی جگہ سے ہٹے گی اور اس کو جہنم میں گرا دے گی جہاں وہ ستر سال تک نیچے گرتا چلا جائے گا۔ اس نے اس سے کہا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی؟ فرمایا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے اور سلمان رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر نے ان دونوں کے پاس نمائندہ بھیجا اور دونوں سے پچھوایا۔ دونوں نے کہا جی ہاں! ہم نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا: ہے عمر کون متولی بنے گا اس کا جو کچھ اس میں ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ جس کی ناک کو خاک آلود کرے گا اور جس کے چہرے کو زمین کے ساتھ لگائے گا۔ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ مال لیا اور اس کو اپنے چہرے پر رکھا اور اس کے بعد روئے اور زور زور سے روئے یہاں تک کہ مجھے بھی رلا دیا۔

ایک شخص کو جہنم سے نجات دلوانا لامحدود حکومت سے بہتر ہے:

۷۴۱۷:...... پھر میں نے کہا اے امیر المؤمنین! آپ کے نانا عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تھا کہ مکے یا طائف کی سرداری مل جائے یا یمن کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے عباس رضی اللہ عنہ! اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا! ایک جان جس کو آپ نجات دلوا دیں وہ بہتر ہے اس سرداری سے اور حکومت سے جو لامحدود ہو۔ یہ نصیحت تھی یہ شفقت تھی آپ کی طرف صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے چچا کے ساتھ اور یہ (سرداری) ان کو اللہ کی طرف کوئی فائدہ نہیں دے سکتی تھی۔

کیونکہ آپ کی طرف وحی کی گئی:

وانذر عشیرتک الاقربین. (الشعراء ۲۱۴)

کہ آپ اپنی قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔

(تو رسول اللہ سب کو بلا کر فرمایا)......

اے عباس اے چچائے رسول، اے صفیہ پھوپھی رسول، اے فاطمہ بنت محمد! میں تم لوگوں کو اللہ کے ہاں کسی شئی کا کوئی فائدہ نہیں دوں گا۔

(۷۴۱۶) (۱): کلمة غیر واضحة. (۷۴۱۷) ...أخرجه البیهقی (۱۰/۹۶) من طریق محمد بن المنکدر قال: قال العباس (رضی) یارسول اللّٰه أمرنی علی بعض ماولاک اللّٰه فقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فذکره

وقال البیهقی عقبه: (هذا هو المحفوظ مرسل) وقیل عنه عن ابن المنکدر عن جابر بن عبداللّٰه قال العباس یارسول اللّٰه ألا تولینی فذکره

أخبرنا أبوعبداللّٰه الحافظ حدثنی أبوعبداللّٰه أحمد بن نافع القاضی ببغداد ثنا محمد بن علی بن الولید السلمی البصری ثنا نصر بن علی ثنا أبوأحمد الزبیری عن سفیان بن سعید فذکره موصولاً والأول أصح تفرد به هذا السلمی البصری) أ.

(۱)... أخرجه البخاری (۲۷۵۳) و (۴۷۷۱) والنسائی (۶/۲۴۹) والدارمی (۲/۳۰۵) وابن حبان فی الإحسان (۶۵۱۵) والبیهقی (۶/۲۸۰) کلهم رووه من حدیث أبی هریرة وفی معظم الروایات قال: (یامعشر قریش اشتروا أنفسکم لاأغنی عنکم من اللّٰه شیئاً (ودون قوله: (لی عملی ولکم عملکم)

ورواه بنحوه البخاری (۳۵۲۷) من حدیث أبی هریرة.

میرے لئے میرا عمل اور تمہارے لئے تمہارا عمل۔ اور عمر بن خطاب نے فرمایا۔ لوگوں کے مابین نہیں فیصلہ کرتا مگر پختہ سمجھ والا، مضبوط عقل والا۔ مضبوط گرہ لگانے والا، (یعنی پکی بات کر کے کہنے والا) جو نہیں آگاہ ہوتا کسی کے عیب پر، جو نہیں غضبناک ہوتا جرأت و جسارت کرنے والے پر اور اس کو اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت متاثر نہیں کرتی۔

بادشاہوں کی چار قسمیں:

۷۴۱۸:......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سلطان (بادشاہ) چار طرح کے ہوتے ہیں۔ پہلا طاقت ور حکمران خوش دل وخوش نفس (پاک دامن) یہ مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہوتا ہے اس پر اللہ کا ہاتھ پھیلا ہوا ہوتا ہے رحمت کے ساتھ۔ دوسرا وہ حکمران جو خوش دل خوش نفس ہے جس کی کمزوری کی وجہ سے اس کے عامل اور افسران خوب چرتے ہیں (یعنی خوب عیاشی کرتے ہیں) پس وہ بادشاہ ہلاکت کے کنارے پر ہوتا ہے ہاں مگر یہ بات ہے کہ اگر وہ ان کو چھوڑ دے۔ تیسرا وہ حکمران جس کے عامل وافسران خوش مزاج ہوں اور وہ بذات خود خوب چرتا ہو (یعنی خوب عیاشی کرتا ہو) پس وہ حطمہ ہے جس کے بارے۔

جہنم کی چابیاں اور اس کی صفات:

۷۴۱۹:......رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ بدترین چرواہا (نگران، نگہبان) حطمہ میں اکیلا تباہ ہونے والا ہوتا ہے۔ چوتھا وہ امیر اور حکمران جو خود بھی چرتا ہے اور اس کے افسران بھی (یعنی سب عیاش ہوتے ہیں) بس وہ سب کے سب تباہ ہوتے ہیں۔

۷۴۲۰:......مجھے خبر پہنچی ہے اے امیر المؤمنین! بے شک جبرائیل علیہ السلام آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میں آپ کے پاس اللہ کے حکم سے ایک خبر لایا ہوں جہنم کی چابیوں کے بارے میں کہ وہ آگ کے اوپر رکھ دی گئی ہیں قیامت تک گرم کی جاتی رہیں گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل سے کہا کہ میرے سامنے جہنم کی صفت بیان کیجئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کے بارے میں بتلا دیا تھا کہ وہ ایک ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ خوب سرخ ہوگئی۔ اس کے بعد اس کو مزید ایک ہزار سال بھڑکایا گیا تو وہ پیلی ہوگئی۔ اس کے بعد تیسری بار اس کو ایک ہزار سال بھڑکایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی پس اب وہ سخت کالی اندھیری ہو چکی ہے۔ اب نہ تو اس کے شعلے بجھتے ہیں نہ ہی اس کے انگارے بجھتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر اہل جہنم کے کپڑوں میں سے کوئی ایک کپڑا اہل زمین کے لئے سامنے ہو جائے تو سارے اہل زمین مر جائیں گے۔ اگر جہنمیوں کے پیپوں میں سے ایک ڈول اہل زمین کی سارے پانیوں میں انڈیل دیا جائے تو جو بھی اس میں سے چکھے گا وہی مر جائے گا۔ اگر جہنم کی زنجیر کا ایک ذراع (ہاتھ) اللہ نے جس کا قرآن میں ذکر کیا ہے اہل زمین کے سارے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو آگ کا شعلہ نکلے بغیر وہ پگھل جائیں گے۔ اگر کوئی آدمی جہنم میں داخل کر کے اس کو نکال لیا جائے تو پورے روئے زمین کے لوگ اس کی ہوا کی بدبو سے مر جائیں گے اور اس سے ان کی صورت اور ہڈیاں بھون جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر رو پڑے اور ان کے رونے کو دیکھ جبرائیل بھی رو پڑے۔ جبرائیل نے کہا جی ہاں اے محمد! تحقیق اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں (پھر آپ کیوں روتے ہیں؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔ مگر تم بتاؤ اے جبرائیل! تم کیوں روئے ہو تم تو روح الامین ہو اللہ کی وحی پر امین ہو اس نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں اسی طرح نہ آزمایا جاؤں جیسے ہاروت ماروت

(۷۴۱۸)......أخرجه أحمد (۵/۶۴) ومسلم في الإمارة (۲۳) وابن حبان في الإحسان (۴۴۹۴) والبيهقي (۸/۱۶۱) من طريق جرير بن حازم حدثنا الحسن أن عائذ بن عمرو وكان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل على عبيدالله بن زياد فقال: أي بني إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: فذكره.

آزمائے گئے تھے، اس ذات نے مجھے اس بات سے منع کیا تھا کہ میں کہ اللہ کے ہاں جو میرا مقام ہے میں اس پر تکیہ نہ کروں کہ میں اپنے آپ کو محفوظ سمجھوں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرائیل دونوں رونے لگے حتیٰ کہ آسمان سے آواز آئی یا جبرائیل یا محمد بے شک اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کو اس بات سے محفوظ کر دیا ہے کہ تم اس کی نافرمانی کرو اور وہ تمہیں عذاب دے۔

اے امیر المؤمنین مجھے خبر پہنچی ہے۔

قوت وغلبہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ:

۷۴۲۱:...... کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں اس بات کا لحاظ کروں گا جب میرے سامنے دو جھگڑا کرنے والے بیٹھیں گے کہ جو حق پر ہے وہ قریبی ہے یا دور کا ہے تو مجھے تو آنکھ جھپکنے کی دیر بھی مہلت نہ دے۔

اے امیر المؤمنین! بے شک سب سے زیادہ سخت قوت اللہ کے حکموں کو قائم کرنے کے لئے کھڑا ہونا ہے اور بے شک سب سے زیادہ عزت وشرف اللہ کے نزدیک تقویٰ کا ہے۔

بے شک جو شخص عزت وغلبہ اللہ کی اطاعت کے ذریعے تلاش کرتا ہے اللہ اس کو بلندی عطا کرتا ہے اور اس کو عزت وغلبہ عطا کرتا ہے۔ اور جو شخص اس کو اللہ کی معصیت میں تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرتا ہے اور اس کو پست کر دیتا ہے۔ یہ میری نصیحت تھی، والسلام علیک۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت سننے کے بعد خلیفہ منصور عباسی کے اس کے بارے میں تاثرات:

(نصیحت پوری کرنے کے بعد) میں اٹھ کھڑا ہوا، خلیفہ منصور نے پوچھا کہ آپ کہا جائیں گے؟ میں نے کہا کہ اپنے شہر اور وطن جاؤں گا۔ منصور عباسی نے کہا میں آپ کو اجازت دیتا ہوں، اور آپ کے نصیحت کرنے پر آپ کا مشکور ہوں، اور میں نے اس نصیحت کو لفظ بلفظ قبول کیا ہے اللہ تعالیٰ خیر کی توفیق دینے والا ہے، اور وہی اس پر مدد کرنے والا ہے اور اسی سے استعانت طلب کرتا ہوں اور اسی پر بھروسہ کرتا ہوں وہی مجھے کافی ہے اور وہی بہت بہتر کارساز ہے۔

آئندہ بھی آپ مجھے ایسی نصیحت کرنے کے لئے اور خصوصی طور پر مجھ پر اپنی نظر رکھنے سے محروم نہ کیجئے گا۔ بے شک آپ کی بات کو اور آپ کی نصیحت کو میں قبول کروں گا اس لئے کہ آپ کی نصیحت سچی ہے (امام اوزاعی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا کہ انشاء اللہ میں ایسے ہی کروں گا۔

محمد بن مصعب نے کہا کہ خلیفہ منصور نے امام اوزاعی کو کچھ مال دینے کا حکم دیا جس کے ساتھ وہ اپنے جانے میں استعانت لے سکیں۔ (یعنی کرایہ دینا چاہا) تو شیخ اوزاعی نے اس کو قبول نہ کیا اور فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اور میں اپنی نصیحت کو بیچا نہیں کرتا کسی سبب کے ساتھ دنیا کے تمام اسباب میں سے۔ چنانچہ خلیفہ المنصور نے ان کا مسلک سمجھ لیا لہٰذا وہ ان کے اس منع کرنے پر ان سے ناراض نہیں ہوئے۔

حاکم نے کہا کہ یہ ایسی حدیث ہے جس کے ساتھ ابو جعفر احمد بن عبید بن ناصح ادیب متفرد اور اکیلا ہے اور وہ اصمعی کے اصحاب میں سے پیش

(۷۴۲۰)......أخرج جزء أمنه الترمذي (۲۵۹۱) وابن ماجه (۴۳۲۰) من طريق يحيى بن أبي بكير ثنا شريك عن عاصم عن أبي صالح عن أبي هريرة مرفوعاً أوقد على النار الف سنة حتى احمرت رشم أوقد عليها ألف سنة حتى ابيضت ثم أوقد عليها ألف سنة حتى اسودت فهي سوداء مظلمة) وهو ضعيف في إسناده يحيى بن أبي بكير مستور.

وقال الترمذي: (حديث أبي هريرة في هذا موقوف أصح ولا أعلم أحداً رفعه غير يحيى بن ابي بكير عن شريك)والموقوف عنده من طريق عبدالله بن المبارك عن شريك عن عاصم عن أبي صالح أورجل آخر عن أبي هريرة نحوه أما الحديث بتمامه فلم قوت أقف عليه.

(۷۴۲۱)......(۱) كلمة غير مقروءة

(۲)...... مدار هذه الموعظة على أحمد بن عبيد بن ناصح النحوي لين الحديث ومحمد بن مصعب القرقسائي وهو صدوق كثير الغلط

پیش ہے جس کا لقب (......) ہے وہ حدیث بیان کرتے ہیں یحییٰ بن صاعد سے۔ اور دیگر ائمہ سے۔

حکومت بنی امیہ کے اسباب زوال:

۷۴۲۲:......ہمیں حدیث بیان کی ابونصر احمد بن مکرم بن احمد بن سعید العز البخاری حج کے سفر کے دوران ان کے پاس آئے تھے ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن عبداللہ بن نصر از دی شافعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن ابوالحسین سے اس نے سنا محمد بن عبیداللہ نیشاپوری سے انہوں نے سنا ابو بکر احمد بن منذر سے وہ ذکر کرتے تھے کہ علی بن عیسیٰ بن جراح نے کہا کہ میں نے بنی امیہ کے نوجوانوں سے پوچھا تھا کہ تمہاری حکومت کے زوال کے اسباب کیا ہیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ چار خصلتیں تھیں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ ہمارے وزراء ان امور کو ہم سے چھپاتے رہتے تھے جن کو ہمارے سامنے ظاہر کرنا ضروری ہوتا تھا۔ دوسری چیز یہ تھی کہ ہمارے خراج وصول کرنے والے نمائندے لوگوں پر ظلم کرتے تھے۔ لہٰذا لوگ اپنے وطنوں سے کوچ کر جاتے تھے۔ لہٰذا اس طرح ہمارے بیت المال خالی ہو گئے۔ تیسری چیز یہ تھی کہ فوج کے سپاہیوں کی خوراک کا نظام منقطع ہو گیا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے ہماری اطاعت ترک کر دی تھی۔

چوتھی چیز یہ تھی کہ لوگ ہمارے عدل وانصاف سے مایوس ہو گئے تھے۔ لہٰذا انہوں نے ہمارے سوا دوسرے لوگوں کے ہاں آرام تلاش کیا لہٰذا ان امور کی وجہ سے ہماری حکومت زوال پذیر ہو گئی۔

فضیل بن عیاض اور ہارون الرشید:

۷۴۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابومحمد بن یوسف اور احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابوجعفر انباری نے عابد وہ کہتے ہیں کہ میں نے فضیل بن عیاض سے سنا فرما رہے تھے خلیفہ ہارون رشید مسند خلافت پر آئے تو اس نے میرے پاس نمائندہ بھیجا اور مجھے بلایا میں جب گیا تو انہوں نے فرمایا آپ اپنے علم سے ہمیں کوئی وعظ ونصیحت فرمائیے میں ان کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے ان سے کہا اے خوبصورت چہرے والے۔ اس پوری مخلوق کا حساب آپ کے ذمے ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ سنتے ہی انہوں نے رونا شروع کیا یہاں تک روتے روتے ان کی آواز روندھ گئی۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان پر پھر وہ جملہ دوہرا دیا کہ اے خوبصورت چہرے والے اس ساری مخلوق کا حساب آپ کے اوپر ہے۔ کہتے ہیں کہ خدام نے مجھے پکڑا اور اٹھا کر باہر لے گئے کمرے سے اور بولے فضیل صاحب آپ ذرا دیر بعد یہاں سے تشریف لے جائیے۔

۷۴۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان حناط نے ان کو ابن ابوالحواری نے ان کو احمد بن عاصم ابوعبداللہ انطا کی نے وہ کہتے ہیں کہ خلیفہ ہارون رشید نے فرمایا حضرت سفیان ثوری سے کہ میں حضرت فضیل بن عیاض کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو ان کے پاس لے کر چلوں گا۔ چنانچہ خلیفہ کو سفیان لے کر فضیل کے پاس پہنچے۔ اور ان سے ملنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت فضیل نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت سے کہو کہ سفیان آیا ہے۔ حضرت فضیل نے فرمایا اس سے کہو اندر آجائے۔ اب سفیان نے پوچھا کہ جو میرے ساتھ ہے وہ بھی آجائے؟ انہوں نے جواب دیا جو تیرے ساتھ ہے وہ بھی آجائے۔ جب ان کے پاس پہنچ گئے تو سفیان نے ان سے کہا اے ابوعلی یہ میرے ساتھ امیر المؤمنین ہارون رشید ہے۔ تو حضرت فضیل نے خلیفہ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ بے شک تم وہی ہو اے حسین چہرے والے جو شخص ایسا ہے کہ اللہ کے اور اس کی مخلوق کے درمیان تیرے سوا (۱) کوئی نہیں

(۱)......اور کوئی واسطہ نہیں ہے۔

ہے۔تم وہی ہو کہ قیامت کے دن ہر انسان سے اس کی ذات سے متعلق پوچھا جائے گا اور تم سے اور اس پوری امت کے بارے پوچھا جائے گا لہٰذا ہارون رشید وہیں رو پڑے۔

خلیفہ ہارون رشید کا اہل اللہ کے پاس حاضر ہونا اور فضیل بن عیاض کی نصیحت:

۷۴۲۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو نعمان بن احمد بن نعیم واسطی قاضی تستر نے ان کو حسین بن علی ازدی المعروف نے ان کو ابن سمسار نے ان کو محمد بن علی نحوی نے ان کو فضیل بن ربیع نے وہ کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین ہارون رشید نے حج کیا (میں بھی ان کے ساتھ تھا) مکہ میں ایک رات سو رہا تھا اچانک میں نے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز سنی میں نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی امیر المؤمنین کی بات ماننے میں جلدی سے باہر آ گیا اور میں نے ہارون رشید کو دروازے پر پایا تو میں نے کہا امیر المؤمنین آپ نے مجھے کیوں نہیں بلا یا میں خود حاضر ہو جاتا۔فرمایا کہ میرے دل میں کوئی بات اتر گئی ہے میرے لئے کوئی (صاحب علم دیکھئے) میں جس سے کچھ پوچھ سکوں۔ میں نے کہا کہ یہاں مکے میں حضرت سفیان بن عیینہ موجود ہیں۔امیر المؤمنین نے فرمایا کہ تم مجھے ان کے پاس لے چلو چنانچہ ہم وہاں پہنچے میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔انہوں نے پوچھا کون ہو؟ میں نے کہا امیر المؤمنین آئے ہیں باہر آیئے وہ جلدی سے باہر آئے اور کہنے لگے کہ آپ نے اے امیر المؤمنین کیوں زحمت کی اگر آپ پیغام بھیج دیتے تو میں خود آ جاتا۔امیر نے فرمایا جس کام سے ہم آئے ہیں وہ بات سنئے اللہ آپ کے اوپر رحم کرے۔ چنانچہ کچھ دیر دونوں باتیں کرتے رہے اس کے بعد امیر نے ان سے پوچھا کہ آپ کے اوپر قرض ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہے امیر نے مجھے حکم دیا اے عباس ان کا قرض اتار دیجئے۔اس کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ ان سے مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوا، میرے لئے کوئی اور آدمی تلاش کیجئے جس سے میں کچھ پوچھ سکوں میں نے کہا کہ یہاں پر عبدالرزاق بن ہمام موجود ہے فرمایا کہ مجھے ان کے پاس لے چلو میں ان کو لے کر گیا اور میں نے دروازہ بجایا اندر سے جواب آیا کہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ امیر المؤمنین آپ نے کیوں زحمت کی پیغام بھیج دیتے تو میں آ جاتا۔انہوں نے کہا کہ ہم جس کام سے آئے ہیں وہ سنئے اللہ آپ کے اوپر رحم کرے۔ایک لحظہ بات کرتے رہے اسکے بعد ہارون رشید نے پوچھا کیا آپ کے اوپر قرض ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہے۔انہوں نے مجھے حکم دیا کہ ان کا قرض ادا کر دیجئے۔اس کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے عباس میرے لئے کوئی اور آدمی تلاش کیجئے تا کہ میں اس سے پوچھ سکوں ان صاحب نے ہمیں کوئی فائدہ نہیں دیا۔ میں نے کہا یہاں پر مشہور عابد حضرت فضیل بن عیاض ہیں۔امیر نے فرمایا کہ مجھے ان کے پاس لے کر چلو۔ہم ان کے پاس پہنچ گئے جب پہنچے تو وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور کتاب اللہ کی ایک آیت بار بار پڑھ رہے تھے۔ہارون رشید نرم دل آدمی تھے تلاوت سنی تو سخت روئے اس کے بعد فرمایا کہ دروازہ بجاؤ میں نے بجایا آواز آئی کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا یہ امیر المؤمنین ہیں۔آپ باہر آیئے۔اندر سے انہوں نے جواب دیا کہ میرا اور امیر المؤمنین کا کیا تعلق ہے؟ میں نے کہا سبحان اللہ کیا آپ کے ذمے ان کی اطاعت لازم نہیں ہے؟

۷۴۲۶:...... کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ مؤمن کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے؟ کہتے ہیں کہ وہ نیچے اترے دروازہ کھولا پھر اوپر چڑھ گئے اور دیا بجھا دیا اور کمرے کے کونے میں چھپ کے بیٹھ گئے۔ہم ہاتھوں سے کمرے میں ان کو ٹٹولنے لگے۔۔ہارون رشید کا ہاتھ میرے ہاتھ سے پہلے ان کو لگ گیا انہوں نے کہا وہ کتنا نرم ہاتھ ہے اگر عذاب سے بچ جائے میں نے دل میں کہا آج کی رات تم نے ان سے وہ کلام کیا ہے جو صاف ستھرا کلام ہے جو صاف ستھرے دل سے نکلا ہے۔

کہتے ہیں کہ ہارون رشید نے ان سے کہا آپ وہ بات سنئے جس کے لئے ہم آپ کے پاس آئے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے اوپر رحم کرے۔ چنانچہ فضیل بن عیاض نے کہا کہ اے امیر المؤمنین مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ایک عامل نے (افسر نے) ان کے

پاس کوئی شکایت کی تھی۔ جس کے جواب میں عمر بن عبدالعزیز نے ان جو جوابی خط لکھا تھا۔ اے میرے بھائی! جہنم کے اندر اہل جہنم کی لمبی بے خوابی بیداری کو یاد کیجئے اور ان کے جسموں کے ساتھ آگ کا ہمیشہ رہنا یاد کیجئے یہ بات آپ کو رات کے وقت آپ کے رب کے پاس لا کھڑا کرے گی۔ خواہ تم اس وقت سور ہے ہوں یا جاگ رہے ہوں۔ اور اپنے آپ کو بچاؤ تم اس بات سے کہ تم اللہ کے ہاں سے ہٹا دیئے جاؤ پھر وہ تمہارا آخری عہد ہو اور وہیں پہ تمہاری امیدیں آرزوئیں ختم ہو جائیں۔ اس نے جب خط پڑھا تو اس نے شہروں پر اقتدار کو لپیٹ کر رکھا اور عمر بن عبدالعزیز کے پاس پہنچ گیا۔

امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز نے آنے کی وجہ پوچھی کہ آپ کیوں آئے ہیں؟ اس نے کہا کہ آپ کے خط نے میرے دل کو ہلا کر رکھ دیا ہے میں آج کے بعد سے کوئی ولایت حکومت اقتدار نہیں رکھوں گا حتیٰ کہ مر جاؤں (کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض سے یہ واقعہ سن کر) ہارون رشید سخت روئے۔ اس کے بعد کہا کہ اللہ آپ کے او پر رحم کرے مجھے اور مزید نصیحت کیجئے۔

خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کا اہل علم سے رجوع کر کے رہنمائی لینا:

فضیل بن عیاض نے کہا اے امیر المؤمنین مجھے خبر پہنچی ہے کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز جب خلافت کے والی بنے تو انہوں نے ان حضرات کو بلایا:......(۱) سالم بن عبداللہ (۲) محمد بن کعب قرظی (۳) رجآء بن حیوۃ نے ان سے کہا کہ میں آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں میری رہنمائی کرو۔ واضح ہو کہ انہوں نے خلافت کو آزمائش قرار دیا۔ اور اے ہارون! آپ نے اور آپ کے احباب نے اس کو نعمت قرار دے رکھا ہے۔

عمر ثانی کو حضرت سالم بن عبداللہ کی نصیحت:

اگر آپ عذاب الٰہی سے نجات چاہتے ہیں تو دنیا سے روزہ رکھ لیجئے اور آپ کا افطار اس سے موت ہونا چاہئے۔

محمد بن کعب قرضی کی نصیحت:

انہوں نے فرمایا کہ اگر آپ اللہ کے عذاب سے نجات چاہتے ہیں تو بزرگ مسلمان آپ کے والد کی طرح اور درمیانے آپ کے بھائی اور چھوٹے آپ کے بیٹوں کی طرح ہونے چاہئیں اپنے باپ کی تعظیم کیجئے اور اپنے بھائی کا اکرام کیجئے اور اپنے بچوں پر شفقت کیجئے۔

امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز کو حضرت رجاء بن حیوۃ کی نصیحت:

فرمایا کہ اگر آپ نجات آخرت چاہتے ہیں اللہ کے عذاب سے تو مسلمانوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو کچھ آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی سارے مسلمانوں کے لئے پسند کیجئے اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں وہ ان کے لئے بھی ناپسند کیجئے۔ (فضیل بن عیاض نے یہ باتیں ہارون رشید کو سنانے کے بعد فرمایا)

میں آپ کو یہ باتیں بتا رہا ہوں اور مجھے آپ کے بارے میں شدید خوف آ رہا ہے۔

اس دن کا جس دن قدم پھسل جائیں گے۔ کیا تیرے پاس ایسا کوئی آدمی ہے جو آپ کو ایسی باتوں کا حکم کیا کرے؟ چنانچہ ہارون رشید

(۷۴۲۶)......أخرجه ابن ماجه (۴۰۱۶) والترمذی (۲۲۵۴) وأحمد (۴۰۵/۵) والتبریزی فی المشکاۃ (۲۰۵۳) من طریق علی بن زید بن جدعان وهو ضعیف.

وأخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۳۵۰۷) وإسناده صحیح إن کان زکریا بن یحیی هو أبویحیی اللؤلؤی الفقیه الحافظ وبقیة رجاله ثقات رجال الشیخین غیر ابن أبی خیثمة وهو ثقة حافظ کما قال الألبانی فی الصحیحة (۲۱۳)

فی ط البطش

رو پڑے اور شدید روئے حتی کہ ان پر غشی طاری ہوگئی۔ میں نے فضیل سے کہا کہ آپ امیر المؤمنین کے حال پر ترس کھائیے۔ انہوں نے اس سے کہا اے ابن ام ربیع تم اور تمہارے ساتھی اس کو مار دو گے میں اس پر رحم کھا رہا ہوں اس کے بعد وہ ہوش میں آئے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ مجھے مزید کچھ فرمائیے اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے فضیل بن عیاض نے فرمایا اے امیر المؤمنین اے خوبصورت چہرے والے! تم ہو وہ جس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس مخلوق کے بارے میں پوچھے گا اگر آپ یہ کر سکتے ہیں کہ اس خوبصورت چہرے کو آگ سے بچالیں تو ضرور ایسا کیجئے۔

ہارون رشید کی طرف سے فضیل بن عیاض کو مالی عطیہ دینے کی کوشش اور ان کا انکار:

ہارون رشید نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ کے اوپر کسی کا قرض ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں ہے میرے رب کا مجھ پر قرض ہے۔ اس نے مجھ سے اس پر حساب طلب نہیں کیا ہے بس ہلاکت ہوگی میرے لئے اگر اس نے مجھ سے مناقشہ ومطالبہ کر دیا۔ اور ہلاکت ہوگی میرے لئے اگر مجھے اس پر عذر کرنا اور حجت پیش کرنا نہ سکھایا گیا اور الہام نہ کیا گیا۔ ہارون رشید نے کہا حضرت میری مراد سوال کرنے سے اپ کے عیال اور کنبے قبیلے کا قرض مراد تھی۔ فضیل نے فرمایا کہ میرا رب بے شک جب مجھے اس کا حکم دیتا ہے تو وہ مجھے یہ بھی حکم دیتا ہے کہ میں اس کے وعدے کو بھی سچا مانوں اور اسی کے حکم کی اطاعت کروں اسی مالک نے یہ فرمایا:

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ماارید منھم من رزق ومآ ارید
ان یطعمون ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین (الذاریات،آیت۵۶۔۵۸)

میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور میں ان سے اپنے لئے کھانا ورزق نہیں مانگتا۔ بے شک اللہ بہت بڑا رزق دینے والا ہے اور مضبوط قوت والا ہے۔

ہارون رشید نے فضیل بن عیاض سے کہا یہ ایک ہزار دینار ہیں اسے آپ لیجئے اور اس کو اپنے اوپر خرچ کیجئے اور اس کے ساتھ اپنے رب کی عبادت پر قوت حاصل کیجئے۔ فضیل نے کہا سبحان اللہ! میں آپ کو نجات کا راستہ دکھاتا ہوں اور آپ مجھے اس طرح کا بدلہ دے رہے ہیں اس کو اپنے پاس رکھئے۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے اور توفیق بخشے۔ ہم ان کے ہاں سے نکلے تو ہم ابھی دروازے پر ہی تھے اچانک ہم نے سنا کوئی عورت ان کی عورتوں میں سے اس سے کہہ رہی ہے اے ابوعبداللہ آپ دیکھ رہے ہیں ہم کس حال سے گذر رہے ہیں اگر آپ اس مال کو قبول کر لیتے تو آپ اس کے ذریعے ہمیں آرام پہنچا سکتے تھے۔

فضیل نے اس عورت سے کہا میری اور تم لوگوں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جن کے پاس اونٹ ہو وہ اس پر پانی لاد کر پلاتے رہیں جب وہ بوڑھا ہو جائے تو وہ اس کو ذبح کر کے اس کا گوشت بھی کھالیں۔ ہارون رشید نے جب یہ بات سنی تو کہنے لگے کہ دوبارہ ان کے پاس جانا چاہئے ممکن ہے اب وہ اس مال کو قبول کرلیں۔ جب فضیل نے یہ بات محسوس کی تو وہ چھت پر پڑی مٹی پر جا کر بیٹھ گئے۔ ہارون بھی جا کر اس کے پہلو میں بیٹھ گئے وہ اس سے کوئی بات کرتے تھے اور وہ اس کا جواب نہیں دے رہے تھے۔ پھر وہ بات کرتے تھے اور وہ کوئی جواب نہیں دے رہے تھے ہم لوگ اسی حال میں تھے کہ اچانک ایک سیاہ لڑکی نکل کر ہمارے سامنے آئی اور کہنے لگی آج رات تم لوگوں نے شیخ کو بہت ستایا ہے تم لوگ چلے جاؤ اللہ تمہارے اوپر رحم کرے کہتے ہیں کہ ہم اس کے بعد اس کے ہاں سے نکل گئے۔ ہارون رشید نے مجھ سے کہا اے عباس جب مجھے آپ کسی سے ملوائیں تو ایسے ہی آدمی سے ملوایا کرو یہ تمام مسلمانوں کا سردار ہے۔

عباس کہتے ہیں کہ فضیل نے یہ بھی کہا تھا کہ تم اپنی نماز وتر میں تو کہتے ہو ونخلع ونترک من یفجرک جو شخص تیرا نافرمان ہو ہم اس کو خیر باد کہہ دیتے ہیں اسے چھوڑ جاتے ہیں مگر جب صبح ہوتی ہے تو تم فاجر کے پاس جاتے ہو اس سے معاملات کرتے ہو۔ اور فضیل نے فرمایا کہ

ان کی طرف سخت روی اور شدت کے ساتھ نہ دیکھئے بلکہ شفقت کے طریقے سے دیکھے یعنی بادشاہ وحکمران کی طرف۔

ابن سماک کی ہارون الرشید کو نصیحت:

۷۴۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان حناط نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو ابوعصمہ نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن سماک نے کہا کہ ہارون رشید نے مجھے بلا بھیجا میں جب ان کے پاس گیا باب قصر پر تو مجھے چوکیداروں نے پکڑا اور جلدی سے مجھے محل میں لے گئے جب میں صحن محل میں پہنچا تو دو موٹے خواجہ سرا آئے انہوں نے مجھے دربانوں سے لے لیا اور جلدی سے مجھے ہال کمرے تک لے گئے حتیٰ کہ ہم اس ہال تک پہنچے جہاں وہ بیٹھے تھے ہارون نے ان دونوں سے کہا کہ شیخ پر رحم کیجئے جب میں ان کے آگے بیٹھا میں نے اس سے کہا اے امیر المؤمنین مجھے جب سے میری ماں نے جنم دیا ہے میں جتنی آج تھکا ہوں اور شفقت اٹھائی ہے اتنی کبھی نہیں اٹھائی۔

امیر المؤمنین! اللہ سے ڈریئے اور یقین جانئے کہ آگے بھی اللہ کے آگے کھڑا ہونا ہے اور آپ اس وقت اس سے زیادہ ذلیل ہوں گے جتنی میں آج آپ کے سامنے ہوں اب اللہ کی مخلوق کے بارے میں اللہ سے ڈریئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں حفاظت کیجئے اپنی رعیت کے بارے میں اپنے نفس کی خیر خواہی کیجئے۔ یقین جانئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمانوں سے اپنا انتقام لینے والا ہے کہتے ہیں یہ سن کر ہارون رشید اپنے بستر پر تڑپنے لگا حتیٰ کانپتے کانپتے مصلے پر گر گیا جو آگے بچھا ہوا تھا۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین! یہ تو پہلی کیفیت ہوگی کیا ہوگا اگر آپ معائنے کی ذلت ملاحظہ کرتے ہیں۔ فرمایا پھر تو قریب تھا کہ اس کی روح نکل جاتی اور حضرت یحییٰ بن خالد ان کے پہلو میں بیٹھے تھے انہوں نے خواجہ سراؤں سے کہا کہ اس شخص کو نکال دیجئے اس نے امیر المؤمنین کو رلا دیا ہے سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے البتہ تحقیق پر یہ خبر پہنچی ہے۔

۷۴۲۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن عبداللہ بن خسروگردی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوعبدالکریم بزاز بغدادی نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے ان کو عبداللہ بن ضریس نے وہ کہتے ہیں کہ ابن سماک داخل ہوئے ہارون رشید کے پاس کہا اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے کسی کو آپ سے اونچا نہیں بنایا لہٰذا یہ بات بھی نامناسب ہوگی کہ کوئی دوسرا آپ سے زیادہ اللہ کا اطاعت گذار ہو (یعنی جس طرح آپ منصب میں سب سے برتر ہیں اطاعت میں بھی اب میں سے برتر ہوں۔)

۷۴۲۹:......اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن خبیق نے ان کو ابوالحسن نے وہ کہتے ہیں کہ ابن سماک ہارون رشید کے پاس پہنچے تو ان سے کہا اے امیر المؤمنین آپ کا اپنی بلندی کے باوجود تواضع وعاجزی کرنا آپ کی بلندی سے زیادہ بلند ہے۔

مسیّب بن سعید کی نصیحت:

۷۴۳۰:......ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن ہارون شافعی نے ان کو ابراہیم بن فاتک زعفرانی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابوحاتم رازی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عبداللہ بن صالح سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا مسیّب بن سعید سے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں ہارون رشید کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کیجئے میں نے کہا اے امیر المؤمنین۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ پسند نہیں کیا کہ وہ کسی اور کو آپ کے اوپر بناتا لہٰذا یہ بھی کسی کے لئے بہتر نہیں مناسب نہیں ہے کہ وہ آپ سے زیادہ اللہ کا اطاعت کرنے والا ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نصیحت کرنے میں مبالغہ کیا ہے اگرچہ میں نے کلام مختصر کی ہے۔

۷۴۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا عبداللہ بن محمد کعبی سے انہوں نے سنا محمد بن ایوب سے اس نے احمد بن یوسف قاضی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا خلیفہ میمون سے اے امیر المؤمنین! ایک آدمی ایسا ہے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان ایسا کوئی بھی نہیں ہے

جس سے وہ ڈرے وہ اس بات کا حق دار ہے کہ وہ صرف اللہ عزوجل سے ہی ڈرے مامون نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔

خالد بن صفوان کی نصیحت:

۷۴۳۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصر مروزی نے ان کو ابراہیم بن بشار نے اس نے سنا فضیل سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ خالد بن صفوان حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے اے خالد۔ انہوں نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ پسند نہیں کیا کہ تجھ سے اوپر بھی کوئی ہو۔ لہٰذا وہ اس بات سے بھی خوش نہیں ہوگا کہ کوئی شکر کرنے میں بھی تم سے بہتر ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز رو پڑے یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہوگئے اس کے بعد وہ جب ہوش میں آئے تو کہا یہاں آئیے اے خالد! اس نے واقعی یہ پسند نہیں کیا کہ میرے اوپر بھی کوئی ہو پس اللہ کی قسم البتہ ضرور میں خوف رکھوں گا، اور البتہ میں ضرور اس سے بچوں گا، اور میں ضرور اس سے امید کروں گا اور ضرور میں اس سے محبت کروں گا اور ضرور میں اس کا شکر کروں گا اور ضرور میں اس کی حمد کروں گا یہ تمام چیزیں میری انتہائی کوشش کے مطابق اور انتہائی طاقت و ہمت کے مطابق ہوں گی اور میں ضرور کوشش کروں گا عدل وانصاف کرنے میں اور دنیا فانی کو چھوڑنے میں کیونکہ وہ زوال پذیر ہے اور آخرت کی رغبت کرنے میں کیونکہ وہ باقی ہے یہاں تک کہ میں اللہ سے جا کر ملوں گا تاکہ میں نجات پانے والوں کے ساتھ نجات پا جاؤں اور میں کامیاب ہونے والوں کے ساتھ کامیاب ہو جاؤں یہ کہہ کر وہ رو پڑے کہ ان پر غشی طاری ہوگئی کہتے ہیں کہ میں جب ان کو چھوڑ کر آیا تو ابھی تک وہ بے ہوش تھے۔

پانچ چیزیں آدمی کو برا بنا دیتی ہیں:

۷۴۳۳:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن محمد بن یعقوب بن حجاجی نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن یشکری نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو اصمعی نے ان کو ہشام بن حکم ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ پانچ چیزیں آدمی کو قبیح اور برا بنا دیتی ہیں بوڑھوں میں اپنے آپ کو جوان ظاہر کرنا، قاریوں میں مال کا حرص۔ اعلیٰ حسب وشرافت والوں میں حیا کا کم ہو جانا، مالداروں میں بخل و کنجوسی آ جانا۔ بادشاہ میں تیزی آ جانا۔

۷۴۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ ذوالنون مصری نے کہا بادشاہ میں تین باتیں خیر کی نشانیاں ہیں طاقت ور اور کمزور اس کے نزدیک حق کے معاملے برابر ہو۔ رعایا سے ارکان سلطنت کا ظلم ختم کرا دینا۔ حسن شفقت کے ساتھ شکستہ دل فقیر کو اپنی تیزی سے بچا لینا یہاں تک کہ ٹوٹا ہوا دل جڑ جائے۔

چار چیزیں:

۷۴۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن زکریا نے ان کو عبیداللہ بن عائشہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان کے پاس جب کہیں دور دراز سے کوئی آدمی ملنے کے لئے آتا تو وہ اس سے یہ کہتے تھے کہ مجھے چار چیزوں سے معاف رکھنا اس کے بعد جو تم چاہو کہہ سکتے ہو، مجھ سے جھوٹ نہ بولنا بے شک جھوٹے آدمی کی کوئی رائے نہیں ہوتی۔ اور میں جس چیز کے بارے میں میں تم سے سوال نہ کروں مجھے اس کا جواب نہ دینا (یعنی جو نہ پوچھوں وہ نہ بتانا) کیونکہ جو کچھ میں پوچھوں گا اس میں غیر مسؤل چیز سے حرج ہوگا۔ اور مجھے بڑھا کر پیش نہ کرنا، کیونکہ میں اپنے آپ کو تم سے بہتر اور زیادہ جانتا ہوں اور تم مجھے رعایا کے بارے میں حفاظت پر نہ اکسانا کیونکہ ان کے ساتھ نرمی اور شفقت کرنے کا میں زیادہ حق دار ہوں۔

(۷۴۳۵)......(۱) فی ب (البطش)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا خط:

۷۴۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے ابوالحسن محمد بن موسیٰ تغلبی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ حسین بن اسماعیل قاضی سے وہ کہتے ہیں کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک عامل کو خط لکھا۔ اما بعد۔ جب تیری طاقت وقدرت لوگوں پر ظلم کرنے پر تجھے دعوت دے تم اپنے اوپر اللہ کی قدرت وطاقت کو یاد کرو جو کچھ آپ کریں گے اس کا قصاص وبدلہ لیا جائے گا۔ اور اس کا بھی جو فیصلے وہ تیرے پاس لائیں گے۔ امام احمد نے کہا کہ اس مفہوم میں وہ حدیث ابن مسعود مشہور ہے۔ اپنے غلام کو مارنے کی بابت اور وہ باب احسان الی الممالیک میں مذکور ہے۔

ایک فقیہ کی نصیحت:

۷۴۳۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن یزید بن خنیس نے ان کو وہیب بن ورد نے یہ کہ ہمیں خبر پہنچی ہے ایک فقیہ آدمی عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا اور کہنے لگا سبحان اللہ آپ ہمارے بعد کیسے بدل گئے ہیں؟ عمر نے ان سے کہا اے ابوفلاں۔ آپ اگر ہمیں تین سال بعد دیکھیں گے تو ہم اپنی قبر میں جا چکے ہوں گے۔ آنکھوں کی پتلیاں باہر نکل آئی ہوں گی اور وہ رخساروں پر بہہ گئی ہوں گی اور ہونٹ سکڑ کر دانتوں سے الگ ہو کر دور ہو گئے ہوں گے اور پیٹھ جھک کر سرینوں سے پیچھے نکل گئی ہو گی منہ کھل چکا ہو گا اور پیٹ پھول کر سینے سے اونچا ہو چکا ہو گا۔ اس فقیہ نے کہا کہ اگر آپ یہ سب کچھ اپنے نفس کو بتا ہی چکے ہیں تو تو (ایک نصیحت سن لیجئے) اللہ کے بندوں کو آپ تین مقامات پر رکھئے جو آپ سے بڑے ہیں ان کو اپنے والد جیسا مقام دیجئے اور جو لوگ آپ کے برابر ہیں ان کو اپنے بھائی کی جگہ پر اور جو چھوٹے ہیں ان کو بیٹے کی جگہ پر رکھئے اب آپ (باپ بھائی بیٹے میں سے) کس کا برا چاہیں گے انہوں نے کہا کہ ان میں سے کسی کے لئے بھی نہیں۔

۷۴۳۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو سفیان وہ کہتے ہیں کہ کہا افریقی نے ابوجعفر سے اے امیر المؤمنین! بے شک عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے بے شک بادشاہ[1] بازار کی مانند ہوتا ہے اس کے پاس سب آتے ہیں۔

حکمران نیک ہوں تو رعیت خیر کے ساتھ ہو گی:

۷۴۳۹:......ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو ابراہیم بن زیاد سیلان نے ان کو ابوحمزہ انس بن عیاض نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوحازم سے وہ کہتے ہیں یہ دین ہمیشہ غالب اور قوی رہے گا جب تک بادشاہ میں یہ خواہشات اور دفاع کرتے ہیں اور ان سے لوگ ڈرائے جاتے ہیں۔ یعنی لوگ سلطان سے ڈرتے ہیں پس جس وقت ان میں وہ لوگ ہوں جو ان کو ادب سکھاتے ہیں۔

۷۴۴۰:......تاریخ بخاری میں ہے کہ اسحق نے کہا عیسیٰ سے اس نے عمران بن ابویحییٰ سے اس نے اپنے چچا مروان بن قیس سے انہوں نے سنا ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں تم لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہو گے جب تک تمہارے امام وحکمران نیک رہیں گے۔ امام احمد نے کہا کہ ہم نے اس کو روایت کیا ہے اسی کے مفہوم میں مگر اس سے زیادہ مکمل نیچے درج ہے۔

(۷۴۳۸)......(☆) سقط من مابین المعقوفین من المخطوطة (ب)

(۱)...... کلمة غیر مقروءة

۷۴۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابونعیم نے ان کو مالک بن انس نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی موت کے وقت بے شک لوگ اس وقت تک خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک ان کے والی سیدھے رہیں گے اور ان کے ہادی و رہبر (یعنی بادشاہ خلفاء و حکمران اور عالم و پیر و مرشد۔)

۷۴۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو ولید بن علی جعفی نے اپنے ماموں حسن بن حسین سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے وہ کہتے ہیں کہ یقینی بات ہے کہ تمہارے زمانے تمہارے بادشاہ ہیں جب تمہارے زمانے نیک ہوں گے تمہارے بادشاہ بھی نیک ہوں گے اور جب تمہارے بادشاہ خراب ہوں گے تو تمہارے زمانے بھی خراب ہوں گے۔

امیر عبداللہ بن طاہر کو ابوزکریا یحییٰ بن یحییٰ کی نصیحت:

۷۴۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے انہوں نے سنا ابوسعید بن ابوبکر بن ابوعثمان سے انہوں نے سنا فاطمہ بنت ابراہیم بن عبداللہ بن سعد یہ سے وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے سنا فاطمہ زوجہ یحییٰ بن یحییٰ سے کہتی ہیں کہ ان کے شوہر یحییٰ رات کو اپنی عبادت کے لئے کھڑے ہوئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو بیٹھ کر تلاوت کرنے لگے اسی اثنا میں ان کو یاد آیا کہ ان کو ملنے کے لئے امیر عبداللہ بن طاہر بھی تو آئے تھے فرماتی ہیں کہ جب وہ ان کے قریب ہوئے انہوں نے سلام کیا اور ان کے لئے کھڑے ہو گئے مگر قرآن بدستور ہاتھ میں تھا۔ اس کے بعد دوبارہ تلاوت میں لگ گئے یہاں تک کہ سورت پوری کر لی جس کو شروع کیا تھا۔ اس کے بعد قرآن مجید رکھ لیا اور امیر کے آگے معذرت پیش کی کہ دراصل میں اس کے حق میں کوتاہی کرتے ہوئے اس کو چھوڑ نہیں سکتا تھا۔ میں نے ایک سورۃ شروع کر لی تھی اب میں نے اس کو ختم کر لیا ہے۔

چنانچہ امیر عبداللہ ان کے ساتھ ایک ساعت بیٹھ کر باتیں کرتے رہے اس کے بعد امیر نے کہا کہ آپ اپنی حوائج وضرورتیں ہمارے آگے پیش کریں۔ انہوں نے کہا کہ کیا سلطان کو اللہ تعالیٰ تائید و نصرت بخشے کیا اس سے بھی استغناء اور لاپرواہی کی جا سکتی ہے؟ فی الوقت ایک میری حاجت آن پڑی ہے اگر آپ پوری کریں تو میں اس کو پیش کروں امیر نے کہا کہ ہاں ہاں کیوں نہیں ضرور پیش کیجئے ابوزکریا نے کہا میں امیر عبداللہ کے چہرے کا حسن اور خوبیاں سنتا رہتا تھا مگر دیکھا نہیں تھا آج ایک لحظہ میں نے ایک لحظہ ان کو دیکھا ہے میری حاجت یہ ہے کہ آپ کسی ایسے کام کا ارتکاب نہ کرنا جو ان محاسن و خوبیوں کو آگ میں جلا دے چنانچہ امیر عبداللہ نے وہیں رونا شروع کر دیا اور وہ روتے روتے وہاں سے اٹھ گئے۔

۷۴۴۴:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبدالرحمٰن بن علی ساوی نے ان کو ابواحمد طرائفی نے گورگان میں۔ ان کو ابواسحاق محمد بن ہارون بن یزید ہاشمی المنصوری نے ان کو ابوعلی احمد بن ابراہیم قہستانی نے ان کو ابوالقاسم عبیداللہ بن عبداللہ الوراق نے اور حسین بن عبداللہ الحسینی نے ان کو خبر دی احمد بن ابراہیم موصلی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ خلیفہ ماموں الرشید کے پاس بیٹھے تھے چنانچہ ایک آدمی ان کے آگے کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔

اے امیر المؤمنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے (ٹبر ب) اور اللہ کے نزدیک تمام بندوں میں سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے کنبے کو زیادہ نفع پہنچانے والا اور مفید ہو۔ (اللہ تعالیٰ کنبے قبیلے اور رشتہ داریوں کی ہر نسبت سے پاک ہے اس لئے یہ کہنا پڑے گا کہ یہ فرمان تمثیلی کعیال (یعنی عیال اور کنبے کی طرح ہیں) کہتے ہیں کہ مامون الرشید ان پر چیخا کہ چپ ہو جا میں تم سے اس حدیث کو زیادہ جانتا ہوں۔

(۷۴۴۱)......(۱) زیادة من (ب)

۷۴۴۵:......ہمیں اس کے بارے میں حدیث بیان کی یوسف بن عطیہ صفار نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرماتے ہیں۔ مخلوق (اللہ کے عیال کی طرح ہے) اللہ کے بندوں میں سے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب وہ بندہ ہے جو ان میں سے اس کے عیال کے لئے زیادہ مفید ہو۔ یہ الفاظ قہستانی کی روایت کے ہیں۔

ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے:

۷۴۴۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابو القاسم بن امیہ بن منیع نے ان کو احمد بن ابراہیم موصلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں امیر المؤمنین کے ساتھ تھا شماسیہ میں اور وہ گھوڑوں کا گروہ دوڑا رہے تھے۔ ان کے ساتھ یحییٰ بن اکثم تھے۔ اور وہ یہ کہہ رہے تھے اے اکثم کیا تم دیکھتے نہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں۔ اس کے بعد کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یوسف بن عطیہ نے ثابت بنانی سے اس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ مخلوق ساری کی ساری اللہ کا کنبہ ہے اللہ کی مخلوق میں سے اللہ کو زیادہ محبوب وہی ہے جو اس کے عیال کے لئے زیادہ نافع ہو۔

احمد بن ابراہیم موصلی نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یوسف بن عطیہ نے ان کو ثابت نے یہی حدیث۔

۷۴۴۷:......ہمیں اس کی خبر دی ابو بکر محمد بن ابو سعید زاہد نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو الفضل احمد بن محمد بن حمدویہ شرمقانی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو بشر بن حکم نے ان کو یوسف نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

مخلوق ساری کی ساری اللہ کا کنبہ ہے اور ساری مخلوق سے اللہ کو زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی مخلوق کے لئے سب سے زیادہ فائدہ دینے والا ہو۔ یوسف بن عطیہ کا اس روایت میں تفرد ہے اور یہ ضعیف سند کے ساتھ مروی ہے۔

۷۴۴۸:......ہمیں حدیث بیان کی ابو حازم حافظ نے ان کو علی بن فضیل بن محمد بن عقیل خزاعی نے ان کو محمد بن عثمان بن ابو شیبہ نے ان کو ابو صہیب نضر بن سعید نے ان کو موسیٰ بن عمیر نے ان کو حکم بن عتیبہ نے ان کو ابراہیم نے اسود سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

کہ مخلوق اللہ کا عیال ہے لہٰذا مخلوق میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے عیال کے ساتھ زیادہ نیکی کرے۔

۷۴۴۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو محمد بن عبدالواحد زاہد نے ان کو احمد بن زیاد سمسار نے ان کو اسحاق بن کعب نے ان کو موسیٰ بن عمیر نے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث روایت کی ہے۔

ابراہیم بن مہدی اور مامون الرشید:

۷۴۵۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے تاریخ میں ان کو ابو معشر موسیٰ بن محمد بن موسیٰ مالینی نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم بن سعید نے ان کو محمد بن حمید بن فروہ نے ان کو ابو حمید بن فروہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب مامون الرشید کی خلافت پکی ہوگئی تو انہوں نے ابراہیم بن مہدی المعروف ابن شکلہ کو بلایا وہ ان کے آگے بیٹھے۔ مامون نے کہا اے ابراہیم تم نے ہمارے خلاف گروہ بنایا ہے جو خلافت کا دعویدار ہے؟

ابراہیم نے کہا اے امیر المؤمنین! آپ دار خلافت کے والی ہیں بدلہ لینے میں محکم ہیں اور درگذر کرنا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اللہ نے

(۷۴۴۵)...... قال فی المجمع (۱۹۱/۸) رواه أبو يعلى والبزار وفيه يوسف بن عطية الصفار وهو متروك ورواه الطبراني في الكبير (۱۰۰۳۳) والأوسط وفيه موسى بن عمير وهو أبوهارون القرشي وهو متروك.

راجع تعليقنا قبل هذا

آپ کو ہر صاحب گناہ کے اوپر مقرر کیا ہے یا اللہ نے آپ کو ہر گناہ کرنے والے سے اوپر کیا ہے جیسے اس نے ہر گناہ کرنے والے کو آپ سے کم کیا ہے اگر آپ مجھے سزا دیں گے تو درست اور حق کے مطابق دیں گے اور اگر آپ معاف کریں گے تو آپ فضل وعنایت کے ساتھ معاف کریں گے البتہ تحقیق میرے والد فوت ہو چکے ہیں وہ آپ کے نانا تھے ان کے سامنے ایک آدمی لایا گیا تھا جس کا جرم میرے جرم سے زیادہ بڑا تھا۔ خلیفہ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا مگر وہاں مبارک بن فضالہ موجود تھے مبارک نے کہا اگر امیر المؤمنین مناسب سمجھے کہ اس آدمی کے معاملے میں نرمی کرے تو نرمی کر لے یہاں تک کہ میں ان کو ایک حدیث بیان کروں جس کو میں نے سنا تھا۔

۷۴۵۱:......حسن سے انہوں نے کہا تھا پیش کیجئے اے مبارک۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی تھی حسن نے عمران بن حصین سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

جب قیامت کا دن ہوگا۔ ایک اعلان کرنے والا عرش سے اعلان کرے گا خبردار البتہ معافی دینے والے حضرات خلفاء میں سے سب سے زیادہ عزت والی جزا لینے کے لئے کھڑے ہو جائیں پس کوئی کھڑا نہ ہوگا مگر وہی جس نے معاف کیا ہوگا۔

پس خلیفہ نے یہ سنتے ہی فرمایا تھا۔ لیجئے اے مبارک میں نے حدیث کو قبول کر لیا ہے بسبب ان کے قبول کرنے کے اور میں نے اس کو معاف کر دیا ہے چنانچہ مامون نے بھی کہا میں نے بھی اس حدیث کو قبول کیا ہے اس کی قبولیت کے ساتھ اور تم کو بھی معاف کر دیا ہے یہاں پر اسی جگہ پر اے عمر۔

جو شخص لوگوں کی کمزوریاں تلاش کرے وہ فساد ڈالتا ہے:

۷۴۵۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو حسام بن صدیق نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے انہوں نے ثور سے اس نے راشد بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ ایک کلمہ ہے اللہ اس کے ذریعہ معاویہ کو فائدہ دے گا جس کو رسول اللہ سے سنا گیا تھا۔

جو شخص لوگوں کی کمزوریاں تلاش کرے وہ لوگوں میں فساد ڈال دیتا ہے یا قریب ہے کہ لوگوں کو خراب کر دے۔

امام احمد نے کہا تحقیق ہم نے باب مکارم اخلاق میں ذکر کیا شرفاء کا معاف کرنا ان کا غصہ کو چھپانا اور دبانا ہے اور اس بارے میں کثیر اخبار اور حکایات عظیم جو نقل کرنے کے قابل ہیں ان کے نزدیک جو شخص ان کو چاہئے وہیں سے رجوع کرے۔

فصل:......حکومت وامارت کو طلب کرنا اس شخص کے لئے مکروہ ہے جو شخص کمزور ہے ڈرتا ہے کہ وہ اس میں امانت کو ادا نہیں کر سکے گا

۷۴۵۳:......ہمیں خبر دی ابو علی بن شاذان بغدادی نے بغداد میں ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو عبدالرحمٰن بن عبداللہ یزید نے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو نصیحت:

۷۴۵۴:......اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منقذ خولانی نے مصر میں ان کو عبداللہ بن

(۷۴۵۲)......أخرجه أبو داؤد (☆☆/۴۸) بإسناد صحيح من طريق سفيان عن ثور عن راشد بن سعد عن معاوية قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : "إنك إن اتبعت عورات الناس أفسدتهم أو كدت أن تفسدهم" فقال أبو الدرداء كلمة سمعها معاوية من رسول الله صلى الله عليه وسلم نفعه الله تعالىٰ بها.

یزید مقری نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو عبید اللہ بن ابوجعفر قرشی نے سالم بن ابو سالم جیشانی سے اس نے اپنے والد سے اس نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں تجھے کمزور سمجھتا ہوں اور میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے کرتا ہوں تم صرف دو بندوں پر بھی امیر نہ بننا اور یتیم کے مال کا ولی اور سرپرست بھی نہ بننا۔

اور بغدادی کی ایک روایت میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اور اسحٰق بن ابراہیم سے اس نے عبداللہ بن یزید مقری رضی اللہ عنہ سے۔

۷۴۵۵:......اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے ابن حجیرہ الاکبر سے اس نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کہیں عامل مقرر کر دیجئے۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر مارا اور فرمایا: اے ابوذر تم کمزور ہو۔ اور یہ چیز امانت ہوتی ہے اور بے شک یہ چیز قیامت میں رسوائی ہوگی اور ندامت وشرمندگی ہوگی مگر جو شخص اس کو اس کے حق کے ساتھ لے اور اس کے حق کو ادا کرے جو اس پر ہے۔ اس باب میں جنتی روایات آئی ہیں ہم نے ان کو کتاب ادب القاضی کتاب السنن میں روایت کیا ہے جو شخص دیکھنا چاہے وہ وہاں رجوع کرے۔

فصل:......ظلم کرنے کے بارے میں جو سخت ترین وعیدیں آئی ہیں ان احادیث کا ذکر

۷۴۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے الفوائد میں ان کو ابوبکر محمد بن بکر بن محمد بن عبدالرزاق نے بصرہ میں ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عبدالعزیز بن ابوسلمہ ماجشون نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الظلم ظلمات یوم القیامۃ

ظلم کے قیامت کے دن کئی اندھیرے ہوں گے۔

۷۴۵۷:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرقی نے بغداد میں ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو عمر بن حفص نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو عبدالعزیز ماجشون نے اس نے اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اسی سند کے ساتھ اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں احمد بن یونس سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث شبابہ سے عبدالعزیز کے واسطے سے۔

ظلم بروز قیامت اندھیرے کی شکل میں ہوگا:

۷۴۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان نے اور ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابومحمد سکری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ سے ان کو عمر بن عبدالرحمٰن ابوحفص لبّار نے ان کو محمد بن جحادہ نے ان کو بکر بن عبداللہ مزنی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ تم اپنے آپ کو ظلم سے بے شک ظلم کے قیامت کے دن کئی کئی اندھیرے ہوں گے (یا ایک ظلم کئی کئی ظلم ہوں گے) اور بچاؤ تم اپنے آپ کو برائی سے بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا برائی اور نہ ہی بے

(۷۴۵۴)......فی الأصل سعید بن أیوب.

(۱)......أخرجه مسلم (۱۸۲۶)

(۷۴۵۵)......أخرجه مسلم (۱۸۲۵)

فی الأصل الظلمات

(۷۴۵۶)......أخرجه البخاری (۲۴۴۷) والترمذی (۲۰۳۰) والبیهقی (۱۰/۱۳۴) والطیالسی (۱۸۹۰) وقال الترمذی: (هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابن عمر) ورواه مسلم من حدیث شبابة (۲۵۷۹)

حیائی کو، بیہودہ گوئی کو۔ اور بچاؤ تم اپنے آپ کو بخل وحرص سے یقینی بات ہے کہ پہلے لوگوں کو حرص وبخل نے ہلاک کیا تھا۔ ہجرت حرص نے ان کو جھوٹ بولنے کا حکم دیا تو انہوں نے جھوٹ بولا اس نے ان کو ظلم کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے ظلم کیا اور اس نے ان کو قطع رحمی کرنے کا حکم دیا (راوی) کہتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ کونسا اسلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ مسلمان تیری زبان سے اور تیرے ہاتھ سے سلامت رہیں۔ اس نے پوچھا کہ کونسی جہاد افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تیرا خون بہا دیا جائے اور تیرے عمدہ گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں۔ اس نے پوچھا کہ ہجرت کون سی افضل ہے؟ انہوں نے کہا کہ جس چیز کو تیرا رب پسند کرے۔ اس کو چھوڑ دے اور وہ دو طرح کی ہجرتیں ہوتی ہیں ایک ہجرت دیہاتی کی۔ ایک شہری کی دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب بلایا جائے تو آ جائے۔ اور جب حکم دیا جائے تو اطاعت کرے اور (حاضر شہری) کی ہجرت دونوں میں سے زیادہ سخت ہے آزمائش کے اعتبار سے اور دونوں میں بڑی ہے اجرو ثواب کے اعتبار سے۔

۷۴۵۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین مصری نے ان کو مالک بن یحییٰ نے ان کو علی بن عاصم نے انہوں نے عطاء بن سائب سے "ح" اور ہمیں خبر دی ابواحمد حسین بن علوسا اسدآبادی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن ابراہیم بن ماسی بزار نے ان کو قاضی ابومحمد یوسف بن یعقوب ازدی نے ان کو عمر بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو محارب بن دثار نے ان کو ابن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا:

یایها الناس اتقوا الظلم فانه ظلمات یوم القیامة

اے لوگو! ظلم کرنے سے بچو بے شک وہ قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے۔

یہ زائدہ کی روایت کے الفاظ ہیں۔ اور علی کی روایت میں ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایاکم و الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیمة

بچو تم ظلم کرنے سے بے شک ایک ظلم قیامت کے دن کئی اندھیرے ہوں گے۔

کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن محارب بن دثار نے۔ ان سے کہا گیا۔ من اظلم الناس کہ لوگوں میں سب سے بڑا ظالم کون ہے؟ کہا کہ من ظلم لغیرہ جو دوسرے پر ظلم کرے۔

۷۴۶۰:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد رازی نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو ابو شہاب نے ان کو اعمش نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہلاکت ہے آقا کے لئے غلام سے۔ اور ہلاکت ہے غلام کے لئے آقا سے اور ہلاکت ہے دولت مند کے لئے محتاج سے اور ہلاکت ہے محتاج کے لئے دولت مند سے اور ہلاکت ہے طاقتور کے لئے کمزور سے اور ہلاکت ہے کمزور کے لئے طاقتور سے۔

(۷۴۵۸)...... فی ب (ماحرم)

اخرجه أحمد (۱۵۹/۲ و ۱۹۱ و ۱۹۵ و ۴۳۱) والبیهقی (۲۴۳/۱۰) والطیالسی (۲۲۷۲) والحاکم (۱۱/۱) وابن حبان الإحسان (۵۱۵۴) و (۶۲۱۵) من حدیث عبدالله بن عمرو وأبی هریرة وأخرجه أحمد (۳۲۳/۳) ومسلم (۲۵۷۸) دون قوله : وإیاکم والفحش

(۷۴۶۰)...... اخرجه أبونعیم فی الحلیة (۵۵/۴) ولم یثبت للأعمش سماع من أنس بن مالک وأخرجه الدیلمی فی الفردوس (۷۱۴۱) وقال فی المجمع (۳۴۸/۱۰) : (رواه البزار : من حدیث حذیفة. وفیه من لم أعرفهم ورواه البزار. من حدیث أنس عن شیخه محمد بن اللیث وقد ذکره ابن حبان فی الثقات وقال یخطیء ویخالف ولم أجده فی المیزان وبقیة رجاله رجال الصحیح إلا أن الأعمش لم یسمع من أنس ورواه أبویعلی).

دو کمزور:

۷۴۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو ہاشم بن قصار نے ان کو ابوصالح نے کاتب لیث نے ان کو لیث نے ان کو محمد بن عجلان نے انہوں نے سعید بن ابوسعید مقبری سے ان کو ابوہریرہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ منبر پر فرما رہے تھے۔

احرم عليكم مال الضعيفين اليتم والمرٔة

میں تم لوگوں پر دو کمزوروں کے مال کو حرام کرتا ہوں ایک ان میں سے یتیم ہے دوسری عورت ہے۔

تین مقبول دعائیں:

۷۴۶۲:......ہمیں خبر دی ابونصر محمد بن علی بن محمد فقیہ شیرازی نے ان کو عبداللہ محمد بن موسیٰ رضی اللہ عنہ بن کعب نے ان کو محمد بن سلیمان باغندی نے ان کو ابوعاصم نے ان کو حجاج صواف نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثلاث دعوات مستجابات دعوة الوالد علی ولده ودعوة المظلوم ودعوت المسافر

تین دعائیں مقبول ہوتی ہیں والد کی دعا اپنے بیٹے کے خلاف اور مظلوم کی دعا ظالم کے خلاف اور مسافر کی دعا۔

۷۴۶۳:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن جید سلمی نے ان کو ابومسلم نے ان کو ابوعاصم نے اس نے اس کو ذکر کیا اپنی سند کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے تین دعائیں قبول ہوئی ہیں۔ روزہ دار کی دعا۔ مسافر کی دعا۔ اور مظلوم کی دعا۔

مظلوم کی بد دعا سے بچو:

۷۴۶۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسین بن محمد زعفرانی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو منصور بن ابوالاسود نے ان کو صالح بن حیان نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بچو تم مظلوم کی بد دعا سے کیونکہ وہ اللہ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حق دار کو اس کے حق مانگنے اور دینے سے منع نہیں

(۷۴۶۱)......أخرجه أحمد (۲/۴۳۹) وابن ماجه (۳۶۷۸) من طريق ابن عجلان عن سعيد بن أبي سعيد عن أبي هريرة مرفوعاً إلا أنه قال حق بدل مال وإسناده حسن.

(۷۴۶۲)......أخرجه البخاري في الأدب المفرد (۳۲) و (۴۸۱) وأبوداود (۱۵۳۶) والترمذي (۱۹۰۵) و (۳۴۴۸) وابن ماجه (۳۸۶۲) وأحمد (۲/۲۵۸ و ۴۷۸ و ۵۱۷ و ۵۲۳) والطيالسي (۲۵۰۷) وابن حبان في الإحسان (۲۶۸۸) والديلمي في الفردوس (۲۴۷۹) من طريق يحيى بن أبي كثير عن أبي جعفر عن أبي هريرة مرفوعا وقال الترمذي : (هذا حديث حسن وأبوجعفر الرازي هذا الذي روى عنه يحيى بن أبي كثير يقال له أبوجعفر المؤذن وقد روى عنه يحيى بن أبي كثير غير حديث ولا يعرف اسمه)

وأخرجه أحمد (۴/۱۵۴) من طريق يحيى بن أبي كثير عن زيد بن سلام عن عبدالله بن زيد بن الأزرق عن عقبه بن عامر الجهني.

وحسن إسناده بشاهد أحمد في الموضوع الأخير الألباني في الصحيحة (۵۹۶)

(۷۴۶۳)......أخرجه البيهقي (۳/۳۴۵) ورجاله ثقات غير إبراهيم بن بكر المروزي لم أعرفه وعزاه في الجامع الصغير (۳۴۵۶) إلى أبي الحسن بن مهرويه في الثلاثينات والضياء عن أنس وقال حديث صحيح.

(۷۴۶۴)......أخرجه الديلمي في الفردوس (۱۵۶۸) عن علي ولم أقف على إسناده.

کرنا۔الفاظ حدیث یہ ہیں۔

ایا ک ودعوۃ المظلوم فانما یسئال اللّٰہ حقہ' وان اللّٰہ لایمنع ذا حق حقہ'.

۷۴۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوالعباس محمد بن یعقوب سے اس نے سنا خضر بن ابان ہاشمی سے اس نے سیار سے اس نے جعفر سے اس نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض کتب میں پڑھا تھا کوئی مظلوم ایسا نہیں جو جلے ہوئے دل سے بددعا دیتا ہے مگر وہ بددعا نہیں رکتی حتیٰ کہ اللہ کے آگے چڑھ جاتی ہے اور سزا کو اتارتی ہے اس پر جو اس پر ظلم کرتا ہے یا جو استطاعت رکھتا ہے کہ اس کے لئے بدلہ لے مگر اس کے لئے بدلہ نہیں لیتا (یعنی جو اس کی مدد نہیں کرتا۔)

۷۴۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابونصر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو حسین بن عبدالاول کوفی نے کہا کہ قادہ ابومعاویہ سے۔

۷۴۶۷:......اور ہمیں خبر دی ابوعمرو بسطامی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو برید نے ان کو ان کے دادا ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اللّٰہ یملی للظالم حتیٰ اذا اخذہ لم یفلتہ ثم قرأ:

بے شک اللہ تعالیٰ البتہ ڈھیل دیتا ہے ظالم کو حتیٰ کہ جب اس کو پکڑتا ہے تو چھوڑتا نہیں ہے

اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی:

(و کذالک اخذ ربک اذا اخذ القریٰ وھی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید) (ھود،۱۰۲)

ترجمہ:......تیرے رب کی پکڑ ایسے ہوتی ہے جب وہ بستیوں والوں کو پکڑتا ہے جب کہ وہ ظلم کر رہی ہوتی ہیں۔

بیشک اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

یہ ابوعمرو کی حدیث کے الفاظ ہیں۔اور ابوعبداللہ کی روایت میں ہے کہ یمھل۔مہلت دیتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صدقہ بن فضل سے۔اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن عبداللہ بن نمیر سے دونوں نے ابومعاویہ سے۔

مسلمان بھائی کو خوفزدہ کرنے کی ممانعت:

۷۴۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے ان کو ابوعاصم نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد نے ان کو مسلم بن یسار نے ان کو بنی سلیم کے ایک آدمی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس احمد بن علی بن حسین کسائی مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو علی بن عباس بن محمد بن عبدالغفار رازی بن الدن الدن سے ان کو خبر دی عبداللہ بن احمد بن زکریا بن ابومیسرہ نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم نے ان کو عبدالرحمٰن بن رافع نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی طرف ایسی نظر سے دیکھتا جس کے ساتھ وہ اس کو خوف زدہ کرتا ہے اللہ اس کو قیامت کے دن ڈرائے گا (یعنی خوف زدہ کرے گا۔)

اور ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی طرف ایسی نظر سے دیکھتا ہے جس سے وہ اسے ڈراتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت

(۷۴۶۷)......أخرجه البخاري (۴۶۸۶) ومسلم (۲۵۸۳) والترمذي (۳۱۱۰) وابن ماجه (۴۰۱۸) والبيهقي (۹۴/۶) وابن حبان في الإحسان (۵۱۵۳) من طريق أبي معاوية عن بريد بن عبدالله عن أبي بردة عن أبي موسىٰ مرفوعاً وأخرجه الديلمي في الفردوس (۶۳۰) من حديث أبي موسى مختصراً.

(۷۴۶۸)......عزاه في الجامع الصغير (۹۰۶۴) إلى الطبراني في الكبير من حديث ابن عمرو وقال حديث ضعيف قلت في إسناده عبدالرحمن بن زياد بن أنعم ضعيف.

(۱)......هكذا في الأصل.

کے دن ڈرائے گا۔

۷۴۶۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن زکریا ادیب نے ان کو حسین بن محمد زیاد قبانی نے ان کو ابو خیثمہ زہیر بن حرب نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو نے ان کو ابونجیح نے ان کا نام یسار ہے اور وہ عبداللہ بن نجیح ہے اور ابن ابونجیح کی کنیت ابو یسار ہے وہ روایت کرتے ہیں خالد بن حکیم بن حزام سے یہ کہ ابوعبیدہ نے اہل مدینہ کے کسی آدمی کو تکلیف دی تو حضرت خالد بن ولید نے اس شخص کے بارے میں ابوعبیدہ سے بات کی۔ لوگوں نے کہا کیا امیر ناراض ہوگئے ہیں خالد نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔

اشدالناس عذابا للناس فی الدنیا اشد الناس عذاماً عنداللّٰہ یوم القیامۃ

دنیا میں لوگوں کو سخت ترین عذاب دینے والا قیامت میں اللہ کے ہاں سخت ترین عذاب میں ہوگا۔

۷۴۷۰:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو حبیب بن حسین بن داؤد قزاز نے ان کو ابوبکر عمر بن حفص بن عمر بن یزید سدوسی سے ان کو عاصم بن علی نے ان کو ابوذئب نے ان کو مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس شخص کے پاس کوئی ظلم ہو اسکے بھائی کے معاملے میں اس کی عزت یا مال کے حوالے سے۔ اس کو چاہئے کہ اسے معاف کروالے اس کے مالک سے اس سے پہلے کہ ظلم کروالے سے اس چیز کا مواخذہ کیا جائے (اور اس وقت مطالبہ کیا جائے) جس وقت نہ دینار ہوگا نہ درہم (نہ روپیہ نہ پیسہ) پھر اس کے عمل صالح ہوئے تو ان میں سے اس کے ظلم کی مقدار میں لے لئے جائیں گے۔ اور اس کے عمل صالح نہ ہوئے تو اس کے (یعنی مظلوم حق دار کے) گناہوں میں سے کچھ گناہ لے کر ظالم کے اوپر لا دیئے جائیں گے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا آدم سے اس نے ابن ابوذئب سے۔

شیطان کی مایوسی:

۷۴۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو ابوالمثنیٰ نے ان کو مسدد نے ان کو خالد بن عبیداللہ نے ان کو ابراہیم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک شیطان اس بات سے مکمل مایوس ہو چکا ہے کہ عرب کی دھرتی پر اس کی عبادت کی جائے گی۔ مگر وہ اس کے بغیر بھی تم سے خوش ہو جائے گا محقرات کے ساتھ تمہارے اعمال میں سے (یعنی چھوٹے چھوٹے اور معمولی سمجھ کر بار بار کئے جانے والے گناہ جو تمہارے اعمال کو بے وقار و بے اثر کر دیتے ہیں) درحقیقت وہی ہلاک کرنے والے ہیں۔ پس تم جتنی استطاعت رکھتے ہو مظالم سے بچو۔ بے شک ایک بندہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کی اس قدر نیکیاں ہوں گی جن کو دیکھ کر اس کو اندازہ ہوگا کہ ان کی وجہ سے اس کی نجات ہو جائے گی مگر ہمیشہ کوئی بندہ کھڑے ہو کر کہے گا اے میرے رب اس بندے نے مجھ پر ظلم کیا تھا (کوئی بھی ظلم بتائے گا) (فرشتوں سے) کہا جائے گا کہ مٹاؤ اس کی نیکیاں یہاں تک کہ اس کے لئے کوئی ایک نیکی بھی باقی نہیں رہے گی۔

(۷۴۶۹)......أخرجه أحمد (۳/۴۰۳) و (۴/۹۰) وإسناده الموضوع الأول صحيح رجاله ثقات وعزاه السيوطي في الجامع الصغير (۱۰۴۹) إلى الحاكم في المستدرك عن عياض بن غنم وهشام بن حكيم وقال حديث صحيح.

(۷۴۷۰)......أخرجه البخاري (۲۴۴۹) و (۶۵۳۴) وأحمد (۲/۴۳۵ و ۵۰۶) والطيالسي (۲۳۲۱) والبيهقي (۶/۶۵ و ۸۳) وابن حبان في الإحسان (۷۳۱۷) والديلمي في الفردوس (۵۱۱۳) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه

(۷۴۷۱)......في إسناد إبراهيم الهجري لين الحديث

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نصیحت:

۷۴۷۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو مطر الوراق نے ان کو عمرو بن سعید نے ان کو بعض طائیوں نے انہوں نے رافع الخیر طائی سے وہ کہتے ہیں کہ میں کئی غزوات میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامل تھا جب ہم واپس لوٹے تو میں نے کہا اے ابوبکر مجھے وصیت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: کہ فرض نماز کو اس کے وقت پر قائم کرو۔ اور اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دلی سے ادا کرو۔

اور ماہ رمضان کا روزہ رکھو، اور بیت اللہ کا حج کرو۔ اور جان لو کہ اسلام میں ہجرت کرنا نیکی ہے اور ہجرت میں جہاد کرنا نیکی ہے مگر تم امیر نہ بننا۔ راوی نے اس کے آگے حدیث ذکر کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ بے شک یہ امارت جسے تم آج سیرت دیکھ رہے ہو تحقیق وہ مت قریب ہے۔ کہ وہ عام ہو جائے اور کثرت کے ساتھ ہو جائے اس قدر کہ اس کو وہ شخص بھی پالے جو اس کا اہل نہ ہو۔ بے شک حالت یہ ہے کہ جو شخص امیر بن گیا سب لوگوں سے اس کا حساب لینا ہوگا اور سب سے زیادہ سخت حساب ہوگا اور جو شخص امیر نہیں ہوگا اس کا حساب سب سے آسان ہوگا اور اس کا عذاب بھی ہلکا ہوگا۔ اس لئے کہ امراء اور حکمران سب لوگوں میں سے اس شخص کے قریب ہوں گے جو مؤمنوں پر ظلم کرے گا اور جو شخص مؤمنوں پر ظلم کرے گا وہ اللہ کے ہاں عہد شکنی کرے گا۔ مؤمن اللہ کے پڑوسی ہیں۔ اور وہی اللہ کے بندے ہیں اللہ کی قسم اگر تم میں سے کوئی آدمی اپنے پڑوسی کی بکری یا اونٹ کی تکلیف سن لے تو وہ رات بھر (گلے کی) رگیں پھیلا پھیلا کر کہتا ہے کہ میرے پڑوسی کی بکری۔ یا میری پڑوسی کا اونٹ (ہمارے ہو گئے یا کسی نے ان کو اذیت دی وغیرہ) (مگر کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پڑوسیوں کا احساس نہیں کریں گے؟) بلکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کے لئے غضبناک ہوا کرے۔

اعمال نامے تین طرح کے ہوں گے:

۷۴۷۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن حمدون واعظ نے ان کو ابوعمر واحمد بن نصر نے ان کو یحییٰ بن منصور مروزی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو صدقہ بن موسیٰ نے ان کو ابوعمران جوانی نے ان کو یزید بن بابنوس نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال نامے کے (رجسٹر) دفتر تین طرح کے ہوں گے۔ ایک دفتر تو وہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا دفتر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ان اللّٰہ لایغفر ان یشرک بہ.** بے شک اللہ تعالیٰ نہیں معاف کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔ دوسرا وہ دفتر ہو جس کو اللہ تعالیٰ چھوڑیں گے نہیں وہ ہوگا بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کرنا یہاں تک بعض بعض بدلہ لے لے۔ تیسرا دفتر وہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ پرواہ نہیں کریں گے وہ ہوگا لوگوں کا وہ ظلم جو اللہ کے درمیان اور اپنے درمیان ہوگا۔ اگر چاہیں گے تو اس پر عذاب دیں چاہیں گے تو معاف کر دیں گے۔

۷۴۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو صدقہ بن موسیٰ نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو یزید بن بابنوس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا:

(اعمال نامے کے) دفتر تین ہوں گے اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن۔ ایک تو وہ دفتر ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا

(۷۴۷۲)...... اخرجه ابن المبارك فی الزهد (۲۳۵، ۲۳۶)

(۱)...... هكذا بالمخطوط ومعناها يخفر الذمة، أو يحقر فلتنظر.

دوسرا وہ دفتر ہوا اللہ تعالیٰ جس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرے گا۔تیسرا وہ دفتر ہوگا جس میں سے اللہ تعالیٰ کوئی چیز بھی نہیں چھوڑے گا۔وہ دفتر جس میں سے کچھ بھی معاف نہیں کرے گا وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا دفتر ہوگا۔ارشاد باری ہے ومن یشرک باللّٰہ فقد حرم اللّٰہ علیہ الجنۃ. جس شخص نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے۔

بہر حال وہ دفتر جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کوئی پرواہ نہیں کرتا۔وہ ہے بندوں کا وہ ظلم جو بندوں کے اور اللہ کے درمیان ہے ہر وہ عمل جو خالص اللہ کے لئے ہو بندوں کے لئے اس میں کچھ بھی حصہ نہ ہو (اگر اس میں غلطی ہوجائے) بے شک اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ اس کو بخش دے۔

بہر حال اعمال کا وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ بھی نہیں چھوڑیں گے وہ بندوں کا آپس میں بعض کا بعض پر ظلم کرنا ہے قیامت کے دن تمہارے درمیان اس کا بدلہ ہوگا۔

حکمران ظلم کا ارادہ کرتا ہے تو برکت چلی جاتی ہے:

۷۴۷۵:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے۔ ان کو تمیم بجلی ابو عبدالرحمن نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر نے ان کو ان کے والد نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ:

ایک بادشاہ اپنی مملکت میں سیر کے لئے نکلا وہ لوگوں سے چھپ کر سیر کرنا چاہتا تھا۔چنانچہ وہ ایک آدمی کے پاس پہنچا اس کی ایک گائے تھی شام کے وقت وہ گائے جب چرنے کے بعد واپس آئی تو مالک نے اس کا دودھ نکالا تو وہ تیس گائے کے دودھ کے برابر دودھ تھا۔چنانچہ بادشاہ کے دل میں یہ بات آئی کہ اس گائے کو وہ لے جائے گا جب صبح ہوئی تو گائے اپنی چراگاہ میں چلی گئی پھر شام کو واپس آئی تو اس کا دودھ نکالا گیا تو وہ کم ہوکر آدھا رہ گیا تھا یعنی صرف پندرہ گائے کے دودھ کی مقدار باقی رہ گیا تھا بادشاہ نے (جو محض ایک مسافر ہی بنا ہوا تھا) گائے کے مالک کو بلا کر پوچھا کہ مجھے اپنی اس گائے کے بارے میں بتاؤ کہ کیا تم نے اس کی چراگاہ میں نہیں بلکہ کہیں اور چرایا تھا؟ یا اس نے اپنے پینے کی جگہ سے نہیں بلکہ کسی اور کے گھاٹ سے پانی پیا تھا؟ اس نے بتایا کہ نہیں نہ تو یہ کسی دوسری چراگاہ سے چری تھی اور نہ ہی کسی دوسرے گھاٹ کا پانی پیا تھا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ پھر اس کے دودھ کو کیا ہوا کہ وہ کم ہوکر آدھا رہ گیا ہے؟ مالک نے کہا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بادشاہ نے ہی اس کو لینے کا ارادہ کر لیا تھا اس لئے دودھ کم ہوگیا ہے۔کیونکہ بادشاہ جب ظلم کرتا ہے یا ظلم کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو برکت چلی جاتی ہے اس نے پوچھا کہ تم بادشاہ کو کیسے پہنچاتے ہو؟ گائے مالک نے کہا کہ وہ یہی تو ہے جیسے میں نے تم سے کہا ہے (یعنی آپ ہی بادشاہ ہیں اور آپ نے ہی یہ سوچا تھا) کہتے ہیں کہ پھر بادشاہ نے اپنے دل میں اپنے رب کے ساتھ عہد کیا کہ نہ تو وہ اس گائے کو لے گا اور نہ ہی اس کا مالک بنے گا اور آئندہ کبھی بھی وہ میرے ملکیت میں نہیں ہوگی۔لہٰذا صبح گائے حسب معمول چرنے چلی گئی جب لوٹ کر آئی تو اس کا دودھ نکالا گیا۔اب اس کا دودھ بدستور تیس گائیوں کے دودھ کی مقدار میں ہو چکا تھا اب بادشاہ نے اپنے دل میں کہا کہ تجھے عبرت ہونی چاہئے۔

اب اس نے کہا کہ جب بادشاہ ظلم کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو برکت چلی جاتی ہے البتہ ضرور میں عدل وانصاف قائم کروں گا یا یوں کہا کہ میں اس حال سے افضل ہوجاؤں گا۔

فرعون کو چار سو سال کی مہلت:

۷۴۷۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو محمد بن احمد بن براء نے ان کو عبدالمنعم بن ادریس

(۷۴۷۴)......أخرجه أحمد (۶/ ۲۴۰) والحاکم (۴/ ۵۷۵) من طریق صدقة بن موسی نا أبوعمران الجونی عن یزید بن بابنوس عن عائشة مرفوعاً وقال الحاکم: (هذا حدیث صحیح الإسناد ولم یخرجاه) وقال الذهبی: صدقة ضعفوه وابن بابنوس فیه جهالة)

نے ان کو عبدالصمد بن معقل نے ان کو وھب بن منبہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے رب آپ نے فرعون کو چار سو سال مہلت دیئے رکھی حالانکہ وہ یہ کہتا رہا انا ربکم الاعلیٰ میں ہی تمہارا سب سے بلند اور عمدہ رب ہوں۔ اور وہ تیری آیات کی تکذیب کرتا رہا اور تیرے رسولوں کا انکار کرتا رہا۔ اللہ عز وجل نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی فرعون کے اخلاق اچھے تھے سہل الحجاب تھا کہ سب ان کو آسانی سے مل سکتے تھے اس لئے میں نے یہ پسند کیا تھا کہ میں اس کو اس بات کا بدلہ دے دوں۔

ظلم ناپسندیدہ ہے:

۷۷۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ابووائل نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن حازم نے بن ابوغرزہ نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم نے ان کو ابووائل نے ان کو ابودرداء نے انہوں نے کہا کہ سب لوگوں سے مبغوض اور ناپسندیدہ میرے نزدیک یہ کہ میں اس کے ساتھ ظلم کروں البتہ وہ آدمی ہے جو نہ پائے کسی کو جس سے وہ مدد مانگ سکے اور ماسوا اللہ کے۔

اور منصور کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ ابودرداء نے کہا بے شک سب لوگوں میں مبغوض اور ناپسندیدہ میرے نزدیک یہ کہ میں اس کو جان لوں وہ ہے جو جو نہ استغاثہ کرے اللہ کے علاوہ۔

۷۷۴۸۔ ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو حمزہ بن عباس نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو عبیداللہ نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے یہ کہ قریب ہے سیاہ پھنورا کیڑا مکوڑا عذاب دیا جائے اپنے بل کے اندر ابن آدم کے گناہ کی وجہ سے اس کے بعد عبداللہ نے یہ آیت پڑھی:

ولو یؤخذ اللّٰہ الناس بما کسبوا ماترک علیٰ ظھرھا من دابۃ (فاطر۔۴۵)

اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو پکڑ لیتا ان کے اعمال کے بسبب تو دھرتی پر کوئی چلنے پھرنے والا نہ چھوڑتا۔

۷۷۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالفضل بن عبدوس بن حسین سمسار نے ان کو حاتم رازی نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو اسماعیل بن حکیم خزاعی نے ان کو عمر بن جابر حنفی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے ایک آدمی سے سنا وہ یہ کہتا تھا کہ بے شک ظالم نہیں نقصان دیتا مگر اپنے آپ کو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں اللہ کی قسم حتیٰ کہ فاختائیں بھی اپنے آشیانے میں کمزور ہو کر ظالم سے ظلم کی وجہ سے مر جاتی ہیں۔

۷۷۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبداللہ بن داؤد نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام ایک شیر کے پاس سے گذرے اور اس کو اپنے پیر سے ٹھوکر ماری جس کے نتیجے میں شیر نے ان کی ناک کی ہڈی توڑی انہوں نے رات بھر بے آرامی سے جاگ کر گذاری پھر نوح علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ بے شک میں ظلم کو پسند نہیں کرتا۔

۷۷۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے اور ابوعمر اور محمد بن عبدالعزیز رملی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی حمزہ نے ان کو علی بن ابوحملہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مسلم بن یسار سے اور اس نے سنا کہ ایک دوسرے کے خلاف بددعا کر رہا تھا جو اس پر ظلم کرتا تھا۔ مسلم نے اس سے کہا کہ ہر ظالم اپنے ظلم کی طرف رجوع کرتا ہے اگر اس کے

خلاف تیری دعا نے اس پر جلدی کرلی۔ وگرنہ تو پالے گی اس کو کسی عمل میں وہ اسی لائق ہے کہ وہ ایسا نہ کرے۔

۷۴۸۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابونعیم نے ان کو رصافی نے وہ کہتے ہیں کہ ابوجعفر کے سامنے بنومروان کے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا اور میں وہاں پر موجود تھا۔ انہوں نے کہا کہ رک جا ان سے (یعنی ان کا ذکر نہ کر) پس قسم ہے اللہ کی البتہ ان کے اعمال البتہ بڑی تیزی سے ان میں اثر کریں گے ان پر سونتی ہوئی اور ننگی تلواروں سے (زیادہ تیزی سے)۔

ظالموں پر خدا کی لعنت:

۷۴۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ بن ابراہیم نے ان کو جعفر بن محمویہ فارسی نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو یزید بن اسماعیل نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو منہال نے ان کو عبداللہ بن حارث بن نوفل نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی اے داؤد! تم ظالموں سے کہہ دو کہ وہ مجھے یاد نہ کریں کیونکہ مجھ پر حق ہے کہ جو مجھ کو یاد کرے میں بھی اس کو یاد کروں۔ اور ظالموں کو میرا یاد کرنا یہ ہے کہ میں ان کو لعنت کروں گا۔

۷۴۸۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو محمد بن (کلمۃ غیر مقروء ہ) ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابوہارون عبدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید خدری سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی بندہ جس کسی پر ظلم کرتا ہے دنیا میں وہ بدلہ نہیں لیتا از خود اس سے، مگر اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو بدلہ دلوائے گا۔

عاملین کو نصیحت:

۷۴۸۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد الحمامی نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن علی خطبی نے ان کو محمد بن نصر صائغ نے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن عبداللہ بن عمر نے ان کو ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بعض عاملوں کو لکھا۔ امابعد۔ اللہ سے ڈریں ان لوگوں کے معاملے میں جن کے آپ ذمہ دار بنائے گئے ہیں اور زبردستی کرنے والی ذات سے۔ اس کی طرف سے سزا کی تاخیر کی وجہ سے بے خوف نہ ہوں سزا میں جلد بازی وہی کرتا ہے جس کو سزا کے رہ جانے کا ڈر ہو۔ (چونکہ یہ اللہ کے ہاں نہیں ہے)۔

۷۴۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر اسماعیل بن محمد فقیہ نے مقام رائے میں ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو ابونصر دمشقی نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عبدالرحمٰن بن حارث نے ان کو محمد بن واسع نے یہ کہ انہوں نے اپنے بھائیوں میں سے ایک آدمی کی طرف خط لکھا کہ یہ محمد بن واسع کی طرف سے فلاں بن فلاں کی طرف خط ہے۔ السلام علیکم امابعد۔ اگر آپ استطاعت رکھتے ہیں کہ آپ رات اس طرح گذاریں (جب رات گذاریں) کہ آپ کے ہاتھ صاف ہوں حرام خون سے رنگے ہوئے نہ ہوں، حرام کھانے سے آپ کا پیٹ خالی ہو، مال حرام سے آپ کی کمر ہلکی پھلکی ہو، تو ضرور ایسا کیجئے، اگر آپ ایسا نہ کریں تو تیرے خلاف کوئی راستہ نہیں ہے۔ (کوئی سبیل نہیں ہے۔)

انما السبیل علی الذین یظلمون الناس ویبغون فی الارض بغیر الحق. و السلام علیک. (سورہ۴۲)

سوائے اس کے نہیں کہ (مواخذے اور پکڑ کی) راہ ان لوگوں کے خلاف ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں

اور زمین پر فساد کرتے ناحق۔ والسلام علیکم۔

۷۴۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومنصور محمد بن عبداللہ فقیہ زاہد نے ان کو ابوعمرو احمد بن محمد نحوی نے اپنی سند سے کہ یحییٰ بن

فی إسنادہ أبوھارون العبدی (عمارۃ بن جوین) متروک ومنھم من کذبہ.

خالد برمکی جب قید کر دیا گیا تو اس نے قید سے خلیفہ ہارون رشید کو خط لکھا بے شک میرا ہر دن آپ کے دنوں کی طرح گذر رہا ہے تیرے احسان کے ساتھ تمہارا امیر اوعدہ میدان محشر کا ہے، اور فیصلہ کرنے والا رب ہے جو بہت عنا تیں کرنے والا ہے میں آپ کی طرف چند وہ اشعار لکھ رہا ہوں جو امیر المؤمنین علی بن ابو طالب نے معاویہ بن ابو سفیان کے پاس لکھے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اشعار:

اما واللّٰه ان الظلم شؤم
واما زال المسئی هو الظلوم
الی دیان یوم الدین غضی
وعند اللّٰه تجتمع الخصوم
تنام ولم تنم عنک المنایا
تنبه لمنية يا نؤم
لامر ما تصرجت اللیالی
لامر ما تجرمت النجوم

خبردار اللہ کی قسم بے شک ظلم نحوست ہے۔ اور دوسروں کے ساتھ برائی کرنے والا ہی ہمیشہ ظالم ہوتا ہے ہم اور تم قیامت کے دن بہت عطا کرنے والے رب کی بارگاہ پیش ہونے کے لئے چل رہے ہیں۔ سارے جھگڑنے والے اللہ ہی کی بارگاہ میں اکٹھے ہوں گے۔ تم غافل سو رہے ہو مگر موت تو غافل ہو کر تم سے نہیں سو رہی اے غفلت کے نیند سونے والے موت سے آگاہ رہ۔ آگاہ رہ ایسے امر کے لئے جس کو راتیں گذر گذر کر ختم نہیں کر سکیں گی ایسا امر جس کو ستارے طلوع و غروب ہو کر ٹال نہیں سکیں گے یعنی حساب و کتاب۔

حضرت عبد الرحمٰن بن حسان رضی اللہ عنہ کے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لئے شعر:

۷۴۸۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن ابو طالب نے یہ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب مدینے میں آئے تو حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ ان کو ملنے آئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے سب لوگ ملنے آ گئے ہیں اے جماعت انصار، تمہیں کس چیز نے مجھ سے ملنے سے روکا ہے؟ اس نے کہا کہ ہمارے پاس سواری کے جانور نہیں ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اونٹنیاں کہاں ہیں؟

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ان کو ہم آپ کی تلاش میں اور آپ کے باپ کی تلاش میں بدر کے دن ان کی کونچیں کٹوا دی تھیں۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم لوگ عنقریب میرے بعد ترجیحی سلوک ملاحظہ کرو گے۔ (یعنی دوسروں کو چھوڑ کر صرف اپنے لئے اچھی چیز کا انتخاب کرنا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا اب تمہارا کیا معاملہ ہے؟ (یعنی اب تم ایسی صورت میں کیا کرو گے؟)

قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمارا معاملہ یہ ہے کہ ہم صبر کریں گے یہاں تک کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے تم صبر کرو یہاں تک کہ پھر تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پالو۔

(۷۴۸۸)...... أخرجه البخاری (۳۷۹۲) و (۷۰۵۷) ومسلم (۱۸۴۳) و (۱۸۴۵)

یہ بات جب حضرت عبدالرحمٰن بن حسان کو پہنچی تو انہوں نے کہا۔

الا ابلغ معاویة بن حرب
امیر المؤمنین بنا کلامی
فانا صابرون ومنتظروکم
الی یوم التغابن والخصام

خبردار! امیر المؤمنین معاویہ بن حرب کو یہ پیغام پہنچادو ہمارے کلام کے ذریعے۔ بے شک ہم لوگ صبر کررہے ہیں اور تم لوگوں کا انتظار بھی جھگڑنے کے دن اور نقصان اٹھانے کے دن تک (یعنی قیامت میں جب اہل جہنم نقصان اٹھائیں گے۔)

لوگوں کی بدعملی و بداخلاقی کا مرثیہ:

۷۴۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوسعید احمد بن محمد بن رمح سے انہوں نے سنا محمد بن معن بن سمید ع ضبی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حجر سے وہ شعر کہتے ہیں:

النصح من رخصة فی الناس مجان
والغش غال له فی الناس اثمان
العدل نور واهل الجور قد کثروا
وللظلوم علی المظلوم اعوان
تفاسد الناس والبغضآء طاهرة
فالناس فی غیر ذات اللّٰه اخوان
والعلم فاش وقل العاملون به
والعاملون بغیر اللّٰه اقران

خیر خواہی نصیحتیں بوجہ سستی ہونے کے مفت وعام ہیں لوگوں میں فریب وخیانت کی قیمتیں مہنگی ہیں لوگوں کے اندر (یعنی نصیحت وخیر خواہی کی کوئی قدر نہیں دھوکہ وخیانت کی قدر ہے)۔

عدل وانصاف نور ہے حالانکہ اہل ظلم وجور بہت ہوگئے ہیں جو کہ مظلوم کے خلاف ظالم کے مددگار ہیں۔

لوگ باہم فساد کرتے ہیں اور بغض ظاہر ہے پس لوگ اللہ کی ذات کے سوا (باقی امور میں) بھائی بھائی ہیں علم عام ہے لیکن اس پر عمل کرنے والے کم ہیں اور غیر اللہ کے لئے عمل کرنے والے ملے ہوئے ہیں۔

۷۴۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابونصر عقیلی سے اس نے عبداللہ بن مبارک سے اس نے حمدون قصار سے وہ کہتے ہیں ڈرو تم بچو تم اس بات سے کہ تمہارا سختی اور مصیبت کے ایام مسلمانوں کی عیدوں کے دن نہ ہوں۔

۷۴۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبدالواحد عبسی نے ان کو (ا) ابن محمد غسانی نے مجھے شعر سنائے متعدد اہل ادب نے محمود الوراق کے کلام سے۔

انی شکرت لظالمی ظلمی
وغفرت ذاک له علی علمی

ورأيته اسدى لي يدا
لما ابان يجهله حلمي
رجعت اساء ته عليه واحسا
نی فراح مضاعف الجرم
وغدوت ذا اجر ومحمدة
وغدا يكسب الذم والاثم
فكانما الاحسان كان له
وانا المسئ اليه في الحلم
مازال يظلمني وارحمه
حتى بكيت له من الظلم

میں نے اپنے ظالم کے لئے مجھ پر ظلم کرنے کا شکریہ ادا کیا ہے اور میں نے اس ظلم کو اپنے علم کی بنیاد پر اس کے لئے معاف کر دیا ہے۔ اور میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس نے میری طرف ہاتھ دراز کیا (زیادتی کا) جب اس کی نادانی کے ساتھ میرا حوصلہ ظاہر ہوا ہے۔ میں نے اس کی برائی کو اسی پر واپس لوٹا دیا ہے اور اپنے احسان کو بھی لہٰذا وہ دوسرے جرم کے باوجود خوش ہو گیا ہے میں نے صبح کی ہے اس حال میں کہ ثواب بھی کمایا ہے اور تعریف بھی اور اس نے صبح کی ہے اس حال میں کہ گناہ بھی کمایا ہے اور بدنامی بھی۔

پس گویا کہ احسان اسی کا تھا اور میں برائی کرنے والا تھا اس کے ساتھ حوصلہ کرنے میں وہ ہمیشہ مجھ پر ظلم کرتا رہا ہے اور میں اس پر رحم کرتا رہا یہاں تک کہ میں اس کے ظلم سے رو پڑا ہوں۔

۷۴۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ہمیں شعر سنائے ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے محمد بن خلف نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ہارون بن محمد ابوعبداللہ قرشی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے اسحاق بن شعیب بن ابراہیم بن محمد بن طلحہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے میرے چچا یونس بن ابراہیم نے جو کہ کلام ہے محمد بن عیسیٰ بن طلحہ بن عبداللہ کا۔

فلا تعجل على احد بظلم
فان الظلم مرتعه وخيم
ولاتفحش وان بليت ظلما
على احد فان الفحش لوم
ولا تقطع اخالک عند ذنب
فان الذنب يغفره الكريم
ولكن دار عورته برفق
كما قد ترقع الخلق القديم
ولا تجزع لريب الدهر واصبر
فان الصبر في العقبى سليم

(۷۴۹۱)......(۱) كلمة غير مقروءة

فما جزع یغنی عنک شیئاً

ولا مافات ترجعه الهموم

کسی پر بھی ظلم کرنے میں جلد بازی نہ کر بے شک ظلم کی چراگاہ بڑی بھاری (اور خطرناک ہے) اور نہ بکواس کرتو، اگر چہ توظلم میں مبتلا کیا جائے۔ کسی ایک کے خلاف بھی بے شک گالی اور بیہودہ بکواس کمینگی ہے۔

کسی بھی گناہ یا غلطی کرنے پر اپنے بھائی سے قطع تعلق نہ کر بے شک گناہ کو رب کریم بخش دیتا ہے بلکہ اس کے عیب کو نرمی کے ساتھ تبدیل کر جس طرح آپ پرانے کپڑے کو پیوند لگاتے ہیں اور حوادث زمانہ سے نہ گھبرا بلکہ صبر کر بے شک صبر آخرت کی سلامتی دینے والا ہے۔

کوئی گھبرانا ایسا نہیں ہے جو تجھے کوئی فائدہ دے

اور نہ ہی فکر و غم تلافی مافات کر سکتے ہیں

ایمان کا پچاسواں شعبہ
تمسک بالجماعۃ
جس طریقے پر مسلمان جماعت ہو اسی کے ساتھ تمسک کرنا (یعنی اس کو مضبوطی سے تھامنا)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً و لاتفرقوا. (آل عمران ۱۰۳)

مضبوطی کے ساتھ اللہ کی رسی کو تھام لو اجتماعی طور پر اور مت بکھرو (تفرقہ نہ کرو)۔

۷۴۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے ان میں جو اس نے پڑھی مالک پر سہیل بن ابوصالح سے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو خبر دی جریر نے ان کو سہیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے تین چیزوں کو پسند کیا ہے اور تین کو تمہارے لئے ناپسند کیا ہے۔ یہ کہ تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کرو۔ اور یہ کہ تم سب کے سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو جدا جدا نہ ہو۔ اور یہ کہ تم اس شخص کی خیر خواہی کرو جو تمہارے معاملے کا ولی اور حکمران بنے۔ اور ناپسند کیا تمہارے واسطے قیل قال کو۔ کثرت سوال کو۔ اضاعت مال کو۔

۱.....قیل قال سے مراد غیر ضروری بات اور محبت کرنا۔

۲.....بلاوجہ مسئلے پوچھنا اور کٹ حجتی کرنا۔

۳.....مال ضائع کرنا اسراف۔

مالک کی روایت میں **و لاتفرقوا** کے الفاظ نہیں ہیں۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے جریر کی حدیث سے۔

پانچ احکامات:

۷۴۹۴:.....ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے ان کو حارث اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم کرتا ہوں ان پانچ کا اللہ نے مجھ کو بھی حکم دیا ہے۔ (۱) جماعت (۲) سمع (۳) اطاعت (۴) عبادت (۵) جہاد فی سبیل اللہ۔ جو شخص جماعت سے ایک بالشت جدا ہو گیا اس نے اسلام کا حلقہ اور کڑا گردن سے اتار پھینکا، یا ایمان کا اپنی گردن سے، یا ایمان کا اپنے سر سے مگر یہ کہ وہ رجوع کرلے اور وہ شخص جو جاہلیت کا دعویٰ کرے (یا جاہلیت کی پکاریں پکارے) پس وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ کہا گیا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ شخص نماز پڑھے اور روزہ بھی رکھے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اگرچہ نماز پڑھے اور روزہ بھی رکھے۔ تم لوگ اللہ کی پکار پکارو جس کے ساتھ اس نے تمہارا نام رکھا تھا۔ مسلمین۔ مؤمنین۔ عباد اللہ۔

(۷۴۹۳).....اخرجه مسلم (۱۷۱۵) ومالک فی الکلام (۲۰) من طریق سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة مرفوعاً.

(۷۴۹۴).....إسناده صحیح اخرجه احمد (۳۴۴/۵) والترمذی (۲۸۶۳) وقال ابوعیسی: (هذا حدیث حسن صحیح غریب)

عصبیت کے پرچم تلے:

۷۴۹۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو یوسف بن عبید نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو زیاد بن ابو رباح قیسی نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (امیر وخلیفہ) کی اطاعت سے نکل جائے اور (مسلمانوں کی) جماعت سے جدا ہو جائے، پھر وہ اسی حالت پر مر جائے تو یہ موت جاہلیت کی موت ہے۔ اور جو شخص میری امت سے نکل گیا امت کے کسی نیک یا بد کے ظلم کرنے کی وجہ سے اس نے نہیں شرم کی۔ یا۔ کہا تھا نہیں لحاظ کیا امت کے مؤمن کے۔ اور اس نے ذی عہد سے بھی وفا نہیں کی وہ مجھ سے نہیں ہے (ذی عہد خلیفہ وامیر جس کی بیعت کر کے اس نے اطاعت کا عہد کیا تھا) اور جو شخص اندھی تقلید (یا اندھے پن) کے جھنڈے تلے مارا گیا جو عصبیت کے لئے غصہ ہوا اور عصبیت کی نصرت کی اور عصبیت کی دعوت دی۔ اس کا قتل جاہلیت ہے۔

یا یوں کہا تھا کہ اس کی موت جاہلیت کی موت کی طرح ہے۔ یہ شک ابو محمد کا ہے۔

(جاہلیت اسلام سے پہلے دور کا نام ہے عصبیت کے پرچم تلے مرنے والے کی موت کو جاہلیت کی موت کہنے کا مطلب یہ ہے اس کی موت حرام موت ہے اسلام میں جس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔) (مترجم)

۷۴۹۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد صیرفی نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو زیاد بن رباح نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص (خلیفہ وامیر کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت کو چھوڑ گیا اس کے بعد وہ مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اور جو شخص اندھے پرچم تلے مارا گیا (یعنی تقلید میں) جو عصبیت کے لئے جذباتی ہوتا ہے اور عصبیتؔ کے لئے لڑتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہے اور جو شخص نکلا (جس نے خروج کیا) میری امت کے خلاف اس نے مارنا شروع کیا امت کے نیک کو بھی اور بد کو بھی امت کے مؤمن کا لحاظ بھی نہیں کیا اور نہ اس کے ذی عہد کے ساتھ وفا کی (نہ اس نے وعدہ پورا کیا کسی سے) اور نہ وفا کی اس شخص کے ساتھ جس سے عہد کر رکھا ہے پناہ لے رکھی یہ اس کو بھی مارتا ہے) وہ شخص مجھ سے نہیں ہے اس کو مسلم نے حدیث مہدی بن میمون سے ذکر کیا ہے۔

امیر کے ناپسندیدہ رویہ پر صبر کیجئے:

۷۴۹۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوبکر اھوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حجاج بن منہال نے اور عارم نے اور سلیمان بن حرب اور مسدد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی حماد بن زید نے جعد بن ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ کہا مسدد نے ان کو خبر دی حماد بن زید نے ان کو جعد نے ان کو ابوعثمان نے ان کو ابورجاء عطاردی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے امیر سے کوئی ایسی بات دیکھے (یعنی ایسا رویہ) جس کو وہ پسند نہ کرے۔ تو اسے چاہئے کہ وہ صبر کرے اس لئے کہ جو شخص بھی جماعت سے ایک بالشت بھر بھی دور مر جاتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

۷۴۹۸:......فرمایا کہ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالوارث نے ان کو جعد نے ان کو ابوعثمان نے ان کو

(۷۴۹۵)......أخرجه مسلم فی الإمارة (۵۳) وأحمد (۲/۳۰۶ و ۴۸۸) والنسائی (۷/۱۲۳)

(۷۴۹۶)......أخرجه مسلم فی الإمارة (۵۴) وراجع تعليقنا السابق.

(۷۴۹۷)......أخرجه البخاری (۷۰۵۴) و (۷۱۴۳) ومسلم فی الإمارة (۵۵) و (۵۶) والدارمی (۲/۲۴۱) وأحمد (۱/۲۷۵، ۲۹۷ و ۳۰۱) والبیهقی (۷/۱۵۷) وابن أبی عاصم مختصراً (۱۱۰۱) من طریق الجعد أبی عثمان به.

ابورجاء نے ان کو ابن عباس نے ان کو حدیث کو مرفوع کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پھر حدیث ذکر کی ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابونعمان عارم نے حماد سے۔

اطاعت امیر پر اجر:

۷۴۹۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو خبر دی عبداللہ بن سالم نے ان کو خبر دی محمد بن ولید بن عامر نے ان کو فضیل بن فضالہ نے یہ حبیب بن عبید نے حدیث بیان کی ہے انہوں نے مقدام سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اپنے امیروں کی اطاعت کرو۔ (یعنی حکمرانوں کی) اگر وہ تمہیں حکم دیں اس کا جو کچھ میں تمہارے پاس لے کر آیا ہوں۔ (دین) بے شک ان کو (تمہارے لئے دینی حکم کرنے پر) اجر ملے گا اور تمہیں ان کی (دینی امور میں) اطاعت کرنے پر اجر ملے گا اور اگر وہ تمہیں ایسی چیز کا حکم دیں جو میں تمہارے پاس لے کر نہیں آیا ہوں تو وہ (غیر دینی امور کا) حکم کرنا ان کے اوپر وبال ہوگا اور تم اس سے بری ہوں گے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے ملو گے تو تم کہو گے کہ اے ہمارے رب! ظلم نہیں ہے یعنی ہم نے زیادتی نہیں کی تھی اور وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے زیادتی نہیں کی تھی۔ آپ نے ہماری طرف رسول بھیجے تھے ہم نے رسولوں کی اطاعت کی تھی تیرے حکم کے ساتھ، اس کے بعد آپ نے ہمارے اوپر ان کے خلیفے اور جانشین بھیجے تھے ہم نے ان کی بھی اطاعت کی تھی تیری اجازت کے ساتھ، اور آپ نے ہمارے اوپر امیر وحکمران بنائے تھے ہم نے ان کی اطاعت کی تھی تیری اجازت کے ساتھ۔ وہ فرمائے گا کہ تم نے سچ کہا وہ ذمہ داری ان پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔

حاکم ورعایا کی ذمہ داری:

۷۵۰۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو علقمہ بن وائل نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور فرمایا کہ اے اللہ کے نبی یہ فرمائیے کہ اگر ہمارے اوپر امیر وحکمران کھڑے ہو جائیں۔ وہ ہم سے اپنا حق مانگیں (یعنی اطاعت) اور ہمارا حق ہمیں نہ دیں (یعنی ہماری حفاظت نہ کریں وغیرہ وغیرہ) تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سائل سے منہ پھیر لیا اس نے دوبارہ سوال کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر آپ نے منہ پھیر لیا پھر اس نے جب دوسری یا تیسری بار پوچھا تو اشعث بن قیس نے اس کے دامن کو پکڑ کر کھینچا یعنی منع کیا سوال کرنے سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اسمعوا و اطیعوا فانما علیه ماحمل و علیکم ما حملتم.

تم اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو بے شک وہ اس چیز کا ذمہ دار وہی ہے جس کا وہ ذمہ دار بنایا گیا اور تمہارے اوپر وہ لازم ہے جس کی تم ذمہ داری دیئے گئے ہو۔ (کیونکہ ان پر ان کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارا بوجھ۔)

(۷۴۹۹)......حدیث حسن قال فی المجمع (۵/۲۲۰) رواه الطبرانی وفیه إسحاق بن إبراهیم بن زبریق وثقه أبو حاتم وضعفه النسائی وبقیة رجاله ثقات ورواه ابن أبی عاصم فی السنة (۱۰۴۸) من طریق أبی تقی عبدالحمید بن إبراهیم ثنا عبدالله بن سالم ثنا الزبیدی ثنا الفضیل بن فضالة به.

قال الحافظ فی التقریب أبوتقی عبدالحمید بن إبراهیم صدوق إلا أنه ذهبت کتبه فساء حفظه.

فالحدیث بمجموع هذین الطریقین حسن إن شاء الله.

(۷۵۰۰)......أخرجه مسلم (۱۸۴۶) والبیهقی (۸/۱۵۸)

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن بشار سے۔

۷۵۰۱:......اور ہم نے حذیفہ بن یمان کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ کی کئی احادیث میں ان ائمہ وخلفاء کے بارے میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ساتھ ہدایت نہیں پکڑیں گے اور آپ کی سنت کو اپنا معمول نہیں بنائیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ تم ان کا حکم سننا اور امیر کی اطاعت کرنا اگرچہ وہ تیری پیٹھ پر مارے اور تیرا مال چھین لے پس تم سنو اور اطاعت وفرمانبرداری کرو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے حکمران:

۷۵۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو احمد بن سہل نے وہ کہتے ہیں اور ہمیں خبر دی ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے محمد بن بشار نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے انہوں نے ضبہ بن محصن سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا عنقریب تمہارے اوپر میرے بعد کچھ امیر مقرر کئے جائیں گے ان میں سے بعض کو تم پہچانو گے اور بعض کو نہیں پہچانو گے جو شخص ناپسند کرے گا بری ہوگا اور جو شخص انکار کرے گا وہ بچ جائے گا مگر جو راضی ہوا اور تابع داری کی۔

لوگوں نے کہا یارسول اللہ! کیا ہم ان کے ساتھ قتال نہ کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ نہیں جب تک وہ نماز پڑھیں حضرت قتادہ فرماتے ہیں۔ یعنی جس شخص نے اپنے دل سے انکار کیا اور اپنے دل سے ناپسند کیا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن بشار کی حدیث سے۔ اور ہم نے ایک دوسری وجہ سے روایت کی ہے حسن سے کہ انہوں نے فرمایا جس نے اپنی زبان سے انکار کیا وہ بری ہوا اور تحقیق اس کا زمانہ چلا گیا اور جس نے اپنے دل سے ناپسند کیا تحقیق اس کا یہی زمانہ آگیا۔

۷۵۰۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عمرو بن سنان نے ان کو احمد بن ابوشعیب حرانی نے ان کو ابو موسیٰ بن اعین نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابوالبختری نے وہ کہتے ہیں۔ حضرت حذیفہ سے کہا گیا کیا کہ کیا تم معروف کا حکم نہیں کرتے اور منکر سے نہیں روکتے؟ انہوں نے کہا کہ بے شک امر بالمعروف کرنا اور نہی عن المنکر کرنا بہت اچھی بات ہے لیکن یہ سنت نہیں ہے کہ تم اپنے امام وامیر پر ہتھیار اٹھالو۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ:

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ امام یعنی خلیفہ وامیر عادل کی اطاعت واجب ہے اور اس کی مخالفت کرنا حرام ہے اور اس کے عہد پر اور عقد بیت پر قائم رہنا فرض ہے اور ظالم خلیفہ وحکمران کے بارے میں جس نے یہ قول کیا ہے کہ فاسق ہونا امامت وخلافت کے منافی نہیں ہے اس نے ان مذکورہ احادیث کے ظاہر سے حجت پکڑی ہے اور کہا ہے کہ یہ احادیث اطاعت کے واجب کرنے پر ناطق ہیں عادل کے لئے بھی اور ظالم کے لئے بھی اور اس نے اس میں تفصیلی کلام کیا ہے۔

اور جس نے یہ قول کیا ہے کہ فاسق ہونا امامت کے منافی ہے۔ اس نے یہ کہا ہے کہ امام ظالم کا ذکر امام عادل کے ذکر سے منفرد اور الگ ہے۔

(۷۵۰۱)......أخرجه مسلم فى الإمارة (۵۲) وأبو داود (۴۲۴۴)

(۷۵۰۲)......أخرجه مسلم فى الإمارة (۶۲) و (۶۴) وأبو داود (۴۷۶۰) و (۴۷۶۱) والترمذى (۲۲۶۵) وأحمد (۲۹۵/۶ و ۳۰۲ و ۳۲۱) من طريق الحسن عن ضبة بن محصن العنزى عن أم سلمة مرفوعاً

مگر یہ ہے کہ امام ظالم حکمران ہے محض اپنے حکم کی صورت میں اور اپنے ظاہر حال کے اعتبار سے اس لحاظ سے نہیں کہ وہ امام عادل کی طرح مطلقاً امام ہے۔ اور ہم نے سمجھ لیا ہے کہ خلیفہ غیر عادل سے الگ تھلگ ہو جانا اور اس کی اطاعت چھوڑ دینا جب جماعت کو نقصان پہنچائے بغیر ممکن نہ ہو تو اس کی اطاعت واجب ہے اور اس بات میں دلیل ہے اس چیز کی کہ اس الگ ہونا اطاعت کا چھوڑ دینا جب نقص جماعت کے بغیر ممکن ہو تو اس کی مفارقت واجب ہے (یعنی اس کو چھوڑنا اور الگ ہونا۔)

اور مفارقت جماعت کا معنی یہ ہے کہ جمہور جب یہ سمجھتے ہوں کہ امام کا فسق ایسا ہے جو اس کی امامت کا منافی نہیں ہے اور دوسرے کچھ لوگ ایسے ہوں جو یہ کہیں اس کا فسق امامت کے منافی ہے، تو اس مختصر سی جماعت اور گروہ کو چاہئے کہ وہ اس بھید کو ظاہر نہ کریں جو ان کے دلوں میں ہے، اس لئے کہ جمہور ان کی مخالفت کریں گے اور ان کی رائے کو روک دیں گے جس کی وجہ سے یا تو تفرقہ پڑے گا یا پھر امام کی طرف سے ان کو نقصان پہنچے گا کیونکہ اس کو جمہور کی حمایت حاصل ہوگی۔ لہٰذا وہ انجام و نتیجے کے اعتبار سے ایسی آزمائش اور ایسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے جس کا مقابلہ کرنے کی ان کو سکت نہیں ہوگی اور یہ چیز ایسی ہے۔ جس سے وہ منع کئے گئے ہیں یہ چیز ان کے لئے ممنوع ہے۔

اور اسی طرح ہے یہ بات کہ اگر اہل رائے یہ سمجھتے ہیں کہ امام و خلیفہ کا فسق ایسا ہے جو کہ اس کی امامت کے منافی ہے۔ مگر وہ ایسے ہیں کہ اس کی مخالفت کرنا ان کے لئے ممکن نہیں ہے، اس لئے کہ فوج اور لشکر انہوں نے ترتیب دیا ہے۔ اگر وہ ان لشکریوں کے آگے اپنی رائے کا اور اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہیں تو پریشانی کا اختلاف و انتشار کا شکار ہو جائیں گے اور فوجی لشکر پھر جائیں گے ان سے۔ جس کے نتیجے میں فتنہ برپا ہو جائے گا۔ لہٰذا ایسی صورت میں ان کے لئے سبیل یہ ہے کہ وہ خاموشی اختیار کرلیں اور جماعت کو لازم پکڑیں۔

اس کے بعد شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔ اس بارے میں کہ خلیفہ اگر نماز قائم کرے تو اس کے پیچھے نماز ادا کرنا اور اگر زکوٰۃ و صدقات وصول کرے تو اس کے پاس جمع کرنا۔ اور وہ جس کو قاضی مقرر کرے اس کے پاس فیصلے لے جانا اور اس سے فیصلے کروانا، اور اگر وہ اعلان جہاد کرے تو اس کے ساتھ مل کر اس کی ماتحتی میں جہاد کرنا کفار کے ساتھ۔ اگرچہ اس کو اس کی طرف ادا کرنے یا اس کے ماتحتی میں ادا کرنے میں ادا کی ہوئی چیز کی توہین بھی ہو مثلاً قصداً قتال ہے، اور اگر امیر کا ارادہ ادا کروانے میں اس چیز کو اس کے حق سے ہٹا کر ناحق کرنے کا ہو تو، انسان اہل حق کی اعانت و امداد کرے ہاں مگر یہ کہ اہل حق بھی کمزور ہوں تو پھر اس کے ساتھ جہاد پر جانے سے بیٹھے رہنے کا کوئی حیلہ و بہانہ کرے اگر اس میں اس کا عذر مان لیا جائے تو ٹھیک ہے اور اگر اس کا عذر بھی نہ مانا جائے تو پھر وہ امام کے ساتھ نکلے اور تیر اندازی شمشیر زنی نیزہ باری کو باقی رکھے جس قدر استطاعت رکھے۔

اطاعت لازم ہے:

۷۵۰۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن زہری نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو علی بن محمد مصری نے ان کو روح بن فرح نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوصالح سمان نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

علیک با لطاعة

لازم پکڑو تم اطاعت کو۔

(۷۵۰۳)......(۱) فی ب (یخلعوه)

(۷۵۰۴)......أخرجه النسائی (۷/ ۱۴۰) من طریق یعقوب بن عبدالرحمن بن وإسناده صحیح.

۷۵۰۵:......اور اہوازی کی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ تم اپنے اوپر لازم کرلو حکم سننے کو اور اس کی اطاعت کرنے کو اپنی خوشی میں بھی اور اپنی ناپسندیدگی میں بھی اپنی تنگدستی اور اپنی فراخ دستی میں اور اس صورت میں جب تجھ پر کسی کو ترجیح دی جائے۔

اس کو مسلم نے راویت کیا ہے سعید بن منصور سے اور قتیبہ نے یعقوب سے۔

۷۵۰۶۔......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابو معمر نے ان کو عبدالوارث نے ان کو محمد بن جحادہ نے ان کو ولید بن عبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن البھی نے ان کو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امیر وحکمران ہوں گے (ایسے بھی) جن کی طرف دل مطمئن ہوں گے چمڑے جن کے لئے نرم ہوجایا کریں گے۔ اس کے بعد تمہارے اوپر ایسے حکمران آئیں گے جن سے دل تنگ ہو جائیں گے اور ان سے چمڑے (خوف سے) سکڑ جائیں گے۔ اور کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم ان لوگوں سے لڑیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک وہ نماز کو قائم کریں۔

۷۵۰۷:......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کو یحییٰ بن یعلی نے ان کو ان کے والد نے ان کو غیلان نے ان کو قیس ہمدانی نے یعنی ابن وہب نے کہ انہوں نے سنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے اکابر نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم اپنے حکمرانوں کے نہ تو نسوں کی بحث کریں نہ ان کے ساتھ دھوکہ کریں اور نہ ہی ان کی نافرمانی کریں اور یہ کہ ہم اللہ سے ڈریں اور یہ کہ ہم صبر کریں بے شک معاملہ قریب ہے۔

لوگوں کی اصلاح امیر ہی کے ذریعہ ممکن ہے:

۷۵۰۸:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن عباس نے ان کو شریح بن نعمان نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو لیث نے وہ کہتے ہیں کہ کہا علی بن ابو طالب نے۔ فرمایا لوگوں کی اصلاح امیر وحکمران ہی کرتا ہے خواہ نیک ہو یا بد ہو۔ لوگوں نے کہا یا امیر المؤمنین نیک تو اصلاح کرے گا مگر برا کیسے کرے گا؟ فرمایا کہ فاجر اور برے کے ذریعے اللہ تعالیٰ راستوں کو محفوظ بنائے گا۔ اس کے ذریعے دشمن کے ساتھ جہاد کیا جائے گا۔ اس کے پاس مال فئ کھنچ کر آئے گا اس کے ذریعے حدود قائم کی جائیں گی اس کے ذریعے بیت اللہ کا حج کیا جائے گا جس میں مسلمان امن کی حالت میں اللہ کی عبادت کریں گے یہاں تک کہ اس کا اجل آجائے۔

۷۵۰۹:......ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو غسان بن مفضل نے ان کو معاویہ علائی نے ان کو عمر بن علی نے ان کو سفیان بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ ایاس بن معاویہ نے کہا لوگوں کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں۔ کہ ان کے راستے سفر کے لئے محفوظ ہوں۔ ان کے فیصلوں کو ترجیح دی جائے یہاں تک کہ قاضی ان میں انصاف کرے اور ان کے لئے پل باندھے جائیں جو ان کے اور دشمن کے درمیان ہوں ان امور کو جب بادشاہ قائم کردے تو اس کے ماسوا کو لوگ اپنے ذمے لے لیں گے اور جس کو بادشاہ ترجیح دے اور دیگر ہر چیز جس کو وہ ناپسند کریں گے سب برداشت کرلیں گے۔

۷۵۱۰:......ہمیں خبر دی ابو منصور عبدالقاہر بن طاہر فقیہ نے ان کو ابو اسحٰق ابراہیم بن احمد براری نے ان کو حسن بن علی طوسی نے ان کو زبیر بن بکار نے ان کو مبارک طبری نے اس نے سنا ابو عبداللہ وزیر سے اس نے سنا ابو جعفر امیر المؤمنین المنصور سے وہ اپنے بیٹے المہدی منصور سے کہتے

(۷۵۰۵)......أخرجه مسلم (۱۸۳۶)

(۷۵۰۶)......فی الأصل علیهم و التصحیح من مسند أحمد

ہیں اے ابوعبداللہ جب بھی کسی معاملے کا ارادہ کرو تو اس میں خوب غور وفکر کرو بے شک عاقل کی سوچ اس کا آئینہ ہوتی ہے اس کو اس کا اچھا و برا دکھاتی ہے۔ اے ابوعبداللہ خلیفہ کی اصلاح تقویٰ کرتا ہے بادشاہ کی اصلاح اطاعت کرتی ہے۔ رعایا کی اصلاح عدل وانصاف کرتا ہے سب لوگوں سے بڑا معاف کرنے والا وہی ہوتا ہے جو سزا دینے پر سب سے زیادہ قدرت رکھتا ہے سب لوگوں سے بڑا ناقص العقل وہ ہوتا ہے جو اپنے سے کمزور پر ظلم کرتا ہے۔

فصل:.....جماعت کی اور اتفاق کی فضیلت، اختلاف اور تفرقہ کی کراہت وناپسندیدگی اور بادشاہ کی تعظیم وتکریم کے بارے میں احادیث

۷۵۱۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن شجاع صوفی نے جامع المنصور میں، ان کو ابوبکر بن انباری نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو حسین بن محمد مروزی نے ان کو زیاد بن علاقہ نے ان کو عرفجہ بن شریح نے اشجعی[لہ] نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عنقریب میرے بعد فتنے وفساد ہوں گے تم لوگ جس کو دیکھو کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تفریق وجدائی پیدا کرتا ہے۔ حالانکہ وہ سب متفق ہیں پس اس کو قتل کر دو لوگوں میں سے وہ جو کچھ بھی ہو۔

صوفی کی روایت میں اسلمی کا ذکر نہیں ہے۔ اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عرفجہ بن شریح سے فقط اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے صحیح میں دوسرے طریق میں شیبان سے۔

۷۵۱۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن محمد بن زید عدل نے ان کو ابوالازہر محمد بن ازہر بن منیع نے ان کو عبدالحمید حمانی نے ان کو زیاد بن علاقہ نے ان کو عرفجہ اشجعی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب میرے بعد فتنے اور فساد ہوں گے تم جس شخص کو دیکھو کہ وہ جماعت سے جدا ہو گیا ہے پس گویا کہ اس نے میری امت میں مفارقت وجدائی ڈالی ہے۔ اس کو قتل کر دو خواہ وہ کوئی بھی ہو بے شک اللہ کی (تائید ونصرت والا) کا ہاتھ جماعت کے اوپر ہے۔

بے شک شیطان جماعت کی مفارقت کے ساتھ ٹھوکریں مارتا ہے (یعنی خوش ہو کر ناچتا ہے) ایک بار علی جملۃ فرمایا تھا اور پہلے مع الجملۃ مذکور ہے اور ہمارے شیخ نے کبھی حمانی وزیادہ کے درمیان میں یحییٰ بن ایوب بجلی کوفی کے بغیر بھی بیان کیا۔

۷۵۱۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو حسن بن علویہ قطان نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو ابویحییٰ حمانی نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو زیاد بن علاقہ نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے اور ابوعلی رود باری نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس بن یعقوب اصم نے ان کو ابوعتبہ احمد بن فرج نے ان کو بقیہ نے ان کو معان بن رفاعہ نے ان کو وہاب بن

(۷۵۱۱).....أخرجه مسلم في الإمارة (۵۹) وأبوداود (۴۷۶۲) وأحمد (۳۴۱/۴) والطيالسي (۱۲۲۴) والبيهقي (۱۶۸/۸) وابن حبان في الإحسان (۴۳۸۹) والديلمي في الفردوس (۳۴۳۴) والحاكم (۱۵۶/۲) وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبي.

(لہ).....في الأصل الأسلمي وما أثبتناه من التقريب.

(۷۵۱۴).....أخرجه ابن ماجه (۲۳۰) و (۳۰۵۶) والدارمي (۷۴/۱) وأحمد (۲۲۵/۳) و (۸۰/۴ و ۸۲) و (۱۸۳/۵) وإسناده حسن.

بخت نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین چیزیں ہیں ان میں خیانت داخل نہ کی جائے۔ (ایمان دار دل میں۔) اللہ کے لئے خالص عمل کرنے میں۔ صاحب حکم کی خیر خواہی میں، مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنے میں۔ بے شک ان کی دعا ان کے ماسوا کا احاطہ کرتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام کو وصیت:

۷۵۱۵:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو محمد بن مبارک نے ان کو معاویہ بن یحییٰ ابو مطیع نے ان کو بحیر بن سعد نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو وعظ فرمایا جو کہ بہت زبردست وعظ تھا جس سے لوگوں کی آنکھیں بہنے لگیں جس سے دل ھل گئے، کسی کہنے والے نے کہہ دیا کہ یہ تو الوداع کہنے اور رخصت ہو جانے والے کے وعظ جیسا وعظ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اوپر لازم کرلو سننے کو اور اطاعت کرنے کو اس شخص کی جس کو اللہ تعالیٰ تمہارے معاملے کا والی مقرر کردے اگر چہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو خبردار عنقریب دیکھ لے گا جو تم میں سے باقی رہا کثیر اختلاف جو شخص تم میں سے اس کیفیت کو پالے لازم ہے اس پر میری سنت اور میری خلفاء کی سنت۔ وہ ہدایت یافتہ ہوں گے اس کو تم داڑھوں کے ساتھ مضبوط پکڑنا۔ اور بچانا تم اپنے آپ کو نو پیدا امور سے بے شک وہ ضلالت و گمراہی ہیں۔ اور ایسے ہی کہا ہے (درج ذیل روایت کے راوی نے۔)

۷۵۱۶:......ہمیں خبر دی ابو القاسم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ حرفی نے ان کو حبیب بن حسن بن داؤد قزاز نے بطور املاء کے ان کو ابراہیم بن عبداللہ مسلم بصری نے ان کو ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے ان کو ثور یعنی ابن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی نے ان کو عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی اس کے بعد وہ ہماری طرف منہ کرکے بیٹھ گئے۔ اور پھر ہمیں بہت زبردست وعظ فرمایا جس سے آنکھیں بہنے لگیں اور اس دل ڈر گئے کسی کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ! ایسے لگتا ہے جیسے کہ یہ رخصت ہو کر جانے والے کی نصیحت ہے؟ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کوئی وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور (امیر وخلیفہ کی) بات سننے اور اس کے حکم کی اطاعت کرنے کی، اگر چہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ بے شک تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا پس تم لوگ میری سنت کو اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کو لازم پکڑنا اور ان کو داڑھوں کے ساتھ مضبوط پکڑنا اور نئے کھڑے ہوئے امور سے اپنے آپ کو بچانا بے شک ہر نئی چیز گمراہی ہوگی۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وصیت:

۷۵۱۷:......ہمیں خبر دی ابو القاسم زید بن ابو ہاشم علوی نے ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو مسیّب بن رافع نے ان کو ذر نے ان کو بشیر بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھ نکلے تو ہم نے کہا کہ آپ ہمیں وصیت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ جماعت کو لازم پکڑو بے شک اللہ تعالیٰ امتِ محمد کو گمراہی پر ہرگز جمع نہیں کرے گا یہاں تک کہ نیک آرام واستراحت پالے یا بدکردار سے آرام چھٹکارا پالیا جائے (یعنی جب نیک و بد سب مرجائیں قیامت آجائے۔)

۷۵۱۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عیاش بن تمیم سکری نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو بقیہ

(۷۵۱۵)......اخرجه ابو داؤد (۴۶۰۷) والترمذی (۲۶۷۶) وابن ماجه (۴۲) والدارمی (۱/۴۴) واحمد (۴/۱۲۶ و ۱۲۷)

(۷۵۱۶)...... راجع تعليقنا السابق.

نے ان کو صفوان بن عمرو نے ان کو خبر دی راشد بن سعد نے ان کو ثوبان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ثوبان نا شکروں میں سکونت نہ کرنا بے شک ناشکروں میں رہنے والا ایسا ہے جیسے قبرستان میں رہنے والا۔

۷۵۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حنبل بن محمد نے ان کو عبداللہ بن عبدالجبار خبایری نے ان کو ابومہدی سعید بن سنان نے ان کو راشد بن سعد نے اس نے ثوبان (رسول اللہ کے) غلام سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے ثوبان مت سکونت کرنا ناشکروں میں بے شک ناشکروں میں رہنے والا ایسے ہے جیسے قبرستان میں رہنے والا اور تم دس آدمیوں کے اوپر بھی امیر نہ بننا بے شک جو شخص دس آدمیوں پر امیر بنا قیامت کے دن ایسے آئے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھا ہوا ہوگا اس کو حق نے توڑ کر چھوڑ رکھا ہوگا یا ظلم نے اس کو چیر پھاڑ رکھا ہوگا۔ (یعنی یا تو کسی کی حق تلفی کی ہوگی یا کسی پر ظلم کیا ہوگا۔)

۷۵۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو داؤد بن عبدالرحمن نے ان کو ابوعبداللہ بصری نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو سلمان فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برکت تین چیزوں میں ہے۔ جماعت میں (وحدت واتفاق) ثرید میں (شوربا گوشت میں بھیگی ہوئی روٹی) اور سحری کے کھانے میں۔

جماعت کی اہمیت:

۷۵۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو عیسیٰ بن عبداللہ طیالسی نے ان کو محمد بن عمران بن ابولیلیٰ نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل بجلی نے ان کو عمران نے ان کو محمد بن ابولیلیٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو حکم نے ان کو مقسم نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ بیٹھ کر نمک چبانا مجھے زیادہ محبوب ہے اکیلے بیٹھ کر فالودہ کھانے سے۔

۷۵۲۲:...... ہمیں خبر دی ابومحمد موصلی نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابواحمد فراء نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوالعباس عبداللہ بن عبدالرحمن بن حماد عسکری نے بغداد میں ان کو محمد بن عبیداللہ بن یزید نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو زید بن وہب نے ان کو عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک تم لوگ عنقریب میرے بعد (بعض کو بعض پر) ترجیح دینے کا سلوک اور کچھ دیگر ایسے امور جن کو تم ناپسند کرو گے وہ دیکھو گے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! ایسی صورت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا اللہ نے ان لوگوں کا جو حق بنایا ہے وہ ان کو دیجئے اور اپنا حق اللہ سے مانگئے۔

اور یعلی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

بے شک حالت یہ ہے کہ عنقریب ترجیحی سلوک ہوگا۔ اور کچھ دیگر ایسے امور جن کو تم ناپسند کرو گے۔ انہوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا کرے وہ شخص جو اس حالت کو ہم میں سے پالے؟ فرمایا کہ تم وہ حق ادا کرتے رہو جو تمہارے اوپر ہے اور جو تمہارے لئے ہے وہ اللہ سے مانگو۔

(۷۵۲۰)...... قال في المجمع (۳/۱۵۱) رواه الطبراني في الكبير (۶۱۲۷) وفيه أبو عبدالله البصري قال الذهبي لا يعرف وبقية رجاله ثقات.

(۷۵۲۲)...... أخرجه البخاري (۳۶۰۳) و (۷۰۵۲) والترمذي (۲۱۹۰) وأحمد (۱/۳۸۴ و ۳۸۷ و ۴۳۳) والطيالسي ۲۹۷

امیر کو گالی نہ دی جائے:

۷۵۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن موسیٰ سنی سے مقام مرو میں ان کو ابوالموجہ محمد بن عمرو نے ان کو عبدان بن عثمان نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو قیس بن وہب ہمدانی نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اکابر نے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ میں سے تھے ہمیں منع کیا تھا کہ اپنے امیروں کو گالیاں نہ دینا نہ ان کے ساتھ دھوکہ کرنا۔اور نہ ہی ان کی نافرمانی کرنا۔اللہ سے ڈرتے رہنا اور صبر کرتے رہنا بس بے شک معاملہ قریب ہے (یعنی قیامت قریب ہے۔)

۷۵۲۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبدالعزیز بن اسماعیل بن عبیداللہ نے یہ کہ سلیمان بن حبیب نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابوامامہ باہلی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ ضرور توڑی جائیں گی اسلام کی کڑیاں ایک ایک کڑی کر کے جوں ہی کوئی ایک کڑی ٹوٹے گی تو لوگ اس کے قریب والی کڑی کو مضبوط پکڑلیں گے ان کڑیوں میں سے جو سب سے پہلے توڑی جائے گی وہ حکم وفیصلہ ہوگا اور ان میں سے آخری ٹوٹنے والی کڑی نماز ہوگی۔

عرب کی ہلاکت:

۷۵۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن بن محمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کو ابراہیم بن اسحاق بن ابوالعنبس قاضی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو شبیب بن غرقدہ نے ان کو مستظل بن حصین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عمر بن خطاب سے وہ کہتے ہیں کہ تحقیق میں جانتا ہوں رب کعبہ کی قسم ہے کہ عرب کب ہلاک ہوں گے بار بار کہتے رہے۔فرمایا کہ جب ان کے امور کی سیاست وہ لوگ کریں گے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ امر جاہلیت میں گھسے ہوں گے۔امام احمد نے فرمایا کہ اس کی تفسیر مندرجہ ذیل میں ہے۔

۷۵۲۶:......ہمیں خبر دی ابوذر محمد بن ابوالحسین بن ابوالقاسم واعظ نے ان کو محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد بیہقی نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے کہا کہ اے ابوسلیمان! بے شک یہ ہمارے امیر وحکمران ایسے ہیں کہ ان کے پاس دو میں سے ایک چیز بھی نہیں ہے نہ تو ان کے پاس اہل اسلام والا تقویٰ ہے اور نہ جاہلیت کی دانائیاں ہیں۔

۷۵۲۷:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن مؤمل سے انہوں نے سنا کدیمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ عتبی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی (یعنی دیہاتی) کو والی وحکمران کے پاس لایا گیا۔والی نے اس سے کہا کہ تم سچی سچی بات بتانا ورنہ میں تجھے سزا دوں گا۔دیہاتی نے کہا کہ تم خود بھی اسی کے ساتھ عمل کرنا اللہ کی قسم! اللہ نے جو تجھے دھمکی دی ہے وہ اس دھمکی سے بہت بڑی ہے جو تم نے مجھے دی ہے اپنی ذات سے۔

(۷۵۲۴)......أخرجه أحمد (۵/ ۲۵۱) بإسناد حسن منه طريق الوليد بن مسلم به.

ایمان کا اکیانواں شعبہ
لوگوں کے مابین فیصلہ کرنا

۱.....ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان اللّٰہ یأمرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل
ان اللّٰہ نعما یعظکم بہ ان اللّٰہ کان سمیعاً بصیرًا (سورۃ نسآء ۵۸)

بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے حوالے کردو۔ (اور یہ بھی حکم دیتا ہے کہ) جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کروتو انصاف کے ساتھ کرو۔ بے شک اللہ تمہیں بہترین نصیحت کرتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا ہے دیکھنے والا ہے۔

۲.....ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللّٰہ ولا تکن للخائنین خصیماً (سورۃ النسآء ۱۰۵)

بے شک ہم نے تیری طرف کتاب نازل کی ہے حق اور سچ کے ساتھ تاکہ آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں اس کا کتاب کے ساتھ جو اللہ نے آپ کو سکھائی ہے اور نہ ہو خیانت کرنے والوں کے لئے جھگڑنے والا۔

۳۔ارشاد فرمایا:

واقسطوا ان اللّٰہ یحب المقسطین. (الحجرات ۹)

تم لوگ انصاف کرو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

علاوہ ازیں وہ تمام آیات بھی ہیں جن کے اندر اللہ تعالیٰ نے فیصلے میں انصاف کرنے کا حکم دیا ہے ناپنے اور تولنے میں بھی اور شہادت میں بھی۔فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے وصف بیان کی ہے قسط کے ساتھ۔وہی عدل وانصاف ہے اور اس نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے۔اور ان کو وصیت کی ہے اس کو لازم پکڑنے کی اپنے معاملات کے اندر۔اور اس امر کی انتہا یہ ہے کہ یہ واجب ہے عدل کے اس آلے تک بھی جو لوگوں کے مابین رکھا ہوا ہے ماپ تول میں سے۔اس سب کچھ سے یہ ثابت ہوا کہ لوگوں کے مابین عدل وانصاف کرنا احکامات اور فیصلوں میں بھی اور عام معاملات میں بھی، یہ دینی فرائض میں سے ہے۔

بہر حال وہ امور جن کا تعلق حکم وفیصلے کے ساتھ نہیں ہے تو لوگ سب کے سب اس بات کے مامور ہیں کہ بعض ان کا بعض کے ساتھ انصاف کرے اپنی طرف سے اور از خود،لہٰذا کوئی حق مانگنے والا نہ تو ایسا حق مانگے جس چیز سے اس کا حق نہ ہو،اور نہ وہ شخص کسی ایسے حق کو منع کرے جو اس سے مانگا جائے جو اس کے ذمے ہو اس کے باوجود کہ وہ مطالبہ کرنے والا اس چیز کو معاف کرنے اور اس سے درگذر کرنے پر قادر ہو۔

بہر حال وہ امور جن کا تعلق حکم وفیصلہ کے ساتھ ہو اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حاکم کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنی خواہش نفس کی اتباع کرے،اور کسی کا حق دوسرے کو دے جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم دیا:

یاداؤد اناجعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھویٰ فیضلک عن سبیل اللّٰہ (ص ۲۰)

اے داؤد بے شک ہم نے آپ کو اپنا نائب بنایا ہے زمین پر بس لوگوں کے درمیان حق کے مطابق فیصلہ کیجئے اور آپ خواہش نفس کی اتباع نہ کیجئے وہ آپ کو اللہ کے راستے سے گمراہ کردے گی۔

بے شک حاکم کوئی ایسا انوکھا آدمی نہیں ہوتا لوگوں کے مابین کہ اسے یہ اختیار حاصل ہو کہ یہ جو چاہے فیصلہ کرے یا اسے کہا جائے کہ تم جو چاہو

فیصلہ کرو یہ اختیار تو نہ کسی مقرب فرشتے کو حاصل ہوا ہے نہ ہی کسی نبی اور رسول کو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حاکم کو تو اللہ تعالیٰ کے حکم کا امین بنایا جاتا ہے تاکہ وہ اللہ کے حکم کے مطابق اس کے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے۔ اور دو اختلاف کرنے والوں کو اسی فیصلے کا پابند کرے۔

اور ہر حاکم کی وہ بات جو وہ دو جھگڑنے والوں کے مابین ایسی کرے یا ایسا فیصلہ جو اللہ کے لئے نہیں ہے بس وہ فیصلہ اور وہ بات اسی حاکم پر واپس رد کر دی جائے گی اور اس کا حال اسی شخص سے بھی بدتر ہوگا جو کہے تو سہی یعنی اللہ کی بات اور اس کے فیصلہ کی بات مگر وہ اس کے ساتھ فیصلہ نہ کرے۔ اس لئے کہ یہ شخص امانت سپرد کیا گیا اور اس نے خیانت کی اور اللہ پر جھوٹ باندھا۔ اور امانت میں خیانت کرنا اور اللہ پر جھوٹ باندھنا اللہ کی مخالفت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

۱......یاایھا الذین آمنوا لا تخونوا اللّٰہ والرسول وتخونوا اماناتکم (انفال ۲۷)

اے ایمان والو اللہ کی اور اس کی رسول کی خیانت نہ کرو اور نہ خیانت کرو تم اپنی امانتوں کی۔

۲......ویوم القیمۃ تری الذین کذبوا علی اللّٰہ وجوھھم مسودۃ (الزمر ۶۰)

اور قیامت کے دن آپ ان لوگوں کو دیکھو گے جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

امام و خلیفہ کے لئے مناسب ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے والا حکم اس شخص کو مقرر کرے جو علم کے ساتھ ساتھ سکینہ و وقار کے صفات بھی آراستہ ہو اور عقل و فہم کے ساتھ صبر اور بردباری کے ساتھ مزین ہو۔ عادل ہو، امین ہو، حرام خوری سے پاک اور منزہ ہو، گھٹیا خواہشات سے پرہیز کرتا ہو، سخت ہو، قوی ہو اللہ کی ذات کے معاملے میں، بیدار اور ہوشیار ہو اللہ کی ناراضگی سے بچنے والا ہو، اوندھی عقل والا بزدل نہ ہو، جس کو ڈرا دیا جائے۔ اور نہ انتہائی طور پر مسلط ہونے والا ہو جو کبھی نرمی نہ کرے۔ بلکہ متوسط و معتدل مزاج ہو پسندیدہ خصال ہو اور ان تمام خوبیوں کے ساتھ ساتھ امام و خلیفہ اس کو یونہی آزاد و مطلق العنان بھی نہ چھوڑ دے بلکہ ہمیشہ اس کی سیرت و کردار کے بارے میں تفتیش کرتا رہے، اور اس کے حال اور طریقہ کار سے آگاہی رکھے۔ لہٰذا جس چیز میں تغیر و تبدیلی ضروری ہو اس میں جلدی تبدیلی کرتا رہے اور جس چیز کو قائم اور باقی رکھنا ہو اسے احسن طریقے سے باقی رکھے۔ اور اس کو بیت المال سے وظیفہ (گذارہ الاؤنس) بھی ادا کرے اگر ایسا آدمی نہ ملے جو بلا معاوضہ کام کرے۔ وہ امام کی اپنی صوابدید پر ہے کہ کتنا دینا ہے؟ اس قدر دے جس کو وہ خود سمجھے کہ یہ اس کو کافی رہے گا اور اس کو قوی کرے گا ان امور میں جن کا اس کو والی و ذمہ دار بنایا ہے ان امور میں اس کا ہاتھ مضبوط کرے گا اس کی قوت کو مضبوط کرے گا شیخ نے اس بارے میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے یہاں تک کہ فرمایا۔ اس بات سے پرہیز اور احتیاط کی جائے کہ یہ کہا جائے اس کی ولایت و حکومت کے بارے میں کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ یہ دفتر کا حکم ہے کیونکہ یہ کہنا کہنے والے کی طرف سے اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ اس لئے کہ اللہ کے سوا کسی کا کوئی حکم نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

۱. الا لہ الحکم وھوا سرع الحاسبین (الانعام ۶۲)

خبردار اسی کا حکم ہے اور وہی جلد حساب لینے والا ہے۔

۲. الا لہ الخلق والامر تبارک اللّٰہ رب العلمین. (اعراف ۵۴)

خبردار مخلوق اسی کی ہے اور حکم بھی اسی کا ہے، اللہ برکت والا ہے سارے جہانوں کو پالنے والا۔

۳. ولایشرک فی حکمہ احداً (کہف ۲۶)

اس کے حکم میں کسی ایک کو بھی شریک نہ کرے۔

علاوہ ازیں دیگر وہ تمام آیات جو اسی مفہوم میں وارد ہوئی ہیں۔ (وہ سب دلیل ہیں اس بات کی کہ درحقیقت حکم صرف اللہ کا ہے۔)

اور وہ آیات جو اس مفہوم میں وارد ہوئی ہیں قضاء کی ذمہ داری سے بچنے اور اس سے بے رغبتی کرنے کے لئے بلکہ اس سے پرہیز کرنے اور اس سے بھاگنے کے لئے۔ وہ محمول ہیں اس بات پر کہ قضاء اور فیصلے کا معاملہ انتہائی اہم ہے مہتم بالشان ہے۔ اور اس کا خطرہ بھی بہت بڑا ہے اور علو شان اور اس کے عالی مقام کی کراہت و ناپسندیدگی نہیں ہے کہ فی نفسہ اس میں کوئی قباحت ہے یا گنہگار ہونا یا کوئی گھٹیا پن ہے۔ بلکہ جس نے بھی اس سے فرار اختیار کیا ہے تو وہ اس خوف کی وجہ سے ہے کہ کہیں وہ اس منصب عظیم کے حقوق و فرائض ادا نہ کر سکے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص ذاتی طور پر جانتا ہو کہ اس کے لئے قضاء کے حق کو قائم کرنا ممکن نہیں ہے وہ شروع سے اس کے درپے ہی نہ ہو اور جو شخص سمجھتا ہے کہ اس میں قضاء اور فیصلے کی صلاحیت ہے اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ اس بارے میں اہل علم و امانت سے مشورہ کرے، جن کو اس کی خبر ہو اور جو اس کے اندر کے معاملے کو سمجھتے ہوں جن کا اس بارے میں ذاتی تجربہ ہوتا کہ وہ اس کو اپنی ذات سے بھی مشورہ دے سکیں ان پہلوؤں کے بارے میں جو اس سے مخفی ہوں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں اور دیگر امور میں تفصیلی کلام کیا ہے۔ ہم نے کتاب السنن کے کتاب ادب القضاۃ میں اس بارے میں علیحدہ علیحدہ اس سے متعلق ہر فصل میں اخبار و آثار ذکر کئے ہیں جو شخص اس پر واقفیت چاہے وہاں رجوع کر لے۔

۷۵۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مرو میں ان کو محمد بن موسیٰ بن حاتم نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو اسماعیل بن قیس نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہے حسد مگر صرف دو چیزوں میں، یا دو خصلتوں میں ایک تو وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا ہے پھر اس کو مسلط کر دیا حق کی راہ میں اس کو لٹانے پر اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے حکمت و فراست وعطا کی ہے جس کے ساتھ وہ فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے لیا ہے۔

۷۵۲۹:......ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو ابوالنضر نے ان کو شعبہ نے ان کو عبدالملک بن میسرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ دوس بن قیس سے وہ قاضی عام تھے کوفے میں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ایک صحابی نے اصحاب بدر میں سے کہ اس نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

البتہ اگر میں اس جیسی محفل میں بیٹھوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں چار گردنیں آزاد کروں۔

شعبہ نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے کہا مجلس یعنی قاضی تھا۔

امیر کے لئے دو اجر ہیں:

۷۵۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو موسیٰ بن ابراہیم نے ان کو ایک آدمی نے آل ابوربیعہ سے کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر جب خلیفہ بنائے گئے تو مغموم ہو کر اداس ہو کر گھر میں بیٹھ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس اندر گئے تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر برس پڑے ان کو ملامت کرنے لگے کہ تم نے ہی مجھے اس تکلیف و پریشانی میں ڈالا ہے اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے بارے اس سے شکایت کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک والی جب سعی و کوشش کرتا ہے اور حق کو پہنچ جاتا ہے تو اس کے لئے دو اجر ہوتے ہیں۔ اور جس وقت کوشش کرتا ہے اور غلطی کر بیٹھتا ہے اس کے لئے ایک اجر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ

(۷۵۲۸)......أخرجه البخاری (۷۳) و (۱۴۰۹) و (۷۳۱۶) و مسلم (۸۱۶) والحمیدی (۹۹) وابن حبان فی الإحسان (۹۰)

گویا کہ آسان کر دیا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث نے۔

قاضی کی تین قسمیں:

۷۵۳۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو احمد بن سعید اخمیمی نے ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو حسن بن بشر بن سلم نخعی نے ان کو شریک بن عبداللہ نخعی نے ان کو اعمش نے ان کو سعید بن عبیدہ نے ان کو ابو بریدہ اسلمی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں دوطرح کے قاضی جہنم میں جائیں گے اور ایک قسم کا قاضی جنت میں جائے گا۔ وہ قاضی جو بغیر حق کے فیصلے کرتا ہے (ناحق فیصلے) اور وہ جانتا بھی ہے یہ قاضی جہنم میں جائے گا دوسرا وہ قاضی جو نہیں جانتا بے علمی میں لوگوں کے حقوق مار دیتا ہے یہ بھی جہنمی ہے اور تیسرا وہ قاضی جو حق کے مطابق فیصلہ کرتا ہے یہ جنت میں ہوگا۔

۷۵۳۲:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکھی نے مکہ مکرمہ میں۔ ان کو ابو یحییٰ عبداللہ بن احمد بن زکریا نے ان کو یحییٰ بن قزعہ نے ان کو ابوسلیمان داؤد بن خالد لیثی نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک وہ شخص جو لوگوں کے درمیان قاضی جج بنتا ہے وہ بغیر چھری کے ذبح ہوتا ہے۔

امام احمد نے فرمایا کہ اس حکم کا تعلق دوطرح کے قاضیوں کے بارے میں ہے جو مذکورہ حدیث میں جہنمی شمار کئے گئے ہیں۔ اور انہیں جیسے قاضیوں کے بارے میں حدیث بھی ہے۔

۷۵۳۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوغالب بن ابنة معاویہ بن عمرو نے ان کو احمد بن خلیل شیبانی نے اور ہمیں خبر دی ۲۴۱ ہجری میں اور وہ پیدا ہوئے ۱۶۵ ہجری میں ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن سعید نے ان کو مجالد نے ان کو عامر نے مسروق سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

کہ حاکم اس کے بغیر نہیں ہے جو بھی فیصلہ کرتا ہے مگر قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ فرشتے نے اس کی گدی سے پکڑا ہوا ہوگا یہاں تک کہ وہ جہنم پر لا کھڑا کرے گا اس کے بعد وہ اللہ کی طرف سر کو پھیرے گا اچانک اللہ کہے گا گرادو اس کو فرشتہ اس کو جہنم میں گرادے گا وہ چالیس سال تک اس میں گرتا جائے گا۔

ابن شبرمہ کا تقویٰ:

۷۵۳۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان حنبل بن اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں کہ جب ابن شبرمہ کو اس کے گروہ نے معزول کر دیا۔ جب لوگ ان کے ہاں سے الگ ہو گئے تو وہ اکیلے میرے ساتھ چل رہے تھے انہوں نے میری طرف دیکھ کر کہا اے ابوعروہ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں بہر حال میں نے اپنی اس قمیص کے بدلے میں کوئی قمیص تبدیل نہیں کی جب سے میں نے اس کو پہنا ہے۔ اس کے بعد چند لمحوں کے لئے خاموش ہو گئے پھر کہا اے ابوعروہ یقیناً میں آپ کو حلال کی بات کہہ رہا ہوں۔ بہر حال رہا حرام تو اس کی طرف کوئی سبیل نہیں ہے۔

ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے کہا کہ ابن شبرمہ یمن کی قضاء کے والی بنے تھے۔

۷۵۳۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوالحسین بن مانی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو حسن بن قتیبہ نے ان کو

(۷۵۳۱)......اخرجه أبوداود (۳۵۷۳) وابن ماجه (۲۳۱۵) والحاكم (۹۰/۴) والطبراني في الكبير (۱۱۵۴) و (۱۱۵۶) وهو حديث صحيح.

(۷۵۳۳)......(۱) كذا.

قائد بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ کہا شریح نے اگر (عدالت میں)ھدیہ داخل کیا جائے (رشوت تحائف) تو عدل روشن دان سے نکل جاتی ہے۔

۷۵۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان تنوخی نے ان کو معاویہ بن حفص نے ان کو عمرو بن ثابت نے ان کو ابوالمقدام نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوذر نے ! بے شک اللہ تعالیٰ ہر حاکم کی زبان کے اور ہر تقسیم کرنے والے کے ہاتھ کے پاس ہوتا ہے۔ جب وہ ظلم کرتے ہیں تو اللہ کی بارگاہ میں ان کے خلاف شکایتوں کے انبار لگ جاتے ہیں وہ اللہ سے جواب کا انتظار کرتے ہیں۔

مرد وعورت کی تین قسمیں:

۷۵۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے بغداد میں۔

ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبشر عبدالاعلیٰ بن قاسم ہمدانی لولوی نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو زید بن عقبہ نے ان کو سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ مرد تین قسم کے ہیں اور عورتیں بھی تین طرح کی ہیں۔ ایک عورت تو مسلمان عفیفہ (پاک دامن) نرم مزاج محبت کرنے والی بچے زیادہ جننے والی ہوتی ہے۔ وہ زمانے کے خلاف اپنے اہل خانہ کی مدد واعانت کرتی ہے اپنے گھر والوں کے خلاف وقت کی اعانت نہیں کرتی۔

ایسی عورتیں تم بہت کم پاؤ گے دوسری عورت وہ ہوتی ہے جو صرف دَعًّا ہوتی ہے (دھکیل) بچے جننے کے سوا کچھ اور نہیں کرتی۔ تیسری وہ عورت ہوتی ہے جس کو اللہ اس کو جس کی گردن میں چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ جب چاہتا ہے کہ اس کو (کھینچ لے) کھینچ لیتا ہے۔ (یعنی اس مرد کو اس عورت سے)۔

ا، مرد بھی تین طرح کے ہیں۔ ایک آدمی پاک دامن، نرم خو، نرم مزاج، صاحب رائے اور صاحب مشورہ ہوتا ہے جب کوئی معاملہ درپیش آجائے تو اپنی وقیع رائے دیتا ہے اور تمام امور کو ان کے مقام ومعیار پر رکھتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی ہوتا ہے جس کی کوئی رائے نہیں ہوتی جب اس پر کوئی امر پیش آجائے تو وہ صاحب رائے اور صاحب مشورہ کے پاس آتا ہے (اور مشورہ لیتا ہے) اور اس کی رائے پر اور اس کے مشورے پر عمل کرتا ہے۔ تیسرا وہ آدمی جو ظالم ہوتا ہے وہ نہ تو کسی صاحب رشد کے پاس جانے کا ارادہ کرتا ہے اور نہ ہی وہ رہنمائی کرنے والے کی اطاعت کرتا ہے۔ (اجڈ قسم کا ہوتا ہے)۔

مشورہ میں بھلائی ہے:

۷۵۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان حناط نے ان کو عباس بن سہل نے ان کو ابن ابو فدیک نے ان کو عمر بن حفص نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کسی امر کا ارادہ کرے پھر اس میں مشورہ بھی کرے اور اللہ کے لئے فیصلہ کرلے اس کو تمام امور میں سے بہتر امر کی ہدایت ملتی ہے۔ اس روایت کو میں اسی اسناد کے ساتھ ہی محفوظ کر سکا ہوں۔

سرداری کے لوازمات وخصوصیات:

۷۵۳۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالقاسم عبداللہ بن حسین بن بالویہ صوفی نے (بطور املاء کے) ان کو ابوالعباس محمد بن محمد

(۷۵۳۶)......(۱) کلمة غير مقروءة

(۷۵۳۷)......(۱) کلمة غير مقروءة

بن علی نے ان کو ابوجعفر نے ان کو محمد بن نصر بلخی نے انہوں نے سنا ابن عیینہ سے اور حماد بن زید سے وہ کہتے ہیں کہ مردوں کی سرداری اور حکومت چار چیزوں سے ہی مکمل ہوتی ہے (۱) علم جامع (۲) مکمل تقوی (۳) کامل حوصلہ۔ (۴) حسن تدبیر۔ اگر یہ چاروں نہ ہوں تو پھر ہر وقت (۱) دستر خواں بچھا رہے (۲) مٹھی کھلی رہے (۳) خرچ کھلا ہوتا رہے (۴) لوگوں کے ساتھ حسن سلوک ہو۔ اگر یہ چار چیزیں بھی نہ ہوں تو پھر (۱) تلوار کی مار (۲) نیزے کا چبھانا (۳) دل کی بہادری (۴) فوجی تدبیر اگر یہ خصلتیں نہ ہوں تو اسے چاہئے کہ وہ سرداری کا خواب نہ دیکھے اسے طلب نہ کرے۔

۷۵۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن حسن غضائری نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حارث بن محمد اور بشر بن موسیٰ نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو عمر بن علی نے ان کو عبداللہ بن ابوہلال نے (یہ اہل جزیرہ کا ایک آدمی تھا) انہوں نے کہا میں نے اس سے کئی بار سنا اس نے میمون بن مہران سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے ایک رات کو کہا۔ اے امیر المؤمنین آپ کی کتنی بقاء ہے، میں جہاں تک سمجھتا ہوں رات کا پہلا حصہ تو آپ لوگوں کو ضرورتیں پوری کرنے میں لگے رہتے ہیں بہر حال رات کا درمیان وہ آپ اپنے رفقاء کے ساتھ گذارتے ہیں، باقی رہا رات کا آخری حصہ تو اللہ بہتر جانتا ہے آپ کس چیز کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ انہوں نے میرا کندھا تھپتھپایا اور فرمایا افسوس ہے تجھ پر اے میمون میں لوگوں کی ملاقات کو ایسا پایا ہے کہ وہ تو اصلاح کرتی ہے۔

۷۵۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالفتح محمد بن عبداللہ لاسلکی رئیس رائے نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عمر نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوحاتم نے ان کو ابو سعید اشج نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے وہ کہتے ہیں کہ سلیمان بن داؤد نے اپنے بیٹے سے اے بیٹے کسی معاملے کو قطعی اور آخری شکل نہ دینا یہاں تک کہ کسی مرشد و رہبر سے مشورہ کر لینا۔ جب تم ایسا کرو گے تو تمہیں اس پر پچھتاوا نہیں ہوگا۔

۷۵۴۲:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن خالد بن عبدالملک بن مشرح بحران نے ان کو ان کے چچا ولید بن عبدالملک بن مشرح نے ان کو مخلد نے یعنی ابن یزید نے ان کو عباد بن کثیر رملی نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے۔

ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

وشاورهم فی الامر

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) صحابہ کرام کے ساتھ مشورہ کرو۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہر حال اللہ اور اس کا رسول اس سے مستغنیٰ ہیں مگر اس کو اللہ نے میری امت کے لئے رحمت بنایا ہے۔ ان میں سے جو بھی مشورہ کرے گا وہ رشد سے محروم نہیں رہے گا اور ان میں سے جو مشورہ کرنا چھوڑ دے گا وہ مشقت میں پڑ جائے گا۔

اس متن کا کچھ حصہ حضرت حسن بصری سے مروی ہے۔

اُنہیں کے قول میں سے وہ مرفوع غریب ہے۔

۷۵۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعمرو مستملی کی تحریر میں پڑھا تھا۔ کہ میں نے سنا ہے احمد بن سعید دارمی سے اس نے سنا نضر بن شمیل سے وہ کہتے ہیں کہ:

رائے کے استغناء کے ساتھ کوئی بھی کامیاب و سعادت مند نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی آدمی نقصان میں پڑا جس نے مشورہ کیا۔

(۷۵۴۰)......(۱) کلمة غیر مقروءة

ایمان کا باونواں شعبہ
امر بالمعروف کرنا اور نہی عن المنکر کرنا
(اچھائی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا)

۱۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینهون عن المنکر واولٓئک هم المفلحون (آل عمران ۱۰۴)

تم لوگوں میں ایک ایسی جماعت ضرور ہونی چاہئے جو خیر کی طرف بلائیں۔اچھائیوں کی تلقین کریں اور برائیوں سے منع کرے وہی لوگ کامیاب ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں واضح طور پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کا حکم دیا ہے۔اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر والوں کی تعریف کی ہے وہ یہ ہے:

۲۔ کنتم خیر امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنکر (آل عمران ۱۱۰)

تم لوگ بہترین امت ہو معروف کا حکم کرتے ہو اور منکر سے روکتے ہو۔

اور ایک آیت میں جس میں اللہ نے مؤمنوں کے اوصاف بیان کئے ہیں۔

۳۔ارشاد فرمایا:

الامرون بالمعروف والناهون عن المنکر.

کہ مؤمن معروف کا حکم کرنے والے اور منکر سے روکنے والے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی ایک قوم کے بارے میں جن پر اللہ نے لعنت کی تھی اس کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ذکر فرمایا کہ وہ برائیوں سے نہیں روکتے تھے۔

۴۔ کانوا لایتناهون عن منکر فعلوه. (المائدہ ۷۹)

وہ لوگ برائیوں سے نہیں روکتے تھے۔یعنی وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو منع نہیں کرتے تھے۔

اس بارے میں رسول اللہ سے حدیث مروی ہے۔

بنی اسرائیل میں پہلا عیب:

۷۵۴۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم بن فضل فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو علی بن بذیمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک پہلا پہلا عیب جو بنی اسرائیل میں واقع ہوا تھا وہ یہ تھا کہ ایک آدمی اپنے دوسرے بھائی کو گناہ کرتے دیکھتا تو اس کو منع کرتا تھا اس کے بعد وہ وقت آیا کہ انہوں نے منع کرنا چھوڑ دیا یہ سوچ کر کہ کل کو یہ خود بھی اس گناہ میں اسی کی طرح مبتلا ہوگا اور اس گناہ گار کا ہم پیالہ وہم نوالہ ہوگا۔لہٰذا اللہ نے ان کے دلوں کو ایک دوسرے پر مار دیا (یعنی سب کو ایک جیسا کر دیا) اور ان کے بارے میں قرآن اترا:

لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علٰی لسان داؤد وعیسٰی بن مریم.

بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے کفر کیا وہ لعنت کئے گئے داؤد اور عیسٰی بن مریم کی زبان پر۔

ذٰلک بما عصوا وکانوا یعتدون کانوا لایتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ماکانو یفعلون. تری کثیرا منھم یتولون الذین کفروا لبئس ماقدمت لھم انفسھم ان سخط اللّٰہ علیھم وفی العذاب ھم خالدون. ولو کانوا یؤمنون باللّٰہ والنبی ومآ انزل الیہ ما اتخذوھم اولیآء ولکن کثیرا منھم فسقون. (سورہ مائدہ ۷۸ تا ۸۱)

یہ اس لئے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے گذرتے تھے آپس میں منع نہیں کرتے تھے میرے کام سے جو وہ کر رہے تھے کیا ہی برا کام ہے جو وہ کر رہے تھے۔تو دیکھتا ہے ان میں بہت سے لوگ دوستی کرتے ہیں کافروں سے کیا ہی برا سامان بھیجا ہے انہوں نے اپنے واسطے وہ یہ کہ اللہ کا غضب ہوا ان پر اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں۔اور اگر وہ یقین رکھتے اللہ پر اور نبی پر اور جو نبی پر اترا تو کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں بہت سے لوگ نافرمان ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے ٹیک لگائے بیٹھے تھے پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے فرمایا ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے (تم بھی نہیں بچ سکتے) یہاں تک کہ ظالم کا ہاتھ پکڑ لو (اور ظلم سے اس کو روک دو) اور اس کو مجبور کر دو حق پر۔اسی طرح روایت کیا ہے سفیان ثوری نے۔اور اس کو روایت کیا ہے یونس بن راشد نے اور شریک نے علی بن بذیمہ سے اس نے ابوعبیدہ سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے اور تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے دونوں اسنادوں کو کتاب السنن میں اور روایت کی گئی ہے دوسرے طریق سے سالم افطس سے اس نے ابوعبیدہ اس نے عبداللہ سے۔

۷۵۴۵:.....جیسے ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالفضل بن عدوس سمسار نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو محمد بن مہران نے ان کو عیسٰی بن یونس نے ان کو عبیداللہ بن ابوزیاد نے ان کو سالم بن عجلان افطس نے انہوں نے ابوعبیدہ سے ان کو عبداللہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کس چیز کے بارے میں اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل پر ناراض ہو گیا تھا[۱]؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔فرمایا بنی اسرائیل جب ان میں سے کوئی کسی کو کسی گناہ پر دیکھتا تو اس کو روک دیتا تھا۔پھر اس کو منع کرنے کے باوجود بعد میں اس کو ملتا اور اس کے ساتھ مصافحہ کرتا اور اس کو اپنے ساتھ کھلاتا اور پلاتا اور اس طرح ہو جاتا جیسے اس کو اس نے گناہ کرتے دیکھا ہی نہیں تھا یہاں تک کہ یہ وبا عام ہو گئی ان میں، اللہ نے جب ان کی یہ حالت دیکھی تو بعض کے دلوں کو بعض پر ماردیا۔پھر انہیں لعنت کردی حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسٰی بن مریم علیہ السلام کی زبان پر یہ اس لئے کیا کہ انہوں نے نافرمانی کی تھی اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ تم لوگ ضرور اچھائیوں کا حکم کرو اور البتہ ضرور تم لوگ برائیوں سے روکو اور ضرور تم لوگ ظالم کا ہاتھ پکڑ کر ظلم کرنے سے اس کو روک دو اور اس کو حق پر چلاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے بھی بعض کے دلوں کو بعض پر مار دے گا (بنی اسرائیل کی طرح) (یعنی ایک جیسے کر دے گا) اس کے بعد تمہیں بھی لعنت کرے گا جیسے اس نے تم سے پہلے لوگوں (یہود و نصاریٰ پر) لعنت کی تھی۔

(۷۵۴۴)......أخرجه ابن ماجه (۴۰۰۶) مرسلاً

وأخرجه أبو داود (۴۳۳۶) والترمذي (۳۰۴۷) وأحمد (۱/۳۹۱) مسنداً عن ابن مسعود.

(۷۵۴۵)......(۱) زیاد من (ب)

(لہ)...... في المخطوطة (فیمن) وما أثبتناه من أمالي الشجري (۱/۴۳)

ظالم کے ظلم کو بیان کرنا:

۷۵۴۶:.....ہمیں خبر دی ابومنصور ظفر بن محمد علوی نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن بن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم غفاری نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے انہوں نے حسین بن عمرو سے ان کو محمد بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم دیکھو میری امت کو کہ وہ ظالم کو ظالم نہیں کہتی (کہ تو ظالم ہے) تو بس ان کو خیر باد کہہ دو۔

محمد بن مسلم وہی ابوالزبیر مکی ہے اس کا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے سماع نہیں ہے اور ایسے ہی کہا ہے یحیٰ بن معین وغیرہ نے اور تحقیق ابن شہاب سے بھی منقول ہے اس نے حسن بن عمرو سے اس نے ابوالزبیر سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اس کے والد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۷۵۴۷:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی سے اس نے عمر بن بکار سے اس نے محمد بن عبید اللہ المنادی سے اس نے شبابہ سے اس نے ابن شہاب؎ سے اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اسی کی مثل۔ امام احمد نے فرمایا کہ اس کا مفہوم اس حدیث ذیل میں ہے کہ وہ لوگ (میری امت والے) جب ظالم کو ظالم کہتے ہوئے اپنی جانوں کو خطرہ محسوس کریں اور ظالم کو اس کے حال پر چھوڑ دیں تو یہ اس سے زیادہ سخت ہے اس سے اور یہ بہت بڑا (نقصان) ہے اس قول سے اور کہنے سے، اور عمل زیادہ خوف ناک ہے اور وہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ بلائیں مشرکین کے ساتھ جہاد کی طرح اپنے نفسوں اور مالوں پر خوف سے زیادہ قریب اور جب لوگ ایسے ہو جائیں تو ان سے دور ہو جا کیونکہ وجود عدم برابر ہو چکا ہے۔

۷۵۴۸:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حامد بن ابوحامد مقری نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبد اللہ بن سعد نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے انہوں نے عطاء سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ جب جعفر بن ابوطالب ارض حبشہ سے واپس آئے تو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے جا کر ملے اور فرمایا کہ تم نے وہاں جو سب سے زیادہ حیرت ناک چیز دیکھی ہو وہ مجھے بتاؤ۔ انہوں نے بتایا کہ ایک عورت گذر رہی تھی۔ اس کے سر پر روٹی کی ٹوکری تھی۔ اس کے پاس سے گھوڑے پر سوار ایک آدمی گذرا وہ اس کے پاس پہنچا۔ اس کو تیر سے مارا۔ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا وہ ان روٹیوں کو اپنی ٹوکری میں واپس رکھ بھی رہی تھی اور وہ کہہ رہی تھی ہلاکت ہو تیرے لئے اس دن جس دن بادشاہ اپنی کرسی بچھائے گا اور مظلوم کے لئے ظالم سے بدلہ لے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے۔ حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیسی آگے آئے گی کوئی امت جو اپنے کمزور کے لئے اپنے طاقتور سے اس کا حق نہیں لیتی حالانکہ وہ مظلوم غیر سختی کرنے والا ہے (یعنی حالانکہ اس کی کوئی زیادتی نہیں ہے۔)

۷۵۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن سعد نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو ہشام بن سعید نے جلاب نے ان کو ابراہیم بن موسیٰ رازی نے ان کو ابن ابوزائدہ نے ان کو ایوب نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں پاک اور مقدس ہو سکتی کوئی امت جو اپنے ضعیف کے لئے اپنے طاقتور سے اس کا حق نہیں لیتی حالانکہ وہ

(۷۵۴۶)......أخرجه أحمد (۲/۱۶۳ و ۱۹۰) وإسناده منقطع بين أبي الزبير وعبدالله بن عمرو بن العاص.

(۱)...... في الأصل ابن الزبير المكي والتصويب من مسند أحمد.

(۷۵۴۸)......أخرجه البيهقي (۶/۹۵)

(۷۵۴۹)......أخرجه ابن ماجه (۲۴۲۶) ولم يقل (من قويها) وقال في الزوائد: (هذا إسناد صحيح رجاله ثقات)

مظلوم کوئی زیادتی نہیں کرتا۔

برائی کو نہ بدلنے پر عمومی عذاب:

۷۵۵۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم فام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو ھشیم نے ان کو اسماعیل نے قیس سے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ بعد حمد وصلوٰۃ کے۔ اے لوگو! تم لوگ یہ آیت پڑھتے ہو مگر اسے تم غیر محل میں رکھتے ہو (یعنی بے جا مطلب مراد لیتے ہو) آیت یہ ہے۔

علیکم انفسکم لایضر کم من ضل اذا اهتدیتم.

تم لوگ اپنے آپ کو مضبوط رکھو جو شخص گمراہ ہوا وہ تمہیں نقصان نہیں دے گا جب تم ہدایت پر ہو۔

(یعنی بادی النظر میں تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ تم ہدایت پر ہو تو بس کافی ہے تمہارے لئے اور اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے تو ہوتا رہے تمہیں اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے کچھ اور ثابت ہوتا ہے وہ درج ذیل ہے)۔ (مترجم)

صدیق اکبر نے فرمایا میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جو گناہ کا عمل بھی کیا جاتا ہے جس کے بدل دینے پر تم قادر ہو پھر نہیں بدلتے ہو مگر عین ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے اللہ تم سب کو عمومی عذاب میں پکڑ لے۔ اس (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم) سے معلوم ہوا کہ برائی کو بدل دینا لازم ہے ورنہ بصورت دیگر عمومی عذاب کا ڈر ہے۔

مذکورہ الفاظ حدیث ہشیم کے تھے اور یزید کی ایک روایت میں ہے کہ لوگ جب ظالم کو دیکھیں ظلم کرتا ہوا اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو عمومی عذاب میں لے لے۔ راوی نے اس روایت کے شروع میں کہا ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے انہوں نے اللہ کی حمد وثنا کی اس کے بعد فرمایا لوگو تم لوگ یہ آیت پڑھتے ہو۔ (پھر راوی نے آیت ذکر کی ہے۔)

آیات قرآنیہ کی تاویل وتشریح:

۷۵۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسن نے ان کو عمرو بن حفص نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابن حزم نے ان کو ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی قوم گناہوں کا عمل کرتی ہے ایسے لوگوں کے سامنے جو ان سے زیادہ معزز ہیں مگر وہ لوگ ان کو نہیں بدلتے اللہ تعالیٰ ان سب پر آزمائش اتار دیتا ہے پھر اس کو ان سے ختم نہیں کرتا (بلکہ وہ سب ہمیشہ اسی مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔)

۷۵۵۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن یزید نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو ابو جعفر رازی نے ان کو ربیع بن انس نے ان کو ابوالعالیہ نے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس دو آدمیوں کا کچھ اختلافی معاملہ آیا ہوا تھا جیسے بعض لوگوں میں ہوتا ہے یہاں تک کہ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے سے لڑنے کھڑا ہو گیا۔ کہتے ہیں ایک دوسرا آدمی جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اس نے کہا اگر میں کھڑا ہو جاؤں ان دونوں کے پاس دونوں کو امر بالمعروف کروں یا نہی عن المنکر کروں۔

(۷۵۵۰)......أخرجه أبوداود (۴۳۳۸) والترمذی (۲۱۶۸) و (۳۰۵۷) وابن ماجه (۴۰۰۵) وأحمد (۲/۱ و ۵ و ۷ و ۹) ولم يقل أحمد (إن الناس إذا رأوا المنكر وقال أبوعيسى في الموضع الأول هذا حديث صحيح وفي الثاني : هذا حديث حسن صحيح.

ایک اور آدمی جو وہاں بیٹھا تھا اس نے کہا میاں تم اپنے آپ کو بچاؤ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یایھا الذین امنوا علیکم انفسکم لایضرکم من ضل اذا اھتدیتم

ایمان والو! تم اپنے آپ کو قابو کرو جب تم ہدایت پر ہو تو جو گمراہ ہوا وہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔

کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو فرمایا کہ اس آیت کی تاویل وتعبیر (عملی طور پر) ابھی تک نہیں آئی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہونے کے بعد بھی۔ قرآن میں سے بعض آیات وہ ہیں جن کی تاویل وتعبیر گذر چکی ہے یعنی نزول سے پہلے ہی۔ اور ان میں سے بعض آیات وہ ہیں جن کی تاویل وتشریح عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں واقع ہوئی ہے۔

اور ان میں سے بعض وہ آیات ہیں جن کی تاویل وتشریح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے کئی سال بعد واقع ہوئی ہے۔

اور ان میں سے بعض آیات وہ ہیں جن کی تاویل وتعبیر آج کے دن کے بعد واقع ہوگی (آج کے دور کے بعد)۔

اور بعض آیات وہ ہیں جن کی تاویل وتعبیر قیام قیامت کے وقت واقع ہوگی جو قیامت کے وقت کے بارے میں مذکور ہیں۔

اور بعض آیات وہ ہیں جن کی تاویل وتعبیر قیامت کے دن واقع ہوگی۔ اور جنت، جہنم، حساب وکتاب ومیزان واعمال کے وقت واقع ہوگی۔

جب تک تمہارے دل ایک رہیں گے۔ اور تمہاری خواہشات اور تقاضے ایک جیسے رہیں گے۔ تمہیں جب تک گروہ بندی کا شکار نہیں کریں گے کہ چکھائے بعض تمہارے کو عذاب بعض کا۔

جب تک تم امر بالمعروف اور نہی المنکر کرتے رہو۔ اور جب تمہارے دل مختلف ہو جائیں اور خواہشات اور تقاضے مختلف ہو جائیں اور تم اختلاف وگروہ بندی کا شکار ہو جاؤ اور بعض تمہارا بعض کو تکالیف پہنچائے اس کیفیت کے بعد اس آیت کی تاویل وتعبیر سامنے آئے گی پھر تم صرف اپنے آپ کو ہی امر بالمعروف کرنا۔

۷۵۵۳:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قحام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے ان کو صدقہ بن زید خراسانی نے ان کو عتبہ بن ابوحکیم نے ان کو ابوامیہ شعبانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس آیت کے بارے میں ابوثعلبہ خشنی سے پوچھا کہ **لایضرکم من ضل اذااھتدیتم** میں ہم کیا کریں؟

ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم آپ نے اس آیت کے بارے میں باخبر آدمی سے پوچھا ہے۔

میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ تم امر بالمعروف کرتے رہو، (یعنی نیکی کرنے کی تلقین کرتے رہو) اور نہی عن المنکر بھی کرتے رہو (یعنی برائی سے روکتے رہو) یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ نفس کی تیزی کی اطاعت ہو رہی ہے۔ (نفس کی ہر بات مانی جا رہی ہے) اور خواہش نفس کی اتباع ہو رہی ہے۔ اور دنیا کو (آخرت پر) ترجیح دی جا رہی ہے۔ اور ہر صاحب رائے کو اپنی رائے پسند آ رہی ہے (اور وہ اپنی رائے پر خوش ہے) اور جب تم ایسا معاملہ دیکھو جس میں تیرا کوئی بس نہ چلے تو پھر تم صرف خواص کو لازم پکڑو (یعنی صرف مخصوص لوگوں کو نصیحت کرو۔)

فریابی نے کہا میں اس کو یہ سمجھتا ہوں کہ فرمایا تھا کہ بچانا تم اپنے آپ کو عوام سے بے شک تمہارے بعد بہت سے ایام واوقات آئیں گے۔ جن ایام میں صبر کرنا ایسے مشکل ہوگا جیسے مٹھی میں آگ کا انگارا برداشت کرنا مشکل ہوتا ہے ان اوقات میں عمل کرنے والے کے لئے پچاس آدمیوں کا اجر کے برابر اجر ہوگا جو اس جیسا عمل کریں۔

(۷۵۵۲)......(۱) ھکذا بالأصل

(۷۵۵۳)......أخرجه أبوداؤد (۴۳۴۱) والترمذی (۳۰۵۸) وابن ماجه (۴۰۱۴) وقال أبوعیسی: ھذا حدیث حسن غریب.

۷۵۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو محمد بن شعیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوثعلبہ خشنی کے پاس گیا۔ پھر محمد بن شعیب نے مذکورہ حدیث کی مثل ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے یہ بھی کہا ہے کہ:

فعلیک بنفسک ودع امر العامة

پس تو اپنے آپ کو لازم پکڑ یعنی خود کو سنبھال اور عوام کا معاملہ چھوڑ دے۔

بادشاہت وفقاہت رزیل لوگوں میں منتقل ہونا:

۷۵۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو ھیثم بن جمیل نے ان کو حفص بن غیلان نے ان کو مکحول نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم امر بالمعروف کرنا اور نہی عن المنکر کرنا کب چھوڑ دیں؟ فرمایا کہ جب تمہارے اندر وہ کیفیت پیدا ہو جائے اور ظاہر ہو جائے جو بنی اسرائیل میں ظاہر ہوگئی تھی تم سے پہلے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کیا کیفیت تھی؟

فرمایا کہ: جب تمہارے اچھے لوگوں میں فریب اور منافقت پیدا ہو جائے۔ اور تمہارے بدتر لوگوں میں بے حیائی و زنا غالب آ جائے اور فقہ اور تفقہ تمہارے رزیلوں کے میں چلی جائے۔

۷۵۵۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو ابوالاحوص قاضی نے ان کو ابن عابد نے ان کو ھیثم نے۔ پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اپنی سند کے ساتھ اور اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے۔ کہ بادشاہت تمہارا گھٹیا لوگوں میں منتقل ہو جائے اور عقل وفہم تمہارے کمزور اور رذیلوں میں چلی جائے۔

۷۵۵۷:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہوں نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے:

بے شک تم پر مصیبت آئے گی اور بے شک تمہاری مدد بھی ہوگی اور تمہارے لئے فتح وکامیابی بھی ہوگی۔ جو شخص یہ حالت پالے اس کو چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے اور جو شخص جان بوجھ کر جھوٹ بولے گا مجھ پر اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔

۷۵۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو داؤد حضری نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو حذیفہ بن یمان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ تم ضرور امر بالمعروف کرو گے اور البتہ تم ضرور نہیں عن المنکر کرو گے ورنہ تو ممکن ہے اللہ تمہارے اوپر عذاب بھیج دے گا اسی کی وجہ سے اس کے بعد تم اللہ سے دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی بابت امام احمد حنبلؒ کا فرمان:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہنے کا واجب ہونا اور لازم ہونا کتاب وسنت سے ثابت ہو چکا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مؤمن مردوں مؤمنہ عورتوں اور منافق مردوں اور منافق عورتوں کے درمیان فرق بناتا ہے اور فرق قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد

(۷۵۵۷)......أخرجه بتمامه ومختصراً البيهقي (۱۸۰/۳) و (۹۴/۱۰) والطيالسي (۳۳۷) والقضاعي في مسند الشهاب (۵۲۱) وابن حبان في الإحسان (۴۷۸۴)

(۷۵۵۸)......أخرجه البيهقي (۹۳/۱۰) من حديث حذيفة بن اليمان

باری تعالیٰ ہے:

المنافقون والمنافقات بعضهم من بعض يأمرون بالمنكر وينهون عن المعروف (توبہ۔۶۷)

منافق مرد اور منافق عورتیں بعض بعض میں سے ہیں (یعنی ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں)

وہ برائی کی تلقین کرتے ہیں اور نیکی سے روکتے ہیں۔

اور ارشاد ہوا:

والمؤمنون والمؤمنات بعضهم اولياء بعض يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر. (توبہ۷۱)

مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں ان میں بعض بعض کے دوست ہیں نیکی کرنے کی تلقین کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ مؤمنوں کی اہم ترین اور خاص ترین صفات میں سی جو ان کے عقیدے کی صحت پر قوی ترین دلیل ہے اور اس کی سیرت کی سلامتی پر جو چیز دلیل ہے وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کی صفت ہے۔ اس کے بعد یہ ایسی صفت ہے جو ہر ایک کے شایان شان بھی نہیں ہے۔ یقیناً وہ ایسے فرائض میں سے جن کے لئے مناسب ہے کہ سلطان اور بادشاہ اس کو قائم کرے جب اقامت حدود اس کے ذمے ہے اور تعزیر اس کی رائے کے سپرد ہے۔ لہٰذا اس کو چاہئے کہ وہ ہر شہر میں اور ہر بستی میں ایک ایسا نیک آدمی مقرر کرے جو قوی ہو، عالم ہو امین ہو اور امام و بادشاہ اس کو ان حالات کی رعایت کرنے کا حکم دے جو حالات جاری ہوں لہٰذا وہ نہ تو منکر کو دیکھے اور نہ ہی سنے مگر جہاں اس کو دیکھے اور سنے وہی اس کو روک دے۔ اور کہیں کوئی ایسا معروف نہ چھوڑے جس کے امر کی ضرورت ہو مگر یہ کہ وہ اس کا حکم کرے۔ اور جب کسی فاسق پر حد واجب ہو اس کو قائم کرے اس کو معطل نہ کرے۔ ایسے آدمی کو مقرر کرے جو ان کے طریقہ سیاست کو خوب جانتا ہو۔ اور مسلمان علماء میں سے جو لوگ علم کی فضیلت اور عمل کی کی زینت سے آراستہ ہیں ان میں سے ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ امر بالمعروف کی دعوت دے اور نہی عن منکر سے یعنی برائی سے جھڑکی دے اپنی استطاعت کے مطابق، اگر منکر کو روکنا اور ختم کرنا اور اس کو اٹھا دینا اور اس فعل میں ایک دوسرے سے تعاون کرنے والوں کو ڈانٹنا، اگر اس کے بس میں ہو تو ضرور ایسا کرے اور اگر وہ بذات خود اس کی طاقت نہ رکھتا ہو بلکہ ان کے واسطے سے اس کی طاقت رکھتا ہو جو اس کی طرف سے اس فعل کو انجام دے مگر وہ امور جن کا طریقہ حدود والا طریقہ ہو اور سزا دینے والا تو یہ امور سلطان کی طرف راجع ہوں گے دوسرے کو اس کا اختیار نہیں ہوگا اور اگر وہ عالم صرف زبان سے کہنے کی طاقت رکھتا ہو تو زبان سے کہے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو بلکہ محض دل سے انکار کی طاقت رکھتا ہے تو وہ دل سے ہی اس کو برا سمجھے۔ (اب تک بات منکر کو یعنی برائی کو روکنے کی ہو رہی تھی) رہا امر بالمعروف تو وہ بھی نہی عن المنکر کی طرح ہے کہ اگر کوئی عالم مصلح اس کی طاقت رکھتا ہے اس کی دعوت دے اس کا امر کرے اور اگر صرف قولی طور پر کہنے پر قدرت رکھتا ہے تو زبان سے کہے اگر زبان کے ساتھ بھی نہ کہہ سکے تو محض دل میں ارادہ کرسکتا ہے تو وہی کرلے یعنی دل سے ارادہ کرے اور اللہ سے امید کرے شاید اس کی شفاعت قبول کرلے۔

درجات ایمان:

۷۵۵۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو قیس بن مسلم نے ان کو طارق بن شہاب نے یہ کہ مروان خلیفہ نے نمازِ عید سے پہلے عید کا خطبہ پڑھا عید کے دن۔ تو ایک آدمی نے

(۷۵۵۸).....اخرجه البيهقي (۱۰/۹۳) من حديث حذيفة بن اليمان

(۷۵۵۹).....اخرجه مسلم (۴۹) وابوداؤد (۱۱۴۰) و (۴۳۴۰) والترمذي (۲۱۷۲) والنسائي (۱۱۱/۸) وابن ماجه (۱۲۷۵) و (۴۰۱۳) واحمد (۳/۱۰ و ۲۰) والبيهقي (۹۵/۶) و (۹۰/۱۰) والطيالسي (۲۱۹۶) وابن حبان في الاحسان (۳۰۶) و (۳۰۷)

کھڑے ہو کر کہا نماز خطبہ سے پہلے ہوتی ہے۔ کہتے ہیں اس نے کہا یہ عمل کو چھوڑ دیا گیا ہے اے ابوفلاں۔ بس ابوسعید نے کہا بہر حال اس منع کرنے والے شخص نے وہ فرض ادا کر دیا تھا جو اس کے اوپر عائد ہوتا تھا اس کے بعد ابوسعید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تم میں سے کسی ناجائز وغلط کام کو دیکھے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اس کو بدل دے اگر وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اپنی زبان کے ساتھ منع کرے اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو پھر اپنی دل کے ساتھ اس کو غلط سمجھے یہ سب سے زیادہ کمزور ایمان ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ کے ذیل میں۔

۷۵۶۰:......اور ہم نے روایت کی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کوئی نبی ایسے نہیں ہے جس کو اللہ نے اس کی امت میں بھیجا ہو مگر اس کی امت میں سے اس کے کچھ خاص اصحاب ہوتے تھے جو اس کی سنت اور طریقے کو لیتے تھے اور اس کے حکم کی اقتداء کرتے تھے اس کے بعد قصہ یہ ہوا کہ ان کے بعد کچھ ناخلف بعد میں آ گئے وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو وہ خود نہیں کرتے اور وہ ایسے کام کرتے ہیں جو وہ کہتے نہیں ہیں۔ اور کرتے وہ کام ہیں جس کا حکم ان کو نہیں دیا گیا ہوتا۔ جو شخص ان کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ مؤمن ہے اور جو شخص اپنی زبان کے ساتھ ان سے جہاد کرے گا، مؤمن ہے اور جو شخص اپنے دل کے ساتھ ان سے جہاد کرے گا وہ بھی مؤمن ہے اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔

۷۵۶۱:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عمرو بن محمد ناقد نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو صالح بن کیسان نے ان کو حارث نے ان کو جعفر بن عبداللہ بن حکم نے ان کو عبدالرحمن بن مسعود نے ان کو ابورافع نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے عمرو ناقد وغیرہ سے۔

ایک اشکال اور اس کا جواب:

(ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ حدیث میں پہلے گذر چکا ہے کہ ایمان کا اعلیٰ درجہ لاالہ الااللّٰہ ہے اور ادنیٰ درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔ مگر گزشتہ روایت میں ہے کہ دل سے برائی کو برا سمجھنا اضعف الایمان ہے۔ اور فلاں قسم کے لوگوں کے ساتھ جو جہاد نہ کرے اس میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ اس تعارض واشکال کو دور کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مترجم۔)

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ مذکورہ روایت مخالف نہیں ہے اس حدیث کے جو ہم نے روایت کی ہے کہ ایمان کا علیٰ درجہ یا اعلیٰ شعبہ لاالہ الااللّٰہ کی شہادت ہے اور اس کا ادنیٰ درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ہے۔

اس لئے خلاف نہیں ہے کہ اس حدیث میں ادنیٰ درجے کی بات تھی اور یہاں پر اضعف درجے کی بات ہے۔ ادنیٰ الگ چیز ہے اور اضعف الگ چیز ہے۔ ادنیٰ نام ہے اس چیز کے لئے جو بعید ہو مقام قرب سے اگر چہ اس کا مرجع اصل میں اور بنیادی طور پر اسی کی طرف ہو۔ اور اضعف نام ہے اس چیز کا جس سے وجہ قربت اور سبب قربت ظاہر ہو اور اس کے لئے خالص ہو مگر اس کے ایسی نوع سے ہو جو اس سے زیادہ قوی اور زیادہ بلیغ ہو۔ شیخ نے اس کی شرح میں تفصیلی کلام کیا ہے۔

۷۵۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو سائب بن یزید نے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب سے کہا البتہ اگر میں اللہ کے دین کے معاملے میں ملامت کرنے

(۷۵۶۰)......اخرجه مسلم (۵۰) واحمد (۱/۴۵۸ و ۴۶۱) والبیهقی (۱۰/۹۰) مطولاً ومختصراً

والے کی ملامت سے ڈروں تو یہ میرے لئے بہتر ہے یا یہ کہ میں اپنے نفس پر توجہ دوں؟

حضرت عمر نے فرمایا۔خبر دار جو شخص مسلمانوں کے کسی معاملے کا والی مقرر کیا جائے اس کو چاہئے کہ وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کرے اور جو شخص ایسی کسی بھی ذمہ داری سے خالی ہو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کی طرف توجہ دے اور اس کو چاہئے کہ اس کی خیر خواہی کرے اگر اس کی اور ذمہ داری نہ ہو۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مناسب بات یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا اس چیز میں ممتاز ہو کہ جس جگہ نرمی کرنی ہو وہاں نرمی کرے اور جس جگہ سختی کرنی ہو وہاں سختی کرے اور لوگوں کے ہر طبقے کے ساتھ اس طریقے سے کلام کرے جو ان کے ساتھ لائق ہو اور مناسب ہو اور ان میں بھلائی تلاش کرے اور وہ ان میں دوستیاں نہ کرنے والا ہو۔ اور نہ ہی ان میں ہمیشہ رہنے یعنی گھل مل کر رہنے والا نہ ہو۔

اور پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرے اور اس کو درست کرے اس کے بعد دوسروں کی اصلاح پر توجہ دے اور ان کو درست کرنے پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسكم

کیا تم لوگ! لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔

اپنے نفس سے غافل نہ ہونا

۷۵۶۳:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا نے ان کو ابو جعفر صیرفی نے ان کو عبد الرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے سنا محمد بن نضر جارثی سے پس میرے دل میں اس سے کوئی چیز گھوم رہی تھی۔ مجھے حدیث بیان کی مفضل بن یونس۔ نے ان کو محمد بن نضر نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر ہوا انہوں نے کہا میں اپنے نفس سے راضی نہیں ہوں کہ میں اس سے فارغ ہو کر کسی اور کی برائی کروں بے شک بندے اللہ سے ڈرتے ہیں دوسروں کے گناہ کرنے پر اور اللہ سے بے فکر و بے غم ہو جاتے ہیں اپنے نفسوں کے گناہوں کے باوجود۔

۷۵۶۴:...... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبد اللہ نے ان کو محمد بن حسین نے زکریا بن ابو خالد سے وہ کہتے ہیں کہ میں اس شعر کے ساتھ عبادت کرتا ہوں جو میں نے سنا تھا:

لنفسي ابكي لست ابكي لغيرها

لنفسي في نفسي عن الله شاغل

میں اپنے نفس کا رونا روتا ہوں میں اس کے سوا کسی اور کے لئے نہیں روتا ہوں۔ میرے اپنے نفس میں اللہ سے غافل کرنے والا موجود ہے میرے نفس کو۔

۷۵۶۵:...... وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبد اللہ نے ان کو عباس بن جعفر نے ان کو ہاشم بن ولید نے انہوں نے سنا فضیل بن عیاض سے اس نے ہشام بن حسان سے اس نے محمد بن سیرین سے وہ کہتے ہیں کہ متقی پرہیز گار آدمی گنہگاروں کا تذکرہ کرنے سے بے خبر و غافل ہوتا ہے۔

۷۵۶۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان حناط نے ان کو یعقوب بن شیبہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو مسعودی نے ان کو عون بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ جس وقت تم میں سے کوئی آدمی اپنے نفس پر عتاب و سرزنش کرے تو ہرگز یوں

نہ کہے کہ میرے اندر کوئی خیر خوبی نہیں ہے اس لئے کہ ہمارے اندر تو عقیدہ توحید الٰہی بھی ہے (اور وہ سب سے بڑی خیر و بھلائی ہے) بلکہ اسے چاہئے کہ وہ یوں کہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ میرے اندر جو شر اور برائی ہے کہیں وہ مجھے ہلاک نہ کرے۔ اور میں نہیں گمان کرتا کسی ایک کو بھی کہ وہ لوگوں کے عیبوں کو بیان کرنے یا ڈھونڈ ھنے کے لئے فارغ ہو مگر بوجہ اپنے نفس سے غافل ہونے کے اگر وہ اپنے نفس کے عیبوں کو دیکھنے کا اہتمام کرے اس کو کسی اور کے عیب دیکھنے فرصت ہی نہیں ہوگی اور نہ ہی کسی کی برائی کرنے کی فرصت ہوگی۔

سلیمان الخواص اور گوشت فروش:

۷۵۶۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے انہوں نے سنا عوام بن سمیع سے وہ کہتے ہیں کہ سلیمان الخواص گوشت فروش کے پاس جاتے تھے اور اس سے اپنی بلی کے لئے گوشت لے آتے تھے گوشت فروش ایک بلی کو مار مار کر زخمی کر رہا تھا (سلیمان اس کو نصیحت کرنا چاہتے تھے مگر گھر میں بلی کو بند کیا ہوا تھا) لہٰذا وہ اس بلی کی وجہ سے اس کو نصیحت کرنے سے رک گئے گھر میں آئے تو بلی کو نکال کر بھگا دیا اس کے بعد صبح کو گوشت فروش کے پاس گئے اور جا کر نصیحت کی۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

کہ وہ بادشاہ جو خواہش کا اور گناہوں کا مرتکب ہوتا ہو وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کر سکتا ہے کیونکہ حکومت و سلطنت یہی ہے اور اگر وہ ایسا کرنے سے ہاتھ کھینچ لے تو وہ سلطان نہیں ہو/صاحب اقتدار نہیں ہوگا اور وہ لوگ جو بادشاہ کے ماسوا ہیں وہ اس کی مثل نہیں ہیں۔ کیونکہ اس امر کے ساتھ کھڑا ہونا اور اس کو قائم کرنا ان کی طرف لوٹتا ہے جب بادشاہ اس سے رک جائے بوجہ ان کے علم کے اور اس کی صلاحیت کے اور جب اس کی صلاحیت خراب اور ناقص ہو جائے تو وہ تغیر و تبدیلی کے مستحق ہو جاتا ہے وہ اس کے باوجود دوسرا کوئی بدلنے والا نہیں ہوگا۔

دوسروں کی نیکی کا حکم کرنا:

۷۵۶۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے وہ کہتے ہیں کہ اسامہ بن زید سے کہا گیا کیا آپ فلاں سے کلام نہیں کرتے؟ فرمایا کہ اللہ کی قسم میں کسی آدمی سے یہ نہیں کہتا کہ تم سب لوگوں سے بہتر ہو۔ اور تم مجھ پر امیر ہو اس کے بعد کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی آنتیں لٹک رہی ہوں گی اور وہ ان کے ساتھ آگ میں ایسے گھوم رہا ہوگا جیسے گدھا آٹا پیسنے کی چکی کے گرد گھومتا ہے اہل جہنم اس کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے فلانے تجھے کیا ہوا کیا تو ہمیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کے لئے کہتا تھا مگر خود میں نہیں کرتا تھا اور تمہیں برائی سے روکتا تھا اور خود برائی کرتا تھا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث اعمش سے۔

نیکی کا حکم کرتے وقت اپنے نفس کو نہ بھولنا:

۷۵۶۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد زاہد نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن صبیح نے ان کو ابوعبداللہ حسین بن محمد بن (......) ان کو حجاج بن قتیبہ نے ان کو بشر بن حسین نے ان کو زبیر بن عدی نے ان کو ضحاک نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اس نے کہا اے ابن عباس میں چاہتا ہوں کہ میں لوگوں کو اچھے کاموں کے لئے کہوں اور برے کاموں سے روکوں ابن نے عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

(۷۵۶۸)......اخرجه البخاری (۳۲۶۷) و (۷۰۹۸) ومسلم (۲۹۸۹) واحمد (۲۰۵/۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۹) من حديث أسامة بن زيد مرفوعاً

کہ کیا آپ بات پہنچا سکیں گے تبلیغ کر سکیں گے؟ اس نے کہا میں امید کرتا ہوں ابن عباس نے کہا شرط یہ ہے کہ تم اس بات سے نہ ڈرو کہ تم رسوا ہو گے تین کلمات بولنے کے ساتھ جو کتاب اللہ میں ہیں تو پھر ضرور کرو۔ اس نے پوچھا کہ وہ الفاظ کون سے ہیں؟

ابن عباس نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسكم (البقرہ۴۴)

کیا تم لوگوں کو نیکی کرنے کا کہتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔

کیا تم یہ آیت پر محکم عمل کرو گے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ اس نے پوچھا کہ دوسرا کلمہ کون سا ہے؟ ابن عباس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

لم تقولون مالاتفعلون كبر مقتاً عندالله ان تقولوا مالاتفعلون. (صف۳۰۲)

کیوں کہتے ہو تم وہ بات جو خود نہیں کرتے ہو تم سخت غصے والی ہے یہ بات اللہ کے نزدیک یہ کہ تم وہ بات کہو جو تم کرتے نہیں ہو۔

کیا محکم عمل کرو گے اس آیت پر؟ اس نے کہا نہیں؟ پھر اس نے پوچھا تیسرا کلمہ کونسا ہے؟ ابن عباس نے فرمایا کہ جو عبد صالح شعیب علیہ السلام نے کہا تھا:

ما اريد ان اخالفكم الى ما انهكم عنه. (ہود۸۸)

میں نہیں چاہتا کہ میں مخالفت کروں اس چیز کی طرف جس سے میں تمہیں روکتا ہوں۔

فرمایا کیا تم محکم عمل کرو گے اس پر اس نے کہا کہ نہیں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ پھر فابدا بنفسک پھر پہلے اپنے نفس کو تبلیغ کیجئے۔

یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پہلے اپنے آپ کو کرو۔ اور دوسروں کو تبلیغ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اگر لوگوں کو نیکی کا حکم کرو تو اپنے نفس کو نہ بھولو۔ اور بات وہ کہو جس پر خود بھی عمل کرو۔ اور جس چیز سے لوگوں کو منع کرو وہ کام خود بھی نہ کرو یہی مذکورہ تینوں آیات کا مطلب ہے یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس شخص سے تقاضا فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ ہم سب کو پہلے اپنے نفس کی اصلاح توفیق بخشے آمین۔ (مترجم)

ہر حال میں نیکی کا حکم کرو:

۷۵۷۰:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو طلحہ نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ البتہ اگر آپ معروف کا حکم نہ کریں اور منکر سے بھی نہ روکیں یہاں تک کہ معروف میں سے بھی کوئی شئی باقی نہ رہے گی سوائے اسی کے جس کے ساتھ صرف ہم نے عمل کر لیا اور منکر میں سے بھی کوئی شئی باقی نہیں رہے گی سوائے اسی کے جس سے ہم رک لئے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اس وقت پھر ہم نہ تو معروف کا امر کر سکیں گے نہ ہی کسی منکر سے روک سکیں گے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ کہ تم لوگ معروف کا حکم کرو اگر چہ تم خود اس پر عمل نہ بھی کر رہے ہو پورے کے پورے پر۔ اور منکر کو روکو اگر چہ تم اس سے پورے پورے نہ رک رہے ہو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام احمد نے فرمایا اس حدیث میں طلحہ بن عمرو مکی ضعیف ہے۔ اور اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو بھی مذکورہ سابقہ تفصیل کے مخالف نہیں ہے اس لئے کہ یہ اس شخص کے بارے میں ہوگی جس میں اطاعت غالب ہو اور معصیت اس سے نادر ہو قلیل الوجود ہو پھر اس کی بھی درستگی توبہ

(۷۵۶۹)......(۱) اسم غير واضح بالأصل

(۷۵۷۰)......قال في المجمع (۷/۲۷۷) رواه الطبراني في الصغير والأوسط من طريق عبدالسلام بن عبدالقدوس بن حبيب عن أبي وهما ضعيفان)

کے ساتھ ہو جائے گی۔اور پہلی یعنی ممانعت والی حدیث اس شخص کے بارے میں ہو گی جس پر معصیت غالب ہو اور اطاعت اس سے نادر ہو قلیل الوجود ہو۔

۷۵۷۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابوالبختری نے انہوں نے ایک آدمی سے اس نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایک بھی تم میں سے اپنے نفس کو ہرگز حقیر نہ سمجھے بایں طور کہ وہ اپنے اوپر کوئی اللہ کا حکم دیکھے باقی ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر وہ نہ کہے اس امر یا حق کے بارے میں پھر وہ مر کر اللہ کو جا ملے۔معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ کو جا ملے تو اس وقت کو وہ ضائع کر چکا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کہے گا کہ تجھے کس چیز نے منع کیا تھا؟ یعنی میری بات کہنے سے پھر وہ کہے گا کہ لوگوں کے خوف نے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں ہی زیادہ حق دار تھا کہ آپ مجھ سے ڈرتے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جو اس کو لوگوں کی ملامت کے خوف سے ترک کر دے حالانکہ وہ اس کو قائم کرنے پر قادر ہو۔(یعنی اللہ کے حکم کو نافذ کرنے پر قادر ہو۔)

۷۵۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر دقاق نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہرگز نہ روکے کوئی تمہیں حق کی بات کہنے سے جب کہ وہ اس جان کا خطرہ محسوس کر چکا ہو۔

ابوسعید نے کہا ہمیشہ رہی ہمارے ساتھ آزمائش یہاں تک کہ ہم نے کوتاہی کی یا پیچھے ہو گئے ہیں حالانکہ ہم بے شک البتہ پہچانتے ہیں خفیہ طور پر۔

حق گوئی:

۷۵۷۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو خبر دی حریری نے ان کو ابومسلمہ سعید بن یزید نے ان کو ابونصرہ نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ہرگز نہ منع کرے کوئی بھی تمہیں حق بات کہنے سے جب وہ حق کو دیکھ لے اور اس کو جان لے۔

ابوسعید نے کہا کہ اسی حدیث نے ہی تو مجھ کو ابھارا تھا کہ میں سوار ہو کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا تھا اور جا کر میں نے اس کو وعظ و نصیحت کی تھی۔اس کے بعد میں واپس لوٹ آیا تھا۔

لوگوں سے خوف، رب تعالیٰ سے امید و یقین:

۷۵۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسحق بن حسن بن میمون نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر نے ان کو نہار عبدی نے کہ انہوں نے سنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے سے پوچھیں گے یہاں تک کہ یہ بھی پوچھیں گے کہ اے بندے تجھے کس چیز نے روکا

(۷۵۷۱)......أخرجه أحمد (۳/۳۰ و ۴۷ و ۷۳ و ۹۱) واخرجه ابن ماجه (۴۰۰۸) وقال في الزوائد إسناده صحيح رجاله ثقات

(۷۵۷۲)......أخرجه أحمد (۳/۲۹) وابن ماجه (۴۰۱۷) من حديث أبي سعيد مرفوعاً وقال في الزوائد : إسناده صحيح رجاله ثقات.

تھا کہ تم نے جب کسی غلط کام کو دیکھا تھا تم اس کو غلط کہتے۔ اور جس وقت اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اس کی دلیل وحجت خود سکھائیں گے تو وہ کہے گا اے میرے مالک میں تیرے ساتھ تو یقین رکھتا تھا مگر میں لوگوں سے ڈر گیا تھا یحییٰ بن سعید اس کا متابع لائے ہیں اور اسماعیل بن جعفر بھی ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے۔

۷۵۷۵:......ہمیں اس کی خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف کہتے ہیں کہ سفیان نے ہشام بن سعد کے سامنے بیان کیا۔ انہوں نے نہار سے بیان کیا اور انہوں نے سعید الخدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل قیامت کے دن بندے سے پوچھیں گے اور کہیں گے تجھے کیا ہو گیا تھا کہ جب غلط کام کو دیکھا تھا تم نے اس کو غلط نہیں کہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ اس کی حجت اور جواب بھی خود سکھلائیں گے لہٰذا وہ جواب دے گا اے میرے مالک میں نے لوگوں کا خوف کیا تھا اور تجھ سے امید رکھی تھی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ احتمال ہے کہ یہ اس شخص کے بارے میں ہو جو لوگوں کے غلبے سے اور رعب سے ڈر گیا ہو اور وہ اس کو اپنے رب سے روکنے اور دفع کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے وجوب کی احادیث جو ان دونوں پر قادر ہو بقدر استطاعت اور ان دونوں کو ترک کرنے میں جو خرابی اور خسارہ ہے:

۷۵۷۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اعمش نے ان کو شعبی نے ان کو نعمان بن بشیر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ کی حدود میں واقع ہونے والے اور اس میں سستی کرنے والے کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جو ایک کشتی میں قرعہ اندازی سے سوار ہوں کہ بعض ان میں سے اوپر کی منزل میں ہوں گے اور بعض نیچے۔ نیچے والے اوپر والوں سے پینے کے لئے پانی مانگیں اور جا کر ان کو اذیت دیں لہٰذا اوپر والے یہ کہیں کہ تم لوگوں نے ہمیں تکلیف پہنچائی ہے ہم تمہیں پانی نہیں دیں گے۔ لہٰذا نیچے والے کلہاڑی اٹھا کر کشتی میں سوراخ کرنا شروع کر دیں کہ ہم نیچے سے اپنے لئے پانی حاصل کریں گے۔ اوپر والے ان سے کہیں کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ (اب دو صورتیں ہوں گی) اگر اوپر والے نیچے غلط کام کرنے والوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیں کہ یہ ان کا معاملہ ہے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ کشتی میں پانی بھر جائے گا اور اوپر نیچے والے سب کے سب غرق ہو جائیں گے اور اگر اوپر والے جا کر نیچے والوں کو روکنے کے لئے ان کا ہاتھ پکڑ لیں اور سوراخ نہ کرنے دیں تو تو اوپر نیچے والے سب کے سب بچ جائیں گے۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے اعمش کی حدیث سے۔

کم عقل اور بے وقوفوں کے ہاتھ پکڑ لو:

۷۵۷۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل نے ان کو سہل بن عثمان نے ان کو حفص نے ان کو اعمش نے ان کو شعبی نے ان کو نعمان بن بشیر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے کم عقلوں اور بیوقوفوں کے ہاتھ پکڑ لیا کرو۔

(۷۵۷۵)......أخرجه أحمد (۲۷/۳ و ۷۷۲۹) وابن ماجه (۴۰۱۷) وقال في الزوائد: إسناده صحيح رجاله ثقات.

(۷۵۷۶)......أخرجه البخاري (۲۴۹۳) و (۲۶۸۶) والترمذي (۲۱۷۳) وأحمد (۲۶۸/۴ و ۲۶۹ و ۲۷۰)

خاموش رہنے سے امر بالمعروف بہتر ہے:

۷۵۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو احمد زبیری نے ان کو عبید اللہ بن ایاد بن لقیط نے ان کو ابوایاد بن لقیط نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی لیلیٰ نے ابن الخصاصیہ کی بیوی سے اسلام سے پہلے اس کا نام زحم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بشیر رکھا تھا وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی بشیر نے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا جمعہ کے دن کے روزے کے بارے میں اور اس بارے میں کہ وہ اس دن کسی سے بات چیت بھی نہیں کرے گا بلکہ چپ رہے گا کیا میں ایسا کر سکتا ہوں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا روزہ ویسے نہ رکھو ہاں مگر ان ایام کے اندر رکھ سکتے ہو جن میں پہلے سے رکھتے آرہے ہو۔ یا ماہ رمضان میں۔ اور یہ بھی نہیں کر سکتے کہ تم کسی سے کلام نہ کرو۔ البتہ اگر تم امر بالمعروف کرو اور نہی عن المنکر کرو تو یہ تمہارے چپ رہنے سے زیادہ بہتر ہے۔

حق گوئی موت اور رزق سے محرومی کا سبب نہیں ہے:

۷۵۷۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ ذھلی نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابوعلی رجبی نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ ایسے مقام پر کھڑا ہو جہاں حق کی بات کہنا پڑے اور وہ حق کی بات نہ کرے (ایسا نہ کرے کیونکہ) حق بات کہنا نہ تو اس کی موت کو لے آئے گا اور نہ ہی اس کے طے شدہ رزق کو روک سکے گا۔

۷۵۸۰:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن فراس نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو علی بن عاصم نے اس نے اسی سند سے ذکر کیا ہے اس اسناد کو اور حدیث کے اول میں یہ زیادہ کیا ہے کہ آپ کسی کے قتل پر بھی حاضر نہ رہیں کیونکہ جو وہاں حاضر ہو بے شک اس پر لعنت نازل ہوتی ہے جب تک وہ اس کی طرف سے دفاع نہ کریں اور اس جگہ بھی حاضر نہ رہوں جہاں مظلوم کی مار لگ رہی ہو کیونکہ جو وہاں موجود ہے اس پر بھی لعنت نازل ہوتی ہے۔

کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے مقام پر حاضر ہو جس جگہ حق بات کہنی ہو (اور وہ نہ کہے) مگر یہ کہ وہ اس بارے میں کلام کرے کیونکہ ایسا کرنا نہ تو اس کی موت کو لے آئے گا اور نہ ہی اس کو اس کے رزق سے محروم کرے گا۔

حاکم کے سامنے کلمہ حق کہنا:

۷۵۸۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے اور ان کو احمد بن عبید اللہ ترسی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوطالب نے ان کو ابوامامہ نے یہ کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (رمی کرتے ہوئے) جمرہ اولیٰ کے پاس سوال کیا کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا پھر اس نے ان سے جمرہ وسطیٰ پر یہی سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال جمرہ عقبہ پر کیا۔ اس نے اپنا پیر چمڑے کی بنی ہوئی رکاب میں رکھا

(۷۵۷۸)......اخرجه البيهقي (۱۰/۷۲) وقال في المجمع (۳/۱۹۹) (هكذا رواه الطبراني في الكبير (۱۲۳۲) ورواه احمد (۵/۲۲۵) عن ليلى امرأة بشير أنه سأل النبي صلى الله عليه وسلم وقد قيل أنها صحابية ورجاله ثقات.

(۷۵۸۱)......اخرجه النسائي (۷/۱۶۱) وابن ماجه (۴۰۱۲) واحمد (۳/۹۱) و (۴/۳۱۵) و (۵/۲۵۱) الحاكم (۵/۵۰۵.۵۰۶) والحميدي (۷۵۲) وهو صحيح بمجموع طرقه

اورسوال کیا کہ کون سا جہاد افضل ہے یا رسول اللہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل جہاد ظالم و جابر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ یہ شاہد ہے مرسل ہے جید ہے۔

۷۵۸۲:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابوداؤد حضری نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو طارق بن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظالم حکمران کے سامنے کلمہ انصاف کہنا۔

حق بات کہو اگرچہ وہ کڑوی ہو:

۷۵۸۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو محمد بن عمرو رزاز نے ان کو اسماعیل بن محمد فسوی قاضی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بکر بن محمد بن حمدان مروزی نے ان کو ابوشہاب معمر بن محمد بلخی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو ہشام بن حسان نے اور حسن بن دینار نے ان کو محمد بن واسع نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ میں اپنے آپ سے کمتر کو دیکھوں اور اس کو نہ دیکھو جو مجھ سے اوپر ہو۔

اور مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں مسکینوں سے محبت کروں اور ان کے قریب رہوں اور مجھے یہ وصیت فرمائی کہ میں حق بات کہوں اگرچہ حق کڑوا ہو۔ اور مجھے وصیت کی کہ میں صلہ رحمی کروں اگرچہ میں پیچھے رہوں۔ اور مجھے وصیت کی کہ میں اللہ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کروں۔ اور مجھے وصیت کی تھی کہ میں لوگوں سے کسی شئی کا سوال نہ کروں (یعنی کسی سے کچھ نہ مانگو) اور مجھے وصیت کی کہ میں کثرت کے ساتھ لاحول و لاقوۃ الاباللہ پڑھوں بے شک یہ جنت کا خزانہ ہے۔ الفاظ کے سب برابر ہیں۔

جہاد کی قسمیں:

۷۵۸۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو محمد بن طلحہ بن مصرف نے ان کو زبیر نے ان کو عامر نے ان کو ابوجحیفہ نے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ جہاد تین قسم کی ہیں ایک ہاتھ کے ساتھ جہاد کرنا۔ دوسرا زبان کے ساتھ جہاد کرنا تیسرا ہے دل سے اول نمبر جہاد وہ ہے کہ جس پر ہاتھ کے ساتھ جہاد کرنا غالب ہو۔ اس کے بعد زبان کے جہاد کا نمبر ہے۔ اور جس وقت دل اچھائی کو اچھائی نہ سمجھے اور برائی کو برائی نہ سمجھے لہٰذا اس کو اوندھا اور الٹا کر دیا جاتا ہے یعنی اوپر والی حصے کو نیچے کر دیا جاتا ہے۔

۷۵۸۴:......(مکرر ہے) اور اسی سند کے ساتھ کہا محمد بن طلحہ نے جامع بن شداد سے وہ کہتے ہیں کہ میں عبدالرحمٰن بن یزید فارسی کے پاس تھا ان کے پاس اسود بن یزید کی موت کی اطلاع پہنچی ہم نے اس کی تعزیت کی تو وہ کہنے لگے میرے بھائی اسود فوت ہو گئے ہیں اس کے بعد کہا۔ کہ کہا تھا عبداللہ نے کہ نیک لوگ ایک ایک کر کے چلے جائیں گے اور باقی اصحاب ریب رہیں گے۔ لوگوں نے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن یہ اصحاب ریب کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ وہ لوگ ہوں گے جو اچھائی کی تلقین نہیں کریں گے اور برائی سے نہیں روکیں گے۔

حصص اسلام:

۷۵۸۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقبری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو شعبہ نے

(۷۵۸۲)......أخرجه أبوداؤد (۴۳۴۴) والترمذی (۲۱۷۴) وابن ماجه (۴۰۱۱) وأحمد (۲۵۶/۵) وهو صحيح بمجموع طرقه

(۷۵۸۳)......قال فی المجمع (۲۱۷/۴) (رواه الطبرانی وفيه أبوالجوری ولم أعرفه وبقية رجاله ثقات)

ان کو ابواسحاق نے ان کو خالد بن زفر نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ اسلام کے آٹھ حصے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا۔ اسلام ایک حصہ ہے۔ نماز دوسرا حصہ ہے زکوٰۃ تیسرا حصہ ہے۔ رمضان کے روزے رکھنا ایک حصہ ہے (چوتھا) پانچواں حصہ حج ہے۔ چھٹا حصہ جہاد ہے ساتواں حصہ اچھائی کا حکم کرنا ہے آٹھواں حصہ برائی سے روکنا ہے۔ اور وہ شخص ناکام و نامراد ہو گیا جس کا کوئی بھی حصہ نہ ہو۔

یہ موقوف ہے۔ اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے حبیب بن حبیب کی حدیث سے اس نے ابواسحاق سے اس نے حارث سے اس نے علی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرفوع روایت کے جیسے ذیل میں ہے۔

نجات پانے والے:

۷۵۸۶:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابویعلٰی نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو حبیب بن حبیب حمزہ کے بھائی نے اس نے اس کو مرفوع ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا کہ اسلام ایک حصہ ہے اور اس نے شک کا اظہار نہیں کیا۔ اور شعبہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۵۸۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی علوی نے ان کو ابوطیب محمد بن علی بن حسن صوفی ان کو سہل بن عمار نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو سالم مرادی نے ان کو عمرو بن ھرم نے ان کو جابر بن زید نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانے میں میری امت کو بادشاہ کی طرف سے سختیاں پہنچیں گی اس سے وہی شخص نجات پائے گا۔ جو اللہ کے دین کو پہچانے گا اور اس کو سچا مانے گا۔

اور وہ آدمی جو اللہ کے دین کو پہچانے گا اور اس پر خاموش رہے گا۔

اگر وہ کسی ایسے آدمی کو دیکھے گا جو کوئی خیر کا عمل کر رہا ہے تو اسی پر وہ اس سے محبت کرے گا اگر ایسے آدمی کو دیکھے گا جو باطل پر عمل کر رہا ہے تو اسی پر وہ اس سے نفرت کرے گا تو وہ شخص اسی روش کو نجات پالے گا۔

۷۵۸۸:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو ابواحمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعر نے ان کو قیس بن مسلم نے ان کو طارق بن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ بن مسعود کے پاس آئے اور عرض کیا کہ وہ شخص ہلاک ہو گیا جس نے نہ تو اچھائی کا حکم کیا اور نہ ہی برائی سے روکا۔

عبداللہ نے کہا کہ وہ شخص ہلاک ہو گیا جس نے اپنے دل سے اچھائی کو اچھا نہ سمجھا اور برائی کو برا نہ سمجھا۔

خوبصورت حدیث:

۷۵۸۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو عمارہ بن ربیع بن عملیہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی کہ اس سے خوبصورت حدیث ہم نے نہیں سنی مگر کتاب اللہ۔ اس کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے فرمایا بے شک بنی اسرائیل پر جب مدت دراز ہو گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے تھے انہوں نے اپنی طرف سے ایک کتاب گھڑ لی تھی۔ ان کے دلوں نے اس کو حد سے زیادہ چاہا ان کی زبانوں کو وہ میٹھی لگی۔ حالانکہ حق گردش کرتا تھا۔ ان کے درمیان اور ان کی بہت سی شہوات کے درمیان یہاں تک کہ انہوں نے اللہ کی کتاب کو اپنی پیٹھ کے پیچھے اس طرح پھینک دیا کہ گو اس کو وہ

(۷۵۸۷)......(۱) فی (ب)

فجاهد عليه بلسانه ويده وقلبه فذاک الذى سبقت له السوابق

جانتے ہی نہیں ہیں۔

کہا کہ اس کتاب کو بنی اسرائیل پر پیش کرو اگر وہ تمہاری اس کتاب پر موافقت کریں تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور اگر وہ تمہاری مخالفت کریں تو ان کو قتل کر دو۔ کہا کہ نہیں بلکہ اس کو فلاں اپنے عالم کے پاس بھیجو اگر وہ تمہاری موافقت کر لے تو اس کے بعد تمہارے خلاف کوئی بھی اختلاف نہیں کرے گا، اور اگر وہ عالم اختلاف کر لیتا ہے تو اس کو قتل کر دو اس کے بعد تمہارے خلاف کوئی بھی اختلاف نہیں کرے گا۔ (چنانچہ یہ منصوبہ طے ہو گیا۔)

لہٰذا انہوں نے اس کتاب کو اس عالم کے پاس بھیج دیا۔ چنانچہ اس نے ایک کاغذ اٹھایا اور اس میں کتاب اللہ کو لکھا اور اس کو قرن میں ڈالا (ناقوس) اور اس کو اپنے گلے میں لٹکایا اور اس کے اوپر کپڑے پہن لئے اس کے بعد وہ ان لوگوں کے پاس آیا۔ انہوں نے اس پر کتاب پیش کی، اور اس سے پوچھا کہ کیا اس کتاب پر ایمان لاتے ہو؟ اس نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا (یعنی وہ کتاب ہے جو قرن میں ہے۔)

اور زبان سے اس نے یوں کہا میں اس کتاب پر ایمان لایا ہوں مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کے ساتھ ایمان نہ لاؤں؟

دل میں نیت اسی اصلی کتاب کی تھی جو قرن و ناقوس میں چھپ ہوئی تھی ان لوگوں نے سمجھا کہ ہماری اس گھڑی ہوئی اور اختراع کی ہوئی (کتاب کے لئے کہہ رہا ہے) لہٰذا انہوں نے اس عالم کو چھوڑ دیا۔ (اس طرح وہ قتل ہونے سے بچ گیا۔)

فرمایا کہ اس کے اصحاب واحباب ایسے تھے جو اس کو گھیرے رہتے تھے جب عالم کی وفات ہو گئی اور انہوں نے غسل دینے کے لئے اس کے کپڑے اتارے تو انہوں نے ناقوس کو دیکھا تو اس میں اصلی کتاب تھی۔ انہوں نے کہا کیا تم نے اس کے قول کو نہیں سمجھا تھا جو انہوں نے کہا تھا کہ میں اس کتاب پر ایمان لایا ہوں۔ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کتاب پر ایمان نہ لاؤں۔ اس نے تو اس قول سے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اس کتاب پر ایمان لایا ہوں جو ناقوس میں ہے۔ فرمایا کہ لہٰذا بنی اسرائیل میں یہیں سے اختلاف پیدا ہوا اور وہ بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ ان سب میں اچھے اور بہتر مذہب والے وہ تھے جو ذالقران تھے یعنی ناقوس والے۔

حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ بے شک تم لوگوں میں سے جو بھی باقی رہے گا عنقریب منکر اور غلط باتیں دیکھے گا کسی آدمی کی نجات کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ کوئی منکر اور ایسی بری بات دیکھے جس کو بدلنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو مگر اللہ تعالیٰ اس کے دل کو جانتا ہو کہ وہ اس کو ناپسند کرتا ہے۔

۷۵۹۰:...... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن علی بن احمد معادی نے ان کو ابو علی صواف نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو خبر دی ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب نے ان کو ابو طفیل نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، زندوں کا مردہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو گناہ کو اپنے ہاتھ سے بھی نہ بدلے اور نہ اپنی زبان کے ساتھ بدلے نہ اپنی دل سے اس کو برا جانے۔

۷۵۹۱:...... ہمیں خبر دی علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے معاویہ بن اسحٰق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن حبیب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے کہ کیا میں اپنے امیر و حکمران کو معروف کام کی اور نیکی کی تلقین کروں اور اس کو برائی سے منع کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر تجھے خوف ہو کہ وہ تجھے قتل کرا دے گا تو پھر نہ کرو۔

۷۵۹۲:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضر وی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو عوانہ نے اور جریر نے معاویہ سے اس نے اسحٰق سے اس نے سعید بن جبیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے کہا کیا میں اپنے امام و خلیفہ کو امر بالمعروف کروں؟ فرمایا کہ اگر تجھے یہ خوف ہو کہ وہ تجھے قتل کر دے گا تو پھر نہ کہو۔ اور اگر تم لازمی طور پر کہنا چاہتے ہو تو پھر اسی قدر جو تمہارے اور اس کے

درمیان ہوں۔ابوعوانہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اپنے امام کو مشقت میں نہ ڈال۔

۷۵۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا کیا میں اس بادشاہ کے پاس نہ جاؤں میں اس کو امر کروں گا اور نہی کروں گا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر تو وہ کہہ جو تو ارادہ کرتا ہے اس وقت تو ایک آدمی ہوگا۔

نہی عن المنکر نہ کرنے پر عذاب:

۷۵۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بستی کو عذاب دینے کا حکم دیا تو فرشتے چیخ اٹھے کہ اس بستی میں تیرا فلاں نیک بندہ بھی رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ کیسا نیک ہے میرے محرمات کے ارتکاب کرنے والوں کے خلاف ناراض ہونے کی وجہ سے کبھی اس کے چہرے پر بل بھی نہیں آیا۔

یہی محفوظ ہے مالک بن دینار کے قول میں سے۔اور ایک دوسرے طریق سے جو کہ ضعیف ہے مرفوعا مروی ہے۔جیسے ذیل میں ہے۔

۷۵۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عبید بن اسحٰق عطار نے ان کو عمار بن سیف نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ فلاں شہر کو اس کے باسیوں سمیت الٹ دو کہتے ہیں کہ جبرائیل امین نے عرض کیا بے شک ان میں تیرا فلاں نیک بندہ بھی موجود ہے جس نے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی تیری نافرمانی کبھی نہیں کی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو اسی سمیت شہر کو الٹ دے اس لئے کہ میری وجہ سے کبھی بھی ایک لمحے کے لئے بھی اس کے چہرے پر ناپسندیدگی نہیں آئی (نافرمانوں کے خلاف۔)

۷۵۹۶:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن حامد قطان نے ان کو احمد بن حسین صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ مالک بن دینار سے کہا ہم لوگوں نے جب دنیا کے معاملے پر آپس میں اتفاق کرلیا ہے، ہم لوگ ایک دوسرے کو نہ تو امر بالمعروف کرتے ہیں اور نہ ہی نہی عن المنکر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں اسی حالت پر زیادہ دیر نہیں چھوڑیں گے کاش کہ معلوم ہوتا کہ کونسا عذاب نازل ہوجائے۔

بعض کو بعض کے ذریعہ دفعہ کرنا

۷۵۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو حاتم رازی نے ان کو ابومعمر ہزلی نے ان کو ابوعبیدہ حداد نے وہ عبدالواحد بن واصل ہے ان کو راشد (امام مسجد بن عروبہ) نے ان کو عمرو بن مالک نے ان کو ابوالجوزاء نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

ولا لادفع اللہ الناس بعضهم ببعض.

اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض کو بعض کے ساتھ دفع کرنا نہ ہوتا تو نہیں میں فساد برپا ہوجاتا۔

ابن عباس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نماز کے ساتھ بے نماز سے اور حاجی کے ساتھ غیر حاجی سے اور زکوٰۃ دینے والے کے ساتھ زکوٰۃ نہ دینے والے سے دفع کرتا ہے (اور حفاظت کرتا ہے)

میں نے کہا کہ یہ معمول تو جب تک اللہ چاہے گا جاری رہے گا۔اور کبھی وہ انہیں چھوڑ کر نظر انداز کردے گا تو پھر سب کے سب ہلاک

ہو جائیں گے جب فساد بہت ہو جائے گا۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کو آپ کے ارادوں ونیتوں کے مطابق اٹھائے گا۔جیسے آنے والی حدیث میں ہے۔

۷۵۹۸:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار (سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے زہری سے اس نے عروہ سے اس نے زینب بنت ابوسلمہ سے اس نے حبیبہ سے اس نے اپنی والدہ رضی اللہ عنہا حبیبہ سے اس نے زینب زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتی ہیں کہ حضور نیند سے اس حالت میں اٹھے کہ چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا اور کہ یہ کہہ رہے تھے لا الٰہ الا اللہ تین بار یہ کلمہ دہرانے کے بعد فرمایا عربوں کے لئے اس شر سے ہلاکت اور خرابی ہے جو کہ قریب آ چکا ہے۔یا جوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ کھول دیا گیا ہے اس کی مثل آپ نے اپنی انگلی سے حلقہ بنا کر دیکھایا۔میں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک کر دیئے جائیں حالانکہ ہمارے اندر نیک صالح لوگ بھی ہیں؟حضور نے فرمایا کہ ہاں جب برے لوگ زیادہ ہو جائیں گے۔یا جب زنا عام ہو چکا ہوگا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے سفیان بن عیینہ کی حدیث سے۔

۷۵۹۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسن حافظ نے بطور املاء کے بتلایا۔اپنے حافظہ سے ۳۲۵ھ میں ان کو خبر دی محمد بن یحییٰ ذھلی نے ان کو عمرو بن عثمان رقی نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک اللہ تعالیٰ اہل زمین پر سختیاں اتارتے ہیں۔حالانکہ بعض ان میں نیک لوگ بھی ہوتے ہیں وہ بھی دوسروں کی ہلاکت کے ساتھ ہلاک ہو جاتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ بے شک اللہ سبحانہ جس وقت اپنی سزا اہل سزا پر اتارتے ہیں تو وہ نیک لوگوں کے اجل بھی لے آتی ہے۔لہٰذا وہ بھی ان کی ہلاکت کے ساتھ ہلاکت کر دیئے جاتے ہیں بعد میں اپنے اعمال اور اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

زمین پر جب برائی عام ہو جائے:

۷۵۹۹:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابونصر محمد بن حمدویہ مقری نے ان کو محمود بن آدم نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو جامع بن ابوراشد نے ان کو منذر ثوری نے ان کو حسین بن محمد انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جب دھرتی پر برائی عام ہو جائے اللہ تعالیٰ اہل زمین اپنا عذاب نازل کرتے ہیں۔میں نے کہا یا رسول اللہ حالانکہ ان میں اہل اطاعت بھی تو ہوتے ہیں؟آپ نے فرمایا اسکے بعد وہ اللہ کی رحمت کی طرف رجوع کریں گے۔

۷۶۰۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی اصم نے ان کو خضر نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے اس نے سنا حضرت مالک بن دینار سے انہوں نے یہ آیت پڑھی تھی۔

وکان فی المدینة تسعة رھط یفسدون فی الارض ولایصلحون. (النحل ۴۸)

شہر میں نو افراد کا گروہ تھا جو کہ زمین پر فساد مچاتے تھے اصلاح نہیں کرتے تھے۔مالک بن دینار نے فرمایا۔(کہ وہاں تو نو افراد تھے اللہ نے ان کا ذکر بھی کر دیا تھا) آج ذرا غور فرمائیں کہ ہر قبیلے میں اور ہر محلّہ میں (ہر شہر میں ہر ملک میں تمام ملکوں میں پوری دنیا میں) کتنے لوگ ہیں جو دھرتی پر فساد برپا کر رہے ہیں اصلاح نہیں پھیلا رہے۔)

(۷۵۹۸)......أخرجه البخاری (۳۳۴۶) و (۳۵۹۸) و (۷۰۵۹) و (۷۱۳۵) و مسلم فی الفتن (۱ و ۲) والترمذی (۲۱۸۷) وابن ماجه (۳۹۵۳) وأحمد (۴۲۹/۶ و ۴۲۹)

گناہ جب ظاہر ہو جائے تو سب کو نقصان دیتا ہے:

۷۶۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے اور احمد بن عیسیٰ نے دونوں کو بشر بن بکر نے ان کو وزاعی نے ''ح''۔

ہمیں خبر دی ابوعمروز جاہی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد دقاق نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد انماطی نے ان کو حسین بن عیسیٰ نے ان کو ابن مبارک نے ان کو اوزاعی نے انہوں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے تھے کہ گناہ و معصیت جب مخفی رہتا ہے، تو وہ صرف اس کے کرنے والے کو نقصان دیتا ہے اور جب ظاہراً کیا جائے تو پھر وہ عام لوگوں کو نقصان دیتا ہے۔

اور ابن بشران کی ایک روایت میں ہے کہ گناہ جب مخفی ہو تو صرف اس کا عمل کرنے والے کو نقصان دیتا ہے اور جب ظاہر ہو جائے تو سب کو نقصان دیتا ہے۔

۷۶۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن ابونصر نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو قعنبی نے ان کو مالک نے ان کو اسماعیل بن ابوحکیم نے کہ انہوں نے خبر دی ہے اس کو کہ اس نے سنا ہے عمر بن عبدالعزیز سے وہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا کہ اللہ عزوجل عام لوگوں کو خاص لوگوں کے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا لیکن جب گناہ کا عمل ظاہراً کیا جائے تو سب لوگ عذاب کے مستحق ہو جائیں گے۔

۷۶۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس نے ان کو عبید بن عبدالرحمٰن نے بن ابو جعفر مخزومی دمیاطی نے ان کو ان کے والد نے ان کو مسلم نے یعنی ابن میمون خواص نے اور وہ رملہ کے مقام پر تھے انہوں نے زافر سے اس نے مثنی بن صباح سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے ان کے والد سے اس نے ان کے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص اچھائی کی تلقین کرے اس کو چاہئے کہ اس کا اپنا معاملہ بھی اچھائی کا ہونا چاہئے۔

۷۶۰۴:......ہمیں خبر دی ابومحمد مؤملی نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابواحمد فراء نے ان کو یعلی نے ان کو اعمش نے ان کو زید بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ سے کہا گیا کہ کیا آپ کو فلاں آدمی کے بارے میں کچھ معلوم ہے اس کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپکتے رہتے ہیں۔عبداللہ نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ہم جاسوسی کریں اگر ہمارے سامنے وہ ظاہر ہو جائے تو ہم اس کو پکڑ لیں گے۔

۷۶۰۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوعبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ابوبکر بن نمیرہ نے ان کو ابومعمر نے وہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے اور انہوں نے اس کو جا کر کہا کہ تو قتل کرنے میں اسراف نہ کر زیادتی نہ کر بیشک مقتول منصور ہوتا ہے (اللہ سے اس کی مدد آتی ہے) تو حجاج نے اس سے کہا۔اللہ نے تیرا خون بھی ممکن بنا دیا ہے یعنی تیرا قتل بھی ابومعمر نے کہا بے شک جو لوگ زمین کے پیٹ میں چلے گئے میں وہ ان سے کہیں زیادہ ہیں جو اس کے پشت پر ہیں۔

(۷۶۰۳)......عزاہ فی الجامع الصغیر إلی هذا المصدر وقال حدیث ضعیف.

ایمان کا ترپنواں شعبہ
نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے سے تعاون کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وتعاونوا علی البر والتقوی و لاتعاونوا علی الاثم والعدوان. (المائدہ۲)

نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کا تعاون کرو اور گناہ میں ایک دوسرے پر زیادتی کرنے میں تعاون نہ کرو۔

خلاصہ:

مطلب اس بات کا یہ ہے کہ نیکی کے معاملے میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا نیکی ہے۔ اس لئے کہ جس وقت نیکی کے معاملے میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کی ضرورت ہو اور تعاون مفقود ہو تو دراصل نیکی مفقود ہوئی اور معدوم ہوئی۔ اور جب باہم تعاون موجود ہوا تو درحقیقت نیکی موجود ہوئی۔ تو اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ نیکی میں تاون کرنا درحقیقت خود نیکی ہے۔ اس کے بعد یہ نیکی اس نیکی سے راجح ہے جس کے ساتھ ایک شخص اکیلا ہو اور منفرد ہو اس لئے کہ اس میں کثیر نیکیوں کا حصول ہوتا ہے ساتھ ساتھ اہل دین کے ساتھ موافقت بھی ہوتی ہے اور اس چیز کے ساتھ مشابہت بھی ہے جس پر کثرت طاعات کی بنیاد ہے اس میں اشتراک ہے اور جماعت کی صورت میں اس کی ادائیگی ہے۔

شیخ نے اس بارے میں تفصیل سے کلام کیا ہے۔

۷۶۰۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے اور عباس دوری نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے یزید بن ہارون نے ان کو احمد نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور دوری کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کیجئے خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو درست ہے کہ ہم مظلوم کی مدد کریں اور ہم اس کی کیسے مدد کریں جب کہ وہ ظالم ہو؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کو ظلم کرنے سے روک دو۔ اس کو بخاری نے دوسرے طریق سے حمید سے روایت کیا ہے اور مسلم نے اس کو ابوزبیر کی حدیث سے اس نے جابر سے اسی کے مفہوم میں ذکر کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا اس کا معنی یہ ہے کہ ظالم خود ایک اعتبار سے اور ایک حیثیت سے مظلوم ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ومن یعمل سوء او یظلم نفسه

جو شخص برا عمل کرے یا اپنے اوپر ظلم کرے۔

تو جیسے یہ بات مناسب ہے کہ مظلوم کی مدد کی جائے جب کہ وہ خود ظالم نہ ہو اس لئے مدد ضروری ہے تا کہ اس سے ظلم دفع ہو سکے اور دور کیا جا سکے۔

اسی طرح یہ بھی مناسب ہے کہ اس وقت بھی اس کی مدد کی جائے (مظلوم کی) جب کہ وہ بذات خود ظالم ہو تا کہ اس کے اس ظلم کو دفع کیا جا سکے خود ظلم خود اس کی اپنی ذات کے خلاف ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہر ایک کو حکم ہے اپنے مسلم بھائی کی نصرت کرنے کا جب اس کو ظلم کرتا دیکھے اور اس کی مدد کرنے پر قادر بھی ہو کیونکہ اسلام ان دونوں کو (ظالم کو اور مظلوم کو) جب جمع کرتا ہے تو وہ ایک ہی جسم کی مثل ہوتے ہیں جیسی نسبی بھائی، اگر آپ ان دونوں کو اکھٹا کریں تو وہ جسد واحد کی

طرح ہوتے ہیں۔ جب کہ دین قرابت سے زیادہ قوی ہے اور محافظت کے لحاظ سے اولیٰ ہے نسب سے اور اسی بات کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں کہ:

انما المؤمنون اخوة فاصلحوابين اخويكم (الحجرات۱۰)

بے شک مؤمن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس صلح کرادو اپنے بھائیوں کے درمیان۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث آئی ہے۔

تمام مؤمن مثل ایک فرد کے ہیں:

۷۶۰۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اعمش نے ان کو خیثمہ نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے:

یقیناً مؤمن مثل ایک مرد کے ہیں جس وقت اس کی آنکھیں دکھنے آتی ہیں تو پورے جسم کو تکلیف ہوتی ہے اور جب اس کے سر میں درد ہوتا ہے پورے جسم کو تکلیف ہوتی ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۷۶۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ نے ان کو اسحاق ازرق نے ان کو زکریا نے ان کو شعبی نے ان کو نعمان بن بشیر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۷۶۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومنصور محمد بن قاسم عتکی نے ان کو احمد بن نصر نے ان کو ابونعیم نے ان کو زکریا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عامر سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

مؤمنوں کی مثال ان کے باہم ایک دوسرے پر شفیق ہونے میں اور ان کے باہم محبت کرنے میں اور ان کے باہمی میل جول میں ایک جسم جیسی ہے کہ اس کا کوئی ایک عضو جب تکلیف میں ہوتا ہے یا بیمار ہوتا ہے تو پورے جسم کو بخار ہو جاتا اور بے خوابی و بے آرامی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ الفاظ ابونعیم کی حدیث کے ہیں۔ اور اسحق کی روایت میں ہے۔

کہ مؤمنوں کی مثال ان کے باہم الفت کرنے میں یعنی تواصلھم کی بجائے تعاطفھم ہے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابونعیم سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے زکریا سے۔

۷۶۱۰:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب اور ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو مطرف نے ان سے شعبی نے ان سے نعمان بن بشیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ فرماتے ہیں:

(۷۶۰۶)......أخرجه مطولاً ومختصراً البخاری (۲۴۴۳) و (۲۴۴۴) و (۶۹۵۲) والترمذی (۲۲۵۵) والدارمی (۳۱۱/۲) وأحمد (۹۹/۳ و ۲۰۱) والبيهقی (۹۴/۶) و (۹۰/۱۰) وابن حبان فی الإحسان (۳۰۴/۷) وقال أبوعيسی: هذا حديث حسن صحيح.

(۷۶۰۷)......أخرجه مسلم فی البر (۶۷) وأحمد (۲۷۱/۴ و ۲۷۶)

(۷۶۰۹)......أخرجه البخاری (۶۰۱۱) و مسلم فی البر (۶۶) وأحمد (۲۷۰/۴) ليست فی ط

(۷۶۱۰)......(۱) سقط من (ب)

کہ مؤمنوں میں سے بعض کی بعض کے ساتھ باہم مہربان ہونے کی مثال اور ان کے بعض کی بعض کے ساتھ خیر خواہی اور ان کے بعض کی بعض کے ساتھ شفقت سے ایسے ہیں جیسے اس کے جسم کا کوئی حصہ بیمار ہو جائے تو اس کے لئے اس کا پورا جسم بے آرامی و بے خوابی کا شکار ہو جاتا ہے جب اس کا بعض جسم درد کر رہا ہو۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے اسحٰق بن ابراہیم سے۔

مؤمن، مؤمن کیلئے مثلِ دیوار ہے:

۷۶۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی کوفی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو یزید بن ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ بے شک مؤمن مؤمن کے لئے مثل ایک دیوار کے ہے جس کی ایک اینٹ دوسری کے ساتھ مل کر اس کو مضبوط بناتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو آپس میں ایک دوسری میں ڈال کر دیکھایا کہ ایسے۔ بخاری مسلم نے اس کو روایت کیا ابواسامہ سے۔

سفارش کرنے پر اجر:

۷۶۱۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے اور ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان دونوں کو ابوالازہر نے ان کو ابواسامہ نے بھی ان کو برید بن عبداللہ بن ابوبردہ نے اس نے اپنے دادا ابوبردہ سے اس نے ابوموسیٰ سے نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب ان کے پاس سائل آتا۔

فرمایا کہ اور قطان کی ایک روایت میں ہے۔ ابوموسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سفارش کرو، تم اجر دیئے جاؤ گے اللہ تعالیٰ جو چاہے گا اپنے نبی کی زبان پر فیصلہ کرائے گا۔

۷۶۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے بھی اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے کہا کہ جب ان کے پاس آیا۔ اور بسا اوقات یوں کہا کہ جب ان کے پاس سائل آیا۔ یا صاحبِ حاجت آیا۔ تو فرمایا سفارش کرو۔

اور کہا اپنے رسول کی زبان پر جو کچھ اس نے چاہا۔ نقل کیا ہے اس کو بخاری نے ابوکریب سے اس نے ابوامامہ سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق یعنی یزید سے۔

جو کسی کی پردہ پوشی کرے گا بروز قیامت اس کی پردہ پوشی کی جائے گی:

۷۶۱۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو

(۷۶۱۱)......أخرجه البخاری (۴۸۱) و (۶۴۴۶) و (۶۰۲۶) ومسلم فی البر (۶۵) والترمذی (۱۹۲۸) والنسائی (۷۹/۵) وأحمد (۴۰۵/۴ و ۴۰۹) وقال أبوعیسی : هذا حدیث حسن صحیح

(۲)......فی ن (أسامة)

(۷۶۱۲)......أخرجه البخاری (۱۴۳۲) و (۶۰۲۷) و (۶۰۲۷) و (۷۴۷۶) ومسلم فی (۲۶۲۷) وأبوداود (۵۱۳۱) والترمذی (۲۶۷۲) والنسائی (۷۸/۵) وأحمد (۴۰۰/۴ و ۴۰۹ و ۴۱۳) والحمیدی (۷۷۱) والبیهقی (۱۶۷/۸) والقضاعی فی مسند الشهاب (۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱) کلهم من حدیث أبی موسی مرفوعاً

وقال الترمذی : هذا حدیث حسن صحیح

فی ط ولا یشتمه بدل ولا یسلمه

لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے یہ کہ سالم بن عبداللہ نے اس کو خبر دی ہے کہ عبداللہ بن عمر نے اس کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ مسلم مسلم کا بھائی ہے نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو بے یارومددگار چھوڑتا ہے جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف اور مشکل کھول دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی قیامت کی مشکلات میں سے ایک مشکل آسان کردے گا اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا یحییٰ بن بکیر سے اور مسلم نے قتیبہ سے اس نے لیث سے۔

۷۶۱۵:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن محمد بن یعقوب ایادی نے بغداد میں ان کو ابوجعفر عبداللہ بن اسماعیل نے بطور املاء کے ان کو احمد بن عبدالحمید عطاردی نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مؤمن کی تکلیف دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور کردیتے ہیں اور جو شخص کسی مؤمن کے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی مدد کرنے میں لگا رہتا ہے وہ جب تک اپنے بھائی کی معاونت کرتا رہتا ہے۔ یہ دوسرے طریق سے اعمش سے منقول ہے۔

مسلمان پر روزانہ صدقہ لازم ہے:

۷۶۱۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوعلی سقانے ان کو محمد بن یزداد نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ہشام بن عبدالملک نے ان کو شعبہ نے ان کو سعید بن ابوبردہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر ہر روز اور ایک صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے عرض کیا گیا کہ اگر وہ کچھ نہ پائے؟ (یعنی صدقہ کرنے کو کچھ بھی نہ ہو۔)

فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔

عرض کیا گیا کہ اگر وہ استطاعت نہ رکھے یا نہ پائے کوئی چیز۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معروف کا حکم کرے یا کہا کسی چیز کی تلقین کرے۔ عرض کیا گیا کہ اگر وہ اس کی بھی طاقت نہ رکھے کبھی راوی کہتا تھا کہ اگر وہ کوئی چیز نہ پائے۔ فرمایا کہ حاجت مند کی اور مجبور کی مدد کرے عرض کیا گیا کہ اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہ رکھے۔ فرمایا کہ شر و برائی سے رک جائے بے شک یہی صدقہ ہے اس کو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے۔

۷۶۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر محمد بن محمد بن احمد بن رجاء نے دونوں کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو محاضر بن مودع نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالولید نے ان کو ابوالقاسم نے ابن بنت احمد بن منیع نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابومرواح غطفانی نے ان کو ابوذر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے؟

(۷۶۱۴)......أخرجه البخاري (۲۴۴۲) و (۶۹۵۱) ومسلم (۲۵۸۰) وأبوداود (۴۸۹۳) والترمذي (۱۴۲۵) وأحمد (۲/۹۱) وابن حبان في الإحسان (۵۳۴) والبيهقي (۶/۹۴) و (۸/۳۳۰)

(۱)......في ب (ولايشتمه) (۲)......في الأصل (من مكان)

(۷۶۱۶)......أخرجه البخاري (۱۴۴۵) و (۶۰۲۲) و مسلم (۱۰۰۸) والنسائي (۵/۶۴) والدارمي (۲/۳۰۹) وأحمد (۴/۳۹۵ و ۴۱۱)

ایمان باللہ۔ جہاد فی سبیل اللہ۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اس کے مالک کے نزدیک زیادہ عمدہ ہو اور قیمت زیادہ ہو۔

اور محاضر کی روایت میں ہے کہ جس کی قیمت زیادہ مہنگی ہو کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یہ فرمائیے کہ اگر میں نہ کرسکوں؟ فرمایا کہ کسی کام کرنے والے کی مدد کر یا مجبور و بے بس کے لئے خود محنت کر۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ یہ بتائیے کہ اگر میں بعض عمل سے عاجز آ جاؤں؟ فرمایا پھر تو اپنے شر کو لوگوں سے روک دے۔ بے شک وہی صدقہ ہے تیرا تیرے نفس پر اور محاضر کی ایک اور روایت میں ہے کہ میں نے کہا یہ بتائیے کہ اگر میں اس سے عاجز ہو جاؤں؟ فرمایا کہ پھر تو اپنے شر سے لوگوں کو بچا یہی صدقہ ہے جس کے ذریعہ تو اپنے اوپر صدقہ کرسکتا ہے۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے خلف سے اس نے ہشام سے۔

۷۶۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے کہ سعید بن ہلال نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابو سعید مولیٰ مہدی سے اس نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اولاد آدم کے ہر فرد پر ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اس پر صدقہ واجب ہے۔ کہا گیا یارسول اللہ کہ کیا صدقہ ہے؟ کہاں سے آئے گا ہمارے پاس صدقہ کہ ہم اس کا صدقہ کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر و بھلائی کے دروازے بہت سارے ہیں۔ تسبیح کرنا۔ تحمید کرنا۔ تکبیر کہنا تہلیل (لاالٰہ الااللہ) پڑھنا اچھائی کی تلقین کرنا۔ برائی سے روکنا۔ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بہرے کو سنوانا۔ اندھے کو راستہ بتانا۔ حاجت مند کو اس کی حاجت پر رہنمائی کرنا کوشش کر کے اپنے پاؤں کے ساتھ پریشان فریادی کے ساتھ (مدد کے لئے) چلنا اور اپنے بازوؤں کے ساتھ کوشش کر کے کمزور کا بوجھ اٹھانا یہ سب صدقات ہیں تیری طرف سے تیرے اپنے نفس پر۔

حاجت مند کی حاجت پوری کرنا بھی صدقہ ہے:

۷۶۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو ابو جعفر محمد بن عبیداللہ المنادی نے ان کو ابو بدر شجاع بن ولید نے ان کو سلیمان بن مہران نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابو البختری نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ! دولت مند لوگ اجر لے گئے ہیں (یعنی نیکی کے کاموں میں خرچ کر کے سارے اجر کما لیتے ہیں۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نماز نہیں پڑھتے ہو۔ روزے نہیں رکھتے ہو۔ جہاد نہیں کرتے ہو۔ ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یہ کام تو ہم بالکل کرتے ہیں مگر یہ کام تو وہ بھی کرتے ہیں جیسے ہم کرتے ہیں۔ وہ بھی نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں مگر ہم صدقہ نہیں کرسکتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اندر تو کثیر صدقہ ہے۔ تیرے ذرا سے اضافی بولنے میں جس سے تو حاجت مند کی حاجت پوری کردے تیرے لئے صدقہ ہے۔ اور جو شخص سن نہیں سکتا اس کو سنوا دینے میں صدقہ ہے۔

اور رزاز کی روایت میں یوں ہے کہ حاجت مند کی حاجت پوری کرنا صدقہ ہے اور نابینا آدمی کو راستہ خود دیکھ کر بتا دینا صدقہ ہے اور تیری اضافی طاقت میں جب کہ تو کمزور کی اعانت کردے صدقہ ہے اور تیرا راستے سے تکلیف دہ شئی کو ہٹا دینا صدقہ ہے اور اپنی گھر والی کے ساتھ تیرا

(۷۶۱۷)...... أخرجه البخاری (۲۵۱۸) ومسلم فی الإیمان (۱۳۶) وأحمد (۳۸۸/۲) و (۱۵۰/۵ و ۱۷۱)

(۷۶۱۸)...... أخرجه أحمد (۱۶۸/۵، ۱۶۹) (۱)...... فی أ (المهری)

(۷۶۱۹)...... أخرجه أحمد (۱۵۴/۵ و ۱۶۷) (۱)...... كلمة غیر مقروءة

صحبت کرنا بھی صدقہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ! کیا ایک انسان ہم میں سے اپنی انسانی وجنسی خواہش پوری کرتا ہے اس میں بھی صدقہ ہے؟ اس میں بھی اجر ملے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بتاؤ ذرا کہ اگر تم اس فعل کو بے محل پر غیر حلال جگہ پر تو کیا تجھ پر گناہ ہوگا؟ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ بالکل گناہ ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم لوگ برائی کو شمار کرتے اس کا حساب لگاتے ہو اور خیر کو شمار نہیں کرتے اس کا حساب نہیں لگاتے۔

اور ابوالبختری کی روایت میں ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے بطور مرسل روایت کے اور اس کے صحیح شواہد موجود ہیں اسی کے الفاظ میں۔

راستہ وغیرہ میں بیٹھنے کی ممانعت:

۷۶۲۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو یزید بن روح نے ''ح'' اور انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے مسدد سے ان کو بشر بن مفضل نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا میدانوں اور اونچائیوں پر بیٹھنے سے۔ لوگوں نے کہا یارسول اللہ! ہم اس کی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ ہی ہم اس کی طاقت رکھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر یہ کہ تم اس کا حق ادا کرو لوگوں نے پوچھا کہ اس کا حق کیا ہے یارسول اللہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ سلام کا جواب دینا۔ چھینکنے والے کا جواب دینا جب وہ الحمدللہ کہے اور نگاہیں نیچی رکھنا، اور راستے کی رہنمائی کرنا۔

۷۶۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حسین بن عیسیٰ نے نیساپوری نے ان کو ابن مبارک نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو اسحٰق بن سوید نے ان کو ابوجحیر عدوی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی قصہ میں کہ تم لوگ مدد کرو مجبور ومظلوم کی اور راستہ بتاؤ بھٹکے ہوئے کو۔

۷۶۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن سعید بن حمویہ نسوی نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو یونس بن عبید اللہ نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو براء نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گذرے وہ لوگ راستے پر بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہر حال اگر تم لوگ راستے پر بیٹھتے ہی ہو تو پھر راستے کی رہنمائی کیا کرو۔ اور سلام کا جواب دیا کرو اور مظلوم کی اعانت کیا کرو۔

۷۶۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن حکیم مروزی نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو شعبی نے نہ بیٹھے ربیع بن خثیم کسی نشست پر کسی راستے میں مگر فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں کسی آدمی پر ظلم ہو اور میں اس کی مدد نہ کرسکوں یا کوئی آدمی کسی پر زیادتی کرے اور میں اس کے بارے میں گواہی دینے کا مکلف نہ بن جاؤں یا کوئی شخص مجھے سلام کرے اور میں اس کا جواب نہ دے سکوں۔ یا کسی سوار سے کوئی شئی گر جائے اور میں اٹھا کر اس کو نہ دے سکوں۔ کہتے ہیں کہ شعبی نے یہ ذکر کیا تھا اور ہم لوگ ان کے پاس ان کے گھر میں آتے جاتے تھے۔

۷۶۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحٰق فزاری نے اس نے صفوان بن عمرو سے اس نے ابوالیمان سے اس نے یزید بن اسود سے انہوں نے کہا کہ البتہ تحقیق میں نے ایسے لوگوں کو بھی پایا ہے۔ اس امت کے سلف میں سے کہ ایک آدمی اگر دریائے دجلہ میں گر جاتا تو آواز لگاتا اے اللہ کے بندو پہنچو مدد کے لئے۔ تو لوگ

(۷۶۲۰)......أخرجه الحاکم (۴/۲۶۴، ۲۶۵)

(۱)......رواه بنحوه البخاری (۲۴۶۵) و (۶۲۲۹) وأبوداود (۴۸۱۵) وأحمد (۳/۳۶ و ۴۷) و (۴/۳۰)

اس کے پیچھے کود جاتے تھے اور اس کو نکال لاتے تھے اور اس کی سواری کو بھی اس مصیبت سے جس میں وہ واقع ہوتا۔ اور البتہ تحقیق ایک دن ایک آدمی دجلہ میں جا گرا اس نے آواز لگائی اے اللہ کے بندو مدد کو پہنچو لوگ اس کے پیچھے کود گئے مگر کچھ بھی نہ ملا مگر اس کے ٹکڑے ملے کیچڑ میں اگر میں وہاں ہوتا اور میں اس کے سامان میں سے کچھ پالیتا تو میں ضرور اس کیچڑ سے اسے نکال لاتا اور مجھے یہ عمل تمہاری اس دنیا سے زیادہ محبوب ہونا جس میں تم رغبت رکھتے ہو۔

نابینا کو راہ دکھانے پر جنت کا وجوب:

۷۶۲۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابوقصی اسماعیل بن محمد ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن قشیری نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اندھے انسان کو چالیس قدم (ہاتھ پکڑ کر) چلائے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

۷۶۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال بزاز نے ان کو ابوالازہر احمد بن ازہر نے ان کو ابوالمغیرہ نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چالیس قدم نابینے کو چلائے اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ میں نے اس کے اصل سماع میں اس کو ایسے پایا ہے۔

۷۶۲۷:...... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد سراج نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن منصوری نے ان کو شعیب بن محمد ذراع نے ان کو محمد بن بکر قصیر نے ان کو محمد بن عبدالملک انصاری نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن طلحہ بن منصور بن ہانی نے القطان نے ان کو خشنام بن بشر نے ان کو عبدالوہاب بن ضحاک نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو محمد بن عبدالملک انصاری نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نابینے آدمی کو چالیس قدم چلائے یا کچھ زیادہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

۷۶۲۸:...... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سلیم بن سالم بلخی نے ان کو علی بن عروہ دمشقی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اندھے کو چالیس قدم چلائے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

علی بن عروہ یہ ضعیف ہیں۔ اور اس سے پہلے والی روایت کی سند بھی ضعیف ہے۔

۷۶۲۹:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد قرشی نے مرو میں ان کو یوسف بن موسیٰ مروروذی نے ان کو احمد بن منیع نے ان کو یوسف بن عطیہ صفار نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اندھے کو چالیس یا پچاس ہاتھ چلائے اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ثواب ہوگا۔

اس میں یوسف بن عطیہ ضعیف ہے۔

۷۶۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن محمودی نے ان کو محمد بن علی حافظ نے ان کو محمد بن مثنی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو عمر بن عمران نے ان کو حجاج نے ان کو ابونضرہ نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص نابینے کو چالیس قدم تک چلائے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

(۷۶۲۵)...... عزاه في الجامع الصغير إلى أبي يعلى في مسنده والطبراني في الكبير وابن عدي في الكامل وأبي نعيم في الحلية (۱۵۸/۳) وإلى هذا المصدر وقال حديث حسن.

(۷۶۲۶)...... عزاه في الجامع الصغير إلى الخطيب في التاريخ عن ابن عمر وقال حديث ضعيف.

میں نے اس روایت کو اسی طرح پایا ہے ابونصرہ سے۔

فرشتوں کے ذریعہ مؤمن کی حفاظت:

۷۶۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن دینار نے ان کو احمد بن محمد بن نصر لباد نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن زروان خیاط نے ان کو حسن بن عیسیٰ نیسا پوری نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبداللہ بن سلیمان نے کہ اسماعیل بن یحییٰ مغافری نے اس کو خبر دی ہے سہل بن معاذ بن انس نے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مؤمن کی حفاظت کرے کسی منافق سے جو اس کو عیب لگائے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کریں گے جو قیامت میں جہنم کی آگ سے اس کی حفاظت کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو کسی شئی کی تہمت لگائے اس کے ساتھ وہ اس کو عیب دار دیکھانے کا ارادہ کرتا ہے۔

اور لباد کی ایک روایت میں ہے جو شخص کسی مسلمان عورت کو تہمت لگائے جس سے وہ اس کو عیب لگانا چاہتا ہو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے پل پر روک دے گا اس وقت تک جب تک وہ اس تہمت سے بری نہ ہو جائے اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے سنن میں عبداللہ بن محمد بن اسماعیل سے اس نے ابن مبارک سے۔

۷۶۳۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یحییٰ بن سلیم بن زید مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے سنا اسماعیل بن بشر مولیٰ ابن فضالہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جابر بن عبداللہ سے اور ابوطلحہ بن سہل انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں کوئی ایسا مرد جو کسی مسلمان کو رسوا کرتا ہے کسی ایسے مقام پر جس میں وہ اس کی حدیث کو بٹہ لگاتا ہے اور اس کی عزت کو گھٹاتا ہے مگر اللہ اس کو ایسے مقام پر بے عزت کرے گا جس میں وہ جانتا ہوگا کہ اس کی نصرت ہو۔

اور نہیں کوئی آدمی جو کسی مسلمان کی مدد کرتا ہے ایسے مقام پر جس میں اس کی عزت کم کی جاتی ہے اور اس کی حرمت ریزی ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اس مدد کرنے والے انسان کی ایسے مقام پر نصرت کرے گا جہاں وہ چاہے گا کہ اس کی نصرت کی جائے۔

مومن کی عزت کا دفاع کیا جائے:

۷۶۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ادریس بن یحییٰ نے ان کو ابن عباس نے یعنی عبداللہ قتبیانی نے ان کو موسیٰ بن جبر نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے سامنے کسی مؤمن کو ذلیل کیا جائے اور وہ اس کی مدد کرنے پر قادر ہو مگر پھر بھی اس کی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو تمام مخلوق کے سامنے ذلیل کرے گا۔ اور جو شخص کسی مؤمن کو برا کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اہل جہنم کا کھانا کھلائے گا۔ اور جو شخص مؤمن کو برا لباس پہنائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مثل اہل جہنم کا لباس پہنائے گا۔

۷۶۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صفانی نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوطاہر

(۷۶۳۳)......عزاه في الجامع الصغير إلى أحمد (۴۸۷/۳) وقال حديث حسن.

(۷۶۳۴)......عزاه في الجامع الصغير إلى البيهقي في السنن (۱۶۸/۸) عن أبي الدرداء وقال : حديث حسن.

(☆)......مابين المعقوفين من السنن الكبرى (۱۶۸/۸)

فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو علی بن حسن بن ابوعیسیٰ نے دونوں کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو ابن ابویعلی نے ان کو حکم نے ان کو ابن ابودرداء نے ان کو ابودرداء نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے آدمی کی بےعزتی کی (برا بھلا کہا) ایک اور آدمی نے پلٹ کر اس کو اس کا جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتے ہوئے جواب دے اس کے لئے جہنم کی آگ سے حجاب بن جائے گا۔

ابوعبداللہ نے کہا کہ ابن ابوالدرداء دراصل وہی عباد بن ابودرداء ہے۔

۷۶۳۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو احمد بن حجاج مروزی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابوبکر نہشلی نے ان کو مرزوق نے اور ابن بکیر نے ان کو ام درداء نے ان کو ابودرداء نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے کا جہنم کی آگ سے دفاع کرے گا۔

مسلمان بھائی کی غائبانہ مدد کرنا

۷۶۳۶:.....ہمیں خبر دی محمد بن ابوالمعروف نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر نے ان کو لیث بن ابوسلیم نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو ام درداء نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا سوائے اس کے کہ اس نے کہا عنہ نار جھنم۔ اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی۔

انا لننصر رسلنا والذین امنوا (غافر ۵۱)

بےشک ہم رسولوں کو بھیجتے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں الخ۔

۷۶۳۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو ابویحییٰ ناقد نے ان کو ابراہیم بن حمزہ زبیری نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو حمید نے ان کو حسن نے ان کو انس نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غائبانہ اپنے بھائی کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے۔ عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ان کو حمید نے ان کو حسن نے انس رضی اللہ عنہ سے اور اس کو روایت کیا ہے یونس بن عبید نے ان کو حسین نے ان کو عمران بن حسین نے موقوف روایت کے طور پر۔

۷۶۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق بن ایوب نے اپنی اصل تحریر سے ان کو خبر دی اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو محمد بن منہال نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے ان کو عمران بن حسین نے۔ فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غائبانہ مدد کرے اور وہ اس کی نصرت کی استطاعت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت میں مدد کرے گا۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی سند سے مرفوع روایت بھی منقول ہے۔

۷۶۳۹:.....ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد کعبی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن بن ابوالحسن نے ان کو عمران بن حصین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص

(۷۶۳۵).....عزاه فی الجامع الصغیر إلی احمد فی مسنده (۴۴۹/۶ و ۴۵۰) والترمذی کلاهما عن ابی الدرداء.

(۷۶۳۷).....عزاه فی الجامع الصغیر إلی البیهقی فی السنن (۱۶۸/۸) والضیاء کلاهما عن أنس وقال : حدیث صحیح.

(۷۶۳۹).....راجع تعلیقنا السابق

غائبانہ اپنے بھائی کی مدد کرے اور وہ مدد کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔

مسلمان بھائی کو خفیہ طور پر نصیحت کرنا:

۷۶۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن غالب بن حرب نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو عبدالحکیم بن منصور نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو عمران نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غائبانہ اپنے بھائی کی مدد کرے اور وہ مدد کرنے پر قادر ہو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا۔

۷۶۴۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان حناط نے ان کو ولید بن شجاع نے ان کو سعید بن عبدالجبار زبیدی نے ان کو یزید بن اسود نے ان کو صالح بن زنبور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ام درداء سے وہ کہتی ہے۔ جس شخص نے خفیہ طریقہ سے اپنے بھائی کو وعظ نصیحت کی اس نے اس شخص کو زینت بخشی اور جس نے اس کو اعلانیہ اور ظاہری وعظ کیا اس نے اس کو عیب دار کیا۔ یا عیب لگایا۔

۷۶۴۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان نے احمد بن ابوالحواری نے ان کو عبدالرحمٰن بن مطرف نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بن حی کی عادت تھی کہ وہ جب کسی کو نصیحت کرتے تھے تو اس نصیحت کو تختیوں میں لکھ کر اس کو پکڑوا دیتے تھے۔

میں نے کہا اور اسی کی مثل ہم نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ وہ جس چیز کو ناپسند کرتے تھے اس کی سیدھی نسبت کسی آدمی کی طرف نہیں کرتے تھے بلکہ وہ یہ کہتے تھے کیا حال ہے لوگوں کا کہ وہ ایسے ایسے کہتے ہیں۔

۷۶۴۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوعاصم نے۔ اور ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوعمرو اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بصری نے ان کو ضحاک بن مخلد نے ان کو عبیداللہ بن ابوزیاد نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو اسماء بنت یزید نے وہ کہتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اپنے بھائی کا غائبانہ اس کا دفاع کرے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کو آزاد کردے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ اس کو آگ سے نجات دے گا۔ یہ ابوعبداللہ کی حدیث کے الفاظ ہیں اور امام کی روایت میں ہے کہ ہمیں خبر دی شہر بن حوشب نے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کو جہنم سے بچالے۔

مومن مومن کے لئے آئینہ ہے:

۷۶۴۴:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن، مؤمن کا بھائی ہوتا ہے۔ جہاں اس کی غیبت و برائی ہو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے اس کے پیٹھ پیچھے اور اس کی ہونے والی اس کی نقصان کو اس سے روک دیتا ہے اور مؤمن مؤمن کا آئینہ ہے۔ اسی طرح کہا ہے ثوری نے۔

۷۶۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا۔ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے کثیر بن زید سے انہوں نے ولید بن رباح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ

(۷۶۴۳).....عزاه في الجامع الصغير إلى أحمد في مسنده (٦ / ٤٦١) والطبراني في الكبير (٢٤)(١٧٦) كلاهما عن أسماء بنت يزيد وقال: حديث حسن.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن مؤمن کا آئینہ ہے اور مؤمن مؤمن کا بھائی ہے جہاں اس کو ملتا ہے۔ اس کے نقصان کو اس سے روکتا ہے، اور اس کے پیٹھ پیچھے اس کی حفاظت کرتا ہے۔

۷۶۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علان بن ابراہیم کرخی نے ہمدان میں ان کو حسین بن اسحاق عجلی نے ان کو محمد بن عبدالملک بن مروان نے ان کو ابراہیم بن بشار رمادی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے کہا کیا آپ کو اس بات سے خوشی ہوگی کہ آپ کا عیب آپ کو بتایا جائے؟ فرمایا بہر حال اگر دوست کی طرف سے ہو تو پھر بہت اچھی بات ہے اور اگر ڈانٹنے والے یا خوش ہونے والے دشمن کی طرف سے ہو تو پھر خوشی نہیں ہوگی۔

۷۶۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوسعید احمد بن محمد شرمقانی سے اس نے احمد بن محمد بن عمرو شافعی سے اس نے سنا محمد بن عبدہ سے اس نے سنا سہل بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے تھے۔ جس کا اصل پاک ہو اس کا ظاہری اور موجودہ منظر بھی خوبصورت ہوتا ہے۔

۷۶۴۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن بصری نے ان کو محمد بن عمرو بن نافع نے ان کو ابوجعفر نے ان کو علی بن حسن نے ان کو سعید نے ان سے قتادہ نے ان سے انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ مؤمن ایک دوسرے کے لئے خیر خواہ ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں اگر چہ ان کے گھر رہائش جدا جدا ہوتی ہے اور ان کے جسم جدا جدا ہوتے ہیں۔ اور منافق ایک دوسرے سے دھوکہ کرنے والے ہوتے ہیں وہ آپس میں جھگڑتے ہیں اگر چہ ان کے گھر رہائش ایک ساتھ ہو اور جسم بھی ایک ساتھ ہوں۔

اس سند میں راوی ضعیف ہے۔

مؤمن کا دوسرے مؤمن کی حاجت روائی کرنا:

۷۶۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب سے ان کو ابوالفضل عباس بن ولید بن مزید بیروتی نے ان کو خبر دی ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالوہاب بن ہشام بن غاز نے ان کو ان کے والد ہشام نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لئے صاحب اقتدار بادشاہ تک رسائی کا ذریعہ بن جائے کسی نیکی کروانے کے لئے یا کسی مشکل کام کو آسان کروانے کے لئے اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد کرے گا پل صراط پر گذرتے وقت جس دن بہت سے قدم پھسل پڑیں گے۔

اس کے بعد میں ملا محمد بن عبدالوہاب سے اس نے مجھ کو ایسی ہی حدیث بیان کی اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اس نے نبی کریم اسی مذکورہ حدیث کی مثل۔

۷۶۵۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن ابوداؤد المنادی نے ان کو ابوجعفر نے ان کو یونس بن محمد بن مؤدب نے ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے ان کو نصر بن حاجب ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں ایک سائل کھڑا ہوا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا پھر اس نے دوبارہ سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سائل سے منہ نہیں پھیرتے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سائل سے یونہی منہ نہیں پھیرتا مگر یہ کہ میری اس میں کوئی غرض و مصلحت ہو۔ میں اس وقت یہ چاہ رہا تھا کہ تم میں سے کوئی آدمی اس کے لئے سفارش کردے لہٰذا اس کو بھی اجر مل جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایک مسلم کی حاجت پوری کرنے میں

رہتا ہے جب تک وہ اپنے کسی بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے۔

جس شخص کو یہ پسند ہو کہ وہ یہ جان لے کہ اللہ کے نزدیک اس کا کیا مقام ہے اس کو چاہئے کہ وہ یہ دیکھے خود اس کے نزدیک اللہ کا کیا مقام ہے، بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اسی مقام پر رکھتا ہے جہاں وہ رب کو رکھتا ہے۔

۷۶۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو العباس دغولی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر بن خاقان نے ان کو علی بن خشرم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یعلی بن عمر وضحی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں کہ جب لقمان حکیم کو دیکھا گیا کہ وہ قیصر فراسخ کے پیچھے دوڑ رہے ہیں تو ان سے پوچھا گیا اے اللہ کے ولی آپ اس کافر کے پیچھے دوڑ رہے ہیں؟ اس نے کہا ہاں تاکہ میں اس سے مؤمن کے بارے میں پوچھوں اور وہ مجھے اس کے بارے میں کوئی جواب دے۔

مؤمن کی حاجت روائی پر حج وعمرہ کا ثواب:

۷۶۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن خالد اسدی نے ان کو ابوحمزہ ثمالی نے ان کو علی بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری بیت اللہ کا طواف کررہے تھے ایک آدمی اٹھا اس نے ان سے کہا اے ابومحمد میرے ساتھ فلاں آدمی کے پاس چلیں میرا ان سے فلاں کام ہے۔ انہوں نے طواف چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ چلے گئے۔ جب چلے گئے تو ایک آدمی نے جو اس کا حاسد تھا جس کے ساتھ وہ گئے تھے آیا اور کہنے لگا اے ابومحمد آپ نے طواف چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ چلے گئے؟ کہتے ہیں حسن بصری نے ان سے کہا میں اس کے ساتھ کیسے نہ جاتا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی کسی حاجت کے لئے جائے اور اس کی حاجت پوری ہو جائے تو اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرہ لکھ دیا جاتا ہے اور اگر حاجت پوری نہ ہو تو اس کے لئے ایک عمرہ لکھا جاتا ہے میں نے تو ایک حج اور ایک عمرہ کما لیا ہے اور اپنے طواف کے لئے بھی لوٹ آیا ہوں۔

مؤمن کی حاجت روائی اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے:

۷۶۵۳:......ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی بن محمد دامغانی نزیل بیہق نے ان کو ابواحمد عبداللہ بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن علی بن حسن بن شعیب مدائنی نے مصر میں۔ ان کو احمد بن علی بن افطح نے ان کو یحییٰ بن زہدم نے یعنی ابن الحارث نے ان کو ان کے والد نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی ایک شخص کے لئے میری امت میں سے اس کی کوئی حاجت پوری کرتا ہے یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ خوش ہو جائے اس کے ساتھ اس نے مجھ کو خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

امام احمد نے فرمایا کہ اللہ کا خوش ہونا۔ اس بندے کی اطاعت کو احسن طریق سے قبول کرنا اور اس کو پسند کرنا ہے۔

۷۶۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالمغلس عبدربہ بن خالد بن عبدالملک بن قدامہ نمیری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ ذکر کرتے تھے عابد بن ربیعہ نمیری سے کہ علی بن بجیر نے

(۷۶۵۲)......(۱) كررت في الأصل فحذف المكرر.

عزاه السيوطي في الجامع الصغير إلى هذا المصدر وقال: حديث ضعيف.

(۷۶۵۴)......(۱) في ن (نا أبو)

ان کو حدیث بیان کی ہے حارث بن شریح سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے گئے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز بھی پڑھی اسی مسجد میں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مسلمان مسلمان کا بھائی ہے جب اس سے ملتا ہے تو اس کے سلام کا جواب دیتا ہے اس کے مثل جو اس نے سلام کیا تھا یا اس سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر وہ جب اس سے مشورہ چاہتا ہے تو یہ اس کی خیر خواہی کرتا ہے۔ جب اس سے اپنے دشمن کے خلاف مدد مانگتا ہے تو وہ اس کی مدد کرتا ہے۔ جب وہ اس سے استعانت مانگتا ہے (میانہ روی) درمیانے راستے کی تو وہ اس کو آسان کرتا ہے۔ اور اس کے لئے بیان کرتا ہے۔ جب اس سے کوئی چیز ادھاری مانگتا ہے کوئی دشمن کے خلاف تو وہ اس کو دے دیتا ہے اور جب کوئی دوسرا اس سے ادھار طلب کرتا ہے تو اس کو نہیں دیتا۔ جب اس سے جب ادھار مانگتا ہے تو دے دیتا ہے اس سے ماعون معمولی چیز کو منع نہیں کرتا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ماعون کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماعون۔ پتھر میں ہے پانی میں ہے، لوہے میں ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ کون سا لوہا مراد ہے؟ فرمایا تانبہ کی ہنڈیا، لوہے کی کلہاڑی جس سے تم خدمت لیتے ہو۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ پتھر کونسا مراد ہے فرمایا کہ پتھر کی ہنڈیا مراد ہے۔

خیر کی طرف رہنمائی کرنے والے کو بھی اجر ملتا ہے:

۷۶۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو ابو عمرو شیبانی نے ان کو ابو مسعود انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ مجھ کو ضرورت درپیش ہے مجھے سواری چاہئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس تو سواری کے لئے اس وقت کچھ نہیں ہے مگر فلاں آدمی کے پاس جاؤ وہ ان کے پاس گئے۔ اس نے اسے سواری دے دی اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی خیر کی راہ دلالت کرتا اس کو بھی نیکی کرنے والے کے برابر اجر ملتا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے اعمش کے دوسرے طریق سے۔

۷۶۵۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو ابو الازہر نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو شریک نے ان کو اعمش نے ان کو ابو عمرو شیبانی نے ان کو ابو مسعود انصاری نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر کے کام پر دلالت کرنے والا خیر کو عملی طور پر کرنے والے جیسا ہوتا ہے۔

۷۶۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ عبسی کوفی نے ''ح''۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا ابن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر بن ابودارم حافظ نے کوفے میں ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو طلحہ بن عمرو نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ فرمایا ہر اچھا کام صدقہ ہے خیر پر دلالت و رہنمائی کرنے والا خود کرنے والے جیسا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے مجبور کی فریاد رسی کرنے کو اور حدیث اصم میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۷۶۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو نے اور عثمان بن احمد نے بغداد میں ان کو حسین بن حمید بن ربیع نے ان کو علی بن

(۷۶۵۵)......أخرجه مسلم (۱۸۹۳) وأحمد (۴/۱۲۰) و (۵/۲۷۲ و ۲۷۳)

(۷۶۵۶)......أخرجه أحمد (۵/۲۷۴) والطبرانی فی الکبیر (۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۲/۱۷) وأبونعیم فی الحلیة (۲/۲۶۶) والقضاعی فی مسند الشهاب (۸۶) والبزار فی کشف الأستار (۱۵۴)

(۱)...... فی ن (الأزهر)

بہرام نے ان کو ابو جحیفہ عطار نے۔ ان کو ابن ابو کریمہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو جابر نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کو مؤمن ہر دل عزیز ہوتا ہے۔ اور اس آدمی میں کوئی خیر نہیں ہوتی جو نہ خود الفت ومحبت کرے اور نہ اس سے کوئی الفت وانس کرے اور سب لوگوں سے بہتر وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو فائدہ دے۔

جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے خیر کا ارادہ کرتے ہیں:

۷۶۵۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عمرو بن عاصم کلابی نے ان کو عبید اللہ بن وارع نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: دو صفات ایسی ہیں جن کو اللہ پسند کرتا ہے سخاوت اور عنایت اور دو صفات ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا بخل اور بد اخلاقی۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو لوگوں کی حوائج پوری کرنے پر استعمال کرتا ہے۔ (اور مقرر کرتا ہے۔)

جو شخص حاجت مندوں سے نعمتوں کو روک لے:

۷۶۶۰:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے بطور قرأت کے اور ابو عبد الرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابو سعید عمران بن عبد الرحیم اصفہانی نے ان کو احمد بن یحییٰ مصیصی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا بندہ نہیں جس پر اللہ تعالیٰ انعام کرتا ہے کسی نعمت کا اور اس نعمت کو وہ اس پر پورا کر دیتا ہے مگر اس کی طرف کچھ لوگوں کی حاجات بنا دیتا ہے اگر وہ ان سے قطع تعلق کر لیتا ہے تو اس نعمت کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔

۷۶۶۱:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علان بن ابراہیم کرخی نے ان کو حسین بن اسحاق عجلی نے ان کو احمد بن عبد اللہ غنوی نے ان کو جریر بن عبد الحمید نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے۔ وجعلنی مبارکاً (کہ اللہ نے مجھے مبارک بنایا ہے)۔ فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ مجھے لوگوں کے لئے نفع دینے والا بنایا ہے۔

۷۶۶۲:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن سہل بن سہلویہ مزکی نے جب کہ میں نے ان سے پوچھا تھا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو نصر احمد بن محمد بن نصر لباد نے ان کو احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے ان کو عبدہ بن ابو لبابہ نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص لوگ ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کچھ خاص نعمتوں کے ساتھ مختص کر لیتے ہیں، بندوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے، اور ان نعمتوں کو ان لوگوں میں برقرار رکھتے ہیں جب تک وہ انہیں بندوں کے لئے خرچ کرتے رہتے ہیں جب ان کو وہ لوگوں سے روک لیتے ہیں اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں ان سے چھین لیتا ہے اور انہیں ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کی طرف بدل دیتا ہے۔

۷۶۶۳:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن بن ہانی نے زبانی طور پر اپنی اصل تحریر سے ہمیں خبر دی ہمارے دادا احمد بن محمد بن

(۷۶۵۸)......(۱) فی ن (علی بن بهرام أبو جحيفة القطان)

(۷۶۵۹)......(۲) فی ن (الطائی)

(۷۶۶۱)......(۱) فی ن (القتری)

(۷۶۶۲)......عزاه فی الجامع الصغیر إلی الطبرانی فی الکبیر ولأبی نعیم فی الحلیة (۶/۱۱۵ و ۱۰/۲۱۵) کلاهما عن ابن عمر وقال: حدیث حسن. (۱) سقط من (ن)

نصر نے اس نے اس کو نقل کیا ہے اپنی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل علاوہ ازیں اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی اوزاعی نے ان کو عبدہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے اور اسی طرح روایت کیا گیا ہے ابو مطیع معاویہ بن حلی شامی سے اور ابوعثمان عبداللہ بن زید حمصی کلبی نے اوزاعی سے اور یہ بھی کہا گیا ہے ابو مطیع نے روایت کی ہے اوزاعی سے اس نے عبدہ سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے۔

کثرت نعمت اور کثرت آزمائش:

۷۶۶۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عمرو بن حصین کلابی نے ان کو ابن علاثہ نے۔اور ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو بکیر بن محمد حداد صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ایوب بن عبداللہ عربی نے ان کو عمرو بن حصین عقیلی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن علاثہ نے ان کو ثور بن یزید ان کو خالد بن معدان نے ان کو مالک بن عامر نے ان کو معاذ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس قدر اللہ کی نعمت کسی بندے پر عظیم سے عظیم تر ہوتی جاتی ہے اسی قدر اس پر لوگوں کی آزمائش اور مشقت ذمہ داری بھی زیادہ ہو جاتی ہے جو شخص اس تکلیف کو اور ذمہ داری کو اپنے اوپر برداشت نہیں کرتا یا اپنے اوپر نہیں اٹھاتا۔اور حسن کی ایک روایت کے مطابق جو شخص لوگوں کی ذمہ داری یا لوگوں کا بوجھ نہیں اٹھاتا وہ اس نعمت کو زوال کے لئے پیش کرتا ہے۔

ابوعبداللہ نے کہا یہ وہ حدیث ہے جس کو میں نہیں جانتا بے شک ہم نے اس کو لکھا ہے مگر اسی سند کے ساتھ اور یہ کلام مشہور ہے فضیل بن عیاض سے۔

۷۶۶۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر فقیہ نے ان کو فضل بن عبداللہ یشکری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فیض بن اسحق سے اس نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں۔کیا تم لوگ لوگوں کی اس حاجت کو جو تمہاری طرف ہے اپنے اوپر اللہ کی نعمت نہیں سمجھتے ہو تم لوگ اس بات سے ڈرو کہ تم نعمتوں سے اکتا جاؤ لہٰذا وہ نعمت سزا بن جائے۔میں کہتا ہوں کہ یہ سند ضعیف کے ساتھ مروی ہے ثور سے جیسے ذیل میں ہے۔

۷۶۶۶:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے اس کو عمر بن سنان نے اور ایک جماعت سے بھی اسی کے ساتھ منقول ہے ان کو محمد بن وزیر واسطی نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو ثور بن یزید نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے سوائے ذکر مالک بن یخامر کے اپنی سند میں۔

ابواحمد نے کہا یہ حدیث کئی وجوہ اور کئی طرق سے مروی ہے اور وہ سب کے سب غیر محفوظ ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا:

۷۶۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو سبعی نے انہوں نے سنا بشر سے وہ کہتے ہیں کہ کیا ہو گیا ہے تمہارا کوئی بھائی کسی مشکل امر میں واقع ہو جاتا ہے تو ان کو یہ کہے بغیر سکون نہیں ملتا ہے کہ تیرا ساتھ دینے والا کوئی نہیں۔یہ صرف تمہارا اپنا معاملہ ہے۔

(۷۶۶۳).....(۱) زیادة من (ب) (۲).....سقط من (ن)

(۷۶۶۴).....عزاه فی الجامع الصغیر إلی ابن أبی الدنیا فی قضاء الحوائج عن عائشة والبیهقی فی هذا المصدر عن معاذ وقال: حدیث ضعیف

(۱)..... فی ن (العقیابی)

(۷۶۶۶).....(۱) فی ن (محمد) (۲).....فی أ (أحمد بن عبدان) وهو خطأ

۷۶۶۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو ابواسماعیل سلمی نے ان کو ابو صالح عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو اسحٰق بن عبدالرحمٰن نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک داؤد علیہ السلام! اپنے رب کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کی: اے میرے رب! تیرے بندوں میں سے کون سا بندہ تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے داؤد! میرے بندوں میں سے میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جس کا دل صاف ہو جس کے ہاتھ صاف ہوں جو کسی کے پاس برے ارادے سے نہیں آتا اور کسی کی غیبت نہیں کرتا۔ (وہ اس صفت پر اتنا پکا ہے کہ) پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل سکتے ہیں مگر وہ اپنی اس فطرت سے نہیں ٹلتا۔ مجھے محبوب رکھتا ہے اور اس کو بھی محبوب رکھتا ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور مجھے میرے بندوں میں محبوب بناتا ہے۔ داؤد علیہ السلام نے کہا اے میرے رب! بے شک تو جانتا کہ میں تجھے محبوب رکھتا ہوں اور اس کو بھی محبوب رکھتا ہوں جو تجھ سے تو محبت کرتا ہے۔ مگر میں تجھے تیرے بندوں کے نزدیک کیسے محبوب بناؤں؟۔

فرمایا ان کو تذکیر و وعظ کیجئے میری آیات کے ساتھ میری آزمائش اور میری نعمتوں کے ساتھ۔ اے داؤد! کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو مظلوم کی مدد کرے یا اس کے ظلم کے وقت اس کے ساتھ چلے مگر میں اس کے قدم جمادوں گا جس دن قدم ڈگمگا جائیں گے۔

حاجت روائی کرنے والے پر فرشتوں کا سایہ ہوتا ہے:

۷۶۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن فضل سامری نے ان کو حسن بن عرفہ عبدی نے ان کو علی بن ثابت جزری نے ان کو جعفر بن میسرہ اشجعی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کی کسی حاجت کو پوری کرنے چلتا ہے حتیٰ کہ اس کو پورا کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ پانچ ہزار فرشتوں کے ذریعہ اس پر سایہ کرتے ہیں وہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس پر رحمت بھیجتے ہیں اگر صبح کو چلتا ہے تو شام تک اور اگر شام کو چلتا تو صبح تک فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں۔ جو بھی قدم اٹھاتا ہے ہر قدم کے بدلے میں اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ہر قدم کو جب رکھتا ہے تو اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

اور راوی نے دوسری بار خطیئۃ کی جگہ سیئۃ کہا۔ جعفر بن میسرہ ضعیف ہے، اور یہ حدیث منکر ہے۔

فریاد رسی کرنے والے کے لئے مغفرت:

۷۶۷۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوداؤد خفاف نے جو ابویحییٰ خفاف کے بھائی ہیں ان کو غسان بن فضل نے ان کو عبدالعزیز بن عبدالصمد العمی نے ان کو زیاد بن ابوحسان نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص پریشان حال مظلوم کی فریاد رسی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہتر مغفرتیں لکھ دیتا ہے ان میں سے ایک ایسی ہوتی ہے جس میں اس کے تمام معاملے کی صلاح اور درستگی ہوتی ہے اور بہتر باقی قیامت میں اس کے لئے بمنزلہ درجات کے ہوں گی۔

امام احمد نے فرمایا: اسی طرح اس کو روایت کیا ہے مسلم بن صلت نے زیاد سے اور زیاد بن ابوحسان کے لئے اس کو روایت کرتے ہیں۔

(۷۶۷۰)......عزاه فی الجامع الصغیر إلی البخاری فی التاریخ والبیهقی فی هذا المصدر کلهم عن أنس وقال: حدیث ضعیف.

(۱)...... فی (ن) التیمی.

صحابی کی شفقت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

۷۶۷۱:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابراہیم بن علی عمری نے ان کو معلیٰ بن مہدی نے ان کو عبدالمؤمن نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو زیاد بن ابوحسان نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں بیٹھے تھے اچانک ایک عورت آئی اس کی کوئی حاجت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے کا راستہ اس کو نہیں مل رہا تھا۔ چنانچہ مجلس میں سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور اسے کہا کہ یہاں آ جایئے اور اپنی حاجت پیش کیجئے وہ عورت اس کی جگہ پر کھڑی ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے بات کی اپنی حاجت کے بارے میں اور واپس لوٹ گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے پوچھا کہ یہ تیری رشتہ دار ہے؟ بولا کہ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم اسے پہچانتے تھے؟ کہا کہ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ پھر تم نے اس پر شفقت کی تھی؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تجھ پر رحم کرے جیسے تم نے اس پر رحم کیا۔

اس روایت میں زیاد بن انس اکیلے ہیں اور تحقیق اس کے مفہوم کو روایت کیا ہے عبداللہ بن ہذیل نے ابن منکدر سے اس نے جابر سے۔ ہم نے اس کو لکھا ہے باب مقاربت اہل دین میں۔

۷۶۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو یزید بن محمد بن عبدالصمد دمشقی نے ان کو صفوان بن صالح نے ان کو ولید نے ان کو عبدالصمد بن العلیٰ سامی نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ ایک درہم جسے میں مقتول کی دیت میں دوں وہ میرے نزدیک کسی دوسرے امر میں پانچ درہم خرچ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۷۶۷۲:......(مکرر ہے) اور روایت کی گئی اسی مفہوم میں شعبی سے کہ انہوں نے فرمایا البتہ اگر میں دو درہم کسی کی مشکل و مصیبت دور کرنے میں دوں وہ اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں پانچ درہم صدقہ کروں۔

۷۶۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو زھیر نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو یحییٰ بن راشد دمشقی نے کہ وہ لوگ حضرت ابن عمر کے پاس بیٹھے گئے میں نے نہیں دیکھا انکو کہ ہمارے ساتھ انہوں نے بیٹھنے کا خود سے ارادہ کیا ہو، حتیٰ کہ ہم نے کہا آیئے مجلس میں اے ابوعبدالرحمٰن! اور عبدالرحمان کہتے ہیں کہ میں نے ان کو دیکھا (وہ بلاوجہ بیٹھنے کی) مذمت کرتے تھے یحییٰ کہتے ہیں کہ پس حضرت ابن عمر بیٹھ گئے۔ تو ہم لوگ خاموش ہو گئے۔ ہم میں سے کوئی بھی کلام نہیں کر رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا کیا ہوا تم لوگوں کو بات نہیں کر رہے ہو؟ بول بھی نہیں رہے ہو، کیا تم یوں نہیں کہہ سکتے سبحان اللہ وبحمدہ. بے شک ایک بار کہنا دس بار کے برابر ہے اور دس سو کے برابر اور سو بار کہنا ہزار بار کے برابر ہے اور جو کچھ اس سے زیادہ کہو گے اللہ تعالیٰ اور زیادہ دے گا۔ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

جس کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد کی راہ میں حائل ہو جائے اور رکاوٹ بن جائے اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہو گا۔ اس کے معاملے میں۔ اور جو شخص مر جائے اور اس پر قرض ہو (پس ادا نہ کیا جائے گا) دینار اور درہم کے ساتھ بلکہ نیکیاں (لی جائیں گی) اور برائیاں (دی

(۷۶۷۲)......(۱) فی ن (السلافی)

(۷۶۷۳)......رواہ أبو داؤد (۳۵۹۷) واحمد (۲/۷۰) وھو حدیث حسن.

(۱)......فی ن (یونس)

جائیں گی) اور جو شخص کسی ناحق اور باطل امر میں جھگڑا کرے اور وہ جانتا ہو ہمیشہ اللہ کی ناراضگی میں رہے گا یہاں تک کہ اس سے ہٹ جائے۔ اور جو شخص کسی مؤمن کے بارے میں وہ بات کہے جو اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو ٹھہرائے گا جہنمیوں کی پیپ کی جگہ پر یہاں تک کہ چھوڑ دے اس غلط بات کو۔

۷۶۷۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ بجیر بن ریسان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ ان سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف مدد چاہتے تھے وہ بجیر ان کے عامل بھی تھے۔ حضرت ابن عباس نے اس سے کہا کہ تم بڑے ظالم آدمی ہو کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ تیرے بارے میں سفارش کرے یا تیرا دفاع کرے۔

ظالم کے ساتھ چلنے کی ممانعت:

۷۶۷۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو عبداللہ بن سالم نے ان کو زبیر بن محمد بن ولید نے ان کو عامر نے ان کو عیاش بن مؤنس نے یہ کہ ابوالحسن نمران رجبی نے اس کو حدیث بیان کی ہے یہ کہ اوس بن شرحبیل بنی مجمع میں سے ہیں اس نے اس کو حدیث بیان کی کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

جو شخص ظالم کے ساتھ چل کر اس کو تقویت دے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے وہ اسلام سے نکل جاتا ہے۔

ہمارے شیخ نے اس کی سند کو ثابت نہیں کیا۔ اور وہ ایسے صحیح ہے جیسے میں نے اس کو لکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے اور جریر بن عثمان بھی کہتے ہیں کہ شرحبیل بن اوس۔

عصبیت کی ممانعت:

۷۶۷۵:......(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو ابن مثنی نے اور حسن بن خالد نے ان دونوں کو زیاد بن ربیع یحمدی ابوخراش نے ان کو عباد بن کثیر شامی جو فلسطینی ہیں فلسطین کی ایک عورت سے جسے فسیلہ کہتے تھے اس نے سنا تھا اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا بات عصبیت میں سے ہے کوئی آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ عصبیت یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی قوم کی ظلم پر اعانت کرے۔ کہا ابوموسیٰ نے یعنی محمد بن مثنیٰ نے کہا جاتا تھا کہ فسیلہ، واثلہ بن اسقع کی بیٹی ہے۔

مؤمن سے قتال کرنا کفر ہے:

۷۶۷۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو ابوقلابہ عبدالملک بن محمد نے ان کو یحییٰ بن حماد نے آپ کو رجاء کو ابویحییٰ صاحب سقط نے اس نے سنا یحییٰ بن ابوکثیر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ایوب سختیانی سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۷۶۷۵)......عزاه في المجمع (۴/۲۰۵) إلى الطبراني في الكبير (۷۱۹) وقال: (وفيه عياش بن مؤنس ولم أجد من ترجمه وبقية رجاله وثقوا وفي بعضهم كلام

(۱)......في الأصل: (ابن)

(۷۶۷۶)......أخرجه البيهقي (۶/۸۲) والديلمي في الفردوس (۵۲۰۸)

(۱)......في ن (بن)

جو شخص کسی قوم کے ساتھ یہ دیکھانے کے لئے چلتا ہے کہ وہ ان کے لئے گواہ ہے حالانکہ وہ گواہ نہیں ہے تو وہ جھوٹا گواہ ہوگا۔ اور جو شخص بغیر علم کے یعنی بغیر جانے کسی جھگڑے میں امداد کرے وہ اللہ کی ناراضگی میں ہوتا ہے یہاں تک کہ اس سے باز آ جائے اور (مسلمان) مؤمن سے قتال کرنا کفر ہے اور اس کو گالیاں دینا فسق ہے۔

۷۶۷۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن اسحٰق نے ان کو ابراہیم بن خراسانی نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو سماک نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کسی قوم کی ظلم پر امداد کرے وہ بلندی سے گر کر ہلاک ہونے والے اونٹ کی طرح ہے جب اس کی دم سے کھینچا جائے۔

فضیلت والا عمل:

۷۶۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری علی بن ابوعلی اسفرائنی نے ان کو محمد بن احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن غالب بن حرب نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو عمارہ بن محمد نے ان کو محمد نے میں اس کو گمان کرتا ہوں ابن عمرو نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟

فرمایا: یہ کہ تم اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ تو خوش ہو کر یا اس سے اس کا قرض ادا کرو یا اس کو روٹی کھلاؤ۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ولید بن شجاع نے عمار بن محمد سے اس نے محمد بن عمرو اور عمار بن محمد سے یہ حدیث قابل غور ہے اور یہ حدیث مرسل ہے۔

۷۶۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو حسین بن علی جعفی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابن منکدر نے وہ اس کو مرفوع روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افضل اعمال میں سے ہے مؤمن کو خوشی دینا۔ اس کا قرض ادا کرنا۔ اس کی حاجت پوری کرنا۔ اس کی پریشانی دور کرنا۔ سفیان کہتے ہیں کہ ابن منکدر سے کہا گیا۔ باقی کیا رہ گیا ہے جس کو اور زیادہ شمار کیا جائے۔ فرمایا بھائیوں پر عنایات کرنا اور زیادہ عطا کرنا۔

قیامت تک اجر جاری رہنا:

۷۶۸۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عبداللہ بن موہب نے ان کو مالک بن محمد بن حارثہ انصاری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص حق ادا کر لیتا ہے بوجہ اپنی زبان کے۔ اس کے لئے اس کا اجر جاری کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ قیامت میں آئے تو اس کو اس کا ثواب ملے گا۔

۷۶۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو محمد بن صالح نے ان کو ابوحامد احمد بن عبداللہ ناشکی نے ان کو حسن بن عیسیٰ نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبداللہ بن موھب نے ان کو مالک بن محمد بن حارثہ انصاری نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی آدمی جو اپنی زبان کے حق کو گھیر لیتا ہے مگر اس پر اس کے لئے اجر جاری کیا جائے گا قیامت تک پھر اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اس کا ثواب دیکھائے گا۔

(۷۶۷۸)......(۱) فی ن (حریث) وھو خطأ (۲)...... فی ن (حنبل)

(۷۶۸۱)......(۱) فی الأصل (یا)

میں نے کہا کہ عبداللہ بن موہب کی کتاب میں۔عبیداللہ بن موہب ہے، ثقہ ہے۔واللہ اعلم۔

زبان کا صدقہ:

۷۶۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خلف بن محمد بخاری نے ان کو صالح بن محمد حافظ نے ان کو مروان بن جعفر سمری نے (یہ سمرہ بن جندب کے اولاد میں سے ہے کوفے میں) ان کو مستلم بن سعید نے ان کو منصور بن زاذان نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا افضل صدقہ زبان کا صدقہ ہے۔لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ زبان کا صدقہ کیا ہے؟ فرمایا کہ سفارش کرنا جس کے ذریعے قیدی چھڑایا جائے جس کے ذریعے خون محفوظ ہو جائے۔جس کے ذریعے اچھائی و احسان اپنے مسلم بھائی تک پہنچایا جائے اور اسی طرح روایت کی گئی ہے محمد بن یحییٰ ذھلی سے اس نے مروان بن جعفر سے۔

۷۶۸۳:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم مجاہد بن عبداللہ بن مجالد بجلی نے کوفے میں ان کو مسلم بن محمد بن احمد بن مسلم تیمی نے ان کو حضرمی نے ان کو مروان بن جعفر نے ان کو محمد بن ھانی طائی نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو مستلم بن سعید نے ان کو ابوبکر نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ بن جندب نے اس نے اس کو بطور مرفوع روایت کیا ہے۔اور اس نے کہا ہے۔تیرے مسلم بھائی تک۔اور اس نے یہ لفظ بھی زیادہ کیا ہے۔(کہ وہ سفارش) دفع کرے گا وہ ناپسندیدہ امر کو۔

۷۶۸۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو ابوبکر ہذلی نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ بن جندب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل صدقہ وہ شفاعت ہے جس کے ذریعے قیدی چھڑایا جائے۔

۷۶۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو محمد بن محمد بن سلیمان واسطی نے ان کو ابوہمام نے یعنی ابن ابوبدر نے ان کو مغیرہ بن سقلاب نے ان کو معقل بن عبیداللہ نے ان کو عمرو نے ان کو جابر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بات سے بہتر کوئی صدقہ نہیں ہے۔ابوعلی معقل بن عبیداللہ نے کہا کہ اس روایت کا متابع نہیں آیا ہے۔اور میں نہیں جانتا کہ اس سے کسی اور نے روایت کی ہو سوائے مغیرہ بن سقلاب کے اور وہی حرانی ہے اس سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کو روایت کیا ہے ابراہیم بن یزید نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل کے۔

سچ اور حق گوئی صدقہ ہے:

۷۶۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوعلی نے ان کو علی بن اسماعیل بن یونس صفار بغدادی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو فہر بن زیاد نے ان کو ابراہیم بن یزید نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔سچ کی بات سے بڑھ کر کوئی صدقہ اللہ کو زیادہ محبوب نہیں ہے اور کہا گیا کہ یہ مروی ہے ابراہیم سے اس نے عمرو بن دینار سے اس نے طاؤس سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ابوعلی نے کہا مگر وہ غیر محفوظ ہے۔

۷۶۸۶:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن بشر نے بن صالح حافظ نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن ابوموسیٰ انطاکی نے ان

(۷۶۸۲)......قال في المجمع (۱۹۴/۸) : (رواه الطبراني في الكبير ۶۹۶۲) وفيه أبوبكر الهذلي وهو ضعيف (ورواه القضاعي في مسند الشهاب (۱۲۷۹) وعندهم (أفضل الصدقة اللسان)

(۷۶۷۶)......(۱) في ن (زياد)

کو یحییٰ بن زیاد رقی نے مصر میں ان کو ابراہیم بن یزید نے۔ پھر اس نے اس کو نقل کیا ہے۔

نیکی کے بدلہ جہنم سے چھٹکارا:

۷۶۸۷:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو احمد بن عمران خنسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بن عیاش سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں سلیمان تیمی سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ اہل جنت کو قطاروں کی صورت میں جمع کرے گا۔

اچانک دیکھیں گے تو اہل جہنم بھی قطاروں میں کھڑے ہوں گے تاکہ اہل جہنم کی صفوں والے اہل جنت کی صفوں کو دیکھیں۔ جہنمی جنتی سے کہے: اے فلانے کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ میں نے دنیا میں تیرے ساتھ فلاں نیکی کی تھی؟ فرمایا کہ پھر جنتی کہے گا اے اللہ! اس شخص نے میرے ساتھ دنیا میں نیکی کی تھی۔ فرمایا کہ پھر اس جنتی سے کہا جائے گا کہ اس جہنمی کا ہاتھ پکڑ کر تو جنت میں لے جا اللہ کی رحمت کے ساتھ۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی حضور یہی فرما رہے تھے۔

اس روایت کے ساتھ احمد بن عمران اخنسی منفرد ہے۔ وہ روایت کرتا ہے ابوبکر بن عیاش سے مگر اس سند کے ساتھ یہ روایت منکر ہے۔ اور بخاری نے تاریخ میں ذکر کیا ہے محمد بن عمران اخنسی بغداد میں تھا اس کے بارے میں محدثین کلام کرتے تھے کہ وہ منکر الحدیث ہے۔ وہ روایت کرتا ہے ابوبکر بن عیاش سے۔ زیادہ مناسب یہ ہے کہ بخاری نے یہی مراد لیا ہے۔ علاوہ ازیں صنعانی اور ابوقبیصہ بغدادی نے اس حدیث کو روایت کیا احمد بن عمران اخنسی سے اور احمد بن عمران ثقہ ہے۔ ابن عدی کے خیال کے مطابق وغیرہ۔ واللہ اعلم۔

اجر کا ذخیرہ:

۷۶۸۸:.....ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے ان کو ابو الفضل احمد بن اسماعیل ازدی نے ان کو کامل بن مکرم نے ان کو ابو نصر منصور بن اسد حمیری نے ان کو محمد بن حنفیہ نے۔ اے لوگو جان لو کہ تمہاری طرف لوگوں کی حاجات اللہ کی نعمتیں ہیں تمہاری طرف لہٰذا تم ان سے نہ اکتایا کرو ورنہ وہ نعمتیں اللہ کی ناراضگی اور سزا میں تبدیل ہو جائیں گی۔ اور یہ بات اچھی طرح جان لو کہ افضل مال وہ ہے جو اجر کا ذخیرہ جمع کرے اور پیچھے نیک یادیں چھوڑے اور ثواب واجر کو واجب کرے اگر تم لوگ نیکی اور بھلائی کو انسان کی صورت میں دیکھو تو تم اس کو حسین اور خوبصورت جوان کی صورت میں دیکھو گے جو دیکھنے والوں کو خوش کر دے گا اور سارے لوگوں سے اوپر ہوگا۔

۷۶۸۹:.....ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو علی حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو حسین بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابو نصر عاملی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا نعمتوں کی زکوٰۃ بھلائی کرنا اور اچھے کام کرنا ہے۔

۷۶۸۹:.....(مکرر ہے) کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے حسین نے جن کا مفہوم یہ ہے کہ جب تم بھلائی کا ذخیرہ کرلو تو اس کی وجہ سے شکر کرو لہٰذا تم اہل عزت میں شمار ہو جاؤ گے اور جب تم محتاج ہو تو اپنی عزت کی حفاظت کرو اور بھوک پر قناعت کا پردہ ڈالو۔

۷۶۹۰:.....ہمیں شعر سنائے ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے عبدالعزیز بن عبدالملک اموی نے بخارا میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابو سہل بن زیاد نے ان کو شعر سنائے مبرد عبداللہ بن طاہر کے کلام سے۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔

ہر ساعت اور لمحے احسان کی بھلائیاں میسر نہیں آتیں۔ جب ممکن ہو جائیں تو اس امکان کے مشکل ہونے سے پہلے خوف کر۔ (یعنی ممکن کا دوبارہ ناممکن ہونے کا خیال رکھ)۔

(۷۶۹۰)..... (۱) فی أ (المبارک)

مؤمن، مؤمن کے لئے دو ہاتھوں کی مثل ہے:

۷۶۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابونصر معتز بن منصور نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعلی حسین بن عبید اللہ شیخ صالح سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ابوعثمان سعید بن اسماعیل زاہد کو خواب میں ان کی وفات کے تین دن بعد، میں نے اس سے کہا اے ابوعثمان! تم نے کون سا عمل افضل پایا؟ اس نے کہا کہ مسلمانوں پر بغیر احسان جتلائے خرچ کرنا اور بغیر کسی طمع ولالچ کے جو اس کا تقاضا کرے۔

۷۶۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو بشر بن احمد اسفرائنی نے ان کو احمد بن حسین حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا اعمش سے وہ حدیث بیان کرتے تھے عمرو بن مرہ سے اس نے ابوالبختری سے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلمان نے کہ مؤمن، مؤمن کے لئے دو ہاتھوں کی مثل ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو بچاتا ہے۔

۷۶۹۳:...... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ولید بن مسلم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے ہیں۔ تیرا وہ بھائی جو ایسا ہے کہ جب بھی تجھے ملتا ہے تجھے وہ تیرا حصہ یاد دلاتا ہے جو تیرا حصہ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے تیرے لئے تیرے اس بھائی سے کہ جب بھی تجھے ملے تیرے ہاتھ پر دینار رکھ جائے۔

سفارش کا اجر:

۷۶۹۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابواسامہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا مسعر نے مجھے حدیث بیان کی جواب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ سفارش کا اجر اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک اس کا فائدہ جاری رہے (اس کے لئے جس کے لئے سفارش کی گئی تھی۔)

وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابواسامہ نے ان کو سفیان نے ان کو زیاد بن ابوعثمان نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ جس شخص کو بطور امانت یا بطور وکالت) صدقہ حوالے کیا جائے اور وہ اس کو (دیانت داری کے ساتھ) برمحل خرچ کردے اس کو بھی صدقہ کرنے والے کے برابر اجر ملتا ہے اور صدقہ کرنے والے کا اجر بھی کم نہیں کیا جاتا۔

تحقیق ہم نے روایت کی ہے ایک حدیث اسی مفہوم میں جو کہ ثابت ہے (وہ یہ ہے۔)

امانتدار صدقہ کرنے والوں میں شمار ہوتا ہے:

۷۶۹۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابواسامہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے برید نے اپنے دادا ابوبردہ سے اس نے ابوموسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک امانت دار خازن (کیشیئر) جو دیا کرتا ہے وہ چیز جس کا اس کو مامور بنایا گیا ہے کامل پوری پوری خوش دلی سے یہاں تک کہ وہ اس شخص کو پہنچا دیتا ہے جس کا اس کو کہا گیا ہے وہ شخص بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک شمار ہوتا ہے۔ اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے ابواسامہ کی حدیث سے۔

۷۶۹۶:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے البغداد میں ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو جعفر بن محمد ازھر باوردی نے ان کو مفضل بن غسان غلابی نے ان کو عبدالعزیز بن ابان نے ان کو حماد بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ایوب کسی عورت کا یا کسی بڑھیا کا سامان اٹھاتے تھے (وہ عورت بصری تھی) بصرہ سے مکہ تک صرف نصف درہم معاوضے پر۔

(۷۶۹۵)...... أخرجه البخاري (۲۲۶۰) و (۲۳۱۹) ومسلم (۱۰۲۳) والنسائي (۷۹/۵) وأحمد (۳۹۴/۴ و ۴۰۹)

۷۶۹۶:...... (مکرر ہے) ہمیں خبر دی غلابی نے ان کو عبدالعزیز بن ابان نے ان کو ثوری نے وہ کہتے ہیں کہ منصور حلاج اپنے محلّہ کی کسی بڑھیا سے کہتے تھے کہ آپ کا کوئی کام ہو بازار میں، میں بازار سے لے آتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی غلابی نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو ایک شیخ نے (بنی تیم اللہ کے) وہ کہتے ہیں۔ طلحہ بن مصرف ام عمارہ بنت عمیر تیمی کے پاس آکر اور اس سے کہتا تھا:

کیا آپ کا کوئی کام ہے؟ یا آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے؟ یہ عمارۃ کی حفاظت کے لئے کرتے تھے۔ میں ہمیشہ اس کو دیکھتا تھا کہ وہ ان کے پاس آتے تھے اور ان کے لئے کوئی چیز ایک پیسہ کی یا کم یا زیادہ کی کوئی چیز خرید کر لا دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ عمارۃ کا بھی انتقال ہو گیا اور طلحہ بن مصرف کا بھی انتقال ہو گیا کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی غلابی نے اور سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ یعلی بن حکیم کی موت کی خبر لایا اس کی ماں کے پاس شام سے مگر وہاں پر ان کی ماں کے سوا کوئی دوسرا نہیں تھا وہ تین دن رات صبح و شام اس کے دروازے پر آتا رہا مگر جب بھی آتا وہ نماز پڑھ رہی ہوتیں حتیٰ کہ وہ خود فوت ہو گئیں۔

فرشتوں کے ذریعہ مدد حاصل کرنا:

۷۶۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعبدالملک بن عبدالحمید نے ان کو روح نے ان کو اسامہ بن زید نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو ابان بن صالح نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین پر پھرتے ہیں محافظ فرشتوں کے علاوہ وہ لکھتے ہیں جو بھی درختوں کا پتہ جھڑتا ہے لہٰذا جس وقت تمہارے کسی ایک انسان کو زمین پر کوئی تکلیف و حاجت در پیش ہو اور وہ تعاون پر قادر نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ گناہوں سے توبہ کرے اور یوں کہے عباداللہ اغیثونا یا کہا تھا اعینونا رحمکم اللہ۔ اے اللہ کے بندو ہماری فریاد رسی کرو یا یوں کہا تھا ہماری مدد کرو اللہ تمہارے اوپر رحم کرے۔

بے شک ان کی مدد کی جائے گی۔ یہ الفاظ حدیث جعفر کے ہیں۔ بے شک زمین پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جن کا نام محافظ فرشتے ہے وہ لکھتے رہتے ہیں درختوں کا جو بھی پتہ جھڑتا ہے تم میں سے کسی ایک کو جو بھی کوئی تکلیف پہنچے یا کسی معاون کی ضرورت پڑے کسی جنگل یا میدان میں اس کو چاہئے کہ یوں کہے اعینونا عباداللہ رحمکم اللہ۔ انشاء اللہ اس کی مدد کی جائے گی۔

۷۶۹۷:...... (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے کہ میں نے پانچ حج کئے تھے تین پیدل اور دو سواری پر یا تین سواری پر اور دو پیدل ایک حج میں میں راستے سے بھٹک گیا اور اس وقت میں تھا بھی پیدل، لہٰذا میں نے یہی پکارنا شروع کیا۔

یاعباداللہ دلونی علی الطریق

اے اللہ کے بندو مجھے راستہ بتلاؤ۔

کہتے ہیں کہ میں بار بار یہی کہتا رہا، یہاں تک کہ میں راستے پر آگاہ ہو گیا۔ یا جیسے میرے والد نے فرمایا۔

۷۶۹۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک نے ان کو یزید نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ انصاری نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نے ان کو

(۷۶۹۶)...... مکرر (ا) فی ن (القصبی)

سلیمان نے وہ کہتے ہیں۔کہ اگر لوگ کمزور کے لئے اللہ کی مدد کو جان لیتے تو مہنگی مہنگی سواریاں لینے کی زحمت نہ کرتے۔

اور یزید بن ہارون کی روایت میں ہے۔اگر جان لیں جو کچھ اللہ کی مدد میں ہے کمزور کے لئے۔

۷۶۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابواسحٰق محمد بن یحییٰ سے کہتے ہیں میں نے سنا ابوالعباس سراج سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن عبدالعزیز گردی سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نے اپنے بھائی کو ڈانٹا اور کہا کہ تم نے مجھے کبھی کسی مریض کے بارے میں نہیں بتایا کبھی کسی جنازے کے بارے میں نہیں بتایا مجھے کسی خیر کے بارے میں نہیں بتایا۔

حیاد مکمل خیر ہے:

۷۷۰۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے اور محمد بن فضل بن جابر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی حسن بن عبدالاول نے ان کو ابوخالد احمر نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوبکر محمد نے ان کو ابراہیم بن احمد اصفہانی حافظ نے ان کو ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو احمد بن عمران اخنسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوخالد احمر سے انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے اس نے عطاء بن سائب سے اس نے ان کے والد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ خیر کے کام بہت سارے ہیں۔اور ان پر جو لوگ عمل کرتے ہیں وہ کم ہیں۔

یہ تمتام کی روایت کے الفاظ ہیں کہتے ہیں ابن جابر نے کہا میں نے سنا اسماعیل بن ابوخالد سے اس نے عطاء سے اس حدیث کو۔

اور اخنس نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ایمان کا چونواں شعبہ

حیاء کا باب ہے بمعہ فصلوں کے

۷۷۰۱:......ہمیں خبر دی ابو طاہر محمد بن محمد بن محمش زیادی فقیہ نے اپنے اصل سماع سے ان کو ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو حامد بن محمود نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن انس سے اس نے زہری سے اس نے سالم بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم سے کہ اس نے سنا اس آدمی سے جو اپنے بھائی کو حیاء کرنے کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو، بے شک حیا ایمان میں سے ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث ابن عیینہ سے اور معمر نے زہری سے۔

۷۷۰۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو نصر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عبدالعزیز بن ابو سلمہ نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سالم بن عبداللہ بن عمر نے ان کو ان کے والد نے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے وہ اپنے بھائی کو حیاء کرنے پر ڈانٹ رہا تھا۔

اور یہ کہہ رہا تھا کہ تم ایسے شرم وحیاء کرتے ہو جیسے کہ میں تجھے ماروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا چھوڑ یئے اس کو بیشک حیا کرنا (شرم کرنا) ایمان میں سے ہے۔ ان کو بخاری نے روایت کیا ہے احمد بن یونس سے۔

۷۷۰۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابو ایاس نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو ابو سوار عدوی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمران بن حصین سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک حیاء کرنا خیر ہی کو لاتا ہے۔

(سوار عدوی کہتے ہیں کہ) ان سے بشیر بن کعب نے کہا۔ بے شک حالت یہ ہے کہ دانائی اور حکمت کی باتوں میں لکھا ہوا ہے بے شک حیاء سے وقار اور سکینہ حاصل ہوتا ہے۔ عمران بن حصین نے اس سے کہا میں تجھے حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تم مجھے بات کرتے ہو اپنی کتاب کی بخاری نے اس کو روایت کیا آدم بن ابو ایاس اور مسلم نے اس کو روایت کیا حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

۷۷۰۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید اللہ منادی نے ان کو یزید بن ہارون نے ''ح'' ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابو طاہر دقاق نے بغداد میں ان کو ابو الحسن اسحاق بن عبدوس بن عبداللہ بن فضل بزار نے ان کو حارث بن ابو اسامہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابو نعامہ عدوی نے ان کو حمید بن ہلال نے ان کو بشیر بن کعب نے انہوں نے عمران بن حصین سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیاء خیر ہی خیر ہے۔

(۷۷۰۱)...... أخرجه البخاري (۲۴) و (۶۱۱۸) ومسلم في الإيمان (۵۹) والترمذي (۲۶۱۵) وقال: (هذا حديث حسن صحيح) والنسائي (۱۲۱/۸) وابن ماجه (۵۸) ومالك في الموطأ في حسن الخلق (۱۰) وأحمد (۵۶/۲ و ۱۴۷)

(۷۷۰۲)......راجع التخريج السابق.

(۷۷۰۳)......أخرجه البخاري (۶۱۱۷) ومسلم في الإيمان (۶۰)

(۷۷۰۴)......أخرجه مسلم في الإيمان (۶۱)

بشیر نے کہا کہ میں نے کہا بے شک اس (حیا) سے ضعف ہے اور بے شک اسی (حیا) سے عجز ہے۔ اس نے کہا میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تم اس کے مقابلے میں کچھ اور پیش کرتے ہو۔ میں تجھے کوئی حدیث پیش نہیں کروں گا جب تک تجھے پہچانوں گا۔ انہوں نے کہا کہ اے ابونجید بے شک یہ ٹھیک ہے۔ وہ لوگ بار بار یہی کہتے رہے یہاں تک کہ ان کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ دونوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔ اسی طرح کہا ہے اس کی سند میں ابونعامہ سے منقول ہے۔ اس نے حمید بن ہلال سے اس نے بشیر سے اس نے عمران سے اور اس کی مخالفت کی ہے نضر بن شمیل نے اس نے اس کو روایت کیا ہے ابونعامہ سے۔

۷۷۰۵:...... جیسے ہمیں خبر دی ہے ابوصالح بن طاہر عنبری ابن بنت یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو ابونعامہ عدوی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حجیر بن ربیع سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عمران بن حصین نے اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں حیاء سب کا سب خیر و بھلائی ہے اور حیاء خیر و بھلائی ہی کو لاتا ہے۔

پس کہا بشیر بن کعب نے بے شک ہم کتاب اللہ میں پاتے ہیں کہ حیاء سے وقار ہوتا ہے۔ اور اسی سے ضعف و کمزوری۔

عمران نے کہا یہ کون ہے اے حجیر؟ اس نے جواب دیا کچھ نہیں ہے یہ ہمارا ہی ایک آدمی ہے۔ عمران نے کہا تم مجھ سے سن رہے ہو کہ میں اس کو حدیث بیان کر رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تم مجھے حدیث بتاتے ہو دوسری کتابوں سے میں آج کے بعد آپ کو کوئی حدیث بیان بیان نہیں کروں گا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اسحٰق بن ابراہیم سے۔

ایمان و نفاق کے شعبے:

۷۷۰۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن مطرف نے ان کو حسان بن عطیہ نے انہوں نے ابوامامہ سے (وہ کہتے ہیں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیاء اور کلام کرنے میں عاجزی و درماندگی ایمان کے دو شعبے ہیں۔ بیہودہ بکواس کرنا اور بے باکی سے بولنا نفاق کے دو شعبے ہیں۔

۷۷۰۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عصام بن عبدالمجید اصفہانی نے ان کو اسماعیل بن عبدالملک نے بن ابوشیبہ نے خزاز ان کو ابواسحٰق نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیاء ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔ اور بیہودہ بکواس کرنا ظلم ہے اور ظلم جہنم میں لے جائے گا۔

اسی طرح روایت کیا ہے اس کو معاذ بن بن معاذ نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ وغیرہ نے۔

(۷۷۰۵)...... هو في مسلم برقم ٦١ في كتاب الإيمان طريق إسحاق بن إبراهيم أخبرنا النضر حدثنا أبو نعامة العدوي قال : سمعت حجير بن الربيع العدوي يعقول : قال لي عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث حماد بن زيد.

(۷۷۰٦)...... إسناده صحيح أخرجه الترمذي (۲۰۲۷) وأحمد (۵/۲٦۹) ورجال إسناده ثقات.

(۷۷۰۷)...... إسناده صحيح. اخرجه الترمذي (۲۰۲۷) وأحمد (۵/۲٦۹) ورجال إسناده ثقات

حدثنا أبو سلمة عن أبي هريرة مرفوعاً وأخرجه ابن ماجه (۴۱۸۴) من طريق إسماعيل بن موسى ثنا هشيم عن منصور عن الحسن عن أبي بكرة مرفوعاً. وهشيم مدلس وفي سماع الحسن من أبي بكرة اختلاف، قال في الزوائد : (رواه ابن حبان في صحيحه وقول الدارقطني : إن الحسن لم يسمع من أبي بكرة الجواب عنه أن البخاري احتج في صحيحه برواية الحسن عن أبي بكرة في أربعة أحاديث وفي مسند أحمد ومعجم الطبراني الكبير التصريح بسماعه من أبي بكرة عن عدة أحاديث والمثبت مقدم على النافي)

حیا اور بے ہودہ گوئی:

۷۷۰۸:...... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد اشنانی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو احمد بن ابو غالب بغدادی نے اور سعید بن سلیمان واسطی نے ان کو ھشیم نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابونضر فقیہ نے ان کو صالح بن محمد حافظ نے ان کو سعید بن سلیمان واسطی نے ان کو ھشیم نے ان کو منصور بن زاذان نے ان کو حسن نے ان کو ابوبکرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔ اور بیہودہ گوئی کرنا ظلم ہے اور ظلم جہنم میں جانے کا ذریعہ ہے۔

۷۷۰۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ محمد بن فضل بن نطیف فراء نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالحسین احمد بن محمود سبیعی بغدادی نے بطور املاء کے مصر میں ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو عبداللہ بن عون نے ان کو ھشیم نے ان کو منصور نے ان کو حسن نے ان کو ابوبکرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیاء ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔

۷۷۰۹:...... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی موسیٰ بن ہارون نے ان کو وہب ابن بقیہ نے ان کو ھشیم نے ان کو منصور نے ان کو حسن نے ان کو عمران بن حصین نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا ہے اور کہتے ہیں کہ میں نے سنا موسیٰ بن ہارون سے وہ کہتے ہیں کہ روایت کیا ہے اس کو ھشیم نے واسط میں اس نے کہا مروی ہے عمران بن حصین سے اور روایت کیا ہے اس کو بغداد میں ابوبکرہ سے۔

۷۷۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو مسیح بن حاتم عکلی نے ان کو عبدالجبار بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ خلیفہ مامون رشید نے خطبہ دیا اس میں اس نے حیاء کا ذکر کیا اور اس کی بہت زیادہ تعریف کی اس کے بعد فرمایا۔ ہمیں خبر دی ھشیم نے منصور سے اس نے حسن سے اس نے عمران بن حصین سے اور ابوبکرہ سے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیاء ایمان میں سے اور ایمان جنت میں لے جائے گا اور بیہودہ بکواس کرنا ظلم میں سے ہے اور ظلم جہنم میں لے جائے گا۔

حیاء بھی دین ہے:

۷۷۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو ابو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن ابو السری نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن متوکل نے ان کو ابوبشر بکر بن بشر نے ان کو عبدالحمید بن سوار نے ان کو حدیث بیان کی ہے ایاس بن معاویہ بن قرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھے تھے ان کے سامنے حیاء کا ذکر آ گیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ حیاء ایمان میں سے ہے۔ پھر عمر نے کہا بلکہ وہ کل کا کل دین ہے۔ کہا ایاس نے مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے انہوں نے میرے دادا سے اس نے کہا کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ان کے سامنے حیاء کا ذکر آ گیا تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا حیاء بھی دین میں سے ہے (دین کا حصہ ہے؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ وہ پورا کا پورا دین ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حیاء، اور پاک دامنی۔ اور کم گوئی کرنا زبان سے نہ کہ دل سے اور عمل کرنا یہ باتیں ایمان میں سے ہیں۔ بے شک یہ چیزیں آخرت میں اضافہ کرتی ہیں اور دنیا میں کمی کرتی ہیں اور آخرت کے بارے میں جو اضافہ کرتی ہیں وہ اس کمی سے بہت زیادہ ہے جو وہ دنیا میں کرتی ہیں۔

بے شک بخل (تیزی نفس) بے حیائی (برے کام کرنا) بیہودہ گوئی (گالم گلوچ و بری باتیں کرنا) منافقت میں سے ہیں یہ چیزیں دنیا میں

(۷۷۰۸)...... راجع التعليق السابق. (۷۷۰۹)...... راجع التعليق السابق (۷۷۱۰)...... في ن (وحث)

(۷۷۱۱)...... (۱) سقط من ن (۲)...... في ن بكر بن بشير السلمي

اضافہ کرتی ہیں۔اور آخرت میں کمی کرتی ہیں۔اور وہ دنیا میں جو کمی کرتی ہیں وہ بہت زیادہ ہے اس سے جو دنیا میں اضافہ کرتی ہیں۔

ایاس نے کہا۔ مجھے عمر بن عبدالعزیز نے حکم دیا تو میں نے یہ حدیث ان کو لکھوائی انہوں نے اس کو اپنے قلم سے خود لکھا اس کے بعد انہوں نے ہمیں ظہر وعصر کی نماز پڑھائی اور وہ حدیث لکھی ہوئی تھی ان کی آستین میں یا جیب میں رکھی ہوئی تھی۔انہوں نے اس کو رکھا نہیں تھا۔ یہ الفاظ حسن کی حدیث کے ہیں۔اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے بکیر بن بشر سلمی نے اور وہ کہتے ہیں انہوں نے روایت کی ہے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا قرہ مزنی سے۔اس کے بعد انہوں نے اس کے آخر میں کہا کہ ایاس نے کہا ہے کہ میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو بیان کی انہوں نے کہا کہ یہ مجھ کو لکھواؤ میں نے ان کو لکھوائی اس کے بعد انہوں نے اس کو اپنے قلم سے خود لکھا۔اس کے بعد انہوں نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی پھر عصر کی پڑھائی اور وہ تحریر ان کی آستین میں یا ہتھیلی میں تھی انہوں نے ابھی تک اس کو نیچے نہیں رکھا تھا۔

اسلام کی فطرت:

۷۷۱۲:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو حامد بن محمود نے ان کو اسحٰق بن سلیمان رازی نے ان کو مالک نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر مسلمہ بن صفوان سے اس نے یزید بن طلحہ بن رکانہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر دین کا ایک خلق یعنی عادت وفطرت ہوتی ہے اسلام کی فطرت حیاء ہے۔اور اسحاق کی ایک روایت میں ہے کہ بے شک ایمان کی فطرت حیاء ہے۔ یہ روایت مرسل ہے۔

۷۷۱۳:......ہمیں حدیث بیان کی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو حسین بن علی بن یزید ہمدانی نے ان کو ان کے والد نے ان کو مالک نے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث نقل کیا ہے اور کہا کہ مروی ہے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دین کی ایک فطرت ہوتی ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے علی بن حسن صفار نے ان کو وکیع نے ان کو مالک نے ان کو سلمہ بن صفوان نے ان کو یزید بن رکانہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن معین نے، حدیث رکانہ مرسل ہے۔

مگر اس میں عن ابیہ کے الفاظ نہیں ہیں۔اور ایک اور ضعیف طریق سے بھی مروی ہے بطور مسند۔

۷۷۱۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے ان کو محمد بن وہب نے ان کو بقیہ نے ان کو معاویہ بن یحییٰ نے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے ان کو زہری نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دین کی ایک فطرت ہوتی ہے اور اسلام کی فطرت حیاء ہے۔

اسی طرح مروی ہے بقیہ سے اس نے معاویہ بن یحییٰ سے اور اس کو روایت کیا ہے عیسیٰ بن یونس نے ان کو معاویہ بن یحییٰ نے ان کو زہری نے مگر اس نے عمر بن عبدالعزیز کا ذکر نہیں ہے۔

۷۷۱۵:......ہمیں اس کی خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اور ایک اور طریق سے مروی ہے عمر بن عبدالعزیز سے۔

ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابو علی حسین بن محمد سے ان کو محمد بن مخلد بن حفص نے ان کو علی بن زہیر نے۔

(۷۷۱۲)......إسناده حسن. أخرجه ابن ماجه (۴۱۸۱) و (۴۱۸۲) ومالک فی حسن الخلق (۹) وهو حسن بمجموع طرقه.

(۷۷۱۴)......راجع التعلیق الذی قبل هذا.

۷۷۱۶:......اور ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن حرضی نے ان کو ابوبکر محمد بن حمید بن سہل موصلی نے بغداد میں ان کو صالح بن احمد بن ابو مقاتل نے ان کو علی بن زہیر شیبانی نے ان کو علی بن عیاش نے۔ان کو حدیث بیان کی ابومطیع طرابلسی نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے ان کو زہری نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ہر دین کی ایک فطرت ہوتی ہے اور اسلام کی فطرت حیاء کرنا۔

اور اس کو روایت کیا صالح بن حسان نے بھی محمد بن کعب سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن ہاشم نے ان کو حمید بن ربیع نے ان کو سعید بن محمد وراق نے ان کو صالح بن حسان نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔اور یہ بھی ضعیف ہے۔

رسولوں کی سنتیں:

۷۷۱۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن ابراہیم بن ضحاک مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن زید صائغ نے مکہ مکرمہ میں انکو بشر بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو عمرو بن محمد اسلمی نے ان کو فلیح بن عبداللہ خطمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں رسولوں کی سنتوں میں سے ہیں۔حیاء، حوصلہ، جونکیں لگوانا، مسواک کرنا، عطر لگانا۔

اس کو بخاری نے ذکر کیا ہے تاریخ میں عبدالرحمٰن بن عبدالملک نے ان کو ابن ابوفدیک نے۔وہ محمد بن اسماعیل ہیں انہوں نے عمر بن محمد اسلمی سے۔پس عمر اس کو روایت کرنے میں منفرد ہیں اور ایک اور طریق سے بھی مروی ہے جیسے ذیل میں ہے۔

۷۷۱۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو احمد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو ابوحامد فرا نے ان کو قدامہ بن محمد نے ان کو اسماعیل بن شیبہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسولوں کی سنتوں میں سے ہے۔حلم۔حیاء۔ پچھنے لگوانا۔مسواک کرنا۔عطر لگانا۔زیادہ بیویاں کرنا۔اس روایت میں قدامہ منفرد ہیں۔قدامہ بن محمد حضرمی ہے وہ روایت کرتا ہے اسماعیل سے۔جب کہ دونوں راوی قوی نہیں ہیں۔اس بارے میں صحیح ترین روایت مندرجہ ذیل ہے۔

۷۷۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو حجاج نے ان کو مکحول نے ان کو ابوشمال نے ان کو ابوایوب انصاری نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ چار چیزیں رسولوں کی سنتوں میں سے ہیں۔عطر لگانا۔نکاح کرنا۔مسواک کرنا۔حیاء کرنا۔

اسی طرح روایت کیا ہے اس کو حفص بن غیاث نے ان کو حجاج بن ارطات نے۔

دس خصلتیں:

۷۷۲۰:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو جعفر بن حجاج نے ان کو ایوب بن محمد وزان نے ان

(۷۷۱۷)......إسناده ضعيف. قال الهيثمي في المجمع (۹۲/۵) : (رواه الطبراني وفيه محمد بن عمر الأسلمي قال الذهبي: مجهول قال: وروى له الحاكم في المستدرك وروى عنه غير واحد) و رواه الطبراني في الكبير (۱۱۴۴۵) قال في المجمع (۲۵۳/۴) : (وفيه إسماعيل بن شيبه قال الذهبي رواه وذكر له هذا الحديث وغيره)

(۷۷۱۹)......إسناده ضعيف. أخرجه الترمذي (۱۰۸۰) وأحمد (۴۲۱/۵) في إسناده أبو الشمال قال عن ابن حجر في التقريب : مجهول، وفي إسناده عند أحمد مكحول ولم يسمع من أبي أيوب.

کو ولید نے ان کو ثابت بن یزید نے ان کو اوزاعی نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکارم اخلاق کے بارے میں فرماتے تھے۔

دس باتیں ایسی ہیں جو کہ کسی آدمی میں ہوتی ہیں مگر اس کے بیٹے میں نہیں ہوتیں۔ اگر بیٹے میں ہوتی ہیں تو اس کے باپ میں نہیں ہوتیں۔ غلام میں ہوتی ہیں مگر اس کے آقا میں نہیں ہوتیں اللہ انہیں تقسیم کرتا ہے اس شخص کے لئے جس کے ساتھ سعادت کا ارادہ کرتا ہے:

(۱)......بات میں سچائی۔

(۲)......لوگوں کے ساتھ سچائی وہ یہ ہے کہ وہ پیٹ نہیں بھرتا جب کہ اس کا پڑوسی اور دوست بھوکے ہوں۔

(۳)......سائل کو دینا۔

(۴)......نیکیوں کا بدلہ دینا۔

(۵)......امانت کی حفاظت کرنا۔

(۶)......صلہ رحمی کرنا۔

(۷)......پڑوسی کے لئے اور دوست کے لئے۔

(۸)......عاجزی کرنا۔

(۹)......مہمان کو کھانا کھلانا اور

(۱۰)......ان تمام صفات کی اصل اور سردار صفت حیاء کرنا ہے۔

۲۱ ۷۷......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے ان کو یوسف بن موسیٰ مرازی نے ان کو ایوب محمد وزان نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل۔

علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرتے تھے۔ مگر اس نے یہ الفاظ ذکر نہیں کئے کہ وہ پیٹ نہیں بھرتا جب کہ اس کا پڑوسی اور دوست بھوکے ہوں۔ ابوعبداللہ نے کہا ہے ثابت بن یزید وہ ہے۔ جس کو ولید بن مسلم اور اوزاعی کے درمیان ہے جو کہ مجہول ہے۔ مناسب یہ ہے کہ یہ اسی پر محمول ہو۔ میں نے کہا کہ یہ دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے جو کہ ضعیف ہے اور وہ جو موقوف ہے عائشہ رضی اللہ عنہا پر اور وہ زیادہ بہتر ہے۔

مکارم اخلاق:

۲۱ ۷۷......مکرر ہے ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعمران تستری نے ان کو محمد بن خلید نے ان کو فضیل نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو افریقی نے ان کو یزید بن ابومنصور نے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مکارم اخلاق دس ہیں۔

(۱)......بات میں سچائی۔

(۲)......لوگوں کے ساتھ سچائی۔

(۷۷۲۰)......ضعیف. ضعفه السيوطي في الجامع الصغير وعزاه للحكيم و البيهقي في هذا المصدر كلاهما عن عائشة

(۷۷۲۱)......۲۱ في ن (المروزي)

(۳)......ادا امانت۔

(۴)......صلہ رحمی کرنا۔

(۵)......پڑوسی کے لئے عاجزی وخیر خواہی کرنا۔

(۶)......دوست کے لئے عاجزی وخیر خواہی کرنا۔

(۷)......اچھے کاموں کا بدلہ دینا۔

(۸)......مہمان نوازی کرنا۔

(۹)......سائل کو دینا اور

(۱۰)......ان سب کا سردار باحیا ہونا ہے۔

۷۷۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو شافعی نے جو کہ ابراہیم بن محمد ہیں نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن تیمی نے ان کو ابوغرارہ نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوعمران موسیٰ بن ہارون نے ان کو ابراہیم بن محمد بن عیاش شافعی نے ان کو ابوغرارہ نے ان کو خبر دی ان کے والد نے ان کو قاسم نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شفقت ومہربانی کرنا برکت ہے، اور جھوٹ بولنا بدشگونی ونحوست ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے والوں پر بھلائی چاہتے ہیں تو ان میں شفقت اور مہربانی داخل کردیتے ہیں جس چیز میں سچ اور شفقت داخل ہوتا ہے اس کو خوبصورت بنا دیتے ہیں۔ اور جھوٹ جس چیز میں داخل ہوتے ہیں اس کو عیب دار کردیتا ہے۔ حیاء ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔ اگر حیاء انسان ہوتا تو بڑا نیک صالح مرد ہوتا اور گالی گلوچ کرنا گناہوں میں سے ہے اور گناہ جہنم میں لے جائیں گے۔ فحش اور برائی اگر آدمی (کی شکل میں) ہوتا تو انتہائی برا ہوتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے گالیاں دینے والا نہیں بنایا۔

یہ الفاظ ابوحاتم کی روایت کے ہیں۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صغانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم بن عباد نے ان کو عبدالرزاق نے۔

۷۷۲۳:......ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہوتی بے حیائی کسی چیز میں مگر اس کو عیب ناک کردیتی ہے اور نہیں ہوتا کسی شئی میں حیاء مگر اس کو زینت عطا کرتا ہے۔

دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔ اسحاق نے اضافہ کیا ہے عبدالرزاق سے ان کو خبر دی معمر نے مجھے خبر پہنچی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے شریف۔ حوصلہ مند سوال سے بچنے والے انسان کو۔ اور ناپسند کرتا ہے بے حیائی کرنے والے، بیہودہ بکواس کرنے والے چیخ چیخ کر مانگنے والے انسان کو۔

(۷۷۲۱)......مكرر. راجع التعليق السابق.

(۷۷۲۲)......ضعيف. عزاه في الجامع الصغير إلى هذا المصدر وضعفه.

(۷۷۲۳)......إسناده ضعيف. أخرجه الترمذي (۱۹۷۴) وابن ماجه (۴۱۸۵) وأحمد (۱۶۵/۳) من طريق عبدالرزاق عن معمر عن ثابت عن أنس مرفوعاً. ورواية معمر عن ثابت ضعيفة قاله بن معين.

حیا اور امانت وغیرہ کا چھن جانا:

۷۷۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بیہقی نے ان کو احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوقبیل نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض ونفرت کرتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے۔ جب اس سے حیا چھین لیتا ہے تو آپ اس سے ملیں تو وہ خود بھی ناپسندیدہ ہوتا ہے اور دوسرے سے بھی نفرت کرتا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ اس سے امانت چھین لیتا ہے۔ جب اس سے امانت چھین لیتا ہے تو اس سے شفقت رحمت بھی چھین لیتا ہے۔ جب اس سے رحمت چھن جاتی ہے تو اس سے اسلام کا پٹہ اور (اس کا عہد) چھن جاتا ہے۔ جب اسلام کا عہد چھن جاتا ہے تو آپ اس کو ملتے ہیں تو وہ محض ایک سرکش شیطان ہی کی صورت میں ملتے ہیں۔

اعاذنا الله ثم اعاذنا الله من هذا اللعنة و الوبال.

۷۷۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو مورق عجلی نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ حیاء اور ایمان ایک ہی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں جب کسی بندے سے دونوں میں سے کوئی ایک چھن جاتا ہے تو دوسرا اس کے پیچھے پیچھے چلا جاتا ہے۔

۷۷۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوقاسم علی بن مؤمل نے ان کو محمد بن یونس کدیمی نے ان کو معلی بن منفضل نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حسن بن مسلم بن بشیر بن محل نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک حیاء اور ایمان ایک کڑے میں جڑے ہیں جب ایک چھین لیا جاتا ہے تو دوسرا اس کے پیچھے چلا جاتا ہے۔

۷۷۲۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بختری نے بطور املاء کے ان کو محمد بن غالب بن حرب ضبی نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو یعلی بن حکیم نے میں خیال ہے کہ انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حیاء اور ایمان اکٹھے جڑے ہوئے ہیں۔ جب دونوں میں سے ایک اٹھا دیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا دیا جاتا ہے۔

محمد بن غالب نے کہا کہ ہمیں اس کے ساتھ حدیث بیان کی ابوسلمہ نے الفوائد میں اور اس کو انہوں نے مسند کیا اور اسی کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے جریر بن حازم نے مگر اس نے اس کو یوں نہیں کہا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حلم اور حیاء:

۷۷۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو خبر دی عون نے ان کو حسن نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عابد بن منذر راشج سے فرمایا تھا کہ تیرے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون سی ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلم اور حیاء۔ (حوصلہ اور شرم) اس نے پوچھا یا رسول اللہ!

(۷۷۲۴)......إسناده ضعيف لأجل ابن لهيعة.

(۷۷۲۴)......إسناده ضعيف جداً. في إسناده أبوعتبه احمد بن الفرج كذبوه.

(۷۷۲۶)......إسناده ضعيف جداً. في إسناده محمد بن يونس الكديمي كذبوه.　　(۱)......في ن (الفضل)

(۷۷۲۷)......إسناده حسن. أخرجه الحاكم (۱/۲۲)

یہ دونوں میں نے اسلام سے حاصل کی ہیں یا یہ ایسی چیزیں ہیں جن پر میری تخلیق ہوئی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم اسی عادت پر پیدائشی طور پر بنائے گئے ہو۔ عابد بن منذر نے کہا۔ الحمدللّٰہ الذی جبلنی علی مایحب ۔اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ایسی فطرت بخشی ہے جس کو وہ پسند کرتا ہے۔

۷۷۲۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن بزیع نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اشج بن عبدالقیس سے کہ بے شک تیرے اندر دو خصلتیں ہیں اللہ تعالیٰ جنہیں محبوب رکھتا ہے وہ حیاء اور حلم وقار۔

اس کو روایت کیا ہے جمی نے بشر سے اور کہا ہے کہ حدیث میں ہے، حلم، اور اناءۃ۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ زیادہ مناسب یہ ہے کہ حیاء کی حقیقت یہ ہو مذمت کا خوف اور استکثار سے بچنا برائی کہنے سے، اس لئے کہ جو شخص حیا کرتا ہے وہ یقیناً اپنے حیاء کی وجہ سے ان چیزوں کو بھی چھوڑ دیتا ہے جو فعل اس کے لئے مذمت کا باعث بن سکتا ہو۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ وہ کام اس کے لئے برائی لائے گا گویا کہ مذمت بذات خود فعل کو قبیح بنا دیتا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ عادۃً لوگ اس جیسے فعل میں مخالفت کرتے ہیں۔

یا اس لئے کہ اس کے کرنے والے کی مخالفت ہی متوقع ہوتی ہے۔ بہر حال بدنی سزا کا خوف ہو جب کہ عزت کی ہتک کے بغیر تو اس کا نام حیاء نہیں رکھا جاتا یا اس کو حیاء کا نام نہیں دیا جاتا۔ اس کا نام خضوع اور استسلام ہوتا ہے یا اس کی مثل۔

فرمایا کہ حیاء ایک جامع نام ہے جس میں اللہ سے حیاء اور شرم کرنا بھی داخل ہے اس لئے کہ اس کا مذمت کرنا ہر مذمت سے بڑھ کر ہے اور مدح کرنا ہر مدح سے بڑھ کر ہے۔ اور حقیقت میں مذموم وہی جس کا رب اس کی مذمت کرے اور حقیقی محمود بھی وہی ہے جس کی تعریف اس کا رب کرے۔ اور مندرجہ ذیل میں اس کا ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ سے حقیقی حیا:

۷۷۳۰:......ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر بن جناح محاربی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو ابان بن اسحٰق نے ان کو صباح بن محمد نے ان کو مرہ ہمدانی نے ان کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے شرم وحیاء کرنا جیسے کہ اس سے شرم کرنے کا حق ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ کا شکر ہے ہم اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتا ہے جو حیاء کرنے کا حق ہے اس کو چاہئے کہ اس کی حفاظت کرے اور اس کی جس کو سر محفوظ کرتا ہے، اور اس کو چاہئے کہ وہ پیٹ کی حفاظت کرے اور اس کی جو کچھ اس کے اندر ہے اور اس کو چاہئے کہ وہ موت کو یاد کرے اور اس کو جس کو وہ خراب کرتی ہے۔ جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے اس کو چاہتا ہے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے۔ جو شخص یہ سارے کام کرتا ہے وہ اللہ سے حقیقی حیاء کرتا ہے جیسے اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔

(۷۷۲۸)......إسناده صحيح. أخرجه أحمد (۲۰۶/۴) وابن ماجة (۴۱۸۸) (۱)...... في ن (عوف)

(۷۷۲۹)......أخرجه مسلم في الإيمان (۲۵) و (۲۶) وقال (الحلم والأناة) وابن ماجة (۴۱۸۷) وقال : (الحلم والتؤدة)

(۱)...... في ن (الاستنكار) وفي المنهاج (۲۳۰/۳) الاستكبار

(۷۷۳۰)......إسناده صحيح. أخرجه أحمد (۳۸۷/۱) والحاكم (۳۲۳/۳) وقال : (هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي) وهو كما قالا.

اس بارے میں روایت کی گئی ہے ہشام سے اس نے حسن سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہے اور اس میں تاکید ہے اس مسند روایت کے لئے۔

۷۷۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیز حیاء کی علامات میں سے ہیں:

(۱)......بولنے سے پہلے اس کو تولنا۔

(۲)......جس چیز میں معذرت کرنے کی حاجت پڑے اس سے دور رہنا۔(ازراہ بردباری کم عقل کی بات نہ ماننا)یا

(۳)......ازراہ عقل مندی بے عقل کی بات نہ ماننا۔

ذوالنون مصری نے کہا بہر حال اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنا وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یہ کہ تم قبرستان کو نہ بھولو اور قبریں جس چیز کو بوسیدہ کرتی ہیں ان کے بوسیدہ کرنے کو نہ بھولو اور یہ کہ سر کی حفاظت کرو۔ اور پیٹ جس پر مشتمل ہے اور جس کو محفوظ کرتا ہے اور یہ کہ تم زینت دنیا کو چھوڑ دو میں نے کہا۔

۷۷۳۱:......(مکرر ہے) تحقیق ہم نے روایت کی ہے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ کنواری لڑکی گھر کے کونے میں بنی ہوئی پردہ گاہ میں رہتے ہوئے جتنا حیاء دار ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے زیادہ حیاء دار تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی چیز کو ناپسند کرتے تھے تو ہم اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر واضح طور پر پہچان لیتے تھے۔

ہمیں اس کے بارے میں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے۔

ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان اصفہانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن ابوعتبہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ یہ کہتے ہیں کہ اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ابن مہدی وغیرہ سے۔

۷۷۳۲:......ہمیں خبر دی امام ابوعثمان نے ان کو ابوعلی زاہر بن احمد نے ان کو محمد بن معاذ نے ان کو حسین بن حسن مروزی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی عروہ بن زبیر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب کہ وہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ اے مسلمانوں کی جماعت اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں جب میدان میں قضاء حاجت کرنے جاتا ہوں تو اللہ تعالیٰ سے شرم و حیاء کے مارے گھونگھٹ نکال لیتا ہوں اور اپنے کپڑے کے ساتھ منہ چھپا لیتا ہوں۔

۷۷۳۳:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن یحیٰی بن بلال نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر نے ان کو فہر بن اسد نے ان کو شعبہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے منصور نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو

(۷۷۳۱)......مکرر. اخرجه البخاری (۳۵۶۲) و (۶۱۰۲) و (۶۱۱۹) ومسلم (۲۳۲۰) وابن ماجه (۴۱۸۰) وأحمد (۳/۷۱ و ۷۹ و ۸۸ و ۹۱ و ۹۲)

(۷۷۳۳)......أخرجه البخاری (۳۴۸۳) و (۳۴۸۴) و (۶۱۲۰) و أبوداود (۴۷۹۸) وابن ماجه (۴۱۸۳) ومالک فی الموطأ فی قصر الصلاة فی السفر (۴۶) وأحمد (۴/۱۲۱ و ۱۲۲) و (۵/۲۷۳)

منصور بن معتمر نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ربعی بن خراش سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک نبوت اولیٰ کے کلام میں سے لوگوں نے جو بات پائی ہے وہ یہ ہے کہ جب تو حیاء نہ کرے تو پھر جو تیرا جی چاہے کر۔ دونوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔ بخاری نے اس کو آدم بن ابو ایاس سے روایت کیا ہے۔

جب حیاء نہ ہو تو جو چاہے کرے:

۷۷۳۴:...... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے "ح" کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو المثنی نے ان کو قعنبی نے ان کو شعبہ نے منصور سے اس نے ربعی بن خراش سے اس نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شک پہلی نبوتوں کے کلام میں سے ہے کہ جب تو شرم وحیا نہ کرے جو چاہے سو کر۔ الفاظ ابو المثنیٰ کے ہیں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس مذکورہ قول کے معنی ومفہوم کے بارے میں دو قول ہیں۔ ایک قول تو یہ ہے کہ اس سے مراد اس بات پر دلالت ہے کہ عدم حیاء ایسے آزاد رویے کی دعوت دیتا ہے جو آدمی کو اس کے برے انجام سے نہیں بچا سکتا۔ بے شک عقلاء کے نزدیک برائیوں سے قبائح میں جو چیز سب سے بڑی رکاوٹ کر سکتی وہ مذمت ہے جو کہ جسمانی سزا سے بھی بڑھ کر ہے۔ لہٰذا جو شخص مذمت کو خوش دلی سے قبول کرے اور اس کا خوف بھی نہ کرے وہ اس کو کسی قبیح فعل سے نہیں روک سکتی جن سے رکاوٹ بنتی تھی۔ وہ کسی شئی سے باز نہیں آتا بلکہ ہر جگہ وہ اپنے آپ کو بے آبرو بے عزت سمجھتا ہے جس کے چہرے پر رونق بے عزت ہونے کی وجہ سے باقی نہ رہی ہو جس کا نہ کوئی وزن ہو نہ اس کی کوئی قدر و قیمت ہو جیسے لوگ جانوروں کے ساتھ لاحق کر چکے ہوں اور اسے ان کی گنتی میں شمار کر چکے ہوں بلکہ وہ ان کے نزدیک اس سے بدتر حالت میں ہو چکا ہو۔

پس گویا کہ اس قول کے ساتھ اس بات پر متنبہ کیا کہ ترک حیاء میں) یہ نقصان ہے، تاکہ انسان ترک حیاء سے بچے اور اجتناب کرے۔ اور حیاء کرنے سے دل میں ایک خوف پیدا ہوتا جو انسان کو فعل قبیح سے ڈراتا ہے اور روکتا ہے لہٰذا وہ فعل قبیح کے نقصان سے بچ جاتا ہے۔

اور دوسرا قول یہ کہ بے شک قول مذکور کا معنی ہے کہ جب تو کوئی ایسا کام نہیں کرتا ہے جس کے مثل فعل کرنے سے حیاء کی جاتی ہے تو اس کے بعد تیرے اوپر کوئی حرج نہیں ہے پھر جو تو چاہے سو کر دونوں مطلب اچھے ہیں اور حق ہیں۔ اللہ نے اور اس کے رسول نے کیا مراد لی ہے؟ اللہ بہتر جانتا ہے۔

۷۷۳۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عمرو بن محمد بن منصور نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حکم سے وہ کہتے ہیں جب تم حیا نہیں کرتے تو پھر آپ جو چاہیں سو کریں۔

یعنی یہ گناہ کے عمل میں سے نہیں ہے بلکہ جب آدمی کی نیت صحیح ہو اور لوگوں کے سامنے نماز پڑھنے کا ارادہ کرے اس نے ان سے شرم نہیں کی بلکہ اس نے ارادہ کیا ہے اللہ کا رضا کا یہ اس وقت ہے جب اس نے لوگوں سے شرم نہیں کی اور اللہ کے لئے عمل کر لیا۔

۷۷۳۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن حاتم نے ان کو فتح بن عمرو نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو مفضل بن مہلہل نے ان کو منصور نے ان کو ربعی بن خراش نے ان کو ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک آخری بات جو باقی رہ گئی نبوت اولیٰ میں سے وہ یہ ہے کہ جب تم شرم نہیں کرتے تو چاہیں سو کریں۔

ابو اسامہ نے کہا:۔ کہ کہتے ہیں۔ کہ مطلب یہ ہے جس قدر استطاعت ہو زیادہ سے زیادہ خیر و بھلائی کا کام کیجئے۔

امام احمد نے فرمایا۔ کہ یہ عزنیین کی کتاب میں اس حدیث کے معنی ومطلب کے بارے میں پڑھا تھا کہ یہ امر بمعنی خبر کے ہے۔ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حیا نہیں کرتا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یا جس نے حیاء نہیں کی اس نے وہی کیا ہے جو اس نے چاہا ہے۔ اور اسی کی مثل ہے یہ قول:

فلیتبوء مقعده من النار

اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

یعنی یہاں بھی امر بمعنی خبر۔ مطلب ہے کہ اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ثعلبہ نے کہا کہ یہ قول وعید پر مبنی ہے اس کا معنی ہے کہ جب تم نے حیاء نہیں کی تو جو چاہو کرو بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو بدلہ دیں گے اور اسی کی مثل ہے قول باری تعالیٰ:

فمن شآء فلیؤمن ومن شآء فلیکفر

جو چاہے پس وہ ایمان لے آئے اور جو چاہے کہ کفر کرے۔

یعنی جو چاہیں آپ کریں اللہ تعالیٰ آپ کو بدلہ دینے والا ہے جیسا کرو گے ویسی جزا پاؤ گے۔

ابوسلیمان خطابی نے کہا: کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے مراد کہ نبوت اولیٰ۔ یہ مراد ہے کہ حیاء ہمیشہ ممدوح ومستحسن رہا ہے انبیاء ورسل کی زبان پر اور مامور بہ رہا ہے جو منسوخ نہیں ہوا ان شریعتوں میں جو منسوخ ہوئی تھیں پس پہلے لوگ اور بعد والے لوگ اس بارے میں ایک ہی منہاج پر اور ایک ہی راستے پر ہیں۔ اور آپ کا یہ فرمان اذا لم تستحی فاصنع لفظ تو اس کے امر والے ہیں اور معنی اس کے خبر کے ہیں۔ گویا کہ تم یہ کہہ رہے ہو کہ جب تیرے پاس حیاء نہ ہو جو آپ کو فعل قبیح سے روکے تو آپ نے وہی کیا ہے جو آپ نے چاہا ہے۔ مراد ہے کہ نفس نے جس چیز کا تجھے حکم دیا ہے اور تجھے جس بات پر ابھارا ہے اس قبیل سے جس کے انجام کی تعریف نہیں کی جاسکتی۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ جس نے حیاء نہیں کی اس نے وہی کچھ کیا ہے جو اس نے چاہا۔

اس میں ایک وجہ اور ہے۔ آپ نے اس سے یہ مراد لی ہے۔

افعل ماشئت.

یعنی آپ وہ کیجئے جو آپ چاہیں۔

کوئی بھی چیز جس سے حیا نہیں کی جاتی۔ یعنی جس چیز پر حیا کرتا ہے اس کو نہیں کرتا ہے۔ اور اس میں ایک تیسری توجیہ بھی ہے وہ ہے کہ اس کا معنی وعید ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا قول:

اعملوا ما شئتم

تم جو چاہو سو عمل کرو۔

یعنی میں تم سے نمٹ لوں گا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ سارے اقوال اگرچہ الفاظ میں مختلف ہیں مگر معنی میں متفق ہیں۔

اور شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

جس وقت کوئی شخص باجماعت نماز کی حفاظت کرتا ہے لوگوں سے شرم کرنے کی وجہ سے تو یہ دو صورتوں پر ہے دونوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس کو اس بات کا خوف ہو کہ اس کے پڑوسی اس کی برائی کریں گے لہٰذا وہ مسجد سے الگ نہیں ہوتا تاکہ وہ اچھائی کریں اور اس کی تعریف کریں۔ تو یہ صورت ریاکاری ہے دیکھاوا ہے یہ صورت غیر پسندیدہ ہے۔

حفاظت جماعت کی دوسری صورت یہ ہے کہ اس کا حیاء کرنا درحقیقت اللہ تعالیٰ سے ہو اور وہ اس بات سے ڈرے کہ اگر اس نے جماعت چھوڑی تو دنیا میں اس کو اللہ تعالیٰ یہ سزا دیں گے کہ مسلمان اس کے خلاف اس کی مذمت میں اپنی زبانیں دراز کردیں گے اور اگر وہ جماعت کے ساتھ وابستہ رہے گا تو دنیا میں اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ڈال دیں گے وہ اس کی تعریف کریں گے اور اس کی تعریف میں اپنی زبانیں کھول دیں گے تو اس صورت میں اس کے دل میں لوگوں کی طرف سے اس کی برائی کرنے کا خوف۔ اور اس کا یہ پسند کرنا کہ لوگ اس کی تعریف کریں دونوں کا تعلق اللہ عزوجل کے ساتھ ہے اس کے ماسوا کے ساتھ نہیں ہے تو یہ پسندیدہ ہے (ایک اور صورت حیاء کرنے کی یہ ہے۔) کہ جیسے ایک بیٹا باپ سے، عورت اپنے شوہر سے، جاہل عالم سے، شاگرد استاذ سے، چھوٹا بڑے سے، یا ایک فرد ایک جماعت سے شرم وحیاء کرتا ہے۔ لہٰذا کمتر یہ نہ ارادہ کرتا ہے کہ کوئی عمل غیر اکمل طریقے پر کرے، لوگوں کے حقوق میں سے کسی حق کے ساتھ جو وہ اکمل کا حق ہے لہٰذا حیاء کرتے ہوئے یہ خوف کرتا ہے کہ کوئی فعل اس سے بایں صورت واقع ہو جائے گا کہ وہ (مذکورہ لوگوں میں سے کوئی) اس کی مذمت کرے گا اور اس کو چھوڑ دے گا یا کسی آدمی کی طرف سے اس طرح کا حیاء کرنا بھی محمود ہے اور پسندیدہ ہے۔ اس لئے کہ اس صورت میں ناقص کی طرف کامل کے حق کی رعایت کی گئی ہے (کمتر کی طرف سے برتر کے حق کا خیال کیا جارہا ہے۔) اور یہ اس کی طرف سے اس کا بات یقین واذعان ہے ان کامل و برتر کے لئے اس بات کا کہ وہ صاحب فضل ہیں اور صاحب فضیلت ہیں اس کے مقابلے میں اس کی ذات سے۔

۷۷۳۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو ابوالاسود نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو اسامہ بن زید لیثی نے یہ کہ ابوداؤد مولیٰ بنی محمد زہری نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے کہ عورت مرد پر لذت کے اعتبار سے ننانوے حصے زیادہ ہے مگر اللہ تعالیٰ نے ان پر حیاء اور شرم ڈال دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے حیا کرنا:

۷۷۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابوالولید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو ابوالخیر نے انہوں نے سنا سعید بن زید سے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ مجھے وصیت کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آپ کو وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی کہ تم اللہ سے حیا کرنا جیسے تم اپنی قوم کے کسی نیک صالح آدمی سے شرم وحیاء کرتے ہو۔

اسی طرح کہا سعید بن زید نے۔ اور اس کے علاوہ دیگر نے کہا کہ سعید بن یزید ازدی روایت کرتے ہیں اپنے چچازاد سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور یہ روایت کی گئی ہے جعفر بن زبیر سے اور وہ ضعیف ہے وہ روایت کرتا ہے قاسم سے وہ ابوامامہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۷۷۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ہلال بن علاء رقی نے ان کو ابو ہمام نے ان کو معارک بن عباد اللہ بصری نے ان کو ابوعباد نے ان کو ان کے دادا ابوسعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ شرم کرے ایک انسان تم میں سے اپنے دو فرشتوں سے جو اس کے ساتھ ہیں جیسی وہ اپنے پڑوس کے دو نیک آدمیوں سے حیا کرتا ہے حالانکہ وہ دونوں دن رات اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔

(۷۷۳۷).....عزاه الشوكاني في الفوائد المجموعة ص : ۱۳۶ إلى الطبراني عن ابن عمرو. (۱).....في ن (داود)

(۷۷۳۹).....إسناده ضعيف. اخرجه الترمذي (۲۸۰۰) وفي إسناده ليث بن ابي سليم ضعيف الحديث.

اس کی سند ضعیف ہے۔اوراس کے لئے ایک شاہد ہے وہ بھی ضعیف ہے۔

فرشتوں سے حیاء کرنا:

۷۷۳۹:......(مکرر ہے) ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن علی آبار نے ان کو سلیمان بن نعمان نے ان کو حسن بن ابوجعفر نے ان کو لیث نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ان کے والد نے ان کو زید بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں منع نہ کروں برہنہ ہونے سے بے شک تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے نیند میں ہو یا بے داری میں ہاں مگر ایک وقت ایسا ہے جب وہ تم سے علیحدہ ہوتے ہیں جب کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے یا وہ جب بیت الخلا میں جاتا ہے خبر دار ان سے شرم کیا کرو خبر دار ان کا اکرام کیا کرو۔

۷۷۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکر بن مضر نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو جمیل خداء نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے اللہ نہ پالیں مجھے۔(یا فرمایا تھا۔کہ) میں نہ پاؤں اس قوم کا زمانہ جو علیم کی اتباع نہ کریں اور حلیم سے حیا نہ کریں (مراد اللہ تعالیٰ ہے) وہ ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل عجمیوں جیسے ہوں گے اور زبانیں عربوں جیسی ہوں گی۔

میرے والد نے کہا کہ اعجم چوپائے ہیں۔اوراس کی تفسیر یہ قول رسول ہے کہ:

العجماء جرحها جبار.

''نجات کے اسباب۔صدق ملجاء۔صدق تقویٰ۔مراعات وفا۔تحقیق حیاء''

تقویٰ،سچائی،وفا اور حیا:

۷۷۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس نے سنا محمد بن حسن بن خالد مخرمی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عبداللہ فرغانی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت جنید رویم،جریری اور ابن عطاء کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔جنید نے کہا نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر جائے پناہ کی سچائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الارض بما رحبت وضاقت عليهم انفسهم وظنوا ان لا ملجاء من الله الا اليه.

اوران تین آدمیوں پر جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ جب ان پر زمین اپنی فراخی کے باوجود تنگ ہوگئی اوران کے دل خود ان پر تنگ ہوگئے اورانہوں نے یقین کرلیا کہ اللہ کی طرف سے ان کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہے سوائے اللہ کے۔

رویم نے کہا۔نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر تقویٰ کی سچائی کے ساتھ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وينجي الله الذين اتقوا بمفازتهم.

عذاب سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نجات دیتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔

جریری نے کہا۔نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر وفا کی رعایت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(۷۷۴۰)......أخرجه البخاري (۱۴۹۹) و (۲۳۵۵) و (۶۹۱۲) ومسلم في الحدود (۴۵) و (۴۶) وأبو داؤد (۴۵۹۳) والترمذي (۶۴۲) و (۱۳۷۷) والنسائي (۴۵/۵) وابن ماجه (۲۶۷۳) و (۲۶۷۴) و (۲۶۷۵) والدارمي (۳۹۳/۱) و (۱۹۶/۲) واحمد (۲۲۸/۲ و ۲۳۹ و ۲۵۴ و ۲۷۴ و ۲۸۵ و ۳۱۹ و ۳۸۲ و ۳۸۶ و ۴۰۶ و ۴۱۵ و ۴۵۴ و ۴۵۶ و ۴۷۵ و ۴۸۲ و ۴۸۵ و ۴۹۹ و ۵۰۱) و (۳۲۶/۵)

الذین یؤمنون بعھداللّٰہ و لاینقضون المیثاق.

اہل جنت وہ لوگ ہیں جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور میثاق کو نہیں توڑتے۔

اور ابن عطاء نے فرمایا۔نہیں نجات پائی جس نے بھی نجات پائی مگر حیاء ثابت ہو جانے کے بعد۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الم یعلم بان اللّٰہ یری

کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔(پیچھے تقویٰ کی بات مذکور ہے۔)

حیا کیا ہے؟

۷۷۴۱:......(مکرر ہے)میں نے سنا ابوسعید بن عبدالملک بن ابوعثمان زاہد سے اس نے سنا علی بن جہضم سے مکہ مکرمہ میں اس نے سنا ابو عبداللہ فارسی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی سے حیاء کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا:نعمتوں کو دیکھنا اور کوتاہی کو دیکھنا۔ لہٰذا ان دونوں حالتوں کے درمیان ایک حالت پیدا ہوتی ہے۔جس کو حیاء کہتے ہیں۔

۷۷۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے انہوں نے سنا سعید بن عثمان حناط سے اس نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے۔

جس چیز نے اللہ سے حیا کرنے کو ابھارا وہ یہ بات ہے لوگوں کو اس بات کی معرفت حاصل ہو جائے کہ ان کی طرف اللہ کے احسانات کیا کیا ہیں۔اور ساتھ ساتھ ان کو اس بات کا علم ہو کہ اللہ نے ان پر جو اپنا شکر کرنا فرض کیا ہے اس کو وہ لوگ کیسے ضائع کررہے ہیں۔

حالانکہ اس کے شکر کی کوئی انتہا نہیں ہے جیسے اس کی عظمت کی انتہا نہیں ہے۔

۷۷۴۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس نے سنا عبدالواحد بن بکر سے انہوں نے سنا محمد بن احمد بن یعقوب سے ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن عبدالملک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون۔سے وہ کہتے تھے حیاء نام ہے ہیبت اور رعب کا جو دل میں ہو اس خوف کے ساتھ جو تجھ سے تیرے رب کے بارے میں پہلے نافرمانی ہو چکی ہے۔

۷۷۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا عبداللہ بن محمد رازی سے اس نے سنا محمد بن فضل سے وہ کہتے ہیں کہ حیاء پیدا ہوتا ہے محسن کے احسانات پر نظر رکھنے سے اس کے بعد محسن کے ساتھ اپنی جفاؤں پر نظر کرنے سے آپ جب ایسے بن جائیں تو انشاء اللہ آپ کو حیاء عطا ہو جائے گا۔

۷۷۴۵:......ہمیں خبر دی محمد بن حسین سلمی نے اس نے سنا نصر بن محمد بن احمد بن یعقوب عطار سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابومحمد بلاذری سے انہوں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہوں نے گناہ کرنا چھوڑ دیا ہے اللہ کے کرم سے حیاء اور شرم کرتے ہوئے اس کے بعد کہ پہلے انہوں نے اس کی سزا اور اس کی پکڑ کے ڈر سے چھوڑ دیئے تھے اگر اللہ تعالیٰ تجھے یہ کہہ دے کہ تم جو چاہو عمل کرو میں تمہیں نہیں پکڑوں گا تیرے گناہ کی وجہ سے تو تیرے لئے یہ مناسب ہے کہ تو اس کے کرم کی وجہ سے اور زیادہ شرم وحیا کر۔اگر تو آزاد اور شریف ہے اور شکر گذار بندہ ہے،وہ کیسے اضافہ نہیں کرے گا حالانکہ اس نے تجھے بچایا ہے۔(معصیت وغیرہ سے۔)

۷۷۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے جعفر بن محمد بن نصیر نے۔ان کو حدیث بیان کی ہے جنید بن محمد نے وہ کہتے

ہیں کہ مجھے ایک رات مغرب وعشاء کے درمیان سری سقطی نے کہا میری طرف سے اس کلام کی حفاظت کیجئے۔شوق اور ولولہ دل کے اوپر پرواز سے منڈلاتی ہیں پھر اگر وہ اس میں حیاء اور انس کو پاتے ہیں تو اس دل کو وہ اپنا مسکن اور ٹھکانہ بنا لیتے ہیں، ورنہ وہاں سے وہ کوچ کر جاتے ہیں۔ اے لڑکے اس کلام کو مجھ سے محفوظ کر لیجئے۔ کہ ضائع نہ ہو جائے۔

بدقسمتی کی علامات:

۷۷۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اس نے سنا عبداللہ بن احمد بن جعفر سے اس نے سنا زنجویہ لبان سے اس نے سنا علی بن حسن ہلالی سے اس نے سنا ابراہیم بن اشعث سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ پانچ چیزیں بدقسمتی کی علامات ہیں۔(۱) دل میں سختی (۲) آنکھوں میں جمود (اللہ کے خوف سے نہ رونا) (۳) حیاء کی کمی۔(۴) دنیا رغبت۔(۵) لمبی لمبی آرزوئیں۔

۷۷۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالقاسم یوسف بن صالح نحوی نے ان کو ابوبکر محمد بن قاسم انباری نے ان کو محمد بن احمد مقدوی نے ان کو ان کے والد نے ان کو سہل بن عثمان نے ان کو ابن ابوزائدہ نے ان کو مجالد نے ان کو شعبی نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ ایک زمانے تک ایک دوسرے کے ساتھ معاملات کرتے تھے دین داری کے ساتھ۔اس کے بعد لوگوں سے دین چلا گیا تو پھر ایک دوسرے کے ساتھ معاملات کرتے تھے وفاء کے ساتھ ایک زمانے تک۔اس کے بعد وفا بھی ختم ہوگئی۔تو پھر لوگ ایک زمانے تک ایک دوسرے سے معاملات کرتے تھے اخلاق ومروت کے ساتھ وہ بھی ختم ہوگئی تو پھر ایک زمانے تک ایک دوسرے کے ساتھ معاملہ کرتے تھے حیاء کے ساتھ پھر حیاء بھی لوگوں میں سے رخصت ہو گیا اب لوگ لگ گئے امید وطمع میں اور خوف میں۔

۷۷۴۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن فراس فقیہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد مؤمل عدوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک دیہاتی آدمی سے وہ کہتا تھا۔مکارم چلے گئے مگر کتابیں رہ گئیں۔

صبح کے وقت میں برکت ہے:

۷۷۵۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو معلیٰ بن اسد نے ان کو عمرو بن مساور نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ جب تم کسی حاجت کا ارادہ کرو تو صبح سویرے اپنی حاجت پوری کرو (یعنی کسی بھی کام کو صبح سویرے شروع کرو۔) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت میں برکت کی دعا کی تھی۔

اللھم بارک لامتی فی بکورھا. اے اللہ میری امت کے صبح سویرے میں برکت ڈال دے اور جب تم کسی آدمی سے اپنی حاجت کا سوال کرو تو اس کے آگے اپنا چہرہ جھکا لو اس لئے حیاء دونوں آنکھوں میں ہوتی ہے۔

اس کو روایت کیا احمد بن یوسف سلمی نے ان کو معلیٰ بن اسد نے اور اس نے اپنے متن میں اضافہ کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کوئی حاجت نابینا آدمی سے طلب نہ کرو اور رات کو بھی کوئی حاجت تلاش نہ کرو۔اور حدیث مسند میں اضافہ کیا ہے کہ بلکہ اپنی حاجت کو جمعرات کے روز پورا کرو۔

۷۷۵۰:......(مکرر ہے) اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن جامع نے ان کو عمر بن مساور نے مکمل طور پر سوائے اس کے کہ اس نے اضافے کو

(۷۷۵۰)......روی الشطر الأول منه الترمذی (۱۲۱۲) وأبوداؤد (۲۶۰۶) وابن ماجه (۲۲۳۶) و (۲۲۳۸) وأحمد (۱/۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶) و (۳/۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۳۲) و (۴/۳۸۴ و ۳۹۰ و ۳۹۱) والطبرانی فی الکبیر (۱۰۴۹۰) و (۱۲۹۶۶) و (۱۳۳۹۰) وابن حبان فی الإحسان (۴۸۳۴) و (۴۷۳۵) وأسانید ضعیفة ولم أقف علیه بتمامه.

مسند میں ذکر نہیں کیا۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابن عدی نے ان کو عمران سختیانی نے ان کو محمد بن جامع نے ان کو عمرو بن مساور عجلی نے ان کو ابوحمزہ ضبعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں تم رات کو کسی کام کی تلاش میں نہ نکلو اور کسی حاجت کو نابینا آدمی سے بھی طلب نہ کرو جب تم کسی آدمی سے کوئی حاجت مانگو تو اس آدمی سے اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوا کرو اس لئے کہ حیاء آنکھوں میں ہوتی ہے اور صبح سویرے اپنی حاجت کے لئے نکلا کرو بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میری امت کے لئے اس کی صبح سویرے میں برکت دے۔

۷۷۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا محمد بن عبداللہ واعظ سے اس نے سنا علی بن محمد جرجانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحیٰی بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں لوگوں کا مؤمن سے ڈرنا اس کے اللہ سے ڈرنے کے بقدر ہوتا ہے۔ اور لوگوں کا مؤمن سے حیاء کرنا اس کے اپنے اللہ سے حیاء کرنے کے بقدر ہوتا ہے اور لوگوں کا مؤمن سے محبت کرنا بھی بقدر اس کے اپنے اللہ سے محبت کرنے کے بقدر ہوتا ہے۔

۷۷۵۱:......(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن احمد رَقّی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبدوس نیشاپوری نے ان کو قطن بن ابراہیم نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو عبیداللہ بن محمد بن عمر بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ زید بن علی نے کہا بے شک اللہ کی عظمت سے حیاء کرتا ہوں اس بات سے کہ میں اس کی بارگاہ میں کوئی ایسا عمل پہنچاؤں جس کو میں اس کے ماسوا سے چھپاتا ہوں۔

۷۷۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابومحمد باوردی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ عمری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا احمد بن ابوالحواری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان دارانی سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک تم اگر مجھ سے شرم وحیاء کرنے لگ جاؤ تو میں لوگوں کو تیرے عیب بھلوا دوں گا۔ اور زمین کے خطوں کو تیری گناہ بھلوا دوں گا اور تیرے اعمال نامے سے تیری لغزشات مٹا دوں گا اور میں خود بھی قیامت کے دن تجھ سے حساب کتاب کی سختی نہیں کروں گا۔

فصل:......ستر عورت کرنا (شرم گاہ ڈھانکنا)

فرماتے ہیں کہ منجملہ اللہ سے حیاء کرنے میں (شرم گاہ ڈھکنا بھی) داخل ہے اس کے بعد لوگوں سے بھی شرم گاہ ڈھکنا بھی اسی میں داخل ہے کیونکہ شریعت میں جیسے ستر ڈھکنے کا حکم ہے اسی طرح لوگ اپنے اپنے طبائع اور مزاجوں کے حکم سے بھی شرم گاہ کھولنے کو گھٹیا پن حماقت وذلالت سمجھتے ہیں اور شمار کرتے ہیں۔

۷۷۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ پڑھا گیا محمد بن مسلمہ واسطی پر اور میں سن رہا تھا وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یزید بن ہارون سے ان کو خبر دی بہز بن حکیم بن معاویہ قشیری سے ''ح'' وہ کہتے ہیں کہ۔

ہمیں خبر دی احمد بن سلمان نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو ابومعمر منقری نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو بہز بن حکیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ، ہماری شرم گاہوں کے بارے میں کیا حکم ہے ہم حکم میں اسے کس قدر ڈھکیں کس قدر نہ ڈھکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حفاظت کیجئے اپنی شرم گاہ کی مگر اپنی بیوی سے اور اپنی لونڈی سے میں نے کہا یا رسول اللہ! لوگ بعض بعض میں ہوں یعنی سب اکٹھے ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم استطاعت رکھو کہ وہ شرم گاہ نہ دیکھ سکیں تو نہ دیکھیں (یعنی

(۷۷۵۲)......سقط من (أ)
(۱)...... سقط من ن.

چھپا کر رکھو) وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ جب ہمارا کوئی آدمی خلوت میں ہو علیٰحدگی میں ہو؟ (یعنی کیا پھر شرم گاہ کھول سکتا ہے؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔ کہتے ہیں کہ یہ بتاتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اپنی شرم گاہ کے مقام پر سامنے رکھ دیا۔

امام احمد نے فرمایا کہ یہ الفاظ ہیں عبدالوارث بن سعید کی حدیث کے۔ اور حضور کا یہ فرمان ہے کہ اللہ سبحانہ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے بایں صورت ہے کہ وہ اپنی نگاہوں پر بھی چھپنا اور پردہ کرنا لازم کرلے تاکہ بندہ اپنی شرم گاہ کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھے، تاکہ اس کے بندے کی شرم گاہ نہ دیکھی جائے۔ بے شک اللہ سے چھپنا و پردہ کرنا چونکہ ممکن نہیں ہے۔ مگر بے پردہ چیز بے پردہ ہی دیکھی جاتی ہے اس لئے بندہ کھلی کو کھلی ہی دیکھتا ہے لہٰذا وہ اس میں پردہ کرنے والا ادب کو ترک کردیتا ہے اور وہ مستور کو مستور ہی دیکھا جاتا ہے لہٰذا اس نے اس کا ادب قائم کیا ہے اس میں پردہ ڈھکنے سے لہٰذا اس سے حیاء کرنا لباس کے ذریعے اور اس میں پردہ ڈھکنا درست ہے۔

۷۷۵۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو احمد بن سیار نے ان کو محمد بن خلف عسقلانی نے ان کو معاذ بن خالد نے ان کو زہیر بن محمد نے اس کو شرحبیل بن سعد نے کہ اس نے سنا جبار بن صخر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شک ہم لوگ منع کردیئے گئے ہیں کہ ہماری شرم گاہیں نظر آئیں۔

شرم کی وجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے ہوش ہو جانا:

۷۷۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن حسین قاضی نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حسین بن شجاع بن حسین صوفی نے بغداد میں ان کو ابوبکر محمد بن جعفر بن ہیثم انباری نے ان کو محمد بن احمد بن یزید ریاحی نے دونوں نے کہا۔ ان کو خبر دی ہے روح نے ان کو زکریا بن اسحاق نے ان کو عمرو بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ مل کر کعبے کے لئے پتھر اٹھا رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہہ بند باندھ رکھا تھا چنانچہ ان کے چچا عباس نے کہا بھتیجے تم ایسے کرو کہ اس تہہ بند کو کھول کر اپنے کندھے پر رکھ لو پھر پتھر اس پر رکھ کر اٹھاؤ۔

آپؐ نے چچا کی بات مانتے ہوئے ایسے کیا مگر آپ شرم کے مارے گر کر بے ہوش ہوگئے۔ اس کے بعد حضور نے کبھی ایسا نہ کیا۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا حدیث روح سے۔

برہنہ چلنے کی ممانعت:

۷۷۵۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوحفص جمحی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابراہیم بن زیاد سبلان نے ان کو یحییٰ بن سعید اموی نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن زکریا نے ان کو ابوعلی قبانی نے ان کو سعید بن یحییٰ اموی نے ان کو ابوعثمان بن حکیم انصاری نے ان کو خبر دی ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے ان کو مسور بن مخرمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں بھاری پتھر اٹھا کر لا رہا تھا اور میں نے ہلکی پھلکی

(۷۷۵۳)......إسناده حسن. أخرجه أبوداؤد (۴۰۱۷) والترمذی (۲۷۶۹) و (۲۷۹۴) وقال أبوعيسى : (هذا حديث حسن) وأخرجه ابن ماجه (۱۹۲۰) وأحمد (۵/۳)

(۷۷۵۴)......إسناده ضعيف. أخرجه الحاكم (۲۲۳/۳) وفي إسناده : معاذ بن خالد، لين الحديث

(۷۷۵۵)......أخرجه البخاری (۳۶۴) ومسلم في الحيض (۷۷) وأحمد (۳۱۰/۳)

(۷۷۵۶)......أخرجه مسلم (۳۴۱) وأبوداؤد (۴۰۱۶)

چادر پہن رکھی تھی وہ کھل گئی اور گر گئی اور میرے پاس بھاری پتھر تھا میں اس کو رکھ بھی نہیں سکتا تھا لہٰذا میں نے اس کو اس کی جگہ پر پہنچا دیا۔

لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فوراً چاہئے اپنے کپڑے کو اٹھائیے اور تم لوگ برہنہ نہ چلو۔

یہ الفاظ ابونصر کی حدیث کے ہیں اور ابن فراس کی حدیث مختصر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ننگے مت چلو۔ مگر اس نے قصہ ذکر نہیں کیا۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سعید بن یحیٰ سے مکمل طور پر۔

شرم گاہ دیکھنے کی ممانعت:

۷۷۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن رافع بن ابوفدیک نے ان کو ضحاک نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوسعید نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی آدمی کی شرم گاہ نہ دیکھے اور عورت بھی عورت کی شرم گاہ نہ دیکھے اور آدمی ایک ہی کپڑے میں آدمی سے جسم نہ ملائے اسی طرح عورت عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں نہ ملے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے۔

ران کھلی رکھنے کی ممانعت:

۷۷۵۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوکثیر مولیٰ محمد بن جحش نے ان کو محمد بن جحش نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گذرے معمر کے پاس اور ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور معمر کی دونوں رانیں کھلی ہوئی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معمر! آپ اپنی رانوں کو ڈھک دیجئے کیونکہ ران ستر ہے۔

۷۷۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو یحیٰ بن بکیر نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے کہ انہوں نے کہا مجھے خبر دی عامر بن سعد بن ابووقاص نے کہ ابوسعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے لباس پہننے سے منع کیا تھا اور دو طرح کی بیع سے منع کیا تھا۔ بیع ملامست سے اور بیع منابذہ سے منع فرمایا تھا۔ بیع ملامسۃ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک آدمی دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ سے چھولیتا ہے دن ہو یا رات ہو۔ وہ اس کو بیع شمار کرتا تھا۔ منابذہ کی صورت یہ ہوتی کہ ایک آدمی دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینک دیتا ہے اور دوسرا بھی اپنے کپڑا پھینک دیتا ہے یہی ان دونوں میں بیع کا عقد ہوتا ہے اس چیز میں مبیع کو نہیں دیکھا جاتا۔ اور نہ ہی دونوں میں متفق ہونا ضروری ہوتا ہے۔ (جاہلیت کی ان دونوں طرح کی بیع کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا تھا۔)

اور دو طرح کا پہناوا منع ہے۔ ایک اشتمال صماء ہے۔ صماء کی صورت اس طرح ہوتی ہے کہ ایک آدمی اپنے کپڑے کو دونوں کندھوں میں سے کسی ایک کندھے پر ڈال لیتا ہے اور دوسرے کندھے یا پہلو کو بغیر کپڑے کے ظاہر اور ننگا رکھتا ہے اس پر کپڑا نہیں ہوتا۔

اور دوسرا پہناوا احتباء کرنا ہے اپنے کپڑے کے ساتھ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ انسان بیٹھے ہوئے اوپر سے کپڑا لپیٹتا ہے اس کی شرم گاہ

(۷۷۵۷)......أخرجه مسلم (۳۳۸)

(۷۷۵۸)......إسناده حسن : أخرجه أحمد (۵/ ۲۹۰) وورد الحديث أيضاً عن جرهد في الترمذي وغيره.

(۱)...... في ن : نا أحمد بن أبراهيم نا يحيى بن كثير نا إسحاق نا يحيى بن أبراهيم نا يحيى بن بكير نا الليث بن سعد.

(۷۷۵۹)......أخرجه البخاري (۵۸۲۰) ومسلم (۱۵۱۲) والدارمي (۲/ ۲۵۳)

نیچے سے ظاہر رہتی ہے اس پر کوئی کپڑا وغیرہ نہیں ہوتا۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے یحییٰ بن بکیر سے۔

۷۷۶۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن بشر نے (جو خطاب کا بھائی ہے) ان کو عبید اللہ بن عمر جشمی نے ان کو یزید بن خالد نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی حبیب بن ابو ثابت نے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی بن ابو طالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی دونوں ران ظاہر مت کرو اور کسی زندہ یا مردہ کی ران کو نہ دیکھنا۔

۷۷۶۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر بن سابق نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عقبہ بن نافع نے ان کو اسحٰق بن اسد نے ایک آدمی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اپنی بکریوں کی طرف نکلے ان میں آپ کا اجرت پر رکھا ہوا چرواہا تھا وہ ننگا پھر رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا کر فرمایا تیری کتنی اجرت ہے ہمارے ذمے اس نے کہا کیوں یا رسول اللہ؟ کیا میں نے بکریاں چرانے کا کام صحیح نہیں کیا اور صحیح دیکھ بھال نہیں کی؟
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات نہیں ہے بلکہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ ہمارے اندر وہ شخص ہو جو اکیلا اور خلوت میں رہتے ہوئے بھی اللہ سے حیا کیا کرے۔

خلوت میں ستر کھولنے کی ممانعت:

۷۷۶۲:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا ان کو ابوالعباس ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابن لہیعہ نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابوہلال نے ان کو محمد بن ابوجہم نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مزدور کو اجرت پر رکھا کہ وہ آپ کی بکریاں چرائے گا یا بعض دیگر کاموں کے لئے بھی۔ اس کے بعد ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آکر کہا یا رسول اللہ میں نے آپ کے فلاں مزدور کو دیکھا ہے کہ وہ ننگا پھرتا رہتا ہے وہ اس بارے میں کوئی پرواہ بھی نہیں کرتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس پیغام بھیج کر اس کو بلوایا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی ننگا ہی چلا آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔
جو شخص جلوت میں اللہ تعالیٰ سے حیاء نہیں کرتا وہ اس سے خلوت میں بھی حیاء نہیں کرتا اس کو اس کا حق دے دو تا کہ یہ یہاں سے چلا جائے۔

۷۷۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے یہ کہ سلیمان بن زیاد حضرمی نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ عبداللہ بن حارث بن جریر زبیدی نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ وہ اور اس کا ایک ساتھی جس کا نام ایمن تھا وہ دونوں گذر رہے تھے انہوں نے دیکھا کہ قریش کے کچھ نوجوانوں نے اپنے تہہ بند اتارے ہوئے ہیں۔ اور ان کو رسیوں کی صورت میں بٹ کر ان کے ساتھ ایک دوسرے کو مار رہے ہیں وہ اسی حالت میں ننگے (کھیل کر رہے ہیں) عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا جب ہم ان کے پاس سے گذرے۔ میرے ساتھی نے کہا کہ یہ لوگ اس کو اچھا کام یا ثواب سمجھتے ہیں یا لوگوں نے کہا کہ یہ راہب و پادری ہیں چھوڑ و ان کو (یعنی انہیں اپنی حالت پر رہنے دو) اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سمجھانے کے

(۷۷۶۰)......إسناده حسن. أخرجه أبوداود (۳۱۴۰) وابن ماجه (۱۴۶۰) وأحمد (۱/۱۴۶) والحاكم (۴/۱۸۱) كلهم من طريق ابن جريج قال: أخبرت عن حبيب بن أبي ثابت عن عاصم بن ضمرة عن علي مرفوعاً.

(۷۷۶۱)......في إسناده رجل لم يسم.

(۷۷۶۲)......إسناده ضعيف. في إسناده ابن لهيعة.

(۷۷۶۳)......إسناده صحيح. رواه أحمد (۴/۱۹۱)

لئے گھر سے نکلے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو سب کے سب تتر بتر ہو گئے حضور غصے کی حالت میں واپس لوٹے اور اندر داخل ہو گئے اور میں پتھر کی آڑ میں کھڑا ہوا سن رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

سبحان اللّٰه لا من اللّٰه استحیوا و لا من رسوله استتروا

اللہ پاک ہے۔ نہ اللہ سے حیاء کرتے ہیں اور نہ ہی اللہ کے رسول سے چھپتے ہیں۔

اور ایمن ان کے پاس تھا یا راوی نے ام ایمن کہی تھی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے دعا کریں۔ استغفار کریں۔ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں میں ان کے بارے میں استغفار نہیں کروں گا۔ اور اس کو روایت کیا ابن لہیعہ نے سلیمان بن زیاد سے انہوں نے اس میں کہا ہے کہ ام ایمن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اس نے کہا یا رسول اللہ! ان کے حق میں استغفار کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بخش دے ان کو اور یہ روایت زیارات الفوائد میں ہے۔

۷۷۶۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسحاق حربی نے ان کو عفان نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے ان کو ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ وہ لنگوٹ یا جانگیا پہنتے تھے اور وہی پہن کر سوتے بھی تھے اس بات کے ڈر سے کہ اس کی شرم گاہ نہ کھل جائے۔

فصل:......غسل خانے میں

۷۷۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو عبداللہ بن شداد نے ان کو ابوعذرہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا غسل خانوں میں داخل ہونے سے۔ اس کے بعد مردوں کے لئے اجازت دے دی تھی کہ وہ تہہ بند باندھ کر داخل ہوا کریں۔

۷۷۶۵:......(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر ادیب نے ان کو محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو ابوالاصبغ عبدالعزیز بن یحییٰ نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابن طاؤس نے ''ح'' انہوں نے سختیانی سے اس نے طاؤس سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو اس گھر سے جسے حمام کہا جاتا ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ تو جسم کی میل کچیل دور کرتا ہے۔ اور بیمار کو فائدہ دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص داخل ہو اس کو چاہئے کہ وہ ستر ڈھکے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے موسیٰ بن اعین نے ابن اسحٰق سے اس نے ابن طاؤس سے بطور موصول روایت کے۔)

حمام میں ستر ڈھکنے کا حکم:

۷۷۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو عبداللہ بن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں منع کرتا ہوں اس گھر سے جس کو حمام کہا جاتا ہے۔

(۷۷۶۵)......إسناده ضعيف. أخرجه أبو داؤد (۴۰۰۹) والترمذی (۲۸۰۲) وابن ماجه (۳۷۴۹) وأحمد (۱۳۲/۶ و ۱۳۹ و ۱۷۹) وفي إسناده أبو عذرة مجهول.

(۷۷۶۵)......مكرر. إسناده حسن. أخرجه الحاكم (۲۸۸/۴) والطبرانی فی الكبير (۱۰۹۲۶) و (۱۰۹۳۲) وقال الحاكم: (هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه) ووافقه الذهبی

راوی نے اس جیسی روایت مرسل نقل کی ہے اور وہی محفوظ ہے۔

۷۷۶۷:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بشار نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس گھر سے بچو جس کو حمام کہتے ہیں۔

لوگوں نے کہا کہ وہ تو میل کچیل صاف کرتا ہے اور گندگی دور کرتا ہے اور یہ فائدہ دیتا ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ پھر جو بھی اس میں داخل ہو تم میں سے اس کو چاہئے کہ وہ ستر ڈھکے۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے روح بن قاسم نے ان کو ابن طاؤس نے اور ایک جماعت نے سفیان ثوری سے اس نے ابن طاؤس سے بطور مرسل روایت کیا ہے ثوری سے بطور موصول روایت ہے مگر محفوظ نہیں ہے۔

۷۷۶۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو سعید بن عثمان اہوازی نے ان کو صلت بن مسعود نے ان کو یحیٰ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بری جگہ حمام ہیں۔ کسی کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ! حمام میں مریض کا علاج ہوتا ہے اور اس میں میل کچیل دور ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کرنا چاہتے ہو تو پھر نہ کرو مگر اس حالت میں کہ تم ستر ڈھکنے والے ہو۔

۷۷۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن ربیع بن طارق نے۔ اور ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو یحیٰ بن معین نے ان کو عمرو بن ربیع بن طارق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے یحیٰ بن ایوب نے یعقوب بن ابراہیم (یعنی ابن حنین سے۔)

ان کو محمد بن ثابت بن شرحبیل نے ان کو عبداللہ بن سوید نے اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے عبداللہ بن سوید سے اور انہیں کہا الخطمی ان کو ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور آخرت کے دن پر اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے یا وہ چپ رہے۔ اور جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ حمام میں بغیر تہبند کے نہ جائے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تمہاری عورتوں میں سے وہ ہرگز حمام میں داخل نہ ہوا کریں (یعنی بغیر لباس کے۔)

کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں یہ حدیث ان کو پہنچائی انہوں نے اس کو لکھا ابوبکر بن عمرو بن حزم کی طرف کہ آپ محمد بن ثابت سے پوچھئے ان کی حدیث کے بارے میں وہ تیار ہو گئے اور اس نے ان سے پوچھا پھر انہوں نے عمر کی طرف لکھا۔ لہٰذا عمر بن عبدالعزیز نے عورتوں کو حمام میں جانے سے منع کر دیا۔

یہ الفاظ یعقوب کی روایت کے ہیں۔ اس نے یحیٰ کا ذکر نہیں کیا اور اسی کا نام ابن حنین ہے۔

(۷۷۶۹)......رواه مختصراً دون قوله ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل الحمام إلا بمئزر...... الخ، البخاري (۶۰۱۸) و (۶۱۳۶) و (۶۴۷۵) ومسلم في الإيمان (۷۴،۷۷) وأبوداود (۵۱۵۴) والترمذي (۲۵۰۰) ومالك في صفة النبي صلى الله عليه وسلم (۲۲) وأحمد (۱۷۴/۲ و ۲۶۷ و ۴۳۳) و(۳۱/۴) و(۶۹/۶ و ۳۸۴)

ورواه بتمامه الحاكم (۲۸۹/۴) وفي إسناده محمد بن ثابت بن شرحبيل: مقبول وأبوصالح كاتب الليث صدوق كثير الغلط.

اور مہمان کے اکرام کا اس میں تذکرہ نہیں ہے۔ باقی رہے عبداللہ تو اگر عبداللہ سے مراد اخطمی ہے تو اس کے والد کا نام یزید ہے۔ مگر ابن سوید کی تحریر میں ان دونوں سے اکٹھے روایت ہے اور ہمارے شیخ ابوعبداللہ حافظ نے اس کو روایت کیا ہے عمرو بن یحییٰ کی حدیث سے۔ اس نے ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم سے۔ اور اس کو روایت کیا ہے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے اس نے لیث سے اس نے یعقوب سے اس نے عبدالرحمٰن بن حمید سے اس نے محمد بن ثابت شرحبیل سے اس نے عبداللہ بن یزید خطمی سے۔

عورت کا حمام جانا:

۷۷۷۰:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو عمر بن سائب نے اس کو حدیث بیان کی ہے یہ کہ قاسم بن ابوالقاسم نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا اجناد کا قصہ کرنے والے سے قسطنطنیہ میں وہ حدیث بیان کرتے تھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا اے لوگو! بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے! جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور آخرت پر وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چلے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ حمام میں نہ جائے مگر تہبند کے ساتھ۔ اور جو عورت اللہ پر ایمان رکھتی ہے اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے وہ حمام میں داخل نہ ہو۔

۷۷۷۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ میں ان کو محمد بن صباح صنعانی نے ان کو محمد بن شرحبیل نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو ابوملیح نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اہل شام کی عورتوں کے پاس آئیں اور ان سے پوچھا کہ شاید تم اس طبیعت وعادت کی عورتوں میں سے ہو جو عورتیں حماموں میں جاتی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں! وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو عورت اپنے گھر کے علاوہ کہیں اپنے کپڑے اتارتی ہے تو وہ اس حجاب اور پردے کو پھاڑ دیتی ہے جو اللہ اور اس کے درمیان ہے۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہی شعبہ نے منصور سے۔

۷۷۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید بن ابوجناب یحییٰ بن ابوحیہ نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برا گھر حمام ہے اور ایسا گھر ہے جس میں پردہ نہیں ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات پر خوش نہیں ہے کہ اس کے لئے احد پہاڑ کے برابر سونا ہوگا اس شرط پر کہ وہ حمام میں داخل ہو۔ اور فرماتی ہیں کہ اگر کوئی عورت اپنے رب کی فرمانبرداری کرتی ہے، اور اپنی عزت کی حفاظت کرتی ہے مگر اس کے بعد وہ اپنے کسی لفظ کے ساتھ اپنے شوہر کو ایذاء پہنچائی ہے اسی حالت میں اگر وہ رات گذارتی ہے تو فرشتے اس کے اوپر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

۷۷۷۳:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن لہیعہ

(۷۷۷۰)......إسناده حسن. أخرجه الحاكم (۲۸۸/۴) إلا أنه قال: (من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل حليلته الحمام) وقال الحاكم: (هذا حديث على شرط مسلم ولم يخرجاه) ووافقه الذهبي.

وقال في المجمع (۲۷۷/۱) (رواه أحمد وفيه رجل لم يسم)　　(۱)......سقط من (ن)

(۷۷۷۱)......إسناده صحيح. أخرجه أبو داؤد (۴۰۱۰) والترمذي (۲۸۰۳) وابن ماجه (۳۷۵۰) والدارمي (۲۸۱/۲) وأحمد (۴۱/۶ و ۱۷۳ و ۱۹۹ و ۲۶۷ و ۳۶۲)

نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عبیداللہ بن جعفر نے ان کو خبر پہنچی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

افسوس ہے حمام کے لئے کیونکہ وہ ایسے حجاب و پردے کی جگہ ہے جو ستر کو نہیں ڈھکتی۔ اور پانی ہے جو پاک نہیں رہتا۔ یا عمارت کو پاک نہیں کرتا (یعنی یہ جگہ اکثر ناپاک رہتی ہے) مشرکوں کی میل کفار اور شیطانوں میکسنگ ہیں کسی آدمی کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ ان میں بغیر رومال کے یعنی ستر ڈھکے داخل ہو مسلمانوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی عورتوں کو فتنوں میں نہ ڈالیں مرد عورتوں پر ذمہ دار مقرر ہیں انہیں قرآن کی تعلیم دو اور ان کو تسبیح کرنے کا حکم دو۔

۴ ۷۷۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو دراج ابوسمح نے اس کو حدیث بیان کی ہے۔

سائب سے یہ کہ کچھ عورتیں ام المؤمنین ام سلمہ کے پاس اہل حمص سے آئیں وہ اصحاب حمامات میں سے تھیں انہوں نے پوچھا کہ کیا حمام میں بھی کوئی گناہ ہے؟ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو عورت اپنے گھر کے علاوہ کسی جگہ کپڑے اتارتی ہے اللہ تعالیٰ اس کا پردہ چاک کر دیتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ان احادیث کے ساتھ عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے مطلقاً منع کر دیا گیا ہے۔ یہ ان کے لئے اس لئے ہے کہ ان پر پردہ کرنے کا مبالغہ کے ساتھ حکم ہے۔ یہ روایت منقطع ہے۔

حمام میں تہبند کے ساتھ داخل ہونا:

۵ ۷۷۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل ماسرجسی نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم نے ان کو عبدالرحمٰن بن رافع نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک تمہارے اوپر عجمیوں کی فتح ہوگی تم وہاں پر ایسے مکان پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہوگا تو ان میں مرد بغیر تہبند کے داخل نہ ہوں اور عورتوں کو منع کر دو کہ وہ ان میں داخل نہ ہوا کریں مگر مریضہ یا بچہ جننے والیاں۔ جو ناپاک ہوں۔

اس حدیث میں عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی اکیلے ہے جو اس کو روایت کرتے ہیں۔ اور اکثر اہل علم اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑتے۔ اور ابوداؤد نے اس کو نقل کیا ہے سنن میں احمد بن یونس سے اس نے زہیر سے اس نے عبدالرحمٰن بن زیاد سے یہ حدیث مطلقاً نہی والی احادیث سے زیادہ ضعیف نہیں ہے۔

اور دوسرے طریق سے مروی ہے حضرت عمر سے بطور مرفوع روایت کے۔ مگر وہ بھی قوی نہیں ہے اور ہم نے روایت کی ہے نافع سے اور بکیر بن عبداللہ بن اشج سے کہ انہوں نے اس مسئلہ میں نہی کو نہی تنزیہی پر محمول کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۶ ۷۷۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن لہیعہ نے ان کو عبیداللہ بن ابوجعفر نے یہ کہ عمر بن خطاب نے فرمایا کسی مؤمن مرد کے لئے حلال نہیں کہ وہ بغیر تہبند کے حمام میں داخل ہو اور نہ ہی کسی ایمان والی عورت کے لئے ہاں مگر بیماری کی وجہ سے ہو۔ بے شک میں نے سنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جو عورت اپنے گھر کے سوا دوسری جگہ اپنی اوڑھنی اتارتی ہے وہ اس حجاب کو پھاڑ دیتی ہے جو اس کے اور اس

کے رب کے درمیان ہے۔

اس اثر کے اندر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تاکید ہے اس روایت کے لئے جس کو افریقی نے روایت کیا ہے ہاں مگر یہ کہ وہ منقطع ہے۔اور حضرت عمر سے دوسرے طریق سے جو اس سے قوی ہے مروی ہے (جیسے ذیل میں ہے۔)

۷۷۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو ابوالعباس نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے اور ابن مرحوم بن میمون نے کہ ان دونوں نے سنا عیسیٰ بن سیلان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قبیصہ بن ذویب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں۔کسی مرد کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ حمام میں بغیر تہبند کے داخل ہو اور کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ حمام میں داخل ہو۔ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا البتہ تحقیق میں نے اسے منع کر دیا ہے جب سے میں نے آپ کو منع کرتے سنا ہے حالانکہ وہ بیمار ہے۔حضرت عمر نے فرمایا کہ جو بیمار ہو اس کے لئے منع نہیں ہے۔

۷۷۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو ابراہیم بن مہدی نے ان کو عمر بن عبدالرحمٰن ابوحفص آبار نے اسماعیل بن عبدالرحمٰن ازدی سے اس نے ابوبردہ سے اس نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلا آدمی جو حماموں میں داخل ہوا اور اس کے لئے نورہ (بال صاف کرنے والا چونہ) تیار کیا گیا وہ سلیمان بن داؤد تھا جب داخل ہوا اس نے اس کی گرمی اور اس کی تکلیف کو محسوس کیا تو کہنے لگا اف تو یہ اللہ کے عذاب سے اف اف میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے عذاب سے قبل اس کے کہ میری آہیں نکلیں۔

اسماعیل ازدی اس روایت میں اکیلے ہیں۔بخاری نے کہا اس کا کوئی متابع نہیں ہے او کبھی کہتے ہیں کہ اس میں نظر ہے۔

۷۷۷۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوطیب محمد بن عبداللہ شعیری نے ان کو احمد بن معاذ سلمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن علقمہ سعدی نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو یحییٰ بن عبیداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا گھر جس میں آدمی داخل ہوتا ہے وہ حمام ہے یہ اس لئے کہ وہ جب اس میں داخل ہوتا ہے تو اللہ سے جنت کی دعا کرتا ہے اور جہنم سے پناہ مانگتا ہے۔اور بری جگہ جہاں مسلمان آدمی داخل ہوتا ہے وہ دولہن کا حجرہ ہے یہ اس لئے کہ اس میں جا کر وہ دنیا میں رغبت کرتا ہے اور وہ جگہ اس کو آخرت بھلوا دیتی ہے۔اس کی سند میں ضعف ہے۔

۷۷۸۰:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن عبدالوہاب نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عمارہ بن قعقاع نے ان کو ابوزرعہ نے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے،وہ کہتے ہیں کہ حمام اچھی جگہ ہے۔وہاں میل کچیل دور ہوتی ہے اور جہنم کا تذکرہ ہوتا ہے۔یہ روایت موقوف ہے۔اس کی سند صحیح ہے۔

۷۷۸۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب نے بن عطاء نے ان کو قرہ بن خالد نے خبر دی ان کو عطیہ جدلی نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ۔اچھی جگہ حمام ہے میل کو دور کرتا ہے اور جہنم کی یاد دلاتا ہے۔

۷۷۸۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن بالویہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو علی بن جعد نے ان کو شعبہ نے ان کو حماد نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ منیٰ میں سر منڈوانے لگے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حمام والے سے کہا وہ ان کے سینے کے بال صاف کرنے لگا لوگ ان پر اوندھے جا پڑے ان کو دیکھنے کے لئے انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ اس لئے نہیں کروایا کہ سنت ہے یعنی میں حمام کو نا

پسند کرتا ہوں اور یہ باریک اور نفیس زندگی ہے۔

اللہ تعالیٰ پردے کو پسند فرماتے ہیں:

۷۷۸۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو عبدالملک بن ابوسلیمان نے ان کو عطاء نے ان کو صفوان بن یعلی بن امیہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ حیادار ہے اور پردوں میں پوشیدہ رہنے والا ہے جب تم میں سے کوئی غسل کرنے کا ارادہ کرے تو کسی چیز کے ساتھ چھپ جایا کرے۔

اور اس کو روایت کیا ہے زہیر بن معاویہ نے ان کو عبدالملک نے اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے اللہ تعالیٰ حیاء کو اور پردہ میں رہنے کو پسند کرتا ہے۔ مگر اس نے اس روایت کو مرسل کیا ہے اور اس کی سند میں صفوان بن یعلی کا ذکر بھی نہیں کیا۔ اور اس کو روایت کیا ہے ابن جریج نے عطاء سے وہ اس سے غافل رہے دونوں کا ذکر اس میں نہیں کیا۔

۷۷۸۴:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن جریج نے یہ کہ عطاء بن ابورباح نے اس کو خبر دی ہے انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابوا میں تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حوض پر بغیر لباس کے غسل کرتے پایا تو واپس ہو لئے اور کھڑے ہو گئے جب لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے دیکھا تو اپنے اپنے ٹھکانوں سے نکل آئے لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک اللہ تعالیٰ بہت حیا کرنے والا ہے بہت پوشیدہ رہنے والا ہے جب تم میں سے کوئی آدمی غسل کیا کرے تو چھپ کر کیا کرے۔

پس خبر دی عبداللہ بن عتیک نے اور یوسف بن حکم نے۔ انہوں نے کہا ہے۔ مذکور کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اللہ سے ڈرو۔ اور فرمایا کہ کسی اپنے مزدور کو یا غلام کو اس کام کے لئے فارغ کر لیا کرو اور جب وہ ممکن بھی نہ ہو تو اپنے اونٹ کی آڑ میں کیا کرو۔ غسل کیا کرو۔

۷۷۸۵:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو ابوالعباس نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب بن لہیعہ نے ان کو خبر دی لیث بن سعد نے ان کو عقیل بن خالد نے ان کو ابن شہاب نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میدان میں غسل نہ کیا کرو مگر یہ کہ تم کوئی آڑ کی چیز پاؤ اگر کوئی آڑ یا پردہ نہ ملے تو تم دائرے کی شکل میں ایک خط کھینچو اس کے بعد بسم اللہ پڑھ کر اس کے اندر غسل کرو۔ یہ روایت مرسل ہے۔

۷۷۸۶:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو ابوالعباس نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حیوۃ بن شریح سے اس نے حجاج بن شداد سے اس نے سنا حجاج سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا مگر دونوں موجود نہیں تھے اس کے بعد وہ آ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم کہاں تھے انہوں نے بتایا کہ ہم غسل کر رہے تھے۔

آپ نے پوچھا کہ تم نے غسل کیسے کیا؟ ایک نے کہا کہ ہم میں سے ایک پانی میں داخل ہو گیا اس نے غسل کیا اور میں نے اس کی طرف اپنی پیٹھ کر لی اور اس کے اور اپنے درمیان کپڑے سے آڑ کر لی وہ جب فارغ ہو گیا تو میں پانی میں داخل ہو گیا اور اس نے ویسے کیا جیسے میں نے کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سے کہا کہ تم دونوں نے اچھا کیا۔ یہ بھی مرسل ہے۔

۷۷۸۷:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابوالعباس نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وھب نے ان کو اسامہ بن زید نے نافع سے یہ کہ عبداللہ

(۷۷۸۳)..... إسناده صحيح. أخرجه النسائي (۱/ ۲۰۰) وأبو داود (۴۰۱۲) و (۴۰۱۴) وأحمد (۴/ ۲۲۴)

بن عمر رضی اللہ عنہ پانی میں بغیر تہبند کے داخل نہیں ہوتے تھے۔

۷۷۸۸:......ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو ابوالعباس سے ان کو بحر بن وہب نے ان کو خبر دی لیث نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے انہوں نے کہا اللہ سے ڈرو اور شرم کرو ننگے ہونے سے اور تم میں سے کوئی آدمی اس طرح غسل نہ کرے مگر اس پر کوئی ستر ڈھکنے کا کپڑا ہو یا اس کا ساتھی اس کو کپڑے سے چھپائے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبدالرحمٰن بن سلمان نے عمرو مولیٰ مطلب سے اس نے حسن سے انہوں نے فرمایا۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ شرم گاہ دیکھنے والے پر لعنت کرے اور جس نے دکھائی اس پر بھی۔

کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن ایوب نے محمد بن عجلان سے یہ کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ چھوٹے کی شرم گاہ کو دیکھنا بڑے کی شرم گاہ کو دیکھنے کی طرح ہے۔

۷۷۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ابواسامہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اور ایک دوسرے آدمی نے غسل کیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں دیکھا کہ ہم میں سے ہر ایک دوسرے کو دیکھ رہا تھا حضرت عمر نے فرمایا کہ میں البتہ ڈر رہا تھا کہ یہ دونوں ان خلف میں نہ ہو جائیں جن کے بارے میں اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے۔

فخلف من بعد هم خلف اضا عوا الصلاة و اتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيًا (مریم۵۹)

ان کے بعد کچھ ایسے نا خلف پیدا ہو گئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور شہوات کی اتباع کی
وہ عنقریب جہنم کی وادی غی میں داخل ہوں گے۔

۷۷۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالطیب محمد بن احمد ذہلی سے وہ کہتے ہیں کہ ابوالعباس محمد بن عبدالرحمٰن فقیہ حمام میں داخل ہوئے اور انہوں نے اپنے بعض بھائیوں برہنہ حالت میں دیکھا تو اپنی نگاہیں نیچی کر لیں جو بھائی ننگا تھا اس نے دوسرے سے کہا کہ تم کب سے اندھے ہو گئے ہو اس نے جواب دیا جب سے اللہ نے تیرا پردہ پاش کر دیا ہے۔

۷۷۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید محمد بن فضل مذکر نے ان کو ابوقریش نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو محمد بن عبداللہ مروزی نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مبارک جب حمام میں داخل ہو کر تو جب باہر نکلتے تھے تو دو رکعت پڑھتے تھے اور استغفار کرتے تھے اس بات پر کہ جو اس کو دیکھ لیا گیا ہو یا انہوں نے خود اپنے آپ کو دیکھا ہو۔

۷۷۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن حاتم زاہد نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو ابو غسان نے ان کو مندل بن علی عنزی نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب کوئی اپنی اہلیہ کے پاس آئے تو اس کو چاہئے کہ پردے میں رہے اور دونوں ننگے نہ ہو جائیں جیسے گدھے ہوتے ہیں۔ اس کے

(۷۷۸۹)......(۱) فی ن (أبو نعامة) ی

(۷۷۹۲)......أخرجه ابن ماجه (۱۹۲۱) وقال في الزوائد: (إسناده ضعيف لجهالة تابعيه) وقال في المجمع (۴/۲۹۳): (رواه البزار في كشف الأستار (۱۴۴۹) والطبراني في الكبير (۱۰۴۴۳) وفيه مندل بن علي وهو ضعيف وقد وثق وقال البزار أخطأ مندل في رفعه والصواب أنه مرسل وبقيه رجاله رجال الصحيح)

ورواه البيهقي (۷/۱۳۹) وقال: (تفرد به مندل بن علي وليس بالقوی)

ساتھ مندل بن علی اکیلے ہیں۔

ستر کا حکم:

۷۷۹۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو خبر دی جنیدی نے ان کو بخاری نے ان کو عبداللہ بن ابوالاسود ان کو حسن بن ابوالقاسم نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے شریک سے حدیث مندل سنی ان سے اعمش نے اس نے ابووائل سے اس نے عبداللہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس وقت کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو دونوں ننگے نہ ہوجائیں جانوروں کی طرح انہوں نے فرمایا کہ جھوٹ بولا میں نے ہی خبر دی تھی اعمش کو عاصم سے اس نے ابوقلابہ سے۔

فصل:......عورتوں کا حجاب اوران کے ستر کے پردہ کے بارے میں سخت حکم

تحقیق ہم ذکر کر چکے ہیں کتاب الصلوٰۃ میں اور کتاب النکاح میں اور کتاب السنن کے اندر اس مذکورہ مفہوم کی جتنی روایات آئی ہیں جو کہ اس موضوع پر کافی ہیں۔اور یہاں پر بھی ہم بعض ان احادیث کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو فی الوقت ہم پیش کر سکتے۔

۷۷۹۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے وہ کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں سب لوگوں سے ان چیزوں کو زیادہ جانتا ہوں۔کہ جب زینب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کی گئی اور گھر میں ان کے ساتھ رہنے لگی آپ نے ولیمہ کا کھانا تیار کروایا لوگ آئے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بیٹھے رہ گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر چلے گئے تو بھی لوگ وہی وہ بیٹھے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر گئے تو بھی وہ بیٹھے ہوئے تھے (مسلسل مہمانوں کے بیٹھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دشواری پیش آرہی تھی۔)

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

یایها الذین آمنوا لاتدخلوا بیوتا النبی الآان یؤذن لکم الیٰ طعام غیر ناظرین اناه

ولکن اذا دعیم فادخلوا. تا.فاسئلوهن من وراء حجاب (احزاب ۵۳)

اے ایمان والو مت داخل ہوا کرو نبی علیہ السلام کے گھروں میں ہاں مگر یہ ہے کہ اگر تمہارے لئے اجازت مل جائے کھانے کی مگر اس کے پکنے کا انتظار نہ کریں۔اور جب بلائے جاؤ تو داخل ہوا کرو۔(یہ لمبی آیت انس رضی اللہ عنہ سے یہاں سے آخر تک پڑھی) چیز مانگ لیا کریں ازواج مطہرات سے پردے کے پیچھے سے۔

اس آیت کے بعد پردہ مقرر کردیا گیا اور لوگ اٹھ کر چلے گئے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سلیمان بن حرب سے۔

۷۷۹۵:......ہمیں خبر دی علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور مسدد نے۔دونوں نے کہا ان کو خبر دی حماد بن زید نے ان کو سالم علوی نے ان کو انس نے وہ فرماتے ہیں کہ جب حجاب کی آیت نازل ہوئی۔تو اس وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہوا کرتا تھا۔نبی کریم نے فرمایا اے بیٹے رک جاؤ،یا پیچھے رہو۔کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یوسف نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو سالم نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے گھر پر داخل ہوا کرتا تھا بغیر اجازت مانگے۔ایک دن جب میں اندر داخل ہونے کے لئے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جگہ پر رک

(۷۷۹۴)......اخرجه البخاری (۴۷۹۲)

جاؤ بے شک تیرے جانے کے بعد ایک نیا حکم آیا ہے۔ کہ آپ ہمارے پاس اجازت کے ساتھ داخل ہوا کریں گے (بغیر اجازت نہیں۔)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا وضاحتی حکم:

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ عام ہے تمام اوقات کے لئے۔ اور اس کی تخصیص تین اوقات کے ساتھ اس کے خادم ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور یہاں کلام غلام کے بارے میں اور نابالغ کے بارے میں ہے۔ جس میں حلیمی گئے ہیں میرے لئے واضح نہیں ہوسکا۔ اور خادم جب آزاد ہو (غلام نہ ہو) بالغ ہو (نابالغ بچہ نہ ہو) اور وہ خواتین کے پاس تین اوقات کے علاوہ جائے۔ تو ایسا اوقات اس کی نظر اس پر واقع ہوسکتی ہے جوان خواتین سے ظاہر ہوا اور یہ ناجائز ہے اس کے لئے جو محرم نہیں ہے اور وہ اس غلام سے مختلف ہے جو محرم کی طرح ہے ظاہر مذہب میں وہ ان کے پاس نہیں جاسکتا مگر اجازت کے ساتھ تمام اوقات میں۔ واللہ اعلم۔

۷۷۹۶:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن احمد بن عبدالواحد بن عبدوس نے ان کو موسیٰ بن ایوب نصیبی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو خالد بن دریک نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ اسماء بنت ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئی اور انہوں نے باریک شامی کپڑے پہن رکھے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا پھر فرمایا یہ کیا ہے اے اسماء؟ بے شک عورت جب بالغ ہو جاتی ہے تو اس کے جسم سے کوئی چیز نہیں دیکھی جاسکتی مگر صرف اتنی اور اتنی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ کیا۔

۷۷۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم فاکھی نے ان کو ابویحییٰ بن ابومیسرہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ نے ان کو خبر دی ہے ابوہانی نے یہ کہ ابوعلی جنبی عمرو بن مالک نے اس کو حدیث بیان کی ہے فضالہ بن عبید سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں ان کے بارے سوال ہی نہیں کیا جائے گا (یعنی بغیر سوال کے عذاب دیئے جائیں گے)۔

(۱)...... وہ آدمی جو جماعت سے جدا ہو جائے اور اپنے امام وخلیفہ کی نافرمانی کرے اور نافرمان ہی مر جائے۔

(۲)...... اور وہ لونڈی یا غلام جو اپنے مالک سے بھاگ جائے اور مر جائے۔

(۳)...... اور وہ عورت جس کا شوہر اس سے غائب ہو جائے اور دنیا کی محنت ومشقت سے اس کی کفایت کرے مگر اس کے باوجود وہ بن سنور کر (غیر مردوں کے لئے نکلے) پس مت پوچھو ان کے بارے میں۔

۷۷۹۸:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ ہروی نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو ابوہلال نے ان کو قتادہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ مرد زمین سے پیدا کیا گیا ہے اس کی حاجت وخواہش زمین کو بنا دیا گیا ہے اور عورت پیدا کی گئی ہے مرد سے اس کی حاجت اور خواہش وجھکاؤ مرد میں ہے لہٰذا اپنی عورتوں کو پابند رکھو۔

مردوں کی مشابہت احتیاط کرنا:

۷۷۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ”ح“۔

(۷۷۹۶)...... إسناده ضعيف. أخرجه أبو داؤد (۴۱۰۴) وهو مرسل خالد بن دريك لم يدرك عائشة (رضى) كما قال أبو داود

(۷۷۹۷)...... إسناده حسن. أخرجه أحمد (۱۹/۶)

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے دونوں نے کہا ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی تھی ان مردوں کو جو عورتوں جیسی شکل وصورت ولباس بناتے ہیں اور ان عورتوں کو بھی جو مردوں کے ساتھ مشابہت بناتے ہیں (خواہ وہ لباس میں ہو یا جسمانی طور پر) یہ الفاظ فقیہ کی روایت کے ہیں بخاری نے اس کو نقل کیا ہے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

۷۸۰۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر مسلم بن ابومریم سے اس نے ابوصالح سمان سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ اس نے کہا وہ عورتیں ہوں گی کپڑے پہنے والیاں ننگی رہنے والیاں (یعنی باریک وزرق برق وچست لباس کی وجہ سے) مردوں کی طرف جھکنے والیاں اور مردوں کو اپنی طرف برائی کے لئے مائل کرنے والیاں۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی (یعنی جنت سے بہت ہی دور رکھی جائیں گی۔)

حالانکہ اس کی خوشبو پانچ سو برس دور کی مسافت سے پائی جاسکے گی۔ یہ روایت موقوف ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک۔

۷۸۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو ان کے ماموں ابوعوانہ نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی مالک نے مسلم بن ابومریم سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ عورتیں ہوں گی کپڑے پہنے والیاں مگر بے لباس ننگیاں زبردستی مردوں کی طرف جھکنے والیاں، وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔

حاکم نے کہا ابوعبداللہ کی سند غریب ہے مالک سے یہی روایت مؤطا میں موقوف ہے۔

اہلِ جہنم کی قسمیں:

۷۸۰۱:......(مکرر ہے) امام احمد نے فرمایا اس کو روایت کیا ہے سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو قسمیں ہیں اہل جہنم کی میں نے تا حال انہیں نہیں دیکھا (یعنی بعد میں آئیں گے) وہ لوگ ایسے ہوں گے کہ ان کے ہاتھ میں چابک وکوڑے ہوں گے گائے کی دم کی مثل وہ ان کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے۔ اور ایسی عورتیں ہوں گی لباس پہنے والیاں ظاہراً مگر درحقیقت بے لباس ہوں گی مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی ان کے سر ایسے بکھرے ہوں گے جیسے بختی اونٹوں کی جھکی ہوئی کوہانیں ہوتی ہیں۔ وہ جنت میں نہیں داخل ہوسکیں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پاسکیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی دور سے مہکے گی۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے۔ اور مجھے خبر دی ہے ابونضر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو جریر نے ان کو سہل اس نے ذکر کیا ہے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں زہری بن حرب سے۔

مرد وعورت کا ایک دوسرے سے مشابہت اختیار کرنا:

۷۸۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو خلد بن مخلد نے "ح"۔

(۷۷۹۹)......اخرجه البخاری (۵۷۷۵) وأبوداؤد (۴۰۹۷) والترمذی (۲۷۸۴) وابن ماجه (۱۹۰۴) وأحمد (۱/۳۳۰ و ۳۳۹)

(۷۸۰۱)......اخرجه مسلم (۲۱۲۸) إلا أنه قال : (وريحها ليوجد من مسيرة كذا و كذا) ومالك في اللباس (۷)

(۷۸۰۱)......مكرر. اخرجه مسلم (۲۱۲۸) واخرجه احمد (۲/۳۵۶ و ۴۴۰) دون قوله : (وإن ريحها لتوجد من كذا و كذا)

قط......إسناده حسن. اخرجه ابوداؤد (۴۰۹۸) واحمد (۲/۳۲۵)

اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی تھی اس آدمی پر جو عورت کی طرح لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مرد جیسا لباس پہنتی ہے۔

۷۸۰۳:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو حدیث بیان کی امیہ بن بسطام نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو عمر بن محمد نے ان کو عبداللہ بن یسار نے ان کو سالم نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔

(۱)......والدین کا نافرمان۔

(۲)......ہمیشہ کا شرابی۔

(۳)......بہت زیادہ احسان جتلانے والا۔

اور تین لوگ ہیں جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

(۱)......وہ مرد جو عورت جیسا لباس پہنے۔

(۲)......اور وہ عورت جو مرد جیسا لباس پہنے۔

(۳)......اور دیوث (یعنی جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ لوگوں زنا کرنے کی اجازت دے۔)

۷۸۰۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان حافظ نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن ابوملیکہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا جس نے مردانہ جوتی پہن رکھی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں جیسی بننے والی عورتوں کے لئے لعنت فرمائی۔

بہترین جوان اور بدترین بوڑھے:

۷۸۰۵:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن عثمان بن ابوسوید نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوسلیمان فراء نے ان کو ابومسلم بن ابراہیم نے ان کو حسن بن ابوجعفر نے ان کو ثابت نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بہترین جوان وہ ہیں جو تمہارے بوڑھوں کے ساتھ مشابہت اپناتے ہیں اور تمہارے برے بوڑھے وہ ہیں جو تمہارے جوانوں کے ساتھ مشابہت بناتے ہیں۔

۷۸۰۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن قوہیار نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو ابراہیم بن سلیمان زیات نے ان کو بحر بن کثیر نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی تھی مردوں میں سے ان لوگوں کو جو ہیجڑوں جیسے بنتے ہیں اور ان عورتوں کو مردوں جیسی بنتی ہیں۔ فرمایا ان لوگوں کو (سزا کے طور پر) اپنے گھروں سے نکال دو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے بہترین جوان وہ ہیں جو (عادات واطور میں) تمہارے بزرگوں کی مشابہت بناتے ہیں۔ اور تمہاری بدترین بزرگ وہ ہیں جو جوانوں سے مشابہ بنتے ہیں اور تمہاری بری عورتیں وہ ہیں جو تمہارے مردوں جیسی بنتی ہیں اور تمہارا بدتر

(۷۸۰۵)......إسناده ضعيف. اخرجه أبو داود (۴۰۹۹) وفي إسناده عبدالله بن جريج مدلس وهو هنا قد عنعن

(۱)...... في ن (الفرار)

مردوہ ہیں جو تمہاری عورتوں جیسے بنتے ہیں۔ بحر بن کثیر نے اس اضافے کے نقل کرنے میں یحیٰی سے تفرد کیا ہے۔

۷۸۰۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابو معمر نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو ابراہیم بن یزید بن مردانیہ نے ان کو رقبہ بن مسقلہ نے ان کو حکم نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے انہوں نے کہا کہ مجھے اچھا لگتا ہے کہ میں جوان آدمی کو پیٹھ سے دیکھوں تو مجھے بزرگ لگے مگر جب چہرا دیکھوں تو وہ جوان ہو اور مجھے بہت برا لگتا ہے کہ میں بوڑھے کو دیکھوں پیچھے سے تو میں اس کو جوان سمجھوں سامنے سے دیکھوں تو وہ بوڑھا ہو۔

۷۸۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو منصور محمد بن قاسم عتکی نے ان کو ابوسعید محمد بن شاذان نے ان کو بشر بن حکم نے ان کو عبدالمومن بن عبیداللہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے مسجد کے کسی دروازے پر اچانک ایک عورت سواری پر گذری جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئی تو سواری بدکی وہ گرگئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیرلیا (تاکہ اتنے میں وہ سنبھل جائے) مگر اس کا کپڑا اکھل گیا لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ یارسول اللہ! اس نے شلوار پہنی ہوئی ہے (مطلب ہے کہ ستر کھلنے کا امکان نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پریشان نہ ہوں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی اللہ تعالیٰ شلواریں پہننے والوں پر رحم کرے اسی طرح روایت کیا گیا ہے خارجہ سے اس نے محمد بن عمرو سے۔

مردوعورت کے لئے خوشبو کے رنگ:

۷۸۰۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکیر نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو شیخ طغاوہ نے حدیث بیان کی۔ اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے لئے یعنی مرد کے لئے خوشبو ایسی ہونی چاہئے جس کی خوشبو موجود ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو خبردار بے شک عورتوں کی خوشبو وہ ہونی چاہئے جس کا رنگ ہو مگر اس کی خوشبو نہ پائی جائے۔

۷۸۱۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبداللہ تاجر نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو سعید بن سلیمان واسطی نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے عاصم سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے پاس آئے وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت ہونے لگے ان میں ایک آدمی تھا جس کے ہاتھ میں خوشبو تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کی بیعت کرتے رہے اور اس کو پیچھے کرتے گئے اس آخر میں بیعت کیا اور فرمایا کہ بے شک مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ مخفی ہو اور خوشبو ظاہر عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو مخفی ہو۔

ابوعبداللہ نے کہا اس کو روایت کیا ہے ابراہیم بن ابوطالب نے اور ابوحامد بن شرقی نے ان کو سری بن خزیمہ نے اور ہمیں یہ حدیث بیان کی تھی ہمارے شیخ ابوبکر بن اسحٰق نے اپنی کتاب سے ان کو ابوالعباس محمد بن حسن انماطی نے ان کو سعید بن سلیمان نے اس نے اسے مذکور کی مثل ذکر کیا ہے ایک جیسے الفاظ میں۔

بال وغیرہ میں جوڑ لگانے کی ممانعت:

۷۸۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مرو میں۔ ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ

(۷۸۰۹)......إسناده صحيح. أخرجه أبوداؤد (۴۱۷۴) و (۴۰۴۸) والترمذی (۲۷۸۷) والنسائی (۸/۱۵۱) وأحمد (۲/۵۴۱) و (۴/۴۴۲)

نے ان کو خبر دی عبید اللہ بن عمر نے ان کو نافع سے ابن عمر سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ لعنت کرے بالوں میں جوڑ یا پیوند لگانے والے کو اور لگوانے والی کو جسم کو گود کر رنگ بھرنے والی کو بھروانے والی کو۔

نافع نے کہا کہ وشم یعنی جسم پر پھول وغیرہ بھروانا مثلہ کرنا ہے یعنی قدرتی صورت کو بگاڑنا ہے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن مقاتل سے اس نے عبد اللہ بن مبارک سے۔ اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے یحییٰ بن عبید اللہ کی حدیث سے۔

۷۸۱۲:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ہمیں خبر دی ابو عمرو بن ابو جعفر نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمان نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے لعنت کی تھی جسم گودنے والی عورتوں کو، اور گودوانے والی عورتوں کو، اور بھنویں بنوانے والی عورتوں کو، اور دانت کشادہ کروانے والی عورتوں کو جو خوبصورتی کے لئے ایسا کرتی ہیں اور اللہ کی تخلیق بگاڑنے والیوں کو یہ خبر قبیلہ بنو اسد کی ایک عورت کو پہنچی جس کو ام یعقوب کہتے تھے وہ قرآن مجید پڑھتی رہتی تھی وہ یہ اللہ کے پاس آئی اور آکر پوچھا یہ کیا حدیث ہے جو میرے پاس پہنچی ہے تیری طرف سے کہ تم نے لعنت کی ہے جسم گود کر نشان لگانے والیوں کو اور لگوانے والیوں کو اور بھنوؤں کے بال صاف کرنے والیوں کو اور دانتوں کو کشادہ کروانے والیوں کو خوبصورتی کے لئے اللہ کی تخلیق کو بدلنے والیوں کو۔ کہا عبد اللہ نے مجھے کیا ہو گیا کہ میں لعنت نہ کروں اس کو جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے۔ اور یہی بات کتاب اللہ میں ہے۔

اس عورت نے کہا میں نے قرآن کی دونوں تختیوں کے درمیان جو کچھ ہے اس کو پڑھا ہے مجھے تو یہ بات اس میں نہیں ملی عبد اللہ نے کہا اگر تم نے اس کو توجہ سے پڑھا ہوتا تو تم اس کو ضرور اس میں پالیتیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ما اتا کم الرسول فخذوہ و ما نہا کم عنہ فانتھوا (الحشر)

جو کچھ تمہیں رسول دے اس کو لے لو اور جس چیز سے وہ تمہیں منع کرے اس سے تم رک جاؤ۔

اس عورت نے کہا مگر میں نے تو یہ چیز دیکھی ہے تیری بیوی پر ابھی ابھی۔

عبد اللہ نے کہا کہ ابھی جائیے اور جا کر دیکھئے کہتے ہیں وہ عورت چلی گئی اور جا کر دیکھا اسے کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی۔ واپس آکر بتایا کہ میں نے تو کچھ نہیں دیکھا۔ عبد اللہ نے کہا خبر دار اگر ایسی بات ہوتی تو ہم اس سے صحبت ہی نہ کرتے۔

بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم وغیرہ سے۔

۷۸۱۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حسین بن شجاع صوفی نے بغداد میں ان کو ابوبکر بن انباری نے ان کو احمد بن خلیل برجلانی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو فلیح نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لعنت کرے بالوں میں جوڑ لگانے والیوں پر اور لگوانے والیوں پر اور جسم کو گودنے والیوں پر اور گودوانے والیوں پر۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے یونس بن محمد کی حدیث سے اور ابن ابوشیبہ نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے یونس بن محمد نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔

۷۸۱۴:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس دوری نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے

(۷۸۱۱)......أخرجه البخاری (۵۹۳۷) و (۵۹۴۲) (۵۹۴۷) ومسلم فی اللباس (۱۱۵) و (۱۱۹) وأبوداؤد (۴۱۶۸) والترمذی (۱۷۵۹) و (۲۷۸۳) وقال: (ھذا حدیث حسن صحیح) وابن ماجه (۱۹۸۸) وأحمد (۲/۲۱ و ۳۳۹)

(۷۸۱۲)......أخرجه البخاری (۴۸۸۶) و (۵۹۳۱) و (۵۹۳۹) و (۵۹۴۳) و (۵۹۴۸) و مسلم (۲۱۲۵) وأبوداؤد (۴۱۶۹) والنسائی (۱۴۶/۸) وابن ماجه (۱۹۸۹) والدارمی (۲/۲۷۹. ۲۸۰) وأحمد (۴۴۸ و ۴۴۳ و ۴۵۴) وابن حبان فی الإحسان (۵۴۸۱)ی

(۷۸۱۴)......أخرجه مسلم فی الصلاة (۱۴۲) والنسائی (۱۵۴/۸. ۱۵۵) ومالک فی القبلة (۱۳) وأحمد (۶/۲۶۳)

ان کوان کے والد نے ان کو صالح بن کیسان نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرو بن ہشام نے ان کو بکیر بن عبداللہ بن اشج نے ان کو بسر بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے زینب ثقفیہ زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تھا کہ جب تم عشاء کی نماز کے لئے جایا کرو تو خوشبو نہ لگایا کرو۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث مخرمہ بن بکیر سے اور ابن عجلان نے بکیر سے۔

عورت کے لئے خوشبو لگا کر آمد و رفت کی ممانعت:

۷۸۱۵:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو ثابت بن عمارہ حنفی نے ان کو غنیم بن قیس کعبی نے ان کو ابو موسیٰ اشعری نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جون سی عورت عطر لگا کر لوگوں کے پاس گذرتی ہے تا کہ لوگ اس کی خوشبو پائیں پس وہ زانیہ ہے اور ہر آنکھ جو اس کو دیکھے گی وہ بھی زانیہ ہے۔

۷۸۱۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن سلیم برلسی نے ان کو عیسیٰ بن ابراہیم نے ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے ان کو مطر وراق نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابو سعید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو خطبہ دیا ایک دن عصر کی نماز کے بعد اور اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا:

خبردار بے شک دنیا سرسبز ہے یعنی تروتازہ ہے میٹھی ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اس میں جانشین بنائے گا اور نا[illegible] بنائے گا اور آزمائے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو پس تم بچنا دنیا سے اور تم بچنا عورتوں سے بے شک پہلا فتنہ جو بنی اسرائیل میں واقع ہوا تھا وہ عورتوں کی طرف سے تھا یہاں تک کہ ایک چھوٹے قد کی عورت لکڑی کے موزے بنواتی تھی اور ان کو پہن کر وہ لمبی عورتوں کے برابر بنتی تھی اور ایک عورت اپنی انگوٹھی میں بہترین اور قیمتی خوشبو بھرواتی تھی اور وہ جب گذرتی تھی تو لوگوں کو آواز دیتی اور مخاطب کرتے ہوئے اپنی انگوٹھی کو حرکت دیتی تھی جب اس کی خوشبو مہکتی تھی تو لوگ اس کے بارے میں پوچھتے تھے۔ اس حدیث کو بھی روایت کیا ہے خلید بن جعفر نے وغیرہ نے ابونضرہ سے مختصر طور پر اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا ہے مسلم نے۔

۷۸۱۷:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے۔ وہ کہتے ہیں ایک عورت بن سنور کر باہر نکل تھی حضرت عمر کو خبر پہنچ گئی انہوں نے ان کو بلانے کے لئے بندہ بھیجا تو وہ عورت اس سے چھپ گئی پھر اس کے شوہر کے پاس بھیجا تو وہ بھی چھپ گیا۔ حضرت عمر اٹھے اور خطبہ دیا اور فرمایا کیا چیز ہے یہ باہر نکل جانے والی؟ اور کیا ہو گیا ہے اس کو باہر چھوڑنے والے کو۔ جان لو اگر تم اس کو بلا کر لے آتے تو میں اس کو پردہ کروا دیتا۔ یا دونوں کو ڈانٹتا یا سزا دیتا۔

پس جب وہ باہر نکلنے کا ارادہ کرتی ہے کسی ضرورت کے لئے تو اسے چاہئے کہ وہ اوپری اور اجنبی بن کر پرانے کپڑے پہن کر نکلے اور جب اپنی ضرورت سے فارغ ہو تو اسے جلدی واپس اپنے گھر لوٹ آنا چاہئے۔

کوّوں کی مقدار عورتوں کا جنت میں دخول:

۷۸۱۸:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو سلیما بن حرب نے

(۷۸۱۵)......إسناده حسن. أخرجه أبوداؤد (۴۱۷۳) والترمذی (۲۷۸۶) والنسائی (۱۵۳/۸) والدارمی (۲۷۹/۲) وأحمد (۴۰۰/۴ و ۴۱۴ و ۴۱۸) وأوقفه الدارمی)

(۷۸۱۶)......إسناده صحیح. رواه مختصراً الترمذی (۲۱۹۱) و (۴۰۰۰) وأحمد (۱۹/۳ و ۲۲) وبتمامه رواه أحمد (۴۶/۳)

ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابو جعفر خطمی نے ان کو عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ حج وعمرے کے سفر میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔

جب ہم مقام مرظہران میں پہنچے تو دیکھا کہ ایک عورت اپنے اونٹ پر کجاوے میں بیٹھی تھی اس نے اپنا ہاتھ کجاوے کے اوپر رکھا ہوا تھا۔ حضرت عمرو بن العاص جب اترے تو گھاٹی میں داخل ہو گئے ہم لوگ بھی ان کے ساتھ داخل ہو گئے۔

انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ اسی گھاٹی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اچانک دیکھا تو یہاں پر بہت سارے کوے جمع ہو گئے تھے ان کووں میں سفید کوا اٹھا جس کی چونچ اور پیری سرخ تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا جنت میں عورتیں داخل نہیں ہوں گی مگر ایسے کوے کی مقدار میں ان تمام کووں میں۔

عورتوں کے لئے گھر میں عبادت کرنے کا حکم:

۷۸۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو ابوعلی صالح بن محمد بغدادی حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر الحکم نے ان کو بہز بن اسد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتیں پوشیدہ رہنے کی چیز ہیں بے شک عورت جب اپنے گھر سے باہر نکلتی ہے بن سنور کر تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ جس کے پاس سے بھی گذرے گی اسی کو اچھی لگے گی۔ بے شک عورت جب کپڑے پہنتی ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہاں جانے کا ارادہ ہے وہ کہتی ہے کہ میں بیمار کو پوچھوں گی۔ میت میں جاؤں گی مسجد میں نماز پڑھوں گی۔ حالانکہ نہیں عبادت کرتی کوئی عورت اپنے رب کی اس عبادت جیسی جو وہ اپنے گھر میں کرتی ہے۔ ابوعلی صالح نے کہا یہ حدیث ہے جس کو ہم نے نیشاپور میں حاصل کیا تھا۔

۷۸۲۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور انہوں نے اس کو لکھا ہے میرے لئے اپنے خط کے ساتھ۔ ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابن ابواویس نے ان کو حدیث بیان کی ان کے بھائی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو شریک بن ابونمر نے ان کو یحیٰی بن جعفر بن ابوکثیر نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولبیبہ نے قاسم سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت اگر اپنی خواب گاہ میں نماز پڑھے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اس کے کمرے میں نماز پڑھنے سے اور اگر وہ اپنے کمرے میں نماز پڑھے تو یہ اس کے لئے بہتر گھر میں پڑھنے سے اور اگر وہ اپنے گھر میں نماز پڑھے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ مسجد میں نماز پڑھے۔

عورتوں کے لئے راستہ کے کنارے پر چلنے کا حکم:

۷۸۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے ان دونوں نے کہا کہ انہوں نے خبر دی ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنضر نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو ابن ابوذئب نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو حرث بن حکم نے ان کو ابوعمرو بن حماس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کے لئے سڑک اور راستے کا بیچ نہیں ہے یعنی وسط راستہ۔ یہ الفاظ حدیث فقیہ کے ہیں اور ابوعبداللہ کی روایت اور اس کے ساتھی کی روایت میں نہیں ہے۔ وسط طریق کے الفاظ۔ اور زیادہ کیا ہے ابوعلی حسن بن مکرم نے کہ میں نے جمعہ کے دن جامع

(۷۸۱۸)......إسناده حسن. أخرجه أحمد (۴/۱۹۷ و ۲۰۵)

(۷۸۲۱)......إسناده ضعيف. في إسناده أبوعمرو بن حماس مقبول كما أنه مرسل

مسجد کے راستے میں ابوعبید کے ساتھ ساتھ چلا۔ انہوں نے کہا اے ابوعبید۔ عورتوں کے لئے راستے کا وسط اور بیچ نہیں ہے فرمایا کہ وہ کناروں کناروں پر چلا کریں۔

۷۸۲۲:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابوالجماہر سلمہ اور محمد بن عثمان تنوخی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے عبدالعزیز بن محمد نے ان کو ابوالیمان نے ان کو شداد بن ابوعمر بن حماس نے ان کو ان کے والد نے ان کو حمزہ بن ابورسید انصاری نے ان کو ان کے والد نے اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے جب کہ وہ مسجد سے نکل رہے تھے۔

چنانچہ مرد عورتوں میں خلط ملط ہو گئے تھے راستے میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا عورتوں سے کہ وہ دیر کریں اور پیچھے پیچھے رہ جائیں۔ ایسا نہ کریں کہ راستے کے بیچ میں لہرانے لگیں بلکہ راستے کے کناروں کو لازم کرلیں (اسی واقعے کے بعد) عورتیں دیوار کے ساتھ لگ کر چلتی تھیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے بسا اوقات الجھ جاتے تھے دیوار میں کسی چیز میں ان کے لگ کر چلنے کی وجہ سے اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ عورت کا کپڑا البتہ اٹک جاتا تھا دیوار میں کسی چیز کے ساتھ اس کے دیوار کے ساتھ لگ کر چلنے کی وجہ سے، اور باقی روایت برابر ہے۔

۷۸۲۳:.....ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان ابواحمد بن عدی نے ان کو علی بن سعید نے ان کو صلت بن مسعود نے ان کو مسلم بن خالد نے ان کو شریک بن عبداللہ بن ابونمر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ عورتوں کے لئے راستے کا وسط اور بیچ نہیں ہے۔

ابواحمد نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کوئی اس کو شریک سے روایت کرتا ہے سوائے مسلم بن خالد کے واللہ سبحانہ اعلم۔

(۷۸۲۲).....إسناده ضعيف. في إسناده أبوعمرو بن حماس مقبول.

(۷۸۲۳).....إسناده ضعيف. في إسناده مسلم بن خالد صدوق كثير الأوهام.

ایمان کا پچپن واں شعبہ
والدین کے ساتھ نیکی وحسن سلوک کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احساناً امایبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریمًا واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیراً. (۲۳۔۲۴ بنی اسرائیل)

فیصلہ فرمادیا ہے تیرے رب نے کہ تم نہ عبادت کرو مگر صرف اسی کی اور یہ بھی کہ نیکی کرو تم اپنے والدین کے ساتھ اگر تیرے سامنے دونوں یا دونوں میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ جائیں تم ان کو اف تک نہ کہو، اور ان کو تم جھڑکو بھی نہیں بلکہ ان دونوں کے ساتھ شریفانہ نرم بات کرو۔ اور ان کے ساتھ شفقت کی وجہ سے عاجزی کا بازو جھکا دو اور کہو تم (دعا کرو) اے میرے پروردگار تو ہی ان پر رحم فرما جیسے انہوں نے مجھے میرے بچپن میں شفقت سے پالا تھا۔

۲۔ نیز ارشاد باری ہے:

ووصینا الانسان بوالدیہ حسناً وان جاھداک لتشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعھما. (عنکبوت ۸)

ہم نے انسان کو وصیت کی (لازمی حکم دیا ہے) والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا اور اگر وہ دونوں تجھے مجبور کریں کہ تم میرے (رب) ساتھ شریک ٹھہراؤ جس چیز کا تجھے علم بھی نہیں ہے تو پھر ان کی بات نہ مانو۔

۳۔ اور ارشاد باری ہے:

ووصینا الانسان بوالدیہ حسناً حملتہ امہ کرھاً ووضعتہ کرھا وحملۃ وفصالہ ثلثون شھراً. حتی اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحاً ترضہ واصلح لی فی ذریتی ان تبت الیک وانی من المسلمین. (احقاف ۱۵)

اور ہم نے انسان کو لازمی حکم دیا ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا، اٹھائے پھرتی رہی اس کو اس کی ماں بڑی تکلیف کے ساتھ اور جنم دیا اس کو اس سے بھی بڑی تکلیف کے ساتھ اس کا حمل اور دودھ پلانا تیس ماہ ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ جب اپنی جوانی کو پہنچتا ہے اور چالیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو کہتا ہے اے میرے رب مجھے تو ہی توفیق عطا فرما کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہے اور میرے والدین پر کی ہے اور تو ہی مجھے توفیق دے کہ میں ایسا عمل صالح کروں جس کو تو پسند کرے اور میرے اولاد کو بھی نیک بنا میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں مسلمان ہوں۔

۴۔ نیز ارشاد ہے:

ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین (قرء ھا حتی قولہ) فانبئکم بما کنتم تعملون. (لقمان ۱۴۔۱۵)

ہم نے لازمی حکم دیا انسان کو والدین کے ساتھ (نیکی کرنے کا) اٹھائے پھرتی رہی اس کی ماں اس کو کمزوری پر کمزوری میں اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہوا۔ (حضور نے یہ آیت یہاں تک پڑھی، اللہ باری تعالیٰ) میں تمہیں خبر دوں گا جو کچھ تم عمل کرتے ہو۔

۷۸۲۴:......ہمیں حدیث بیان کی سید ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ رقاق نے ان کو محمد بن اسماعیل

بخاری نے ان کو ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے ان کو شعبہ نے انہوں نے کہا کہ ولید بن عیزار نے مجھے خبر دی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عمر شیبانی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے صاحب اس کے گھر والے نے اور انہوں نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے عبداللہ کے گھر کی طرف کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ کونسا عمل اللہ کی بارگاہ میں زیادہ محبوب ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔ میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کونسا عمل؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ پھر میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کونسا عمل؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے ان باتوں کی حدیث بیان کی اگر میں ان سے مزید پوچھتا تو وہ مجھے مزید بھی بتاتے۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے اسی طرح اور ہم نے ان کو نقل کیا ہے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

والدین کی خدمت اور جہاد کی فضیلت:

۷۸۲۵:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن غالب خوارزمی نے بغداد میں ان کو ابوالعباس محمد بن احمد نیساپوری نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب نے ان کو ابوالعباس نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں جہاد کروں گا حضور نے پوچھا کہ تیرے ماں باپ ہیں؟ بولا کہ جی ہاں ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس تو انہیں میں جہاد کر (یعنی ان کی خدمت کر) بخاری نے اس کو روایت کیا محمد بن کثیر سے۔

۷۸۲۶:.....ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے شیبانی نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو ابوغرزہ نے ان کو محمد بن کناسہ نے ان کو اعمش نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو عبداللہ بن باباہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ کہا کہ جی ہاں زندہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس ان میں جا کر جہاد کر۔ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن حازم نے ان کو جعفر بن عون نے اور ابونعیم نے اور عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو مسعر بن کرام نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابوالعباس نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مذکور کی مثل نقل کی ہے۔

اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مسعر سے۔ اور اسکو نقل کیا ہے ابواسحٰق فزاری کی حدیث سے اور اس میں اضافہ کیا ہے اعمش نے اس نے حبیب سے اس نے ابوالعباس سے ان کا نام سائب بن فروح ہیں۔

اس نے عبداللہ بن عمرو سے اور احتمال ہے کہ اعمش نے اس کو روایت کیا ہو دونوں وجوہ پر اکٹھے۔

اور تحقیق اس کو روایت کیا ابواسامہ وغیرہ نے اعمش سے جیسے اس کو ابن کناسہ نے روایت کیا ہے۔

۷۸۲۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد عنبری نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو احمد بن صالح نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے کہ ناعم مولیٰ ام سلمہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص نے انہوں نے کہا ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی! میں آپ کے ساتھ بیعت کرتا ہوں

(۷۸۲۴).....أخرجه البخاری (۵۲۷) و (۲۷۸۲) و (۵۹۷۰) و (۷۵۳۴) ومسلم فی الإیمان (۱۳۷، ۱۳۹) والنسائی (۲۹۲،۲۹۲/۱ ،۲۹۳)

(۷۸۲۵).....أخرجه البخاری (۳۰۰۴) و (۵۹۷۲) ومسلم فی البر (۵) وابوداؤد (۲۵۲۹) والنسائی (۱۰/۶) وأحمد (۱۶۵/۲ و ۱۸۸ و ۱۹۳ و ۱۹۷ و ۲۲۱)

(۷۸۲۷).....أخرجه مسلم فی البر (۲)

ہجرت پر اور جہاد پر اور میں اللہ سے اجر مانگتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے بتایا کہ جی ہاں! بلکہ دونوں زندہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ سے اجر چاہتے ہو؟ اس نے عرض کی جی ہاں! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس چلا جا اپنے والدین کے پاس پس ان کی صحبت کو اچھا کر (یعنی ان کے ساتھ نیک سلوک کر) اس کو مسلم نے روایت کیا سعید بن منصور سے اس نے ابن وہب سے۔

۷۸۲۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے کہ ایک آدمی حضور کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں آپ سے بیعت ہونے کے لئے آیا ہوں اور میں اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا تو ان دونوں کو ہنسا جیسے تم نے ان دونوں کو رلایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے:

۷۸۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن بالویہ نے ان کو بشر بن موسیٰ اسدی نے ان کو قاسم بن سلیم صواف نے وہ کہتے ہیں میں واسطیوں کے پاس حاضر ہوا، ابو بسطام شعبہ بن حجاج، ابومعاویہ ہشیم بن بشیر وہ حدیث بیان کرتے ہیں یعلی بن عطاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس سے راضی ہے جو والدین کو راضی کرتا ہے اور اللہ ناراض اس سے ہے جو والدین کو ناراض کرتا ہے۔

۷۸۳۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو احمد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو ابواحمد فراء نے اور حسن بن ہارون نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے حسین بن ولید نے ان کو شعبہ نے ان کو یعلی بن عطاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

۷۸۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو عبدالملک بن محمد نے اس کو ابوعتاب دلال نے ان کو شعبہ نے پس اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی سند سے مرفوع روایت کیا سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے کہ رب کی رضا والد کی رضا میں ہے۔ اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

اور ہم نے بھی اس کو روایت کیا ہے خالد بن حارث کی حدیث سے اور ابواسحٰق فزاری کی حدیث سے اور زید بن ابوالزرقا وغیرہ سے بطور مرفوع روایت کے اور اس کو روایت کیا ہے آدم بن ابوایاس نے اور مسلم بن ابراہیم اور ایک جماعت نے شعبہ سے۔ بطور موقوف روایت کے۔

جنت ماں کے قدموں تلے ہے:

۷۸۳۲:......ہمیں خبر دی ابوسعید خلیل بن احمد قاضی بستی نے ان کو ابوالعباس احمد بن مظفر بکری نے ان کو ابن ابوخیثمہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن مبارک نے اور ہمیں خبر دی ابوحامد بن ابوخلف صوفی مہرجانی نے ان کو خبر دی محمد بن یزداد بن مسعود و محمود بن ایوب نے ان کو عبدالرحمٰن بن مبارک نے ان کو سفیان بن حبیب نے ان کو ابن جریج نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو معاویہ بن جاھمہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور

(۷۸۲۹)......إسناده حسن. أخرجه أبوداؤد (۲۵۲۸) والنسائی (۷/۱۴۳) وابن ماجه (۲۷۸۲) وأحمد (۲/۱۶۰ و ۱۹۴ و ۱۹۸ و ۲۰۴)

(۷۸۳۲)......إسناده حسن. فی إسناده ابن جریج وهو مدلس وقد عنعن لکن تابعه ابن إسحاق عند ابن ماجه (۲۷۸۱) بنحوه متابعة تامة عن محمد بن طلحة به وهو مدلس أیضاً لکنه یشد بعضه بعضاً وینهض إسناده لیکون حسناً

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جہاد کا مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیری والدہ ہے؟ میں نے بتایا جی ہاں ہے۔
آپ نے فرمایا جا بس اسی کا اکرام کر بے شک جنت اس کے پیروں کے پاس۔
اور ابن خیثمہ کی ایک روایت میں ہے اس کے پیروں تلے جنت ہے۔ ایسے ہی فرمایا۔

۷۸۳۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو حجاج نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو معاویہ بن جاھمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ کے پاس آیا یعنی جاھمہ۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میں آپ سے مشورہ کرنے آیا ہوں آپ نے پوچھا کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ کہا کہ زندہ ہے آپ نے فرمایا بس اسی کے ساتھ لگا وہ بے شک جنت اس کے قدموں تلے ہے۔ پھر دوسری بار پھر تیسری بار کہا متعدد مجلسوں میں۔

۷۸۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن اسماعیل فقیہ نے رائے میں اس نے کہا کہ ان کو محمد بن فرح ازرق نے خبر دی ہے۔ ان کو حجاج بن محمد نے۔ پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی سند کے ساتھ سوائے اس کے کہ اس نے کہا بے شک جاھمہ حضور کے پاس آیا اور کہا کہ میں جہاد کا ارادہ کر چکا ہوں اور میں آپ کے ساتھ مشورہ کرنے آیا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیری والدہ حیات ہے؟ اس نے بتایا کہ حیات ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس اسی کو لازم کر لو یعنی خدمت کرو بے شک جنت اس کے قدموں کے پاس ہے۔

۱۔ اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے صنعانی کی حدیث سے حجاج بن محمد سے اسی طرح اور اس نے کہا ہے کہ بے شک جاھمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا۔

۲۔ اور اس کو روایت کیا ہے سعید بن یحییٰ نے اپنے والد سے اس نے ابن جریج سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے محمد بن طلحہ نے اس نے روایت کی ریحانہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے معاویہ بن جاھمہ سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۳۔ اور وہ وہی بخاری ہے جس نے اپنی تاریخ میں اس روایت کو ذکر کیا ہے۔

۴۔ اور حجاج بن جریج کی روایت زیادہ صحیح ہے واللہ اعلم۔

۵۔ اور محمد بن اسحاق بن یسار پر اختلاف کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ مروی ہے اسی سے اس نے زہری سے اس نے ابوطلحہ بن عبداللہ سے اس نے معاویہ اسلمی سے اسی متن کے ساتھ۔

۶۔ اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے محمد بن اسحاق سے اس نے محمد بن طلحہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے اس نے معاویہ بن جاھمہ اسلمی سے اس نے کہا کہ میں حضور کے پاس آیا۔ اس خواہش کے ساتھ۔

۷:......اور درست جو ہے وہ روایت ہے ابن جریج کی محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے معاویہ بن جاھمہ سے۔

۸:......اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابو عاصم نے ابن جریج سے۔

والدین کی خدمت پر حج وعمرہ اور جہاد کا ثواب

۷۸۳۵:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومنصور ظفر بن محمد بن احمد بن زیاد علوی نے بطور املاء کے ان کو ابوحامد احمد بن لیث بن سہل بنجارا

(۷۸۳۳)......إسناده حسن. أخرجه النسائي (۱۱/۶) وأحمد (۴۲۹/۳) وفي إسناده طلحة بن عبدالله بن عبدالرحمن مقبول لكن يشهد له ماقبله.

نے ان کو ابوعبداللہ بن نصر شیبانی نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو میمون بن نجیح نے ان کو ابوالحسن نے ان کو حسن بصری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں جہاد کی خواہش رکھتا ہوں اور میں اس پر قادر نہیں ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں میری ماں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بس اللہ سے ڈر تو اس کے بارے میں جب تم ایسا کرو گے تو تم کو حج کرنے کا عمرہ کرنے کا اور جہاد کرنے کا ثواب مل جائے گا جب تجھے تیری ماں بلائے تو تو اللہ سے ڈر اور اس سے نیکی کر۔

۷۸۳۶:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو ابوحامد محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو محمد بن صالح اشج نے ان کو عبداللہ بن عبدالعزیز بن ابوداؤد نے ان کو نافع نے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا چارپائی پر سوتے رہنا والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لئے جس سے تو ان کو ہنسائے اور خوش کرائے اور وہ تجھے ہنسائیں اور خوش کریں۔ یہ افضل ہے تیرے لئے اللہ کی راہ میں تیرے تلوار کے ساتھ جہاد کرنے۔ سے مروی ہے عبداللہ بن عبدالعزیز سے یہ قوی نہیں ہے۔ البتہ اس کے متن کے لئے شواہد ہیں جو گزر چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۷۸۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے ان کو ابوبدر شجاع بن ولید نے ان کو عبداللہ بن شبرمہ نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عصام بن عبدالمجید اصفہانی سے اصفہان میں ان کو اسماعیل بن عبدالملک نے ان کو ابواسحاق نے ان کو محمد بن طلحہ نے عبداللہ بن شبرمہ، نے ان کو ابو زرعہ بن عمرو بن جریر نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! تمام لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون سب سے زیادہ مستحق ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیری امی۔ اس نے پوچھا اس کے بعد کون؟ فرمایا کہ اس کے بعد بھی تیری امی۔ اس نے پوچھا کہ اس کے بعد کون؟ فرمایا کہ تیری امی۔ اس نے پوچھا کہ اس کے بعد کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا والد۔

اور ابوبدر کی روایت میں ہے ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ کون زیادہ حق دار ہے سب لوگوں سے میرے حسن سلوک کا؟

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث محمد بن طلحہ سے۔

۷۸۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونضر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو وہب بن خالد نے ان کو ابن شبرمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزرعہ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے نبی! میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرو۔ اس نے پوچھا پھر کس سے کروں؟ فرمایا کہ پھر تمہاری ماں۔ اس نے پوچھا کہ پھر کون؟ پھر فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا کہ پھر کون؟ فرمایا کہ پھر تیرا باپ۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے وھیب کی حدیث سے۔ اور بخاری اس کا شاہد لائے ہیں ابن شبرمہ کی روایت کے ساتھ وہ عبداللہ ہے اور بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث عمارہ سے انہوں نے ابوزرعہ سے۔

(۷۸۳۵)......قال فی مجمع الزوائد (۱۳۸/۸) : (رواه أبويعلى والطبرانی فی الصغير والأوسط ورجالهما رجال الصحيح غير ميمون بن نجيح ووثقه ابن حبان)

(۷۸۳۷)......أخرجه مسلم فی البر (۱) والبخاری (۵۹۷۱) وابن ماجه (۲۷۰۶) وأحمد (۳۲۷/۲ و ۳۹۱)

رشتہ داروں سے صلہ رحمی

۷۸۳۹:......ہمیں خبر دی ابو منصور عبدالقاہر بن طاہر امام نے اپنی اصل کتاب سے اور ابونصر بن قتادہ اور عبدالرحمٰن بن علی بن حمدان نے، ان سب لوگوں نے کہا ان کو ابوعمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو ابو مسلم انصاری نے حدیث بیان کی بہز بن حکیم سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟

فرمایا: کہ اپنی والدہ سے نیکی کرو۔ اس نے پوچھا کہ اس کے بعد کس سے؟ فرمایا اپنے ماں کے ساتھ۔ پھر پوچھا کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا کہ والد کے ساتھ۔ اس کے بعد جو زیادہ قرابت دار ہو درجہ بدرجہ اس سے کرو۔

۷۸۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ کے سامنے پڑھی گئی اور میں سن رہا تھا اس نے کہا ہمیں خبر دی ہے یزید بن ہارون نے ان کو خبر دی بہز بن حکیم نے معاویہ قشیری سے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے پوچھا کہ ماں کے بعد پھر کس سے کروں؟ فرمایا پھر بھی ماں کے ساتھ۔ پھر میں نے پوچھا کہ ماں کے بعد کس سے کروں؟ فرمایا پھر بھی اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے کہا اس کے بعد کس سے کروں؟ فرمایا کہ اس کے بعد اپنے والد کے ساتھ پھر درجہ بدرجہ قرابت داروں سے۔

۷۸۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابومحمد جعفر بن محمد نصیر خلدی نے بطور املاء کے ان کو ابراہیم بن علی عمری نے ان کو معلیٰ بن مہدی نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو منصور نے ان کو عبیداللہ بن علی بن عرفطہ سلمی نے ان کو خراش (ابوسلام) سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں تین بار وصیت فرمائی تھی اور ایک آدمی کو اس کے والد کے بارے میں دو بار وصیت کی تھی اور ایک آدمی کو اس کے قریبی رشتہ داروں کے بارے میں وصیت فرمائی تھی اگر چہ اس پر بہت ہی کمتر احسان ہو جس کو وہ ادا کرے عفان نے اس کا متابع بیان کیا ہے ابوعوانہ سے۔ اور کہا مسدد نے کہ روایت ہے ابوعوانہ سے اس نے علی بن عبیداللہ بن عرفطہ سے۔

۷۸۴۲:......ان کو خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عمر بن مدرک قاضی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو سری بن اسماعیل نے ان کو شعبی نے ان کو مسروق نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ! میں دیہاتی آدمی ہوں اور میں آسودہ حال ہوں۔ میری ماں باپ ہیں اور بہن بھائی ہیں۔ چچا ہیں پھوپھی ہیں ماموں ہیں خالہ ہیں، ان سب میں سے میرے صلہ رحمی کرنے کا ان میں کون زیادہ حق دار ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ماں اور باپ تیری بہن تیرا بھائی اور قریبی رشتہ دار۔

۷۸۴۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو عمر بن مدرک نے ان کو حرمی بن حفص نے ان کو زیاد بن عبدالرحمٰن نے ان کو عاصم بن بہدلہ نے ان کو ابووائل نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ ہیں بہن بھائی ہیں چچا پھوپھی ہیں ماموں خالہ ہیں ان میں سے کون میرے صلے کا زیادہ حق دار ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری والدہ پھر تیرا والد پھر تیری بہن پھر تیرا بھائی اس کے بعد زیادہ قریبی پھر قریبی۔

۷۸۴۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو سعودی نے ان کو ایاد بن لقیط نے ان کو ابورمثہ تیمی نے پھر رباب نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وہ خطبہ دے رہے تھے اور وہ

(۷۸۴۲)......إسناده ضعيف جداً. في إسناده السرى بن أسماعيل متروك الحديث.

کہہ رہے تھے کہ اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے جو دے اپنی ماں کو پھر باپ کو پھر بہن کو پھر بھائی کو پھر قریبی رشتہ دار کو پھر اس کے بعد قریبی کو اس کے بعد کچھ لوگ آ گئے بنی یربوع سے یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو گئے۔ایک آدمی نے کہا انصار میں سے یا رسول اللہ! مولاء یربوع نے فلاں کو قتل کیا تھا۔رسول اللہ نے فرمایا۔•کوئی نفس دوسرے نفس کے خلاف جنایت نہیں کیا جاتا۔(گناہ)

۷۸۴۵:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ہلال بن علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو بقیہ نے ان کو بحیر بن سعید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو مقدام بن معدی کرب نے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما رہے تھے۔اللہ تعالیٰ تمہیں وصیت کرتا ہے تمہاری ماؤں کے بارے میں پھر وصیت کرتا ہے تمہارے باپوں کے بارے میں پھر وصیت کرتا ہے تمہیں سب سے زیادہ قریبی رشتہ داروں کے بارے میں (درجہ بدرجہ۔)

جنت کا درمیانی دروازہ:

۷۸۴۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے، اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے ان کو سہیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں نہیں بدلہ دے گا بیٹا اپنے باپ کا مگر یہ کہ اس کو غلام پائے تو اس کو خرید کر آزاد کر دے۔

اور ایک دوسری روایت میں جریر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کوئی بیٹا اپنے والد کا بدلہ نہیں دے گا۔

نقل کیا ہے اسکو مسلم نے کئی طریقوں سے سفیان سے اس نے زبیر وغیرہ سے اس نے جریر سے۔

۷۸۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن شیبان نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عطاء نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازھر نے ان کو فضل بن موفق نے ان کو مسعر بن کدام نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔کہ والد ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں میں سے یا جنت کے درمیان والے دروازوں میں سے۔اس کی حفاظت کریں یا اس کو ضائع کریں۔اور سفیان کی ایک روایت میں ہے کہ بے شک والد جنت کا درمیان والا دروازہ ہے پس تو حفاظت کر اس دروازے کی یا اس کو چھوڑ دے۔

۷۸۴۸:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو جعفر

(۷۸۴۴)......إسناده صحيح. أخرجه أحمد (۲/۲۲۶) و (۴/۶۵) و (۵/۳۷۷) وأخرجه النسائی (۵/۶۱) مختصراً

(۱)......فی التقريب ابو سلمة

(۷۸۴۵)......رواه البخاری فی الأدب المفرد (۶۰) وابن ماجه (۳۶۶۱) والحاكم (۴/۱۵۱) والطبرانی فی الكبير (۲۰/۲۷۰، ۲۷۱) وأحمد (۴/۱۳۱، ۱۳۲) وقال السيوطی فی الجامع الصغير حديث حسن.

(۷۸۴۶)......أخرجه مسلم (۱۵۱۰)

(۷۸۴۷)......أخرجه أحمد فی مسنده (۵/۱۹۶) و (۶/۴۴۵ و ۴۴۷ و ۴۵۱) والترمذی (۱۹۰۰) وابن ماجه (۲۰۸۹) و (۳۶۶۳) والحاكم (۲/۱۹۷) وقال هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبی.

وقال السيوطی فی الجامع الصغير حديث صحيح.

بن عون نے ان کو مسعر نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہ ایک آدمی کو اس کی ماں نے حکم دیا کہ وہ شادی کرلے اس کے بعد اس کو حکم دے دیا کہ اس کو طلاق دے دے۔ اس نے حضرت ابودرداء سے مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا کہ میں نہ تو تمہیں بیوی کو طلاق دینے کا کہوں گا اور نہ ماں کی نافرمانی کرنے کا۔ ابودرداء نے کہا میں ابھی تمہیں حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی وہ فرماتے تھے کہ والد جنت کا بیچ والا دروازہ ہے تو اس کی حفاظت کر۔ اور چاہے تو اس کو ضائع کر۔ اس آدمی نے کہا بلکہ میں اس کی حفاظت کروں گا۔ لہٰذا اس نے بیوی کو طلاق دے دی۔

۷۸۴۹:......ہمیں خبر دی استاذ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو حارث بن عبدالرحمٰن نے ان کو حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ۔

میری ایک بیوی تھی جسے میں چاہتا تھا اور میرے والد اس کو ناپسند کرتے تھے (اس کی عادات کی وجہ سے)۔

والد نے مجھے کہا کہ اس کو طلاق دے دے میں اپنے والد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا اور میں نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم طلاق دے دو۔ لہٰذا اس نے طلاق دے دی۔

۷۸۵۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو ایوب بن سلیمان نے ان کو ابوبکر یعنی ابن ابواویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمد نے اور موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جنت میں دکھایا گیا تھا، میں جنت میں چل رہا تھا کہ یکا یک ایک آدمی کی قرآن مجید پڑھنے کی آواز سنائی دی میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟

فرشتوں نے بتایا یہ حارثہ بن نعمان کی آواز ہے۔ ایسی ہوتی ہے نیکی ایسی ہوتی ہے نیکی۔ اسی طرح کہا ہے محمد بن ابوعتیق اور موسیٰ بن عقبہ نے۔

۷۸۵۱:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین بن حسن خلیل قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر بن راشد نے ان کو زہری نے ان کو عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سورہا تھا میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا میں نے ایک قاری کی آواز سنی جو قرأت کررہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا حارثہ بن نعمان ہے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی ایسی ہوتی ہے نیکی ایسی ہوتی ہے نیکی ایسی ہوتی ہے اور حارثہ اپنی ماں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی اور حسن سلوک کرتا تھا۔

تین مسافروں کی نیک اعمال کی بدولت رہائی:

۷۸۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے صالح بن کیسان سے ان کو نافع نے یہ کہ حضرت عبداللہ بن نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی پیدل سفر کررہے تھے انہیں بارش نے گھیر لیا لہٰذا انہوں نے پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لے لی اور ابھی اسی میں بیٹھے ہی تھے کہ پہاڑ کے اوپر سے ایک پتھر گرا جس نے غار کے دہانے کو بند کردیا۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے اعمال کو یاد کرو جو تم نے خالص اللہ کی رضا کے لئے کئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے اسی خالص عمل کے ساتھ اور اسی کے ذریعے اور وسیلے سے اللہ سے دعا کرو

(۷۸۴۹)......أخرجه ابن ماجه بسند حسن.

شاید وہ تم سے اسی مشکل کو کھول دے۔لہٰذا ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ! میرے بوڑھے والدین تھے۔اور میری بیوی بچے بھی تھے، بچے چھوٹے چھوٹے تھے، میں بکریاں چرایا کرتا تھا جب شام کو میں بکریاں واپس لے کر آتا تو سب سے پہلے میں اپنے والدین کو ان کا دودھ پلاتا تھا ایک دن میں درختوں کی تلاش میں دور نکل گیا واپسی دیر سے ہوئی جب میں بکریاں لے کر آیا تو میرے والدین سو چکے تھے۔میں نے برتن دھویا اور اس میں دودھ نکالا اور وہ دودھ لے کر والدین کے سرھانے ان کے جاگنے کا انتظار کرنے کھڑا ہو گیا بچے میرے پیروں میں بلبلا رہے تھے میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ میں پہلے ان کو پلادوں اور والدین کو جگانا بھی ناپسند کیا میں رات بھر اسی حالت میں رہا حتیٰ کہ فجر طلوع ہو گئی اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہم سے اتنی اس چٹان کو ہٹا دے جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں چنانچہ چٹان اس قدر ہٹ گئی کہ وہ آسمان کو دیکھنے لگے۔

اتنے میں دوسرے نے کہا اے اللہ! میرے چچا کی لڑکی تھی میں اس سے محبت کرتا تھا اور وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی میں نے اس سے گناہ کرنے کی بات کہی تو اس نے کہا کہ میں اس وقت مانوں گی جب تم مجھے ایک سو دینار دو گے لہٰذا میں نے کوشش کر کے سو دینار جمع کئے اور لے کر اس کے پاس پہنچ گیا اور اسے دے دیا۔جب میں اس کے پیروں کی طرف بیٹھا تو اس نے کہا کہ تو اللہ سے ڈر اور اس مہر کو نہ کھول مگر حق کے ساتھ۔لہٰذا میں اس کے پاس سے اٹھ گیا۔اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے اور ہماری مشکل کشائی کر۔اللہ نے ان کے لئے اس سوراخ میں اور اضافہ کر دیا۔

اب تیسرے نے کہا اے اللہ! میں اجرت پر لوگوں سے کام کرواتا تھا ان کو مزدوری میں ایک فرق مکئی غلہ دیتا تھا۔ایک مزدور نے جب کام پورا کر لیا تو میں نے اس کو مزدوری دی اس نے اس کو کم سمجھا اور لینے سے انکار کر دیا ناراض ہو کر چلا گیا۔میں نے اس کی مزدوری کو بڑھانا شروع کر دیا حتیٰ کہ میں نے اس کے ساتھ گائے اور ان کا چرواہا جمع کر لیے ایک عرصے بعد وہ واپس آیا اور کہنے لگا۔اللہ سے ڈر اور مجھے میرا حق دے دے میں نے اسے کہا جا لے جا یہ گائے اور ان کو چرانے والا یہ سب تیرے ہیں۔اس شخص نے کہا اللہ سے ڈر میرے ساتھ مذاق نہ کر۔میں نے کہا کہ میں نے مذاق نہیں کیا یہ سب تیرا ہے لے جا لہٰذا وہ ان کو ہانک کر لے گیا اے اللہ! اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لئے کیا تھا تو جانتا ہی ہے تو اس پتھر کو ہم سے ہٹا دے باقی جو رہ گیا ہے۔لہٰذا اللہ نے ان سے وہ پتھر ہٹا دیا اور وہ نکل کر پیدل چلتے ہوئے چلے گئے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب وغیرہ سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے اور بخاری و مسلم نے دوسرے طریق سے بھی اس کو نقل کیا ہے۔

۷۸۵۳:......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو علی بن حکیم نے ان کو شریک نے ان کو اعمش نے ان کو مغراء نے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گذرا۔پرانے بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس تھا صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا کاش یہ اس طرح جہاد فی سبیل اللہ میں ہوتا۔اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے صحابہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کاش کہ یہ آدمی اللہ کی راہ میں ہوتا۔اور ایسا ہو جاتا۔حضور نے فرمایا کہ شاید یہ والدین کی خدمت کی مشقت اٹھا رہا ہو تو بھی یہ اللہ کی راہ میں ہوگا یا یہ شخص اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کی مشقت برداری کر رہا ہو تو بھی یہ فی سبیل اللہ ہوگا یا یہ اپنے نفس کی مشقت اٹھا رہا ہو تاکہ اس کو لوگوں سے مستغنی کر دے تو بھی یہ فی سبیل اللہ ہوگا۔

۷۸۵۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو اصبغ نے ان کو ابن وہب نے ان کو یحییٰ بن ایوب زبان بن فائد نے ان کو سہل بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے والدین کے ساتھ

(۷۸۵۲)......اخرجه البخاری (۲۳۳۳) و (۳۴۶۵) و (۵۹۷۴) ومسلم (۲۷۴۳) واحمد (۱۱۶/۲)

نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کر دیتا ہے اور تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے باب صلۃ الرحم میں جو کچھ روایات آئی ہیں عمر کی زیادتی کے بارے میں۔

والدین کی زیارت پر حج کا ثواب:

۷۸۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد حفار نے بغداد میں ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو حزم بن ابوحزم نے ان کو میمون بن سیارہ نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ اللہ اس کو درازی عمر عطاء کرے اور ان کے رزق میں اضافہ کرے ان کو چاہئے کہ وہ والدین کے ساتھ نیکی کرے اور صلہ رحمی بھی کرے۔

۷۸۵۶:...... ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے اور ابوالحسن علی بن عبداللہ بیہقی دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوجعفر احمد بن حسین حذاء نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو مستسلم بن سعید نے ان کو حکم بن ابان نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں کوئی بیٹا جو نیکی کرنے والا ہے جو نظر شفقت سے دیکھتا ہے مگر اس کے لئے ہر ایک نظر کے بدلے میں ایک حج مقبول لکھ دیا جاتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ اگر وہ ہر روز سو مرتبہ بھی نظر اٹھا کر دیکھے؟ فرمایا کہ جی ہاں اللہ بہت بڑا ہے اور زیادہ پاکیزہ ہے۔

۷۸۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن اسحاق بغوی نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو ابوصالح نے ان کو لیث بن ابراہیم بن اعین بصری جو قبیلہ بنی عجل سے ہیں ان کو حکم بن ابان نے ان کو عکرمہ نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی والد اپنے بیٹے کی طرف دیکھتا ہے اور اس کو خوشی ہوتی ہے اس بیٹے کے لئے ایک جان کی آزادی کی طرح ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہا کیا یا رسول اللہ اگر وہ تین سو ساٹھ بار دیکھے؟ فرمایا اللہ بہت بڑا ہے اس سے۔

۷۸۵۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں۔ کہ بیٹا اپنی ماں کے قریب تر ہو ایسی جگہ جہاں اس کا نفس سن سکے یہ افضل ہے اسی شخص سے جو اللہ کی راہ میں تلوار چلاتا ہے۔ اور ماں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا افضل ہے ہر چیز سے۔

۷۸۵۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو محمد بن حامد نے خبر دی ان کو حدیث بیان کی مکی بن عبدان نے ان کو حسن بن ہارون نے ان کو منصور بن جعفر نے ان کو نہشل بن سعید نے ان کو ضحاک نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی بیٹا نیکی کرنے والا جو اپنی والدہ کی طرف نظر شفقت سے دیکھتا ہے مگر اس کو ہر نظر کے بدلے میں حج مقبول کا اجر ملتا ہے۔

صحابہ نے پوچھا کیا اگر چہ وہ ایک دن میں سو بار بھی دیکھے؟ فرمایا کہ اللہ اس سے بہت بڑا ہے اور زیادہ پاکیزہ ہے سند میں منصور بن جعفر یہ والد ہے حسین بن منصور سلمی نیشاپوری کا۔

(۷۸۵۴)...... إسناده ضعيف. أخرجه الحاكم في مستدركه (۱۵۴/۴) والبخاري في الأدب المفرد (۲۲) من طريق زبان بن فائد به وزبان بن فائد ضعيف الحديث كلما في التقريب وكلاهما روياه بلفظ: (من بر والديه طوبى له زاد الله في عمره)

(۷۸۵۶)...... إسناده ضعيف. في إسناده محمد بن حميد وهو ابن حبان الرازي قال في التقريب حافظ ضعيف وفي إسناده أيضاً زافر بن سليمان صدوق كثير الأوهام.

(۷۸۵۷)...... إسناده ضعف. في إسناده إبراهيم بن أعين البصري العجلي قال في التقريب: ضعيف.

(۷۸۵۹)...... إسناده ضعيف جداً. في إسناده نهشل بن سعيد قال في التقريب متروك.

بھائی کی طرف دیکھنا عبادت ہے:

۷۸۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوعلی حافظ نے ان کو ابویعلی احمد بن علی موصلی نے ان کو ابو یاسر عمار مستملی نے ان کو سعید بن زید نے ان کو محمد بن حجادہ نے ان کو طلحہ بن مصرف نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ والد کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور کعبے کی طرف دیکھنا عبادت ہے قرآن کی طرف دیکھنا عبادت ہے اپنے بھائی کی طرف شفقت سے دیکھنا عبادت ہے۔

۷۸۶۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو سعید بن عبداللہ بن ابوعثمان جدی نے ان کو عبداللہ بن محمد شرقی نے ان کو محمد بن عقیل ابو صالح عبدی نے ان کو ابو مقاتل عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو عبداللہ بن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی ماں کی پیشانی چوم لے اس کے لئے جہنم کی آگ سے پردہ ہوگا۔

اس کی سند غیر قوی نہیں ہے۔

تین نیکیاں:

۷۸۶۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو محمد بن علی بن بحر البراز نے ان کو محمد بن ابراہیم برجلانی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا بشر بن الحارث سے ایک آدمی کے بارے میں جس کے والد ثغر میں تھے اور ماں بغداد میں۔ اور اس کی ماں اس کو منع کرتی ہے کہ وہ اپنے والد کے پاس نہ جائے جب کہ باپ چاہتا ہے کہ وہ اس کے پاس آئے۔ اور اس کے پاس ہی رہے۔

بشر نے کہا کہ میں نے پوچھا تھا عبداللہ بن داؤد سے یہ سوال اسی بارے میں۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنی ماں کے پاس رہے اپنے والد کے پاس نہ جائے مگر ماں کی اجازت سے۔ میں نے بشر سے کہا کہ بے شک یزید نے ہمیں خبر دی ہے جس سے انہوں نے فرمایا تھا کہ ماں کا حق تین چیزیں ہیں یعنی تین بار نیکی کرنے کا حکم ہے۔ اور باپ کے لئے تہائی ہے۔

بشر نے کہا میں نے سنا تھا فضیل بن عیاض سے وہ ذکر کرتے تھے ہشام سے وہ حسن سے اس حدیث کو میں نے ان سے کہا آپ نے یہ حدیث بہز بن حکیم کو بیان کی تھی انہوں نے کہا کہ اسی لئے عطیہ ہے۔

اور بشر نے کہا میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ باپ بیٹے کے مال میں سے بغیر اجازت لے سکتا ہے جب اس کو اس کی ضرورت ہو بقدر ضرورت اور ماں بھی بقدر حاجت لے سکتی ہے۔ اور فرمایا کہ اس مسئلے میں ماں اور باپ برابر ہیں۔

بہر حال اقامت وذمہ داری اور کفایت میں۔ بہر حال میں ماں کی طرف مائل ہوں۔

۷۸۶۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان حناط نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ذوالنون نے کہ تین چیز نیکی کی نشانیاں ہیں۔ والدین کے ساتھ نیکی کرنا ان دونوں کی حسن اطاعت کے ساتھ۔ اور بازو نرم رکھنا۔ اور مال خرچ کرنا۔ اور والد کی نیکی (اولاد کے ساتھ) ان کو ادب سکھانا ہے اور خیر کی رہنمائی کرنا اور جمیع لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا خوش چہرے کے ساتھ اور حسن معاشرۃ کے ساتھ۔

خالہ کے ساتھ حسن سلوک:

۷۸۶۴:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن السراج نے ان کو مطین نے ان کو عبداللہ بن عمر اور محمد بن علاء نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابومعاویہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی عبداللہ بن فضل نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو قاضی ابوطاہر محمد بن احمد بن عبداللہ بن نصر ذہلی نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر قاسم بن زکریا مطرز نے ان کو ابوکریب محمد بن علاء اور محمد بن اسماعیل بن سمرہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی معاویہ نے محمد بن سوقہ سے اس نے ابوبکر بن حفص سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا

ور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کر لیا ہے کیا میرے لئے توبہ ہے؟ حضور نے پوچھا کہ کیا تیری ماں زندہ ہے؟

اور ابن قتادہ کی روایت میں ہے کہ کیا تیرے والدین ہیں؟ اس نے کہا کہ نہیں ہیں۔ فرمایا کہ تیری خالہ ہے؟ کہا کہ جی ہاں ہے۔ فرمایا جا اس کے ساتھ حسن سلوک کر۔ اور ابن قتادہ کی ایک روایت میں ہے کہ پھر اس کے ساتھ نیکی کر۔

۷۸۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے ان کو ام ایمن نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اہل بیت کو وصیت فرمائی تھی۔

کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا اگرچہ تمہیں عذاب دیا جائے اور تم جلا دیئے جاؤ اور اپنے رب کی اطاعت کرنا اور اپنے والدین کی اطاعت کرنا اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ تم اپنی ہر شئی سے نکل جاؤ۔

اور جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑنا، جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑے گا اس سے اللہ کا ذمہ ختم ہو جائے گا اور بچانا تم اپنے آپ کو شراب سے بے شک وہ ہر شر کی چابی ہے اور بچانا تم اپنے آپ کو معصیت سے بے شک وہ اللہ کو ناراض کرتی ہے۔ اور کوئی معاملہ ان کے اہل سے نہ چھیننا۔ اور اگر تم دیکھو کہ تمہارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے اگر لوگ مر جائیں اور تم ان میں ہو تو ثابت قدم رہو۔ اور تم اپنے اہل خانہ پر خرچ کرو اپنی استطاعت کے مطابق۔ اور اپنی لاٹھی ان سے نہ اٹھانا اور ان کو اللہ سے ڈراتے رہنا۔

اس کو روایت کیا ہے معمر نے اسماعیل بن امیہ سے اس نے نبی کریم سے بطور مرسل کے۔ اس کے بعض مفہوم کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے راشد ابومحمد نے شہر بن حوشب سے اس نے ام درداء سے اس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی سات باتوں کی اس نے ان کو ذکر کیا ہے اور روایت کی گئی ہے امیہ مولاۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

فصل:......والدین کی نافرمانی کرنا، اور اس بارے میں جو وعیدیں احادیث میں آئی ہیں

۷۸۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو جریر نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد بن زیاد عدل نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو اسحٰق بن شاہین نے ان کو خالد نے ان کو جریری نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں خبر نہ دوں؟

ہم نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سہارا لگائے ہوئے تھے اس کے بعد سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا خبردار اور جھوٹی بات کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ آپ یہ لفظ بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کیا آپ چپ نہیں کریں گے؟

یہ الفاظ خالد کی روایت کے ہیں۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن شاہین سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے طریق سعید سے اس نے جریری سے۔

۷۸۶۷:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن یعقوب عدل نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد نے ان کو محمد قرشی نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو عبداللہ بن ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

(۷۸۶۵)......إسناده ضعيف. مكحول لم يدرک أم أيمن وروى عنها مرسلاً.

علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا۔ یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ ناحق قتل کرنا۔ اس کے بعد فرمایا۔ کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہ کے بارے میں خبر نہ دوں؟ وہ ہے جھوٹی بات کرنا ہے۔ یا یہ فرمایا تھا کہ جھوٹی گواہی دینا۔ کہا شعبہ نے کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ جھوٹی گواہی دینا۔ دونوں نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن ولید سے۔

بدعتی کو پناہ دینے والے پر لعنت:

۷۸۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمر بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو قاسم بن ابو برہ نے ان کو ابوطفیل نے وہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا تم لوگوں کو رسول اللہ نے کسی چیز کے ساتھ خاص کیا تھا؟ فرمایا کہ ہمیں کسی شئی کے ساتھ خاص نہیں کیا تھا جس میں تمام لوگوں کو عام نہ کیا ہو سوائے اس کے جو کچھ میری اس تلوار کے نیام میں ہے۔ پھر انہوں نے اس میں سے ایک صحیفہ نکالا۔ اس میں یہ لکھا ہوا تھا اللہ لعنت کرے اس شخص کو جس نے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا۔ اور اللہ لعنت کرے اس کو جو زمین کے نشانات چرائے۔ (جو راستوں پر قائم کیے جاتے ہیں بطور نشان) اور اللہ لعنت کرے اس شخص کو جو اپنے والدین کو لعنت کرے (یا برا کہے) اور اللہ لعنت کرے اس کو جو بدعتی کو پناہ دے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا شعبہ کی حدیث سے۔

۷۸۶۹:...... ہمیں خبر دی ابو عمر و محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی ابویعلی نے ان کو عباد بن موسیٰ نے ختلی نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک کبیرہ گناہوں میں سے کبیرہ گناہ یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے والدین کو لعنت کرے۔

کہا گیا کہ یا رسول اللہ! کیسے کوئی اپنے والدین کو لعنت کرے گا؟ فرمایا کہ وہ کسی کے باپ کو گالی دے گا لہٰذا وہ پلٹ کر اس کے والد کو گالی دے گا۔ اور یہ کسی کی ماں کو گالی دے گا اور وہ بھی پلٹ کر اس کی ماں کو گالی دے گا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے احمد بن یونس سے اس نے ابراہیم بن سعد سے۔

اکبر الکبائر گناہ:

۷۸۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو سعد بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حمید بن عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں بے شک اکبر الکبائر اور گناہ یہ ہیں کہ اسلام میں آنے کے بعد بھی کوئی اپنے والدین کو گالی بکے۔

کہا گیا یا رسول اللہ! کیسے کوئی اپنے والدین کو گالی دے گا؟ فرمایا کہ یہ کسی کے باپ کو گالی دے گا اور وہ ان کے والد کو گالی دے گا یہ کسی کی ماں کو گالی دے گا اور وہ اس کی ماں کو گالی دے گا۔ اس کو نقل کیا ہے مسلم نے حدیث شعبہ سے۔

تین چیزوں کی ممانعت:

۷۸۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو محمد

(۷۸۶۷)...... أخرجه البخاري (۵۹۷۶) و (۵۹۷۷) و (۶۲۵۳) و (۶۲۵۳) و (۶۲۵۴) و (۶۲۷۴) و (۶۹۱۸) و مسلم في الإيمان (۱۴۴) والترمذي (۱۲۰۷) و (۱۹۰۱) و (۲۳۰۱) و (۳۰۱۹) والنسائي (۶۳/۸) وأحمد (۱۳۱/۳ و ۱۳۴) و (۳۶/۵ و ۳۸) والبيهقي (۱۲۱/۱۰) وفي بعضها دون قوله (وقتل النفس)

(۷۸۶۸)...... أخرجه مسلم (۱۹۷۸) والنسائي (۲۳۲/۷) وأحمد (۱۰۸/۱ و ۱۱۸ و ۱۵۲)

(۷۸۶۹)...... أخرجه البخاري (۵۹۷۳) ومسلم في الإيمان (۱۴۶) وأبوداؤد (۵۱۴۱) والترمذي (۱۹۰۲) وأحمد (۱۶۴/۲ و ۱۹۵ و ۲۱۶)

بن سوقہ نے ان کو محمد بن عبداللہ ثقفی نے ان کو وراد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا اور یہ دعویٰ کیا وراد نے کہ اس نے اپنے ہاتھ سے لکھا وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تین چیزوں کو حرام کیا ہے۔

اور تین چیزوں سے منع کیا ہے ماؤں کی نافرمانی کرنا۔ بیٹیوں کو زندہ زمین میں دفن کرنا۔ دینے کے لئے منع کرنا اور لینے کے لئے لاؤ دے دو کہنا۔ اور تین چیزوں سے منع کیا تھا۔ مال کو ضائع کرنا، چپک کر سوال کرنا مانگنا اور قیل قال وحجت بازی کرنا۔

اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے نقل کیا ہے محمد بن سوقہ سے۔

۷۸۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو مطرز قاسم بن زکریا نے ان کو عبید اللہ نے ان کو شیبان نے ان کو منصور نے مسیّب بن رافع سے اس نے وراد سے اس نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ انہوں نے حضرت معاویہ کی طرف لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

لاالہ الااللّٰہ وحدہ' لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیٔ قدیر۔

اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر حرام کیا ہے ماؤں کی نافرمانی کرنا بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا۔ دینے کے لئے منع کرنا اور لینے کے لئے ہاتھ پھیلانا اور مکروہ قرار دیا ہے تمہارے لئے حجت بازی کرنے کو، کثرت سے مانگنے کو اور مال ضائع کرنے کو۔ بخاری نے اس کو روایت کی سعد بن حفص سے اس نے شیبان سے۔

والدین کے نافرمان پر جنت حرام ہے:

۷۸۷۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو زیاد بن ابوزیاد نے ان کو مجاہد نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ جنت میں داخل نہ ہوگا ولد الزنا (حرامی) اور دائمی شرابی اور والدین کا نافرمان۔

۷۸۷۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن اسحاق صفار نے ان کو ابوبکر بن شیبہ نے ان کو عبدالرحیم بن سلیمان نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو مجاہد نے انہوں نے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جنت داخل نہیں ہوگا والدین کا نافرمان اور نہ ہی عادی شرابی اور نہ ہی احسان جتلانے والا۔

۷۸۷۵:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن ابوالجعد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں نبیط سے اس نے جابان سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں نہیں داخل ہوگا جنت میں والدین کا نافرمان اور نہ ہی احسان جتلانے والا اور نہ ہی زانیہ کا بیٹا اور نہ ہی عادی شرابی۔

(۷۸۷۱)......أخرجه مسلم فی الأقضیة (۱۴) من طریق محمد بن سوقة بهذا اللفظ.

(۷۸۷۲)......رواه بتمامه البخاری (۶۴۷۳) و (۷۲۹۲) وأحمد (۲۵۰/۴، ۲۵۱ و ۲۵۴، ۲۵۵) ورواه دون شطره الأول البخاری (۲۴۰۸) و (۵۹۷۵) ومسلم فی الأقضیة (۱۲) و (۱۴) والدارمی (۳۱۱/۲) وأحمد (۲۴۶/۴)

(۷۸۷۳)......ذکره الشوکانی فی الفوائد (۵۹۴) ط المکتب الإسلامی وقال : لااصل له

(۷۸۷۴)......إسناده حسن. أخرجه النسائی (۳۱۸/۸) والدارمی (۱۱۲/۲) وأحمد (۲۸/۳ و ۴۴)

اس کو روایت کی جریر نے منصور سے اس نے اس کی سند میں نبیط کا ذکر نہیں کیا۔

۷۸۷۶:......تمہیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ابوالحسن مصری نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو خالد نے ان کو سعید بن اسد بن موسیٰ نے ان کو مؤمل نے سفیان ثوری، زبید یافعی سے ان کو جابان نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ۔

جنت میں داخل نہیں ہوگا عادی شرابی، قطع رحمی کرنے والا، نہ ہی ولد الحرام، نہ ہی والدین کا نافرمان، نہ ہی وہ شخص جو محرم عورت سے برائی کرے۔

اگر یہ روایت صحیح ہو تو پھر ولد زنا (حرامی) محمول ہوگا اس شرط پر کہ جو اپنے ماں والا عمل کرے۔ (یعنی زنا کی اولاد جو خود بھی زنا کرے نیک صالح نہ ہو) واللہ اعلم۔

تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے کتاب السنن میں وہ تمام روایات جو اس بارے میں مذکور ہیں۔

تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ نظر کرم نہیں فرماتے:

۷۸۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابونصر بن قتادہ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ابومسلم نے ان کو ابوعاصم نے ان کو عمر بن محمد نے ان کو عبداللہ بن یسار نے ان کو سالم نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین شخص ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔ اور تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے جو تین جنت میں نہیں جائیں گے ایک تو والدین کا نافرمان ہے اور دوسری متر جلہ عورت یعنی جو مردوں جیسی بنتی ہے یعنی مردوں جیسی مشابہت بناتی ہے۔ اور دیوث (اپنی بیوی سے برائی کروانے والا۔)

اور وہ تین جن کی طرف اللہ تعالیٰ نظر نہیں کرے گا۔ والدین کا نافرمان، دائمی شراب پینے والا اور دے کر احسان جتلانے والا۔

ایسی ہی ابوعامہ روایت لائے ہیں اور اس میں اس کے سوا دوسروں نے اس کا متابع نقل کیا ہے دونوں جگہ والدین کے نافرمان کا ذکر ہے۔

جریج عابد کی داستان ماں کے دل کی حفاظت کی فضیلت کے بارے میں:

۷۸۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسن بن علی حافظ نے ان کو ابویعلی نے ان کو ہدبہ اور شیبان نے دونوں نے کہا ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو حمید بن ہلال نے ان کو ابورافع نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ جریج نامی شخص اپنے گرجے میں عبادت کرتا رہتا تھا۔ اس کی ماں اس کے پاس آئی اور بولی اے جریج! میں تیری ماں ہوں مجھ سے کلام کر۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے اس کی صفت بیان کرنے لگے کہ اس عورت نے ایسے کیا اتنے میں حضور نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے ماتھے پر ایسے رکھ لیا۔ اور موسیٰ نے کہا ہے اپنی حدیث میں کہ سلیمان نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں بھنویں پر رکھ لیا۔ بہر حال شیبان نے اس نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ ہمارے سامنے ابورافع نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی صفت بیان فرمائی جو کہ رسول اللہ کی صفت بیان کر رہے تھے۔ بے شک شان یہ ہے کہ جہاں ماں نے اس کو بلایا اس نے اپنی ہتھیلی اپنے بھنوں کے اوپر رکھ لی۔ پھر اپنا سر اٹھایا وہ اس کو بلا رہی تھی اور بولی اے جریج! میں

(۷۸۷۷)......إسناده ضعيف. أخرجه أحمد (۱۳۴/۲) والنسائي (۸۰/۵) ورواه الحاكم مختصراً (۱۴۷/۴) كلهم من طريق عبدالله بن يسار عن سالم بن عبدالله عن أبيه مرفوعاً

وعبدالله بن يسار هو الأعرج قال في التقريب: مقبول

تیری ماں ہوں مجھ سے کلام کر۔ مگر اس عورت نے ایسے وقت میں اس کو پکارا جب اتفاق سے وہ نماز پڑھ رہا تھا۔

اس نے دل میں کہا اے اللہ! میری امی بھی بلا رہی ہے اور میں نماز بھی پڑھ رہا ہوں (رب میں کیا کروں ماں کو دیکھوں یا نماز کو۔)

چنانچہ اس نے نماز کو ترجیح دی اور نماز کو پسند کیا (مگر ماں نے ناراض ہو کر بددعا دے دی) پھر وہ چلی گئی۔ پھر آ گئی۔ دوسری مرتبہ اس نے کہا اے جریج میں تیری ماں ہوں۔ مجھ سے بات کر لے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ اپنی نماز میں مصروف رہا۔ پھر تیسری مرتبہ بھی آئی اور مذکورہ الفاظ کہے۔ اس نے پھر اپنا مذکورہ عمل (نماز) کو جاری رکھا تو ماں نے ناراض ہو کر بددعا دی اے اللہ! یہ جریج میرا بیٹا ہے اور میں نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی ہے اس نے مجھ سے بات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اے اللہ اس کو موت نہ دینا یہاں تک کہ آپ اس کو بدکار عورتیں دیکھا دینا۔ فرمایا کہ اگر وہ یہ دعا دے دیتی کہ وہ گناہ میں مبتلا ہو جائے تو وہ ہو جاتا۔ اتفاق سے اس کے عبادت خانے کے قریب ایک بھیڑوں کا چرواہا آ کر پناہ لیتا تھا۔ چنانچہ ایک عورت بستی سے نکلی اور اس چرواہے کے ہتھے چڑھ گئی اس نے اس عورت کے ساتھ برائی کر لی جس سے وہ حاملہ ہو گئی اور اس کا لڑکا پیدا ہوا۔ اس سے پوچھا گیا کہ یہ کہاں سے لائی ہو؟ یہ کس کا ہے؟ اس عورت نے چرواہے کو تو چھپا لیا اور اس عابد جریج کا نام لگا دیا اور کہا کہ اس گرجے میں جو رہتا ہے یہ اس کا ہے۔ اور موسیٰ نے کہا کہ اس جھونپڑی کا مالک کون ہے؟ لوگ اس کے پاس آئے اور اپنے کلہاڑے اور کدال ساتھ لائے انہوں نے اس کو بلایا اتفاق سے اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہا تھا اس نے ان کے ساتھ بات نہیں کی۔ لہٰذا انہوں نے اس کے عبادت خانے کو ڈھانا شروع کیا اس نے جب یہ حال دیکھا تو ان کے پاس اتر آیا لوگوں نے اس سے کہا کہ اس بچے سے پوچھ لو چنانچہ اس نے اس بچے کے سر پر ہاتھ رکھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ بچہ مسکرایا۔ اس عابد نے پوچھا کہ تیرا باپ کون ہے اس بچے نے بتایا کہ بھیڑوں کا چرواہا میرا باپ ہے۔ جب انہوں نے اس کی یہ کرامت دیکھی تو بولے ہم نے جو کچھ تیرا عبادت خانہ توڑا ہے ہم وہ سونے چاندی سے بنوا دیتے ہیں۔ اس نے کہا نہیں بلکہ تم لوگ اس کو دوبارہ مٹی کا ہی بنا دو۔ جیسے پہلے تھا۔ شیبان نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اس نے کہا پھر وہ اس پر چڑھ گیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا شیبان سے۔

۷۸۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوالخیر جامع بن احمد الوکیل محمد آبادی نے اپنے اصل سماع سے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو جریر بن حازم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سیرین سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: نہیں کلام کیا تھا جھولے میں مگر تین افراد نے ایک تو عیسیٰ علیہ السلام نے۔ اور دوسرا فرد جریج تھا۔ یہ بنی اسرائیل کا ایک عابد تھا اس نے ایک اپنا عبادت خانہ بنایا تھا اس میں عبادت کرتا رہتا تھا ایک دن وہ نماز پڑھ رہا تھا، اس کی ماں آئی اس نے جریج کو آواز دی اس نے سوچا اللہ میں نماز میں ہوں اور میری ماں بھی بلا رہی ہے مگر وہ نماز کی طرف متوجہ رہا وہ لوٹ کر چلی گئی پھر وہ دوسرے دن آئی اس نے دوسرے دن بھی ایسے ہی کیا اس کے بعد وہ تیسرے دن آئی اس نے پھر ایسے کیا۔ (اب اس کی ماں کو غصہ آیا تو اس نے اس کو بددعا دے دی) اے اللہ جریج کو اس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ بدکارہ عورت کا منہ نہ دیکھ لے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن بنی اسرائیلی جریج کی بزرگی کا ذکر کر رہے تھے کہ ان کی طوائفوں میں سے ایک طوائف نے کہا اگر تم لوگ چاہو تو میں اس کو فتنے میں واقع کر سکتی ہوں تمہارے لئے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم تو چاہتے ہیں (کہ کوئی تماشہ بنے) وہ چلی گئی اور وہ جریج کے درپے ہوئی مگر اس نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی چنانچہ وہ اس چرواہے کے پاس گئی جو اس کے گرجے کی چھاؤں میں اپنی بکریاں بیٹھا تا تھا اس نے اس چرواہے کو اپنے اوپر قدرت دی اس کے ساتھ برائی کی اور اس سے حاملہ ہو کر لڑکا جنا اور لوگوں سے کہا کہ یہ جریج کا ہے۔ بنی اسرائیلی اس کے پاس آ گئے اور آ کر اس کو مارا پیٹا گالی گلوچ کی اور اس کا عبادت خانہ توڑ دیا۔ اس نے پوچھا کہ بات کیا ہے؟ مجھے کیوں مارتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ تم نے اس طوائف کے ساتھ زنا کیا تھا اور اس نے یہ بچہ جنا ہے۔ جریج نے پوچھا کہ لڑکا کہاں

پر ہے؟ فرمایا: کہ اس بچے کولایا گیا۔ جریج نے کھڑے ہوکر نماز پڑھی اور اللہ سے دعا کی (کہ اے اللہ! یہ ناحق الزام گناہ جو مجھ پر آ گیا ہے تو ہی اس سے میری صفائی دے) دعا کے بعد اس بچے کے پاس آ کر اس بچے کو اپنی انگلی کے ساتھ اس کے سینے میں کچوکا دیا۔ اور کہا کہ اے لڑکے بتا تیرا باپ کون ہے؟ (اللہ کی قدرت سے بچہ بول اٹھا) کہ میرا باپ چرواہا ہے۔ فرمایا: کہ لوگ پھر تو اس پر کود پڑے اس کو چومنا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگے کہ ہم تمہارا اگر جاسونے کا بنوا دیتے ہیں۔ اس عابد نے کہا کہ نہیں مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بس تم ویسا بنوا دو جیسے تھا۔

اور تیسرا فرد بھی ایک بچہ تھا ایک عورت اس کو اپنی گود میں لئے بیٹھی تھی اس کو دودھ پلا رہی تھی اچانک اس کے پاس سے ایک خوبصورت سوار سواری پر گذرا۔ وہ عورت کہنے لگی اے اللہ! تو میرے اس بیٹے کو بھی اس سوار جیسا بنا دے۔ بچے نے یہ بات سنی تو ماں کا دودھ چھوڑ کر سوار کو دیکھنے لگا اس کو دیکھ کر کہا اے اللہ! تو مجھے ایسا نہ بنانا۔ اس کے بعد وہ اپنی ماں کا دودھ چوسنے لگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جو اس بچے کے دودھ چوسنے کی نقل کر رہے تھے اپنی انگلی اپنے منہ میں رکھ کر چوس کر دکھائی۔

اس کے بعد وہ عورت اسی بچے کو لئے گذر رہی تھی اچانک ایک ایسی لونڈی کے پاس سے گذری جس کو لوگ مار پیٹ رہے تھے۔ بچے کی ماں نے دیکھا تو کہنے لگی اے اللہ! میرے بیٹے کو ایسا نہ بنانا چنانچہ اس بچے نے پھر دودھ چھوڑ کر اس عورت کی طرف دیکھا اور کہنے لگا اے اللہ! مجھے اس عورت جیسا بنانا۔ پھر اس وقت ماں بیٹے میں اس بات پر مذاکرہ ہوا۔ خاتون نے کہا بیٹے میرے قریب سے خوبصورت جوان سوار گذرا میں نے کہا اللہ! میرے بیٹے کو ایسا بنانا تو تم نے کہا اے اللہ! مجھے ایسا نہ بنانا۔ پھر اس لونڈی کے پاس گذر ہوا تو میں نے کہا کہ میرے بیٹے کو ایسا نہ بنانا تو تم نے کہا اللہ! مجھے اس جیسا بنانا۔ اب بچے نے کہا اے میری ماں! وہ سوار جو تیرے پاس سے گذرا تھا وہ سرکش ظالم تھا۔ اور تم نے یہ دعا دی کہ اللہ تو اس کو بھی ویسا بنا دے اس لئے میں نے کہا تھا! اللہ مجھے ایسا نہ بنا۔ (اور باقی رہا اس لونڈی کا مسئلہ) تو یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ تم نے چوری کی ہے زنا کیا ہے حالانکہ اس نے نہ چوری کی ہے نہ ہی زنا کیا ہے۔ اور وہ کہہ رہی ہے حسبی اللہ۔ مجھے اللہ کافی ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسلم بن ابراہیم سے اس نے جریر بن حازم سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے زہیر بن حرب اس نے یزید بن ہارون سے اس نے جریر سے۔

والدین کی پکار پر لبیک کہنا:

۷۸۸۰:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبد صفار نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابن ریان اسدی نے ان کو لیث بن سعد نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالاحرز محمد بن عمر بن جمیل ازدی نے ان کو محمد بن یونس قرشی نے ان کو حکم بن ریان یشکری نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن حوشب فہری نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ صفار کی روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اگر جریج فقیہ عالم ہوتا تو وہ جانتا کہ اس کی ماں اس کے رب کی عبادت سے افضل ہے۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے علی بن موسیٰ نے محمد بن یونس سے اس نے حکم بن ربان سے اور میری کتاب میں واقع ہے ابن عبدان محمد بن ریان سے اور حکم زیادہ صحیح ہے اور یہ سند مجہول ہے۔

۷۸۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو زید بن حباب نے ان کو یاسین بن معاذ نے ان کو عبداللہ بن مرثد نے ان کو طلق بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے فرماتے تھے کہ اگر میں اپنے والد کو یا دونوں میں سے

(۷۸۷۹)......أخرجه البخاري (۳۴۳۶) ومسلم في البر (۸) وأحمد (۲/۳۰۷)

ایک کو پالوں اور عشاء کی نماز میں ہوں اور سورۃ فاتحہ پڑھ چکوں اور وہ آواز لگا دے اے محمد! تو میں اس کو جواب دے دوں گا کہ میں حاضر ہوں۔ یاسین بن معاذ ضعیف ہے۔

۷۸۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو مسدد نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اوزاعی نے ان کو مکحول نے وہ فرماتے ہیں کہ جب تجھے تیری ماں بلائے اور تم نماز میں ہو تو تم اس کی بات کا جواب دو۔

۷۸۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عبدالملک بن عبدالحمید میمونی نے ان کو روح نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ مکحول نے کہا جب تجھے تیری والدہ بلائے اور تم نماز میں ہو تو اس کو جواب دے دو اور جب تجھے تیرا والد بلائے اس کو جواب نہ دو یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو کر پھر جواب دو۔

ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو والدین کے ہوتے ہوئے جنت سے محروم ہو:

۷۸۸۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب بن رجاء نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو سہیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خاک آلود ہو پھر خاک آلود ہو پھر خاک آلود ہو، ناک اس آدمی کی، جو اپنے والدین کو پالے ان کے بڑھاپے میں ایک کو یا دونوں کو پھر بھی وہ جنت میں نہ جا سکے (یعنی ان کی خدمت کر کے) اس کو مسلم نے روایت کیا شیبان بن فروح سے۔

۷۸۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے اس نے سنا زرارہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد ابن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے والدین کو پالے یا دونوں میں سے ایک کو پالے پھر بھی وہ جہنم میں چلا جائے اللہ اس کو دور کر دے گا (رحمت سے۔)

۷۸۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن یونس نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو علی بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زرارہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنی قوم کے ایک آدمی سے جسے مالک کہا جاتا ہے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے فرمایا: جو شخص کسی یتیم کو مسلمانوں میں سے اپنے کھانے پینے میں شریک کر لیتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص والدین میں سے دونوں کو یا ایک کو پالیتا ہے پھر بھی وہ جہنم میں چلا جاتا ہے تو اللہ اس کو دور کر دیتا ہے (اپنی رحمت سے یعنی لعنت کرتا ہے) جو شخص کسی مسلمان کی گردن غلامی سے آزاد کراتا ہے وہ عمل اس کے لئے جہنم سے چھٹکارا بن جاتا ہے۔

۷۸۸۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابونصر بن قتادہ نے دونوں کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو روح بن صلاح نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو زبان بن فائد نے ان کو سہل بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے کچھ بندے ہوں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر کرم کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور نہ ہی ان کو صاف کرے گا۔

حضرت معاذ نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہوں گے؟ فرمایا کہ والدین سے بَری اور لاتعلق ہو جانے والے ان سے نفرت کرتے ہوئے۔ اور

(۷۸۸۴)...... أخرجه مسلم فی البر (۹ و ۱۰) وأحمد (۲/۳۴۶)

(۷۸۸۵)...... (۱) فی المخطوط أبی مالک والتصویب من مسند أحمد

أخرجه أحمد (۲۹/۵) وإسناده صحیح

(۷۸۸۷)...... فی إسناده زبان بن فائد ضعیف الحدیث.

لاتعلق و بیزار ہو جانے والے اپنی اولاد سے۔ اور وہ آدمی جس پر کچھ لوگ نیکی اور احسان کریں اور وہ ان کے احسان کی ناشکری کرلے اور ان سے بیزار ہو جائے۔

بروز قیامت عذاب میں گرفتار اشخاص:

۷۸۸۸:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن اسحاق مستملی نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو زہیر نے ان کو اعمش نے ان کو شعبی نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک قیامت کے شدید ترین عذاب میں گرفتار وہ ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہوگا یا جس کو کسی نبی نے قتل کیا ہوگا۔ یا اس نے والدین میں سے کسی ایک کو قتل کیا ہوگا یا دونوں کو اور تصویریں بنانے والے اور وہ عالم جو اپنے علم کا فائدہ نہ اٹھائے۔

والدین کی نافرمانی پر زندگی ہی میں سزا

۷۸۸۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو محمد بن علی بن حمدان نے ان کو جعفر بن سلمہ مولیٰ خزاعہ وراق بصری نے ان کو بکار بن عبدالعزیز بن بکرہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو عبدالعزیز سے اکثر وہ اپنے والد سے ذکر کرتے تھے اپنے والد ابوبکرہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ سارے گناہ پیچھے کر دیئے جائیں گے قیامت کے دن جب تک اللہ چاہے گا مگر والدین کی نافرمان بے شک اس گناہ کرنے والے کو موت سے پہلے ہی زندگی میں سزا ہوگی۔ اور جو شخص دیکھے گا اللہ اس کو دکھائے گا اور جو سنے گا اللہ اس کو سنوائے گا۔ اس کے ماسوائے نے اس کا متابع بیان کیا ہے بکار سے۔

۷۸۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری بن سقا اسفرائنی محمد بن احمد بن یوسف فقیہ نے ان کو جعفر بن محمد صائغ نے ان کو احمد بن عبدالملک بن واقد نے ان کو بکار بن عبدالعزیز نے ان کو خبر دی ان کے والد نے ان کو ابوبکرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ ہر گناہ میں سے جو چاہے گا معاف کر دے گا سوائے والدین کی نافرمانی کے اس کے مرتکب کے لئے سزا دینے میں اللہ جلدی کرے گا زندگی میں ہی موت سے پہلے۔

۷۸۹۱:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن عمر بن علاء صیرفی نے ان کو سوید نے ان کو صالح بن موسیٰ نے ان کو معاویہ بن اسحاق نے ان کو عائشہ بنت طلحہ نے ان کو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے والد کی طرف سخت نگاہ اٹھائی اس نے اس کے ساتھ نیک سلوک کیا ہی نہیں۔

۷۸۹۲:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمر محمد بن عبدالواحد زاہد صاحب ثعلب نے بغداد میں۔ ان کو موسیٰ بن سہل موسی نے ان کو ہارون نے ان کو فائد بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابواوفیٰ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ بے شک یہاں پر ایک لڑکا ہے جس کی موت کا وقت قریب ہے اسے کہا گیا ہے کہ کلمہ پڑھو وہ کلمہ نہیں پڑھ سکتا حضور نے پوچھا کہ کیا وہ اس سے پہلے اپنی زندگی میں لا الہ الا اللّٰہ کہتا تھا بتایا گیا کہ جی ہاں پڑھتا تھا کوئی مانع نہیں تھا مگر اب صرف موت کے وقت وہ نہیں کہہ سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود اٹھے صحابہ ساتھ اٹھے حتیٰ کہ اس لڑکے کے پاس آئے حضور نے فرمایا لڑکے تم کہو لا الہ الا اللّٰہ۔ اس نے جواب دیا کہ میں نہیں کہہ سکتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیوں؟ اس نے بتایا کہ والدہ کی نافرمانی کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا وہ زندہ ہے؟ اس نے بتایا کہ ہاں زندہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو بلاؤ وہ آ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیرا بیٹا ہے۔ بولی جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بتایئے کہ اگر آگ بھڑکائی جائے اور تمہیں کہا جائے کہ اگر تم سفارش نہیں کرو گی تو

ہم اس کو اس آگ میں پھینک دیں گے تو تم کیا کرو گی؟ اس نے کہا کہ میں پھر سفارش کروں گی۔ اس کے لئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ کو گواہ کرو اور ہم بھی تیرے ساتھ گواہی دیتے ہیں کہ تم اس سے راضی ہوگئی ہو، اس خاتون نے کہا کہ میں راضی ہوگئی ہوں اپنے بیٹے سے (وہ راضی ہوگئی تو اب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے کہا کہ تم اب کہو لاالہ الا اللہ لڑکے کی زبان کھل گئی اس نے کہا لاالہ الا اللہ. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمدللّٰہ الذی انقذہ من النار

اللہ کا شکر ہے جس نے اس کو جہنم سے بچالیا ہے۔

اس روایت کے ساتھ فائد ابوالورقاء متفرد ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔

چار آدمیوں کی تعظیم کی جائے:

۷۸۹۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد میدانی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا بے شک یہ بات سنت میں سے ہے کہ چار قسم کے لوگوں کی تعظیم کی جائے۔ عالم۔ سفید بالوں والا۔ بادشاہ۔ اور والد۔

۷۸۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ سنت میں سے ہے کہ چار طرح کے لوگوں کی تعظیم کی جائے۔ اس نے مذکورہ لوگوں کا ذکر کیا اور اضافہ کیا اور کہا کہ کہا جاتا ہے بے شک یہ ظلم میں سے ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کو اس کے نام کے ساتھ پکارے۔ کہا کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے ہشام بن عروہ سے اس نے ایک آدمی سے یہ کہ ابوہریرہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے والد کے آگے آگے چل رہا تھا انہوں نے پوچھا کہ یہ تیرا کون ہے؟ اس نے بتایا کہ میرا والد ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے آگے مت چلو اور جب تک وہ نہ بیٹھے تم بھی نہ بیٹھو اور اس کو نام لے کر نہ پکارو۔ اور اس کا نسب بھی بیان نہ کرو۔

نافرمانی کیا ہے؟

۷۸۹۴:......(مکرر ہے) اور اس کی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو سعید بن ابو سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا نافرمانی کے بارے میں کہ کیا پاتے ہو تم کتاب اللہ میں والدین کی نافرمانی کے بارے میں۔ انہوں نے فرمایا جب وہ قسم دے تو اس کی قسم پوری نہ کرے۔ اور وہ اس سے کچھ مانگے تو نہ دے اس کو۔ اور جب والد کوئی امانت دے تو اس میں خیانت کرے یہی نافرمانی ہے۔

والدین کی دعا:

۷۸۹۵:......ہمیں حدیث بیان کیا ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوعبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن سلیمان بن حارث نے ان کو ابوعاصم

(۷۸۹۲)......اسناده ضعيف جداً. في إسناده فائد بن عبدالرحمن الكوفي أبو الورقاء العطار متروك.

(۷۸۹۵)......إسناده ضعيف. أخرجه البخاري في الأدب المفرد (۳۲ و ۴۸۱) وأبوداود (۱۵۳۶) والترمذي (۱۹۰۵) و (۳۴۴۸) وابن ماجه (۳۸۶۲) وأحمد (۲۵۸/۲ و ۴۷۸ و ۵۱۷ و ۵۲۳) وفي إسناده أبوجعفر المؤذن مقبول كما في التقريب وإن كان هو محمد بن علي كما في إسناد الشعب فإنه لم يدرك، أباهريرة فيكون منقطعاً

نبیل نے ان کو حجاج صواف نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دعائیں مستجاب ہوتی ہیں والد کی دعا بیٹے کے خلاف اور مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا۔

فصل:......والدین کے حقوق کی حفاظت کرنا ان کی وفات کے بعد

۷۸۹۶:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن عبدالواحد نے ان کو ابو جعفر حارثی نے ان کو عبدالرحمن بن غسیل انصاری نے ان کو اسید نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن عبید نے ان کو ابواسید نے اور وہ بدری صحابی تھے کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا انصار میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ کیا میرے والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے ساتھ نیکی کرنا باقی رہ گیا ہے کہ میں ان کے ساتھ نیکی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں، ان پر نماز جنازہ پڑھنا اور ان کے لئے استغفار کرنا۔ اور ان کا عہد پورا کرنا۔ اور ان کے دوست کا اکرام کرنا۔ اور صلہ رحمی کرنا جن سے تیرا رشتہ والدین کی طرف سے ہو بس یہ حقوق تیرے اوپر باقی رہ گئے ہیں۔

۷۸۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو عمر بن حفص نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن عبداللہ بن ہاد نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ وہ سفر میں تھے ان کے پاس سے ایک اعرابی گذرا انہوں نے پوچھا کہ تو فلاں کا بیٹا فلاں ہے نا؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری کا گدھا اس کو بخشش کر دیا۔ حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ جب تھک جاتے تھے تو اس پر سواری کرتے تھے۔ اور اپنی پگڑی بھی اس کو دے دی جو اپنے سر پر باندھتے تھے۔

جب وہ دیہاتی چلا گیا تو بعض احباب نے کہا یہ عام سا آدمی تھا یہ ایک دو درہم مل جانے پر بھی خوش ہو جاتا آپ نے اپنی سواری کا جانور اس کو دے دیا اور اپنی پگڑی بھی دے دی جو آپ رضی اللہ عنہ سر پر باندھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا تھا فرماتے تھے سب سے زیادہ نیک اور مقبول صلہ اس آدمی کا صلہ ہے جو کوئی انسان اپنے والد کی وفات کے بعد اس کے اہل تعلق سے کرے۔

۷۸۹۷:......اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حسن بن علی حلوانی سے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کے والد سے اور لیث بن سعد سے اور انہوں نے اس کے آخر میں کہا ہے کہ اس آدمی کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالولید نے ان کو ابراہیم بن احمد نے ان کو حسن بن علی حلوانی نے انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے ولید بن ابوالولید کی روایت سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے اور انہوں نے اس میں کہا ہے کہ عبداللہ نے کہا بیشک اس آدمی کا والد حضرت عمر بن خطاب کا دوست تھا۔

۷۸۹۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوحامد بن بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن علقمہ نے ان کو ابوحسین نے ان کو ابن ابوملیکہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے اہل تعلق تیرے والد کے اہل تعلق ہوں اپنے والد کے اہل تعلق اہل محبت سے تعلق قطع نہ کرنا۔ ورنہ اس کی وجہ سے تیرا نور اور روشنی بجھ جائے گی۔

۷۸۹۸:......(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوصادق بن ابوالفوارس نے ان دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابوصالح نے ان کو لیث نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ

(۷۸۹۶)......إسناده ضعيف. أخرجه أحمد (۴۹۸/۳) وفي إسناده علي بن عبيد الأنصاري مقبول كما في التقريب.

(۷۸۹۷)......أخرجه مسلم (۲۵۵۲) وأبوداؤد (۵۱۴۳) والترمذي (۱۹۰۳) وأحمد (۸۸/۲ و ۹۱ و ۹۷ و ۱۱۱)

(۷۸۹۸)......مكرر. رواه البخاري في الأدب المفرد (۴۰) وقال في المجمع (۱۴۷/۸) رواه الطبراني في الأوسط وإسناده حسن.

عنہ نے کہ وہ سفر میں ایک دیہاتی کے ساتھ گذرے اور اس دیہاتی کا والد حضرت عمر بن خطاب کا دوست تھا ابن عمر نے اس سے پوچھا کہ تو فلاں بن فلاں ہے؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔

حضرت ابن عمر نے اپنے والد کے اہل تعلق ہونے کی وجہ سے اپنا گدھا اسی کو دے دیا اور اپنی پگڑی بھی سر سے اتار کر اس کو دے دی اور فرمایا کہ اس کو بھی سر پر باندھ لو بعض احباب نے ان سے کہا۔ اس کو تو ایک درہم مل جاتا تو کافی تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اپنے والد کے اہل تعلق کی حفاظت کرنا اس تعلق کو ختم نہ کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارا نور بجھادیں گے۔

دوستی کا نسلوں میں منتقل ہونا:

۷۸۹۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے تمتام سے اس نے موسیٰ بن داؤد سے اس نے عبدالرحمٰن بن بکر ملیکی سے ان کو محمد بن طلحہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق نے ان کو ان کے والد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔

عرب کے ایک آدمی سے جوان کے ساتھ دوستی رکھتا تھا۔ (اسے عفیر کہتے تھے) اے عفیر کیسے سنا تھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستی کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ دوستی ایک دوسرے کی نسلوں میں منتقل ہوتی ہے اور دشمنی بھی اسی طرح ہے۔ اور کہا اس کے ماسوا نے کہ محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق۔

۷۸۹۹:......مکرر ہے۔ اس کو روایت کیا ہے ابن مبارک نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن فلاں بن طلحہ نے ابوبکر بن حزم سے اس نے ایک آدمی سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے نبی علیہ السلام سے مذکور کی مثل۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے فارسی نے ان کو اصفہانی نے ان کو ابواحمد نے ان کو بخاری نے ان کو بشر بن محمد نے ان کو ابن مبارک نے انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۷۹۰۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحٰق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان تنوخی نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو جعفر نے کہ اس نے سنا عروہ بن زبیر سے وہ اپنے سجدے میں کہتے تھے اے اللہ زبیر بن عوام کی مغفرت فرما اور اسماء بنت ابوبکر کی بھی۔

والدین کی قبروں کی زیارت:

۷۹۰۱:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو محمد بن نعمان نے وہ حدیث کو مرفوع کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے والدین کی قبر کی زیارت کرے یا دونوں میں سے ایک کی ہر جمعہ اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور وہ نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

۷۹۰۱:......(مکرر ہے) کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے خالد بن خراش نے ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ان کو عبدالعزیز بن ابو سلمہ ماجشون نے ان کو ایوب سختیانی نے ان کو محمد بن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

(۷۸۹۹)......إسناده ضعيف. في إسناده : طلحة بن عبدالله بن عبدالرحمن بن أبي بكر الصديق التيمي المدني مقبول كما في التقريب.

(۷۹۰۱)...... قال في المجمع (۵۹۱۳) : (رواه الطبراني في الأوسط والصغير وفيه عبدالكريم أبو أمية وهو ضعيف، ومحمد بن النعمان لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم.

بے شک ایک آدمی کے والدین انتقال کر جاتے ہیں حالانکہ وہ ان کا نافرمان ہوتا ہے پھر وہ ان کی موت کے بعد ان کے لئے دعا مغفرت کرتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ اس کو والدین کے ساتھ نیکی کرنے والوں میں لکھ دیتا ہے۔

کہا خالد نے کہ میں نے یہ حماد بن زید کو حدیث بیان کی انہوں نے اس کو بہت پسند کیا اور فرمایا کہ میں نے نہیں سنی وہ ایک شیخ تھے جو شیخ سے ملے۔

۷۹۰۲:.....ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن حسن بن حسین بن منصور نے ان کو احمد بن محمد بن خالد براثی نے اور ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن علی بن احمد معاذی نے ان کو عبید اللہ بن عباس بن ولید بن مسلم بزار نے ان کو ابوالحسن احمد بن حسین بن اسحاق صوفی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ربیع بن ثعلبہ نے ان کو یحییٰ بن عقبہ بن ابو عیزار نے ان کو محمد بن جحادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک ایک انسان کے والدین انتقال کر جاتے ہیں دونوں یا ایک حالانکہ وہ ان کا نافرمان ہوتا ہے اور وہ اس کے بارے میں ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہے اور ان کے لئے استغفار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو ان کے ساتھ نیکی کرنے والا لکھ دیتے ہیں اور سلمی کی ایک روایت میں ہے برّاً (نیکی) پہلی روایت مرسل ہونے کے باوجود زیادہ صحیح ہے۔

۷۹۰۳:.....ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن ابو بکیر نے ان کو فضل بن موفق نے جو سفیان بن عیینہ ماموں زاد ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ والد فوت ہوئے تو میں شدید طریقے سے گیا لہٰذا میں روزانہ ان کی قبر پر جاتا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ میں نے جانے میں کمی کر دی پھر میں کبھی کبھی جاتا تھا۔ ایک دن میں ان کی قبر پر بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک مجھے نیند غالب آ گئی میں سو گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے والد کی قبر کھل گئی ہے اور جیسے کہ وہ قبر میں اپنے کفن کو لپیٹ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ گلے میں لٹکایا ہوا ہے مردہ صورت میں، میں نے جب انہیں دیکھا تو میں نے سمجھا کہ میں کسی آزمائش میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اتنے میں انہوں نے کہا اے بیٹے! تم کس وجہ سے مجھے ملنے سے پیچھے ہو گئے ہو کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا آپ میرے آنے کو جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ تم جتنی بار بھی آئے ہو میں اس کو جانتا ہوں آپ آتے تھے تو مجھے خوشی ہوتی تھی اور میرے ارد گرد والے بھی تیری دعا کی وجہ سے خوش ہوتے تھے کہتے ہیں اس کے بعد میں نے کثرت سے جانا شروع کر دیا۔

۷۹۰۴:.....ہمیں خبر دی ابو عثمان سعید بن محمد بن عبدان نیشاپوری نے ان کو ابو عباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو درداء ہاشم بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک آدمی سے اہل علم میں سے وہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے والد کی قبر پر جاتے تھے کافی لمبا عرصہ گذر گیا تو میں نے سوچا کیا میں مٹی کے پاس جاؤں مٹی کی زیارت کروں۔ اس کے بعد مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ والد کہہ رہے ہیں اے بیٹے تمہیں کیا ہوا تم میرے ساتھ ویسے نہیں کر رہے ہو جیسے کر رہے تھے؟

میں نے کہا کہ کیا میں مٹی کی زیارت کروں؟ انہوں نے کہا جلدی نہ کر اے میرے بچے۔ اللہ کی قسم تم آتے تھے تو مجھے تیرے آنے سے خوشی ہوتی تھی اور میرے ساتھیوں کو۔ اور البتہ تو واپس ہوتا تھا تو میں مستقل تجھے دیکھتا رہتا تھا یہاں تک کہ تم کوفے داخل ہو جاتے تھے۔

واضح رہے کہ یہ تمام خواب قدرت کی طرف عبرت کے لئے اور تنبیہ کے لئے دکھائے جاتے ہیں ان کی حیثیت صرف اتنی ہی ہوتی ہے شرعاً اس سے زیادہ خوابوں کی حیثیت نہیں ہوتی اس سے شرعاً کوئی عقیدے اخذ کئے جاتے۔ (مترجم)

(۷۹۰۱).....مکرر. محمد بن سیرین لم یدرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

(۷۹۰۲).....(۱) فی ن (عبداللہ)

اہل قبور دعاؤں کے انتظار میں رہتے ہیں:

۷۹۰۵:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن ابراہیم اشنانی نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو فضل بن محمد بن عبداللہ بن حارث بن سلیمان انطاکی نے ان کو محمد بن جابر بن ابوعیاش مصیصی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یعقوب بن قعقاع نے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عباس نے وہ کہتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میت قبر کے اندر ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کی طرح ہوتا ہے وہ اس دعا کے انتظار میں ہوتا ہے جو اس کو اس کے والد سے یا اس کی ماں سے یا بھائی سے یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے۔ جب وہ ان کے پاس پہنچ جاتی ہے تو اس کے لئے دنیا و مافیھا سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اہل قبور پر اہل زمین کی دعا پہاڑوں کی مثل پہنچاتا ہے بے شک زندوں کی طرف سے مردوں کے لئے ہدیہ ان کے حق میں استغفار کرنا ہے۔

ابوعلی حافظ نے کہا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبداللہ بن مبارک کی حدیث میں سے وہ اہل خراسان کے ہاں نہیں گئے اور میں نے اس کو لکھا صرف اسی شیخ سے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا تحقیق اس کو روایت کیا ہے اسی کے کچھ مفہوم میں محمد بن خزیمہ بصری نے ابوبکر نے ان کو محمد بن ابوعیاش نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابن ابوعیاش نے جو کہ اس کے ساتھ منفرد ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۹۰۶:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالعزیز بن محمد عطار بن شبان نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان نے ان کو احمد بن مسروق نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن بسطام نے ان کو عثمان بن سودہ نے (ان کی والدہ عبادت گذار عورتوں میں سے تھی۔ ویسے بھی اس کو راہبہ کہتے تھے)۔ کہتے ہیں جب ان کے مرنے کا وقت آیا تو اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور کہا اے میرا ذخیرہ اور میری پونجی، اے وہ ذات جس پر میرا سہارا ہے میری زندگی میں بھی اور میری موت کے بعد بھی، مجھے موت کے وقت رسوا نہ کیجئے۔ اور میری قبر میں مجھے وحشت میں نہ ڈالئے۔

کہتے ہیں کہ ان کا انتقال ہو گیا تو میں ہر جمعہ کو ان کے پاس آتا تھا اور ان کے لئے دعا اور استغفار وغیرہ کرتا تھا اور دیگر اہل قبور کے لئے بھی۔

کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور میں نے پوچھا امی تم کیسی ہو؟ کہنے لگیں اے بیٹا موت کی تکلیف تو بڑی شدید تھی۔ اور الحمدللہ میں بڑی اچھی اور محمود برزخ میں ہوں۔ اور موٹے ریشم کا سہارا کرتی ہوں یہ قیامت تک ہوگا۔ میں نے پوچھا کہ آپ کوئی حاجت ہے؟ بولی ہاں ہے میں نے پوچھا کہ کیا حاجت ہے؟ بولی یہ کام نہ چھوڑنا جو تم کر رہے ہو ہماری زیارت کرنا اور ہمارے لئے دعا کرنا۔ میں جمعہ کے دن تیرے آنے سے مانوس ہوتی ہوں جب تم اپنے گھر سے آجاتے ہو۔ اس نے کہا اے راہبہ کیا آپ کے گھر سے کوئی زیارت کرنے آیا ہے۔

وہ بولی میں بھی خوش ہوتی ہوں اور اس کے ساتھ وہ مردے بھی خوش ہوتے ہیں جو میرے آس پاس ہیں۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ جو شخص زندگی میں والدین کا نافرمان تھا ان کے بعد اس نے ان کا قرض ادا کیا اگر ان پر قرض ہو۔ اور ان کے لئے استغفار کیا اور ان کو برا نہیں کہا تو وہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے گا اور جس نے ان کی زندگی میں ان کے ساتھ نیکی کی مگر اس نے ان کے مرنے کے بعد نہ تو ان کا قرض ادا کیا جو ان پر تھا۔ اور نہ ہی ان کے لئے استغفار کیا اور اس کو برا بھلا بھی کہتا رہا وہ نافرمان لکھا جائے گا۔

۷۹۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو

(۷۹۰۵)......(۱) فی أ (محمد بن جابر ابی عیاش المصیصی)

عبدالرزاق نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں کہ ابن طاؤس سے کہا گیا۔ (ان کے والد کی وفات کے بعد) ان کے قرضے کے بارے میں کہ اگر آپ قرض خواہوں سے مہلت طلب کر لیتے (تو ذرا آسانی ہو جاتی) انہوں نے کہا کہ کیا میں ان سے مہلت مانگوں؟ اور ابوعبدالرحمٰن (ان کے والد) اپنی منزل سے رو کے ہوئے ہیں (یعنی قرض کی وجہ سے ان کا جنت میں داخلہ نہیں ہوگا) لہٰذا انہوں نے اپنا مال جس کی قیمت ایک ہزار تھی پانچ سو میں بیچ دیا (باپ کا قرض اتارنے کے لئے۔)

۷۹۰۹:.....ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن نصر جارودی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم دورقی نے ان کو اشجعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا موسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں حسن سے وہ کہتے ہیں کہ اپنے پڑوس کے اعتبار سے زاہد ترین بندہ اور سب لوگوں سے بدترین وہ میت ہے جس پر اس کے اہل خانہ روتے تو ہیں مگر اس کا قرض ادا نہیں کرتے۔

۷۹۱۰:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر احمد بن کامل قاضی نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو زکریا بن اسحاق نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اس کی والدہ وفات پا گئی ہیں۔ کیا اس کو فائدہ دے گا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ حضور نے فرمایا کہ بالکل فائدہ دے گا۔

اس نے کہا کہ میرا ایک باغ ہے یا (کاروبار ہے) میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ اس کو میں نے والدہ کے لئے صدقہ کر دیا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت محمد بن عبدالرحمٰن سے اس نے روح سے۔

۷۹۱۱:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن شوذب نے بطور املاء کے مقام واسط میں ان کو محمد بن ابوالعوام نے ان کو منصور بن صقیر نے ان کو موسیٰ بن اعین حرانی نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے والد سے جب آپ صدقہ کرنے کا ارادہ کریں تو اسے اپنے والدین کی طرف سے کیا کرو ان کو پہنچ جاتا ہے اور تیرا اجر بھی کم نہیں ہوتا۔

والدین کی طرف سے حج کرنا:

۷۹۱۲:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو احمد بن یزید بن دینار نے سقیا میں ابوالعوام سے ان کو محمد بن ابراہیم نے یعنی حارثی نے ان کو حنظلہ بن ابوسفیان سدوسی نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ بن عمر نے ان کو ان کے والد نے ان کے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے والدین کی طرف سے حج کرے ان کی وفات کے بعد اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے اور اس کے والدین کو بھی پورے حج کا ثواب ملتا ہے جب کہ ان کا اجر بھی کم نہیں کیا جاتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی صاحب تعلق یا صاحب قرابت سے جب تعلق کو جوڑتا ہے تو یہ تعلق جوڑنا اس حج کے ذریعے تعلق جوڑنے سے افضل نہیں ہوسکتا جو کسی کے مرنے کے بعد اس کے لئے کر کے اس کی قبر میں پہنچاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحمت نازل کرے اس پر جو اپنی سواری میت کے لئے صدقہ کر کے خود پیدل چلتا ہے گویا کہ اس نے غلام آزاد کر لیا۔

ابواحمد فقیہ نے کہا۔ کہ مجھے میل (یعنی جو شخص میت کے پیچھے اتنی لمبی مسافت طے کر کے دفن کے لئے جاتا ہے وہ ایسے ہے جیسے اس نے غلام آزاد کر لیا ہو۔

(۷۹۱۰)......رواه البخاري (۲۷۷۰) وأبو داود (۲۸۸۲) والنسائي (۶/۲۵۳)

(۱)......كذا بالمخطوط وصوابه محمد بن عبدالرحيم عن روح بن عبادة

(۷۹۱۱)......إسناده ضعيف جداً. في إسناده عباد بن كثير متروك.

امام احمد نے کہا کہ اس سند میں شیخ ابو محمد اور ان کے شیخ کا شیخ دونوں مجہول ہیں۔

فصل:......والدین کے ساتھ نیک سلوک گناہوں کے مٹانے کا سبب ہے

۷۹۱۳:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ انہیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو محمد بن ابان بن صالح نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے گویا کہ وہ ابن عباس کے پاس بیٹھے تھے اچانک ان کے پاس ایک دیہاتی آیا اور بولا کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا ہے اور اس کو میرے علاوہ بھی کسی نے پیغام دیا تھا اس عورت نے مجھے چھوڑ کر اس کے ساتھ شادی کر لی میں نے صبح صبح جا کر اس آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ اب کیا میری توبہ ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیرے والدین زندہ ہیں یا کوئی ایک؟ اس نے کہا کہ نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا قرب ڈھونڈ و اس عمل کے ساتھ جس پر تجھے قدرت ہو۔ اس کے جانے کے بعد ہم نے پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اگر وہ بتاتا کہ دونوں یا ایک زندہ ہے تو میں اس شخص کے لئے امید کر سکتا تھا کہ اس کے گناہ کو مٹانے (والی والدین کے ساتھ نیک سلوک سے زیادہ مٹانے) والی کوئی چیز نہیں ہے۔

۷۹۱۴:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو سہیل بن عروہ نے اس کو اس کے ابن عم نے شہر بن حوشب سے کہ ایک اعرابی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا اے ابوذر! میں نے ناحق قتل کیا ہے وہ بھی بیت اللہ کے حاجی کو کیا میری توبہ ہے؟

ابوذر نے پوچھا ہلاک ہو جائے کیا تیرے والدین زندہ ہیں کہا کہ نہیں۔ پوچھا کہ دونوں میں سے ایک؟ بتایا کہ نہیں ہے۔ فرمایا کہ اگر دونوں یا ایک زندہ ہوتا تو میں تیرے لئے امید کر سکتا تھا۔ اب تو میں تیری کوئی خلاصی نہیں پاتا ہوں ہاں مگر ایک کام کر کے۔ اس شخص نے کہا الحمد للہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ کیا تم اس کو زندہ کر سکے ہو جیسے تم نے اسے قتل کر لیا ہے؟ (یعنی اس طرح بچ جاؤ) (یعنی یا تو اس کو زندہ کر دو) اس نے جواب دیا۔ نہیں اللہ کی قسم میں اس کو زندہ نہیں کر سکتا۔ فرمایا کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ تم نہ مرو؟ اس جواب نہیں اللہ کی قسم موت سے کوئی خلاصی نہیں ہے۔ اب بتائیے کہ تیسری صورت کیا ہے؟ فرمایا کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ تم زمین کی سرنگ میں چھپ جاؤ یا آسمان پر کوئی سیڑھی رکھ کر چڑھ جاؤ؟ (اس طرح بچ جاؤ) پس کہا آدمی نے کہ وہ چیخ رہا تھا رو رہا تھا۔ اتنے میں ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ملے۔ اس نے گمان کیا وہ ایک ایسا آدمی تھا کہ اس کے دوست مر چکے ہیں۔ بس ابو ہریرہ نے فرمایا اے اللہ کا بندہ صبر کر۔ اس نے پوچھا آپ کون ہیں؟ بتایا کہ میں ابو ہریرہ ہوں۔ فرمایا کہ اس نے ظلماً بیت اللہ کے حاجی کو قتل کر دیا ہے۔ کیا اس کی توبہ ہے؟ انہوں نے پوچھا ہلاک ہو جائے کیا تیرے والدین زندہ ہیں۔ اس نے کہا کہ نہیں ہیں۔ اس نے بھی کہا کہ اگر وہ دونوں زندہ ہوتے یا دونوں میں سے ایک بھی ہوتا تو میں تیرے لئے امید رکھتا تھا۔ لیکن ایک صورت ہے کہ تو اللہ کی راہ میں جہاد کر اور شہید ہو جا۔ (قریب ہے تیری مغفرت ہو جائے۔)

۷۹۱۵:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبد الملک نے ان کو یزید نے ان کو سلیمان نے ان کو سعد بن مسعود نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے والدین زندہ ہیں اور وہ صبح ان دنوں کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے مگر اس کے لئے جنت کے دونوں دروازے کھل جاتی ہیں۔ اور جب شام کو وہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے تو پھر دروازے اس کے لئے جنت کے کھل جاتے ہیں۔ اور اگر دونوں میں سے کوئی ایک ناراض ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے منہ پھیر لیتا ہے یہاں تک وہ راضی ہو جائیں۔ کہتے کہ میں نے پوچھا اگر والدین ظالم ہوں (یعنی ناحق ناراض ہو) فرمایا کہ اگر چہ وہ ظالم ہوں اگر چہ وہ ظالم ہوں۔ اور دوسرے طریق مروی ہے جیسے ذیل میں ہے۔

۷۹۱۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابو طیب محمد بن عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن یحییٰ بن موسیٰ سرخسی نے نیشاپور میں ان کو سعید بن یعقوب طلقانی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یعقوب بن قعقاع نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو والدین کی اطاعت کرتا ہے وہ اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں ایک ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے اور جو شخص اس حال میں شام کرتا ہے کہ وہ والدین کے بارے میں اللہ کا نافرمان ہوتا ہے اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر دونوں میں سے ایک ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ اس آدمی نے پوچھا کہ اگر چہ والدین اس پر ظلم کریں؟ آپ نے جواب دیا اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں۔

سات بڑے گناہ:

۷۹۱۷:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سعید جریری نے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر کے پاس آیا کہنے لگا۔ کہ میں بہادر اور طاقتور لوگوں کے ساتھ ہوتا تھا میں نے بہت سارے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے میں چاہتا ہوں آپ میرے بڑے بڑے گناہ گنوائیں انہوں نے اس کو سات یا آٹھ گناہ شمار کئے۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ ناحق قتل کرنا۔ سود کھانا۔ ناحق یتیم کا مال کھانا۔ پاک دامن عورت کو تہمت لگانا۔ جھوٹی قسم کھانا۔

اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ کیا تیری والدہ ہے؟ بولا کہ ہے۔ فرمایا تم اس کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاؤ اور اس کے لئے نرم نرم باتیں کرو اللہ کی قسم تم جنت میں ضرور داخل ہو جاؤ گے۔ اور تحقیق اسی مفہوم میں روایت کی گئی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بطور مرفوع روایت کے اس میں جو گذر چکی ہے اس باب میں۔

۷۹۱۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حسین بن عمر بن برہان نے اور ابو الحسین بن فضل قطان نے اور ابو محمد سکری نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو محمد بن فضیل بن غزوان ضبی نے ان کو داؤد ازدی نے ان کو عامر نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ جس کو یہ بات خوش لگے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کی طرف دیکھے جس پر آپ کا معاملہ ختم ہی ہو گیا تھا اسے چاہئے کہ وہ یہ تین آیات پڑھے۔

قل تعالوا اتل ماحرم ربکم علیکم. (سورۃ الانعام پارہ ۸ آیت ۱۵۱۔۱۵۲۔۱۵۳)

آپ کہہ دیجئے تم لوگ آؤ میں تمہیں پڑھ کر بتاؤں جو کچھ تمہارے رب نے تمہارے اوپر حرام کیا ہے۔

نوٹ:......اوپر مذکور تینوں آیات اور ان کا ترجمہ قارئین قرآن مجید میں دیکھ کر پڑھ لیں۔

۷۹۱۹:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو معتمر بن سلیمان وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ حضرت مورق اپنی ماں کی جوئیں خود نکالتے تھے (والدہ کی خدمت کا حق ادا کرتے تھے۔)

۷۹۱۹:......(مکرر ہے) وہ کہتے ہمیں خبر دی یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو خارجہ نے ان کو ہشام نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین عید الفطر ہو یا عید الاضحیٰ وہ اپنی والدہ کے لئے مہندی وغیرہ خود بناتے تھے (کپڑے رنگنا وغیرہ عید کی ضروریات۔)

۷۹۲۰:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو جریر نے ان کو مغیرہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت طلق بن حبیب اپنی والدہ کا ہاتھ بٹاتے تھے یعنی ان کے کام میں ان کی مدد کرتے تھے۔

(۷۹۱۶)......عزاه السيوطي في الجامع الصغير مختصراً إلى ابن عساكر عن ابن عباس وقال حديث ضعيف.

والدین کی خدمت عبادت سے بڑھ کر ہے:

۷۹۲۰ (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں میں ساتھ تھا منکدر بن محمد بن منکدر کے انہوں نے ایک گھر کی طرف اشارہ کیا کہ میرے والد چھت پر آیا کرتے تھے اپنی والدہ اور چچا پر پنکھا جھلتے رہے جب صبح کی نماز پڑھ لی تو میرے والد نے ان سے کہا مجھے اپنی رات تیری رات سے زیادہ بہتر نہیں لگی۔

۷۹۲۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبشر نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن منکدر نے کہا کہ میرا چچا رات بھر نماز پڑھتا رہا اور میں رات بھر والد کے پیر دباتا رہا اور اس نے یہ چاہا کہ میری رات اس کی رات کے بدلے میں ہو جائے۔

۷۹۲۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن ابوعلی سقاء نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو ابراہیم حربی نے اور عبدالرحمٰن بن یوسف بن فراس نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی یعقوب دورقی نے ان کو ابوالنضر نے ان کو اشجعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک رات ام مسعر نے مسعر سے پانی مانگا کہتے ہیں کہ وہ پانی کا کٹورا لے کر آیا تو اتفاق سے وہ سو گئی تھیں لہٰذا یہ ہاتھ میں پانی کا برتن لئے رات بھر پیروں پر کھڑے رہے حتیٰ کہ صبح ہوگئی پھر ان کو پانی پلا کر ہی ہٹے۔

والدین کی خدمت کا صلہ دنیا میں:

۷۹۲۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے انہوں نے ابن طاؤس سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایک آدمی تھا اس کے چار بیٹے تھے وہ آدمی بیمار ہو گیا ایک بیٹے نے تین سے کہا کہ یا تو تم لوگ باپ کی تیمارداری کرو اور اسکی میراث نہ لو (میں لوں گا تم لوگ ثواب لو) یا میں تیمارداری کرتا ہوں اور میراث میں سے کچھ بھی نہیں لوں گا (یعنی ورثہ تم لوگ لے لو) تینوں نے کہا کہ تیمارداری تم کرو اور تجھے میراث میں سے کچھ بھی نہیں دیں گے۔

فرمایا کہ اس ایک نے باپ کی خدمت کی آخر وہ مر گیا۔ اس نے حسب وعدہ کچھ بھی حصہ نہیں لیا فرمایا کہ اس نے خواب میں کسی کو دیکھا کہ اس سے کہہ رہا ہے کہ تم فلاں جگہ پر آ کر سو دینار لے جاؤ، اس نے خواب میں ہی سوچا کہ اس میں کیا برکت ہوگی؟ کہنے والوں نے کہا کہ نہیں ہوگی۔ صبح ہوئی تو اس نے یہ خواب اپنی بیوی کو بتایا تو اس نے کہا کہ جاؤ تم وہ لے آؤ اس میں برکت یہ ہوگی۔ کہ تم اس سے کپڑے بنالو گے اور اس سے عیش کرلو گے۔ کہتے ہیں کہ اس نے جانے سے انکار کر دیا۔

جب اس نے شام کی تو پھر وہ سونے کے لئے آیا پھر خواب میں اس کو کہا گیا کہ فلاں جگہ آ جاؤ اور مجھ سے دس دینار لے جاؤ اس نے کہا کہ اس میں برکت ہوگی؟ کہنے والوں نے کہا کہ نہیں صبح ہوئی تو اس نے وہ خواب اپنی بیوی سے ذکر کیا اس نے آج بھی پہلی والی بات کہی۔ مگر اس نے آج بھی لینے سے انکار کر دیا۔ پھر اس نے تیسری رات خواب میں دیکھا کہ تم فلاں فلاں جگہ پر آ کر مجھ سے ایک دینار لے جاؤ۔ اس نے پوچھا کیا اس میں برکت ہوگی؟ کہنے والوں نے کہا کہ جی ہاں ہوگی۔ وہ گیا اور ایک دینار لے آیا۔ پھر وہ اس کو لے کر بازار چلا گیا اس نے دیکھا کہ ایک آدمی نے دو مچھلیاں اٹھائی ہوئی ہیں۔ اس نے پوچھا کہ یہ کتنے میں بیچو گے؟ اسنے کہا کہ ایک دینار میں۔

اس نے اس آدمی سے وہ دو مچھلیاں خرید لیں۔ اور لے کر چلا گیا گھر میں جا کر اس نے جب ان کا پیٹ چاک کیا تو کیا دیکھتا ہے کہ دونوں کے

(۷۹۲۲).....(۱) فی ن حراش

پیٹ میں ایک ایک موتی رکھا ہوا ہے۔اور وہ اتنی قیمتی ہے کہ لوگوں نے اس جیسا دیکھا ہی نہیں ہے۔

(اس نے ایک موتی کو تو چھپالیا) اور ایک موتی کو اس نے بادشاہ کے پاس بیچنے کے لئے بھیجا موتی چونکہ صرف اسی آدمی ہی کے پاس تھا اور کہیں نہیں تھا۔اس لئے اس آدمی نے وہ موتی مہنگے داموں بیچا اس نے کہا کہ میں اس کے بدلے میں تیس خچر پر لادنے کا وزن سونالوں گا بادشاہ نے اتنا سونا اس کو دے کر اس کو خرید لیا۔

بادشاہ نے اس موتی کو جب غور سے دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ موتی اکیلا نہیں ہوسکتا بلکہ اس کے ساتھ ایک مثل اور بھی ہوگا اس کی مثل کو بھی طلب کرو اور مانگو یہ موتیوں کی جوڑی ہوگی۔دوسرا موتی تلاش کرو خواہ اس سے دہری قیمت کے ساتھ ملے۔فرمایا کہ لوگ اس کے پاس آئے اور پوچھا کہ تیرے پاس اس جیسا اور بھی ہے ہم اس سے دوگنی قیمت دیں گے جو پہلے دی ہے اس نے پوچھا کہ واقعی تم لوگ دوگے؟ انہوں نے کہا کہ ہم ضرور دیں گے لہٰذا اس نے اس موتی کا بھائی موتی یعنی اس جیسا دوسرا بھی ان کو دوہری قیمت کے بدلے میں ان کو دے دیا۔(یوں باپ کی خدمت کا صلہ دنیا میں اس کو مل گیا۔)

۷۹۲۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے وہ کہتے ہیں کہ جب ابوموسیٰ اور ابوعامر رسول اللہ کے پاس آئے اور حضور سے بیعت ہوئے اور اسلام لائے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی عورت نے کیا کیا ہے جس نے ایسے ایسے دعویٰ کیا تھا ان لوگوں نے کہا کہ ہم اس کو اس کے اہل میں چھوڑ آئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی مغفرت ہوگئی ہے۔ان لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! وہ کس وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک کیا تھا۔فرمایا کہ اس کی بوڑھی ماں تھی۔ان لوگوں کے پاس ایک ڈرانے والا آیا اور آ کر بتایا کہ آج رات تمہارے اوپر دشمن غارت کرے گا یعنی لوٹ مار کرے گا۔انہوں نے وہاں سے کوچ کرلیا تاکہ وہ اپنی قوم کے سردار کے پاس پہنچ جائیں اور اس عورت کے پاس ماں کو سوار کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی۔لہٰذا اس عورت نے اپنی ماں کو اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا جب یہ تھک جاتی تھی تو اس کو بیٹھا دیتی تھی۔مگر راستہ میں گرم پتھریلی زمین تھی گرم پتھروں پر ضعیف ماں بیٹھ یا لیٹ نہیں سکتی تھی۔لہٰذا یہ اس کو اس طرح لیتی تھی کہ اس کا پیٹ اپنے پیٹ کے ساتھ ملاتی اور اپنی ٹانگیں ماں کی ٹانگوں کے نیچے رکھ دیتی تھی حتیٰ کہ وہ بچ گئی اور نجات پا گئی۔یہ روایت مرسل ہے۔

والدین کا حق:

۷۹۲۵:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی نے اور ابوالقاسم عبدالواحد بن محمد بن نجاد مقری نے کوفے میں دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوجعفر بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عمرو بن حماد نے ان کو خبر دی ایک آدمی نے اس نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ طواف کرنے نکلے انہوں نے وہاں ایک دیہاتی کو دیکھا جس کے ساتھ اس کی ماں بھی تھی اس نے اسے اپنی پیٹھ پر سوار کیا ہوا تھا اور وہ یہ رجز پڑھ رہا تھا اور یوں گنگنا رہا تھا شعر پڑھتے ہوئے جس کا مطلب یہ ہے۔کہ میں اس کی سواری ہوں میں اس سے نفرت نہیں کرتا یا میں اس سے الگ نہیں ہوں گا جس وقت سوار تھک کر پریشان ہوجاتے ہیں میں پریشان نہیں ہوں گا۔میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔اس نے جو مجھے پیٹ میں اٹھایا تھا اور مجھے دودھ پلایا تھا۔وہ اس مدت سے بہت زیادہ تھی۔

انــــا مــــطيتهـــا لاانــفــر

واذا الــركـــاب ذعــرت لا اذعــر

لبیک اللّٰھم لبیک

بما حملتنی ورضتنی اکثر

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوحفص اس کو کہو کہ ہمارے ساتھ طواف میں داخل ہو جائے شاید ہمارے اوپر بھی رحمت نازل ہو جائے کہتے ہیں کہ وہ بھی شامل ہو گیا وہ ماں کو طواف کروار ہا تھا اور وہ یہی شعر کہہ رہا تھا۔

اور حضرت علی اس کو شعر کا جواب دے رہے تھے ان الفاظ میں۔

ان تبرھا فاللّٰہ اشکر

یجزیک بالقلیل الاکثر

اگر تم ماں کے ساتھ نیکی کر رہے ہو تو اللہ تعالیٰ بھی بہت بڑا قدر دان ہے وہ قلیل عمل کے ساتھ کثیر جزا عطا کرے گا۔

۷۹۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ ان کو احمد بن سلمان نے ان کو جعفر بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو شعبہ نے ان کو سعید بن ابو بردہ نے ان کو ان کے والد نے کہ اہل یمن کا ایک آدمی تھا اس نے اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کیا ہوا تھا اور اس کو طواف کروار ہا تھا بیت اللہ کے گرد اور وہ یہ کہہ رہا تھا۔ میں اس کی سواری کا اونٹ ہوں جس کو اپنے سفر کا راستہ بتا دیا گیا ہے اور معلوم ہے (میں ایسی سواری ہوں جس کے سوار پریشان ہو جانے میں میں پریشان نہیں ہوں گا۔) اس نے مجھے اس سے زیادہ ہی اٹھایا تھا۔

انی لھا بعیرھا المدلل

اذا ذعرت رکابھا لم اذعر

وما حملتنی اکثر

اس کے بعد وہ کہنے لگا کیا خیال ہے تیرا میں نے اس کو بدلہ دے دیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ایک بار اس کے آہ بھرنے یا ٹھنڈی سانس لینے کا بھی نہیں۔

۷۹۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو سعید بن عامر ضبعی نے ان کو اسماء بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سعید نے وہ میرے نانا ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یونس بن عبید سے وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی سرکش وظالم ہوتا تھا تو اس کے بارے میں امید کی جاتی تھی کہ شاید وہ نیک ہو جائے اور جب وہ والدین کا نافرمان ہوتا تھا تو اس کے اعمال کے بارے میں ڈرتے تھے۔

بڑے بھائی کا حق مثل والد ہے:

۷۹۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن ابو حامد مقریٔ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان برلسی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو جریر بن حازم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرا سر میرے ہاتھ میں ہے میں نے جا کر ابن سیرین سے پوچھا؟ تو انہوں نے پوچھا کہ کیا تیرے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا تمہارا بڑا بھائی ہے؟ میں نے کہا کہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور تم اس سے قطع تعلق نہ کرو کہتے ہیں کہ میرے اور میرے بھائی جریر بن حازم کے درمیان کوئی بات تھی (یعنی ناراضگی تھی۔)

۷۹۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ حیری نے۔ ان کو ابراہیم بن محمد مروزی نے ان کو علی بن حجر نے ان کو ولید بن مسلم

(۷۹۲۹)...... قال السیوطی فی الجامع الصغیر حدیث ضعیف۔

نے ان کو محمد بن سائب نکری نے ان کو سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑے بھائیوں کا حق ان کے چھوٹے بھائیوں پر ایسے ہوتا ہے جیسے والد کا حق اپنی اولاد پر ہوتا ہے۔

۷۹۳۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو خبر دی عمر بن سنان نے ان کو احمد بن فضل دہقان نے ان کو واقدی نے ان کو عبداللہ بن منیب نے ان کو نعیم بن کثیر بن کلیب جہنی نے ان کو ان کے والد نے وہ صحابی تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھائیوں میں سے بڑا بھائی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔

اور اس کو بھی روایت کیا ہے غیر واقدی کے علاوہ عبداللہ بن منیب سے اور کہا گیا ہے کہ واقدی سے اس نے محمد بن منیب سے۔

فصل:......جس کام میں معصیت نہیں اس میں صلہ رحمی کرنا اگرچہ (صاحب رحم وصاحب رشتہ) کافر ہے

۷۹۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو فاطمہ بنت منذر نے ان کو ان کی دادی اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ خواب میں میری امی آئی تھیں اور وہ جیسے کچھ مانگنا چاہ رہی تھیں کیا میں اسے دے سکتی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں تم ان کے ساتھ اتنی صلہ رحمی کرو۔

اس کو روایت کیا ہے سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے۔

حمیدی وغیرہ نے اس کی مخالفت کی ہے انہوں نے اس کو روایت کیا ہے سفیان سے اس نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے اسماء سے اور ان کی والدہ مشرکہ تھیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

لاینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین. (سورۃ ممتحنہ۔۷)

تمہیں اللہ تعالیٰ منع نہیں کرتا کہ تم نیکی کرو اور (انصاف کرو) ان لوگوں کے ساتھ جو دین میں تم سے نہیں لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے بھی نہیں نکالا۔ بے شک اللہ پسند کرتا ہے انصاف کرنے والوں کو۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن ادریس اور ابواسامہ نے وغیرہ نے ہشام سے اس نے اپنے والد سے اس نے اسماء سے۔

۷۹۳۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو مصعب بن سعد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میرے بارے میں چار آیات نازل ہوئی تھیں۔

انہوں نے ان کو ذکر کیا اور کہا کہ ام سعد نے کہا تھا۔ کیا اللہ نے حکم نہیں فرمایا والدہ کے ساتھ نیکی کرنے کا اور اس کی بات ماننے کا۔ اللہ کی قسم میں نہ تو کھانا کھاؤں گی اور نہ ہی پانی پیوں گی یہاں تک کہ میں مرجاؤں گی ورنہ تم اللہ کے ساتھ کفر کرلو۔ وہ لوگ جب اس کو کھلانے پلانے کی کوشش کرتے تھے تو لکڑی کے ساتھ اس کا منہ کھول کر اس میں کھانا پینا داخل کرتے تھے۔

(۷۹۳۰)......قال فی المجمع (۵۹۷۸)

(۷۹۳۱)......رواہ البخاری (۵۹۷۸)

لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔

(۱)......ووصینا الانسان بوالدیه حسناً. (عنکبوت ۸)

(۲)......وان جاهداک علیٰ ان تشرک بی مالیس لک به علم فلا تطعهما
وصاحبهما فی الدنیا معروفاً (لقمان ۱۵)

(۱)......ہم نے انسان کولازمی حکم دیا ہے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا۔

(۲)......اگروہ تجھے مجبور کریں شرک کرنے پر جس چیز کا تمہیں علم نہیں ہے پس ان کی اطاعت نہ کیجئے اور دنیا میں اچھے طریقے پر ان کی رفاقت کرلیجئے۔

ایمان کا چھپنواں شعبہ

صلہ رحمیاں کرنا

۱۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا فى الارض وتقطعوا ارحامكم. (سورہ محمد آیت ۲۲)

قریب ہے کہ اگر تم حاکم اور ذمہ دار بن جاؤ تو تم زمین میں فساد کرو، اور اپنے رشتے منقطع کرو (قطع رحمیاں کرو)

نوٹ:......ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اگر تم جہاد سے منہ پھیر و یا میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرو تو اس کی نحوست بایں طور سامنے آئے گی کہ تم زمین میں فساد کرو گے اور رشتہ ناتے منقطع کرو گے۔

آیت میں۔قطع ارحام کو فسادفی الارض قرار دیا ہے۔اس کے بعد یعنی فساد فی الارض کی خبر دینے کے بعد اس کے متصل ہی یہ بات بتادی ہے کہ یہ قطع رحمی کرنا ایسا فعل ہے جس کے مرتکب پر اللہ کی لعنت ثابت اور پکی ہوجاتی ہے۔لہٰذا وہ لعنت اس شخص سے یہ قوت سلب کر لیتی ہے کہ وہ اپنی سمع سے اور اپنی بصر سے فائدہ اٹھائے پس وہ شخص اللہ کی دعوت کو سنتا ہے اور اس کی آیات کو دیکھتا ہے اور اس کے دلائل کو دیکھتا ہے مگر وہ دعوۃ الٰہی کی اجابت نہیں کرتا اس کو قبول نہیں کرتا اور حق کی اتباع نہیں کرتا گویا کہ اس نے اللہ کی دعوت و پکار کو سنا ہی نہیں جیسے اللہ کی طرف سے اس کے لئے کوئی بیان واقع ہوا ہی نہیں لہٰذا اس کو وہ لعنت جانور کی مثل یا اس سے بھی بدتر بنا دیتی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا۔

۲. اولئک الذين لعنهم الله فاصمهم واعمى ابصارهم. (محمد، آیت ۲۳)

یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے لعنت کی ہے اور ان کو بہرا کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔

اور دوسرے مقام پر واصل اور قاطع کے بارے میں یعنی صلہ رحمی کرنے والے اور قطع رحمی کرنے والے کے بارے میں ارشاد فرمایا:

۳. انما يتذكر اولوا الالباب الذين يؤمنون بعهدالله ولاينقضون الميثاق.

والذين يصلون ما امر الله به ان يوصل ويخشون ربهم ويخافون سوء الحساب والذين صبروا ابتغآء وجه ربهم واقاموا الصلٰوة وانفقوا مما رزقنٰهم سراً وعلانية ويدرؤن بالحسنة السيئة اولئک لهم عقبى الدار. جنات عدن يدخلونها. الخ (آیات ۱۹ تا ۲۳ سورۃ رعد)

یقینی بات ہے کہ صاحب عقل ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔وہ لوگ۔ ہیں جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور وہ وعدے کو نہیں توڑتے۔ وہی لوگ ہیں جو جوڑتے ہیں اللہ نے جس کے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے ڈرتے رہتے ہیں۔اور وہی لوگ ہیں جو اللہ کی رضا تلاش کرنے کے لئے صبر کرتے ہیں اور وہ نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے اس میں چھپ کر اور ظاہراً بھی خرچ کرتے ہیں اور وہ برائی کو نیکی کے ذریعہ دور کرتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کے لئے عقبیٰ کا گھر ہے ہمیشہ کا باغات میں جن میں وہ داخل ہوں گے۔

۴. والذين ينقضون عهدالله من بعد ميثاقه ويقطعون ماامر الله به ان يوصل ويفسدون فى الارض اولئک لهم اللعنة ولهم سوء الدار. (سورہ رعد آیت ۲۵)

وہ لوگ ہیں جو اللہ کے عہد کو توڑتے ہیں اس کو پکا کرنے کے بعد اور جس کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اسے وہ کاٹتے ہیں (قطع رحمی کرتے ہیں) اور زمین میں وہ فساد کرتے ہیں انہیں کے لئے لعنت ہے اور انہیں کے لئے برا گھر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ملا کر بیان کیا ہے صلہ رحمی کرنے کو (یہ وہی چیز ہے جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے) خشیۃ الٰہی کے ساتھ اور اللہ کے حساب کے خوف کو۔اس کے محارم سے صبر کرنے کو اقامۃ صلوٰۃ کو اداءِ زکوٰۃ کو محض حصول رضائے الٰہی کے لئے اور ان تمام امور کو عقل مندوں کے فعل میں سے قرار دیا ہے۔اس کے بعد اس پر جنت کا وعدہ دیا ہے اور ملائکہ کی زیارت کرنا ان کی اور ان پر سلام بھیجنا اور ان کا ان کی مدح کرنا۔

ان مذکور امور کو ملا کر بیان کرنے کے بعد مندرجہ ذیل کو بھی ملا کر بیان کیا ہے۔

قطع رحمی کرنا اللہ کے عہد کو توڑنا فساد فی الارض کرنا اس کے بعد یہ خبر دی ہے کہ ان سب کے لئے لعنت ہے اور ان کا برا انجام ہے۔لہٰذا ان دونوں طرح کی آیات سے وہ فضیلت ثابت ہوئی ہے۔جو صلۂ رحمی کرنے میں ہے اور وہ بوجھ اور گناہ جو قطع رحمی کرنے میں ہے اور اس مفہوم میں جو آیات واحادیث وارد ہوئی ہیں ان سب کو ابو عبداللہ حلیمی نے ذکر کیا ہے۔

۷۹۳۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی محمد بن عبدالجبار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن کعب قرظی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں بے شک قیامت کے دن رحم کو یعنی رشتہ کو اللہ تعالیٰ ایک زبان عطا کریں گے وہ عرش کے سائے کے نیچے کھڑے ہو کر کہے گا یا رب میں کاٹا گیا تھا یا رب مجھ پر ظلم کیا گیا تھا یا رب میرے ساتھ برائی کی گئی تھی اس کا رب اس کو جواب دے گا۔کیا تو راضی نہیں ہے اگر میں جوڑ دوں اس کو جس نے تجھے جوڑا تھا اور کاٹ دوں اس کو جس نے تجھے کاٹ دیا تھا۔

۷۹۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو معاویہ بن ابومزاد مولیٰ بنو ہاشم نے ان کو حدیث بیان کی ابوحباب سعید بن یسار نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے جب ساری مخلوق کو پیدا کر لیا تو رحم یعنی رشتہ کھڑا ہو گیا اس نے رحمٰن کی کوکھ کو یا دامن کو پکڑ کر عرض کی اُللہ نے فرمایا کہ یہ کیفیت ہے تیری کٹ جانے کی وجہ سے اس نے کہا جی ہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو راضی نہیں کہ میں جوڑوں گا اسے جو تجھے جوڑے گا اور میں کاٹوں گا اسے جو تجھے کاٹے گا؟ اس نے جواب دیا جی ہاں۔اللہ نے فرمایا یہی ہوگا تیرے لئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو تم اگر چاہو۔

فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامكم اولئک الذين لعنهم اللّٰه فاصمهم واعمی ابصارهم افلا يتدبرون القرآن ام علٰی قلوب اقفالها. (محمد۲۲-۲۴)

قریب ہے کہ تم ذمہ دار بن جاؤ اور زمین پر فساد پاؤ اور رشتوں کو کاٹو۔یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے لعنت کی ہے اور ان کو بہرا کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں اندھا کر دیا ہے۔

کیا وہ لوگ قرآن کو غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑھ چکے ہیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ابراہیم بن حمزہ سے اس نے حاتم سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا قتیبہ سے۔

لفظ حِقوٌ کی تحقیق:

حِقوٌ کے لفظی معنی۔کمر یا کوکھ کے ہیں یا تہبند باندھنے کی جگہ۔یا تہبند وغیرہ جب کہ اللہ کی ذات ان تمام نسبتوں سے پاک ہے۔اس لئے

(۷۹۳۴)......رواه البخاری (۴۸۳۰) و (۴۸۳۱) ومسلم (۲۵۵۴) واحمد (۳۳۰/۲)

مصنف نے بعض توجیہات کی میں ملاحظہ فرمائیں۔

قولہ۔فاخذت بحقو الرحمن ۔اس کا معنی ہے کہ اس نے اللہ سے پناہ مانگی اور اللہ کو مضبوط پکڑ لیا۔جیسے عرب کہتے ہیں اپنے محاورے میں۔ تعلقت بظل جناحه۔میں اس کے سایہ بازو سے لٹک گیا۔یعنی اعتصمت به یعنی میں اس کے ساتھ چمٹ گیا۔

اور ایک قول یہ ہے۔حقو ازار و تہبند کو کہتے ہیں اور اللہ کی ازار اس کی عزت ہے اور اس کا مطلب ہے کہ وہ موصوف بالعزت ہے۔لہٰذا رحم نے ٹوٹنے سے اللہ کی عزت کے ساتھ پناہ مانگی تھی۔اور اسی سے پناہ اور عجز کی تھی۔

ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد عرش ہے اس خبر میں یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ رحم و رشتہ عرش کے ساتھ معلق ہے۔

۷۹۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو وکیع نے ان کو معاویہ بن ابومزرد مدنی نے ان کو یزید بن رومان ان کو عروہ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: بے شک رحم عرش کے ساتھ لٹکا ہوا ہے کہتا ہے جو مجھے جوڑے گا اللہ اس کو جوڑے گا اور جو مجھے کاٹے گا اللہ اس کو کاٹے گا۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ سے اس نے وکیع سے۔

رحم و رشتہ کا بروز قیامت کلام:

۷۹۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عمرو بن اسحق بن ابراہیم سکی بخاری نے ان کو صالح بن محمد بغدادی نے ان کو منجاب بن حارث نے ان کو شریک نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ابوالعنبس ثقفی نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک رحم و رشتہ کی بڑی تیز زبان ہوگی قیامت کے دن وہ کہے گا اے اللہ جوڑ تو اس کو جو مجھ کو جوڑے اور کاٹ تو اس کو جو مجھے کاٹے۔

۷۹۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صغانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ اس کو روایت کرتے ہیں فرمایا کہ قیامت کے دن رحم آئے گا عرش کے نیچے اس کا ٹھکانہ ہوگا تیز زبان کے ساتھ کلام کرے گا وہ کہے گا اے اللہ جوڑ تو اس کو جو مجھے جوڑے اور کاٹ تو اس کو جو مجھے کاٹے۔

۷۹۳۷:......مکرر ہے۔اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے معمر سے اس نے ابن طاؤس سے اسی نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔بے شک رحم رشتہ شعبۂ رحمٰن کا قیامت کے دن آئے گا عرش کے نیچے اس کا ڈیرہ ہوگا تیز ترین زبان کے ساتھ کلام کرے گا جس کی طرف وہ وصل کا اشارہ کرے اللہ اس کو وصل عطا کرے گا اور وہ جس کی طرف کاٹنے کا اشارہ کرے گا اللہ اس کو کاٹے گا۔یہ دونوں مرسل روایتیں شاہد ہیں اس موصول روایت کے لئے جو ان سے پہلے گذری ہے۔

۷۹۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابوعثمان سعید بن محمد بن عبدان نے اپنے اصل سے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عصام اصفہانی نے ان کو اسماعیل بن عبدالملک نے خزاز نے ان کو فائد ابوالورقاء نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک رحم (رشتہ) عرش کے ساتھ لٹک جائے گا اور کہے گا اے اللہ جوڑ تو اس کے ساتھ جو مجھ کو جوڑے اور کاٹ تو اس کو جو کاٹے۔

(۷۹۳۵)......رواہ مسلم (۲۵۵۵)

(۷۹۳۶)......إسناده ضعيف في إسناده أبو العنبس الثقفي مقبول.

۷۹۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم نے ان کو ابوتوبہ نے ان کو یزید بن ربیعہ رحبی نے ان کو ابوالاشعث صغانی نے ان کو ابوعثمان صغانی نے ان کو ثوبان نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں عرش کو پکڑ کر کہیں گی اے اللہ بے شک میں تجھ سے مدد چاہتی ہوں پس مجھے توڑا نہ جائے۔اور امانت کہے گی اے اللہ میں تجھ سے مدد چاہتی ہوں کہ مجھ میں خیانت نہ کی جائے اور نعمت کہے گی اے اللہ میں تجھ سے مدد چاہتی ہوں کہ میری ناشکری نہ کی جائے۔

رحیم اور رحمٰن میں نسبت:

۷۹۴۰:.....ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو سعید بن ابومریم نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن اسحٰق قرشی نے ہراۃ میں ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سعید بن حکم بن ابومریم نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو معاویہ بن ابومزرد نے ان کو یزید بن رومان نے ان کو عروہ نے اس کو عائشہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔رحم رحمٰن سے جڑی ہوئی ایک شاخ ہے جو اسکو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو اس کو کاٹے گا میں بھی اس کو کاٹوں گا۔

اور صغانی کی ایک روایت میں کہ رحم اللہ سے وابستہ ایک شاخ ہے جو اس کو ملائے گا میں اس سے ملاؤں گا جو اس کو کاٹے گا میں اس سے کاٹوں گا۔

۷۹۴۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد بن خلی نے ان کو بشر بن شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابودرداء لیثی سے ان کو خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں رحمٰن ہوں میں نے رحم کو (رشتہ کو) پیدا فرمایا اور میں نے اس کا نام اپنے نام ہی سے نکال کر رکھا جو شخص اس کو جوڑ کے رکھے گا میں بھی اس کو جوڑ کر رکھوں گا اور جو شخص کاٹے گا میں بھی اس کو کاٹوں گا۔

ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث معمر سے اور ابن عیینہ سے سند عالی سے کتاب السنن میں باب قسم صدقات میں۔

شیخ حلیمی نے فرمایا فاصل. قولہ اناالرحمٰن (میں رحمٰن ہو) حضور کا یہ فرمانا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے رحم کو پیدا کیا اور اس کا نام کو اپنے نام سے مشتق کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ رحمٰن۔اور رحم دونوں اسم ہیں جو کہ رحمت سے مشتق ہیں۔

اور میں رحمٰن ہوں اس لئے کہ میری رحمت ہر شئی کو احاطہ کر چکی ہے۔اور یہ رحم ہے کیونکہ جوار فی الرحمٰن موجب رحمت ہے جو شخص اس حق کو پہچان لے میں اس کو جزائے خیر دوں گا اور جو اس سے غافل ہو میں اس کو اس خیر سے محروم کر دوں گا۔

جنت کے قریب کرنے والے اعمال:

۷۹۴۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن زیاد نے ان کو اسحاق بن یوسف

(۷۹۳۹).....قال السیوطی فی الجامع الصغیر حدیث ضعیف.

(۷۹۴۰).....رواہ البخاری (۷۹۸۹) ورواہ من حدیث عبداللہ بن عمرو موفوعاً الترمذی (۱۹۲۴) واحمد (۲/۱۶۰) وقال الترمذی: (ھذا حدیث حسن صحیح)

(۷۹۴۱).....إسنادہ صحیح. أخرجہ أبوداود (۱۶۹۴) والترمذی (۱۹۰۷) وأحمد (۱/۱۹۱ و ۱۹۴)

اصفہانی نے ان کو عمرو بن عثمان بن موہب نے ان کو موسیٰ بن طلحہ نے ان کو ابوایوب انصاری نے کہ ایک اعرابی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آیا اس نے اونٹ کی مہار تھام لی اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے ایسی چیز بتایئے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور مجھے جہنم سے دور کر دے؟ فرمایا کہ اللہ کی عبادت کیجئے اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ ٹھہرایئے اور نماز کو قائم کیجئے صلہ رحمی کیجئے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابن نمیری سے اس نے عمرو بن عثمان سے۔

۷۹۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونضر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا موسیٰ بن طلحہ سے اس نے ایوب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم کرو زکوۃ ادا کرو۔ اور صلہ رحمی کرو۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابوالولید سے اس نے شعبہ سے۔

۷۹۴۳۔(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو اسحٰق بن سعید نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ ان کے پاس ایک آدمی آیا۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو اس نے کوئی دور کا رشتہ بتایا۔ انہوں نے اس کے ساتھ نرم بات کی اور فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ اپنے نسبوں کو پہچانا کرو۔ اور اپنے رشتوں کو جوڑ کر رکھا کرو بے شک حال یہ ہے کہ رشتے میں کوئی قرب نہیں رہتا جب رشتہ کاٹ دیا جائے اگر چہ قریبی رشتہ ہو۔ اور رشتے میں کوئی دوری نہیں رہتی جب رشتہ جوڑ دیا جائے اگر چہ وہ رشتہ دور کا ہو۔

بروز قیامت رشتہ اور تعلق کی شہادت:

۷۹۴۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسین قاضی اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو قرادابونوح نے ان کو اسحاق بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں ان کے پاس آدمی آیا اور میں ان کے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے اپنے اور ابن عباس کے درمیان کوئی دور کا رشتہ بتایا کہتے ہیں کہ ابن عباس نے اس کو پہچان لیا اس کے بعد فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہتے اپنے نسبوں کی حفاظت کیا کرو اور اپنے رشتوں کو جوڑ کر رکھا کرو بے شک رشتے میں کوئی دوری نہیں ہوتی جب قریب ہو جائے اگر چہ رشتہ دور کا ہو۔ اور اس میں کچھ قرب نہیں ہوتا جب دوری ہو جائے اگر چہ رشتہ قریبی ہو۔ بے شک ہر رشتہ قیامت کے دن صاحبِ رشتہ کے آگے آئے گا اور صلہ کرنے اور جوڑنے کی شہادت دے گا اگر اس نے جوڑا ہوگا اور توڑنے کی بھی شہادت دے گا اگر اس نے توڑا ہوگا۔

۷۹۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن کازری نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صائغ نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کو محمد بن معن نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا تھا فرماتے تھے جس کو یہ بات پسند ہو کہ اس پر اس کے رزق میں فراخی کر دی جائے اور اس کی موت میں مہلت مل جائے اس کو

(۷۹۴۲)......اخرجه مسلم في كتاب الإيمان (۱۲)

(۷۹۴۳)......اخرجه البخاري (۱۳۹۶) و (۵۹۸۲) و (۵۹۸۳) والنسائي (۱/ ۲۳۴) ومابين القوسين سقط من (ن)

(۷۹۴۳)......مكرر. رواه الحاكم (۱/ ۸۹) و (۴/ ۱۶۱) وقال هنا حديث صحيح على شرط البخاري ولم يخرجه واحد منها ووافقه الذهبي

(۷۹۴۵)......رواه البخاري (۵۹۸۵) عن إبراهيم بن المنذر ولكنه قال: (وأن ينساله في أثره فليصل رحمة)

چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔ (لمبی عمر ملنا مراد ہے۔)
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابراہیم بن منذر سے۔

۷۹۴۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو سعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو ابو عبداللہ بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث بن سعید نے ان کو عقیل بن خالد نے ان کو ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا مجھے خبر دی انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پسند کرے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی زندگی میں برکت ہو اس کو چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔
بخاری نے اس کو ابن بکیر سے روایت کیا ہے۔ اور مسلم نے اس کو عبدالملک سے اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے۔

صلہ رحمی، درازئ عمر اور رزق میں برکت:

۷۹۴۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابو اسحٰق ہمدانی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس کو لمبی زندگی اور رزق میں اضافہ پسند ہو اس کو چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے۔
معمر نے کہا کہ میں نے سنا عطاء خراسانی سے وہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی مثل شیخ حلیمی کا قول۔ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں سے بعض لوگ وہ ہوتے ہیں کہ جب وہ صلہ رحمی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے ان کی زندگی میں متعدد سالوں کے اضافے کا فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ اور اگر وہ قطع رحمی کرتے ہیں تو وہ اس مدت سے کم مدت زندہ رہتے ہیں۔ شیخ نے عمر میں زیادتی کو اس پر محمول کیا ہے اور اس میں مفصل کلام کیا ہے۔ اور ان پر مخفی نہیں ہے کہ دو عددوں میں سے کون ساعدد زندہ رہے گا۔

۷۹۴۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن یحیٰی بن بلال نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو رجاء ھروی نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو حبیب بن ابو ثابت نے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص محبوب رکھتا ہے کہ اس کی عمر میں درازی کی جائے اور اس کے رزق میں فراخی کی جائے۔ اور اس سے بری موت دفع کر دی جائے اور اس کی دعا قبول کی جائے اس کو چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

۷۹۴۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ہے ابو سھل احمد بن محمد بن عبداللہ قطان نے ان کو اسحاق بن خالو یہ واسطی نے ان کو علی بن بحر نے ان کو ہاشم بن یوسف نے ان کو معمر نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں درازی عطا کرے اور اس کے رزق میں فراخی کرے اور اس سے بری موت کو دفع کر دے اس کو چاہئے کہ وہ تقویٰ اختیار کرے اور صلہ رحمی کرے۔
نساء سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو توفیق دیتا ہے اور وہ رات کو عبادت کرتا ہے یہی نساء ہے یہی مہلت و تاخیر ہے اجل میں زیادتی نہیں ہے۔
ایسے ہی فرمایا:

(۷۹۴۶)......رواه البخاری عن ابن بکیر (۵۹۸۶) ومسلم فی البر (۲۱) عن عبدالملک عن أبيه عن جده.

(۷۹۴۸)......فی إسناده محمد بن إسحاق مدلس

(۷۹۴۹)......قال فی المجمع (۱۵۲/۸. ۱۵۳) : (رواه عبدالله بن أحمد والبزار والطبرانی فی الأوسط ورجال البزار رجال الصحیح غیر عاصم بن حمزة وهو ثقة)

سب سے بہتر افراد:

۷۹۵۰:۔۔۔۔۔ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کوعبداللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو ابوالازہر سلیطی نے ان کو عثمان بن سعید مزنی نے اور فضل بن موفق نے ان دونوں نے کہا ان کوخبر دی ہے مسعودی نے ان کو سماک بن حرب نے ان کوعبدالرحمٰن بن عبداللہ نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ڈرواور اپنے رشتوں کو جوڑو۔

۷۹۵۰:۔۔۔۔۔(مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابوحامد احمد بن ابوحلف بن احمد صوفی نے مہرجان میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر محمد بن یزداد بن مسعود نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو یحیٰی بن عبدالحمید نے ان کوشریک نے ان کو ابن سماک بن حرب ان کوعبداللہ بن عمیرہ نے ان کو زوج درہ بنت ابی لعب نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! سب لوگوں سے بہتر کون ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جوان میں سے اپنے رب سے زیادہ ڈرے۔ اوران میں جوسب سے زیادہ صلہ رحمی کرے۔ جوسب سے زیادہ امر بالمعروف کرے اور وہ جوسب سے زیادہ نہی عن المنکر کرے۔

۷۹۵۱:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو محمد بن جبیر بن مطعم نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں قاطع الرحم نہیں جائے گا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

۷۹۵۲:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث بن سعید نے ان کو عقیل بن خالد نے ان کو ابن شہاب نے یہ کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے اس کو حدیث بیان کی ہے۔ کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جنت میں قطع رحمی کرنے والا داخل نہیں ہوگا۔

اوراس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابن بکیر سے۔

رحم عرش کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے:

۷۹۵۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو اسحٰق بن حسن بن میمون نے ان کو ابونعیم نے ان کو فطر نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بے شک رحم عرش کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ ملانے والا صرف وہی نہیں ہوتا جو دوسرے کو اس کے کئے کا بدلہ دے۔ بلکہ جوڑنے والا درحقیقت وہ ہے کہ جب اس کا رشتہ کاٹ دیا جائے تو وہ اس کو دوبارہ جوڑ دے۔

قرابت دار پرخرچ کرنے کی فضیلت:

۷۹۵۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے ان کو محاربی نے ان کو قطن نے ان کو مجاہد نے ان کوعبداللہ بن عمرو نے بس اس نے اس کو ذکر کیا ہے اسی کی مثل اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے۔ جیسے باب الزکوٰۃ میں گذری ہے۔ اور ہم

(۷۹۵۱)۔۔۔۔۔رواه البخاری (۵۹۸۴) عن یحیی بن بکیر ومسلم فی البر (۱۸) وأبوداود (۱۶۹۶) والترمذی (۱۹۰۹) وأحمد (۸۰/۴ و ۸۳ و ۸۴)

(۷۹۵۳) إسناده صحیح. أخرجه بتمامه أحمد (۱۶۳/۲ و ۱۹۳) وروی الشطر الثانی منه البخاری (۵۹۹۱) وأبوداود (۱۶۹۷) والترمذی (۱۹۰۸) وأحمد (۱۹۰/۲)

نے اس کو روایت کیا ہے باب الزکوٰۃ میں وہ جو حضور ﷺ کا قول مروی ہے کہ مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے اور صاحب قرابت پر صدقہ کرنا دو نیک عمل ہیں ایک تو صدقہ ہے اور دوسرے وہ صلہ رحمی بھی ہے اور اسی طرح حضور ﷺ کا یہ قول کہ افضل صدقہ وہ ہے ایسے رشتہ دار پر ہو جو ضرورت مند ہے۔

اور ابوذر کی حدیث میں ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں رشتہ جوڑ کر رکھوں۔ اگر چہ مجھے نظر انداز کیا جائے۔ اور ابوطلحہ کے صدقہ کرنے والی حدیث اور میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام آزاد کرنے والی حدیث اور زینب زوجہ ابن مسعود والی حدیث اور دیگر احادیث بھی ہیں جو صلہ رحمی اور حفظ قرابت پر دلالت کرتی ہیں۔

۷۹۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن جعفر نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو ابوموسیٰ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بے شک میری ایک قرابت داری ہے میں ان کے ساتھ جوڑتا رہتا ہوں اور وہ مجھ سے توڑتے رہتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ نیکی کرتا کرتا رہتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے رہتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ حوصلہ اور بردباری سے کام لیتا ہوں اور وہ مجھ پر جہالت کا ثبوت دیتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر معاملہ درحقیقت ایسے ہی ہے جیسے تم کہہ رہے ہو تو گویا تو ان کو اور تیرے ساتھ اللہ کی طرف سے ہمیشہ ایک مددگار رہے گا جب تک تم اسی حالت پر رہو گے۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ابوموسیٰ سے اور محمد بن بشار سے۔

بہترین اخلاق:

۷۹۵۶:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم بن خراسانی نے بغداد میں ان کو ابوزید نے احمد بن محمد بن طریف نے ان کو خبر دی نعیم بن یعقوب نے ابوالمنتذ سے ان کو ان کے والد نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو حارث نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا کیا میں تجھے پہلے اور پچھلے لوگوں کے بہترین اخلاق کے بارے میں رہنمائی نہ کروں؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ اس کو عطا کیجئے جو آپ کو محروم رکھے اور اس کو معاف کیجئے جو آپ کے اوپر ظلم وزیادتی کرے اور اس کے ساتھ تعلق جوڑیے جو آپ سے منقطع کرے۔

درگزر کرنا اور تعلق جوڑنا:

۷۹۵۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن سلمان نجار نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان نے ان کو حسن بن یونس زاہد نے بغداد میں ان کو جعفر بن ابوعثمان نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے ساتھ تعلق جوڑیئے جو تم سے منقطع کرے اور اس سے درگذر کیجئے جو آپ کے اوپر ظلم کرے۔ ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ کیا میرے والدین کے ساتھ نیکی کرنا ان کی موت کے بعد بھی کچھ باقی رہ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں ان دونوں کے لئے استغفار کرنا اور ان کی وصیت پوری کرنا اور صلہ رحمی کرنا اس رشتہ کی جو صرف والدین کی طرف سے ہے۔

۷۹۵۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ایک آدمی سے اس نے عکرمہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا وصل اور ملاپ یہ نہیں ہے کہ جو تجھ سے

(۷۹۵۵)......رواہ مسلم فی البر (۲۲) واحمد (۲/ ۳۰۰ و ۴۱۲ و ۴۸۴)

(۷۹۵۶)......فی إسناده نعیم بن یعقوب قال العقیلی لایتباع علی حدیثه

جوڑے تو بھی اس کے ساتھ جوڑ لے۔ یہ تو بدلہ ہوا بلکہ جوڑ نا تو یہ ہے کہ جو تجھ سے تعلق قطع کرے تم اس کے ساتھ جوڑو۔

تعلق جوڑنا عمر درازی کا سبب ہے

۷۹۵۹:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے ان کو محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا میں نے جلدی سے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ یا یوں کہا تھا کہ انہوں نے جلدی کی اور میرا ہاتھ تھام لیا اور مجھ سے فرمانے لگے اے عقبہ کیا میں تجھے دنیا اور آخرت کے بہترین اخلاق کے بارے میں نہ بتلا دوں؟ جو تجھ سے کاٹے اس کے ساتھ جوڑیئے اور جو تجھے محروم کرے اس کو عطا کیجئے۔ اور تجھ پر ظلم کرے اس سے درگذر کیجئے۔

خبردار جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر میں درازی کی جائے اور اس کے رزق میں فراخی کی جائے وہ صاحبِ قرابت لوگوں سے جوڑ پیدا کرے۔

اس کو روایت کیا ہے ابن وہب نے یحییٰ بن ایوب سے اس نے عبیداللہ بن زبیر سے اس نے قاسم سے۔

قطع رحمی اور ظلم کرنے کی سزا:

۷۹۶۰:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد بن ابی عثمان زاہد سے اس نے ابوسہل بن بشر بن احمد تمیمی سے اس نے محمد بن یحییٰ بن سلیمان مروزی سے اس نے عاصم بن علی سے اس نے شعبہ سے اس نے عیینہ بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوبکرہ ثقفی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ نہیں کوئی گناہ جو اس قابل ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب کو دنیا میں سزا دینے میں جلدی کرے باوجود یکہ وہ اس کا گناہ اس کے لئے آخرت میں بھی جمع رہے (یعنی آخرت میں بھی اس کی سزا موجود رہے) مگر وہ قطع رحمی کرنا اور ظلم کرنا ہے۔ (یا زنا کرنا)

۷۹۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان غزال نے اور ابوالحسین قطان نے اور ابومحمد عسکری نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو حجاج بن ارطات نے ان کو محمد بن عبدالعزیز وارسی نے ان کو مولیٰ ابوبکرہ نے ان کو ابوبکرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو گناہ ایسے ہیں جن کی سزا دینے میں جلدی کی جاتی ہے اور وہ معاف نہیں کئے جاتے ظلم اور قطع رحمی۔

۷۹۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو ابوحماد اسلمی نے ان کو عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ کے حلقے میں عرفہ کی شام کے وقت حضور نے مجھ سے فرمایا کسی آدمی کے لئے حلال نہیں ہے جس نے شام کی ہے درانحالانکہ وہ قطع رحمی کرنے والا ہے مگر وہ ہم سے اٹھ جائے۔ ایک آدمی کے سوا کوئی نہیں اٹھا جو حلقہ رسول کے آخر میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ سیدھا اپنی خالہ کے پاس گیا اور اس کو یہ بات بتائی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ جب خالہ نے اس سے پوچھا کہ اس وقت تم کیسے آئے ہو۔ اس کے بعد وہ شخص واپس آیا اور اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے تم ہی صرف مجلس سے اٹھے ہو؟ اس نے حضور کو وہ بات بتائی جو اس نے اپنی خالہ سے کہی تھی اور جو خالہ نے اس سے کہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ تم بیٹھے رہو تم نے اچھا کیا۔ خبردار بے شک اس قوم پر رحمت نازل نہیں ہوتی جن میں قطع رحمی کرنے والا ہو۔

(۷۹۶۲)......(۱) فی ن (دایم)

قطع رحمی کرنے والے کے اعمال آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتے ہیں

۷۹۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو قدامہ بن موسی نے ان کو ابن دینار نے کہ حضرت کعب الاحبار ایک دن جامع مسجد دمشق میں بیٹھے وعظ فرما رہے تھے حتیٰ کہ جب وہ فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ ہم لوگ دعا کرنا چاہتے ہیں جو شخص تم میں سے اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور آخرت کے ساتھ اور وہ قاطع رحم بھی ہے وہ ہم لوگوں میں سے اٹھ کر چلا جائے لوگوں میں سے ایک آدمی اٹھ کر چلا گیا اور وہ اپنی پھوپھی کے پاس گیا اس کے اور پھوپھی کے درمیان قطع تعلق تھا اس کے پاس جا کر اس سے صلح کر لی پھوپھی نے پوچھا کہ تم کیا دیکھ کر آئے ہو۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت کعب سے سنا وہ ایسے ایسے فرما رہے تھے اور حضرت کعب نے فرمایا کہ ہر جمعرات اور پیر کو لوگوں کے اعمال اللہ کے ہاں پیش کئے جاتے ہیں سوائے قطع رحمی کرنے والے کے کہ اس کے اعمال آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتے ہیں۔

۷۹۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کے بعد ایک حلقے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمانے لگے کہ میں قطع رحمی کرنے والے کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ وہ ہم لوگوں میں سے اٹھ جائے ہم اپنے رب سے دعا کرنا چاہتے ہیں اور بے شک آسمان کے دروازے قطع رحمی کرنے والے کے آگے کانپ جاتے ہیں۔

۷۹۶۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو سالم بن شیخ نے بصرہ میں ان کو خبر دی خزرج بن عثمان نے ابوایوب مولیٰ عثمان بن عفان سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شب جمعہ میں اعمال پیش ہوتے ہیں اس میں کسی قطع رحمی کرنے والے کے اعمال نہیں اٹھائے جاتے۔

اور اسی اسناد کے ساتھ راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص کسی کی میراث کاٹ کھائے جس میراث کو اللہ نے مقرر کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس شخص سے جنت کی میراث کاٹ لیں گے۔

۷۹۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن منادی نے ان کو یونس بن محمد مؤدب نے ان کو خزرج نے ان کو ابوایوب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ خمیس کی شام یعنی شب جمعہ کو تشریف لائے لوگ ان کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھ گئے۔ وہ فرمانے لگے کہ میں ہر قطع رحمی کرنے والے کو تکلیف دوں گا کہ وہ ہمارے ہاں سے اٹھ جائے۔ کہتے ہیں کہ ایک نوجوان اٹھ کر چلا گیا اور وہ سیدھا اپنی پھوپھی کے پاس گیا۔ جس نے کئی سال سے اس سے قسم کھا رکھی تھی۔ اس نے جا کر پھوپھی کو سلام کیا۔ اس نے پوچھا کہ اے بھتیجے تم کیسے آئے ہو؟ اس نے بتلایا کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حلقے میں بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ہر قطع رحمی کرنے والے شخص کو قسم دیتا ہوں کہ وہ ہمارے ہاں سے اٹھ کر چلا جائے۔ یہاں تک کہ تیسری بار کہا: اب اس شخص کی پھوپھی نے کہا کہ تم جاؤ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور جا کر ان سے ان کی وجہ معلوم کرو۔ چنانچہ وہ واپس گیا اور جا کر پوچھا اور پھوپھی کے پاس جانے والی بات بتائی۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے۔

بے شک اولاد آدم کے اعمال ہر جمعرات کو پیش ہوتے ہیں۔

یعنی شب جمعہ میں۔ مگر قطع رحمی کرنے والے کا کوئی عمل بھی قبول نہیں کیا جاتا۔

(۷۹۶۶)......قال فی المجمع (۱۵۱/۸) : (رواہ احمد ورجالہ ثقات)

قطع رحمی کرنے والے پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نگاہ نہیں فرماتے:

۷۹۶۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان فارسی نے ان کو ابوموسیٰ عمران بن ہارون ریاح نے۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالحکیم مصری نے ان کو عمران بن ابوعمران نے ان کو سلیمان بن حبان نے ان کو داؤد بن ابی ہند نے ان کو شعبی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل بسنے والی کچھ اقوام کو زندگی دیتے ہیں اور ان کے کثیر مال بناتے ہیں اور ان کی طرف اللہ نے ایک بار بھی نہیں دیکھا جب سے ان کو پیدا کیا ہے بوجہ ان کے ساتھ بغض رکھنے کے کہا گیا کہ ایسا کیوں ہے یا رسول اللہ؟ اور روایت فارسی میں ہے کہ کہا گیا کیسے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ بوجہ ان کے صلہ رحمی کو ضائع کرنے کے۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوذر عبداللہ بن احمد بن محمد ہروی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابواسحق ابراہیم بن احمد مستملی نے بلخ میں ان کو ابوعبداللہ محمد بن محمد عطار نے ان کو ابونشیط محمد بن ہارون نے رملہ میں ان کو ابوخالد احمر نے اور وہ سلیمان بن حیان ہیں ان کو خبر دی داؤد نے۔ اس نے اسے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے سوائے اس کے اس نے کہا: کہا گیا یہ کیسے ہوسکتا ہے یا رسول اللہ؟ جیسے روایت فارسی میں ہے۔

صلہ رحمی کے ذریعہ رزق جاری ہوتا ہے:

۷۹۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حمدان الحلاب نے ان کو محمد بن عبدہ مصیصی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو سفیان ثوری نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے ابوقتیبہ سالم بن فضل آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو احمد بن زنجویہ نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ابن عیاش نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ وصافی نے ان کو عصاء بن ابی رباح نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک کسی گھر والے جب آپس میں جوڑ پیدا کرتے ہیں (یعنی صلہ رحمی کرتے ہیں) تو ان کا رزق جاری کردیا جاتا ہے اور وہ اللہ کی حفاظت میں ہوجاتے ہیں۔

اور مصیصی کی ایک روایت میں ہے کہ وہ لوگ رحمٰن کی ہتھیلی میں ہوتے ہیں۔

اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے ساتھ اسماعیل بن عیاش کا تفرد ہے ثوری سے اور کہا احمد نے کہ وصل کیا ہے اس کو ہشام بن عمار نے اس سے۔

صلہ رحمی اور حسن اخلاق گھروں کو آباد کرنے اور عمروں میں اضافہ کا سبب ہیں:

۷۹۶۹:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو ہاشم بن ابراہیم بن ہشام نے ان کو محمد بن رافع نے ان کو عبدالصمد نے ان کو عبدالوارث نے ان کو محمد بن بہرام نے ان کو عبدالرحمٰن بن قاسم نے ان کو قاسم نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلہ رحمی اور حسن اخلاق گھروں کو آباد کرتے ہیں اور عمروں میں اضافہ کرتے ہیں۔

صلہ رحمی مال میں زیادتی کا سبب ہے:

۷۹۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معین سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوقطن نے ان کو یونس نے ان کو ابوالبختری نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا جو شخص اپنے رب سے

(۷۹۶۷)...... قال فی المجمع (۸/۱۵۲): (رواه الطبرانی وإسناده حسن)

(۱) کذا بالمخطوط وفی مجمع الزوائد (۸/۱۵۲): (قال لتضیعهم أرحامهم) وهو الصواب.

(۷۹۶۸)......قال السیوطی فی الجامع الصغیر: أخرجه ابن عدی فی الکامل وابن عساکر کلاهما عن ابن عباس وقال حدیث ضعیف.

(۷۹۶۹)......(۱) فی ن (هاشم)

ذکره السیوطی فی الجامع الصغیر وعزاه لأحمد فی مسنده وللبیهقی فی الشعب کلاهما عن عائشة وقال حدیث صحیح

ڈرتا رہا اور صلہ رحمی کرتا رہا اس کی عمر میں درازی ہوگی اور اس کا مال زیادہ ہوگا اور اس کے گھر والے اس سے محبت کریں گے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے یا ابوالبختری سے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! یحییٰ کہتے ہیں کہ ابوالبختری کا نام مغراء ہے اور وہ صاحب علی نہیں ہیں۔

۷۹۷۱:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابوبکر بن جب نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو ایوب بن سلیمان بن بلال نے ان کو ابوبکر بن ابواویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ابن علاقہ نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو یحییٰ بن ابی الکثیر یمامی نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ثواب کے اعتبار سے زیادہ عجلت والی طاعت صلہ رحمی ہے یہاں تک کہ ایک گھر والے اپنے مالوں میں اضافہ پاتے ہیں اور ان کی اپنی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے جب صلہ رحمی کرتے ہیں۔ اور بے شک گرفت و پکڑ کے اعتبار سے سب سے زیادہ جلدی والا گناہ ظلم و بدکاری اور جھوٹی قسم ہے جو مال کو بھی لے ڈوبتے ہیں۔ اور رحم کو بے اولاد کر دیتے ہیں اور گھروں کو ویران کرتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: اس میں اہل علم نے یحییٰ پر اختلاف کیا ہے۔ ایک قول ہے کہ اسی مذکور کی طرح ہے۔ اور دوسرا قول ہے کہ یحییٰ سے وہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور تیسرا قول ہے کہ ابوہریرہ سے منقطع روایت کے طور پر مروی ہے اور یہ بات زیادہ صحیح ہے۔

صلہ رحمی کے ذریعہ تسکین حاصل کرنا:

۷۹۷۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حمد نے ابیوردی نے ان کو حسن بن حبیب عبدی نے ان کو مجمع بن یحییٰ نے ان کو سوید بن عامر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رشتوں کو تازہ رکھو اگر چہ سلام کے ساتھ ہو۔ اور اس کا معنیٰ ہے کہ اپنے رشتوں میں صلہ رحمی رکھو گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صلہ رحمی کرنے کو تشبیہ دی ہے پانی کے ذریعے حرارت کو تسکین دینے کے ساتھ۔
اور شیخ حلیمی نے اس کو حکایۃً عن غیرہ کہا ہے۔

سلام کے ذریعہ رشتوں کا تر و تازہ رکھنا:

۷۹۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ہیثم بن خارجہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن مساور جوہری نے ان کو ہیثم بن خارجہ ابو احمد نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو مجمع بن جاریہ نے ان کو ان کے چچا نے اس کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رشتوں کو تر و تازہ رکھو اگر چہ سلام کے ذریعہ۔ احمد بن عبید نے کہا ان کے چچا یزید بن جاریہ ہیں۔

قسموں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو نشانہ بنانے کی ممانعت:

۷۹۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ اس کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں کہ:

ولاتجعلوا اللّٰہ عرضۃ لایمانکم

اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ مت بناؤ۔

(۷۹۷۱)......قال فی المجمع (۱۸۰/۴) : (رواہ الطبرانی فی الأوسط وفیہ أبوالدھماء الأصعب وثقہ النفیدی وضعفہ ابن حبان)

(۷۹۷۲)......قال الھیثمی فی المجمع (۱۵۲/۸۷) : (رواہ البزار وفیہ یزید بن عبداللہ بن البراء الغنوی وھو ضعیف)

یعنی اللہ تعالیٰ کی تعظیم کم نہ کرو یہ کہہ کر کہ تم میں سے کوئی یوں کہے میں قسم کھاتا ہوں اللہ کی کہ میں صلہ رحمی نہیں کروں گا۔ اور نہ ہی کوئی خیر صلاح کا کام کروں گا نہ ہی اپنے مال میں سے صدقہ کروں گا بلکہ اپنی ایسی قسم کا انکار کر دیجئے اور جس بات کو نہ کرنے کی قسم کھالی ہے اس کو عملاً کر لیجئے یہ حضرت قتادہ کا قول ہے۔

۷۹۷۴:.....(مکرر ہے) ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابوالصیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو خبر دی ہے اسامہ بن زید لیثی نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو سراقہ بن مالک بن جعشم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے کنبے قبیلے کا دفاع کرے۔ جب تک وہ گناہ نہ کرے۔

۷۹۷۵:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ابوعلی حسین بن محمد زیاد نے ان کو محمد بن عباد مکی نے ان کو ابو سعید مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابو یحییٰ سحبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو خالد بن عبداللہ مدلجی نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے کہ جو اپنے کنبے قبیلہ کا دفاع کرنے والا ہو جب تک کوئی گناہ نہ کرے۔

ابوعلی نے کہا کہ میں کسی ایک کو نہیں جانتا جس نے اس حدیث کے بارے میں کہا ہو خالد بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوسعید سے۔

امام احمد نے فرمایا: تحقیق شمار کیا ہے ابن ابی عاصم نے خالد کو صحابہ کرام میں سے حالانکہ ان کی صحابیت ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

(۷۹۷۴)..... مکرر. إسناده ضعيف. رواه أبو داوٗد (۵۱۲۰) وفي إسناده أيوب بن سويد الرملي : قال أحمد : ضعيف وقال ابن معين : ليس بشيء يسرق الأحاديث وقال النسائي : ليس بثقة وقال أبو حاتم لين الحديث وقال ابن حبان في الثقات كان ردی الحفظ يخطيء وقال البخاري يتكلمون فيه.

ایمان کا ستاونواں

شعبہ حسنِ خلق کا باب ہے

غصے کو دبانا، عاجزی و نرمی کرنا اور تواضع کرنا بھی اس میں داخل ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حسن خلق کا معنی ہے نفس کی سلامتی سب سے زیادہ نرم اور سب سے زیادہ اچھے اور محمود افعال کی طرف۔ یہ کبھی تو ذات الٰہی میں ہوتا ہے اور کبھی لوگوں کے مابین میں ہوتا ہے۔

اور وہ ذات الٰہی میں اس طرح ہوتا ہے کہ بندہ اللہ کے اوامر و نواہی کے بارے میں شرح صدر رکھتا ہو، جو اس پر فرض ہے وہ اس کو بطیب خاطر ادا کرے اس کی طرف پورے میلان و رجحان کے ساتھ۔ اور جو چیز اس پر حرام ہے اس سے بھی بطیب خاطر بڑی فراخدلی کے ساتھ رک جائے اس سے گھٹ کر اور تنگدل ہو کر نہیں۔ اور خیر کے نفلی کاموں میں رغبت رکھے اور بہت سارے جائز اور مباح امور کو لوجہ اللہ ترک کر دے جب وہ یہ دیکھے کہ ان چیزوں کا ترک کرنا ان کے کرنے کے مقابلے میں عبدیت الٰہی کے قریب تر ہے۔ بخوشی معاملات کرنے میں اپنے حقوق کو قربان کرے۔

لوگوں سے ان کا مطالبہ وتقاضا نہ کرے جب کہ وہ خود دوسروں کے وہ حقوق جو اس پر لازم ہوں وہ پورے پورے ادا کرے۔ (یہاں تک اپنے حقوق قربان کرے کہ) اگر خود بیمار ہو جائے اور دوسرا اس کی عیادت نہ کرے یا یہ شخص سفر سے آئے اور اس کو کوئی ملنے نہ آئے یا اگر کسی کو سلام کرے اور وہ اس کو جواب نہ دے یا یہ کسی کا مہمان بنے اور وہ ضیافت نہ دے اور اس کا اکرام نہ کرے یا یہ کسی سے سفارش کرے اور وہ نہ مانے یا یہ کسی پر احسان کرے اور وہ اس کا شکریہ ادا نہ کرے یا کچھ لوگوں کے پاس جائے اور وہ لوگ اس کو ٹھکانہ نہ دیں یا یہ کسی سے بات کرے اور وہ اس کی بات سننے کے لئے خاموشی اختیار نہ کرے یا دوست کو ملنے کی اجازت چاہے مگر وہ اجازت نہ دے یا کسی سے رشتہ مانگے اور وہ انکار کر دے تو یہ شخص ان تمام امور میں اور تمام معاملات میں کسی بات کو برا نہ مانے یا مثلاً قرض میں مہلت مانگے اور آگے والا مہلت نہ دے یا قرض میں کمی کی درخواست کرے اور وہ کم نہ کرے اور اسی کی مثل دیگر معاملات تو یہ شخص اپنے تمام حقوق کی قربانی دے دے۔ مگر نہ ہی اس پر ناراض ہو نہ ہی اس کو برا مانے نہ ہی اس پر گرفت کرے ان امور اور حالات میں سے کسی حالت پر بھی۔ اور کسی طرح بھی اپنے دل میں یہ خیال نہ لائے کہ دوسرے نے ایسا کر کے اس پر ظلم کیا ہے یا اس سے نفرت کی ہے بلکہ یہ شخص جب اپنے مدمقابل کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنے یا ویسا ہی بدلہ کرنے کی قدرت پالے تو یہ اپنے حریف کے ساتھ نہ ہی زیادتی کرے نہ ہی ویسا سلوک کر کے مذکورہ امور کا بدلہ لے بلکہ اس سب کچھ کے بدلے میں یہ ایسا سلوک کرے جو مقابل کے سلوک اور رویے سے احسن اور افضل ہو اور بر وتقویٰ کے قریب تر ہو اور اس چیز کے زیادہ لائق ہو جس کی تعریف کی جائے اور اس کے سلوک کو پسند کیا جائے بلکہ جو چیز اس پر لازم ہو اخلاقاً اس کو ایسے ادا کرے جیسے اپنے حقوق کو وصول کر رہا ہو مثلاً جب کوئی مسلمان بھائی بیمار ہو جائے تو یہ اس کی طبع پرسی کرے اور اگر وہ کوئی جائز سفارش کرے تو یہ پوری کرے اور اگر وہ اس سے قرض میں مہلت مانگے تو اس کو مہلت دے۔ اور اگر وہ کسی معاملے میں اس کی مدد کا محتاج ہو تو یہ اس کی مدد کرے۔ اور اگر وہ خرید و فروخت میں کچھ رعایت مانگے تو اس کو رعایت دے۔ یہ نہ دیکھے کہ سامنے والے نے اس کے ساتھ کب کیسا معاملہ کیا تھا اس سے پہلے۔ اور یہ بھی نہ دیکھے کہ وہ لوگوں کے ساتھ کیسا معاملہ کرتا ہے بلکہ جو معاملہ احسن ہو اس کو اپنا امام اور پیشوا بنا لے اور اسی رخ پر چلے اور اپنے مسلم بھائی کی مخالفت نہ کرے۔

اور حسن خلق کبھی تو فطری اور عطائی ہوتا ہے اور طبیعت میں ودیعت ہوتا ہے اور کبھی کسبی ہوتا ہے اپنی کوشش سے اس کو اختیار کیا جاتا ہے جس

شخص کی جبلت اور فطرت میں اس میں سے کچھ اصل ہو اس کے لئے اس کا اکتساب ہی صحیح ہے بلکہ اپنے اکتساب کو اس جوہر کے ساتھ ملا کر جو طبیعت میں ودیعت ہے حسن خلق میں اور اضافہ کرے۔

جب کہ یہ بات عادۃً سب کو معلوم ہے کہ صاحب رائے جب عقل مندوں کے ساتھ ہم نشینی کرتا ہے تو عقل وفراست میں اضافہ کرتا ہے۔ اور عالم جب علماء کے ساتھ میل جول رکھتا ہے تو اس کے علم میں اضافہ ہوتا ہے اسی طرح صالح اور عاقل صلحاء اور عقلاء کی صحبت اختیار کر کے عقل وصلاح کو زیادہ کرتا ہے تو اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ خلق جمیل کا مالک بھی اپنے حسن خلق میں اضافہ کرے گا جب اخلاق حسینہ سے آراستہ لوگوں کے ساتھ صحبت وہم نشینی اختیار کرے گا اور توفیق ارزانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

۷۹۷۶:.....ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابویحییٰ بن ابومسرہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق خزاعی نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبداللہ بن احمد بن ابومسرہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو سعید بن ابی ایوب نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابن عجلان نے قعقاع بن حکیم سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہو۔

ایک روایت میں ابن اعرابی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کامل ترین ایمان:

۷۹۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن ابراہیم اشنانی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن ایوب نے ان کو ابن عجلان نے ان کو قعقاع بن حکیم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مؤمنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں سے اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو، ابن عجلان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تاکہ نیک اخلاق وعادات کی تکمیل کروں۔ مرسل کیا ہے یحییٰ بن ایوب نے اس کے آخر کو۔

۷۹۷۸:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اکو ابوعمر بن مطر نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو سعید بن منصور نے۔ اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے۔ ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حاکم یحییٰ بن منصور نے ان کو ابوالمثنی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو قعقاع نے ان کو صالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تاکہ میں صالح اخلاق کو مکمل کروں۔

اور ایک روایت میں ہے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابن عجلان نے۔

(۷۹۷۶)......صحيح. رواه أبوداؤد (۴۶۸۲) وأحمد (۲/۵۲۷) والدارمی (۲/۳۲۳) والبزار فی كشف الأستار (۳۴) ورواه أحمد (۲/۲۵۰ و ۴۷۲) وابن حبان (۶/۱۸۸) وزادا (وخيارهم خيارهم لنسائهم) ورواه أحمد (۶/۴۷ و ۹۹) للفظ (إن من أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً وألطفهم بأهله)

(۷۹۷۸)......إسناده حسن. أخرجه البخاری فی الأدب المفرد (۲۷۳) والحاكم (۲/۶۱۳) من طريق محمد بن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن أبی صالح السمان عن أبی هريرة مرفوعاً.

[illegible]كم: (هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه) ووافقه الذهبی وابن عجلان إنما أخرجه له مسلم مقروناً.

محاسن اخلاق:

۷۹۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب نے اپنی اصل کتاب سے اور ابوسعید بن ابی عمرو نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو یعقوب بن ابی یعقوب عدل اصفہانی نے ان کو زاہر بن نوح اھوازی نے ان کو عمر بن ابراہیم بن خالد نے ان کو یوسف بن محمد بن منکدر نے ان کو ان کے والد نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اخلاق خوبیوں کے ساتھ اور محاسن اخلاقی کے کمال کے ساتھ۔ اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۷۹۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوحسین نے مکحول سے اس نے شہر بن حوشب سے کہ کہا یزید نے میں اس کو نہیں جانتا مگر عبدالرحمٰن بن غنم سے اس نے معاذ بن جبل سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں ایسا آدمی ہوں جو اپنی تعریف کو پسند کرتا ہے میں پسند کرتا ہوں کہ میری تعریف کی جائے۔ گویا وہ اپنے نفس کے بارے میں ڈرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ تجھے کیا چیز مانع ہے اس سے کہ زندگی گذارے اس حال میں کہ تیری تعریف ہو اور تو مرے تو فقیر ہو سوائے اس کے نہیں کہ میں محاسن اخلاق پر پیدا کیا گیا ہوں۔

۷۹۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن حسب نے ان کو محمد بن احمد بن یزید بن ابی العوام نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابومحمد حاجب بن احمد طوسی نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک مؤمنوں میں سے کامل ترین ایمان والے ان میں سے اچھے اخلاق والے ہیں اور تم میں سے اچھے وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ اچھے ہوں۔

اور عبدالخالق کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۷۹۸۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو خبر دی محمد نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو خبر دی سعید بن عامر نے ان کو خبر دی محمد نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مذکورہ حدیث کی مثل۔

۷۹۸۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالعزیز بن یحییٰ نے ان کو محمد یعنی ابن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو حارث بن عبدالرحمٰن بن مغیرہ نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

بے شک مؤمنوں میں سے کامل ترین ایمان والے ان میں سے اچھے اخلاق والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ نے کہا اور وہ محمد بن یحییٰ ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ دونوں محفوظ ہوں گے ابوہریرہؓ سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

۷۹۸۳:......(مکرر ہے)وہ حدیث حدتا کید کرتی ہے اس کی جو کچھ کہا ہے محمد بن یحییٰ نے وہ مرسل ہے ابوقلابہ کی سیدہ عائشہ سے۔

ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو علی بن عبدالعزیز قعنبی نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو

(۷۹۸۱)......راجع (۷۹۷۶)

خالد حذاء نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کامل ترین ایمان والے مؤمنوں میں سے ہو وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور جو اپنے گھر والوں کے ساتھ زیادہ شفیق ہیں۔ تحقیق روایت کیا ہے یعقوب بن ابو عباد نے ابن عیینہ سے اس نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوسعید خدری سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ایمان کے اعتبار سے کامل ترین مؤمن اچھے اخلاق والے ہیں جو متفق اخلاق والے ہیں جو محبت کرتے ہیں اچھے اور محبت سکھلاتے ہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے جو نہ خود محبت کرتا ہے نہ الفت دیتا ہے۔

بہترین شخص وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو:

۷۹۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن عبداللہ بیہقی نے ان کو احمد بن حسین نے خسروگردی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو یعقوب بن ابوعباد نے ان کو ابن عیینہ نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اس روایت میں یعقوب اس اسناد کے ساتھ متفرد ہے۔

۷۹۸۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بن بختری نے ان کو محمد بن عبیداللہ منادی نے ان کو وہب بن جریر نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے شعبہ نے اعمش سے ان کو ابووائل نے مسروق سے ان کو عبداللہ بن عمرو نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بیہودہ گوئی کرتے تھے نہ ہی گالی و بکواس کرتے تھے۔ بلکہ آپ یہ فرماتے تھے کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو تم میں سے اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو۔ اور ابن وہب کی ایک روایت میں ہے بے شک تم میں سے میرے نزدیک پسندیدہ شخص وہ ہے جو تم میں سے اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھا ہو۔ اور ابن وہب کی ایک روایت میں ہے بے شک میرے نزدیک تم میں سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے تم میں سے اچھا ہو۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابن عمرو سے۔ اور بخاری و مسلم دونوں نے اس کو روایت کیا ہے کئی طریقوں سے اعمش سے ابوعمر حوضی کے الفاظ کے مطابق۔ اور اس کو روایت کیا ہے سلیمان بن حرب نے اور عمرو بن مرزوق نے شعبہ سے وہب بن جریر کی حدیث کے الفاظ کے مطابق۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابومسلم نے ان کو سلیمان نے اور کہا دوسرے نے کہ مروی ہے اعمش سے انہوں نے بھی اسے ذکر کیا ہے۔

۷۹۸۶:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن الهاد نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں تمہیں خبر دوں اس کے بارے جو تم میں سے میرے نزدیک محبوب ہے اور ہم نشینی کے اعتبار سے مجھ سے قریب تر ہوگا قیامت کے دن؟ لوگ خاموش ہو گئے آپ نے اپنے الفاظ دو یا تین بار دہرائے۔ اس کے بعد لوگوں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو تم میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہو۔

۷۹۸۷:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عمران بن موسیٰ سختیانی نے ان کو سفیان براء بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن شقیق نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کو تم میں سے بہتر لوگوں

(۷۹۸۵)......أخرجه البخاری (۳۵۵۹) و (۳۷۵۹) و (۶۰۲۹) ومسلم (۲۳۲۱) والترمذی (۱۹۷۵) وأحمد (۱۶۱/۲ و ۱۸۹ و ۱۹۳)
وقال أبوعیسی: (هذا حدیث حسن صحیح)

(۷۹۸۶)......راجع التخریج للحدیث السابق.

کے بارے میں خبر دے دوں یعنی جو تم میں سے اچھے اخلاق والے ہیں۔ کیا میں تمہیں خبر دوں اس امت کے بدتر لوگوں کے بارے میں وہ لوگ ہیں جو گندے بکھرے بالوں والے، بیہودہ بکواس کرنے والے ہیں۔

۷۹۸۸:......ہمیں خبر دی ہے احمد بن محمد صوفی ہروی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسین بن عبداللہ قطان نے ان کو ابراہیم بن سعید جوہری نے ان کو ابو عامر نے ان کو زمعہ بن صالح نے ان کو سلمہ بن وھرام نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو تم میں سے اخلاق کے اعتبار سے اچھے ہیں۔ نرم عادات کے مالک ہیں یا بہادر وسخی ہوں یا مہمان نواز ہوں۔ اور بے شک تم میں سے بدترین لوگ وہ ہیں جو گندے میلے بکواس کرنے والے بیہودہ مذاق کرنے والے ہوں۔ زیادہ بولنے اور بکواس کرنے والے ہوں۔

۷۹۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوالحسین بن بشران نے اور ابو محمد سکری نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو دراز نے۔ دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے سعدان بن نصر نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو داؤد بن ابی ہند نے ان کو مکحول نے ان کو ابوثعلبہ خشنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لوگوں میں سے میرے نزدیک زیادہ محبوب اور تم میں سے ہم نشینی کے اعتبار سے میرے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں اور تم میں سے میرے نزدیک ہم نشینی کے اعتبار سے مجھ سے زیادہ بعید قیامت کے دن وہ ہوں گے جن کے اخلاق گندے ہوں گے۔

اور اس کو روایت کیا ہے یزید بن ہارون نے داؤد بن ابی ہند سے اس نے اس میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔ کہ تم میں سے برے اخلاق والے بکواس کرنے والے زیادہ بولنے والے، بیہودہ بکواس کرنے والے ہیں ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔ مگر اس نے ہم نشینی کا لفظ اور قیامت کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

۷۹۹۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو زیاد بن علاقہ نے اس نے اسامہ بن شریک سے وہ کہتے ہیں میں نے کچھ دیہاتیوں کو دیکھا جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کر رہے تھے۔ کیا ہمارے اوپر حرج ہے فلاں فلاں بات میں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بندو اللہ نے حرج کو ختم کر دیا ہے۔ مگر جو شخص اپنے بھائی کی عزت میں کچھ کمی کرے یہی حرج ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کون سی خیر ہے جو بندے کو عطا کی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا حسن خلق ہے۔

وہ بدترین شے جو لوگوں کو دی گئی:

۷۹۹۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق بن یوسف بن یعقوب قاضی ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحاق نے ایک آدمی سے جو قبیلہ مزینہ اور جہینہ سے تھے۔ اس نے کہا وہ کون سی شے بدتر شے ہے جو لوگ دیئے گئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ بداخلاقی پس آپ دیکھئے اس چیز کو جس کو تم ناپسند کرتے ہو کہ وہ تمہاری طرف نسبت کر کے بیان کی جائے جب تو اپنے گھر میں اس کا عمل کرے۔ پس ایسے فعل کا عمل نہ کر۔

(۷۹۸۷)......(۱) فی ن (بشار)

(۷۹۸۸)......عزاہ السیوطی فی الجامع الصغیر للشعب (هذا المصدر) عن ابن عباس وقال حدیث حسن.

(۷۹۸۹)......قال فی المجمع (۸/۲۱): رواہ أحمد والطبرانی ورجال أحمد رجال الصحیح

(۷۹۹۰)......أخرجه الحمیدی (۸۲۴) وابن ماجه (۳۴۳۶) وقال فی الزوائد (إسنادہ صحیح ورجاله ثقات)

۷۹۹۲:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو عبداللہ بن ابومسلم حرانی نے ان کو احمد بن عبداللہ حرانی نے ان کو زہیر نے ان کو ابواسحق نے ان کو مزنی نے ان کو جھنی نے وہ کہتے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا وہ کون سی خیر ہے جو مسلمان عطا کیا گیا ہے؟ فرمایا کہ حسن خلق پھر اس نے پوچھا کہ وہ کون سی بدتر چیز ہے جو انسان کو عطا ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سیاہ دل اور خوبصورت شکل کہ جب وہ اپنے آپ کو دیکھے تو اس کا اپنا سراپا اچھا (عجب وخود پسندی آئے) پس تم یہ دیکھو کہ تم کس چیز کو پسند کرتے ہو کہ محفل میں تمہارے بارے میں اس چیز کا تذکرہ ہو پس جب خلوت میں جاؤ تو اسی کو کرو۔

۷۹۹۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید بن فرضخ اخیمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو جعفر بن احمد بن علی معافری نے ان کو سعید بن کثیر بن عفیر نے ان کو مالک بن انس نے ان کو ان کے چچا ابوسہل بن مالک نے ان کو عطاء بن ابی رباح نے ان کو عبداللہ بن عمر نے یہ کہ ایک آدمی نے نبی کریم سے کہا کہ کون کون سا مؤمن افضل ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ اس نے کہا اس کے بعد کون سا مؤمن؟ فرمایا جوان میں موت کو زیادہ یاد کرے اور موت کے لئے سب سے بہتر تیاری کرے فرمایا وہی لوگ عقل مند ہیں۔

نیکی اور گناہ کیا ہیں؟

۷۹۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے آپ کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن ابواحمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو عبدالرحمٰن بن جبیر بن نضیر نے ان کو ان کے والد نے نواس بن سمعان سے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں ایک سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا مجھے ہجرت سے کسی چیز نے نہ روکا مگر ایک سوال نے۔ کیونکہ ہم میں سے کوئی آدمی جب ہجرت کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرتا تھا مگر میں نے آپ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کرلیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نیکی بدخلق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکا پیدا کرتا ہو اور تو اس کے بارے میں ناپسند کرے کہ لوگ اس پر آگاہ ہوجائیں۔

عبدالرحمٰن کی حدیث اور زید کی حدیث کے الفاظ مختصر ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا۔ پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن حاتم سے اس نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے۔

۷۹۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے ان کو ابوالعباس بن یعقوب اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابو الیمان نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو صفوان بن عمرو نے ان کو یحییٰ بن جابر نے ان کو نواس بن سمعان نے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نیکی کیا ہے؟ اس نے کہا جو بات تیرے دل میں کھٹکا پیدا کرے اور تو یہ ناپسند کرے کہ لوگ اس کو جان جائیں۔

۷۹۹۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد نے ان کو ابوالیمان نے ان کو صفوان نے ان کو عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے ان کو ان کے والد نے نواس بن سمعان سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مذکور کی مثل۔

(۷۹۹۳)......قال فی المجمع (۳۱۷/۵) : رواہ البزار (۱۲۱۷) فی حدیث طویل. ورجالہ ثقات)

(۷۹۹۴)......رواہ مسلم (۲۵۵۳)

مؤمن حسن اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور تہجد گزار کا درجہ پاتا ہے:

۷۹۹۷:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ خشاب نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابوعامر عقدی نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو عمرو بن ابوعمرو نے ان کو مطلب بن عبداللہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ حسن خلق کی برکت سے انسان کو روزہ دار اور شب بیدار کے درجے پر پہنچا دیتے ہیں۔

۷۹۹۷:......(مکرر ہے) اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو خبر دی ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب اسکندرانی نے ان کو عمرو نے ان کو مطلب نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے:

بے شک مؤمن اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے روزے دار اور تہجد گذار کا درجہ پالیتا ہے۔

۷۹۹۸:......اور ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو سعید بن اعرابی نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو منصور بن سلمہ نے ان کو لیث بن سعد نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابوالنضر نے ان کو لیث بن سعد نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالطیب سہل بن محمد نے آخرین میں انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو ان کے والد نے اور شعیب بن لیث نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی لیث بن سعد نے ان کو یزید بن عبداللہ بن ہاد نے ان کو عمرو بن ابوعمر نے ان کو مطلب نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک آدمی البتہ پالیتا ہے اپنے حسن خلق کی وجہ سے درجات رات کو تہجد گذاری کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے۔

یہ الفاظ ابوعبداللہ کی حدیث کے ہیں۔ اور امام کی روایت میں ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بے شک مؤمن البتہ پالیتا ہے درجہ قائم اللیل کا اور صائم النہار کا اپنے حسن خلق کی وجہ سے اور کہا ہے انہوں نے اس کی اسناد میں ابن الہاد سے اس نے عمرو بن ابی عمرو سے اس نے عبدالمطلب بن عبداللہ سے۔

۷۹۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیساپوری اور احمد بن حسن اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو داؤد بن مہران دباغ نے ان کو عبدالحمید بن سلیمان نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک بندہ البتہ پالیتا ہے اپنے حسن خلق کی وجہ سے درجہ روزے دار کا جو دن بھر روزہ رکھتا ہے اور عبادت گذار کا جو رات بھر عبادت کرتا ہے۔ اس کی اسناد میں عبدالحمید بن سلیمان متفرد ہے۔

۸۰۰۰:......اور ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابویعقوب اسحاق بن جابر قطان نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو مالک نے ان کو یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ بے شک آدمی اپنے حسن خلق کی وجہ سے رات کو ہمیشہ قیام کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے سحریوں کے وقت۔

(۷۹۹۷)......مکرر. إسناد ضعيف. أخرجه أبو داؤد (۴۷۸۹) و ابن حبان في الإحسان (۴۸۰) من طريق عمرو بن أبي عمرو عن المطلب بن عبدالله عن عائشة مرفوعاً و المطلب بن عبدالله كثير الإرسال قال أبو حاتم في روايته عن عائشة مرسلة ولم يدركها.

اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۸۰۰۱:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو ابو عمران موسیٰ بن ابراہیم حرمی نے سن ستائیس میں ان کو خبر دی عبداللہ بن لہیعہ نے ان کو ابو قلیل نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمی داخل ہوں گے دونوں کی نماز ایک جیسی ہوگی دونوں کا روزہ ایک جیسا ہوگا۔ دونوں کا حج ایک جیسا ہوگا دونوں کا جہاد ایک جیسا ہوگا اور خیر کا کام کرنا ایک جیسا ہوگا مگر دونوں میں سے ایک دوسرے پر فضیلت پا جائے گا درجہ میں اپنے حسن خلق کی وجہ سے (اتنی بڑی فضیلت) جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان کا فاصلہ ہے۔

۸۰۰۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے اور ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو نے ان کو ابوملیکہ نے ان کو یعلی بن مملک نے ان کو ام درداء نے وہ اس کو روایت کرتی ہیں حضرت ابو درداء سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص رفق اور نرمی کا حصہ عطا کیا گیا وہ خیر کا حصہ عطا کیا گیا اور جو شخص اپنے نرمی کے حصے سے محروم کر دیا گیا بس وہ بڑی خیر سے محروم ہو گیا۔

اور ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن مؤمن کے ترازوئے اعمال میں جو چیز سب سے زیادہ وزنی ہوگی وہ اس کا اچھا اخلاق ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ انتہائی ناپسند کرتا ہے بیہودہ گوئی کرنے والے فضول بکواس کرنے والے کو۔

حسن اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں:

۸۰۰۳:...... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوالولید طیالسی نے اور حفص بن عمر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی شعبہ نے ''ح'' انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابودرداء نے ان کو ابن کثیر نے ان کو شعبہ نے ان کو قاسم بن ابو برہ نے ان کو عطا کیخارانی نے ام درداء سے اس نے ابودرداء سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا:

ترازوئے اعمال میں حسن خلق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی۔

۸۰۰۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو ابوالنصر اور شبابہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی شعبہ نے اس نے اس کو ذکر کیا۔ اپنی اسناد کے ساتھ سوا اس کے کہ اس نے کہا ہے۔ نہیں ہوگی کوئی چیز زیادہ ثقیل میزان کے اندر حسن خلق سے۔

۸۰۰۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن ابی العوام نے ان کو ابو عامر نے ان کو ابراہیم بن نافع نے ان کو حسن بن مسلم نے اپنے ماموں عطاء بن نافع سے وہ کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے تھے بی بی ام درداء کے پاس انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی کہ اس نے سنا تھا ابودرداء سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا: بے شک سب سے زیادہ ثقیل ترین چیز میزان کے اندر قیامت کے دن حسن خلق ہوگا۔

۸۰۰۶:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو اور عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو محمد بن حسین حسینی نے ان کو معلیٰ بن اسد عمی نے ان کو ابوبدر ضبی نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں اے ابوذر کیا میں تمہیں دو خصلتیں نہ

(۸۰۰۲)......إسناده ضعيف. اخرجه الترمذی (۲۰۱۳) والحميدی (۳۹۳) وروى بعضه أحمد (۴۵۱/۶) وفي إسناده يعلى بن مملك مقبول.

(۸۰۰۳)......إسناده صحيح. اخرجه أبو داؤد (۴۷۹۹) وأحمد في مسنده (۴۴۲/۶)

(۸۰۰۶)......قال في المجمع (۲۲/۸): رواه أبويعلى والطبراني في الأوسط ورجال أبي يعلى ثقات)

بتاؤں جو پیٹھ پر ہلکی پھلکی ہیں اور ترازو میں سب سے زیادہ وزنی ہیں دیگر چیزوں سے میں نے عرض کی جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لمبی خاموشی اور حسن خلق، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مخلوق اس جیسے کوئی عمل نہیں کرتی۔

دو چیزوں کی کثرت سے دخولِ جہنم:

۸۰۰۷:...... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو مسعودی نے ان کو داؤد بن یزید اودی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اس چیز کے بارے میں لوگ جس کے ساتھ کثرت سے جہنم میں داخل ہوں گے کہ وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ دو سوراخ ہیں منہ اور شرم گاہ۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ وہ کیا چیز ہے جس کی وجہ سے لوگ کثرت کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے؟ حضور نے فرمایا اللہ کا ڈر اور حسن خلق۔

۸۰۰۸:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابوالطیب بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابو حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبداللہ بن مسلم نے ان کو مسلم بن خالد زنگی نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کی شرافت و بزرگی اس کے دین کے اندر اور اس کے حسب کے اندر اس کا حسن خلق ہے۔

دو چیزوں میں حسد درست ہے:

۸۰۰۹:...... ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن ابراہیم تیمی نے ان کو محمد بن ابراہیم بن سعید بوشنجی نے ان کو روح بن صلاح مصری نے ان کو موسیٰ بن علی بن رباح لخمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد کرنا دو آدمیوں کے بارے درست ہے ایک وہ جس کو اللہ نے قرآن دیا ہو اور وہ اس کے احکام کو قائم کرے اور اس کے حلال کو حلال جانے اور اس کے حرام کو حرام سمجھے۔ اور دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ مال عطا کرے وہ اس کے ذریعے اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے اور رشتہ جوڑ کر رکھے۔ اور اللہ کی اطاعت کا عمل کرے اور مجھ سے عہد لیا کہ ہوں ان دونوں کی مثل۔ اور وہ شخص جس میں چار خصلتیں ہوں ان کو یہ بات کوئی نقصان نہیں دے گی کہ دنیا جس قدر بھی اس سے سمٹ جائے ایک حسن خلق دوسرے سوال نہ کرنا۔ تیسرے سچ گوئی کرنا چوتھے امانت کی حفاظت کرنا۔

نیک سیرت و نیک خصلت نبوت کا جزء ہے:

۸۰۱۰:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفا نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہری نے ان کو قابوس بن ابوضبیان نے ان کو ان کے والد نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شک نیک سیرت اور نیک خصلت اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

(۸۰۰۷)...... إسناد ضعيف أخرجه أحمد (۳۶۵/۲) والحاكم (۱۲۳/۱) من طريق مسلم بن خالد عن العلاء عن أبيه عن أبي هريرة مرفوعاً

قال الحكم: (هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه)

ورده الذهبي بقوله: (قلت بل مسلم ضعيف وما خرج له)

وأخرجه الحاكم (۱۲۳/۱) وفي إسناده عبدالله بن سعيد بن أبي سعيد المقبري: متروك.

(۸۰۰۹)...... قال السيوطي في الجامع الصغير: رواه ابن عساكر عن ابن عمرو وقال حديث حسن.

(۸۰۱۰)...... إسناده ضعيف. أخرجه أبوداود (۴۷۷۶) وأحمد (۲۹۶/۱) والبخاري في الأدب (۷۹۱) وفي أسناده قابوس بن أبي ظبيان فيه لين

۸۰۱۱:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو اسامہ کلبی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو صنعانی محمد بن ثور نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن محمد بن سلمہ نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو صنعانی محمد بن ثور نے ان کو معمر نے ان کو علی بن حازم نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ مہربانی کو پسند کرتا ہے اور اخلاقی بلندیوں اور اخلاقی پستیوں کو ناپسند کرتا ہے۔

۸۰۱۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابراہیم بن مہدی نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو محمد بن ثور نے ان کو معمر نے ان کو ابو حازم نے ان کو سہل بن سعد ساعدی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اخلاقی بلندیوں کو اور اعلیٰ اخلاق کو۔ اور گھٹیا اور پست اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔ عبدالرزاق نے اس کی مخالفت کی ہے اور اس کو روایت کیا ہے معمر سے اس نے ابو حازم سے اس نے طلحہ بن کریز خزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کیا۔

حسن خلق، صبر اور سماحت:

۸۰۱۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابو بکر محمد بن یوسف عمانی نے ان کو ابو سعید عبید بن عبدالواحد کوفی نے ان کو ضرار بن صرد نے۔ ان کو عاصم بن حمید نے ان کو ابو حمزہ نے وہ ثمالی ہیں اس نے عبدالرحمٰن بن حبیب سے اس نے کمیل بن زیاد نخعی سے وہ کہتے ہیں کہا علی بن ابی طالب نے اے سبحان اللہ کس قدر دنیا سے بے رغبت ہیں بعض لوگ خیر میں۔ تعجب ہے اس آدمی کے لئے جس کے پاس اس کا مسلمان بھی کسی حاجت کے لئے آیا ہے اور وہ اپنے آپ کو خیر کے لئے اہل نہیں سمجھتا اگر ہوتا وہ نہ امید کرتا ثواب کی اور نہ ڈرتا عذاب سے تو بھی اس کے لئے مناسب تھا کہ وہ مکارم اخلاق میں جلدی کرتا۔ بے شک وہ راستہ دیکھنا چاہے کامیابی کی راہ کا۔ چنانچہ ایک آدمی آپ کی طرف اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میری والدہ اور والد آپ کے اوپر قربان اے امیر المؤمنین کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں اور ہر خیر۔ اور انہوں نے حدیث ذکر کی حاتم طائی کی بیٹی کی آمد کے بارے میں بھی اور اس کو ذکر کیا اور اس کے والد کے اخلاق کو ذکر کیا کہ اس نے کبھی کسی طالب حاجت کو یا سوالی کو خالی واپس نہیں کیا تھا۔ اور ہم نے اس کو اپنی کتاب دلائل النبوہ میں ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اس کو بے شک اس کے والد مکارم اخلاق کو پسند کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی مکارم اخلاق کو پسند فرماتا ہے چنانچہ ابو بردہ بن نیار کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا واقعی اللہ تعالیٰ مکارم اخلاق کو پسند کرتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے نہیں داخل ہوگا جنت میں کوئی ایک بھی مگر حسن خلق کے ساتھ۔

۸۰۱۴:......ہمیں خبر دی ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابو یحییٰ زکریا بن داؤد خفاف نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حجاج بن دینار نے ان کو محمد بن ذکوان نے ان کو عبید بن عمر نے ان کو عمرو بن عنبسہ نے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے۔ آپ نے فرمایا صبر اور سماحت اور حسن خلق۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صبر سے آپ نے یہ مراد لیا ہے اللہ کی حرام کردہ چیزوں (محارم اللہ) سے رک جانا اور سماحت یہ ہے کہ جو چیز اللہ نے اس پر لازم کر دی ہے اس کو ادا کرنے میں فراخ دلی اور طیب خاطر سے کام لے۔ اور خلق حسن: نیک اخلاق ہیں اور ان پر عمل

(۸۰۱۱)......أخرجه الحاكم (۴۸/۱) والطبراني في الكبير (۵۹۲۸) وأبو نعيم في الحلية (۲۵۵/۳) و (۱۳۳/۸) وقال السيوطي في الجامع الصغير: حديث صحيح.

کرنا۔ میں نے اس کو ایسی ہی پایا ہے درج شدہ۔اور یہی تفسیر اس کے بعض راویوں سے بھی آئی ہے۔

۸۰۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن عبداللہ بیہقی نے ان کو احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو حجاج بن دینار نے ان کو محمد بن ذکوان نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عمرو بن عنبسہ نے وہ کہتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا پاکیزہ کلام کرنا اور کھانا کھلانا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اس شخص کا اسلام کہ مسلمان جس کے ہاتھ سے اور اس کی زبان سے سلامت رہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ ایمان کون سا افضل ہے آپ نے فرمایا حسن خلق۔

اسلام ہی حسن خلق ہے:

۸۰۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بیہقی نے ان کو خبر دی احمد بن محمد بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو حمید بن عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے ان کو کعب بن مالک نے کہ ایک آدمی نے بنی سلمہ میں سے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کے بارے میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن خلق اس کے بعد اس آدمی نے دوبارہ سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے۔ حسن خلق حتیٰ کہ پانچ بار فرمایا۔

جنت میں گھر کی ضمانت:

۸۰۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن عثمان دمشقی نے ان کو ابوکعب ایوب بن محمد سعدی نے ان کو حدیث بیان کی ہے سلیمان بن حبیب محاربی نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں جنت میں گھر دلانے کا ضامن ہوں اس شخص کے لئے جنت کے آغاز میں جو ریاکاری اور دیکھاوا ترک کردے اگرچہ وہ حق پر ہو اور میں جنت کے وسط میں گھر دلانے کی ضمانت دیتا ہوں اس شخص کے لئے جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اگرچہ مذاق میں ہی کیوں نہ ہو اور میں جنت کے اوپر کے حصے میں گھر دلانے کا ذمہ دار ہوں اس شخص کے لئے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

دو خصلتیں مؤمن میں جمع نہیں ہوسکتیں:

۸۰۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو محمد بن ابراہیم بن حیاد نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی مسلم بن ابراہیم نے ان کو صدقہ بن موسیٰ نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو عبداللہ بن غالب نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ وہ کسی مؤمن میں نہیں ہوتیں۔ یا نہیں ہونی چاہئیں۔ بخل اور بداخلاقی۔ اور حافظ کی ایک روایت میں ہے کہ وہ دونوں مؤمن میں جمع نہیں ہوتیں۔

۸۰۱۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عباس دوری نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن

(۸۰۱۵)......قال فی المجمع (۱/۵۴) : (رواه أحمد وفی إسناده شهر بن حوشب وقد وثق علی ضعف فيه

(۸۰۱۷)......إسناده حسن. أخرجه أبو داؤد (۴۸۰۰)

(۸۰۱۸)......إسناده حسن أخرجه الترمذی (۱۹۶۲)

(۸۰۱۹)......حدیث ضعیف. أخرجه أحمد (۵۰۲/۳) وأبو داؤد (۵۱۶۲) شطره الأول وراجع سلسلة الأحاديث الضعيفة للألبانی (۷۹۴)

مبارک نے ان کو معمر نے ان کو عثمان بن زفر نے ان کو رافع بن مکیث کے بعض لڑکوں نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بداخلاقی نحوست وبدشگونی ہے اور حسن ملکہ بڑھوتری ہے اور صدقہ بری موت کو مٹاتا ہے۔

۸۰۲۰:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد اصفہانی نے ان کو ابوسعید امادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے عثمان سے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

بدشگونی بداخلاقی ہے:

۸۰۲۱:.....اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن احمد بن علی فقیہ نے ان کو ابواحمد محمد بن احمد بن غطریف نے ان کو ابوعمران موسیٰ بن سہل جونی نے ان کو سہیل بن ابراہیم جارودی نے ان کو فضل بن عیسیٰ رقاشی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا یارسول اللہ! بدشگونی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ بداخلاقی۔

۸۰۲۲:.....اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بکر اھوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو سہیل بن ابراہیم جارودی نے ان کو عبیداللہ بن سفیان عدانی نے ان کو فضل بن عیسیٰ رقاشی نے پھر اس کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا: کہا گیا یارسول اللہ۔

ابن ناجیہ نے اپنی اسناد میں ایک آدمی کا اضافہ کیا ہے اور وہ سب سے بہتر ہے اور کیسے ہوسکتا ہے وہ ضعیف الاسناد ہے۔ اور تحقیق روایت کیا ہے ابوبکر عبداللہ غسانی نے حالانکہ وہ ضعیف ہے حبیب بن عبید رحبی سے اس نے سیدہ عائشہ سے بطور مرفوع روایت کے حضور نے فرمایا۔ بدشگونی بداخلاقی ہے۔

۸۰۲۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو ابراہیم بن شماس سمرقندی نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو لیث نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو میمون بن ابوشبیب نے ان کو معاذ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرتا رہ تو جہاں بھی ہو کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ مجھے اور زیادہ وصیت کیجئے فرمایا کہ ہر برائی کے بعد نیکی ضرور کیجئے وہ اسے مٹادے گی میں نے عرض کی اور زیادہ کیجئے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق رکھئے۔

بدی کے پیچھے نیکی برائی کو مٹادیتی ہے:

۸۰۲۴:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابن اعرابی نے ان کو مطین حضرمی نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو جریر نے ان کو لیث نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا بے شک معاذ بن جبل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی مجھے وصیت کیجئے یارسول اللہ۔

۸۰۲۵:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی رودباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو حامد بن محمود نے ان کو اسحاق بن سلیمان نے ان کو ابوسنان نے ان کو حبیب بن ابی ثابت نے ان کو میمون بن ابی شبیب نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن روانہ کیا تو معاذ نے کہا۔

جب ابن صفوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سوار ہوا تو میں نے کہا یارسول اللہ میں ان لوگوں کو نہیں دیکھتا مگر وہ آپ سے میرے

(۸۰۲۳).....راجع حدیث (۸۰۲۵)

(۸۰۲۵).....أخرجه من حدیث أبی ذر مرفوعاً الترمذی (۱۹۸۷) وأحمد (۱۵۳/۵ و ۱۵۸ و ۱۷۷) ومن حدیث معاذ الترمذی (۱۹۸۷) وأحمد (۲۲۸/۵ و ۲۳۶) وحسنه الألبانی فی المشکاة (۵۰۸۳)

بارے میں پوچھیں گے لہٰذا مجھے وصیت کیجئے جو کہ جامع ہو۔

آپ نے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرنا تم جہاں کہیں بھی ہو اور بدی کے پیچھے نیکی ضرور کرنا جو کہ برائی کو مٹا دے گی۔ اور لوگوں میں گھل مل جانا اچھے اخلاق کے ساتھ۔

۸۰۲۶:......ہمیں ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو قبیصہ نے ''ح''۔

کہا کہ مجھے خبر دی ہے ابوالعباس محبوبی نے ان کو احمد بن یسار نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ''ح'' وہ کہتے ہیں اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن ابی بکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ابی ثابت نے ان کو میمون بن ابی شبیب نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم اللہ سے ڈرنا جہاں کہیں بھی تم ہو اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا اور جب تم گناہ کا عمل کرو اس کے ساتھ نیکی کا اضافہ بھی کرو وہ اس برائی کو مٹا دے گی۔

اور حافظ کی ایک روایت میں ہے کہ برائی کے پیچھے نیکی کرو کیونکہ وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اخلاق حسنہ کا سلوک کرو۔ اسی طرح انہوں نے کہا۔ ابوذر سے اور وہ دونوں مرسل ہیں اور سفیان زیادہ یاد رکھنے والا ہے سوائے اس کے کہ اس کے پاس شواہد ہیں حضرت معاذ سے۔

۸۰۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضیل شعرانی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی ہے حرملہ بن عمران تُجیبی نے یہ کہ ابوشمیط سعید بن ابوسعید مہروی نے حدیث بیان کی اپنے والد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ معاذ بن جبل نے سفر کرنے کا ارادہ کیا تو عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرنا اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا اس نے کہا یا رسول اللہ مجھے اور زیادہ کیجئے فرمایا جب تم برائی کرو تو پھر نیکی بھی کرنا اس نے کہا یا رسول اللہ اور زیادہ کیجئے۔ فرمایا استقامت رکھنا اور چاہیے کہ آپ کے اخلاق اچھے رہیں۔

۸۰۲۸:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوسعید یحییٰ بن یحییٰ سلیمان جعفی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابن وہب نے اس کو حدیث بیان کی حرملہ نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے کہ چاہیے کہ تیرے اخلاق لوگوں کے ساتھ اچھے ہوں۔

شرافت، مروت، حسب اور تدبیر:

۸۰۲۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو اسحاق بن جابر قطان نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو مالک بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن سعید نے کہ معاذ بن جبل فرماتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جو آخری وصیت فرمائی تھی جب میں اپنا پیر رکاب میں ڈال چکا تھا۔ فرمایا اپنے اخلاق لوگوں کے لئے اچھے کرنا اے معاذ بن جبل!

۸۰۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان

(۸۰۲۷)......قال ابن حجر فی اللسان فی ترجمة سعید بن أبی سعید المهری (وهذا أحد الأربعة التی ذكر ابن عبدالبر أنها لاتوجد لها أصل من بلاغات مالك)　　　(۱)......فی (ن) الزنجی بن خالد وهو خطأ والتصويب من البيهقی والحاكم وأحمد

(۸۰۳۰)......أخرجه البيهقی (۱۳۶/۷) و (۱۹۵/۱۰) والحاكم (۱۶۳/۲) وأحمد (۳۶۵/۲) كلهم من طريق مسلم بن خالد عن العلاء بن عبدالرحمن عن أبيه عن أبی هريرة مرفوعاً وفی إسناده مسلم بن خالد الزنجی قال الذهبی ضعيف.

کو مسلم بن خالد نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مؤمن کی شرافت اس کا دین ہے۔ اور اس کی مروت اس کی عقل ہے۔ اور اس کا حسب اس کا خلق ہے۔

۸۰۳۱:۔۔۔۔۔ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید بن فرضخ رحیمی نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ نے ان کو ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ غانی نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کے دادا سے اس نے ابوادریس خولانی سے اس نے حضرت ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں۔ اور رک جانے جیسی کوئی پرہیز گاری نہیں اور حسن خلق جیسا کوئی حسب نہیں۔

بہترین میراث، دوست، فائدہ اور رہبر:

۸۰۳۲:۔۔۔۔۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عیسیٰ بن محمد مروزی نے ان کو حسن بن حماد عطار نے ان کو ابو حمزہ محمد بن بن میمون سکری نے ان کو خبر دی ابراہیم صائغ نے ان کو حماد نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توفیق بہترین فائدہ ور رہبر ہے حسن خلق بہترین ساتھی ہے عقل بہترین دوست ہے۔ ادب بہترین میراث ہے۔ عجب اور خود پسندی سے بڑھ کر کوئی زیادہ شدید وحشت ونفرت کی چیز نہیں ہے۔

سب سے بڑی بیماری:

۸۰۳۳:۔۔۔۔۔ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد قطان نے مقام سادہ میں۔ ان کو ابوالعباس صرصری نے ان کو ابوعیسیٰ انباری نے ان کو ابوحاتم عسکری نے ان کو قاسم بن عبداللہ جرمی نے ان کو عبدالرزاق نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معمر کثرت کے ساتھ مجھے یہ کلام دہرواتے تھے کہتے کہ مجھ پر اس کو پھر دہراؤ اے عبدالرزاق۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے حدیث بیان کی عنبسہ قرشی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا احنف بن قیس سے کہ مجھے بتائیے مروت بلا مشقت؟ انہوں نے فرمایا:

آپ اپنے اوپر وسیع اخلاق کو لازم کر لیجئے۔ اور فعل قبیح سے رک جانے کو اور یقین جانئے کہ وہ بیماری جس نے طبیبوں کو تھکا دیا ہے وہ وہ زبان ہے جو گندی ہو اور وہ فعل جو ردی ہو۔

۸۰۳۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں میں نے سناسری سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے جہم بن حسان سے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا احنف بن قیس سے اے ابوبحر مجھے بتائیے ایسا امر جس کا انجام سب سے زیادہ اچھا ہو؟ انہوں نے اس سے کہا لوگوں کے ساتھ خلق حسن کے ساتھ سلوک کیجئے اور فعل قبیح سے رک جائیے۔ پھر اس سے کہا کہ کیا میں تجھے دلالت کروں سب سے بڑی بیماری پر؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا بغیر کسی منفعت کے برائی کمانا اور گندی زبان، گندے اخلاق۔

۸۰۳۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی احمد بن محمد صوفی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو بہلول بن اسحٰق بن بہلول نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن متوکل نے ان کو ہلال بن ابی ہلال قسملی نے ان کو انس بن مالک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برا اخلاق ایمان کو خراب کر دیتا ہے جیسے مصبر (ایلوا) کھانے کو خراب کر دیتا ہے۔ حضرت انس نے فرمایا: کہا جاتا تھا مؤمن اچھے اخلاق والا ہوتا ہے اور اس کے مفہوم میں روایت کیا گیا ہے دوسری اسناد ضعیف کے ساتھ۔

(۸۰۳۱)۔۔۔۔۔في إسناده إبراهيم بن إبراهيم بن هشام بن يحيى بن يحيى الغساني قال أبوحاتم : كذاب وقال ابن الجوزي قال أبوزرعة كذاب.

(ب)۔۔۔۔۔غير واضح بالأصل

(۸۰۵۴)۔۔۔۔۔في إسناده هلال بن أبي هلال القسملي قال ابن معين ضعيف ليس بشئ وقال البخاري مقارب الحديث وقال الذ... ئي ضعيف.

اچھے اخلاق گناہوں کو پگھلا دیتے ہیں:

۸۰۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن ابوسوید نے اور ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے شیبان نے ان کو عیسیٰ بن میمون نے ان کو محمد بن کعب بن کعب نے اور کہا ہے ابن عبدالعزیز نے کہ میں نے سنا محمد بن کعب قرظی سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حسن خلق گناہوں کو ایسے پگھلاتا ہے جیسے سورج برف کو۔

ابن عبدالعزیز نے یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔ بے شک برے اخلاق عمل کو ایسے خراب کر دیتے ہیں جیسے سرکہ شہد کو اس کی ساتھ عیسیٰ بن میمون متفرد ہے محمد بن کعب سے اور وہ ضعیف تھا اور دوسرے طریق سے ابو ہریرہ سے مروی ہے اور وہ طریق ضعیف ہے اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو اسلم بن سہل محشل نے ان کو حسن بن سلمہ بن ابو کبشہ نے ان کو یعقوب بن اسحٰق حضرمی نے ان کو نضر بن محمد جرمی نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حسن خلق گناہ کو ایسے پگھلاتا ہے جیسے جیسے سورج برف کو اور بے شک بد خلق عمل کو ایسے خراب کرتا ہے جیسے مصبر (ایلوا) شہد کو۔ نضر بن معبد ابو قحذم اس کے ساتھ متفرد ہے اور وہ ضعیف ہے۔

حسن خلق مہار ہے اللہ کی رحمت سے صاحب اخلاق کے لئے:

۸۰۳۷:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید بن فرضخ اخمیمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو حاتم عقبہ بن محمد بن حبیب بلخی زاہد نے ان کو ابن ثمیلہ مروزی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو زبیر بن عبدالواحد حافظ اسد آبادی نے ان کو ابو سعید محمد بن قاسم بن حامد فریابی نے ان کو محمد بن حمران نے ان کو ابن ابو ثمیلہ نے ان کو فضل بن موسیٰ شیبانی نے ان کو سفیان بن سعید ثوری نے اس کو سعید بن ابو بردہ بن ابو موسیٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابو موسیٰ اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن خلق مہار ہے اللہ کی رحمت سے صاحب خلق کی ناک میں۔ اور وہ مہار ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے اور فرشتہ اس شخص کو خیر کی طرف کھینچتا ہے اور خیر اس کو جنت کی طرف کھینچتی ہے اور بد خلقی مہار ہے عذاب الٰہی سے بد خلقی والے کی ناک میں اور وہ مہار شیطان کے ہاتھ میں ہے اور شیطان اس کو کھینچتا ہے شر اور برائی کی طرف اور شر و برائی اس کو کھینچتی ہے جہنم کی طرف اور ابن یوسف کی ایک روایت میں ہے۔ من غضب اللہ، عذاب اللہ کی جگہ اور باقی برابر ہے اور روایت ابو یوسف عالی ہے۔ اور ہمارے شیخ کی روایت غیر عالی واقع ہوئی ہے۔

اور یہ روایت ایک اور دوسری ضعیف وجہ سے بھی مروی ہے فضل بن موسیٰ سے۔ جیسے ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد صالح بن محمد بن داؤد ترمذی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن مکی ترمذی نے ان کو خبر دی ابو شعیب صالح بن کامل نے ان کو محمد بن عبدربہ نے ان کو فضل بن موسیٰ نے اس نے ذکر کیا ہے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ اور اسی کے مفہوم میں۔ مگر دونوں اسناد میں ضعیف ہیں اور اس کو روایت کیا ہے ایک شیخ نے اہل نیساپور سے کہا جاتا ہے ان سے محمد بن حامد بن محمد بن ابراہیم ابوبکر حیری نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان ثوری نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل وہ اس میں جو مجھے خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے ان کو خبر دی ہے ابو سعید بن ابی بکر بن ابی عثمان نے ان کو محمد بن حامد نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اور یہ وہم ہے اس شیخ سے اور اس روایت کی اس طریق سے کوئی اصل نہیں ہے۔

۸۰۳۸:.....ہمیں خبر دی ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو عبدان جوالیقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو عبداللہ بن

یزید بکری نے ان کو ابوغسان مسمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا داؤد بن فراھیج سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں اللہ کی قسم نہیں خوبصورت کیا اللہ نے کسی آدمی کے خلق کو اور اس کی صورت کو پس کھائے اس کو آگ (یعنی اس کو آگ نہیں جلائے گی۔)

اور اس کو روایت کیا سوار بن عمارہ نے بھی ابوغسان محمد بن مطرف سے۔

۸۰۳۹:......ہمیں خبر دی امام ابواسحق اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی جوسقانی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو قاسم بن عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابن آدم کی سعادت میں سے ہے حسن خلق اور اس کی شقاوت و بدقسمتی میں سے بداخلاقی۔

۸۰۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نضیف نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالفضل عباس بن محمد نے بطور املاء کے ان کو محمد بن عبدالرحمن بن کامل نے ان کو ابوعتبہ لیث بن ہارون مکی نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو مسعر نے ان کو شعبہ بن حجاج نے اس کو معاذ بن قرہ نے وہ کہتے ہیں کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایمان باللہ کے بعد کسی آدمی کو کسی خیر کا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سوائے نیک اخلاق کے اور نہیں فائدہ دیا کسی آدمی کو کفر باللہ کے بعد کسی شر کا اس عورت سے جو تیز زبان ہو بداخلاق ہو۔

تین آدمیوں کی دعا مقبول نہیں:

۸۰۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن علی بن ہیثم مقری نے بغداد میں ان کو معاذ بن مثنی عنبری نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے شعبہ سے اس نے فراس سے اس نے شعبی سے اس نے ابو بردہ بن ابوموسیٰ سے اس نے ابی موسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ہیں جو اللہ سے دعا کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول نہیں کرتا ایک وہ آدمی جس پر قرض ہے مگر وہ اس کی شہادت نہیں دیتا اقرار نہیں کرتا۔ دوسرا وہ آدمی جو کم عقل کو اس کا مال دیتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے و لاتؤتوا السفھآء اموالکم. اور تم اپنے مال سے بے عقلوں کو نہ دو۔ تیسرا وہ شخص ہے جس کے پاس بداخلاق عورت ہو اور اس کو طلاق نہیں دیتا۔

۸۰۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو محمد بن احمد بن براء نے ان کو عبدالمنعم بن ادریس نے ان کو عبدالصمد بن معقل نے ان کو ان کے والد نے ان کو وہب بن منبہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے رب۔ آپ نے چار سو سال تک فرعون کو مہلت دے رکھی حالانکہ وہ یہ کہتا تھا کہ میں سب سے بڑا رب ہوں اور تیری آیات کی تکذیب کرتا تھا اور تیرے رسولوں کا انکار کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی کہ فرعون کے اخلاق اچھے تھے سہل الحجاب تھا یعنی اس کو لوگ آسانی سے مل سکتے تھے لہٰذا میں نے پسند کیا کہ میں اس کو اسی بات کا بدلہ دے دوں۔

۸۰۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن حمشاد سے وہ کہتے تھے میں نے سنا محمد بن نعیم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن شعیب اسدی سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابن مبارک نے ان کو وہیب نے ان کو ہشام نے حسن سے فرمایا کہ جس شخص کے اخلاق برے ہوں وہ اپنے آپ کو عذاب دیتا ہے۔

۸۰۴۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر

(۸۰۳۹)......(۱) فی الأصل ومن شقوته حسن الخلق والتصویب من الجامع الصغیر للسیوطی ومن (ن) قال السیوطی فی الجامع الصغیر : حدیث ضعیف.

سے وہ کہتے ہیں کہ کہا فضیل نے تم مت میل جول رکھو سوائے اچھے اخلاق والوں کے بے شک وہ خیر ہی لاتا ہے۔اور مت میل جول کر بداخلاق کے ساتھ کیونکہ وہ شر اور برائی ہی لاتا ہے۔

فصل:......جو مسلمان بھی ملے اس کے ساتھ خوبصورت اور چمکتے چہرے کے ساتھ ملنا یعنی ہنستے مسکراتے ہوئے پیش آنا

۸۰۴۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو ابوالازہر نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو بیان نے اور اسماعیل بن ابی خالد نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو بیان بن بشر نے ان کو قیس بن ابی حازم نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جب بھی رسول اللہ کو دیکھا کہ وہ مجھے مل کر جانے لگے ہوں یا سامنے آ کر انہوں نے مجھے دیکھا ہو ہمیشہ ہنستے مسکراتے دیکھا ہے۔

ہاشمی کی روایت میں ہے مگر میرے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

۸۰۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبداللہ بن ادریس نے ان کو اسماعیل نے ان کو قیس نے جریر سے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے مل کر جدا ہوئے ہوں یا سامنے آئے ہوں جب سے میں مسلمان ہوا ہوں آپ ہمیشہ میرے سامنے مسکرا دیئے۔البتہ میں نے آپ کی خدمت میں دعا فرمائی۔اے اللہ اس کو جما دے اور اس کو رہنما بنا اور ہدایت یافتہ بنا۔دونوں نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے حدیث بیان سے۔

۸۰۴۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالاسود نے نضر بن عبدالجبار سے ان کو ابن لہیعہ نے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو داؤد بن عمر ضبی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو عبداللہ بن مغیرہ نے ان کو عبداللہ بن حارث بن جزع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر مسکرانے والا کسی ایک کو بھی نہیں دیکھا۔اور ابوالاسود کی ایک روایت میں ہے ابن جزء سے اور باقی برابر ہے۔

مسلمان بھائی کے ساتھ مسکرا کر گفتگو کرنا:

۸۰۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسین بن بشران نے اور ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم نے لوگوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن سلمان بن حسن فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد رقاشی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو ابوعامر خزاز صالح بن رستم نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر اچھائی کے کسی بھی کام کو حقیر اور معمولی نہ سمجھنا

(۸۰۴۵)......أخرجه البخاري (۳۸۲۲) ومسلم في فضائل الصحابة (۱۳۴) والترمذي (۳۸۲۰) و (۳۸۲۱)

(۸۰۴۶)......أخرجه مسلم في فضائل الصحابة (۱۳۵)

(۸۰۴۷)......أخرجه الترمذي (۳۶۴۱) وأحمد (۱۹۰/۴ و ۱۹۱) ومن طريق ابن لهيعة عن عبدالله بن المغيرة عن عبدالله بن المغيرة عن عبدالله بن الحارث بن جزء. وفي إسناده ابن لهيعة ضعيف.

اگر چہ تم اپنے بھائی سے مسکرا کر بھی ملو۔اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں ہے بوجہ طلق۔ چمکتے چہرے کے ساتھ۔

ابوزکریا نے اور ابن بشران نے اپنی راویتوں میں اضافہ کیا ہے۔اگر چہ اپنے پانی کے ڈول سے پانی مانگنے والے کے برتن میں پانی انڈیلنا ہی کیوں نہ ہو۔اور تم جب ہنڈیا پکاؤ تو اس کا شور با قدرے زیادہ بنالو چنانچہ پڑوسی کے لئے بھی اس میں کچھ بھیج دو اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو غسان سے اس نے عثمان بن عجر سے مختصراً صرف اسی قول تک بوجہ طلق۔

۸۰۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو خبر دی ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابن عفان نے ان کو ابوتمیمہ ہجمی نے ان کو ابوجری جابر بن سلیم نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔معروف اور نیکی کے کاموں میں سے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھنا اگر چہ تم مسلمان بھائی سے مسکرا کر بھی بات کرو بے شک یہ بھی نیکی کا کام ہے۔

کسی بھی نیکی کو معمولی اور حقیر نہیں سمجھنا چاہئے:

۸۰۵۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن راشد تمار نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابوسلمہ اور سہل بن بکار نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے عبدالسلام صاحب صعام نے۔ان کو حدیث بیان کی ہے عبیدہ ہجیمی نے ان کو ابوجری ہجیمی نے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اپنی سواری پر اس کو میں نے مسجد کے دروازے پر باندھ دیا اور اندر داخل ہو گیا ایک حضور نے اپنی دو چادریں لپیٹ رکھی تھیں میں نے کہا علیک السلام حضور نے فرمایا علیک السلام مردوں کا سلام ہے میں نے کہا ہم دیہاتی لوگ ہیں ہمارے اندر جہالت ہے ہم اسی لئے آئے ہیں کہ آپ ہمیں اس چیز کی تعلیم دیں جو اللہ نے آپ کو تعلیم دی ہے۔پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کسی نیکی کو حقیر اور معمولی نہ سمجھنا اگر چہ آپ اپنے ڈول میں سے پانی پینے والے کے برتن میں ڈال دیں اور اگر چہ آپ اپنے بھائی کو اپنے فراخ اور مسکراتے چہرے کے ساتھ ملیں۔

میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا کسی چیز کو گالی نہ دینا۔ابوجری کہتے ہیں پس قسم ہے۔جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے میں نے اس کے بعد کسی چیز کو گالی نہیں دی نہ اونٹ کو نہ ہی کسی غلام کو۔اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچاؤ تم اپنے آپ کو تہہ بند لٹکانے سے بے شک یہ تکبر میں سے ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔

اور مجھے حدیث بیان کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایک آدمی تھا پہلی امتوں میں سے اس پر دو چادریں تھیں وہ ان میں اکڑ رہا تھا غرور کر رہا تھا اچانک اس نے اپنے سائے کی طرف دیکھا تو اس کو اپنا سراپا بہت اچھا لگا چنانچہ اسی زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک نیچے اترتا جائے گا۔

۸۰۵۱:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو رجاء نے ان کو ہمام نے ان کو ابو قتادہ نے ان کو ابومیمونہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ وہ نبی کریم کے پاس آئے اور عرض کی یارسول اللہ میں جب آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہو جاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں لہٰذا آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتائیں گے جو بھی چیز اللہ نے پیدا کی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے۔کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے کہ اگر

(۸۰۴۸)......رواه مختصراً مسلم (۲۶۲۶) واحمد (۵/۱۷۳)

(۸۰۵۰)......رواه مسلم فی اللباس (۴۹ و ۵۰) والدارمی (۱/۱۱۶) واحمد (۲/۳۱۵ و ۵۳۱) وبنحوه رواه البخاری (۳۴۸۵، ۵۷۶۰) والنسائی (۸/۲۰۶) واحمد ط/۲۶ و ۳۹۰ و ۴۱۳ و ۴۵۶) و (۳/۴۰)

(۸۰۵۱)......قال فی المجمع (۵/۱۶) (رواه احمد ورجاله رجال الصحیح خلا ابی میمونة وهو ثقة)

میں اس کو کروں تو اس کے ذریعہ جنت میں چلا جاؤں؟ آپ نے فرمایا سلام کو عام کرو۔ اور کلام پاکیزہ کرو۔ اور رشتوں کو جوڑ کر رکھو۔ اور رات کو نماز پڑھو لوگ جب سو رہے ہوں اس کے بعد جنت میں سلامتی کے ساتھ جاؤ۔

سلام ومصافحہ کرنے والے کے لئے سو رحمتیں:

۸۰۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن اسحاق بن خراسانی نے ان کو عبدالملک بن محمد رقاشی نے ان کو ابوحفص عمر بن عامر تمام نے ان کو عبیداللہ بن حسن قاضی نے ان کو جریری نے ان کو ابوعثمان مہدی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عمر بن خطاب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب دو مسلمان باہم ملاقات کرتے ہیں اور ہر ایک دونوں میں سے دوسرے پر سلام کرتا ہے اور مصافحہ کرتا ہے تو دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی کے لئے زیادہ اچھے اور خوش چہرے کے ساتھ ملتا ہے۔

ان دونوں کے درمیان ایک سو رحمت نازل ہوئی ہے پہل کرنے والے کو نناوے اور مصافحہ کرنے والے کو دس ملتی ہیں۔ یہ ابوزکریا کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

۸۰۵۳:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے عبدالوہاب بن عطاء سے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک صدقہ میں سے ہے کہ آپ لوگوں پر سلام کریں اور آپ کا چہرہ چمک رہا ہو۔

اور روایت ہے عبدالوہاب سے اس کو خبر دی سعید نے ان کو عبیداللہ بن رزیق نے ان کو حسن نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ میں سے ہے کہ تو لوگوں پر سلام کرے اور تو چمکتے چہرے والا ہو۔ اسی طرح یہ مرسل آئی ہے۔

۸۰۵۴:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو فضل بن حباب نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابوعباس بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوسعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو سلیمان بن احمد طبرانی نے ان کو معاذ بن مثنی نے اور محمد بن محمد تمار نے دونوں نے کہا ان کو ابن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو ابوعباد نے انکو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم لوگ اپنے مالوں کے ساتھ لوگوں کے لئے گنجائش نہیں رکھتے ہو (یعنی سب کی سب ضرورتیں پوری نہیں کر سکتے ہو) لیکن تمہاری فراخی چہرہ اور حسن خلق ان کے لئے پورا ہو سکتا ہے۔ (یعنی یہ چیز سب کو پوری ہو سکتی ہے ظاہر ہے انسان سب کو مال تو نہیں دے سکتا لیکن اخلاق سب کو دے سکتا ہے۔

منفرد ہے ان کے ساتھ ابوعباد عبداللہ بن سعید اپنے والد سے اور روایت کی گئی ہے عبداللہ بن ادریس ازدی سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسرے ایک ضعیف طریق ہشام بن عروہ اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بطور مرفوع روایت مروی ہے اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن

(۸۰۵۲)......قال السيوطي في الجامع الصغير: (رواه الحكيم وأبو الحكيم وأبو الشيخ عن عمر وهو حديث حسن)

(۸۰۵۳)......إسناده ضعيف. فهو من مراسيل الحسن

(۸۰۵۴)......إسناده ضعيف. أخرجه البزار (۱۹۷۷) و (۱۹۷۸) في كشف الأستار وأبونعيم في الحلية (۱۰/۲۵) والحاكم (۱/۱۲۴) وفي إسناده عبدالله بن سعيد المقبري ضعيف.

اعرابی نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن عبدالحمید عبدی نے مکہ میں ان کو بشر بن محمد رازی نے ان کو عبداللہ بن مغیرہ نے ان کو ہشام نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے۔ طلاقة الوجه و حسن البشر چمکتا چہرہ اور جلد کی خوبصورتی۔

اللہ تعالیٰ ہنس مکھ کو پسند فرماتے ہیں:

۸۰۵۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوسعید حارثی نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو مورق عجلی نے یہ کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے نرم خو بے تکلف ہنس مکھ کو۔

۸۰۵۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو جویبر نے ان کو محمد بن واسع نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں نرم خو ہنس مکھ کو۔

حکمت کی باتیں:

۸۰۵۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوحفص جمحی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو سعید بن یعقوب طالقانی نے ان کو وکیع نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ حکمت کی باتوں میں یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ تیرا چہرہ کشادہ ہونا چاہئے۔ (یعنی، ہنستا مسکراتا) اور تیرا کلام پاکیزہ ہونا چاہئے (نرم گفتگو) لہٰذا تو لوگوں کو اس شخص سے بھی زیادہ محبوب ہوگا جو ان کو عطیہ عنایت کرتا ہو۔

۸۰۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن عمرویہ عبدالدلیل نے مرو میں ان کو احمد بن صلت حمانی نے ان کو ثابت زاہد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا منصور سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حسن سے وہ کہتے ہیں کہ جس نے تم سے مسکراہٹ کی طرف سبقت کر لی اس نے تم سے محبت میں بلندی حاصل کر لی۔

۸۰۵۹:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم طلحہ بن علی بن صقر نے بغداد میں ان کو ابوالحسن شکر بن عبداللہ مصیصی نے ان کو نعمان بن ہارون بلدی نے ان کو حدیث بیان کی عباس بن عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی ابوعبیط واسطی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو اوزاعی نے ان کو ہشام نے ان کو بلال بن سعد نے وہ کہتے ہیں جو شخص تم سے سبقت کر لے محبت کی طرف اس نے تم سے شکر کرنے میں بلندی حاصل کر لی۔

۸۰۵۹:......مکرر ہے۔ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں ان کو ابوالحسن طرائفی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا شکر ہروی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن محمد مردویہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر بن عبید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن مغیرہ سے اس نے حمید طویل سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا نیکی ایک آسان چیز ہے۔ مسکراتا چہرہ اور نرم طرز کلام۔

۸۰۶۰:......ہمیں خبر دی ابوحازم عبداللہ نے ان کو ابوعبداللہ مسندی نے ان کو ابوالحسین بن ابی علی خلالی نے ان کو ابراہیم بن عبدالسلام عنبری نے ان کو ابراہیم بن سعید جوہری نے ان کو اسماعیل بن حماد نے ان کو سعید بن خمس نے بے شک شان یہ ہے کہ ان کو کہا گیا کس چیز نے تجھے پھیلایا؟ فرمایا کہ بے شک شان یہ ہے کہ وہ مجھ کو رخصتوں پر عمل کراتا ہے۔

عقل کی سردار:

۸۰۶۱:......ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے اور ابوعبداللہ حافظ نے اور حمزہ بن عبدالعزیز نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ

(۸۰۵۵)......إسناده ضعيف. فهو حديث مرسل.

(۸۰۵۶)......إسناده ضعيف جداً. في أسناده جويبر هو ابن سعيد الأزدي ضعيف جداً.

صفار نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن یحییٰ بن عمرو عسکری عدل نے اصفہان میں اور اس کا لقب سمعان ہے ان کو اسحاق بن محمد بن اسحاق عمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کے ساتھ ایمان کے بعد عقل کی سردار چیز محبت کرنا ہے لوگوں کے ساتھ اور اہل محبت دنیاوی میں ان کے لئے جنت میں ایک درجہ ہے۔ اور جس شخص کا جنت میں درجہ ہو وہ جنت میں ہوگا اور نصف علم اچھے طریقے سے سوال کرنا ہے۔ اور معیشت میں میانہ روی آدھی زندگی ہے آدھے خرچ سے کفایت کرتی ہے۔ پرہیزگاری آدمی کی دو رکعتیں گناہ گار کی ہزار رکعت سے افضل ہیں۔ اور مسلمان کا دین کبھی مکمل نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی عقل مکمل ہو جائے۔ اور دعا حکم کو اور قضا کو واپس لوٹا دیتی ہے۔

چھپ کر دیا ہوا صدقہ رب کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔ اور ظاہر دیا ہوا صدقہ، بری موت سے بچاتا ہے لوگوں کے ساتھ کئے ہوئے نیکی کے کام صاحب عمل کو بری موتوں سے آفات سے اور مصائب سے بچاتے ہیں۔ اور دنیا میں اہل نیکی آخرت میں بھی اہل معروف ہوں گے۔ اچھائیاں لوگوں کے مابین ختم ہو جاتی ہیں اور اللہ کے اور کرنے والے کے مابین ختم نہیں ہوتیں۔

یہ اسناد ضعیف ہے اور اس میں حمل عسکری اور عمی پر ہے۔

تین عمدہ اوصاف:

۸۰۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابومنصور احمد بن محمد بن عبداللہ عنبری صوفی نیساپوری نزیل بغداد نے ان کو عبداللہ بن احمد بن عامر نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن موسیٰ رضا نے ان کو موسیٰ بن جعفر مرتضٰی نے ان کو ابوجعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد علی بن حسین نے اپنے والد سے انہوں نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا دین کے بعد عقل کی سردار لوگوں کے ساتھ محبت کرنا ہے اور خیر کا عمل کرنا ہر نیک اور بد کے ساتھ۔

اور ہم سے روایت کی ہے لوگوں کی طرف دوستی کرنے میں۔ علی بن یزید سے اس نے ابن مسیب سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کے۔ اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے ابوالجویریہ سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۸۰۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو سہی عبداللہ بن بکر نے ان کو حدیث بیان کی ہے بشر ابونصر نے یہ کہ عبدالملک بن مروان حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کے پاس عمرو بن العاص موجود تھے عبدالملک نے سلام کیا اور بیٹھ گئے تھوڑی سی دیر کے بعد اپنی جگہ سے اٹھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس جوان کی مروت کس قدر کامل ہے۔ عمرو بن العاص نے کہا۔ اے امیر المؤمنین اس نے چار اوصاف کو حاصل کیا ہے اور تین اوصاف کو چھوڑ دیا ہے جو اوصاف اس نے اخذ کی ہیں وہ یہ ہیں جب ملتا ہے تو مسکرا کر ملتا ہے۔ جب بات کرتا ہے تو اچھی بات کرتا ہے۔ اور جب کوئی بات کرے یہ سنے تو احسن طریقے سے سنتا ہے۔ اور جب اس کی مخالفت کی جائے تو آسان مشقت وصورت اختیار کرتا ہے۔ اور تین چیزیں جو ترک کر دی ہیں وہ یہ ہیں اس نے مذاق کرنا چھوڑ دیا ہے اس آدمی کے ساتھ جس کے عقل اور دین پر وہ یقین نہیں کرتا۔ اور اس نے کمینہ خصلت رزیل لوگوں کی مخالفت کرنا ترک کر دی ہے۔ اور اس نے ایسی کلام کرنا بھی چھوڑ دیا ہے جس سے کسی وقت بھی معذرت کرنا پڑے۔

۸۰۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر محمد بن عبدالعزیز واعظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں اہل جنت کی علامات پانچ ہیں: خوبصورت چہرہ، مہربان دل، نرم زبان۔ محارم سے اجتناب کرنا میرا خیال ہے انہوں نے یہ بھی کہا تھا اور حسن خلق۔ اور اہل جہنم کی علامات بھی پانچ ہیں: بداخلاقی، سنگدلی، گناہوں کا ارتکاب کرنا

غلیظ وگندی زبان، ترش روچہرہ۔

میں نے سنا ابونصر بن قتادہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوحامد احمد بن علی بن حسن مقری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا احمد بن شیبار ملی سے وہ کہتے ہیں۔سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ اور فضیل بن عیاض اور عبداللہ بن مبارک جمع ہوئے اور بعض نے بعض سے کہا کیا اس حدیث نبی کا معنی اور مفہوم یہ نہیں ہے...... بے شک حسن خلق روزہ دار اور شب بیدار کے درجے تک پہنچا دیتا ہے۔پھر وہ لوگ تین چیزوں پر متفق ہو گئے۔ چہرے کی مسکراہٹ، تکلیف پہنچانے سے رک جانا اور نیکی کو عام کرنا۔

۸۰۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسحاق بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں حدیث نبی میں حسن خلق کے بارے میں فرمایا کہ حسن خلق کشادہ روئی اور غصے سے ایک طرف ہو جانے کا نام ہے۔

۸۰۶۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن احمد بن مروز یہ فارسی نے ان کو خبر دی حامد بن مبارک نے ان کو اسحٰق بن یسار نصیبی نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں البتہ مجھے پسند آتا ہے قراء میں سے ہر چمکتے چہرے والا خوشرو یعنی مسکراتے چہرے والا بہر حال جس کو تم ملو خوشروئی کے ساتھ اور وہ آپ کو ملے ترشروئی کے ساتھ جیسے کہ وہ آپ کے اوپر احسان کرتا ہے اپنے عمل کے ساتھ پس نہ زیادہ کرے اللہ قراء میں اس جیسوں کو۔

فصل:......درگذر کرنا، معاف کرنا، مکافات اور بدلہ کو ترک کرنا

۸۰۶۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر ابن شہاب سے اس نے عروہ بن زبیر سے اس نے سیدہ عائشہ ام المؤمنین سے اس نے کہا حضور جب بھی دو امروں کے درمیان اختیار دیئے گئے تو آپ نے دونوں میں سے آسان تر عمل کو پسند کیا جب کہ اس میں گناہ نہ ہو اور اگر وہ کام گناہ تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ بعید ہو گئے اس سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے کوئی انتقام اور بدلہ نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمت ریزی کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا خود انتقام لے لیتے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے قعنبی سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے مالک سے۔

۸۰۶۸:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مہاجر نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنے ہاتھ سے نہ کسی خادم کو مارا پیٹا نہ ہی کسی عورت کو اور نہ ہی اپنے ہاتھ سے کسی چیز کو مارا پیٹا۔ہاں مگر یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ کرتے تھے۔اس کو مسلم نے نقل کیا ہشام بن عروہ کی حدیث سے

(۸۰۶۷)......اخرجه البخاری (۳۵۶۰) و (۶۱۲۶) ومسلم فی الفضائل (۷۷) و (۷۸) وأبوداود (۴۷۸۵) ومالک فی حسن الخلق (۲) واحمد (۱۱۶/۶ و ۱۸۲ و ۲۶۲) ورواه مختصراً احمد (۱۶۲/۶ و ۱۸۹ و ۲۰۹)

ورواه البخاری (۶۷۸۶) واحمد (۲۲۳/۶) بلفظ:

ماخير النبی صلی الله عليه وسلم بين أمرين إلا اختار أيسرهما مالم يأثم فإذا كان الإثم كان أبعدهما منه والله ماانتقم لنفسه فی شیء يوتی اليه قط حتی تنتهک حرمات الله فتنتقم لله.

(۸۰۶۸)......رواه مسلم (۲۳۲۸) وأبوداؤد (۴۷۸۶) وابن ماجه (۱۹۸۴) والدارمی (۱۴۴/۲) واحمد (۳۲/۶ و ۲۰۶ و ۲۲۹ و ۲۳۲ و ۲۸۱) مطولاً ومختصراً.

اس نے اپنے والد سے۔

۸۰۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ابراہیم بن صالح نے ان کو سعید بن منصور نے۔ ''ح'' وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی علی بن حمشاذ نے اور محمد بن ایوب نے ان کو ابوالربیع نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حماد بن زید نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دس سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے مجھے کبھی آپ نے اف تک نہیں کہا اور نہ ہی کسی ایسی چیز پر کچھ کہا جو خادم کر لیتا ہے کہ تم نے ایسا کیوں کیا یا تم نے ایسا کیوں نہ کیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے سعید سے اور ابوالربیع سے۔

۸۰۷۰:......ہمیں حدیث بیان کی ہے عمر بن احمد عبدوی حافظ نے ان کو خبر دی ابوسعید اسماعیل بن احمد تاجر نے ان کو احمد بن علی مثنیٰ نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو وکیع نے عروہ بن ثابت سے اس نے ثمامہ بن عبداللہ سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں میں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے مجھے کسی ایسی حاجت میں آپ نے کبھی نہیں بھیجا کہ وہ کام نہ ہو سکا ہو اور مجھے آپ نے کہا ہو کاش کہ اگر یہ کام ہو جاتا تو یہ فائدہ ہوتا نہیں ہوتو یہ نقصان ہوا۔ اگر یہ مقدر ہوتا تو یہ فائدہ ہوتا۔ (یہ کبھی نہیں کہا)۔

تین چیزیں حق ہیں:

۸۰۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو علی بن حجر نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی صدقہ کسی مال کو کم نہیں کرتا اور نہیں زیادہ کرتا اللہ عفو و درگذر سے مگر اس کے بدلے میں اور عطا کرتا ہے اور نہیں عاجزی کرتا کوئی شخص اللہ کے لئے مگر اللہ اس کو بلند کر دیتا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں علی بن حجر سے۔

۸۰۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ترازانی عبداللہ بن محمد نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر برس پڑے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے جب اس نے کچھ زیادہ ہی بک بک کی تو ابوبکر صدیق نے بھی مقابلے میں کچھ کہنا شروع کیا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے مگر ابوبکر صدیق نے حضور سے کہا یا رسول اللہ اس نے مجھ پر زیادتی کی ہے اور آپ خاموش ہیں اور میں نے جب بدلے میں اسے کچھ کہا ہے آپ اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر جب تک تم خاموش تھے فرشتہ تیری طرف سے اس کو جواب دے رہا تھا جب تم نے خود اس سے بدلہ لینا شروع کیا ہے تو فرشتہ اوپر کو اٹھ گیا ہے اور شیطان حاضر ہو گیا ہے اب میں شیطان کے ساتھ نہیں ہم نشینی کر سکتا۔ اے ابوبکر تین چیزیں ہیں میں جانتا ہوں کہ وہ حق ہیں۔ جب کوئی شخص کسی ظلم و زیادتی کو معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت اور زیادہ کر دیتا ہے جو شخص اپنے اوپر مانگنے کا دروازہ کھول لیتا ہے جس کے ذریعے وہ کثرت اور زیادتی کا طالب بنتا ہے تو اللہ اس کے ذریعے اس کے فقر و محتاجی کو بڑھا دیتا ہے۔ اور جو شخص اپنے اوپر صدقہ کرنے کا دروازہ کھول لیتا ہے جس سے وہ اللہ کی رضا تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اور زیادہ عطا کرتا ہے۔

اس کو روایت کیا ہے لیث نے سعید مقبری سے بشر بن محرز سے اس نے سعید بن مسیّب سے کہ ایک آدمی نے ابوبکر صدیق کو گالی دی وہ سن کر خاموش ہو گئے اس کے بعد انہوں نے اس سے بدلہ لے لیا لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم محفل سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

بخاری نے کہا یہ روایت زیادہ صحیح ہے اور وہ مرسل ہے۔

۸۰۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابن عفان نے ان

کوابوتمیمہ ہجیمی نے ان کوابو جری جابر بن سلیم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک حدیث میں ہے جس کو اس نے ذکر کیا ہے کہا کہ اگر تجھے کوئی آدمی گالی دے اور تجھے عیب لگائے جس کو وہ تیرے اندر جانتا ہو تو تم اس کو عیب نہ لگانا کسی ایسی بات کے ساتھ جس کو تم اس میں جانتے ہو لہٰذا اس عیب لگانے کا وبال اسی پر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا اظہار:

۸۰۷۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل صفار نے اور ابوعیسیٰ احمد بن یحییٰ بن احمد بن شاذان نے دونوں نے کہا کہ احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو ابواسحٰق نے ابوالاحوص سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اوپر پھٹے پرانے کپڑے دیکھے تو پوچھا کہ کیا تیرے پاس کچھ مال ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے نفس پر انعام کر جیسے اللہ نے تجھ پر انعام کیا ہے۔ میں نے پوچھا یارسول اللہ۔ ایک آدمی میرے پاس مہمان بنا تو میں نے اس کی مہمان نوازی کی مگر میں جب اس کے پاس گیا تو اس نے مہمان نوازی نہیں کی کیا میں اب اس کو کھلا دوں؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں تم اس کو کھلاؤ۔

۸۰۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ جب کہ میرے کپڑے نہیں تھے؟ حضور نے پوچھا کہ کیا تیرے پاس مال ہے؟ میں نے کہا جی ہاں؟ آپ نے پوچھا کہ کون سا مال ہے؟ میں نے کہا ہر طرح کا مال ہے اونٹ ہیں گھوڑے ہیں بکریاں ہیں غلام ہیں۔ آپ نے فرمایا جب اللہ نے تجھے مال عطا کیا ہے تو اس کا اثر تیرے اوپر بھی نظر آنا چاہئے اس کے بعد فرمایا۔ کیا تیرے گھر کے اونٹ اونٹنی تندرست بچے دیتے ہیں جس کے کان صحیح سالم ہوتے ہیں اس کے بعد تو استرا اٹھاتا ہے اور جا کر اس کے کان کو چیر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ جانور بحیرہ ہے یا کہا کہ تو ان کے چمڑوں کو چیر دیتا ہے۔ پھر تو آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ صرم ہے اور اسے اپنے اوپر حرام کر لیتا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک وہ جو اللہ نے تجھے دیا ہے وہ حلال ہے (یعنی تم اس کو خود اپنے لئے حرام نہ کرو۔)

اور اللہ کا ساعد و بازو تیرے ساعد و بازو سے زیادہ سخت ہے اور اللہ کا استرا تیرے استرے سے زیادہ تیز ہے۔ میں نے کہا یارسول اللہ میں کسی آدمی کے پاس جاتا ہوں تو وہ پھر اکرام نہیں کرتا مجھے کھانا بھی نہیں کھلاتا اس کے بعد وہ کبھی ہمارے پاس مہمان بنتا ہے تو کیا میں اس کے ساتھ وہی بدلہ کروں جو اس نے میرے ساتھ کیا تھا۔ میں اس کو کھلاؤں؟ فرمایا کہ بلکہ تم اس کو کھانا کھلاؤ۔

اپنے بھائیوں کے ساتھ درگذر کا معاملہ کرنا:

۸۰۷۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو ابوالعباس عبداللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم فروی نے ان کو مالک بن انس نے ان کو سہیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی کسی لغزش اور غلطی سے درگذر کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے درگذر کرے گا۔

ابوالعباس نے کہا اسحاق یہ حدیث بیان کرتے تھے مالک سے وہ سمی سے اس نے ہمیں یہ حدیث بیان کی تھی اپنی اصل کتاب سے سہیل سے۔

۸۰۷۷:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان سے اس نے ابوبکر محمد بن علی بن اسماعیل شاشی فقیہ نے ان کو یحییٰ بن

(۸۰۷۵)......(۱) فی ن (وانات)

محمد ہاشمی نے ان کو ابراہیم بن ایوب مخرمی نے ان کو سعید بن جرمی نے ان کو یعقوب بن مؤتد خالد سفیان بن عینیہ نے ان کو ابواسحٰق نے حارث سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے بتلاؤں دنیا اور آخرت کا سب سے بہترین اخلاق وہ یہ ہے کہ تم اس کو معاف کردو جو تم پر ظلم کرے اور تم اس سے ملاؤ جو تم سے کاٹے اور تم اس کو دو جو تمہیں نہ دے۔

۸۰۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو حماد بن اسامہ نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ایوب بن میسرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی مزاج پرسی کرو جو تمہاری مزاج پرسی نہ کرے اور تم اس کو ہدیہ دو جو تمہیں ہدیہ نہ دے۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ایوب بن میسرہ یہ مدنی ہے۔ احمد نے کہا کہ حدیث مرسل ہے جید ہے اس میں تاکید ہے اس کے لئے جو ہم نے ابھی تک وضاحت لکھی ہے حسن خلق کے بارے میں شروع باب سے۔

۸۰۷۹:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبیدہ بن شریک نے ان کو عبداللہ الوھاب نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو اسید بن عبدالرحمٰن خثعمی نے۔ ان کو عروہ بن مجاہد عجمی نے عقبہ بن عاد جھی سے۔ وہ کہتے ہیں میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عقبہ بن عامر آپ اس سے تعلق جوڑیے جو آپ سے تعلق کاٹے اور اس کو آپ دیجئے جو آپ کو نہ دے اور اس کو معاف کیجئے جو آپ کے اوپر ظلم کرے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا اے عقبہ بن عامر۔ اپنی زبان کو روک رکھئے اور اپنے گناہ پر رویئے اور اپنے گھر میں رہئے۔ کہتے ہیں کہ عروہ بن مجاہد فرماتے تھے جب میں یہ حدیث بیان کرتا ہوں۔ تو امر واقعہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ ہیں جو اپنی زبان کے مالک نہیں ہیں (یعنی ان کی زبان ان کے کنٹرول میں نہیں ہے) اور اپنی خطا پر نہیں روتے اور گھر میں نہیں ٹکتے۔

عامر بن علی نے اس کا متابع بیان کیا ہے اسماعیل سے حدیث اول میں۔

دنیا و آخرت کے اعتبار سے بہترین اخلاق:

۸۰۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن محمد بن فنجویہ دینوری نے ان کو عمر بن خطاب عنزی نے ان کو عبداللہ بن فضل بن داجرہ نے ان کو محمد بن ابی بکر مقدمی نے ان کو دلال بنت ابواعدل نے صہباء سے اس نے عائشہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں دنیا و آخرت کے لحاظ سے عمدہ اخلاق کے بارے میں یہ کہ تو جوڑ پیدا کر اس آدمی سے جو تجھ سے تعلق قطع کرے اور تو اس کو دے جو تجھے محروم رکھے اور معاف کر تو اس کو جو تم پر ظلم کرے۔

۸۰۸۱:......اور ہمیں خبر دی ابوحسن علی بن حسن بن فہر مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالحسن علی بن عمر حافظ نے بطور املاء کے ان کو احمد بن اسحاق بن بہلول نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن یونس بن حباب نے ان کو یونس بن حباب نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں دنیا و آخرت کے لحاظ سے بہترین اخلاق کے بارے میں؟ لوگوں نے کہا، جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا آپ اس کے ساتھ جوڑیے جو آپ سے کاٹے اور اس کو دیجئے جو تجھے محروم کرے اور اس سے درگذر کیجئے جو تجھ پر ظلم کرے۔

(۸۰۷۷)......(۱) فی ن (أیوب المحرمی)

اخرجه المصنف فی السنن (۱۰/۲۳۵) من طریق ابراهیم بن عبدالله بن أیوب المخرمی . به .

(۸۰۷۹)......(۱) فی ن (الحنفی) (۲)......فی ن (الحمی)

(۸۰۸۰)......(۳) فی ن (داجة)

۸۰۸۱:......(مکرر ہے) میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعمرو بن مطر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن موسیٰ حلوانی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا احمد بن اسحاق بن منصور نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں احمد بن حنبل سے کہ حسن خلق کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کا بوجھ اپنے ذمے لے لے۔

اپنی عزت صدقہ کرنا اور بخشنا:

۸۰۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ اس کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو خبر دی ابوالنصر نے ان کو محمد بن عبداللہ عمی نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضور کثرت کے ساتھ یہ کہتے تھے کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات سے بھی عاجز ہے کہ وہ ابوضمضم کی مثل ہو لوگوں نے کہا کہ ابوضمضم کیا شئی ہے؟ یارسول اللہ کہ ابوضمضم پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جب وہ صبح کرتا تو کہتا تھا اے اللہ میں نے آج کے دن اپنی عزت صدقہ کردی ہے اس پر جو مجھ پر ظلم کرے گا۔

۸۰۸۳:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو جعفر بن محمد بن لیث نے ان کو ابن عائشہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ایک قوم کے پاس تشریف لائے اور وہ لوگ چہار زانوں بیٹھے ہوئے تھے ایک پتھر کے آگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم اس کے آگے جھک کر بیٹھے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ جاہلیت میں اس کے آگے ایسے بیٹھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں دلالت کروں لوگوں میں سے سخت ترین پر؟ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون ہے یارسول اللہ؟ فرمایا کہ وہ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی تھا جب وہ اپنے گھر سے نکلتا تھا تو یہ کہتا تھا میں نے اپنی عزت اس شخص کو بخش دی ہے جو مجھے گالی دے گا۔ فرمایا کہ تمہارا ایک اس بات سے بھی عاجز ہے کہ وہ ابوضمضم کی مثل ہو جائے۔ لوگوں نے کہا کہ کون ہے ابوضمضم؟ فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی تھا۔ جب بھی وہ گھر سے نکلتا تھا تو کہتا تھا۔ میں نے اپنی عزت اس کو ھبہ کر دی ہے جو مجھے گالی دے۔

اسی طرح کہا ہے حضرت انس سے اور روایت صحیح اس کی ہے۔ جس نے اس کو روایت کیا ہے حماد بن سلمہ سے اس نے ثابت سے اس نے عبدالرحمٰن بن عجلان سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا۔

۸۰۸۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو عبدالمجید بن ابوعیسیٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کے دادا سے ان کو علیہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے حارثہ نے وہ ایک آدمی تھا اصحاب رسول سے اس نے کہا تھا اے اللہ میں نے اپنی عزت صدقہ کردی ہے اس پر جو میری بےعزتی کرے گا تیری مخلوق میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں ہے اپنی عزت کو صدقہ کرنے والا گذشتہ رات۔

اس نے کہا میں ہوں یارسول اللہ فرمایا بےشک اللہ تعالیٰ نے تحقیق تیرے صدقہ کو قبول کرلیا ہے۔ میں نے کہا کہ ہمارے شیخ نے اس کی اسناد بیان نہیں کی۔ علیہ بن زید کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ عیینہ بن بدر سے اور البتہ عبدالحمید سے اور صحیح وہ ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے اور تحقیق ذکر کیا محمد بن اسحٰق بن یسار نے غزوۂ تبوک کے اندر مرسل روایت اور وہ روایت اس کے لئے شاہد ہے۔

۸۰۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عمرو بن احمد بن ایوب نے ان کو حسین بن محمد بن عفیر نے ان کو ابوہمام نے ان کو ان کے والد نے عمر بن ذر سے اس نے کہا کہ اس کا چچازاد تھا جو کہ اس کو تکلیف دیتا تھا۔ اور اس کو برا بھلا کہتا تھا۔ اس نے کہا اے عمر ہم نے نہیں پایا تجھ کو اس آدمی کے لئے جو اللہ کا نافرمان ہے ہمارے اندر کوئی خیر اس سے جو اطاعت کرے اللہ کی اس میں۔

اہل فضل کون ہے؟

۸۰۸۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن یوسف نے نیساپور میں ان کو ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید قرشی نے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو مطرف مغیرہ شامی نے غزرمی سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو جمع کرے گا تو اعلان کرنے والا اعلان کرے گا اہل فضل کہاں ہیں؟ کچھ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے، وہ چلائے جائیں گے اور وہ جنت کی طرف تیزی سے لپکیں گے اتنے میں فرشتے ان کو ملیں گے اور وہ پوچھیں گے کہ ہم تمہیں جنت کی طرف تیزی کے ساتھ جاتا ہوا دیکھ رہے ہیں تم کون ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم اہل فضل ہیں وہ پوچھیں کہ تمہاری فضیلت کیا ہے؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے اوپر جب ظلم کیا جاتا تھا تو ہم صبر کرتے تھے۔ اور جب ہماری طرف برائی کی جاتی تھی تو ہم معاف کر دیتے تھے اور جب ہمارے خلاف جہالت برتی جاتی تھی تو ہم حوصلہ کرتے تھے۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ تم جنت میں چلے جاؤ پس بہترین اجر ہے عمل کرنے والوں کا۔ یہ متن غریب ہے اور اس کی اسناد میں ضعف ہے واللہ اعلم۔

۸۰۸۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن داؤد بن ابی صالح خرانی نے ان کو ابومصعب مدنی نے جس کا لقب مطرف ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابومودود نے ان کو ابوحازم نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں۔ کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کو مکمل نہیں کر سکتا حتیٰ کہ اپنے اخلاق کو خوبصورت بنائے اور نہیں شفا دے سکتا اپنے غصے کو۔ اور یہ کہ پسند کرے لوگوں کے لئے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ البتہ تحقیق کچھ لوگ بغیر اعمال کے بھی جنت میں داخل ہوں گے؟ کہا گیا کہ کس وجہ سے داخل ہوئے ہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ اہل اسلام کے ساتھ خیرخواہی کی وجہ سے اور کشادہ دل کی وجہ سے ابواحمد نے کہا کہ ابومودود کا نام عبدالعزیز ابوسلیمان ہے اس نے ہمیں اس کے بارے میں خبر دی ہے فوائد میں اس میں جو بیانات کے مابین ہے۔

۸۰۸۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو یحییٰ بن محمد بن ابوبشر دقاق نے ان کو عمرو ناقد نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے دواسی نے ان کو محمد بن مسلم طائفی نے ان کو عثمان بن عبداللہ بن اوس نے ان کو ان کے چچا عمرو بن اوس نے وہ کہتے ہیں عاجزی کرنے والے وہ لوگ ہیں جو ظلم نہیں کرتے اور جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ بدلہ نہیں لیتے۔

تکلیف پہنچنے پر درگذر سے کام لینا:

۸۰۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین احمد بن عمرو رزاز نے بغداد میں ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبداللہ بن سنان ہروی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن جریج پر پڑھا مجاہد سے واذا مروا باللغو مروا کراماً۔ جب رحمٰن کے بندے بیہودہ کام کے ساتھ گذرتے ہیں تو شرافت سے گذر جاتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس سے یہ مراد ہے کہ جب ان کو تکلیف پہنچائی جاتی ہے تو وہ درگذر کر لیتے ہیں۔

۸۰۹۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابوعمرو بن نجید نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو اسحاق بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ہیثم بن معاویہ سے وہ کہتے ہیں کہ جس پر ظلم کیا گیا اور اس نے ظلم کا کوئی بدلہ نہیں لیا نہ ہاتھ سے اور نہ ہی زبان سے اور نہ ہی بغض رکھا دل میں پس یہی ہے جو لوگوں میں اپنا نور روشن کرتا ہے۔

۸۰۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن حسن عضائری نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو ابونصر تمار

(۸۰۸۸)......(۱) فی ن (أبور اسی)

نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ابراہیم بن آدم نے ان کو ابوعبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن عبدالعزیز نے اسی طرح کہا تھا۔ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ اپنے غصے کو پورا نہیں کرتا۔ اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ اپنا ہر ارادہ پورا نہیں کرتا۔ اور نہ ہی قیامت کے دن ہوگا سوائے اس کے جو تم دیکھتے ہو۔

شفقت کیا چیز ہے؟

۸۰۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن جعفر صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوجعفر فرغانی سے وہ کہتے ہیں کہ جنید بغدادی سے پوچھا گیا تھا شفقت کے بارے میں اور میں سن تا رہا تھا کہ لوگوں کے ساتھ شفقت کرنا کیا چیز ہے؟ فرمایا (شفقت یہ ہے کہ) لوگ تیری ذات سے جو کچھ طلب کریں اور چاہیں وہی ان کو عطا کیجئے، اور وہ جس چیز کی طاقت رکھتے ہیں اس کا بھی ان سے کام نہ لیجئے۔ اور نہ ہی ان کو مخاطب کیجئے اس بات کے ساتھ جو وہ نہیں جانتے۔

۸۰۹۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ بن فنجویہ دینوری نے ان کو احمد بن جعفر بن حمدان بن عبداللہ نے ان کو خبر دی ہے محمد بن اسحاق نجمی نے ان کو علی بن محمد بن خالد نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن مسروق نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کو سر میں پتھر لگا جس نے ان کے سر میں گہرا زخم کر دیا لہٰذا وہ شروع ہوئے اپنے سر سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے اے اللہ اس کو معاف کر دے (جس نے پتھر مارا ہے) کیونکہ اس نے مجھے جان بوجھ کر نہیں مارا۔

۸۰۹۴:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان اہوازی نے ان کو ابوبکر بن محمود یہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو عوام نے ان کو ابراہیم تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی مجھ پر زیادتی کر رہا ہے اللہ تو اس پر رحم فرما۔

۸۰۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو خبر دی ابوزکریا بلادری نے ان کو محمد بن عبداللہ عمری نے ان کو ابراہیم بن جنید نے ان کو صباح بن حبان نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو سہل بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے لڑکوں کو دیکھا کہ وہ بہلول کو پتھر مارتے جاتے تھے کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ ایک پتھر ان کو جا کر لگا تو انہوں نے یہ شعر پڑھے۔

حسبی اللہ توکلت علیہ
من نواصی الخلق طرا بیدیہ
لیس للھارب من مھربہ
ابدا للمھربہ الا الیہ
رب رام لی باحجار الاذی
لم اجد بدا ارن العطف علیہ

میرے لئے اللہ کافی ہے میں نے اسی پر بھروسہ کر رکھا ہے مخلوق کی پیشانی کے بال اسی کے ہاتھ میں ہیں کسی بھاگنے والے کے لئے بھاگنے کی کوئی جگہ ہی تو نہیں ہے ہمیشہ بھاگ کر جانا بھی اسی کے پاس ہے۔ بہت سارے لوگ ایذا کے پتھروں سے میرا خیال کرتے ہیں مگر میں تو ان پر شفقت کرنے کی کوئی سبیل نہیں پاتا ہوں۔ (یہ ان کے شعر سن کر) میں نے کہا حضرت کیا آپ ان پر شفقت کریں گے حالانکہ وہ تو آپ کے اوپر سنگ باری کر رہے ہیں؟

بہلول نے فرمایا چپ ہو جا شاید اللہ تعالیٰ میری شدت غم اور ان کی شدید خوشی سے مطلع ہو کر مجھے ان کی جگہ اور ان کو میری جگہ کر دے۔ مجھے ان کو دے دے یا وہ مجھ کو دے دے۔

۸۰۹۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی فضیل کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں اللہ کی رضا کے لئے تم سے بھائی چارہ کرتا ہوں۔ یا یوں کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں فضیل نے کہا ایسا نہ کہو بلکہ یوں کہو کہ میں تیرا بھائی چارہ پسند کرتا ہوں۔ اس کے بعد وہ اس کے پاس آیا تو وہ رو رہے تھے انہوں نے پوچھا کہ کیوں رو رہے ہو۔ فرمایا کہ جو کچھ تھا اس نے وہ سب کچھ چرالیا ہے۔

انہوں نے اس سے کہا ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ ہم آپ کو عطا کرتے ہیں یا کوئی ایسا ہی کلمہ کہا۔ اس نے ان سے کہا۔ سوا اس کے نہیں کہ میں رو رہا ہوں کہ صبح کل اس کی کیا حجت و دلیل ہوگی۔

۸۰۹۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو خبر دی میرے والد نے ان کو ابوالعباس سراج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عمرو بن مکرم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبدالرحمٰن بن عفان سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ ارادہ کرتے ہیں کہ وہ کسی بندے کو پیارا کریں تو اس پر کسی ایسے آدمی کو مسلط کرتے ہیں جو اس پر ظلم کرتا ہے۔

کہتے ہیں کہ ہم نے فضیل سے سنا وہ کہتے تھے کہ بندہ متقین میں سے نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ اس کا دشمن اس کو امین سمجھے یا اس سے محفوظ ہو جائے۔

۸۰۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبید اللہ منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو شیبان نے قتادہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئک ما علیهم من سبیل.

جو شخص اپنی مظلومیت کے بعد اپنے ظلم کا بدلہ لے وہی لوگ ہیں جن کے خلاف کوئی چارہ نہیں ہے۔

فرمایا کہ یہ لوگوں کے مابین کے بارے میں ہے۔ بہرحال جب تجھ پر کوئی ظلم کرے تو تم اس پر ظلم نہ کرو اور اگر تجھے گالیاں دے تو تم اس کو گالی نہ دو اور وہ تیری خیانت کرے تو تم اس کی خیانت نہ کرو بے شک مؤمن وفا کرنے والا حق ادا کرنے والا ہوتا ہے اور فاجر خائن اور دھوکہ کرنے والا ہوتا ہے۔

فصل:......حسن معاشرت

۸۰۹۹:......اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عباس بن محمد نے اور ابن عفان نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی عبدالحمید حمانی نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم نے ان کو مسروق نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ کو اگر کسی آدمی سے کوئی تکلیف پہنچتی تو نہیں کہتے تھے کیا حال ہے فلاں کا کہتے ہیں ایسے ایسے بلکہ فرماتے تھے کیا حال ہے لوگوں کا کہتے ہیں ایسے ایسے۔

۸۱۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد اصفہانی نے ان کو ابوسعید اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبداللہ بن عمر بن میسرہ نے ان کو حماد بن زید نے ان کو سالم علوی نے ان کو حضرت انس نے کہ ایک آدمی رسول اللہ کے پاس آیا اور اس پر پیلے رنگ کا نشان تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

(۸۰۹۸)......(۱) بیاض فی (ن) وغیر واضح فی (أ)

(۸۱۰۰)......(۱) فی ن عبداللہ

عادت تھی کہ بہت کم کسی آدمی کو کسی بات کی توجہ دلاتے تھے جس کا اکرام کرتے تھے۔ جب وہ شخص چلا گیا تو فرمایا اگر تم لوگ اس شخص سے کہتے کہ وہ اس نشان کو دھو دیتا۔

۸۱۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابویحییٰ زکریا بن یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو ابن منکدر نے اس نے سنا عمروہ بن زبیر سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ برا آدمی ابن عشیرہ ہے جب وہ داخل ہوا تو میں نے اس سے نرم بات کہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ قیامت کے مرتبے کے اعتبار سے بدتر انسان وہ ہوگا جس کو لوگ چھوڑ دیں یا اس کی برائی سے بچنے کے لئے اس کو چھوڑ دیں۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث سفیان سے۔

۸۱۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین عبدالباقی بن قانع حافظ نے ان کو ابراہیم بن ہیثم بلدی نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے اعمش سے ان کو یحییٰ بن وناب نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ وہ شخص جو لوگوں کے ساتھ گذارتا ہے اور ان کی ایذا پر صبر کرتا ہے وہ افضل ہے اس مؤمن سے جو لوگوں کے ساتھ نہیں گذرتا اور نہ ہی ان کی ایذا پر صبر کرتا ہے۔

حکیم اور عقل مند لوگ:

۸۱۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابراہیم بن نصر نے ان کو سلمہ بن سعید نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ابوالزاہریہ نے اور عبیدہ یزنی نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں بے شک ہم لوگ کثرت کے ساتھ لوگوں کے سامنے ہنستے رہتے تھے حالانکہ ہمارے دل ان کو لعنت کرتے تھے۔

۸۱۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو محمد بن بکار نے ان کو عنبسہ بن عبدالواحد نے ان کو ابوعمران نے ان کو ابوفاطمہ ریادی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص حکیم اور عقل مند نہیں ہے جو معروف کے ساتھ زندگی نہیں گذارتا جو شخص اپنی معاشرت سے چارہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس سے کوئی چارہ پیدا کر دے۔

کہا ابوعبداللہ نے نہیں لکھا ہم نے اس سے مگر اسی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے نہیں کہ ہم اس کلام کو پہچانتے ہیں محمد بن حنفیہ سے اسی کے قول سے۔ اور کہا امام احمد بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے۔

۸۱۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے اور ابوعبداللہ بن برہان نے اور ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابومحمد سکری نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو حسن بن عمرو مقیمی نے ان کو منذر ثوری نے ان کو محمد بن حنفیہ نے وہ کہتے ہیں۔ وہ شخص سمجھدار نہیں ہے جو معروف طریقے سے نہ نرمی گذارے اس شخص کے ساتھ جو اپنی معاشرت سے کوئی چارہ نہیں پاتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی راستہ بنائے یا کہا تھا کہ کوئی مخرج بنائے۔

۸۱۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن جعفر بن احمد بن موسیٰ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو حاجب بن سلیمان نے ان کو وکیع نے ان کو ثوری نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو میمون بن ابوشبیب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا صعصعہ بن

(۸۱۰۲)......(۱) سقط من (ن)   (۸۱۰۶)......(۱) فی ن (ثنا)

صوحان عبدی نے اپنے بھتیجے سے جب تم مؤمن سے ملواس کی مدد کرو اور جب تم بدکردار سے ملوتو اس کی مخالفت کرو۔

۸۱۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو عثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا ابوسلیمان نے اس دور میں تم کسی کو نہ سرزنش کرو اگر آپ کسی کو سرزنش کریں گے تو وہ تجھے عیب لگائے گا اس سے زیادہ سخت امر کے ساتھ جس کی تم نے اس کو سرزنش کی ہوگی بس اس کو چھوڑ دو پہلی بار امر کرنے کے بعد یہی اس کے لئے بہتر ہے۔

۸۱۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد ملاکسی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسین وراق سے وہ کہتے ہیں میں نے پوچھا ان کو عثمان سے محبت کے بارے میں انہوں نے کہا محبت اللہ کے ساتھ حسن ادب کے ساتھ اور دوام ہیبت کے ساتھ ہوتی ہے۔محبت مع الرسول اس کی نسبت اتباع اور ظاہر علم کو لازم پکڑنے سے ہوتی ہے۔اور محبت اولاء کے احترام سے رمت۔

اور محبت گھر والوں کے ساتھ حسن خلق کے ساتھ ہوتی ہے اور محبت بھائیوں کے ساتھ دائمی خوشی اور مسکراہٹ کے ساتھ ہوتی ہے جب تک کہ وہ گناہ نہ ہو۔محبت جاہلوں کے ساتھ دعا کے ساتھ ان کے لئے اور شفقت کے ساتھ اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کی رویت کے ساتھ بے شک اس نے تمہیں اس کیفیت میں مبتلا نہیں کیا جس سے ان کو دوچار کیا ہے۔

فصل:......نرمی پہلو اور سلامتی صدر

۸۱۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن سہل نے ان کو بشر بن خالد عسکری نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو سلیمان نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذکوان سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اہل یمن آئے وہ رقیق القلب اور نرم دل ہیں۔ایمان یمانی اور برکت والا ہے حکمت یمانی ہے اور برکت والی ہے اکڑنا اور تکبر کرنا اونٹوں والوں میں ہے سکینہ اور وقار بکریوں والوں میں ہے۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے بشر بن خالد سے اور بخاری نے روایت غندر کے ساتھ اس کا شاہد ذکر کیا ہے۔

۸۱۱۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبدالکریم بن ھثیم نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے ان کو زہری نے ان کو ابن مسیب نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔اہل یمن آئے ہیں وہ سب سے زیادہ رقیق فوادوالے اور سب سے زیادہ کمزور دل والے ہیں۔ایمان یمانی ہے حکمت یمانی ہے۔سکینہ اور وقار بکریوں والوں میں ہے فخر وغرور عدادین میں اور اونٹوں والوں میں ہے سورج کے طلوع ہونے کی طرف (یعنی اس طرف جو قومیں وقبائل آباد ہیں)۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوالیمان سے۔

۸۱۱۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام محمد بن غالب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شعبہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ربعی بن حراش نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ایک آدمی کا انتقال ہوگیا اس سے پوچھا گیا کہ تو کیا جانتا ہے؟

اس نے کہا کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کرتا تھا۔اور رقم میں یعنی رقم وصول کرنے میں درگذر سے کام لیتا تھا اور تنگدست کو مہلت دیتا تھا لہٰذا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

ابومسعود بدری نے کہا میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسلم بن ابراہیم سے اور بخاری

(۸۱۱۱)......(۱) فی صحیح مسلم (۱۱۹۵/۳) السکۃ أو فی النقد

وسلم نے ایک اور طریق اس کو روایت کیا ہے شعبہ سے۔

مومن سیدھا سادھا اور شریف ہوتا ہے:

۸۱۱۲:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عباس بن ولید دمشقی نے ان کو علی بن عیاش نے ان کو ابو غسان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم فرمائے فیاض بندے پر جب بیچے تو فیاضی کرے جب خریدے تو بھی فیاضی کرے جس وقت تقاضا کرے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے علی بن عیاش سے۔

۸۱۱۲:......(مکرر ہے) اس کو روایت کیا ہے زین عطاء بن سائب نے ان کو محمد بن منکدر نے سوائے اس کے کہ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا تھا ایک آدمی کو جو تم لوگوں سے پہلے گذرا تھا وہ آسانی کرتا تھا جب کوئی چیز فروخت کرتا تھا اور آسانی کرتا تھا جب کوئی چیز خرید کرتا تھا آسانی کرتا تھا جب وصول کرتا۔ آسانی کرتا تھا جب وہ تقاضا کرتا تھا۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو طاہر بن فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو اسرائیل نے ان کو زید بن عطاء نے اس نے اسے ذکر کیا ہے۔

۸۱۱۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن جعفر نے ان کو ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو ہشیم نے ان کو حمید نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں (گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت میں ساری اور انکساری اتنی تھی کہ) اگر مدینے کی ایک لونڈی چاہتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کسی کام کے لئے آپ کو لے جا سکتی تھی۔ بخاری نے کہا کہ محمد بن عیسیٰ نے کہا ہمیں خبر دی ہشیم نے اس نے اسے ذکر کیا اور ذکر کیا سماع حمید کا انس سے۔

۸۱۱۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس سیاری نے ان کو ابراہیم بن ہلال نے ان کو علی بن حسن شقیق نے ان کو حسین بن واحد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی یحییٰ بن عقیل نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے ذکر کرتے تھے اور غیر ضروریات بہت کم کرتے تھے نماز لمبی کرتے تھے خطبہ چھوٹا کرتے تھے بیوہ اور مسکین کے ساتھ چلنے اور ان کی حاجت پوری کرنے سے عار نہیں کرتے تھے۔

۸۱۱۵:......ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو داؤد سجستانی نے ان کو نصر بن علی نے ان کو ابو احمد سفیان نے حجاج بن فرافصہ سے اس نے ایک آدمی سے اس نے ابو سلمہ سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے "ح"۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس دوری نے ان کو ابو داؤد سلیمان بن محمد مبارکی نے ان کو ابو شہاب نے سفیان ثوری سے اس نے حجاج بن فرافصہ سے اس نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اس نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المؤمن غر کریم و الفاجر خب لئیم.

مؤمن سیدھا سادا دھوکہ کھانے والا شریف ہوتا ہے اور منافق بدباطن ذلیل ہوتا ہے۔

۸۱۱۶:......اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے احمد بن حباب مصیصی نے عیسیٰ بن یونس سے اس نے سفیان سے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ

(۸۱۱۲)......أخرجه البخاري في البيوع (۱۶) عن علي بن عياش الحمصي عن أبي غسان الهذلي محمد بن مطرف. به

(۸۱۱۲)......مكرر. (۱) في ن (عياش عن محمد الدورقي البغدادي) وهو خطأ

(۸۱۱۵)......(۱) في ن (المنازلي) (۸۱۱۶)......(۲) في ن (المقبري)

نے ان کوابوالحسن احمد بن محمد مقری نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کواحمد بن حباب نے اس نے اس حدیث کا ذکر کیا ہے۔

۸۱۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ مکرمہ میں ان کواسحاق بن ابراہیم بن عباد نے ان کوعبدالرزاق نے ان کوحدیث بیان کی بشر بن رافع نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کوابوسلمہ نے ان کوابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مؤمن جلدی دھوکہ میں آجانے والا شریف ہوتا ہے اور فاجر بد باطن کمینہ ہوتا ہے۔

مؤمن الفت ومحبت کا مرکز ہے:

۸۱۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کوعلی بن عبدالعزیز نے ان کو عاصم بن علی نے ان کوابو اویس نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے یا اس کے مثل سے اصحاب رسول سے اس نے کہا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں تمہارے اکمل ترین ایمان والے کے بارے میں وہ لوگ ہیں جو تم لوگوں میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔ شریف اور نرم اخلاق والے مہمان نواز ہیں۔

وہ لوگ ہیں جو الفت ومحبت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ بھی الفت ومحبت کی جاتی ہے۔

۸۱۱۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کواحمد بن عبید نے ان کوابوحکیم انصاری نے ان کو حرملہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کوابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن سلیمان اشعث نے ان کوابوالربیع سلیمان بن داؤد نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابن وہب نے ان کوحدیث بیان کی صخر نے ان کوابوحازم نے ان کوابوصالح نے ان کوابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن الفت ومحبت کرتا ہے۔ اس شخص میں کوئی خیر وبھلائی نہیں ہے جو نہ تو الفت ومحبت کرے نہ اس سے کوئی محبت کرے۔

مالینی نے یہ اضافہ کیا ہے۔ اپنی روایت میں کہ کہا ابوصخر نے۔ اور مجھے حدیث بیان کی ہے صفوان بن سلیم نے اور زید بن اسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ساتھ۔

۸۱۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کواحمد بن حباب نے۔

ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کوابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو محمد بن معروف [redacted]عبداللہ قرشی نے ان کوابراہیم بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی عیسیٰ بن یونس نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کوابوحازم نے ان کوسہل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مؤمن مرکز الفت ومحبت ہوتا ہے اس میں کوئی خیر کی بات نہیں ہے جو نہ خود محبت کرتا ہے اور نہ اس سے کوئی محبت کرتا ہے۔

۸۱۲۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمن نے ان کوابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کوابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعودی نے ان کوابوحازم نے ان کو عون بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود نے کہا کہ مؤمن الفت و محبت کرتا ہے اس میں کوئی خیر نہیں ہے جو نہ تو خود الفت کرے اور نہ اس سے الفت کی جائے۔

۸۱۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے دونوں نے کہا ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کوحدیث بیان کی ہے عمرو بن ابوعمرو نے ایک آدمی سے اولاد عبداللہ بن مسعود سے اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (عملی طور پر) نرم خو آسان کرنے والا ہو قریب

(۸۱۱۸)......(۳) فی ن (الا اخبر کم باحسنکم اخلاقاً)

(۸۱۲۱)......(۱) فی أ (جعفر بن میمون) وفی ن (حفص بن عون) و کلاھما خطأ

ہو (یعنی محبت کرنے والا ہو نفرت کرنے والا نہ ہو) اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام کر دیں گے۔

۸۱۲۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن شعیب فقیہ نے ان کو سہیل بن عمار نے ان کو محاضر ابن مورع نے ان کو سعد بن سعید انصاری نے ان کو عمرو بن ابی عمرو نے ان کو مطلب نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آسان طبیعت نرم مزاج ہو قریب ہو اللہ اس کو آگ پر حرام کر دیں گے۔

مؤمن نرم برتاؤ کرنے والا ہوتا ہے:

۸۱۲۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الطیب محمد بن احمد بن حسن حریری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو جویبر بن سعید نے ان کو محمد بن واسع نے ان کو ابو صالح حنفی نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ اہل جنت کون ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آسانی کرنے والا نرمی کرنے والا قریب اور سہل (اہل جنت میں سے ہے)۔

۸۱۲۵:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو جعفر حضرمی نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو ابو امیہ بن یعلی نے ان کو محمد بن معیقب نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس پر حرام کر دی گئی ہے آگ؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں پر، لیّن پر، سہل پر، قریب پر۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حضرمی نے ان کو عبداللہ بن عون نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عبداللہ بن عمر وازدی نے ان کو ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کے مثل۔

۸۱۲۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی اور احمد بن قاسم جوہری نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی مصعب بن عبداللہ زبیری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ابن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ آگ کس پر حرام ہے؟ ہر آسان پر قریب پر نرم خو آسانی کرنے والے کے لئے۔

۸۱۲۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن شعیب فقیہ نے ان کو سہل بن عمار نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو یزید بن عیاض بن حعد بہ نے صفوان بن سلیم سے اس نے عرج سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن آسانی کرنے والا نرم فراخ ہوتا اس کی عادت وفطرت نرمی سے بنی ہوتی ہے بھولا بھالا ہوتا ہے۔ یزید بن عیاض کا تفرد ہے اس روایت میں اور وہ قوی نہیں ہے اور روایت کیا گیا دوسرے طریق سے صحیح مرسل طریقے سے۔

۸۱۲۸:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو احمد بن زید نے ان کو حسین مروزی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے ان کو مکحول نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۸۱۲۵)......أخرجه الخرائطي في مكارم الأخلاق (ص ۲۳) من طريق أبو أمية بن يعلى الثقفي. به وفي الجرح والتعديل (۲/۲۰۳) إسماعيل بن يعلى أبو أمية الثقفي أحاديثه منكرة.

(۸۱۲۸)......(۱) في ن حاشية: الأنف على وزن فعل وهو الذي عقره الخطام بخشاش أو بره فهو لا يمتنع على قائده لأنه يشتكي أنفه وكان ينبغي أن يقال مانوف لأنه فعل به ذلك لكنه جاء هكذا.

کہ مؤمن آسانی کرنے والے، نرمی کرنے والے ہوتے ہیں۔ یا آسان اور نرم نکیل ڈالے ہوئے اونٹ کی مثل ہوتے ہیں کہ اس کو اگر مہار تھام کر چلایا جائے تو چلتا ہے اور اگر اس کو بیٹھا دیا جائے تو وہ چٹان پر بھی بیٹھ جاتا ہے یہ روایت مرسل ہے۔

۸۱۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوسہل احمد بن محمد بن ابراہیم ہرانی نیساپوری نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد بن معاذ ہروی نے ان کو علی بن شکان سامری نے ان کو عبداللہ بن عزیز بن ابورواد نے ان کو ان کے والد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن انسان، نرم نکیل والے اونٹ کی مثل ہوتی ہیں کہ اگر تو اس کو چلائے تو وہ چل پڑتا ہے اور اگر تو اس کو بیٹھائے تو بیٹھ جاتا ہے۔ مرسل ہونے کے باوجود یہ صحیح ہے۔

۸۱۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن وھب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یحییٰ بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مؤمن نرم مزاج ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی نرمی کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ احمق ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز گفتگو اور مصافحہ:

۸۱۳۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو ابوقطن نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں میں نے کہا ایسا آدمی نہیں دیکھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کان میں بات کرنا شروع کی ہو پھر حضور نے اپنا سر ایک طرف کر لیا ہو یہاں تک کہ وہ بات کرنے والا خود اپنا سر ہٹاتا تھا۔ اور میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کا ہاتھ تھاما ہو بات کرنے کے لئے پھر آپ نے خود ہی اسے چھوڑ دیا ہو بلکہ وہ آدمی خود ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو چھوڑتا تھا۔

۸۱۳۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوبکر محمد بن ہارون بن حجہ نے ان کو ابوالولید نے ان کو عمران بن زید عمی نے ان کو زید عمی نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی کے ساتھ مصافحہ کرتے (ہاتھ ملاتے) تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہیں کھینچتے تھے بلکہ آگے والا آدمی خود اپنا ہاتھ پہلے کھینچتا تھا۔ اور نہ ہی اپنا منہ پھیرتے تھے بلکہ وہ آدمی چہرہ ہٹاتا تھا۔ اور نہیں دیکھتے تھے یعنی آگے اس کے دوزانوں کو کبھی جو آپ کے آگے بیٹھا ہوتا تھا۔

فصل:......تواضع وعاجزی کرنا۔ بناؤ سنگھار کو ترک کرنا غیر ضروری گفتگو سے بچنا تکبر اور غرور کرنے کو فخر کرنے کو اور اپنی تعریف کرنے کو چھوڑ دینا

۸۱۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یزید نے ان کو محمد بن حسن بن فرج نے ان کو ابوعمار نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو ابوعمار حسین بن حریث نے ان کو فضل بن موسیٰ نے ان کو حسین بن واحد نے ان کو مطر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی قتادہ نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے اس نے عیاض بن حمار بنی مجاشع کے بھائی سے انہوں نے فرمایا ہمارے اندر ایک دن رسول اللہ کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے آپ نے بات بیان فرمائی یہاں تک کہ

(۸۱۲۹)......اخرجه القضاعي في مسند الشهاب (۱۳۹) من طريق حامد بن محمد الهروي. به. ومابين القوسين سقط من (أ)

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے یہ کہ تم لوگ تواضع اور عاجزی کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوعمار سے اور نہ زیادتی کرے کوئی ایک کسی ایک پر۔

۸۱۳۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالخطاب نے ان کو ابن عدی نے ان کو شعبہ نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کرنا کسی میں کمی نہیں کرتا۔نہیں معاف کرتا کوئی آدمی کسی ظلم کو مگر اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کو زیادہ عزت دیتا ہے۔اور جو بھی انسان عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دیتا ہے۔

کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یوسف نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو العلاء نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل علاوہ ازیں اس نے کہا ہے۔معاف کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ عزت دیتا ہے اور جو شخص تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دیتا ہے۔اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے اسماعیل کی حدیث سے۔

۸۱۳۵:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن فصل بلخی نے ان کو حدیث بیان کی ابوموسیٰ هروی نے ان کو عباد بن عوام نے ابوسہل سے ان کو ابواسحاق بن فصل بلخی نے ان کو حدیث بیان کی ابوموسیٰ هروی نے ان کو عباد بن عوام ابوسہل نے ان کو ابواسحاق نے ان کو عبداللہ بن ابوامامہ نے ان کو عبداللہ بن کعب بن مالک نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بذاذت ایمان میں سے ہے۔عباد نے کہا کہ آپ کی مراد اس سے تقشف ہے اسی طرح کہا ہے اس نے اپنے والد سے۔(اس سے سادگی مراد ہے اور بے تکلفی۔)

۸۱۳۵:.....(مکرر ہے) تحقیق ہم نے روایت کیا ہے کتاب الایمان میں حدیث محمد بن مسلمہ سے اس نے محمد بن اسحاق سے اس نے عبداللہ بن ابی امامہ سے اس نے عبداللہ بن کعب سے اس نے ابوامامہ سے احتمال رکھتا ہے کہ اس سے مراد ہو اس قول سے۔ان کے والد سے یعنی ابو عبداللہ بن ابوامامہ سے واللہ اعلم۔

۸۱۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو عبدالرحمٰن مہدی نے۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالرحمٰن نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو صالح بن ابوصالح نے ان کو عبداللہ بن ابی امامہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: سادگی ایمان میں سے ہے،سادگی ایمان میں سے۔ابن بشر نے زیادہ کیا ہے اپنی روایت میں کہ عبدالرحمٰن نے کہا اس سے مراد تواضع ہے۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اختیار کرے:

۸۱۳۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو مالک بن یحییٰ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عاصم بن محمد نے اپنے والد سے اس نے ابن عمر سے اس نے عمر بن خطاب سے وہ کہتے ہیں میں اس کو نہیں جانتا مگر مرفوع روایت کے طور پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص میرے لئے عاجزی کرے اس طرح۔یعنی آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا اپنے ہاتھ کے اندر کے حصہ کے ساتھ زمین کی طرف اور اس کو زمین نے قریب کر دیا۔میں نے اس کو اسی طرح مرفوع کیا ہے۔کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کی اندرونی طرف کو آسمان کی طرف کیا اور ان کو آسمان کی طرف اٹھایا۔

(۸۱۳۶).....(۱) فی ن (عبیداللہ) وھو خطأ

۸۱۳۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عاصم بن محمد نے اپنے والد سے ان کو ابن عمر نے ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس نے اس کو مرفوع کیا ہے نبی کریم کی طرف فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جو شخص میرے لئے عاجزی کرے اس طرح، اور اپنی دائیں ہتھیلی کو کھول دیا اور دونوں ہتھیلیوں کے اندر کے حصے زمین کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے اس کو اسی طرح اور اپنی دائیں ہتھیلی کو پھیلا لیا اور اس کے اندر والے حصے کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا اور دیکھ لیا ہمیں یزید بن ہارون نے۔

۸۱۳۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن ابوالمعروف اسفرائنی نے ان کو ابو سہل بشر بن احمد سے ان کو ابوجعفر احمد بن حسین حذاء نے ان کو علی بن عبداللہ مدینی نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن عجلان نے کہ اس نے سنا بکیر بن عبداللہ بن رشح کو وہ حدیث بیان کرتے ہیں معمر سے وہ عبید اللہ بن عدی بن خیار بن نوفل سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عمر بن خطاب سے منبر رسول پر کہتے تھے بے شک کوئی بندہ جب اللہ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حکمت کو اونچا کرتا ہے بلند ہو اللہ تجھے بلندی عطا کرے حالانکہ وہ انسان اپنے دل میں حقیر ہوتا ہے مگر لوگوں کی نظروں میں بڑا ہوتا ہے اور کوئی انسان تکبر وغرور کرتا ہے اور زیادتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو لپیٹ دیتا ہے اور اس کو توڑ دیتا ہے زمین کی طرف اور فرماتا ہے ذلیل ہو جا وَاللہ نے تجھے ذلیل کر دیا ہے لہٰذا وہ اپنے دل میں بڑا ہوتا ہے اور وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر وکمتر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ان کی نظروں میں خنزیر سے بھی بے عزت ہو جاتا ہے اس کے بعد حضرت عمر نے فرمایا: اے لوگو تم لوگ اللہ تعالیٰ کو اس کے بندوں کے نزدیک ناپسندیدہ نہ بناؤ لوگوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح کرے؟ فرمایا تم میں سے کوئی آدمی امام بنتا ہے پھر لمبی لمبی نماز پڑھاتا ہے لوگوں کو یہاں تک کہ لوگوں کے دلوں میں اس کیفیت وحالت کو ناپسندیدہ بنا دیتا ہے جس میں وہ ہے۔ اور تم میں سے کوئی آدمی وعظ کرنے بیٹھتا ہے اور لمبی لمبی تقریر کرتا ہے لوگوں کے سامنے جس کو ان کے دل میں ناپسندیدہ بنا دیتا ہے اس کیفیت کو جس میں وہ تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں خبر دی علی نے ان کو عبداللہ بن ادریس نے اور سلیمان بن حبان نے اکٹھے کہ انہوں نے سنا تھا اس حدیث کو محمد بن عجلان سے اس نے بکیر بن عبداللہ اشج سے اس نے معمر بن حبیبہ سے اس نے عبداللہ بن عدی بن خیار سے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر نے کہا۔ دونوں سب کو ذکر کیا مثل حدیث سفیان کے مگر ان کی حدیث میں یہ بات نہیں ہے کہ ایک آدمی نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے اللہ آپ کی اصلاح کرے۔ اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے مسند عالی کے ساتھ حدیث سفیان نے کتاب المدخل میں۔

۸۱۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن مؤمل نے ان کو کدیمی نے ان کو سعید بن سلام عطار نے ان کو ثوری نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم بن عابس بن ربیعہ نے وہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا حالانکہ وہ منبر پر تھے اے لوگو! عاجزی کرو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ جو شخص اللہ کے لئے عاجزی کرے اللہ اس کو بلند کرے گا جب کہ وہ اپنے دل میں چھوٹا ہوگا اور لوگوں کی نظروں میں عظیم ہوگا اور جو شخص تکبر کرے گا اللہ اس کو نیچا کرے گا وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوگا اور اپنے دل میں بہت بڑا ہوگا حتیٰ کہ وہ اس کے نزدیک بے قدر ہوگا کتے سے کہا تھا یا کہ خنزیر سے۔

دو زنجیریں:

۸۱۴۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبد صفار نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابوعلی حنفی زمعہ نے ان کو سلمہ نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۸۱۳۹)......(۱) فی أ (أبو الحسین المقری) وفی ن أبو الحسین بن محمد بن أبی المعروف الأسفرائینی المقری.

ہر آدمی کے ساتھ دو زنجیریں اس کے سر کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں ایک زنجیر زمین میں ہے اور دوسری زنجیر آسمان میں جب انسان عاجزی کرتا ہے تو وہ فرشتہ اس کی وہ زنجیر کھینچتا جس کا سرا آسمانوں پر ہے اور جب وہ بڑائی کرتا ہے تو وہ زنجیر کھینچتا ہے جس کا سرا زمین پر ہے۔

اس کو روایت کیا عبداللہ بن عبدالرحمٰن سمرقندی نے جنفی سے۔

۸۱۴۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن علی بن حشیش مقری نے کوفے میں۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوزرعہ احمد بن حسین رازی نے ان کو ابو محمد بن داؤد عبدالرحمٰن الکاتب نے بغداد میں ان کو ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ زمن نے ان کو عبداللہ بن عبدالحمید ثقفی نے۔

ان کو زمعہ بن صالح نے ان کو سلمہ نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔

ہر آدمی کے سر میں دو زنجیریں لگی ہیں ایک ان میں سے ساتویں آسمان پر ہے اور دوسری ساتویں زمین میں ہے جب وہ بندہ عاجزی کرتا ہے اللہ اس کو اس زنجیر کے ساتھ اونچا کر دیتا ہے جو آسمان میں ہے اور جب وہ بندہ اپنے نفس کو اونچا کرنا چاہتا ہے اللہ اس کو نیچا کر دیتا ہے۔

۸۱۴۳:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر فقطان نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو منہال بن خلیفہ نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی آدمی ہے اس کے سر میں حکمت ودانائی ہے اور حکمت ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے اگر وہ عاجزی کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے اس کی حکمت کو اونچا کر دے اور وہ آدمی خود اونچا بنتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے نیچے کر دو اس کی حکمت کو۔

علی بن عبدالعزیز نے اور دیگر نے عثمان بن سعید مری اس حدیث کا متابع بیان کیا ہے

۸۱۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محبوب رملی نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبداللہ بن سعید بن عبدالرحمٰن زہری نے مصر میں ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو شعبہ نے ان کو نعمان بن سالم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تکبر کرے بڑائی جتلانے کے لئے اور جو شخص اللہ کی رضا کے لئے عاجزی کرے خشوع ظاہر کرنے کے لئے اللہ اس کو اونچا کرے گا۔

۸۱۴۵:...... ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے وہ بیہق میں سکونت پذیر تھے ان کو خبر دی احمد بن عبداللہ بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن سعید بن عبدالرحمٰن زہری نے مصر میں اس نے اس کو ذکر کیا ہے اسی کی مثل۔

۸۱۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابی المعروف نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو سلیمان اعمش نے ان کو مسیّب بن رافع نے ان کو عامر بن عبدہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے جو شخص دوسرے کو سنوائے گا اللہ اس کو سنوائے گا اور جو دوسرے کو دکھائے گا اللہ اس کو دکھائے گا اور جو شخص اللہ کے لئے عاجزی کرے گا جھکتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا اور جو شخص غرور وتکبر کرے گا اللہ اس کو پست و بے عزت کر دے گا۔

قیامت کے اندھیرے:

۸۱۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوضبیان نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم وادی صفاح میں اترے اچانک دیکھا تو ایک آدمی درخت کے سائے تلے سو رہا ہے اس پر دھوپ آ رہی ہے۔ میں نے غلام سے کہا اس پر کسی چیز کے ٹکڑے سے سایہ کرے یہاں تک کہ وہ جاگ گیا دیکھا تو وہ حضرت سلمان فارسی تھے۔ اس نے مجھے سلام کیا میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا اے جریر بن عبداللہ کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن اندھیرے کیا

ہوں گے۔ یا قیامت کے اندھیرے کیا ہیں؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ نہیں میں نہیں جانتا انہوں نے فرمایا کہ وہ ظلم ہوگا جو دنیا میں لوگوں نے ایک دوسرے پر کیا ہوگیا۔

اے جریر بن عبداللہ اگر آپ جنت اس کی مثل تلاش کریں تو اس کو بھی نہیں پائیں گے اور زمین کے اوپر سے ایک لکڑی انہوں نے اٹھالی دو انگلیوں کے مابین، میں نے کہا اے ابوعبداللہ کہاں جائیں گے کھجور کے درخت اور جنت کے درخت؟ فرمایا ان کی جڑیں اور ان کے تنے سونے کے ہوں گے اور موتی ہوں گے اور اوپر والا حصہ ان کا کھجور کے پھل ہوں گے۔

۸۱۴۸:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابومحمد بن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو حفص بن غیاث نے دونوں نے مسعد سے اس نے سعید بن ابوبردہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے اسود بن یزید سے اس نے عائشہ سے وہ کہتی ہیں لوگ غافل ہیں افضل عبادت سے وہ عاجزی کرتا ہے اور حفص کی ایک روایت میں ہے کہ تم لوگ البتہ چھوڑ چکے ہو افضل عبادت کو یعنی تواضع کرنے کو۔

۸۱۴۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحیٰی بن ابی کثیر سے وہ کہتے ہیں افضل عمل پرہیزگاری ہے اور بہتر عبادت تواضع کرنا ہے۔

۸۱۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن محمد بن حاتم زاہد نے ان کو ابوسعید مہندی نے ان کو یحیٰی بن یحیٰی نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو عوام بن جویبر نے ان کو حسن نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں نہیں حاصل ہوتیں مگر حیرانی کے ساتھ خاموشی، وہ اول عبادت ہے اور تواضع۔ اور ذکر اللہ۔ اور قلت شئی۔

۸۱۵۱:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی ابن عائشہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو میسرہ نے یہ کہ سلمان نے کہا تھا وہ جب اس کو عجمی سجدہ کرتے تھے تو وہ اپنا سر نیچے کرتا تھا اور کہتا تھا میں نے اللہ کے لئے خشوع کیا ہے اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے عطاء بن سائب سے یہ کہ ابونجری اور اس کے اصحاب ایسے تھے کہ ان میں سے کسی کی تعریف ہوتی تو وہ اپنے دل میں خود پسندی کو پاتا تھا اور اس کو ظاہر کر دیتا اور کہتا کہ میں نے اللہ کے لئے عاجزی کی ہے میں نے اللہ کے لئے عاجزی کی ہے۔

رائی کے دانہ کے برابر ایمان:

۸۱۵۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو باغندی نے اور عبدالعزیز بن معاویہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو یحیٰی بن حماد نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر اشنائی نے ان کو ابوالحسن بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو یحیٰی بن حماد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابان بن تغلب نے ان کو فضیل بن عمروان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر تکبر ہوگا۔ اور وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا۔

ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اور اس کا جوتا اچھا ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۱)......اظن الصواب حین.

بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال کو پسند کرتا ہے تکبر کرنا اترانا ہے حق سے اور لوگوں کو حقیر جاننا یہ الفاظ اشنانی کی روایت کے ہیں۔ اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے محمد بن بشار سے۔

اور آپ کا یہ قول ۔بطر الحق ۔یعنی ازراہ تکبر حق کو نہ ماننا۔ یہ قول غمط الناس یعنی ان کو حقیر جاننا۔ اور یہ قول ۔الکبر یعنی جس نے یہ فعل کیا اس نے تکبر کیا یہ ایسے ہے جیسے اللہ کا یہ قول ولکن البر من اتقی ۔لیکن نیکی والا وہ ہے جو تقویٰ اختیار کرے یعنی نیکی اس شخص کی ہے یا نیک وہ شخص ہے جو اللہ کے ساتھ ایمان لایا۔

اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں:

۸۱۵۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے اور علی بن عیاش حمصیان نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی جریر بن عثمان نے ان کو سعید بن مرثد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن حوشب نے وہ حدیث بیان کرتا ہے ثوبان بن شہر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کریب بن ابرہہ سے وہ بیٹھے تھے عبدالملک کے ساتھ چھت پر انہوں نے تکبر کا ذکر کیا تو کریب نے کہا میں نے سنا تھا ابوریحانہ سے وہ کہہ رہے تھے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے۔ تکبر میں سے کوئی چیز جنت میں نہیں جائے گی۔

کسی کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ اگر میں پسند کروں کہ میں خوبصورتی اختیار کروں اپنے چابک کے دستے کو خوبصورت کرنے اور جوتے کے تسمے کو خوبصورت کرنے سے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ چیز تکبر نہیں ہے بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور وہ خوبصورت بننے کو پسند کرتا ہے سوائے اس کے نہیں کہ تکبر اس کا ہے جو حق کا انکار کرے اور لوگوں کو اپنے نظروں سے گرائے اور الفاظ ابوالیمان کے ہیں۔

۸۱۵۴:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے ان کو مروان بن شجاع نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن ابوعبلہ عقیلی نے اہل بیت المقدس سے اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عمرو بن العاص مقام مروہ پر ایک دوسرے سے ملے اور باتیں کرتے رہے اس کے بعد عبداللہ بن عمرو چلے گئے اور عبداللہ بن عمر باقی رہ گئے جو کہ رو رہے تھے، کسی نے ان سے پوچھا کہ ابوعبدالرحمٰن کیوں رو رہے ہو اور کس نے آپ کو رولایا ہے؟

وہ بولے کہ عبداللہ بن عمرو نے رولایا ہے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی تھی آپ نے فرمایا تھا۔ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔

تین شخصوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائیں گے:

۸۱۵۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے اور ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ عبسی نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابوحازم اشجعی نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے ساتھ نہ تو کلام کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا۔ بوڑھا زانی۔ جھوٹا بادشاہ اور مفلس زیادہ مانگنے والا۔

۸۱۵۶:.....اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن ابی جعفر نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو وکیع

(۸۱۵۶).....(۱) فی (ن) الحسین وھو خطأ

نے اور ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے پھر ذکر کیا ہے اس نے اس کو زیادہ کیا ہے ابومعاویہ نے۔ نہیں نظر کرم کرے گا ان کی طرف اور ان کے لئے عذاب الیم ہوگا۔

۸۱۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو عمرو بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو ابواسحاق نے اغرہ ابومسلم سے اس نے حدیث بیان کی ابوسعید خدری سے اور ابوہریرہ سے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

عزت وغلبہ میرا تہبند ہے اور بڑائی میری اوڑھنی ہے جو شخص ان دونوں میں سے کسی شئی کو مجھ سے چھینے گا میں اس کو عذاب دوں گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے احمد بن یوسف سے وہ عمرو بن حفص سے اور اس کے غیر نے کہا کہ عزت میری جادو ہے اور کبریائی میری اوڑھنی ہے اور ازار اور رداء سے مراد میری صفت ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کی چادر چھیننے کی کوشش کرے:

۸۱۵۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سلمان اغر نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں جواب اپنے رب سے حکایت کرتے ہیں۔ کہ کبریائی میری اوڑھنی ہے اور عظمت میری چادر ہے پس جو شخص ان میں سے کوئی ایک چیز بھی چھینے گا میں اس کو آگ میں پھینک دوں گا۔

۸۱۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکار بن قتیبہ قاضی نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوع کیا ہے تین کپڑے ہیں تہبند بناتا ہوں میں عزت کا قمیص بناتا ہوں میں رحمت کی اوڑھنی بناتا ہوں میں کبریائی کو جو شخص عزت بنائے بغیر اس کے جو اللہ نے اس کو عزت دی ہوئی ہے جس کو یہ کہا جائے گا۔ چکھ تو عذاب کو بے شک تو عزت دور اور بزرگ ہے۔ اور جو شخص لوگوں پر رحم کرے گا اللہ اس پر رحم کرے گا یہی وہ ہے جس نے ایسی قمیص پہنی ہے جو اس کے لئے مناسب ہے اور وہ شخص اللہ اور اللہ سے اوپر کی چادر چھین لے جو صرف اللہ کے شایان شان ہے۔ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ میں اس شخص کو جنت میں داخل کروں جو مجھ سے کبریائی چھینتا ہے۔

۸۱۶۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین علی بن محمد مصری نے ان کو سلیمان بن شعیب نے ان کو عبدالرحمٰن بن زمان رصاص نے ان کو شعبہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے حبیب بن شہید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابومجلز سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حضرت معاویہ نکلے تو عبداللہ بن عامر بیٹھے ہوئے تھے اور عبداللہ بن زبیر کھڑے تھے لہٰذا عبداللہ بن عامر کھڑے ہوگئے اور ابن زبیر بیٹھ گئے اور وہ دونوں میں سے وزنی تھے۔ حضرت معاویہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس کو یہ بات خوش لگے کہ اللہ کے بندے بیٹھنے میں اس کی شکل صورت بنائیں اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔

۸۱۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی رود باری نے ان کو ابوبکر محمد بن مہرویہ رازی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو خبر دی ایمن بن تابل نے قدامہ بن عبداللہ بن عمار کلابی سے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا نبی کریم کو یوم نحر کی صبح کو اور جمرہ عقبہ کی رمی کی تھی اپنے

(۸۱۵۷)......(۱) فی ن : (غلبته)
(۸۱۶۰)......(۱) فی (ن) : سعید وھو خطأ
(۱)......فی (ن) : أوزنھما
(۸۱۶۱)......(۲)......فی (ن) : أنس بن نائل

صھباء اونٹنی پر نہ اسے مارا نہ بھگایا۔ اور نہ ہی الیک الیک کہا۔

بروز قیامت کچھ لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا:

۸۱۶۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو مالک بن یحییٰ نے ان کو شبابہ نے ان کو شعبہ نے ان کو جبلہ بن سحیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص از راہ تکبر فخر سے اپنے کپڑوں کے دامن لمبے کر کے گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نہیں دیکھے گا۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ بن حجاج سے۔

۸۱۶۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی جعفر بن محمد نصیر خلالی نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یکا یک آدمی اترا رہا تھا جو کہ اپنی چادر اوڑھے پیدل چل رہا تھا اس کو اپنا سراپا اچھا لگا لہٰذا اس کے اندر عجب اور خود پسند آ گئی لہٰذا اللہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا وہ قیامت تک اس میں دھنستا چلا جائے گا۔

۸۱۶۴:.....ہمیں خبر دی ابوعلی رود باری نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو خبر دی آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی اپنی پوشاک پہنے چل رہا تھا جس سے اس کا اپنا سراپا اس کو زیادہ ہی پسند آ گیا جس سے وہ اترا رہا تھا زلفوں کی کنگھی کر رکھی تھی اچانک اللہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا زمین میں وہ قیامت تک اس میں اترتا جائے گا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

۸۱۶۵:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو عمرو نے ان کو زہری نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو سالم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص از راہ تکبر اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔

ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ میری چادر ڈھیلی ہو جاتی ہے ہاں مگر یہ کہ میں اس کا خاص خیال رکھوں حضور نے فرمایا تو ان میں سے نہیں ہے جو غرور کی وجہ سے یہ کرتے ہیں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں احمد بن یونس سے اس نے زہیر سے۔

۸۱۶۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابومحمد بن ابی حامد مقری اور ابوصادق عطار نے ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن سنان نے ان کو عمرو بن یونس نے ان کو ابویونس بن قاسم یمامی نے یہ کہ عکرمہ بن خالد مخزومی نے اپنی روایت میں اس کو حدیث بیان کی ہے۔

تکبر اور اکڑ کر چلنا:

۸۱۶۷:.....اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق بصری نے مصر میں ان کو عمر ابن یونس بن قاسم یمامی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے کہ عکرمہ بن خالد بن سعید بن عاص مخزومی نے ان کو حدیث بیان

(۸۱۶۳).....(۳) فی (ن) : فی بردین.

(۸۱۶۴).....(۴) فی (ن) : شعبة ثنا محمد (۵).....فی (ن) : حلته فأعجبته

(۸۱۶۶).....(۱) سقط من (ن)

کی ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر سے ملے اور ان سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن بے شک ہم لوگ اولاد مغیرہ ایسی قوم میں جن کے اندر نخوۃ و تکبر ہے اور ابن سنان کی روایت میں ہے اے ابوعبدالرحمٰن ہم وہ لوگ ہیں جن میں تکبر کیا ہے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی تھی اس بارے میں؟ لہٰذا حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ نہیں کوئی آدمی جو اپنے دل میں دوسرے پر فوقیت سمجھتا ہے اور ابن سنان کی ایک روایت میں ہے کہ اپنے دل میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا اور نہ ہی کوئی اپنی چال میں اکڑتا ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔

۸۱۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوطاہر عبداللہ بن محمد بن حمدان جوینی نے ان کو ابوبکر بن رجاء نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابن مبارک نے بعض رواۃ سے اس نے یزید بن ابوحبیب سے اللہ کے اس قول کے بارے میں وتقصد فی مشیک۔ فرمایا کہ اپنی چال میں جلدی کرنے میں میانہ روی اختیار کیجئے۔

۸۱۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو خبر دی ابوطاہر نے ان کو محمد بن محمد بن رجاء نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سلمہ بن شبیب سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حمیدی سے مسجد الحرام میں وہ کہتے ہیں اس کا بیٹا اتراتے ہوئے چل رہا تھا انہوں نے فرمایا اے بیٹے تم ایسی چال چل رہے ہو جس کو تیرے والد اچھا نہیں سمجھتے۔

اہلِ جنت اور اہلِ جہنم:

۸۱۷۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن سفیان نے ان کو موسیٰ بن علی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں سراقہ بن مالک بن جعشم سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اہل جنت کے بارے میں خبر نہ دوں اور اہل جہنم کے بارے میں ہر بدخلق سخت رو اور جمع کرنے والا اللہ کی راہ میں نہ دینے والا مغرور اہل جہنم میں سے ہے اور اہل جنت کمزور مغلوب ہوں گے۔

عبداللہ بن عمرو نے یہ زیادہ کیا ہے کلام نبی میں کہ انہوں نے فرمایا: بہت جمع کرنے والا اور بہت منع کرنے والا۔

۸۱۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب بن لومست عدل نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو زید بن حباب نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے موسیٰ بن علی بن رباح نے ان کو ان کے والد نے ان کو سراقہ بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں خبر نہ دوں اہل جنت کے بارے میں جو لوگ مغلوب ہیں ضعیف اور کمزور ہیں۔ اور اہل جہنم بد اخلاق مغرور و متکبر ہیں۔

۸۱۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابی الحسین بن ابی اسحاق بزار بغدادی نے ان کو ابومحمد فاکھی نے ان کو ابویحییٰ بن ابومیسرہ نے ان کو خبر دی مقری نے ان کو موسیٰ بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اہل جہنم کے ذکر کے وقت کہ ہر سخت گو سخت مزاج اور مہلت جمع کرنے والا اور خرچ نہ کرنے والا متکبر جمع کرنے والا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ صاحب غریبین نے کہا ہے۔ جعظری سے مراد ہے سخت مزاج، سخت گو، بد اخلاق۔ اور جواظ سے مراد ہے جو بہت جمع کرے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بہت روکے اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے مراد موٹا آدمی ہے جو اپنی چال میں اترائے اور مٹکے۔

۸۱۷۳:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوبکر اور عثمان ابوشیبہ کے بیٹوں

(۸۱۶۸)......(۱) فی (ن) : الحرث

(۸۱۶۹)......(۲) فی (ن) : شعیب

(۸۱۷۲)......(۳)...... سقط من (ن)   (۴)......فی (ن) : میسرة

نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے وکیع نے ان کو سفیان نے معبد بن خالد جہنی سے ان کو حارثہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں داخل نہیں ہوگا جواظ یعنی مال جمع کرنے والا اور دینے سے روکنے والا۔ اور نہ ہی جعظری۔

فرمایا کہ جواظ سے مراد ہے بد اخلاق اور سخت گوئی کرنے والا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد نے کتاب السنن میں۔

۸۱۷۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے علی بن بندار نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو معبد بن خالد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حارثہ بن وھب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں خبر دوں اہل جنت کے بارے میں ہر ضعیف اور کمزوری ظاہر کرنے والا اگر اللہ کو قسم دے دے تو وہ بھی اس کو پورا کر دے۔ خبردار کیا تمہیں خبر دوں اہل جہنم کے بارے میں ہر سرکش مغرور متکبر ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اس نے وکیع سے۔

۸۱۷۵:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن سلیمان باغندی نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو معبد بن خالد نے ان کو حارثہ بنو وہب خزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں۔ کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں خبر نہ دوں؟ ہر ضعیف اور کمزور بننے والا اگر اللہ پر قسم دے تو وہ اس کو پورا کر دے کیا میں تمہیں خبر دوں اہل جہنم کے بارے میں ہر اجڈ بد اخلاق متکبر ہے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابونعیم سے اور محمد بن کثیر سے اور نقل کیا ہے اس کو بخاری و مسلم نے حدیث شعبہ سے اس نے معبد سے اس لفظ کے ساتھ۔

۸۱۷۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف موسیٰ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو مالک بن اسماعیل نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابویحییٰ نے یعنی قتات نے ان کو مجاہد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں خبر دوں اہل جہنم کے بارے میں؟ میں نے کہا جی ہاں فرمایا کہ ہر تند خو و بد اخلاق متکبر ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یہ جظ کیا ہوتا ہے؟ فرمایا موٹا۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یہ جعظ کیا ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جو اپنے دل میں اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھے۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں خبر دوں اہل جنت کے بارے میں؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا کہ ہر ضعیف اور کمزور بننے والا، صاحب طمرین: دو پرانے کپڑوں والا (غریب) اگر اللہ پر قسم دے تو وہ بھی اس کو پورا کرتا دے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نابینا صحابی کے سلسلہ میں تنبیہ:

۸۱۷۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو عبداللہ بن احمد نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے ان کو ابوجہم عبدالقدوس بن بکر بن خنیس نے اور خوبصورت شکل اور لباس کے حامل تھے میں نے اپنے والد سے کہا کہ یہ شخص کس قدر خوبصورت ہے؟ انہوں نے کہا کہ بسا اوقات میں نے اس کو پیوند لگی ہوئی قمیص میں بھی دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے مسعر نے ابوالبلاد سے اس نے شعبی سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو ان کے پاس ابن ام مکتوم (نابینا صحابی) بیٹھے تھے سیدہ عائشہ اس کے لئے اترج کاٹ کر شہد کے ساتھ اسے کھانے کو دے رہی تھیں کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا اس کے بارے میں تو انہوں نے

(۸۱۷۴)......أخرجه مسلم (۴/۲۱۹۰)

(۸۱۷۷)......(۱) فی (ن) حسن

فرمایا کہ (ابن ام مکتوم) ہمیشہ آل رسول سے شمار کیا گیا جب سے اللہ نے اس کے معاملے اپنے نبی کو تنبیہ فرمائی تھی۔

اسی طرح انہوں نے کہا اپنی اسناد میں شعبی سے اور اس میں خلاف بھی کہا گیا ہے۔

۸۱۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو اسحاق بن موسیٰ نے ان کو احمد بن بشر نے ان کو ابوالبلاد نے ان کو مسلم بن صبیح نے ان کو مسروق نے وہ کہتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا۔ ان کے پاس ایک نابینا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اس کے لئے اترج کاٹ کر اسے کھانے کے لئے دے رہی تھیں شہد کے ساتھ۔ میں نے پوچھا اے مؤمنوں کی ماں یہ صاحب کون ہیں؟ سیدہ نے جواب دیا یہ عبداللہ بن ام مکتوم ہے۔ جس کی بابت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو تنبیہ فرمائی تھی۔ سیدہ نے فرمایا کہ یہ شخص حضور کی خدمت میں آیا تھا مگر اس وقت ان کے پاس عتبہ۔ اور شیبہ بیٹھے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ رہے تھے۔ لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔ عبس وتولی ان جاءہ الاعمی. (نبی کریم نے) تیوری چڑھائی ہے اور منہ پھر لیا ہے اس وجہ سے ان کے پاس نابینا آیا ہے۔ یعنی ابن مکتوم۔

۸۱۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابو جعفر نے ربیع بن انس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

ولا تصعر خدک للناس. مت بگاڑ تو اپنے چہرے کو لوگوں کے لئے۔

تاکہ غنی اور فقیر تیرے نزدیک علم سیکھنے میں برابر ہو جائیں۔ اور انہیں کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تنبیہ کی گئی۔ عبس وتولی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا۔

۸۱۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ابوواحد یزید بن الھمم نے ھثیم بن مالک طائی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ منبر پر تشریف فرما تھے کہہ رہے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرما رہے تھے۔

بے شک شیطان کے مکائد میں اور اس کے جال میں اس کے مکائد اور جالوں میں سے ہے اللہ کی نعمتوں کے ساتھ اترانا اور اللہ کی عطاؤں کے ساتھ فخر کرنا اور اللہ کے بندوں کے اوپر بڑائی کرنا اور خواہش نفس کی اتباع کرنا سوا اللہ کی ذات کے۔

بدترین بندہ:

۸۱۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو ہاشم کوفی نے ان کو زخشعمی نے ان کو اسماء بنت عمیس خشعمیہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ برا بندہ وہ ہے جو دوسرے پر جبر کرے اور زیادتی کرے اور سب سے بڑے جبار کو بھول جائے۔ بدترین بندہ وہ ہے جو تکبر کرے اترائے اور سب سے بڑے بلند تر کو بھول جائے بدترین بندہ وہ ہے جو بھول جائے کہ اس کے لئے انجام کار قبرستان میں جانا ہے اور قبر میں بوسیدہ ہونا ہے۔ بندہ بغاوت کرنے والا ہے سرکش ہے، اور معاد کو بھولانے والا ہے۔ بدترین بندہ وہ ہے جو دین کے بدلے میں دنیا کمائے اور بدترین بندہ وہ ہے جو دنیا کو شبہات کی نذر

(۸۱۷۸)......(۲) فی (ن): عقبة.

(۸۱۸۰)......أخرجه ابن عساکر فی تاریخه عن النعمان بن بشیر (الکنز ۱۲۳۹)

(۸۱۸۱)......أخرجه الترمذی (۲۴۴۸) من طریق عبدالصمد بن عبدالوارث. به

وقال الترمذی هذا حدیث غریب لانعرفه إلا من هذا الوجه ولیس إسناده بالقوی.

کردے بدتر بندہ وہ ہے جو لالچ کرنے والا ہو جس کو طمع آگے کھینچتا پھرے۔ بدتر بندہ وہ ہے جس کو اس کی خواہش گمراہ کردے۔

اس کو ابوعیسیٰ ترمذی نے نقل کیا ہے محمد بن یحییٰ ازدی سے اس نے عبدالصمد سے۔

کہا ہے ہاشم نے وہ ابن سعد کوفی ہے اس نے اس میں زیادہ کیا ہے۔ برا بندہ وہ ہے۔

رغبت کرنے والا جس کو وہ ذلیل کردے۔ اسناد کے قوی نہیں ہے اور ایک دوسری اسناد کے ساتھ بھی مروی وہ ضعیف ہے۔

۸۱۸۲:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوالحمد بن عدی نے ان کو عمرو بن سنان نے ان کو ابو یوسف محمد بن احمد میدلانی نے ''ح'' ابواحمد نے کہا ہمیں خبر دی احمد بن حماد رقی نے ان کو عبدالرحمٰن بن خالد رقی نے دونوں کو یحییٰ بن زیاد رقی نے ان کو طلحہ بن زید نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو شریح بن عبید نے اور کہا ابن سنان نے یزید بن شریح اس نے نعیم بن ہماز عطفانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں بدترین بندہ وہ ہے جو زبردستی کرے۔

حدیث کو ذکر کیا اس کو کم اور زیادہ کیا۔ اور کہا اس میں کہ بدترین بندہ وہ بندہ جس کی ایسی رغبت و چاہت ہو جو اس کو ذلیل کروائے۔

اہلِ جہنم کو جہنم میں پسینہ پلایا جائے:

۸۱۸۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو خالد نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے ان کو عیسیٰ بن ابی عیسیٰ خیاط نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے عبداللہ بن عمر سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا:

کہ دنیا میں تکبر کرنے والے اترانے والے قیامت کے دن حقیر ذروں کے مثل ہوں گے لوگوں کی صورت میں ہر گھٹیا اور ذلیل ان کے اوپر ہوگا اس کے بعد ان کے بارے میں حکم ہوگا جہنم کے ایک محل کی طرف جسے بوس کہا جائے گا اس میں وہ گھسیٹ کر ڈالے جائیں گے اور جہنمیوں کا دھواں اور پیپ پلائے جائیں گے یعنی اہل جہنم کا پسینہ۔

۸۱۸۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعر نے ان کو ابومصعب نے ان کو ان کے والد نے ان کو کعب نے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن متکبر لوگ ذروں کی مثل آئیں گے مردوں کی صورت میں جو ان کو چھپا لے گی یا ان کے پاس ہر طرف سے ذلت آجائے گی وہ آگوں کی آگ میں چلائے جائیں گے جہنمیوں کی پیپ اور پسینے میں۔

۸۱۸۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابوالنعمان نے ان کو حماد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عطاء بن ابومروان نے یہ کہ حضرت کعب نے کہا قیامت کے دن متکبر و مغرور لوگ پیدل چلا کر ذرات کی صورت میں جمع کئے جائیں گے جنہیں ہر طرف سے ذلت چھپائے ہوئے ہوگی۔

آگ کے صندوق:

۸۱۸۶:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو حماد بن سلمہ

(۸۱۸۲)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱۴۲۹/۴)

(۸۱۸۳)......أخرجه الترمذى (۲۴۹۲) من طريق عمرو بن شعيب. به.

وقال حسن صحيح.

نے ان کو ابان بن ابو عیاش نے ان کو علاء بن انس بن مالک نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک متکبرین قیامت کے دن آگ کے صندوقوں میں بند کر کے منتقل کئے جائیں گے۔

یہ روایت کی گئی ہے مرسل روایت کے ساتھ ابن مسعود سے۔

۸۱۸۷:...... جیسے ہمیں خبر دی ہے علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم بن عبدالرحمٰن نے یہ کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا بے شک متکبر لوگ قیامت کے دن آگ کے تابوتوں میں بند کر کے آگ کے نچلے طبقے میں داخل کئے جائیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ زندگی:

۸۱۸۸:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق بن ایوب ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز اویسی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن محمد نے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس نے تکبر اور غرور نہیں کیا جس نے اپنے خادم کے ساتھ کھایا اور بازاروں میں گدھے کی سواری کی اور بکری باندھی اور اس کو خود دوہا۔

۸۱۸۹:...... روایت کی قاسم عمری نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غرور سے براءۃ ہے اس کے لئے جو اون کا لباس پہنتا ہے فقراء مؤمنوں کے ساتھ ہم نشینی کرتا ہے اور گدھے پر سواری کرتا ہے۔ اونٹ باندھتا ہے۔ یا بکری کہا تھا ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسن بن ابی علی سقاء مقری نے ان کو محمد بن یزداد نے ان کو عمیر بن مرداس نے ان کو محمد بن بکیر حضرمی نے ان کو قاسم نے پس اس کو ذکر کیا ہے۔

۸۱۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیساپوری نے ان کو ابوالحسن محمد بن محمد کازری نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو مسلم بن اعور نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی مزاج پرسی کرتے تھے۔ جنازے میں جاتے تھے دعوت غلام کی بھی قبول کرتے تھے۔ سواری گدھے پر بھی کرتے تھے۔ پیچھے بیٹھ کر بھی خیبر والے دن گدھے پر تھے۔ قریضہ والے دن بھی گدھے پر سوار تھے جس کو نکیل ڈالی ہوئی تھی کھجور کی چھال کی رسی کے ساتھ اس کی پالان بھی کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی۔

۸۱۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسلم بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے کی سواری کرتے تھے اور غلام کی دعوت منظور کرتے تھے جنازے کے پیچھے چلتے تھے۔ بیمار کی طبع پرسی کرتے تھے نبی کریم جنگ خیبر کے دن اور بنونظیر کے دن ایسے گدھے پر سواری کررہے تھے۔ جس پر کھجور کی چھال کا سنج تھا اور اس کو نکیل ڈالی ہوئی تھی ایسی رسی سے جو چھال کی بنی ہوئی تھی۔

۸۱۹۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عیاش بن تمیم سکری نے ان کو یحییٰ بن ایوب زاہد نے ان کو ابواسماعیل مؤدب نے ان کو مسلم اعور نے ان کو سعید بن جبر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر بیٹھتے تھے زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ بکری کو خود باندھتے تھے غلام کی دعوت قبول کرتے تھے۔

ابواسماعیل نے کہا میں نے اسی کے بارے میں حدیث بیان کی اعمش کو مسلم سے تو انہوں نے کہا خبر دی بے شک وہ علم کی طلب کرتے تھے۔ پھر انہوں نے مجھ کو حدیث بیان کی مجاہد سے انہوں نے کہا البتہ ہوتا تھا ایک آدمی شہر کے کنارے سے آتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لے

جاتا آدھی رات کو بھی جو کی روٹی کھلانے کے لئے حضور اس کے بلانے پر ہی جاتے تھے۔

۸۱۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے (آخرین میں) انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان برسی نے ان کو عباد بن موسیٰ نے ان کو خبر دی ابواسماعیل نے ان کو عبداللہ بن مسلم نے ان کو سعید بن جبر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم زمین پر بھی بیٹھ جاتے تھے زمین پر بیٹھ کر کھا بھی لیتے تھے بکری کو خود باندھ لیتے تھے غلام کی دعوت پر چلے بھی جاتے تھے۔

۸۱۹۴:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور امادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے اور ہشام بن عروہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کوئی کام کاج بھی کرتے تھے؟

انہوں نے بتایا کہ جی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے پھٹے ہوئے کو خود سی لیتے تھے اور اپنے جوتے کو خود گانٹھ لیتے تھے اور اپنے گھر میں ایسے کام کرتے تھے جیسے تم میں سے کوئی آدمی اپنے گھر میں کام کرتا ہے۔

۸۱۹۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو علی بن سہل نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو ابن ابی ذئب نے قاسم بن عباس سے اس نے نافع بن جبیر بن مطعم سے اس نے اپنے والد سے وہ فرماتے ہیں کہ لوگ مجھے ابن التیہ کہتے تھے۔ میں گدھے پر سواری بھی کر لیتا تھا اور شملہ پہن لیتا تھا۔ بکری خود دودھ لیتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو شخص یہ سارے کام کرتا اس میں تکبر نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

اسلام کی بدولت عزت حاصل ہونا:

۸۱۹۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار رضی اللہ عنہ نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو ایوب طائی نے ان کو قیس بن مسلم نے ان کو طارق بن شہاب نے وہ کہتے ہیں جب حضرت عمر بن خطاب آئے اللہ نے شام کو ان کے سامنے کیا ان کے آگے پانی کا گھاٹ سامنے آیا تو وہ اپنے اونٹ سے اترے انہوں نے اپنے جوتے اور موزے اتارے اور ان کو خود اپنے ہاتھ میں پکڑا اور خود پانی میں اتر گئے جب کہ ان کے ساتھ ان کا اونٹ بھی تھا۔ حضرت ابوعبیدہ نے ان سے کہا کہ آپ نے تو آج بڑا عظیم کام کیا ہے اہل زمین کے نزدیک آپ نے ایسے ایسے کیا ہے کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اوہ! یا یوں کہ آہ کاش کہ تم یہ نہ کہتے تمہاری جگہ کوئی اور کہتا یہ بات اے ابوعبیدہ! تم لوگ سب لوگوں میں سے ذلیل ترین لوگ تھے سب لوگوں میں سے حقیر ترین تھے قلیل ترین تھے اللہ نے تمہیں اسلام کی بدولت عزت عطا کی ہے لہٰذا تم جب بھی اسلام کے علاوہ عزت تلاش کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں ذلت سے دوچار کر دے گا۔

۸۱۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن سہل نے ان کو ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی ہے مالک نے ان کو ان کے چچا نے ان کو ان کے والد نے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا جب وہ مکے سے آئے تھے مقام معرس پر اترے تھے۔ جب سوار ہوئے مدینے میں داخل ہونے کے لئے کوئی بھی ان میں سے باقی نہیں رہا تھا مگر ہر ایک سواری پر ڈبل سوار ہوا اس کے پیچھے لڑکا اسی حالت میں مدینے میں داخل ہوئے کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ سواری پر ڈبل ڈبل سوار تھے میں نے اس سے پوچھا کیا انہوں نے کہا کہ کیا انہوں نے تواضع و عاجزی کا ارادہ کیا تھا انہوں نے جواب دیا

(۸۱۹۵)......(۱) فی (ن) : یقول فی التیه

(۸۱۹۷)......(۱) فی (ن) : (أحمد بن مغفل) وهو خطأ

کہ جی ہاں ساتھ ساتھ پیدل والے کو سواری دینے کا بھی ارادہ کیا تھا تا کہ وہ دیگر بادشاہوں کی طرح نہ بن جائیں۔اس کے بعد راوی نے وہ ذکر کیا جو لوگوں نے گھڑ لیا ہے کہ ان کے بارے میں یا لوگ جوان کے بارے میں باتیں بیان کرتے ہیں کہ وہ پیدل چلتے تھے ان کے غلام ان کے پیچھے سواریوں پر ہوتے تھے اور اس کے ذریعے ان پر لوگ عیب لگاتے ہیں۔

۸۱۹۸:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا اشعث بن سوار سے اس نے ابن سیرین سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ مدائن میں داخل ہوئے وہ گدھے پر سوار تھے اور انہوں نے اپنے دونوں پیر ایک طرف لٹکا رکھے تھے وہ پسینے پسینے تھے حالانکہ وہ امیر تھے۔

۸۱۹۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو مسلم بن ابراہیم وراق نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو محمد بن قاسم نے وہ کہتے ہیں کہ گمان کیا عبداللہ بن حنظلہ بن راہب نے کہ انہوں نے عبداللہ بن سلام کو بازار میں دیکھا ان کے سر پر لکڑیوں کی گٹھڑی تھی میں نے ان سے پوچھا کیا اللہ نے آپ کے اوپر وسعت نہیں کر رکھی؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں لیکن میں نے چاہا کہ میں اس طرح کر کے اپنے غرور و تکبر کو مٹاؤں اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا۔

اہل خانہ کا بوجھ اٹھانا تکبر سے برأت کی علامت ہے:

۸۲۰۰:......ہمیں خبر دی محمد بن ابو المعروف فقیہ نے ان کو ابو سہل اسفرائنی نے ان کو احمد بن حسین حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو ابراہیم بن عمر نے ان کو محمد بن مسلم نے ان کو ابن ابی نجیح نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر نے مجھے وہ مرد اچھا لگتا ہے جو اپنے گھر میں بچے کی مثل ہو جب اس سے کوئی ضرورت طلب کی جائے تو مرد والے کام کرے۔

۸۲۰۰:......(مکرر ہے) کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی نے ان کو محمد بن حازم نے ان کو اعمش نے ان کو ثابت بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت اپنے گھر میں سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج تھے اور اپنی سختی میں قوم کے نزدیک۔

۸۲۰۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو بقیہ نے ان کو عمر بن موسیٰ نے ان کو قسم نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنا سامان خود اٹھائے وہ کبر و غرور سے پاک ہو جاتا ہے۔اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

۸۲۰۲:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو بکر حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ابو سنان ایسے تھے کہ وہ بازار سے کوئی چیز خریدتے تھے اور اس کو خود اٹھا لیتے تھے اگر کوئی آدمی ان سے کہتا کہ اے ابو سنان میں آپ کے ساتھ اٹھا لیتا ہوں تو وہ منع کر دیتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۸۲۰۳:......کہا سفیان نے جو عرب کے شیخ تھے۔ان کا خوبصورت باغ تھا سفیان نے کہا کہ میں نے ابو سفیان سے سنا تھا وہ کہتے تھے۔میں نے آج بکریوں کا دودھ خود نکالا ہے اور اپنے گھر والوں کو پلایا ہے پانی کی مشکیں بھر کر اور کہا جاتا تھا کہ تم میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لئے زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہے۔

۸۲۰۴:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اعمش نے منذر

(۸۱۹۹)......(۱) فی ن: (سالم)

سے انہوں نے کہا کہ ربیع بن خثیم اپنا جھاڑو خود لگاتے تھے۔ ان سے کہا گیا تو فرمایا میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں اس میں سے حصہ لوں۔

۸۲۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن سہل بخاری نے ان کو ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی مالک نے ان کو یزید بن رحان نے ان کو سالم بن عبداللہ نے کہ وہ بازار خود جاتے تھے اپنے ذاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے۔

۸۲۰۶:......وہ کہتے ہیں کہ سالم نے ایک شملہ خرید کیا اور اس کو مسجد میں لے آیا اور اسے عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز کی طرف پھینک دیا اس نے اسے تھوڑی دیر اپنے پاس رکھا پھر کہا کہ کیا ہم اس کو نہ بھیجیں جو اس کو آپ کے لئے اٹھا کر لے جائے۔ سالم نے کہا میں اس کو اٹھاؤں گا۔

۸۲۰۷:......انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر بازار کی طرف گئے اور کچھ خریدا اور سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے معاون تھے بازار سے خریداری کیا کرتے تھے اور اپنے زمانے کے افضل ترین لوگوں میں سے تھے۔ مالک سے کہا گیا کیا قابل اور لائق فائق آدمی کو ناپسند کرتے ہیں کہ وہ بازار جائے خریداری کرے اپنی ضروریات کے مطابق پھر اپنے فضل کے ساتھ مدد کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے تحقیق تھے سالم یہ کام کرتے تھے اور مالک نے یہ آیت پڑھی۔ **یا کل الطعام و یمشی فی الاسواق** کھانا کھاتا ہے اور بازار میں چلتا ہے اسی وجہ سے بازار میں جاتے ہیں مالک نے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بازار میں چلتے تھے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ ناپسند کیا گیا۔ اور قاضی کے لئے درست ہے کہ وہ خود اس کی ذمہ داری بوجہ طرف داری کے خوف کے۔ کہ بسا اوقات اس کے لئے حق سے ہٹ جائے جب اس کے پاس ایسے بندے کا کیس آجائے جس نے اس کی ہمدردی یا طرف داری کی تھی عزت کے لئے۔

انسان کے لئے غرور و تکبر پسندیدہ نہیں:

۸۲۰۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع مکی نے مکہ میں ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن المرتفع نے ان کو ابن زبیر نے کہ **و فی انفسکم افلا تبصرون.** کہ تمہارے اپنے اندر نشانیاں ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔ فرمایا اس سے مراد پیشاب پاخانے کا راستہ (اور یہ نظام مراد ہے۔)

۸۲۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد ابومحمد مقری نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی پہنچی ہے کہ کہا گیا یا رسول اللہ کس قدر رفلاں کو زیادہ مجبور کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا اس کے بعد موت نہیں ہے۔

۸۲۱۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابومحمد بن منصور سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عبدالوہاب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ احنف بن قیس نے کہا حالانکہ ابن زبیر نے اس پر زیادتی کی تھی۔ کہ جو انسان دو مرتبہ پیشاب کے راستے سے ہو کر گذرا ہو اور نکلا ہو اس کے لئے کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ فخر کرے۔

(۸۲۰۸)......(۱) فی ن : الربیع

(۸۲۰۹)......عزاه العراقی فی مغنی الأسفار للمصنف

۸۲۱۱:......کہا علی نے کہ ان میں سے بعض نے کہا کیا حال ہے اس کا جس کی ابتداء نطفہ پھینکا ہوا ہو انتہاء مردار و گندگی ہوتا ہو اور وہ ان دونوں حالتوں کے درمیان گھرا ہوا ہو کہ وہ فخر کرے۔

۸۲۱۲:......ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحاق نے ان کو عبداللہ زبیر بن عبدالواحد بن عبدالواحد نے ان کو خبر دی ابو اسحاق نے ان کو ابو عبداللہ زبیر بن عبدالواحد نے ان کو خبر دی ہے ابو العباس احمد بن یحییٰ بن بکیر نے ان کو ربیع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شافعی سے وہ کہتے ہیں تکبر و غرور کے اندر سارے عیب موجود ہیں۔

۸۲۱۳:......ہمیں حیرت بیان کی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عباس ضبی نے ان کو محمد بن ابو علی نے ان کو حسین بن ادریس نے ان کو محمد بن علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ہبان نے وہ کہتے ہیں ابن مبارک نے فرمایا۔ عقل مندوں کے کلام میں وہ کیا چیز ہے جس کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا؟ فرمایا کہ وہ تکبر ہے۔ اور کہا گیا کہ وہ کیا چیز ہے جسے کوئی ابھی ناپسند نہیں کرتا؟ فرمایا کہ وہ عاجزی ہے۔

پانچ قبیح خصلتیں:

۸۲۱۴:......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو مبارک بن سوید نے ان کو زید کوفی نے ایک آدمی سے اہل علم میں سے کہ کہا جاتا تھا کہ پانچ صفات ہیں جو جس میں ہو اس میں قبیح ترین صفات ہوتی ہیں بادشاہ میں تیزی۔ صاحب حسب نسب کے اندر تکبر۔ غنی آدمی کے اندر بخل۔ حرص عالم کی اندر۔ بدکاری بوڑھے کے اندر اور تین صفات ایسی ہیں جو سب سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہیں جس میں ہوں امانت داری غیر ذلت میں، سخاوت غیر ثواب میں مشقت، اٹھانا غیر دنیا کے لئے۔

۸۲۱۵:......ہمیں خبر دی امام ابو الفتح عمری نے ان کو ابو الحسن علی بن عبداللہ بن جہضم نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن حسن مقری نے ان کو یوسف بن حسین نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں چار صفات میں ان کے لئے ثمرہ ہے اور انجام سے جلد بازی۔ خود پسندی۔ چپک کر سوال کرنا۔ حرص و تیزی۔

جلد بازی کا ثمرہ و انجام ندامت ہے۔ خود پسندی کا انجام بغض و ناپسندیدہ ہوتا ہے۔ چپک کر مانگنے کا انجام حیرانگی ہے اور لالچ و حرص کا انجام بھوکا دین ہے۔

۸۲۱۶:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو منصور بن محمد بن ابراہیم نے ان کو علی بن محمد بن نصرویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں نہیں میرے ساتھ بیٹھا کوئی متکبر کبھی مگر اس کی بیماری مجھے بھی لگ گئی کیونکہ وہ تکبر کرتا ہے جب وہ تکبر کرتا ہے تو مجھے غصہ آتا ہے جب مجھے غصہ آتا ہے تو غصہ مجھے تکبر تک پہنچا دیتا ہے لہٰذا اس کی بیماری مجھے بھی لگ گئی ہے۔

۸۲۱۷:......ہمیں خبر دی ابو سعد سعید بن محمد بن احمد شعیغی نے ان کو ابو احمد عبدالرحمٰن بن محمد بن دلہ (بحر فارس) نے ان کو احمد بن اسحاق بن زبری) نے ان کو سنید بن داؤد نے ان کو ابن عیینہ نے وہ فرماتے ہیں جس شخص کا گناہ شہوت میں یعنی نفسانی خواہش میں ہو میں اس میں توبہ قبول ہونے کی امید کرتا ہوں۔ بے شک آدم علیہ السلام نے نافرمانی کی تھی طبعی انتہاء اور خواہش کے حوالے سے جو کہ ان کے لئے بخش دی گئی۔ اور

(۸۲۱۱)......(۱) فی أ: وعاء لذرة

(۸۲۱۴)......(۲) فی ن: (یزید)

(۸۲۱۷)......(۱) فی ن: بحرفاش (۲)......فی ن: دمرک

أخرجه أبونعيم فی الحلية (۲۷۲/۷) من طريق سنيد. به

جب گناہ ہوتکبر اور غرور کے قبیلے سے تو اس گناہ کے مرتکب پر میں خوف کرتا ہوں کہ وہ لعنتی بن جائے گا۔ بے شک ابلیس نے انکار کیا تکبر کرتے ہوئے اور لعنتی ہو گیا۔

۸۲۱۸:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن اسحاق نے ان کو علی بن عبدالحمید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن ابوالورد سے وہ کہتے ہیں فہم کے آگے دلوں پر بہت سے پردے ہیں۔ فہم کے آگے حجاب گناہ ہیں اور تکبر کرنا مؤمنوں پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ساصرف عن ایاتی الذین یتکبرو ن فی الارض بغیر الحق.

جو لوگ زمین پر ناحق اتراتے ہیں عنقریب میں ان کو اپنی نشانیوں سے پھیر دوں گا۔

اللہ تعالیٰ کا دلوں میں جھانکنا:

۸۲۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابی الجواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمام آدمیوں کے دلوں پر جھانکا تو موسیٰ علیہ السلام کے دل سے بڑھ کر تواضع کے اعتبار سے زیادہ سخت دل نہ پایا اندر اس نے اسی کو اس کی تواضع کی وجہ سے اپنی ہم کلامی کے لئے منتخب کیا وہ کہتے ہیں کہ کہا غیر ابوسلیمان نے کہ اللہ نے وحی کی تھی پہاڑوں کی طرف کہ میں تیرے اوپر اپنے بندوں میں سے ایک بندے کے ساتھ کلام کروں گا لہٰذا تمام پہاڑ اترانے لگے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر کھڑے۔ بندے سے کلام کرے گا مگر طور پہاڑ نے عاجزی کی۔ اس نے کہا کہ اگر ایک شئی حقدار ہوگی تو وہ ہو کر رہے گی اللہ تعالیٰ نے اس کی تواضع کی وجہ سے اس سے ہم کلامی کی۔

۸۲۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن محمد دینوری نے ان کو ابوالقاسم عبداللہ بن عبدالرحمٰن دقاق نے ان کو محمد بن عبدالعزیز نے ان کو ابو یوسف محمد بن احمد صیدلانی رقی نے ان کو ولید بن سلمہ ازدی نے ان کو حدیث بیان کی نصر بن محرز نے اور اوزاعی یحییٰ بن ابی کثیر سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوعبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچاؤ تم اپنے آپ کو لوگوں کے ساتھ کثرت میل جول سے بے شک یہ عمل چہرے کی رونق کو دفن کر دیتا ہے اور عیب نمایاں کر دیتا ہے۔ ولید نے کہا غرۃ سے مراد آدمی کا حسن ہے۔

ولید بن سلمہ اردنی کا اس میں تفرد ہے۔ اور اس کی ایسی کئی ایک اور روایات ہیں جن کا کوئی متابع نہیں ملتا۔

۸۲۲۱:......میں نے سنا ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعلی سعید بن احمد بلخی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عید سے وہ کہتے میں نے سنا اپنے ماموں محمد لیث سے انہوں نے سنا حامد لفاف سے انہوں نے حاتم اصم سے وہ کہتے ہیں۔ اطاعت کی اصل تین چیزیں ہیں۔ حزن وغم۔ رضا اور محبت اور معصیت کی بھی تین چیزیں ہیں۔ تکبر۔ حرص۔ حسد۔

نیک خصلت لوگوں کی علامت:

۸۲۲۲:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعمرو بن حمدان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پایا اپنے والد کی کتاب میں کہ انہوں نے سنا ابوعثمان سے وہ کہتے تھے اللہ کا خوف تجھے اللہ کی طرف بلائے گا۔

اور تکبر وخود پسندی جو تیرے دل میں ہوں وہ تجھے اللہ سے کاٹ دیں گے اور تیرا لوگوں کو حقیر سمجھنا اپنے دل کے اندر بہت بڑی بیماری ہے جس

(۸۲۲۰)......(۳) فی (أ) : (النیسابوری

(۴)......فی ن : (الأدنی)　　(۱)......فی أ : محمد

(۸۲۲۱)......(۲) فی ن : (عبد)

کا علاج نہیں ہے۔

۸۲۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعلی ثقفی سے وہ کہتے ہیں۔قاریوں کے اعمال کے عنوان ونشان ان کا اپنے آپ کو بڑا سمجھنا ہے اور نیک خصلت لوگوں کا نشان ان کا اپنے آپ کو حقیر سمجھنا ہے۔

۸۲۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو یوسف بن موسیٰ مروزی نے ان کو احمد بن ہارون بن آدم نے ان کو خلف بن تمیم نے انہوں نے سنا ابراہیم بن ادہم سے وہ کہتے ہیں کسی آدمی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو اپنے مقام اور مرتبے سے نیچے گرائے اور یہ بھی کسی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے اپ کو اپنے مقام سے اونچا دیکھائے۔

۸۲۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو عبدالعزیز بن معاویہ نے ان کو بشر بن وضاح نے ان کو حوقل ابوعبداللہ نے وہ کہتے ہیں جب ابوعبداللہ سرخسی کا انتقال ہو گیا تو میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ تم میرے اوپر نماز جنازہ کیوں نہیں پڑھی میں نے اس کے آگے بعض عذر پیش کئے جو لوگ عذر پیش کرتے ہیں مصروفیات وغیرہ کا انہوں نے کہا بہرحال بے شک تم اگر مجھ پر جنازہ پڑھ لیتے تو تمہیں فائدہ پہنچتا۔کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ تم نے کون سی چیز کو افضل پایا؟

اس نے اپنے ہاتھ کے ساتھ زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ تواضع۔تواضع۔

کمال سعادت کے لئے سات خصلتیں:

۸۲۲۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالمکارم ناصر بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں۔آدمی کی کمال سعادت میں سے ہیں سات خصلتیں۔توحید کا خالص ہونا، فطری طور پر عقل مندی، کمال خلق، حسن خل،، نفتہ روح۔پاکیزہ ولادت تواضع وعاجزی کا پکا ہونا۔

۸۲۲۷:......میں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعمرو سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعبداللہ سنجری سے وہ کہتے ہیں کہ اولیاء کی علامتیں تین ہیں۔رفعت وبلندی حاصل ہونے کے باوجود عاجزی کرنا۔اسباب دنیا پر قدرت کے باوجود ترک دنیا کرنا۔طاقت وقدرت رکھنے کے باوجود انصاف کرنا۔اس کلام کو ہم نے روایت کیا ہے عبدالملک بن مروان سے کہ ان سے کہا گیا تھا کہ سب لوگوں سے افضل کون ہے؟ فرمایا کہ جو شخص بلند مقام ہونے کے باوجود عاجزی کرے۔اور دنیا پر قدرت کے باوجود ترک دنیا کرے اور طاقت وقوت رکھنے کے باوجود انصاف کرے۔

۸۲۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن حسن کاتب نے بغداد میں ان کو محمد بن حسین ابن عبید نے ان کو محمد بن حسن بن عبید نے ان کو محمد بن قاسم بن خلاد نے ان کو محمد بن حرب نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ عبدالملک سے کہا گیا۔پھر اس نے مذکورہ قول ذکر کیا۔

عاجزی کی راہ:

۸۲۲۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون بن ابراہیم سے اور اس سے ایک آدمی نے سوال کیا جو شخص عاجزی کرنے کا ارادہ کرے اس کی طرف راستہ کیسے ہے؟ انہوں نے کہا کہ

(۸۲۲۵)......(۱) فی ن : (الشحینی)

میں جو کچھ آپ سے کہوں اس کو تم اچھی طرح سمجھو اللہ تم پر رحم کرے جو شخص عاجز کرنے کا ارادہ کرے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو اللہ کی عظمت کی طرف متوجہ کر لے بے شک پگھل جائے گا اور چھوٹا ہو جائے گا اور جو شخص اللہ کی بادشاہی کی طرف نظر کرے گا اس کی اپنے نفس کی بادشاہی ختم ہو جائے گی کیونکہ تمام نفوس اس کی ہیبت کے آگے حقیر ہیں اور سب سے زیادہ شرف والی عاجزی یہ ہے کہ بندہ اپنے نفس کی طرف نہ دیکھے سوائے اللہ کے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب کہ جو شخص اللہ کے لئے عاجزی کرے گا اللہ اس کو بلندی کر دے گا کہتے ہیں۔ کہ جو شخص غربت وفقر کے ساتھ اللہ کی طرف عاجزی وذلت کا اظہار کرتا ہے اللہ اس کو بلند کر دیتے ہیں یعنی سب سے منقطع ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے۔

۸۲۳۰:...... اسی اسناد کے ساتھ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے تھے تین چیزیں تواضع کی علامات میں سے ہیں اپنے نفس کو چھوٹا سمجھنا۔ اپنا غیب پہچاننے کی وجہ سے۔ لوگوں کو بڑا سمجھنا ان کے احترام کی وجہ سے حق اور نصیحت کو قبول کرنا ہر ایک سے۔

۸۲۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوسعد سعید بن محمد بن احمد شعیثی سے ان کو ابوعلی حسین بن احمد بن موسیٰ سے ان کو ابواحمد محمد بن سلیمان نے ان کو ابوجعفر محمد بن ہارون نے ان کو ابوصالح فراء نے انہوں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں کہ تواضع اور عاجزی میں سے ہے کہ تم اپنے نفس کو قناعت کرو اور اس کے نزدیک جو دنیاوی نعمت میں تم سے کمزور ہو یہاں تک کہ تم جان لو کہ تمہیں کوئی فوقیت نہیں ہے اس پر تیری دنیا کے لئے اور یہ کہ اونچا دیکھا تو اپنے آپ کو اس کے نزدیک جو دنیا میں تم سے اوپر ہو یہاں تک کہ تو جان لے اسکو کہ اسکی دنیا کو تم پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ یہ ابو یوسف کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

دولت مندوں پر بڑائی:

۸۲۳۲:...... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو حسن بن بشر نے ان کو حدیث بیان کی گئی ہے اعمش سے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں جو شخص دولت مند کے لئے عاجزی کرے اس کو بہت بڑا سمجھتے ہوئے اپنے کو نفس نیچا کر دے دولت مند کی تعظیم کرنے کے لئے اور اس کی طرف طمع ولالچ کرنے کے لئے اس کی مروت کی دو تہائی چلی جاتی ہیں اور آدھا دین چلا جاتا ہے۔

۸۲۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن یزداد رازی نے بخارا میں ان کو حسن بن حبیب دمشقی نے ان کو عبداللہ بن عبدالحمید نے وہ کہتے ہیں کہ کہا بشر بن حارث نے میں نے اس فقیر سے بڑا سخاوت کرنے والا نہیں دیکھا جو غنی کے آگے بیٹھا ہوا اور اس غنی سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا جو ایک فقیر کے پاس بیٹھا ہو۔

۸۲۳۴:...... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین آخری نے مکہ میں ان کو ابوالفضل بن یوسف شکلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فتح بن شخرف سے وہ کہتے ہیں میں نے دیکھا علی بن ابی طالب سے کو خواب کے اندر میں نے اس سے سنا وہ فرماتے تھے کہ تواضع فقیر کو غنی پر بلند کر دیتی ہے اور اس سے زیادہ خوبصورت غنی کی تواضع فقر کے لئے۔

۸۲۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن محمد دورقی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس ثقفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فتح بن شخرف سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسحاق بن جراح سے وہ کہتے ہیں کہ ابن مبارک سے پوچھا گیا تھا تواضع کے

(۸۲۳۱)......(۱) فی ن : (ابن)

(۸۲۳۴)......(۲) فی ن : (السلمی)

بارے میں؟اس نے کہا کہ دولت مندوں پر بڑائی کرنا۔

۸۲۳۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کوابوبکر اجری نے مکہ مکرمہ میں ان کو عباس بن یوسف شکلی نے ان کو محمد بن حسین بلخی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحیٰی بن معاذ والوں سے وہ کہتے ہیں کہ تواضع کرنا تمام مخلوق کے لئے بہتر ہے مگر غنیوں کے لئے احسن ہے اور تکبر کرنا بد صورت ہے تمام مخلوق کے لئے لیکن فقیر کے لئے سب سے زیادہ بدصورت ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ لوگ اپنے تکبر میں اپنے آپ کو سب سے اچھا سمجھتے ہیں بہر حال جب تکبر کرتے ہیں اغنیا پر اور ان کے آگے ترک تواضع کرتے ہوئے ان کے مال طمع نہیں کرتے۔

۸۲۳۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن ابی اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو ان کے والد نے کہ اس نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ حدیث بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جن کی طرف نظر کرم نہیں کرے گا۔ جھوٹا سر براہ، غریب متکبر، بوڑھا بدکار۔ یہ بات اس فقیر کے بارے میں ہے جو خود پسندی کرتے ہوئے تکبر کرتا ہے واللہ اعلم یہ بات ابوحازم کی حدیث سے ہے ابوہریرہ سے نقل ہوئی ہے۔

عزت وشرف والی مجلس:

۸۲۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ بے شک سب سے زیادہ شرف وعزت والی تواضع مجلس میں رضا ہے سوائے مجلس کے۔ اور سلام میں پہل کرنا۔ اور یہ کہ تم ریاکاری کو ناپسند کرو اور تیرے کل عمل میں مدح وتعریف کو ناپسند کرو۔

۸۲۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی رود باری نے ان کو ابوبکر احمد بن کامل بن خلف قاضی نے بغداد میں ان کو ابواسماعیل محمد بن اسماعیل بن یوسف نے ان کو سلیمان بن ایوب طلحی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو موسیٰ بن طلحہ نے میں لوگوں کی ایک محفل میں اپنے والد کے ساتھ گیا ہر کونے سے لوگوں نے ان کے لئے جگہ میں گنجائش نکالی اور ان کو بلایا کہ وہ سامنے یعنی صدر مجلس بن کر بیٹھیں مگر وہ اس کے قریب بیٹھ گئے میدان سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ بے شک اللہ کے لئے عاجزی کرنا مجلس میں عزت کا مقام ملنے کے بغیر بھی راضی اور خوش ہوتا ہے۔

۸۲۴۰:......ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابی طاہر عنبری ان کو ان کے دادا یحیٰی بن منصور قاضی نے ان کو ابوبکر محمد بن نصر جارودی نے ان کو ابومصعب احمد بن ابی بکر بن حارث بن زرارہ بن مصعب بن عبدالرحمن بن عوف نے میں نے ان کے سامنے یہ حدیث پڑھی ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمام مجالس سے بہتر مجلس وہ ہے جو سب سے زیادہ وسعت اور گنجائش والی ہو۔

ہم نے اس کو روایت کیا ہے ابوسعید خدری کی نبی کریم سے حدیث میں۔

۸۲۴۱:......ہمیں خبر دی ابوسعد بن ابی عمر نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن شعیب نے ان کو سہل بن عمار عتکی نے ان کو عبدالملک بن ابراہیم نے

(۸۲۳۶)......(۱) فی أ: (ابو العباس) (۲)......فی ن: (السلمی)

ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن ابوالمعالی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ابوسعید نے اپنی قوم میں حاضری کا اعلان کر دیا مگر پہنچے نہیں یہاں تک کہ حاضری نے اپنی اپنی ٹولیاں اور مجالس بنالیں۔ پھر جب وہ آ گئے تو ایک آدمی اپنی مجلس سے ان کے لئے کھڑا ہو گیا اور ابوسعید نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے بہترین مجلس وہ ہے جس میں زیادہ زیادہ گنجائش ہو اس کے بعد علیحدہ ہو ایک کونے میں جا بیٹھے۔

مجلس میں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہئے:

۸۲۴۲:......ہمیں خبر دی ابومنصور ظفر بن محمد بن احمد بن محمد علوی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوعرزہ نے ان کو محمد بن اصفہانی نے ان کو شریک نے ان کو سماک نے ان کو جابر بن سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ تھے ہم لوگ جب ہم نبی کریم کے پاس آتے تھے ہم میں سے ہر آدمی وہیں بیٹھ جاتا تھا جہاں اس کو جگہ ملتی تھی۔

۸۲۴۳:......اور ذکر کیا گیا ہے مصنف بن شیبہ سے یعنی ابوعثمان بن طلحہ سے اس نے اس کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی کسی مجلس میں پہنچے اگر اس کے لئے گنجائش کی جائے تو وہاں بیٹھ جائے ورنہ اس کو ایسی جگہ تلاش کرنی چاہئے جہاں گنجائش ہو وہاں جا کر بیٹھے۔

وہ اس میں جو مجھے خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور اجازت کے یہ کہ عبداللہ عکبری نے ان کو خبر دی ابوالقاسم بغوی نے ان کو خبر دی لوین نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو عبداللہ بن زرارہ نے مصعب بن شیبہ سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۸۲۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن جعفر مزکی سے انہوں نے سنا عبداللہ بن سلمہ مؤدب سے اس نے سنا محمد بن عبدالوہاب سے اس نے عیینہ مہلبی سے اور ادیب کے استاد سے امیر عبداللہ بن طاہر کی کنیت ابوالمنہال تھی وہ کہتے تھے نہیں صدارت کرتا مگر وہی جو فائق ہو یا مائق ہو۔ جو برتر ہو یا احمق ہو۔

۸۲۴۵:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے اس نے محمد بن حسن بن خالد بغوی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا احمد بن صالح سے ان کو خبر دی ان کے والد نے ان کو محمد بن جعفر نے وہ کہتے ہیں حضرت فضیل بن عیاض سے پوچھا گیا تو اضع کے بارے میں انہوں نے کہا حق کے لئے عاجزی کرے اور اس کے تابع ہو جائے اور حق کو قبول کرے ہر اس شخص سے جس سے بھی تھے۔

۸۲۴۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو ابواسحاق نے اس کو سعید بن وہب نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں بے شک بڑے گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے بھائی سے کہے اللہ سے ڈر وہ کہے تو ہی ڈر تو مجھے کہتا ہے۔

۸۲۴۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبکر حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مالک بن مغول سے کہا اللہ سے ڈر اس نے اپنا رخسار زمین پر رکھ دیا۔

زاہد وہ ہے جو دوسروں کو افضل سمجھتے ہیں:

۸۲۴۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک واسطی نے ان کو یزید بن ہارون

(۸۲۴۱)......(۱) فی ن : (الموال)

(۸۲۴۶)......(۱) فی ن : (موھب) وھو خطأ

نے ان کو صالح مری نے ان کو یونس بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن حسن بصری کے ساتھ تواضع کے بارے میں مذاکرہ کر رہا تھا۔ فرمایا کہ ہماری طرف شیخ متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو تواضع کیا ہے؟ یہ کہ تم اپنے گھر سے جب نکلو اور کسی بھی مسلمان سے ملو تو یہ سوچو کہ یہ تم سے افضل ہے۔

۸۲۴۹:..... ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابی الدنیا سے ان کو حسن بن علی نے انہوں نے حدیث بیان کی زید بن حباب کو ان کو معاویہ بن عبدالکریم نے کہتے ہیں کہ حسن بصری کے آگے زہد کا یعنی تارک دنیا ہونے کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ زاہدوں میں سے بعض کا زہد لباس ہوتا ہے بعض کا کھانے پینے میں بعض کا فلاں فلاں چیزوں میں۔ حسن نے فرمایا تم لوگ کسی شئی میں نہیں ہو زاہد وہ ہوتا ہے جب وہ کسی کو بھی دیکھتا ہے کہتا ہے یہ مجھ سے افضل ہے۔

۸۲۵۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حفظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو منصور بن عامر نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا وھیب بن خالد سے۔ وہ کہتے ہیں میں نے سنا ایوب سے وہ کہتے ہیں جب صلحاء کا ذکر آتا ہے تو میں ان سے علیحدہ ہوتا ہوں (یعنی میں ان میں سے نہیں ہوں۔)

۸۲۵۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو داؤد بن عمر ضبی نے ان کو محمد بن حسن اسدی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ مالک بن دینار نے کہا جب صالحین کا ذکر آئے تو مجھے شمار نہ کر ان میں۔

اہل عرفات کی فضیلت:

۸۲۵۲:..... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ نے ان کو ابوسلمہ یحیٰی بن خلف نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا بکر بن عبداللہ مزنی نے اگر کوئی آدمی کہے کہ میں نے اہل عرفات کو دیکھا تو میں نے گمان کیا کہ بیشک ان کو بخش دیا گیا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں ان میں نہ ہوں گا۔

۸۲۵۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یحیٰی بن معین نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو عبداللہ بن بکر نے وہ کہتے ہیں میں اپنے والد کے ساتھ عرفہ سے واپس لوٹا۔ ہم کہتے ہیں میرے والد نے کہا اے بیٹے اگر میں ان لوگوں میں نہ ہوتا تو مجھے امید ہے ان لوگوں کی مغفرت ہو جاتی۔

۸۲۵۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن اسحاق صواف نے ان کو علی بن حکم نے ان کو شریک نے ان کو اعمش نے ابوسفیان سے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک آدمی آر ہا تھا لوگوں نے جب اس کو دیکھا تو اس کی تعریف کرنے لگے۔ نبی کریم نے فرمایا کہ میں اس کے چہرے پر آگ میں جھلنے کا نشان دیکھ رہا ہوں۔ جب آیا اور آ کر بیٹھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ آئے ہیں اور آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ سب لوگوں سے افضل ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ جی ہاں۔

۸۲۵۵:..... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو ہارون بن سوار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعیب بن حرب سے وہ کہتے ہیں ایک بار طواف کر رہا تھا اچانک ایک آدمی نے مجھے کہنی ماری میں نے مڑ کر دیکھا تو میرے

(۸۲۴۹)..... (۱) فی ن : (یزید) وھو خطأ

(۸۲۵۰)..... (۱) فی ن : (سعید)

(۸۲۵۱)..... (۱) فی ن : (جاف بی واضف)

برابر میں حضرت فضیل بن عیاض طواف کر رہے تھے بولے اے ابو صالح میں نے کہا لبیک اے ابو علی انہوں نے کہا اگر تم یہ گمان کرتے ہو کہ اس موسم حج میں یہاں پر مجھ سے اور تم سے کوئی بدتر انسان حاضر اور موجود ہے تو تم نے برا گمان کیا ہے۔ (اللہ اکبر تواضع اور عاجزی کی انتہاء ہے کہ دونوں بزرگ وہاں پر حاضر ہونے والوں میں سے خود کو برا کہہ رہے ہیں۔)

۸۲۵۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے مجھے حدیث بیان کی ہے جنید بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے بشر سے وہ کہہ رہے تھے میں نہیں سمجھتا کہ مجھے کسی ایک آدمی پر فضیلت و برتری حاصل ہو۔ اس سے کہا گیا کہ کیا ان ہیجڑوں پر بھی نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں میں اپنے آپ کو ان ہیجڑوں سے بھی افضل نہیں سمجھتا ہوں۔

۸۲۵۷:..... اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے بار بار یہ بات میں نہیں جانتا ہوں کسی ایک کو قدرت ہو سکے اس بات پر کہ میں کہوں کہ میں عاقبت اور انجام کے اعتبار سے اس سے بہتر ہوں (یا میرا خاتمہ فلاں سے اچھا ہوگا۔)

۸۲۵۸:..... ہمیں خبر دی ابو علی رود باری نے ان کو ابو عمر غلام ثعلب نے ان کو سعید بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہا محمد بن مثنیٰ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت فضل بن عیاض نے حضرت سفیان بن عیینہ سے کہا کہ اگر تم یہ خیال کرو کہ کوئی ایک بھی اس مسجد میں (ایسا ہے جس سے تم افضل ہو) تو تم آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

۸۲۵۹:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہہ رہے تھے کہ فضیل نے سفیان بن عیینہ سے کہا اگر تم یہ پسند کرتے ہو کہ لوگ تیری مثل ہو جائیں تو تم نے نصیحت ادا نہیں کی اپنے رب کے لئے حالانکہ درست ہوگا جب کہ تو یہ پسند کرے کہ لوگ تجھ سے کمتر ہوں۔

۸۲۶۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن عباس خطیب نے مرو میں ان کو محمد بن دالان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو وہب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے کہ تکبر کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کہ تم لوگوں کو حقیر سمجھو۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے پوچھا کہ عجب اور خود پسندی کیا ہے؟ فرمایا وہ یہ ہے کہ تو یہ خیال کرے کہ تیرے پاس وہ چیز ہے جو تیرے ماسوا کے پاس نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں خود پسندی سے زیادہ بدتر شئی کوئی دوسری نہیں جانتا نمازیوں کے اندر۔

سرداری کا زبان سے اقرار کرنا:

۸۲۶۱:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو مالک بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا ایک آدمی سے کہ تیری قوم کا سردار کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر تو واقعی ایسا ہے تو اپنی زبان سے یہ بات نہ کہہ۔

۸۲۶۲:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو اشہب نے اس کو خبر دی مالک سے وہ کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے کہا ایک آدمی عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا آپ نے پوچھا کہ تیری قوم کا سردار کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں ہوں۔ عمر خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد فرمایا کہ اگر تم سردار ہوتے تو تم خود نہ کہتے۔

۸۲۶۳:..... ہمیں خبر دی محمد بن حسین سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن محمد بن یعقوب حجاجی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن موسیٰ بن

(۸۲۵۵)..... (۱) فی أ (أحمد بن مسروق)

(۸۲۶۰)..... (۲) فی ن : (النرک)

(۸۲۶۳)..... (۱) فی ن : (الحجامی)

نعمان سے مصر میں وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا یونس بن عبد الاعلیٰ سے انہوں نے سنا شافعی سے وہ کہتے تھے کہ تواضع نیک اخلاق میں سے ہے اور تکبر برے اخلاق میں سے ملعون اخلاق میں سے ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شافعی کہتے تھے۔ لوگوں میں بلند مرتبے والا وہ ہے جو اپنے آپ کو مرتبے والا نہ سمجھے اور لوگوں میں سے فضیلت و بزرگ والا وہ ہے جو اپنے فضل و بزرگی کو نہ دیکھے۔

۸۲۶۴:......ہمیں شعر سنائے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو جعفر بن محمد مراعی نے ان کو منصور فقیہ نے اپنے کلام سے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کتا بھی عیش و عشرت کی زندگی گذار لیتا ہے حالانکہ وہ انتہائی خسیس ہے سرداری کے اوقات سے پہلے کون مجھ سے سرداری میں جھگڑا کرے گا۔

۸۲۶۵:......شیخ امام ابو الطیب کہتے تھے جو شخص اپنے وقت سے پہلے سردار بن جائے وہ اپنی توہین و تذلیل کے درپے ہوتا ہے۔

۸۲۶۶:......ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے انہوں نے سنا اسماعیل بن احمد جرجانی سے انہوں نے محمد بن مہران سمسار سے اس نے سنا عبداللہ بن ایوب مخرمی سے وہ کہتے ہیں کہ شعیب بن حرب نے کہا جو شخص خوش ہو کہ گناہ ہو اللہ تعالیٰ بھی لازمی طور پر اس کو سردار بنا دیتے ہیں۔

فصل:......غصہ کو چھوڑنا، غصہ کو پی جانا قدرت کے باوجود رگذر کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین.

۸۲۶۷:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رامادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے ان کو حمید نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ''ح''۔

۸۲۶۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو محمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابو الیمان نے ان کو شعیب نے زہری سے ان کو خبر دی ہے حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم سے وہ کہتے ہیں سکت آدمی وہ نہیں ہو جو کسی کو بچھاڑ دے اور گرادے۔ لوگوں نے پوچھا کہ پھر مضبوط آدمی کون ہے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قدرت رکھے اپنے نفس کا مالک رہے۔ دونوں روایتوں کے الفاظ برابر ہیں اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابو الیمان سے اور محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔ اور اس کو بھی نقل کیا ہے محمد بن ولید زبیری کی حدیث سے اس نے زہری سے اور اس طرح اس کو روایت کیا ہے۔ یونس بن یزید ایلی نے زہری سے اس نے حمید سے۔

۸۲۶۹:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الحسن علوی نے ان کو حسن بن حسین بن منصور سمسار نے ان کو حامد بن محمود مقری سے ان کو اسحاق بن سلمان رازی سے وہ میں نے سنا مالک بن انس سے وہ ذکر کرتے ہیں زہری سے۔

۸۲۷۰:......ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر زہری سے اس نے سعید بن مسیب سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مضبوطی اور سختی گرا دینے سے نہیں ہے بلکہ سخت اور مضبوط وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قدرت رکھے۔

۸۲۷۱:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن عمرو حرشی نے اور موسیٰ بن محمد ذہلی نے دونوں نے کہا کہ ان

(۸۲۶۶)......(۲) فی ن : (عمران)

(۸۲۷۰)......اخرجه المصنف من طریق مالک (۲/۹۰۶)

کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالک پر اس نے اس کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ مثل برابر۔

۸۲۷۲:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید اسفاطی نے وہ عباس بن فضل ہے ان کو عبدالاعلیٰ نے وہ ابن حماد ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالک بن انس پر اس نے اس کو ذکر کیا ہے مثل اس کی اسناد کے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

یحییٰ بن یحییٰ سے اور عبدالاعلیٰ بن حماد سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابواویس مدنی نے زہری سے اس نے ابن مسیب سے۔

طاقت وقوت والے کون ہیں؟

۸۲۷۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن عبید اللہ منادی نے ان کو ابو بدر نے ان کو حدیث بیان کی ہے سلیمان بن مہران نے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو حارث بن سوید نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ آپس میں کسی کو گرادینا ہرادینا کس چیز کو سمجھتے ہو؟ کہتا ہے کہ ہم لوگوں نے کہا کہ جس کو مرد نہ گرا سکیں شکست نہ دے سکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ شخص جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے اور تم لوگ اپنے اندر راقوب کس کو کہتے ہیں؟ کہتا ہے کہ ہم لوگوں نے کہا کہ جس کا بیٹا نہ ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ شخص جو اپنے بیٹے سے کوئی غلط اقدام نہ کروائے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے سلیمان بن عمر کی روایت سے۔

۸۲۷۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو عبدالرحمن بن عجلان نے اس کو مرفوع کیا ہے کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرا جو کہ ایک پتھر کو چوکور بنا رہے تھے یا اس کو اٹھا کر اونچا کر رہے تھے۔ اس نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ ان لوگوں نے کہا کہ یہ سخت پتھر ہے۔ اس نے کہا کہ کیا میں تم میں سے سخت کے بارے میں بتلاؤں؟ جو غصے کے وقت اپنے نفس کو ہلاک کردے۔ ابوعبیدہ نے کہا ربع کرنے کا مطلب ہے کہ ہاتھ کے ساتھ پتھر کو مسلے اور گھڑے جس سے آدمی کی شدت وسختی ومضبوطی معلوم ہو سکے۔

۸۲۷۵:..... کہا ابوعبید نے اور اسی سے ہے حدیث ابن عباس جسے ابن مبارک روایت کرتے ہیں معمر سے وہ ابن طاؤس سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس سے کہ ایک قوم کے ساتھ گذرے جو کہ پتھر کو تیز کر رہے تھے اور یوں بھی مروی ہے کہ پتھر کو رگڑ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے لئے عمل کرنے والے ان سے زیادہ قوی ہیں اور مضبوط ہیں۔ یہ سب بلند سے ہے اور اونچا کرنے سے۔

۸۲۷۶:..... کہا ابوعبید نے اور ان کو خبر دی ابونصر نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو بکیر بن عبداللہ اشج نے ان کو عامر بن سعد نے یہ کہ نبی کریم کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جو کہ پتھر روکھیلی موصل تیز کر رہے تھے اور رگڑ کر صاف کر رہے تھے آپ نے فرمایا کیا تم شدت سے ڈرتے ہو پتھر اٹھانے میں ہے سوائے اس کے نہیں کہ شدت یہ کہ آدمی غصے سے بھر جائے اس کے بعد اس پر غالب رہے۔

غصہ کرنے کی ممانعت:

۸۲۷۷:..... ہمیں ابوعبداللہ حافظ نے خبر دی ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو ابراہیم بن اسحاق حربی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو ابوحصین نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا آپ مجھے حکم فرمائیں مگر زیادہ نہ ہوتا کہ میں سمجھ لوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ مت کیا کر پھر اسی جملہ کو

(۸۲۷۷)..... أخرجه البخاري (۸/۳۵)

بار بار دہرایا کہ غصہ نہ کر غصہ نہ کر۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یوسف سے اس نے ابوبکر بن عیاش سے۔

۸۲۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مرو میں ان کو محمد بن موسیٰ بن حاتم نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو حسین بن واقد نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی مجھے ایسا عمل بتائیے کہ میں کروں تو جنت میں چلا جاؤں مگر مجھ پر کوئی زیادہ حکم بھی نہ فرمانا؟ آپ نے فرمایا کہ غصہ نہ کرنا۔ دوسرا آدمی آپ کے پاس آیا اس نے کہا اللہ کے نبی مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ میں اسے کروں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ تو آپ نے فرمایا تم محسن اور نیکوکار ہو جاؤ اس نے عرض کہ میں کیسے جانوں کہ میں محسن ہوں؟ فرمایا کہ تم اپنے پڑوسیوں سے معلوم کرو اگر وہ کہیں کہ تم محسن ہو تو پھر تم محسن ہو اور وہ کہیں کہ تم برائی کرنے والے ہو تو پھر تم برائی کرنے والے ہو اس کو روایت کیا عبدالواحد بن زیاد نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوسعید خدری سے غصے کے بارے میں اور اس کو ابومعاویہ نے اور شیبان نے روایت کیا ہے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ یا ابوسعید سے شک کے ساتھ۔ اور روایت ابوحصین اس کو روایت کرتے ہیں شک کے لئے اور اس کا شاہد حسین بن واقد کی روایت بن واقد کے لئے ہے صحت کے ساتھ۔

۸۲۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن اور ابوسعید بن ابی عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو سلیمان بن داؤد ہاشمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوالزناد نے ان کو عروہ نے احنف بن قیس سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی میرے چچازاد نے حارثہ بن قدامہ سے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ مجھے کوئی ایسی بات کہیے اور تھوڑی بات کیجئے تاکہ میری سمجھ میں آ جائے آپ نے فرمایا کہ غصہ نہ کرئے میں نے ان سے بار بار یہی بات کہی ہر بار وہ یہی فرماتے رہے غصہ نہ کرنا یہی محفوظ ہے اور ان کو روایت کیا ہے عباس دوری وغیرہ نے داؤد بن عمرو ضبی سے اس نے ابوالزناد سے اس نے ان کے والد سے اس نے عروہ سے اس نے ابن عمر وہ سے کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ۔

۸۲۸۰:...... ہمیں اس کی خبر دی ابوبکر اور ابوسعید نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس نے اس نے ذکر کیا اور یہ وھم ظاہر ہے اس سے جس نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو روایت کیا ہے حشام بن عرفہ نے اپنے والد سے اس نے احنف بن قیس سے اس نے اپنے چچا سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یارسول اللہ مجھے کوئی بات مختصر بتائیے تاکہ اس کو یاد کرلو آپ نے فرمایا غصہ نہ کرنا وہ یہ بات آپ اس کے لئے بار بار دہرایا اور حضور ہر بار اس کو یہی جواب دیتے رہے کہ غصہ نہ کر۔

۸۲۸۰ مکرر ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالمنذر نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے پھر انہوں نے اسے ذکر کیا۔

۸۲۸۱:...... ہمیں خبر دی علی احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو کامل نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو دارج نے ان کو عبدالرحمٰن بن حجیرہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن عمرو بن العاص نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مجھے اللہ کے غضب سے کیا چیز دور کرے گی؟ آپ نے فرمایا کہ غصہ نہ کر۔

(۸۲۷۸)......(۱) فی أ: (الحسن بن علی بن) وهو خطأ

(۸۲۷۹)......(۱) فی الأصل: المسیبی وهو خطأ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت:

۸۲۸۲:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا اے میری خالہ کے بیٹے مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ فرمایا کہ میراث میں حرص اور طمع نہ کر اور جو چیز نہ ملے اس میں افسوس نہ کر۔ انہوں نے فرمایا کہ اس میں سے جو چیز میرے پاس آ جائے میں اس پر خوش نہیں ہوں گا تو جو چیز نہیں آئے گی میں افسوس کیونکر کروں گا پھر انہوں نے وصیت کی کہ غصہ نہ کرنا اور انہوں نے کہا یہ کیسے مجھے قدرت ہوگی کہ میں غصہ نہ کروں۔

غصہ سے خدا کی پناہ طلب کرنا:

۸۲۸۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے کتاب المستدرک میں ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالبختری نے عبداللہ بن محمد بن شاکر نے ان کو ابواسامہ نے ان کو اعمش نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو سلیمان بن صرد نے انہوں نے کہا دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک دوسرے کو سخت سست کہا ایک کا غصہ تیز ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر یہ شخص وہ کلمہ کہہ دیتا تو اس کا غصہ دور ہو جاتا وہ یہ ہے:

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔

اس آدمی نے کہا کہ کیا میں آپ کو مجنون نظر آتا ہوں۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

واما ینزغنک من الشیطٰن نزغ فاستعذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

اگر شیطان تمہیں ایک دوسرے پر بھڑکا دے تو تم اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے نصر بن علی سے اس نے ابواسامہ سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ دوسری وجہ سے اعمش سے۔

غصہ دفع کرنے کا طریقہ:

۸۲۸۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو داؤد بن ابی ہند نے ان کو ابوحرب بن اسود نے ان کو ابوذر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا ہم سے جب ایک تمہارا غصہ میں ہو جائے اور وہ کھڑا ہوا ہو تو وہ بیٹھ جائے اگر اس سے غصہ دور ہو جائے تو بہتر ورنہ لیٹ جائے۔

۸۲۸۵:۔۔۔۔۔وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوداؤد نے ان کو وہب بن بقیہ نے ان کو خالد نے ان کو داؤد نے ان کو بکر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر کو بھیجا تھا اسی حدیث کے ساتھ وہ کہتے ہیں کہا ابوداؤد نے یہ دونوں حدیثوں میں سے زیادہ صحیح ہے۔

۸۲۸۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو لیث نے ان کو طاؤس نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو مشکل پیدا نہ کرو جب تم میں سے کوئی آدمی غصے میں ہو تو وہ بیٹھ جائے۔

۸۲۸۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابومحمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعبداللہ احمد بن ابراہیم ضحاک نے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے علی بن

(۸۲۸۳)۔۔۔۔۔أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۴۴۱)

عبدالعزیز نے ان کو حسن بن ربیع نے ان کو عبداللہ بن ادریس نے ان کو لیث نے ان کو طاؤس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسروں کو علم دو۔ اور آسانی پیدا کرو اور مشکل پیدا نہ کرو تین بار کہا جب غصہ آ جائے تو چپ ہو جاؤ جب غصہ آ جائے چپ ہو جاؤ۔ دو بار فرمایا۔

۸۲۸۸:..... اسی مذکورہ مفہوم کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے حاتم بن اسماعیل نے عبداللہ بن ہارون بجلی کوفی سے اس نے لیث بن ابی سلیم سے۔

۸۲۸۹:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے اور عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحیٰ بکیر نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابونصرہ نے ان کو ابوسعید خلدی نے وہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ نے خطبہ دیا سورج کی دو مغربوں تک یاد رکھا ان کو جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا اور ہمیں آپ نے قیامت تک ہونے والی باتوں کی خبر دی اور اللہ کی حمد وثنا کی اس کے بعد کہا اما بعد بے شک دنیا تر وتازہ ہے اور میٹھی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں میرے بعد بھی رکھے گا اور دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو خبردار تم دنیا سے بچو تم عورتوں سے بچو۔ خبردار بنو آدم مختلف طبقات پر پیدا کئے گئے ہیں۔ بعض وہ ہیں جو مؤمن پیدا ہوں گے اور مؤمن ہی زندہ رہیں گے۔ اور مؤمن ہی مریں گے۔ بعض ان میں سے وہ ہیں جو جو کافر ہی کافر ہی زندہ رہیں گے اور کافر ہی مریں گے۔ بعض وہ ہیں جو مؤمن پیدا ہوں گے مؤمن ہی رہیں گے اور کافر مریں گے بعض وہ ہوں گے جو کافر پیدا ہوں گے کافر زندہ رہیں گے اور مؤمن مریں گے خبردار وہ ایک انگارہ ہے جو اولاد آدم کے پیٹ میں سلگتا ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں اس کی آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ گلے کی رگیں پھول جاتی ہیں، جب تم میں سے کوئی آدمی یہ کیفیت پائے تو اسے چاہئے کہ وہ زمین سے لگ جائے۔ خبردار بہترین آدمی وہ ہے جس کو غصہ دھیرے سے آئے مہربانی جلدی آئے۔ اور برا آدمی وہ ہے جس کو شفقت دیر سے آئے اور غصہ جلدی آئے۔ جب کسی آدمی کو جلدی غصہ آئے اور جلدی مہربان ہو جائے وہ تو بہتر ہے اور جس کو غصہ دیر سے آئے اور دیر سے اترے وہ بھی برا ہے۔ خبردار تاجروں میں سے بہتر وہ ہے، جس کا فیصلہ اچھا ہو اور طلب بھی اچھی ہو اور بدتر تاجر وہ ہیں جن کا فیصلہ برا ہو اور طلب بھی بری ہو۔ جب کسی میں حسن قضا اور بری طلب ہو وہ اس کا عیب ہے۔ اور جب کسی آدمی میں برائے فیصلہ اور حسن طلب ہے وہ بہتر ہے خبردار لوگوں کا ڈر خوف کسی کو حق بات کہنے سے نہ روکے جب وہ اس کو جانتا ہو۔

خبردار ہر دھوکہ کرنے والے کے لئے قیامت کے دن اس کے دھوکے کے بقدر ایک جھنڈا نصب ہوگا۔ خبردار بے شک سب سے بڑا دھوکہ امیر عام کے ساتھ دھوکہ ہے۔ خبردار افضل جہاد اس شخص کا ہے جو ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہے۔ قیامت کے لئے۔ خبردار دنیا سے جو وقت باقی رہ گیا ہے اس کی مثال ایسے ہے۔

جیسے آج تمہارے اس دن کا حصہ باقی رہ گیا ہے اس کے وقت کے مقابلے میں گذر چکا ہے۔

۸۲۹۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس سے حسن نے حسن سے سنا تھا۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابوعمر احمد بن مبارک مستملی نے ان کو زکریا بن یحیٰ بن یحیٰ نے ان کو حسین بن ولید قرشی نے ان کو عوف نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک غصہ ایک انگارہ ہوتا ہے ابن آدم کے دل میں کیا تم اس کی گردن کی رگیں پھولی ہوئی اور آنکھیں سرخ شدہ نہیں دیکھتے جو شخص اس کیفیت میں سے کچھ محسوس کرے

اگر وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہو تو لیٹ جائے۔

اور معمر کی روایت میں ہے کہ ابن آدم کے دل میں سلگتا ہے فرمایا کہ تم دیکھتے نہیں اس کی دونوں آنکھیں سرخ ہوتی ہیں جب تم میں سے کوئی اس کیفیت کو پالے۔ پھر حدیث کو اس نے مکمل ذکر کیا۔

فرمایا کہ اس کو چاہئے کہ کسی جگہ ٹیک اور سہارا لگا لے۔ لیٹنے کی جگہ یہ ہے۔ اسی طرح یہ روایت مرسل آئی ہے۔

۸۲۹۱:......ہمیں خبر دی استاد ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن رزمویہ نے ان کو یحیٰ بن محمد بن غالب نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو ابراہیم بن خالد صنعانی نے ان کو ابو وائل مری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عروہ بن محمد بن عطیہ کے پاس تھے انہوں نے اس کو کسی چیز میں ناراض کر دیا تھا۔ وہ اندر گئے وضو کر کے باہر آئے اور کہنے لگے مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی تھی میرے دادا عطیہ سعدی سے کہ انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ کہ غضب (غصہ) شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان آگ سے بنایا گیا ہے اور آگ پانی کے ساتھ بجھتی ہے جب تم میں سے کوئی آدمی غصہ ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے۔

اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے بکر بن خلف سے اس نے ابراہیم بن خالد سے اسی مفہوم میں۔

۸۲۹۲:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور بے شک شیطان دو مرتبہ ابن آدم کے دل میں کچوکا مارتا ہے کیا تم دیکھتے نہیں ہو کیسے اس کی رگیں پھول جاتی ہیں اور اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ یہ سند منقطع ہے۔

چند چیزیں شیطان کے اثرات سے ہوتی ہیں:

۸۲۹۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین چیزیں شیطان کے اثر سے ہوتی ہیں۔ شدید غصہ، شدید جمائیاں، شدید چھینکیں، شدید قئی، شدید نکسیر، کانا پھوسی کرنا اور ذکر کے وقت نیند آتا۔

۸۲۹۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابو سعد عبد الملک بن محمد واعظ نے اور ان کو ابو حازم حافظ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو عمرو اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن حسن بن خلیل نے ان کو ہشام میں عمار دمشقی نے ان کو مخیس بن تمیم نے ان کو بہز بن حکم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک غصہ ایمان کو ایسے خراب کر دیتا ہے جیسے ایلوا شہید کو۔

ابو حازم نے کہا اس کے ساتھ ہشام بن عمار مخیس بن تمیم سے متفرد ہے۔

۸۲۹۵:......ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد بن ابی معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو خثیمہ نے وہ کہتے ہیں کہ (علماء) کہتے تھے کہ شیطان کہتا ہے ابن آدم مجھ سے کیسے غالب آئے گا جب وہ خوش ہوتا ہے میں چھپ جاتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کے دل میں ہوتا ہوں اور جب وہ غصہ کرتا ہے میں اوپر اڑتا ہوں یہاں تک کہ اس کے سر میں ہو جاتا ہوں۔

۸۲۹۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو زعفرانی نے ان کو حکام بن سلم رازی نے ان کو ابو سنان نے ان کو ثابت نے عکرمہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

واذکر ربک اذا نسیت۔ یاد کرو تم اپنے رب کو جب تم بھول جاؤ۔ فرمایا کہ مراد ہے جب تم غصے میں آ جاؤ۔

(۸۲۹۴)......أخرجه الطبراني في الكبير (۱۹/ ۴۱۷ رقم ۱۰۰۷) من طريق هشام بن عمار. به وقال الهيثمي في المجمع (۱۰/ ۲۱۴) فيه مخيس بن تميم وهو مجهول وبقية رجاله ثقات

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق:

۸۲۹۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو حفص بن عمر حوضی نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ جدلی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ حضور فحش بات نہیں کرتے تھے اور نہ ہی بیہودہ بات کرتے تھے نہ ہی بازاروں میں کھڑے ہو کر شور کرتے تھے۔ اور حضور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف کرتے تھے اور درگذر کرتے تھے۔

۸۲۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن جعفر سختیانی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور آپ نے لوگوں کے اخلاق کے بارے میں بات کی فرمایا ایک آدمی ہوتا ہے جو راضی جلدی ہوتا ہے اس کو غصہ دیر سے آتا ہے۔ اس کو فائدہ ہوتا ہے۔

دوسرا ایک آدمی ہوتا ہے جس کو راضی خوشی دیر سے ہوتا ہے اور اس کو غصہ بھی دیر سے آتا ہے۔ اس کے لئے کفایت ہے۔

اور تیسرا وہ ہوتا ہے جو راضی دیر سے ہوتا ہے غصہ اس کو جلدی آتا ہے اس پر یہ وبال ہوتا ہے اس کو کوئی فائدہ نہیں دیتا اس پر کوئی وبال نہیں ہوتا۔

۸۲۹۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو ان کے والد نے ایک شیخ سے جسے طارق کہا جاتا ہے عمرو بن مالک احمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے کہا یارسول اللہ آپ مجھ سے راضی ہو جائیے۔ کہتے ہیں حضور نے تین بار مجھ سے منہ پھیر لیا۔ کہتے کہ میں نے کہا یارسول اللہ بے شک رب بھی راضی ہو جاتا ہے آپ بھی مجھ سے راضی ہو جائیے۔ کہتے ہیں کہ آپ ان سے راضی ہو گئے۔

۸۳۰۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے مکہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحاق ہمدانی نے ان کو ابن ابی حسین نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں دنیا و آخرت کے بہترین اخلاق کی رہنمائی کروں؟

یہ کہ تم اس شخص کے ساتھ تعلق جوڑو جو تم سے تعلق کاٹے اور تم اس کو دو جو تمہیں نہ دے اور اس کو معاف کرو جو تم سے ظلم کرے۔

یہ روایت مرسل ہے حسن ہے اور ہم نے اس سے پہلے جز اول میں کوئی سند ذکر کی ہیں۔

امت کے بہترین لوگ:

۸۳۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن حسن بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کو احمد بن محمد بن ابراہیم مروزی حافظ نے ان کو محمد بن عثمان فراء نے ان کو ابوجعفر نے ان کو عبداللہ بن قنبر مولیٰ علی نے اس وقت ان کی عمر ایک سو بیس برس تھی، وہ کہتے ہیں کہ میرے والد قنبر نے حضرت علی سے روایت کی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ میری امت کے بہترین لوگ احداء ہیں کہ جب غصے میں آجاتے ہیں تو فوراً رجوع کر لیتے ہیں۔

۸۳۰۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن عثمان فراء نے ان کو ابن قنبر نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے بہترین لوگ ان کے احداء ہیں کہ جب وہ غصے میں آجاتے ہیں تو رجوع کر لیتے ہیں اور میں بھی رجوع کر لیتا ہوں اور میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔

جو شخص اللہ کی رضا کے لئے غصہ کو پی جائے:

۸۳۰۳:...... ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن سرح نے ان کو ابن وہب نے ان کو سعید بن ایوب نے ان کو ان کے والد مرحوم نے ان کو سہل بن معاذ نے اپنے والد سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص غصے کو چھپائے اور وہ اس کو نافذ کرنے پر قدرت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اس کو تمام لوگوں کے سامنے بلائیں گے یہاں تک کہ اس کو اختیار دیں گے کہ وہ جنت کی جس حور کی خواہش کریں۔

۸۳۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوعلی نے ان کو ابوبکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عقبہ بن مکرم نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو بشر بن منصور نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو سوید بن وہب نے ایک آدمی سے ابنائے اصحاب نبی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مذکور) حدیث کی مثل۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو بھر دے گا امن سے اور ایمان سے مگر اس روایت میں راوی نے۔ یہ الفاظ ذکر نہیں کئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو سب لوگوں کے سامنے بلائے گا۔ ہاں البتہ یہ اضافہ ضرور کیا ہے۔ کہ جو شخص خوبصورتی اور جمال کا لباس پہننا چھوڑ دے۔ بشر کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ (چھوڑ دے) تواضع اور عاجزی کے لئے اللہ تعالیٰ اس کو عزت کی پوشاک پہنائے گا۔ اور جو شخص اللہ کے لئے عاجزی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو شاہی تاج پہنائے گا۔

۸۳۰۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے یونس بن عبید نے حسن سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں گھونٹ بھرتا کوئی آدمی افضل گھونٹ غصہ کے گھونٹ سے جس کو وہ چھپاتا ہے اللہ کی رضا کے لئے۔

اس کو احمد نے روایت کیا ہے احمد بن حماد بن زغبہ نے حامد بن یحییٰ بلخی سے اس نے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ سامی سے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ابن عمر کے بجائے۔

۸۳۰۶:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد شیبانی نے ان کو احمد حماد بن زغبہ نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے مگر پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۸۳۰۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو علی بن عالم نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں گھونٹ بھرتا کوئی بندہ ایسا کوئی گھونٹ جو اللہ کے نزدیک اعظم اجر والا ہو غصے کے اس گھونٹ سے جسے اس نے اللہ کی رضا طلب کرنے کے لئے غصے کو پی لیا ہو۔

۸۳۰۸:...... ہمیں اخبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس نے اس شخص سے سنا جس نے سنا تھا حسن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں کوئی گھونٹ جو اللہ کو زیادہ محبوب ہو غصے کے گھونٹ سے جسے انسان پیتا ہے یا صبر کا گھونٹ مصیبت کے وقت اور کوئی قطرہ اللہ کو زیادہ محبوب نہیں آنسو کے اس قطرے سے جو اللہ کے خوف سے نکلتا ہے۔ یا خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہتا ہے۔

(۸۳۰۳)......أخرجه المصنف من طريق أبي داؤد (۴۷۷۸)

(۸۳۰۷)......أخرجه ابن ماجه في الزهد باب (۱۸) من طريق يونس بن عبيد عن الحسن البصري. به

زبان اور غصہ پر قابو پانے والے کی فضیلت:

۸۳۰۹:......کہا ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالولید قرشی نے بطور املاء کے ان کو جعفر بن محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابوبکر نافع مدنی نے ان کو محمد بن ابو نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمرہ نے کہ کہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غریبوں کمزوروں کی غلطیاں معاف کیا کرو۔

۸۳۱۰:......ہمیں خبر دی ابوحسان محمد بن احمد بن محمد بن جعفر مزکی نے سنہ ۴۰۳ھ میں ان کو خبر دی ابوعمرو محمد بن جعفر عدل نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی غلطی معاف کرے اللہ قیامت کے دن اس کی غلطی معاف کرے گا۔

۸۳۱۱:......ہمیں خبر دی ابوذر عبد بن احمد ہروی نے مسجد الحرام میں ان کو ابومنصور محمد بن احمد بن نوح بن طلحہ ازہری نے بطور املاء کے ان کو محمد بن سعید بوشنجی نے ان کو سلمہ بن شبیب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو ربیع بن سلیم حلقانی نے ان کو ابوعمر مولیٰ انس بن مالک نے حضرت انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے اللہ اس کے عیب پر پردہ ڈالے گا اور جو شخص اپنے غصے کو روکے اللہ قیامت کے دن اس کا عذاب روک دیں گے اور جو شخص اللہ کی طرف عذر پیش کرے اللہ اس کا عذر قبول کرے گا۔

۸۳۱۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو عبداللہ بن بکیر نے ان کو قاسم بن مہران نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی زبان پر کنٹرول کرے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اور جو شخص اپنے غصے پر کنٹرول کرے اللہ تعالیٰ اس کا عذاب روک دے گا اور جو شخص دنیا میں اللہ کے آگے معذرت پیش کرے گا اللہ اس کی معذرت قبول کرے گا۔

۸۳۱۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسفاطی نے ان کو ابوسلمہ نے وہ یحییٰ بن خلف ہے ان کو فضل بن سنان نے غالب قطان سے اس نے حسن سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ اعلان کرنے والا اعلان کرے گا اللہ کے ذمہ جس کا بھی اجر ہو وہ جنت میں چلا جائے دوبار فرمایا لہٰذا وہ شخص کھڑا ہوگا جس نے اپنے بھائی کو معاف کیا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فمن عفی و اصلح فاجره علی الله

جو شخص معاف کرے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذریعے ہیں۔

درگذر کرنا اور بھلائی کا حکم دینا:

۸۳۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن احمد بن قرقوب تمار نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی عبداللہ بن عبداللہ بن عقبہ نے کہ عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ عیینہ بن حفص بن حذیفہ بن بدر آیا۔ اور اپنے بھائی حسن بن قیس بن حصن کے پاس ٹھہرا۔ اور وہ ان لوگوں کے گرفت میں سے تھا جنہیں حضرت عمر بن خطاب قریب کرتے تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت کے لوگ قراء تھے خواہ بوڑھے ہوں یا جوان ہوں۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کیا تیری رسائی ہے امیر المؤمنین تک کہ آپ میرے لئے ملاقات کی ان سے اجازت دلوائیں؟ اس نے کہا کہ میں آپ کو اجازت دلوا دوں گا۔ حضرت

(۸۳۱۱)......(۱) فی ن : (یونس) (۲)......فی ن : (الحلفانی)

ابن عباس نے کہا کہ حر نے عیینہ آنے کے لئے اجازت مانگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اجازت دے دی۔ عینہ ء جب امیر المومنین کے پاس داخل ہوئے تو کہنے لگے اے ابن خطاب آپ ہمیں کوئی بڑا عطیہ بھی نہیں دیتے اور ہمارے مابین آپ انصاف بھی نہیں کرتے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ناراض ہوگئے یہاں تک کہ انہوں نے اسے مارنے پیٹنے کا ارادہ کرلیا۔ اتنے میں حر نے انہیں کہا اے امیر المؤمنین بے شک اللہ عزوجل اپنے نبی کو حکم فرماتا ہے:

خذ العفو و امر بالمعروف و اعرض عن الجاهلين

(اے پیغمبر) معاف کیجئے اور درگذر کیجئے اور بھلائی کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے منہ پھیر لیجئے۔ اور بے شک یہ جاہلوں میں سے ہے۔

پس اللہ کی قسم جب حر نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عیینہ کو کچھ بھی نہ کہا حضرت عمر کتاب اللہ پر بڑے عمل کرنے والے اور اسی پر اکتفا کرنے والے تھے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں ابوالیمان سے۔

درگذر کرنے کے چند واقعات:

۸۳۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابی حامد مقری نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مدائن میں گھر خریدا۔ حضرت سلمان فارسی کا مدائن سے گذر ہوا جب کہ وہ امیر تھے اس نے حضرت سلیمان کو کوئی باربردار سمجھا اور کہا فلانے میرے پاس آیئے وہ آئے اس نے کہا سامان اٹھا کر لے چلئے انہوں نے اسے اٹھالیا اور چل دیئے اب راستے میں جو لوگ ان سے ملے تو کہا اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی دے دے اے امیر ہم آپ کی طرف سے وزن اٹھا لیتے ہیں۔ اور اے اللہ کے بندے ہم آپ کی طرف سے اٹھا لیتے ہیں، اے عبداللہ ہم تمہاری طرف سے اٹھا لیتے ہیں۔ اس آدمی نے کہا میری ماں مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔ اور مجھے گم کر بیٹھی تھی میں نے کسی ایسے آدمی کو نہ پایا جس سے میں مذاق کروں سوائے امیر کے۔ اب اس نے ان کی خدمت میں معافی مانگنی شروع کی اور کہنا شروع کیا کہ اے ابوعبداللہ میں نے آپ کو نہیں پہچانا تھا اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے مگر انہوں نے فرمایا کہ بس اب تم چلتے رہو اور خود ساتھ چلتے رہے یہاں تک کہ اس کو اس کی منزل پر پہنچایا۔ پھر اسے بلا کر کہا کہ آپ کے بعد آئندہ کسی سے میرے بعد مذاق نہ کرنا۔

۸۳۱۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبدالواحد عبسی نے ان کو وریزہ بن محمد غسانی نے ان کو فضل بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے ہیں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد بن حنفیہ کے درمیان کچھ بات ہوکر شکر رنجی ہوگئی ہر ایک دوسرے سے ملنے سے رک گیا، لہٰذا حضرت محمد بن حنفیہ نے ان کی طرف رقعہ لکھا کہ آپ کا اور میرا باپ علی المرتضیٰ ہے اور میری ماں بنو حنفیہ کی ایک عورت ہے۔ جس کے شرف کا اس کی قوم میں انکار نہیں کیا جاسکتا (بلکہ وہ معززہ مانی جاتی ہے) مگر آپ کی امی فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آپ مجھ سے فضیلت کے زیادہ حقدار ہیں آپ میرے پاس آیئے اور مجھے راضی کیجئے (منایئے) چنانچہ حضرت حسین نے اپنی چادر اوڑھی جوتے پہنے اور ان کے پاس چلے گئے اور جا کر ان کو منالیا۔

۸۳۱۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید بن فرضخ عثمانی نے ان کو طاہر بن یحییٰ حسینی نے ان کو ان کے والد نے ان کو اہل یمن کے ایک شیخ نے جس کی عمر ستر سال سے زیادہ تھی۔ اس میں جو جواش نے مجھے خبر دی۔ اسے کہا جاتا تھا عبداللہ بن محمد وہ کہتا ہے میں

(۸۳۱۴)......أخرجه البخاری فی التفسیر (۸/۳۰۴. فتح)

(۸۳۱۶)......(۱) فی ن : (الحسن)

نے سنا عبدالرزاق سے وہ کہتے ہیں حضرت علی بن حسین کے لئے ایک باندی مقرر کی گئی جوان کے ہاتھوں پر پانی ڈالتی تھی وہ نماز کی تیاری کرتے تھے چنانچہ منہ دھوتے وقت پانی کا ڈونگا اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر علی بن حسین کے منہ پر گر گیا جس سے وہ زخمی ہو گئے انہوں نے سر اوپر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو لونڈی نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

و الکاظمین الغیظ

کہ اللہ والے اپنے غصے کو پی جانے والے ہوتے ہیں۔

لہٰذا علی نے کہا کہ میں اپنا غصہ پی گیا ہوں۔ وہ بولی:

و العافین عن الناس

اور لوگوں سے درگذر بھی کرتے ہیں معاف کرتے ہیں۔

علی نے اس سے کہا تحقیق اللہ نے تجھے معاف کر دیا ہے وہ بولی:

و اللہ یحب المحسنین

اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔

یعنی احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ انہوں نے فرمایا جاؤ تم چلی جاؤ تم آزاد ہو۔

(سبحان اللہ قرآن کے ایک ایک جملے پر بروقت عمل کرتے گئے۔ غصہ بھی پی لیا لونڈی کو معاف بھی کر دیا اور اس کے ساتھ احسان بھی کر دیا اسے آزاد کر دیا۔)

۸۳۱۸:......فرمایا کہ ہمیں خبر دی طاہر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے فضل بن غسان نے ان کو موسیٰ بن داؤد نے ان کو مولیٰ بن ہاشم نے یہ کہ علی بن حسین نے دو مرتبہ اپنے غلام کو بلایا مگر وہ نہ آیا تیسری بار بلانے پر آیا علی نے اس سے پوچھا کیا بات ہے بیٹے تم نے میری آواز نہیں سنی تھی؟ اس نے کہا بلکہ سنی تھی۔ پوچھا کہ پھر تم نے مجھے جواب کیوں نہ دیا؟ میں آ رہا تھا انہوں نے کہا شکر ہے اللہ کا جس نے میرے غلام کو ایسا بنایا ہے کہ وہ میرے اوپر اعتماد کرتا ہے۔

۸۳۱۹:......ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے ان کو احمد بن حسین بن علی قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابواحمد بن رزام سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ہے سعید بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مسجد الحرام میں عبداللہ بن یزید مقری کا انتظار کر رہے تھے وہ باہر آئے ان کے ہاتھ میں قلم تھا جس کو وہ درست کر رہے تھے وہ آتے ہی قراء میں مصروف ہو گئے میں بھی رک گیا اور رک کر کتاب میں دیکھنے لگا۔ ان کے ہاتھ سے چھری گر گئی اور شیخ کے سر میں لگ گئی جس سے ان کا خون بہنے لگا۔ فرماتے ہیں کہ اس شیخ نے اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کیا کہ بس ان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور کہا اے بیٹے اگر تم نے مجھے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا ہے تو پھر مجھے حرم سے تو باہر نکال لو۔

۸۳۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن احمد بن عمر نے ان کو محمد بن منذر نے ان کو موسیٰ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن محمد سے اور نوح بن حبیب سے وہ کہتے ہیں کہ ہم دونوں حضرات ابن مبارک کے پاس تھے۔ سب نے ان پر اصرار کیا۔ ابن مبارک نے فرمایا لاؤ تم اپنی اپنی کاپیاں کہ میں ان کو پڑھوں سب لوگ اپنی اپنی لکھی ہوئی کتابیں دور قریب سے ان کے پاس پھینکنے لگے ایک آدمی تھا اہل

(۸۳۱۷)......(۱) فی أ : (الغمانی)

(۸۳۱۸)......(۲) فی ن : (الفضل) وهو خطأ

(۸۳۱۹)......(۳) فی أ : (ذارم)

رائے میں سے وہ کتاب استیذ ان سنوانا چاہتا تھا اس نے جواپنی کاپی پھینکی تو وہ حضرت ابن مبارک کے پیشانی پر لگ گئی جس سے وہ جگہ پھٹ گئی اورخون بہنے لگا حضرت ابن مبارک خون بند کرتے جاتے تھے یہاں تک کہ خون رک گیا۔اس کے بعد انہوں نے کہا سبحان اللہ اس کے بعد کہا۔ سبحان اللہ قریب تھا کہ وہ ماردیتی اس کے بعد اس آدمی ہی کی کتاب سے ابتداء کی اور پہلے اس کو انہوں نے پڑھا اور چیک کیا۔

۸۳۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو محمد بن اسماعیل بن مہران نے ان کو احمد بن سنان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمن بن مہدی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ بے شک اللہ کے نزدیک محبوب ترین اعمال میں سے قدرت کے وقت درگذر کرنا، غصے کی تسکین کرنا اور اس کو ٹھنڈا کرنا حدت وتیزی کے وقت اللہ کے بندوں کے ساتھ نرمی کرنا کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ جو شخص کچھ کرنے کی قدرت ہی نہیں رکھتا اس کا درگذر کرنا کوئی معاف کرنا نہیں اور جس کو قدرت ہی نہیں اس کو کوئی فضیلت نہیں ہے۔

۸۳۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو محمد بن علی بن حسین نے بخارا میں ان کو احمد بن عبداللہ بن نصر دمشقی نے ان کو وریزہ بن محمد نے ان کو محمد بن شبیب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ہثیم نے وہ کہتے ہیں کہ کہا خالد بن صفوان نے بے شک معاف کرنے کے لئے سب سے زیادہ حق دار وہ ہے جو ان میں سے سزا دینے پر سب سے زیادہ قادر ہو۔اور عقل کے اعتبار سے سب سے زیادہ ناقص عقل والا وہ ہے جو اپنے آپ سے کمزور پر ظلم کرے۔

۸۳۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوحسن کارزی سے انہوں نے سنا علی بن محمد بن حمدان بغدادی سے نیساپور میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبیداللہ بن احمد املی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حمدان بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبید بن عمیر سے وہ مواعظ میں کہتے ہیں۔کہا جاتا تھا کہ پڑوسی کا حق تجھ پر یہ ہے کہ تم اس کو اپنے اچھے کام سے آگاہ کرو اور اس کو اپنی ایذا سے بچاؤ۔اور یہ بات حق قرابت داری میں سے ہے کہ جب تم سے کوئی قطع کرے تو تم اس سے جوڑو۔اور جب وہ تمہیں محروم کرے تو تم اسے دو۔بے شک سب لوگوں سے عضو ودرگذر کرنے کا زیادہ حق دار وہ ہے جو ان میں سے سزا دینے پر سب سے زیادہ قدرت رکھتا ہو اور سب سے زیادہ ناقص عقل والا وہ ہے جو اپنے سے زیادہ کمزور پر ظلم کرے۔

۸۳۲۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو احمد بن حارث بن مبارک نے ان کو علی بن محمد قرشی نے ان کو سلمہ بن عثمان نے ان کو علی بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عمر بن عبدالعزیز کو کلام سنایا (یعنی اشتعال دلایا) تو عمر نے اس سے کہا اگر تو ارادہ کرتا ہے تو شیطان شاہی طاقت کے بسبب مجھ پر غالب آجائے اور میں بھی اسی طرح تمہاری ایسے عزت کم کروں جیسے تم نے میری کی ہے (تو میں یہ نہیں کروں گا) پھر اسے معاف کردیا۔

دو محبوب گھونٹ اور قطرے:

۸۳۲۵:......ہمیں خبر دی محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالعباس احمد بن حسین بن اسحٰق رازی نے ان کو احمد بن محمد بن ابی موسیٰ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو ابان نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری نے کہا دو قطرے اور دو گھونٹ قیمتی

(۸۳۲۰)......(۴) فی أ: (البنذار) (☆)......فی هامش ن مانصه:

آخر الجزء السابع والأربعون من أصل الحافظ رضی اللہ عنه والحمد للہ رب العالمین.

(۸۳۲۲)......(۱) فی ن: (معمر)

(۸۳۲۵)......(۱) فی الأصل (أبی سلیمان)

ہیں۔کوئی گھونٹ ایسا نہیں جو اللہ کو زیادہ محبوب ہو غصے کے گھونٹ سے۔جس کو کوئی بندہ پی جاتا ہے۔اپنے حوصلے کے ساتھ جس کے ذریعے وہ اللہ کی رضا تلاش کرتا ہے اور دوسری مصیبت کا گھونٹ جو درد دینے والی ہو جس پر وہ صبر کرے اللہ کے نزدیک اور فرمایا کہ کوئی قطرہ ایسا نہیں جو اللہ کو زیادہ محبوب ہو اس قطرہ خون سے جو اللہ کی راہ میں بہتا ہے یا آنسوں کا وہ قطرہ جو رات کے وقت کسی سجدہ کرنے والے بندے کی آنکھ سے گرتا ہے اس کا مقام کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا۔

تین چیزیں اسلام کی نشانیاں ہیں:

۸۳۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسن علی بن مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے اس نے سنا ابوعثمان خیاط سے اس نے سنا ذوالنون مصری سے اس شخص سے جس نے کہا تھا کہ تین چیزیں اسلام کی نشانیوں میں سے ہیں اہل ملت اسلام پر شفقت کرنا۔اور ان ایذا رسانی کو بند کرنا اور ان میں سے اگر کوئی غلط کام کرے تو اس کو سزا دینے کی قدرت کے باوجود معاف کرنا۔

۸۳۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعمر محمد بن حسین بن محمد بن ہیثم نے ان کو ابوالعباس حسین بن سعید مقری نے بطور املاء کے رام ھرمز میں۔ان کو محمد بن ربیع بن سلیمان جیزی نے اور محمد بن جریر طبری نے دونوں نے کہا کہ ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو درج نے ان کو ابن حجیرہ نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تیرے بندوں میں سے تیرے نزدیک کوئی زیادہ عزت دار ہے اللہ نے فرمایا کہ وہ شخص جو جب (انتقام کی) قدرت رکھے تو معاف کردے۔

۸۳۲۸:......امام احمد نے فرمایا اسی کا مفہوم صحیح حدیث میں موجود ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے اس کے والد سے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ صدقہ کسی مال سے کمی نہیں کرتا اور اللہ معافی کی وجہ سے بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے جو بھی بندہ اللہ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ اس کو بلند کردیتا ہے۔

ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عمر بن حفص نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔

تین صفات ایمان کی تکمیل کے لئے:

۸۳۲۹:......ہمیں حدیث بیان کی عبدالملک بن محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوالحسن علی بن عبداللہ حبلی نے مکہ مکرمہ میں ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ابوالعباس بن مسروق نے انہوں نے کہا کہ میں نے سری سقطی سے سنا کہتے ہیں کہ تین صفات ہیں جس شخص کے اندر وہ موجود ہوں وہ ایمان کو مکمل کرلیتا ہے۔وہ شخص جس کو غصہ آجائے تو غصہ اس کو حق سے باہر نہ نکال دے۔اور جب خوش ہو تو اس کی خوشی اس کو باطل تک نہ پہنچادے۔اور جب اسے اختیار اور مدد ملے تو وہ اس چیز کو نہ لے جو اس کے لئے نہیں ہے۔

جہنم کا ایک مخصوص دروازہ:

۸۳۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ فارسی نے ان کو یعقوب بن سفیان فارسی نے ان کو عمر بن راشد مدینی مولیٰ عبدالرحمٰن بن ابان بن عثمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن عقبہ بن سہل نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۸۳۲۷)......(۲) فی ن : (الحسن بن سعد)

(۸۳۲۹)......(۱) فی ن : (الجبلی)

کہ قیامت کے روز اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔ آج کوئی ایک کھڑا نہیں ہوگا مگر وہ شخص جس کا اللہ کے ہاں کوئی احسان ہو مخلوقات کہے گی سبحان اللہ بلکہ تیرا ہی احسان ہے۔ وہ بار بار یہی بات کہے گا ہاں وہ شخص جس نے دنیا میں قدرت وطاقت کے باوجود معاف کر دیا تھا۔ اس روایت میں عمر بن راشد کا تفرد ہے۔

۸۳۳۱:...... ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبد اللہ بصری نے ان کو محمد بن عبد الوہاب بن حبیب فراء نے ان کو قدامہ بن محمد بن قدامہ نے ان کو حدیث بیان کی اسماعیل بن ابی شیبہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء ابن عباس سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جہنم کا ایک دروازہ ایسا ہے جس سے کوئی داخل نہیں ہوگا اس شخص کے سوا جس کے غصے نے اس کو اللہ کی ناراضگی کے کنارے پہنچا دیا ہو۔ اس کے ساتھ قدامہ متفرد ہے اسماعیل سے۔

۸۳۳۲:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار عطاردی نے ان کو ابو معاویہ نے اس کو داؤد بن ابی ہند نے ان کو ایک شیخ نے بنی قشیر میں سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی کو اختیار دیا جائے گا مجبور ہونے پر یا گناہوں پر اگر تم وہ زمانہ پاؤ تو گناہوں پر عاجز اور مجبور ہو جانے کو ترجیح دینا۔

شریف لوگوں سے درگذر کرنے سے متعلق روایات:

۸۳۳۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے بطور املاء کے ان کو ابو عثمان سعید بن اسماعیل واعظ نے ان کو ابو حاتم محمد بن ادریس نے ان کو اصبغ نے ان کو عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے بھائی سلیمان بن قاسم سے اس نے حذیفہ کی بیوی سے وہ فرماتی ہیں کہ میں اپنی ایک لونڈی کو مار رہی تھی اس نے مجھ سے کہا کہ تم اللہ سے ڈرو۔ کہتی ہیں کہ میں نے وہ چیز پھینک دی جو میرے ہاتھوں میں تھی۔ پھر میں نے اسے کہا بیٹی جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس کو اس کا غصہ ہلاک نہیں کرتا۔

۸۳۳۴:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال بزار نے ان کو محمد بن اسماعیل احمی نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو ابن جریج نے ان کو عباس بن عبد الرحمن بن جودان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے کسی قسم کی معذرت کرے اور وہ اس کی معذرت قبول نہ کرے اس پر گناہ ہوگا مثل طلب کرنے کے۔ وکیع نے کہا کہ مکس سے مراد عشر وٹیکس لینے والا مراد ہے۔

۸۳۳۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابی عمرو نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو اسامہ حلبی نے ان کو احمد بن عبد الملک بن واقد نے ان کو مثنیٰ ابو حاتم عطار نے ان کو عبید اللہ بن غیرار مازنی نے ان کو قاسم بن محمد نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شریف لوگوں کی غلطیوں سے درگذر کرو۔

۸۳۳۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو مبارک نے ان کو حمید نے وہ کہتے ہیں کہ ابو قلابہ نے کہا جب تجھے تیرے بھائی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے جس کی وجہ سے تجھے اس کے خلاف ناراضگی ہو جائے تو اس کے لئے عذر طلب کر انتہائی اپنی کوشش کے ساتھ۔ اگر کوئی اس کا عذر بھی سمجھ میں نہ آئے تو پھر کہہ دے کہ شاید اس کی کوئی ایسی مجبوری ہوگی جس کا

(۸۳۳۴)...... أخرجه أبو داؤد في المراسيل باب (۱۰۰) وابن ماجه في الأدب باب (۲۳) من طريق وكيع به

مجھے علم نہیں ہے۔

۸۳۳۷:......فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابواسامہ نے ان کو ابوالاشھب نے حسن سے وہ کہتے ہیں ابودرداء نے فرمایا تھا: جو شخص اپنے نفس کی پیروی کرتا ہے ہر اس چیز میں جس کو وہ لوگوں میں دیکھتا ہے اس کا غم طویل ہو جاتا ہے اور اس کا غصہ بھی درست نہیں ہوتا۔

۸۳۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید نے ان کو عباس بن حمزہ نے ان کو حسن بن بشر سلمی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث نے ان کو ابراہیم بن اعین مصری نے بنی عجل سے اس نے ابوعمرو عبدوی سے اس نے ابوالزبیر سے اس نے جابر سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے بھائی کی طرف عذر پیش کرے اور وہ اس کا عذر قبول نہ کرے یا اس کے عذر کو رد کر دے اس پر ظلم وزیادتی کرنے والے جیسا گناہ ہوگا۔ ابوزبیر نے کہا کہ مکاس عشار کو کہتے ہیں۔ عشر وصول کرنے والا۔ اور ابوصالح نے کہا میں نے اس کو سنا ہے ابراہیم بن اعین سے اور میں نے اس کو لکھا ہے لیث بن سعد کے لئے۔

۸۳۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابوالفضل نصر بن محمد بن احمد عدل نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن ابی اویس نے ان کو مالک نے زہری سے وہ کہتے ہیں ہم نے سنا عبیداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فاصفح الصفح الجميل. آپ درگزر کیجئے خوبصورت طریقے پر درگزر کرنا۔

فرمایا کہ اس سے مراد ہے بغیر سرزنش کئے راضی ہو جانا۔

قاضی نے کہا مجھے کہا ابن ابی اویس نے کہ میں نے تجھے اس حدیث کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے کہا ابوعبداللہ نے کہ اس کے بعد میں ملا موسیٰ بن اسماعیل سے اور میں نے اس سے پوچھا اس حدیث کے بارے میں تو انہوں نے اس کو محفوظ نہیں کیا تھا اور نہ ہی مجھے اس کی طرف جواب دیا۔

۸۳۴۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عباس ضبی نے ان کو خبر دی خلادی نے ان کو محمد بن موسیٰ نے ان کو حماد بن اسحاق موصلی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں اقرار کرنا گرا دیتا ہے تہمت کو۔

غلطی اور جرم معاف کرنے سے متعلق روایات:

۸۳۴۱:......اس نے کہا کہ مجھے شعر سنائے محمد بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اشعار سنائے خلادی نے ان کو محمد بن ھریم شیبانی نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابوبکر بہلول نے۔ جس کا:

ومهما كنت اخشى ان ترى لى زلة
ولكن قضاء الله ما عنه مذهب
اذا اعتذر الجانى محا العذر ذنبه
وكل امرئ لا يقبل العذر مذنب.

میں جہاں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم میرا پھلنا یا غلطی کرنا دیکھو مگر اللہ کی قضا سے تو کوئی مفر نہیں ہے۔ جب جرم کرنے والا اس سے

(۸۳۳۸)......(۱) فی الأصل : (بشران) (۲)......فی ن : فی ن : (العبدی)

(۸۳۳۹)......(۳) فی ن : (عبد)

(۸۳۴۰)......الخلادی هو أبوالحسین بن أبی علی الخلادی.

معذرت کر لے اور معافی مانگ تو یہ بات اس کے جرم کو معاف کر دیتی ہے، اور ہر وہ شخص جو عذر کو قبول نہ کرے وہ گنہگار ہے۔

۸۳۴۲:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن حمدان نے ان کو ابوروق نے ان کو راسبی نے ان کو ابو عاصم نبیل نے انکو عمرو بن فضل نے ان کو سلمہ بن قتیبہ نے ان کو محمد بن سیرین نے وہ کہتے ہیں جب تجھے تیرے کسی بھائی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے تو اس کا کوئی عذر تلاش کر اور اگر تو اس کا کوئی عذر اور کوئی وجہ نہ پائے تو یہ کہو اس کے پاس اس بات کا کوئی عذر اور کوئی وجہ ضرور ہوگی۔

۸۳۴۳:......ہمیں شعر سنایا ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن بن حسین صوفی نے ان کو شعر سنایا محمد بن یحییٰ صوفی نے ان کو شعر سنایا احمد بن معدل نے۔

اذا ما امرؤ من ذنبه جاء تائباً

اليك فلم تغفر له فلك الذنب

جس وقت کوئی آدمی اپنے گناہ سے تیرے سامنے معافی مانگتا ہوا آجائے اور تو اس کو معاف نہ کرے تو تو خود گنہگار ہوگا۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سعید بن مسیب کے لئے نصیحت:

۸۳۴۴:......ہمیں خبر دی ابوحازم نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عباس عصمی نے ان کو حدیث بیان کی ابوالحسین بن ابی علی خلادی نے ان کو محمد بن سلیمان فارسی نے ان کو احمد بن عبیداللہ نے ان کو ہشام بن کلبی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جعفر بن محمد نے کہ جب تجھے تیرے بھائی سے کوئی تکلیف پہنچے تو تم اس کو عذر پوچھو، ایک سے لے کر ستر عذر تک اگر تمہیں اس کا عذر و توجیہ مل جائے تو ٹھیک ورنہ یوں کہو کہ اس کا کوئی عذر ہوگا جس کو میں نہیں جانتا۔

۸۳۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے ان کو ابوعبدالرحمٰن محمد بن منذر بن سعید ہروی نے ان کو ابوزنباع روح بن فرج نے مصر میں ان کو موسیٰ بن ناصح نے ان کو ابراہیم بن ابوطیبہ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیّب نے وہ کہتے ہیں کہ میرے بعض بھائیوں نے اصحاب رسول میں سے میری طرف لکھا تم اپنے بھائی کا معاملہ احسن اخلاق پر رکھو جب تک تیرے سامنے وہ حالت نہ آجائے جو تم پر غالب ہو جائے۔ اور مت کر برا گمان اس کے خلاف کسی ایسے کلمے سے جو ایک مسلمان آدمی سے نکلے جب کہ تو اس کے لئے کوئی خیر کا مطلب و محمل بھی پاتا ہو۔ اور جو شخص اپنے نفس کو خود تہمت کے لئے پیش کرے وہ اپنے نفس کے سوا کی ملامت نہ کرے۔ اور جو شخص اپنے راز کو چھپاتا ہے اختیار اسی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ جو شخص تیرے بارے میں اللہ کی نافرمانی کرے تو اس کو ویسا ہی بدلہ نہ دے بلکہ تو اس کے بارے میں اللہ کی اطاعت سے کام لے۔ اور تو اپنے دوست برادروں کو لازم پکڑ ان کو اپنانے میں کثرت سے کام لے بے شک وہ خوش حالی کے وقت زینت ہوتے ہیں۔ اور مصیبت کے وقت کا سرمایہ ہوتے ہیں اور اسباب ہوتے ہیں۔ جھوٹی قسم کے ساتھ اپنے آپ کو ہلکا نہ کر اللہ تعالیٰ تجھے بے وقار کر دے گا۔ اور جو چیز واقع نہ ہوئی ہو اس کے بارے میں نہ پوچھ یہاں تک کہ وہ ہو جائے۔ اور اپنی بات اور نصیحت کو ضائع نہ کر مگر اس سے بات کر جو اس کی خواہش رکھتا ہو۔ اور سچ کو لازم رکھ اگرچہ سچ تجھے مروا دے اور اپنے دشمن سے علیحدہ رہ۔ اور اپنے دوست بنانے سے احتیاط کر ہاں مگر امانت دار دوست بنا اور امین دوست صرف وہی ہوتا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ اور اپنے معاملے میں ان لوگوں سے مشورہ کیا کر جو اپنے رب سے غیبت میں ڈرتے ہیں۔

(۸۳۴۲)......(۱) فی ن : (سالم)

(۸۳۴۳)......(۲) فی أ : (الصولی) (۳)......فی أ : (العدل)

(۸۳۴۵)......(۴) فی ن : (شعبة)

۸۳۴۶:......اور تحقیق ہم نے روایت کئے ہیں بعض یہ الفاظ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔

دوست واحباب سے عذر خواہی کرنا:

۸۳۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حمزہ بن یحییٰ دمشقی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر انباری سے وہ کہتے ہیں کہ فضل بن سہل نے اپنے بعض احباب کولکھا غلبہ قضا اور تقدیر کو اپنے خلاف حجت ودلیل بنا۔ اور سچی نیت اپنے حق میں عذر پیش کر۔

۸۳۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن بندار صوفی عبد صالح نے ان کو اسحٰق بن محمد بن ابراہیم عدل نے مرو میں ان کو محمد بن عبداللہ قہزاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں کہ ابن عون کو ان کے بیٹے کا صدمہ پہنچا ان کے بعض بھائی نہ پہنچے۔ اس کے بعد جب پہنچے تو نہ آنے کا عذر پیش کیا۔ کہتے ہیں کہ ابن عون نے کہا کہ تم جب اپنے بھائی کو دوستی کو پہچان سکے ہو تو اس کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

۸۳۴۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن موسیٰ نے مقام واسط میں ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو حاجب بن سلیمان نے ان کو وکیع بن جراح نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری بیمار ہو گئے تھے۔ اور وکیع ان کی عیادت کرنے سے پیچھے رہ گئے وہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے ان کی عیادت کی اور تاخیر سے پہنچنے کی معذرت چاہی تو انہوں نے مجھے کہا کہ میرے بھائی معذرت نہ کیجئے کیونکہ زیادہ تر معذرت کرنے والے جھوٹے قرار دیئے جاتے ہیں۔ اور جان لیجئے کہ دوستوں سے کس چیز کا محاسبہ نہیں کیا جاتا اور دشمن کی کوئی چیز شمار نہیں ہوتی۔

۸۳۵۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوحازم حافظ نے ان کو علی بن صالح صوفی نے نیساپور میں ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابومسروق سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن بشیر سے وہ کہتے ہیں کہ ابن سماک اور اس کے کسی دوست کے درمیان شکر رنجی ہوگئی تھی اس کے دوست نے اس کو کہا صبح ہمارا وعدہ ہے ہم ایک دوسرے کو تنبیہ کریں گے انہوں نے کہا بلکہ ہمارا وعدہ ہے ہم صبح ایک دوسرے کے لئے دعا مغفرت کریں گے۔

۸۳۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن سہل بن نوح شرعانی نے ان کو عبداللہ بن عروہ نے ان کو ابوبکر بن زنجویہ نے ان کو صدقہ مقابری نے وہ کہتے ہیں آپ لوگوں سے راضی ہو جایئے قضاء کے ساتھ اور نہ راضی ہوئیے ان سے اپنے نفس سے مگر وفاء کے ساتھ۔

۸۳۵۲:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابومحمد حسن بن رشیق نے ان کو ابودجانہ نے ان کو احمد بن ابراہیم معافری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں۔

شدت وسختی کے ساتھ عورتوں کی محبت تلاش کرنا۔ ریا اور دکھاوے کے سات آخرت کی کامیابی تلاش کرنا بغیر وفاء کے دوستی اور بھائی چارہ تلاش کرنا حماقت ہے۔

شرافت کی نشانیاں:

۸۳۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن احمد بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالحسین وراق سے وہ کہتے ہیں کہ عفوودرگذر کرنے میں شرافت ومہربانی کا تقاضا ہے کہ معاف کرنے کے بعد اپنے دوست کی خیانت کا تم تذکرہ نہ کرو۔

(۸۳۵۰)......(۱) فی أ: (علی بن مفلح الصوفی بنسا)

۸۳۵۴:...... کہتے ہیں کہ میں نے اس کو سنا وہ کہتے ہیں۔ کنجوس وبخیل یا ذلیل انسان اپنی تنگ دلی کی وجہ سے عفو ومعافی کی توفیق نہیں دیا جاتا۔

۸۳۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوحفص معاذ بن عبداللہ سے اخیم میں۔ وہ کہتے ہیں کہا ذوالنون نے شرافت کی تین نشانیاں ہیں حسن نظر۔لغزش کا احتمال۔قلت ملامت۔

۸۳۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد حبیبی نے مرو میں وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی محمد بن عبداللہ یعمری نے ان کو خبر دی مبرد نے اصمعی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ہے اعرابی سے وہ کہتے ہیں ناامیدی آزاد ہے اور طمع غلام ہے اور غنی ہونا وطن ہے۔ اور فقر مسافرت ہے اور ہم نے معاف کرنے میں جو لذت پائی ہے وہ سزا اور بدلہ لینے میں نہیں پائی۔

۸۳۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ہے حسین بن محمد صنعانی نے مرو میں ان کو عبداللہ بن محمود نے ان کو محمد بن حرب بن مقاتل نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حفص بن حمید سے وہ کہتے ہیں جب آپ کسی آدمی کو پہچانیں محبت کے ساتھ تو اس کی ساری غلطیاں معاف ہوتی ہیں اور جب کسی کو پہچانیں عداوت کے ساتھ تو اس کی ساری نیکیاں اس پر مردود ہوتی ہیں۔

۸۳۵۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے عبداللہ بن محمد دمشقی نے بعض کے جن کا مفہوم اس طرح ہے۔ اے میرے رب وہ اپنے دل کے اعتبار سے تو قریب ہے اگرچہ جسمانی اعتبار سے بعید ہے۔ اور مقیم ہے اور دل اس کا ہٹ چکا ہے۔ نہیں دیکھا جاتا ملاقات کے وقت اس لئے کہ ہم پیدا کئے گئے ہیں وفا پر اور خلوص پر میں ان حقوق کو بھولا نہیں ہوں لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ ان میں سے کون سا پورا کروں۔

۸۳۵۹:...... ہمیں شعر سنایا ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالفرح معافی بن زکریا قاضی نے ان کو شعر سنائے عبداللہ بن اسحاق نے ان کو شعر سنائے عبداللہ بن طاہر نے بعض حضرات کے۔

کب تک ہوگی سرزنش ہر لحظہ اور کب تک نہیں رنجیدہ اور ملول ہوگا تو جدائی سے اور ہجر سے چھوڑ تو بے شک زمانے میں کفایت ہے واسطے پھیرنے جدائی والے کے پس انتظار کر تو زمانے کا۔

کوئی بھی انسان غلطی وخطاء سے بری نہیں:

۸۳۶۰:...... ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ہمیں شعر سنائے حسین بن احمد بن موسیٰ قاضی نے ان کو شعر سنائے محمد بن یحییٰ ندیم نے واسطے بشار بن برد سے۔ جب تو تمام امور میں اپنے دوست کو سرزنش کرے گا تو (ایک وہ وقت آئے کہ وہ تجھے چھوڑ جائے گا۔) پھر ایسا کوئی بھی نہیں تمہیں ملے گا جس کو تم ڈانٹ سکو۔

پس کسی ایک سے کینہ رکھے تو یا اپنے بھائی سے ملاپ رکھے بے شک وہ ایک بار گناہ ونافرمانی کا ارتکاب کرے گا اور دوسری بار گناہ سے علیحدہ ہو جائے گا (یعنی ترک نافرمانی کر کے فرمانبرداری کرے گا۔)

جب تو بار بار صاف شراب نہ پئے گا تو پیاسا رہے گا اور کون سا انسان ہے جس کا گھاٹ صاف ہے۔ (یعنی اس میں غلطی نہیں۔)

(۸۳۵۵)...... (۱) فی ن : ثنا وفی (أ) غیر واضح.

(۸۳۵۸)...... (۲) غیر واضح فی ن

(۸۳۵۹)...... (۱) فی ن : (العبس) (۲)...... فی ن : (لتصریف) (۳)...... فی ن : (الدهر)

(۸۳۶۰)...... (۴) فی ن : (العدیم)

۸۳۶۱:......ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد ازھر نے ان کو غلابی نے ان کو شیخ نے ان کو عطاء خراسانی نے وہ کہتے ہیں کہ عقلمند آدمی نافرمانی نہیں کرنا چاہتا ہر گز کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف توجہ نہیں کی عرف بعضه و اعرض عن بعض. اللہ نے کچھ ان کو بتلایا اور دکھ سے اعراض کیا۔

وقتاً فوقتاً ملاقات سے محبت بڑھتی ہے:

۸۳۶۲:......ہمیں خبر دی ابو حامد احمد بن ابو خلف اسفرائنی نے ان کو محمد بن یزداد بن مسعود نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان ابو ایوب بصری نے ان کو عوید بن ابو عمران جونی نے اپنے والد سے اس نے عبداللہ بن صامت نے اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر کبھی کبھی ملاقات کر تو تمہاری محبت زیادہ ہوگی۔

۸۳۶۳:......ہمیں خبر دی ابو جعفر مستملی نے ان کو خبر دی محمد بن یحییٰ ناقد نے ان کو عباس بن احمد بن عباس اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن ناصح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نصر بن شمیل سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ یونس بن حبیب نحوی کے پاس آتے تھے اور ہم اس سے پوچھتے تھے غریب حدیث کے بارے میں لہٰذا انہوں نے ہمیں نہ حدیث بیان کی میں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے طلحہ بن عمرو نے عطاء سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کبھی کبھی زیارت کر تو تیری محبت میں اضافہ ہوگا۔

۸۳۶۴:......اور ہمیں شعر سنایا یونس بن حبیب نے اسی مفہوم میں:

اپنے دوست کو کبھی کبھی ملا کر لہٰذا وہ تجھے ایسے دیکھے گا جیسے اس کو نیا کپڑا مل جائے حالانکہ بے شک دوست کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ تو ہمیشہ اس کے پاس اور اس کے سامنے رہے۔

۸۳۶۵:......ہمیں شعر بیان کئے ابو جعفر عزائمی نے ان کو عمر بن احمد شاہین نے بغداد میں ان کو ابو بکر احمد کوفی نے ان کو علی بن حسن بن علاء ہلالی نے۔(رقی)

ملنے اور زیارت کرنے کی کثرت نہ کیجئے بے شک قصہ یہ ہے کہ جب اس کی کثرت ہو جائے گی تو جدائی کا سفر شروع ہو جائے گا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ بارش ہمیشہ برستی ہے تو تھکا دیتی ہے اور جب نہیں آتی تو ہاتھ اٹھا اٹھا کر مانگی جاتی ہے۔

۸۳۶۶:......ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برتی نے ان کو ابو سلیمان نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو عمارہ بن زاذان نے ان کو مکحول ازدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری سے کہا کہ میں مکہ مکرمہ جانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا ایسے شخص کے ساتھ نہ جانا جو تیرے اوپر مہربانی کرے جس کے نتیجہ میں وہ تعلق منقطع ہو جائے جو تیرے اور اس کے درمیان ہے۔

۸۳۶۷:......ہمیں حدیث بیان کی ابو حازم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ رازی سے انہوں نے سنا ابراہیم بن فاتک سے وہ کہتے ہیں کہ کہا علی بن عبیدہ نے کہ دوست کے منہ پھیرنا دوستی کو زیادہ قائم رکھتا ہے۔

(۸۳۶۱)......(۵) فی ن : (مااستقضی حلیم)

(۸۳۶۲)......أخرجه ابن عدی فی الکامل (۲۰۱۹/۵) من طریق عوید بن أبی عمران الجونی : به

وقال ابن عدی : عوید بین علی حدیثه الضعیف.

(۸۳۶۳)......(۱) فی ن : (فحدثنا)

(۸۳۶۵)......(۲) فی ن : (الرفا)

۸۳۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ابوعمرو حیری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو شعر بیان کئے ان کے والد نے۔

بے شک لمبی سرزنش کرنا کمزوری پیدا کرتا ہے۔اور سرزنش کی دوا عدم سرزنش ہے۔

۸۳۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے اس نے مذکورہ بیت ذکر کیا۔

۸۳۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عباس عصمی نے ان کو محمد بن ابوعلی خلادی نے ان کو شعر سنائے احمد بن محمد کوفی نے ان کو شعر سنائے ابونعیم رازی نے:

دوست کو ملنا کم کر بے شک وہ جب دائمی ہوگا تو عدم کی راہ لے گا۔

کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ دائمی بارش اکتاہٹ پیدا کر دیتی ہے اور جب رکی ہوئی ہوتی ہے تو ہاتھ اٹھا کر مانگی جاتی ہے۔

۸۳۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین احمد بن عثمان آدمی نے اور ابوالحسین محمد بن احمد حنظلی نے دونوں نے کہا ان کو ابو قلابہ رقاشی نے ان کو ابو عاصم نبیل نے ان کو طلحہ بن عمرو نے ان کو عطاء نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا۔

کبھی کبھی ملاقات کیا کر اس سے تیری محبت بڑھے گی۔طلحہ بن عمرو غیر قوی ہے اور یہ روایت کئی اسانید کے ساتھ مروی ہے یہ زیادہ مناسب ہے۔بعض ان اسانید میں مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا۔کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تم کل کیا تھے اس نے کہا میں اپنے بعض رشتہ داروں سے ملنے جاؤں گا آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کبھی کبھی ملنے جایا کرو اس سے تمہاری محبت میں اضافہ ہوگا۔

۸۳۷۲:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد صیرفی نے ان کو محمد بن سری بن ماہان نے ان کو محمد بن عباد مکی نے ان کو ابو سعید مولیٰ بن ہاشم نے یحییٰ بن ابی سلیمان سے اس نے عطاء سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

۸۳۷۳:......میں نے سنا ابوالقاسم بن حبیب مفسر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن محمد بن احمد بن حسن سے مرو میں انہوں نے سنا محمد بن احمد بن مسروق سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے محمد بن زکریا نے اپنے بعض احباب سے۔جن کا مطلب یہ ہے۔

جیسے میں کسی دن بھائی چارہ کرتا ہوں تو میں اس کی دوستی کا دم بھرتا ہوں اور اس کی بعض کمزوریاں جنہیں میں جانتا ہوا انکار کر دیتا ہوں۔میں محبت کے ساتھ اس پر مائل ہوتا ہوں کیونکہ میں گنہگار احباب پر زیادہ شفیق ہوں دوستی کی وجہ سے۔نہ تو میں اس کو اجرت دے سکتا ہوں ہر برے کام کی جن کا وہ ارتکاب کرتا ہے۔اور نہ ہی میں اس کا ارتکاب کرتا ہوں جس سے وہ فکرمند ہوتا ہے۔دوست کے عیب سے تیرا چشم پوشی کرنا تیری بقا کی قسم کی لمبا کرتا ہے دوستی کو اور شرف عطا کرتا ہے۔

دوستی میں جلدی دشمنی میں دیر کرنا:

۸۳۷۴:......ہمیں خبر دی حسن بن محمد بن حبیب نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو ابوصالح نے سعیب بن ابراہیم بیہقی سے ان کو محمد بن اسحاق بکائی نے ان کو قطبہ بن علاء بن منہال غنوی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مبا کر بن سعید سفیان بن سعید کے بھائی سے ان کو حدیث بیان کی اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ کہا شعبی نے اے اعمش لوگوں میں سے اچھے لوگ وہ ہیں جو جلدی محبت اور دوستی کرتے ہیں اور دشمنی کرنے میں بڑی دیر کرتے ہیں چاندی ذو نگے کی طرح ہیں جو ٹوٹنے میں دیر کرتا ہے اور جڑنے میں جلدی جڑ جاتا ہے اور کمینہ خصلت لوگ وہ

ہیں جو دوستی کرنے میں دیر کرتے ہیں عداوت کرنے میں جلدی کرتے ہیں مٹی کے پیالے کی طرح جو ٹوٹتا تو جلدی ہے مگر جڑتا جلدی نہیں ہے۔

دوستی توڑنے میں کوئی خیر نہیں:

۸۳۷۵:......ہمیں شعر سنائے ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسین محمد بن محمد بن عبداللہ ادیب مقری نے مقام رائے میں ان کو شعر سنائے ابوالحسین قزوینی نے ان کو شعر سنائے انونجتی سعید بن مکرم نے جن کا مفہوم یہ ہے۔ کہ میں از راہ احترام اپنے دوست سے اپنی دونوں آنکھیں بند کرلیتا ہوں جیسے وہ اپنی نادانی سے جو کچھ کرتا ہے میں خود اس سے بے خبر ہوں۔ اور اگر میں ہر چھوٹی موٹی غلطی پر دوستوں سے تعلق خراب کرلوں تو ایک وقت آئے گا کہ میں بالکل اکیلا رہ جاؤں گا کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا میں جس کے ساتھ تعلق جوڑسکوں۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو غلابی نے ان کو ابن عائشہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا تھا جو اپنی شرافت کی وجہ سے کسی سے ایک غلطی کا عذر اور وجہ نہیں پوچھتا اس چیز کے ڈر کی وجہ سے کہ شاید وہ گناہ سے نہ بچ سکا ہو مجبور ہوگیا ہو۔

۸۳۷۷:......ہمیں شعر سنا ابوعبداللہ حافظ نے ان کو شعر سنایا ناصر بن عبدالرحمٰن جرجانی نے بعض لوگوں کا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ میں اپنے دوستوں کی غلطی کی وجہ سے ان کے ساتھ تعلق نہیں توڑتا اس لئے کہ دوستوں کی غلطیوں پر تعلق توڑنے میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۸۳۷۸:......ہمیں منصور فقیہ کا شعر سنایا ان کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالعباس مصری نے جس کا مفہوم یہ ہے: نہ وحشت زدہ کرے تجھ کو مجھ سے جو کچھ تجھے میری طرف ہو کیونکہ تو ہر جرم کے باوصف میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ عزت والا ہے۔

۸۳۷۹:......ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے علی بن احمد بن محمد طوسی نے ان کو شعر سنائے ابوفراش بن حمدان نے اپنے اشعار۔

میں اپنے دوستوں کا سب سے زیادہ فرمانبردار ہوں احباب سے جدائی میرا شیوہ نہیں ہے وہ غلطی کرتا ہے تو میں ہمیشہ اس سے از راہ شفقت درگذر کرتا ہوں اس چیز کے زیادہ کوئی چیز خوبصورت نہیں ہے جو شخص غلطی کرنے والے پر از راہ شفقت کرے اور ترس کھائے۔

۸۳۸۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو محمد بن محمد ادیب نے ان کو صولی نے ان کو ابوقلابہ رقاشی نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا خالد بن صلوان سے کہ بھائیوں میں سے کون سا بھائی تمہیں زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا جو میرا خلا بھردے (یعنی میری غیر موجودگی میں میرے کام آئے) اور میری غلطی معاف کردے اور جو میرا اعذر قبول کرلے۔

۸۳۸۱:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عثمان مکی سے کہ مروت کہتے ہیں دوستوں کی غلطیوں سے تغافل برتنے اور صرف نظر کرنے کو۔

۸۳۸۲:......ہمیں خبر دی سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم بن علی بن بندار سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے اے بیٹے بچانا تم اپنے آپ کو مخلوق کی مخالفت کرنے سے جس کو اللہ اپنا بندہ پیدا کرنے پر راضی ہوا ہے تم اس کو اپنا بھائی بنانے پر راضی ہو جاؤ۔

۸۳۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبید الواعظ نے ان کو یعقوب بن اسحٰق اسفرائنی نے ان کو عبداللہ بن حسین مصیصی نے ان کو یعقوب بن ابوعباد نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے کہا جو شخص بے عیب دوست تلاش کرتا ہے ہمیشہ بغیر دوست کے رہتا ہے۔

(۸۳۷۵)......(۱) فی ن: (الحسن) (۲)......سبق برقم (۱۱۴) (عبیداللہ) (۳)......فی ن: (البدا)

عافیت کے دس اجزاء:

۸۳۸۴:.....ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن عبدالواحد خزاعی نے اور حسین بن مقسم عجلی نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن عبداللہ خزاعی نے انہوں نے سنا عثمان بن زائدہ سے وہ کہتے ہیں کہ عافیت کے دس حصے ہیں ان میں سے نو حصے جان بوجھ کر غافل و بے خبر بننے میں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں یہ بات امام احمد حنبل کو بتائی تو انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ عافیت کے دس اجزاء ہیں سب کے سب تغافل برتنے میں ہیں۔

۸۳۸۵:.....ہمیں خبر دی ابوحازم نے ان کو عمرو بن مطر نے ان کو محمد بن منذر ہروی نے ان کو فیض بن خضر تمیمی نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا جو شخص تیرے اوپر بوجھ ڈالے اس کو تم برداشت کرو اور جو شخص تیرے آگے عذر پیش کرے اس کو قبول کرو۔

۸۳۸۶:.....ہمیں خبر دی ابوجعفر محمد بن احمد بن جعفر قرمیسینی نے ان کو ابوبکر بن مقری نے ان کو محمد بن معانی صیداوی نے صیداء میں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع سے انہوں نے سنا شافعی سے وہ فرماتے تھے۔ کہ کیّس عاقل ہوتا ہے اور وہ درحقیقت سمجھنے والا اور خود کو بے خبر ظاہر کرنے والا ہوتا ہے۔

۸۳۸۷:.....میں نے سنا ابوعبداللہ حافظ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعمرو بن نجید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان نیساپوری سے وہ کہتے ہیں کہ اس کی دوستی پر یقین نہ کر جو تم سے محبت نہ کرے مگر صرف اسی صورت میں کہ تو معصوم اور پاک ہو۔ اس سے قبل یہ قول ابوعثمان کر چکے ہیں۔

۸۳۸۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تمام حکایات ذوالنون مصری کی۔

ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق اسفرائنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سعید بن عثمان خیاط سے اس نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے تھے کہ اس کی محبت پر یقین نہ کر جو تجھ سے محض معصوم ہونے کی صورت میں ہی محبت کرنا چاہتا ہے۔

حقیقی دوست:

۸۳۸۹:.....وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ کہا ان کے بعض نے جو شخص تیرا مصاحب ہے اور وہ ان چیزوں میں تیری موافقت کرے جنہیں تو پسند کرتا ہے۔ اور ان چیزوں میں تیری مخالفت کرے جنہیں تو ناپسند کرتا ہے وہ شخص دنیا کی راحت کا طالب ہے۔

۸۳۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابوعلی بیہقی سے انہوں نے سنا ابوبکر صولی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض حکما سے پوچھا کہ حقیقت میں بھائی کون ہوتا ہے؟

انہوں نے کہا کہ جس کو تو غائب ہونے میں پالے اور خلوت میں جس کے تذکرے سے تجھے انس ملے اور جس کو تو اس کے عذر کرنے کے بغیر معذور سمجھے اور بغیر کسی خوف کے اس کی طرف تو سب کچھ کھول دے اور جس سے تو ہر وہ بات نہ چھپائے جس کو اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں جانتا ہے اور جسے تو غیر موجودگی میں ایسے امین جانے جیسے مشاہدے میں۔ نیز انہوں نے اسی مفہوم میں مجھے شعر سنائے:

اپنے دوست کو یہ خبر پہنچادے کہ میرے لئے احسان اور میرے ساتھ نیکی کرنے والا دوست اچھا ہے اگرچہ میں اس کو نہ ملوں تب بھی میں اس کو ملتا ہوں کیونکہ میری آنکھ اس کے دیدار کے ساتھ ملی ہوئی ہے اگرچہ میرا ٹھکانہ اس کے ٹھکانے سے جدا ہے اللہ گواہ ہے کہ میں اس کو یاد نہیں کرتا

(۸۳۸۵)..... (۱) غیر واضح فی الأصل.

(۸۳۸۸)..... (۱) فی ن : (القرابین)

ہوں میں اس کو یاد کیسے کروں جس کو میں بھلا نہیں سکتا۔

پرانے دوست کو نئے دوست کے ساتھ بدلنا:

۸۳۹۱:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوعمرو عبداللہ بن محمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے۔ کہ وہ راستہ کچھ بعید نہیں ہوتا جو دوست تک پہنچائے اور محبوب دوست سے کوئی مکان تنگ نہیں ہوتا۔

۸۳۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبیداللہ حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو حکم بن مروان نے ان کو عمرو بن بشیر نے ان کو شعبی نے انہوں نے کہا کہ قدیم دوست کے ساتھ جدید دوست نہ بدلنا کیونکہ وہ تیری خیر خواہی نہیں کرے گا۔

۸۳۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعید زاہد نے ان کو اسماعیل خلابی نے ان کو ابوالازہر جماھر بن محمد دمشقی نے ان کو محمود بن خالد نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابوعمرو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلیمان بن داؤد نے اپنے بیٹے سے اے بیٹے اللہ کے خوف کو لازم پکڑو بے شک وہ ہر چیز کی غرض و مقصد ہے اے بیٹے کسی معاملے کو پکا اور طے نہ کر یہاں تک کہ اس بارے میں کسی رہبر سے مشورہ کر لے۔ اے بیٹے پہلے دوست کو لازم پکڑ بے شک آخری دوست پہلے دوست کے برابر نہیں ہوسکتا۔

مخلص دوست:

۸۳۹۴:...... میں نے سنا ابومحمد بن یوسف سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالحسین عثمان بن احمد صلتی سے اس نے سنا حامد بن سلیمان سے مکہ میں انہوں نے سنا اسحاق بن حاتم بن مطہر شاوی سے اس نے سنا اصمعی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے کہا کہ جو شخص تیرے لئے خالص دوستی کے ساتھ مستحکم رائے بھی ساتھ رکھتا ہو تو اس کے لئے خالص محبت کے ساتھ لازمی اطاعت کو بھی ساتھ جمع کر لے۔

۸۳۹۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس بن مسروق سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی سے کہا گیا بنی عبس میں سے تمہاری رائے کس قدر زیادہ درست ہے اس نے کہا ہم ایک ہزار افراد میں ہمارے اندر ایک سمجھدار مضبوط رائے رکھنے والا آدمی ہے ہم اس کی اطاعت کرتے ہیں اس کی مثال ایسے ہے جیسے ہم ایک ہزار عقل مند افراد ہیں۔

۸۳۹۶:...... اور ہم نے روایت کی ہے جعفر بن برقان سے اس نے کہا کہ میں نے میمون بن مہران سے کہا کہ فلاں آدمی آپ کی زیارت کے لئے نہیں آیا؟ اس نے کہا جب دوستی پکی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر چہ طویل زمانہ بھی گذر جائے۔ ہمیں اس کی حدیث بیان کی سلمی نے ان کو محمد بن عباس عصمی نے ان کو خلادی نے ان کو احمد بن بکر بن خالد نے جعفر بن محمد راسبی سے اس نے عمرو بن عثمان سے اس نے فیاض بن محمد رقی سے اس نے جعفر بن برقان سے اس نے مذکورہ بات ذکر کی ہے۔

۸۳۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ان کے ماموں نے ان کو اسحاق بن ابراہیم بن یونس نے ان کو اسماعیل نے محمود سے ان کو ابن مبارک نے ان کو سفیان نے ان کو یونس بن عبدی نے کہ ان کو کوئی مصیبت پہنچ گئی تو ان سے کہا گیا کہ ابن عون افسوس کرنے کے لئے آپ کے پاس نہیں آیا؟ انہوں نے جواب دیا ہم جب اپنے بھائی کی محبت پر یقین رکھتے ہیں تو اس کو یہ بات کوئی

(۸۳۹۲)......(۱) فی ن : (عمر بن بشر)

(۹۳۹۳)......(۲) فی ن : (الخلالی) (۳)...... فی ا : بکیر

(۸۳۹۴)......(۴) فی ن : (الحسن)

(۸۳۹۶)......(۵) فی ن : (عیاض)

نقصان نہیں دیتی کہ وہ ہمارے پاس نہیں آیا۔

۸۳۹۸:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی نے ان کو محمد بن حسین رافقی نے ان کو علی بن حرب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے سفیان بن عیینہ نے کہا جب تیرے اور تیرے بھائی کے درمیان دوستی پکی سچی ہو تو یہ بات تجھے کوئی نقصان نہیں دے گی کہ تم اس سے نہ ملو۔

۸۳۹۹:.....کہا بدر المغازلی نے کہ کہا تھا بشر بن حارث سے اے ابونصر کتنی مدت میں آدمی اپنے بھائی سے ملے اور زیارت کرے؟ انہوں نے کہا کہ اگر دونوں سچے ہیں تو ہر سال میں ایک مرتبہ۔

عبادت گذار دل محبت و دوستی سے سرشار ہوتا ہے:

۸۴۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو صفوان بن عمرو نے ان کو ابوسعید نے ان کو ابودرداء نے کہ انہوں نے لکھا سلمان کی طرف جو کہ انہیں بیت المقدس میں بلا رہے تھے چنانچہ سلمان نے فرمایا اے میرے بھائی اگرچہ تیرا گھر میرے گھر سے بعید ہے تو کوئی بات نہیں روح تو روح کے قریب ہے۔ اور قضا کے ہر بندہ ہے جس کی ناک پر زمین کی سرخی ہے اسی پر وہ بھیجتا ہے۔

۸۴۰۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن داؤد نے ان کو خبر دی ہے ابوالفضل جعفر بن محمد وراق نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابوعلی حسن بن علی خراط نے اس آدمی کے بارے میں جو معذرت کرتا ہے دوسرے آدمی کی طرف اپنی ترک عبادت کی۔

اگرچہ میں تیری ملاقات نہ کر کے زیادتی کرتا ہوں تو (کوئی حرج نہیں) کیونکہ میں تیری ذات کی بقا کی دعا بڑی کوشش سے اور شدت سے کرتا ہوں۔ اور البتہ بسا اوقات ترک ملاقات کا ڈر لگتا ہے مگر عبادت گذار دل محبت سے سرشار ہوتا ہے۔

۸۴۰۲:.....ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے ان کو ابوعمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو مسدد بن قطن نے ان کو احمد بن ابراہیم دورقی نے ان کو ابو غسان نے ان کو سیار نے ان کو ابوسلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا ضیغم بن مالک سے اے ابومالک میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں آپ کے قریب گھر خرید لوں تاکہ میں زیادہ سے زیادہ آپ سے مل سکوں انہوں نے کہا کہ بے شک دوستی اور محبت اس کو کم ملاقات کے ساتھ بدل دے گی۔

۸۴۰۳:.....ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس فضل بن الفضل کندی سے ہمدان میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوخلیفہ فضل بن حباب سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن مبارک سے وہ فرماتے تھے۔ جب دوستی اور بھائی چارہ پکا ہو جاتا ہے تو تعریف کرنا برا لگتا ہے۔

۸۴۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوسہل مہران نے ان کو ابوجعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو احمد بن عبداللہ خوازمی نے ان کو ابوبکر بن عثمان نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علاء بن عبدالکریم سے وہ کہتے ہیں کہ جس نے اپنے بھائی سے غصہ کیا اس نے اس سے جدائی کر لی۔

۸۴۰۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن محمد بن عبداللہ مروزی نے ان کو صالح بن محمد جزرہ نے انہوں نے سنا یحییٰ بن معین سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن کناسہ سے وہ کہتے ہیں۔ شعر جس کا مطلب ہے کہ اہل وفا اور اہل سخاوت بھی جب تنگ دلی اور غصے کی

(۸۳۹۸).....(۱) فی ن : (محمد بن الحسن الرافعی)

(۸۴۰۱).....(۲) فی أ : (الحسین) (۳).....فی ن : (علی)

(۸۴۰۴).....(۱) فی ن : (الحداد رمی)

طرف مائل ہو جاتے ہیں تو اپنے نفس کو اس کی اپنی فطرت پر چھوڑ دیتا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ غیر درست ہے (یعنی اب تو خود ہی اپنی مرضی کر۔)

انسان اپنے نفس کو ترجیح نہ دے:

۸۴۰۶:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو خبر دی ابوالحسن بن سفیان کوفی نے کوفے میں ان کو احمد بن علی نحوی نے ان کو علی بن محمد بن عبید نے ان کو شعر بیان کئے اسحاق بن محمد قرشی نے ابوعتاہیہ شاعر کے، جن کا مطلب ہے۔ جب دوست جمع ہوتے ہیں تو ان میں سے سب سے زیادہ ان کے لئے جھکنے والا یعنی اپنے احباب کے لئے وہی ہوتا ہے جو ان میں سے سب سے زیادہ نیک اور سب سے زیادہ فضیلت کا حامل ہوتا ہے۔ یہ بات کوئی فضل ہے و بزرگی کی نہیں ہے کہ کوئی انسان اپنے نفس کو خود ہی ترجیح دے بلکہ آدمی کا شرف فضیلت اس بات میں ہے کہ اس میں خوبیاں ہوں۔

۸۴۰۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابوطاہر احمد بن حسین نے ان کو علی بن عبدالرحیم صفار نے ان کو علی بن حجر سعدی نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سفر میں لوگوں کا سردار ہی ان کا خادم ہوتا ہے جو شخص خدمت کرنے کے لئے ان میں سے سبقت کرے گا لوگ اس سے کسی عمل میں سبقت نہیں لے جائیں گے سوائے شہادت (فی سبیل اللہ) کے۔

اس کو ابوالحسن نیساپوری کے عنوان میں ذکر کیا ہے صفار نے فقہاء اصحاب رائے نے اور بعض اہل تقویٰ نے ان میں سے۔

۸۴۰۸:...... ہمیں شعر بیان کئے ابوعبدالرحمٰن بن سلمی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے حسین بن یحییٰ نے ابوبکر بن داؤد سے۔ جن کا مفہوم ہے۔

بے شک نیکی اور احسان کرنے والا دوست وہ ہے جو تیرے ساتھ ساتھ سعی و جہد کرے اور جو تیرے فائدے کے لئے اپنا خود کا نقصان کرے اور جو حوادثات زمانہ کے وقت تیرا ساتھ دے اور تجھے محفوظ رکھنے کے لئے اپنا سب کچھ داؤ پہ لگا دے۔

فصل:...... جملہ امور و معاملات کے اندر حوصلہ شفقت اور نرمی اور متانت و سنجیدگی اختیار کرنا

۸۴۰۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ جوہری نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن بشار نے اور محمد بن مثنیٰ نے وہ دونوں کہتے ہیں ان کو خبر دی ابن عدی نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو خبر دی بہت ساروں نے ان میں سے جو وفد سے مل چکے تھے اور ذکر کیا ابونضرہ کو ابوسعید سے یہ کہ وفد عبدالقیس والوں نے کہا تھا یا رسول اللہ۔

اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور اس وفد کے اشج سے ملے تھے اور فرمایا تھا کہ تیرے اندر دو ایسی خصلتیں ہیں جنہیں اللہ اور اللہ کا رسول پسند کرتے ہیں ایک حلم و حوصلہ ہے اور دوسری متانت و سنجیدگی ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن مثنیٰ سے اور محمد بن بشار سے۔

۸۴۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن احمد بن نصر ازدی نے ان کو احمد بن عبدالملک بن واقد

(۸۴۰۷)......(۲) فی أ: (الحسین)

(۸۴۰۸)......(۱) فی ن: (شمل نفسه)

(۸۴۰۹)......أخرجه مسلم (۱/ ۴۹)

نے ان کو مطہر الاعنف نے ان کو حدیث بیان کی ہے ام ابان بنت وازع نے ان کو ان کے والد نے وہ اشج کے ساتھ تھا۔ وہ شخص تھا جو وفد عبدالقیس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج سے فرمایا تھا کہ تیرے اندر دو ایسی خصلتیں ہیں جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند فرماتے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ وہ کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: حلم اور اناءۃ۔ بردباری اور نرمی یعنی رجوع کرنے اور بات ماننے کی عادت۔ اس نے پوچھا کہ کیا یہ ایسی صفات ہیں جو میں نے خود اپنے اندر پیدا کرلی ہیں یا میری فطرت وجبلت میں یہ داخل ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ بلکہ تمہاری تخلیق ہی اسی پر ہوتی ہے (کہ تیری فطرت میں یہ شامل ہیں) اس شخص نے کہا اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ایسی فطرت وعادت پر بنایا جس کو وہ پسند فرماتا ہے۔ اسی طرح کہا ہے راوی نے اور اس کے علاوہ دیگر راویوں نے اس کو روایت کیا ہے مطر سے اس نے کہا مروی ہے ام ابان بنت وازع بن زارع سے اس نے اپنے دادا زارع سے اور وہ بھی وفد عبدالقیس میں تھا اس نے بھی اس بات کو ذکر کیا ہے۔ اور اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے کتاب السنن میں محمد بن عیسیٰ سے اس نے مطر سے اسی طرح پر اسی مفہوم میں۔

نرمی جس چیز میں آتی ہے اس کو خوبصورت بنا دیتی ہے:

۸۴۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عفان بن مسلم نے "ح"۔ اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حسن بن محمد بن صباح نے ان کو عفان نے ان کو عبدالواحد نے ان کو سلمان اعمش نے ان کو مالک بن حارث نے وہ کہتے کہ اعمش نے کہا میں نے ان لوگوں سے سنا وہ ذکر کرتے تھے مصعب بن سعد سے اس نے اپنے والد سے اعمش نے کہا کہ میں اس کو نہیں جانتا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کہ سنجیدگی ہر چیز میں ہے مگر آخرت کے عمل میں نہیں ذکر کیا ابوعبداللہ نے اعمش کا قول اول میں اور ذکر کیا ہے قول آخر۔

۸۴۱۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو محمد بن کثیر نے اور ابوعمر وحوض نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی شعبہ نے "ح"۔

۸۴۱۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا خدام بن شریح بن ہانی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ عائشہ پر اونٹ سوار ہوئی جو ذرا سخت قسم کا تھا سیدہ عائشہ اس کو سختی کرنے لگیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نرمی کو اپنے اوپر لازم کرو کیونکہ وہ جس چیز میں آ جائے اس کو خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز میں سے نکل جائے اس کو عیب دار کر دیتی ہے۔

یہ ابن بشار کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا محمد بن بشار وغیرہ سے۔

۸۴۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی حیوۃ نے ان کو ابن ہاد نے ان کو ابوبکر بن عمرو نے ان کو ابن حزم نے ان کو عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے ان کو عائشہ زوجۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے۔ اور نرمی کرنے کو پسند کرتا ہے اور نرمی کرنے پر اتنی عطا کرتا ہے جس قدر سخت ہونے پر عطا نہیں کرتا اور نہ ہی اس کے علاوہ پر عطا کرتا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حرملہ بن وہب سے۔

(۸۴۱۰)......أخرجه أبو داؤد (۵۲۲۵) عن محمد بن عيسى الطباع عن مطر.

(۸۴۱۳)......أخرجه مسلم (۲۰۰۴/۴)

(۸۴۱۴)......أخرجه مسلم (۲۰۰۳/۴)

اللہ تعالیٰ شفقت کو پسند فرماتے ہیں:

۸۴۱۵:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو علی بن بحر نے ان کو عبداللہ بن ابراہیم بن عمر بن کیسان نے وہ کہتے؟ ہیں کہ ان کے والد نے کہا اس نے سنا عبداللہ وهب بن منبہ سے اس نے ابوحذیفہ سے اس نے علی بن ابی طالب سے اس نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ شفیق ہے شفقت کرنے کو پسند کرتا ہے اور وہ نرمی کرنے پر اس قدر عطا کرتا ہے جو سختی کرنے پر نہیں کرتا۔

۸۴۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحق نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوعبداللہ بن اسحق خراسانی عدل نے بغداد میں ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو محمد بن ابی اسماعیل نے ان کو عبدالرحمٰن بن ہلال نے ان کو جریر بن عبداللہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رفق ونرمی سے محروم کر دیا گیا وہ خیر سے محروم کر دیا گیا۔

۸۴۱۷:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن اسحق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ ابن یحییٰ نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو محمد بن ابی اسماعیل نے ان کو عبدالرحمٰن نے ہلال سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جریر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص نرمی سے محروم ہو جائے خیر سے محروم ہو جاتا ہے۔ یا اس طرح کے الفاظ فرماتے کہ جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا وہ خیر سے محروم کیا گیا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۸۴۱۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوعمران موسیٰ بن ہارون بن عبداللہ نے بغداد میں ان کو ابراہیم بن محمد بن عباس بن عثمان شافعی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابونصر احمد بن احمد بن علی بن احمد خامی نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل نے ان کو عبدان عبدالحلیم نے وہ بیہقی ہیں ان کو ابراہیم بن محمد نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن عباس بن محمد بن علی قرشی ہروی نے روضہ میں مدینۃ الرسول میں ان کو ابن زیات نے ان کو عبداللہ بن صقر نے ان کو ابراہیم بن محمد شافعی نے ان کو ابوغرارہ تمیمی نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے قاسم سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ نرمی اور شفقت کرنا برکت ہے اور سخت واجڈ ہونا برکتی اور نحوست ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی اہل گھرانہ سے خیر کا ارادہ کرتا ہے ان پر نرمی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ بے شک نہیں داخل ہوتی نرمی ہرگز کسی چیز میں مگر اس کو خوبصورت بنا دیتی ہے اور شدت نہیں داخل ہوتی مگر ہر چیز کو عیب دار کر دیتی ہے۔ بے شک حیاء ایمان میں سے ہے۔ اور ایمان جنت میں داخل کرے گا۔ اگر حیاء آدمی ہوتا تو نیک آدمی ہوتا اور بے شک فحش اور بے حیائی گناہ اور نافرمانی میں سے اور بے شک نافرمانی جہنم میں لے جائے گی، اور اگر فحش و بے حیا مرد ہوتا تو وہ بدترین مرد ہوتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے فحش گوئی کرنے والا پیدا نہیں کیا اور بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فحاش نہیں بنایا۔ اور ابوعمران کی ایک روایت میں ہے کہ اگر فحش آدمی ہوتا جو لوگوں میں چلتا پھرتا تو بہت برا آدمی ہوتا۔ اور مابعد کو اس نے ذکر نہیں کیا ہے۔

نیک سیرت نبوت کا جزء ہے:

۸۴۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعثمان سعید بن عباس قرشی ہروی نے کوفے کے راستے میں۔ دریائے فرات کے کنارے ان کو ابوالفضل محمد بن

(۸۴۱۷)......أخرجه مسلم (۴/۲۰۰۳)

(۸۴۱۸)......(۱) فی أ : (عبدان بن الحليم)

أخرجه المصنف فی الأسماء و الصفات (ص ۱۵۵) عن أبی طاهر. به

عبداللہ بن محمد نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو قابوس بن ابی ضبیان نے یہ کہ ان کے والد نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

بے شک سیرت نیک اور عادت نیک اور اقتصاد و میانہ روی نبوت کے پچیس اجزا میں سے ایک جز ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے ثوری نے قابوس سے بطور موقوف روایت کے۔

۸۴۲۰:......ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن علی اسفرائنی نے ان کو ابواحمد بن سلمان فقیہ نے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں کہ ابن ابی العوام کے سامنے پڑھی گئی اور میں سن رہا تھا ان کو خبر دی ابوالجواب نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو قابوس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے کہ وہ کہتے پھر ذکر کیا ہے اس کو سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے بیس سے کچھ زائد اجزاء میں سے۔

۸۴۲۱:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابن ابی العوام نے ان کو ابوالجواب نے ان کو زبیر بن معاویہ نے ان کو قابوس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم نے اسی کی مثل۔

۸۴۲۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عمرو بن مرہ نے اس نے سنا خثیمہ سے اس نے سنا عدی بن حاتم سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ کا ذکر فرمایا۔ اور اس کے بارے میں اللہ سے پناہ مانگی اور تین بار اپنے چہرے سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا اس کے بعد فرمایا بچو تم لوگ آگ سے اگرچہ کھجور کے آدھے دانے کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو اور اگر تمہیں وہ بھی نہ مل سکے تو پھر پاکیزہ کلمہ سے۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث شعبہ ہے۔

تین صفات:

۸۴۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل قاضی نے ان کو محمد بن عبدک فزاز نے ان کو عبدہ بن محمد نے ان کو عبسہ بن سعید نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین صفات ہیں جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو اس سے تو کتا ہی بہتر ہوتا ہے۔ ایسی پرہیزگاری جو اس کو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے روک دے یا ایسی بردباری اور حوصلہ جو جس کے ذریعے جاہل کی جہالت کو لوٹا دے یا حسن خلق جس کے ساتھ وہ لوگوں میں زندگی گذارے۔ اسی طرح روایت کی گئی ہے یہ بطور مرسل روایت اور دوسرے طریق سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۸۴۲۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو زکریا بن نافع نے ان کو محمد بن مسلم نے ان کو عبداللہ بن حارث نے ان کو ام سلمہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں تین میں سے ایک خصلت بھی نہ ہو اس کے عمل میں سے کسی چیز کو شمار نہ کرنا۔ ایسا تقویٰ جو اس کو اللہ کے محارم سے روک دے یا ایسا حوصلہ جو کسی بے وقوف کو روک دے یا ایسا اخلاق جس کے ذریعے وہ لوگوں میں زندگی گذارے۔ اور روایت کی گئی ہے وہیب مکی سے اسی قول کے بارے میں۔

۸۴۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن مہرویہ رازی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو ہشام بن عبداللہ رازی نے ان کو عبیداللہ سنجری نے وھیب مکی سے وہ کہتے ہیں جس شخص میں تین خصلتیں نہ ہوں وہ اپنے عمل کا اعتبار نہ کرے ایسی پرہیزگاری جو اس کو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے روک دے اور ایسا حوصلہ جس کے ذریعے وہ کم عقل کو لوٹا دے اور ایسا اخلاق جس کو وہ لوگوں میں پیش کر سکے۔

(۸۴۱۹)......(۱) فی (أ) : مرفوعاً

(۸۴۲۳)......(۲) فی ن : (علیک)   (۳)......فی ن : (القرآن)

(۱)......فی ن : (النحوی)

۸۴۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوسعید یحییٰ بن محمد بن یحییٰ اسفرائنی نے ان کو ابو بحر بربھاری نے ان کو کدیمی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ایوب نے ایک لمحے کا حوصلہ سال بھر کے شر کو دفع کر سکتا ہے۔

۸۴۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابوسعید محمد بن شاذان نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن بندار نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے وہ کہتے ہیں بہر حال میں اپنے ساتھی پر شک و بے اعتباری نہیں کرتا ہوں۔ یا تو میں اس پر رشک کرتا ہوں یا میں اس کی تکذیب کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ جھگڑا کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے:

۸۴۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن محمد بن نصر زاہد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا القاسم اسحٰق بن محمد بن حکیم سے وہ کہتے ہیں۔ شعر جو شخص لوگوں کو ٹھہراتا ہے رات کو اس کے گھر میں تو گنجائش ہو سکتی ہے مگر جو جھگڑا کرتا ہے اس کے لئے اسباب تنگ ہو جاتے ہیں۔

۸۴۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوبکر قاضی نے اور عبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن یعقوب اصم نے ان کو بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہ ابن وہیب کے سامنے پڑھی گئی کہ تجھی خبر دی ہے ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے اس نے سیدہ عائشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ ترین مرد اجڈ اور جھگڑالو ہیں۔

۸۴۳۰:...... اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حسن بن سہل نے ان کو ابوعاصم نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے شک اللہ ناپسند کرتا ہے شدید طریقے پر گنہگار جھگڑالو کو۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں کئی وجوہ سے ابن جریج سے۔

۸۴۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے ان کو محاربی نے ان کو لیث نے ان کو عبدالملک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ تو تو اپنے بھائی سے جھگڑا کر نہ اس کے ساتھ مزاح کر اور نہ اس کے ساتھ کوئی ایسا وعدہ کر جو تو پورا نہ کرے اس کے ساتھ۔

۸۴۳۲:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن جعفر کوفی نے ان کو عبدالحمید بن صالح نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو ابن وہیب بن منبہ نے اپنے والد سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے گناہ گار ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ تو ہمیشہ جھگڑالو رہے۔

۸۴۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو یحییٰ بن یوسف الزمی نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو ادریس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ اس کو خبر پہنچی ہے ایک قوم کے بارے میں جو ایک ہنڈیا کے بارے میں باہم جھگڑا کر رہے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ چلے گئے وہ نہ بیٹھے اور کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تیرے گناہگار ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ تو ہمیشہ جھگڑالو بنا رہے۔ اور تیرے ظالم ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ تو دشمنی کرتا رہے۔ یہ کہہ کر ان لوگوں

(۸۴۲۷)......(۲) فی أ: (اغضبه)

(۸۴۳۳)......(۱) سقط من (ن)

سے ہٹ گئے۔

اور اس راوی کے علاوہ نے اس کو روایت کیا ہے ابوبکر بن عیاش سے اس نے ابن وہب سے اس نے اس کے والد سے وہ ابن وھب بن منبہ سے ہاں مگر ادریس وہ ابن سنان ہے جو بیٹا ہے وہب بن منبہ کی بیٹی کا۔ گویا اس نے یوں کہا ہے کہ اس نے روایت کی ہے اپنے والد سے اور اس سے اس نے نانا مراد لیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۸۴۳۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محمد بن مصعب نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے کہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے بیٹے بچانا تم اپنے آپ کو جھگڑا کرنے سے بے شک اس کا فائدہ کم ہے اور وہ عداوت ودشمنی کو ابھارتا ہے دوستوں و بھائیوں کے درمیان۔

۸۴۳۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو محمد دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن اسماعیل بن مہران اسماعیلی نے ان کو عمرو بن عثمان نے اور عمر بن علی بن عمر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی عقبہ بن علقمہ نے اور ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے ہیں جب تم دیکھو کہ کوئی آدمی جھگڑا کرنے والا ہے۔ جنگ جدل کرنے والا ہے اپنی رائے کو ہی پسند کرتا ہے (تو یقین کر لو کہ) اس کا خسارہ پورا اور مکمل ہو چکا ہے (یعنی وہ خسارے میں ہے۔)

جھگڑا دوستی کو خراب کرتا ہے:

۸۴۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحق نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو عباد بن ولید نے ان کو محمد بن موسیٰ حرشی نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ خزاز نے ان کو داؤد بن ابی ہند نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعبی سے وہ کہتے ہیں کہ جھگڑا کرنا قدیم دوستی کو خراب کر دیتا ہے اور مضبوط عقد کو اور بندھن کو کھول دیتا ہے۔

۸۴۳۷:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل حمسی نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو ابوجعفر نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ منافق آدمی کی مثال اس بکری کی سی ہے جو دو سینگ والیوں میں واقع ہو اگر ایک کی طرف آئے تو اس کو سینگ مارے اور دوسری کی طرف جائے تو وہ بھی اس کو سینگ مارے۔

۸۴۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو حجاج بن دینار نے ان کو ابوغالب نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو بھی قوم ہدایت ملنے کے بعد بھٹکتی ہے وہ جدل و جھگڑے میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ ماضربوہ لک الا جدلا بل ھم قوم خصمون۔ انہوں نے اے پیغمبر تیرے لئے جو مثل بیان کی ہے وہ محض جھگڑنا ہے بلکہ وہ تو لوگ ہی جھگڑالو ہیں۔

جھگڑا کرنے سے مروّت وعزّت چلی جاتی ہے:

۸۴۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید عمرو بن محمد بن منصور نے ان کو محمد بن حارث نے بغداد میں ان کو حفص بن عمر ایلی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی نے ان کو ان کے والد نے ان کے دادا سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس شخص میں فکر غم زیادہ ہو جائے اس کا جسم بیمار ہو جاتا ہے اور جس شخص کا اخلاق

(۸۴۳۵).....(۱) فی أ: (وعمرو)

براہو جائے وہ اپنے نفس کو عذاب دیتا ہے (یا اس کا نفس عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔)

جو شخص لوگوں کے ساتھ جھگڑا کرے اس کی مروت ساقط ہو جاتی ہے اور عزت بھی چلی جاتی ہے۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ جبرائیل علیہ السلام مجھے بتوں کی عبادت سے روکتے رہے اور شراب نوشی کرنے سے اور لوگوں کے ساتھ جھگڑا کرنے سے۔

ابوعبداللہ نے کہا کہ میری کتاب سے ملاحات الرجال ۔کا لفظ ساقط ہو گیا ہے۔لیکن ہمارے شیخ ابوسعید نے اس کو ذکر کر دیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اسناد ضعیف ہے۔اور اس کا بعض درج ذیل روایت میں مروی ہے۔

۸۴۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو حسن بن عطیہ نے ان کو عقیل نے اسماعیل بن رافع سے اس نے ابن ابی سلمہ سے اس نے ام سلمہ زوجۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شروع شروع میں جس چیز سے رسول اللہ نے مجھے منع فرمایا تھا اور میری طرف عہد کیا تھا بتوں کی عبادت سے منع اور شراب نوشی سے منع کرنے کے بعد وہ لوگوں کے جھگڑا کرنے سے تھا۔

۸۴۴۱:.....اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو یحییٰ بن متوکل نے وہ ابن عقیل ہیں۔اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا آپ فرماتی ہیں رسول اللہ نے فرمایا: روایت کیا ہے اس کو یحییٰ بن یحییٰ نے یحییٰ بن متوکل سے اس نے کہا کہ اس نے روایت کی ہے اسماعیل بن رافع سے اس نے ابوسلمہ مخزومی سے اس نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس نے فرمایا۔

۸۴۴۲:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۸۴۴۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن علی بن حسن مقری نے ان کو محمد بن یزید سلمی نے ان کو ولید بن مسلمہ نے ان کو اوزاعی نے ان کو ابن شہاب زہری نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچاؤ تم اپنے آپ کو لوگوں کے ساتھ مشورہ کرنے سے اور لوگوں کی رائے لینے سے بے شک وہ عزت کو دفن کر دیتا ہے اور عیب کو ظاہر کر دیتا ہے۔

۸۴۴۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن محمد دینوری نے ان کو ابوالقاسم عبداللہ بن عبدالرحمٰن دقاق نے ان کو محمد بن عبدالعزیز نے ان کو خبر دی ابویوسف محمد بن احمد صیدلانی رقی نے ان کو ولید بن سلمہ ازدی نے ان کو نضر بن محرز نے اور اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچاؤ تم خود کو لوگوں کے ساتھ مشاورت سے بے شک وہ دفن کر دیتی ہے حسن کو اور ظاہر کر دیتی ہے بدصورتی اور عیب کو۔

کہا ولید نے کہ غرہ سے مراد آدمی کا حسن وخوبصورتی ہے۔ولید بن سلمہ ازدی اس کے ساتھ متفرد ہے اور اس کے ہاں اس کی مثل کئی افراد ہیں۔جن کا کوئی متابع نہیں ہے۔

اخلاق اور نرمی کرنا بھی صدقہ ہے:

۸۴۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن محمود یہ عسکری نے ان کو ابواسامہ حلبی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوبکر عبداللہ بن محمد

(۸۴۴۴).....سبق برقم (۸۲۲۰)

سکری نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم موصلی رملی دیبلی نے ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی میںب بن واضح نے ان کو یوسف بن اسباط نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: باہم اخلاق اور نرمی سے پیش آنا بھی صدقہ ہے۔

اور سکری کی ایک روایت میں ہے کہ ہمیں خبر دی ہے سفیان نے اور باقی برابر ہے۔

۸۴۴۶:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن حسن سراج نے ان کو احمد بن یحییٰ عطار نے ان کو حمید بن ربیع نے ان کو ثیم نے علی بن زید سے اس نے سعید بن میںب سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: عقل و دانش کی اصل باہم اخلاق و نرمی ہے اور دنیا میں اچھے کام کرنے والے ہی درحقیقت آخرت میں بھی اچھے ہوں گے۔

اس روایت کا متصل ہونا منکر ہے یہ صرف منقطع ہے مروی ہے۔

۸۴۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو ہثیم نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابن میںب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان باللہ کے بعد عقل و دانش کی سردار لوگوں کے ساتھ نرم روش اختیار کرنا ہے۔

کہا عبداللہ نے کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ نہیں سنا اس کو ھثیم نے علی بن زید سے اس نے نہیں میںب سے اس نے نبی کریم سے ایمان کے بعد عقل و دانش کی اصل لوگوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ ھثیم نے اس روایت کو مدلس کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نصیحت:

۸۴۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن محمد جیبی نے مقام مرو میں ان کو خبر دی ہے شہاب بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اصمعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابان بن تغلب نے وہ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب نے کہا بچاؤ تم اپنے آپ کو لوگوں کے ساتھ دشمنی کرنے سے اور مخالفت کرنے سے وہ دو قسم سے خالی نہیں ہوں گے یا تو عاقل ہوں گے جو تمہارے خلاف مکر کریں (بری تدبیر کریں گے)۔

یا جاہل ہوں گے جو تمہارے خلاف جلدی بازی کریں گے ان باتوں کی وجہ سے جو تمہارے اندر نہیں ہوں گی۔

اور یقین جانو کہ کلام ذکر (تذکرہ) ہے اور جواب دینا دھرا ہونا ہے جس جگہ دونوں جمع ہو جائیں ان سے ایک اور چیز پیدا ہونا لازم ہے۔ اس کے بعد انہوں نے شعر پڑھا جس کا مفہوم یہ تھا۔ عزت کو وہی بچا کر لے جاتا ہے جو جواب سے بچتا ہے۔ اور جو لوگوں سے مداراۃ کرتا ہے وہ عزت پالیتا ہے۔ اور جو شخص لوگوں سے خوف کرتا ہے وہ اس کو خوف زدہ کر دیتے ہیں اور جو لوگوں کو خاطر میں نہیں لاتا وہ ان سے ہرگز نہیں ڈرتا۔

حضرت عمیر بن حبیب کی وصیت:

۸۴۴۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حماد بن

(۸۴۴۵)......(۱) فی ن (الساوی) (۲)......فی أ: (الموصلی) وفی ن: (الرملی)

(۸۴۴۶)......(۳) فی ن: (بحر)

أخرجه ابن أبی شیبة (۸/ ۳۶۱) عن هشیم عن علی بن زید عن سعید بن المسیب مرفوعاً

(۸۴۴۷)......أشعث بن بزار ضعیف الحدیث (الجرح والتعدیل ۲/ ۲۶۹ و ۲۷۰)

(۸۴۴۸)......(۱) فی ن: (الحبلی) (۲)......فی ن: (الحسن)

سلمہ نے ان کو ابوجعفر خطمی نے کہ اس کے دادا عمر بن حبیب نے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکے تھے انہوں نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے کہا۔

اے میرے بیٹو تم اپنے آپ کو بچاؤ کم عقلوں کی صحبت اور ہم نشینی سے اس لئے کہ جو شخص کم عقل سے حوصلہ کرے وہ اپنے حلم کے ساتھ مسرور ہوگا اور جوان سے محبت کرے گا وہ نادم ہوگا اور جو قلیل کے ساتھ مطمئن نہ ہو جو کچھ کم عقل کرتا ہے تو وہ کثیر کے ساتھ مطمئن ہوگا۔ جب تم میں سے کوئی یہ چاہے کہ امر بالمعروف کرے یا نہی عن المنکر کرے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو مطمئن کرے اس سے قبل ایذا پر، اور اس کو چاہئے کہ وہ اللہ کی طرف سے ثواب کا یقین رکھے لہٰذا وہ ایذا سے پریشان نہیں ہوگا۔

۸۴۵۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حارث بن ابی اسامہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو خبر دی حماد بن سلمہ نے ان کو ابوجعفر خطمی نے کہ ان کے دادا عمیر بن حبیب نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی تھی اور اس کو خود کو صحبت رسول حاصل تھی انہوں نے کہا اے بیٹے بچاؤ تم اپنے آپ کو کم عقلوں کی ہم نشینی سے پھر راوی نے اسی کو ذکر کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو شخص کم عقل کی بات پر صبر نہیں کرتا اور اس کو اس کی کثیر بے وقوفی پر صبر کرنا پڑتا ہے۔ اور جو شخص اس پر صبر کرتا ہے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے وہ اس چیز کو پالیتا ہے جس کو وہ پسند کرتا ہے۔ اس کے بعد راوی نے مابعد ذکر کیا ہے۔

۸۴۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن یحیٰی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن علی بن محمد طلحی[1] سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سلمہ سے وہ کہتے ہیں کہا شیب بن شیبہ نے جس نے کوئی ناگوار کلمہ سنا اور اس سے خاموش ہوگیا اس سے اس کلمہ کا مابعد ساقط ہو جائے گا اور جس نے اس کلمے کا جواب دے دیا وہ اس سے بھی شدید ترین کلمہ سنے گا۔ پھر اس نے شعر پڑھا۔ جس کا مطلب یہ ہے انسان کا نفس جو بھاگتا ہے اس گالی سے جو کوئی اسے دے دیتا ہے (یعنی برداشت نہیں کرتا) مگر پھر وہ اس کے بعد ہزار گالی سنتا ہے پھر بھی چپ رہتا ہے۔

صاحب حلم اور بردبار:

۸۴۵۲:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے ان کو ابوالقاسم حبیب بن حسن بن داؤد قزاز نے ان کو عمر بن حفص سدوسی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو یزید بن ابراہیم تستری نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا حسن سے وہ اس آیت کے بارے میں کہتے تھے:

وعبادالرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً.

رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو دھرتی پر نرمی سے چلتے ہیں اور جب کوئی جاہل ان سے ہم کلام ہوتا ہے تو وہ سلام کہہ کر چلے جاتے ہیں۔

فرمایا کہ بردبار لوگ کسی کے اوپر جہالت کا مظاہرہ نہیں کرتے اور اگر ان پر کوئی جہالت کا مظاہرہ کرے تو وہ حوصلہ کرتے ہیں۔

۸۴۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحیٰی بن ابی طالب نے ان کو خبر دی عبدالوہاب نے ان کو عمرو[2] نے ان کو حسن نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا

کہ رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر دبے پاؤں چلتے ہیں۔

(۸۴۵۱)......(۱) فی ن (البلخی) (۲)...... غیر واضح فی (أ)

فرمایا کہ وہ صاحب حلم ہیں اور بردبار ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو کہتے سلام ہو۔ فرمایا اس سے مراد: السلام علیکم کہتے ہیں۔

۸۴۵۴:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابی نجیح نے ان کو مجاہد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا فرمایا اس سے مراد ہے وقار و سکینہ۔ واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً۔ اور جب جاہل ان کو ملتے ہیں کہتے ہیں سلام ہو۔ فرمایا کہ وہ درست بات کہتے ہیں۔

۸۴۵۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن فضل سامری نے ان کو حدیث بیان کی احمد بن ہیثم بزاز نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو نعیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اعمش سے وہ کہتے ہیں کہ:

ایسی عزّت جس میں ذلّت نہیں:

۸۴۵۶:...... میں نے سنا ابو حازم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن خلیل بن حفص سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن رشیق سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن عبدالصمد نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن عمران جیزی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے ایسی عزت جس میں ذلت نہیں ہے وہ تیرا خاموش ہونا ہے کم عقل سے کم عقل کے ساتھ نرمی کرنا ہاتھ سے اور منہ سے۔

۸۴۵۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو عبداللہ جرجانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن قاسم انباری ادیب خلیفہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے احمد بن عبید نے ان کو شعر سنائے اصمعی نے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

رذیل اور کمینے انسان کو اس سے بڑھ کر کوئی چیز پسند نہیں ہوتی جب تم اس سے شریفانہ جواب کی خواہش کرو۔ رزیل آدمی مشارکت بلا جواب گالی سے زیادہ شدید ہے کمینے انسان پر۔

۸۴۵۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے تاریخ میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن عبدالعزیز فقیہ سے کہ بعض مسافر یا غریب حماقت و بے وقوفی کے ساتھ ان کے درپے ہوا اس نے اسے سنوایا حالانکہ وہ خاموش تھا۔ وہ جب اپنی بے وقوفی کر کے خاموش ہوا تو انہوں نے شعر پڑھے جن کا مطلب تھا مجھے کتے نے گالی دی میں نے اس سے اپنی ذات کو بھی بچایا اور اپنی عزت کو بھی (وہ اس طرح کہ) میں نے اس کو حقیر سمجھتے ہوئے کوئی جواب نہیں دیا کون ہوگا اگر اس کو کتا کاٹ لے تو وہ جواب میں کتے کو کاٹ لے۔ (ظاہر ہے ایسا کوئی نہیں کرتا۔)

۸۴۵۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو اسحٰق ابراہیم بن یحییٰ نے ان کو ابوالفضل عباس بن فضل محمد آبادی نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو حدیث بیان کی ابو بشر بن سلیط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن داؤد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اعمش سے وہ کہتے کہ احمق آدمی کا خاموشی اختیار کرنا ہے۔

اور اعمش نے کہا کہ خاموشی جواب ہے اور اَن سنا کرنا یعنی نظر انداز کرنا کثیر شر کو بجھا دیتا ہے، اور گناہ گار کی رضا ایسی حد ہے جس کا ادراک نہیں ہوسکتا۔ اور دوست کی شفقت کامیابی کی مدد ہے اور جو شخص ناراض ہو اس پر جو اس پر قدرت نہیں رکھتا اس کا غم طویل ہوجاتا ہے۔

(۸۴۵۷)...... (ا) فی ن: (مؤذن)

تین شخصوں سے بدلہ نہیں لیا جاتا:

۸۴۶۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن اسحٰق نے ان کو محمد بن زکریا فلابی نے ان کو علاء بن فضل نے ان کو علاء بن جریر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ احنف بن قیس نے کہا۔ تین شخص تین شخصوں سے بدلہ نہیں لیتے ۔ بردبار آدمی احمق سے۔ نیک آدمی بدکردار سے۔ اور شریف آدمی کمینے سے۔

۸۴۶۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران سے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ھشیم بن خارجہ نے ان کو زید ابو خالد نے اہل دمشق سے اس نے سلیم بن موسیٰ سے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو عثمان بن زفر نے ان کو ابن سماک نے ان کو ابن شبرمہ نے وہ کہتے تھے جو شخص مخالفت کرنے اور دشمنی کرنے میں مبالغہ کرے (حد سے بڑھ جائے) وہ گنہگار ہے (یا جھگڑا کرنے میں انتہا کردے وہ گنہگار ہے۔) اور جو اس میں کوتاہی کرے (یعنی جھگڑا نہ کرے بلکہ معاملے کو چھوٹا کرے طول نہ دے) اس سے جھگڑا کیا جاتا ہے۔ اور حق کی طاقت نہیں رکھتا جس پر معاملے کا دارومدار ہو۔ اور صبر کا پھل وبھالہ رکنا اور زبردستی صبر کرنا ہے۔ اور جو شخص پاک دامنی کو لازم پکڑلے آگے آگے بادشاہ حقیر ہوجاتے ہیں۔ اور بیچ لوگ بھی۔

۸۴۶۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ہشام نے وہ کہتے ہیں کہ ابوالعوام عدوی کے آگے کوئی آدمی لایا جاتا وہ اس کو گالیاں دیتے اور کہتے کہ اگر تو ایسا ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے تو پھر میں بہت برا آدمی ہوں۔

۸۴۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر بن عمر نے ان کو ابوسعید بن عمر نے ان کو ابوسعید حمدون نے ان کو محمد بن عیسیٰ طرسوسی نے ان کو حامد بن یحییٰ بلخی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن عمر بن ذر ایک آدمی کے ساتھ گذرے جس نے ان کو برا بھلا کہا اور اس سے کہا اے فلانے ہمیں گالیاں دینے میں مشغول ہیں کچھ صلح کی گنجائش بھی تو چھوڑ یئے ہم نہیں پاتے اس شخص کا کوئی بدلہ جو ہمارے اندر اللہ کی نافرمانی کرے مثل اس شخص کی جو اللہ کی اطاعت کرے۔

بغیر عاجزی ایمان کی حقیقت حاصل نہیں ہوسکتی:

۸۴۶۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن حسین تنوخی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعلی روذباری سے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا عباس بن مسروق نے سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ (عاجزی کی وجہ سے) اللہ کے بندوں کے لئے زمین کی مثل نہ ہوجائے کہ جب کوئی ارادہ کرے اس پر چلے اور ان کے سارے منافع بھی اس سے ہوں۔

۸۴۶۶:ـ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت مالک بن دینار سے کہا اے ریاکار (دکھاوے باز) انہوں نے کہا کہ تم نے کب سے میرا نام جان لیا ہے ایسا نام جو تمہارے سوا دوسرا کوئی بھی نہیں جانتا۔

۸۴۶۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن معین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا یحییٰ بن سعید قطان کو کہ وہ رور ہے تھے۔

(۸۴۶۴)......(۱) فی ن: (حماد)

لہٰذا ان کے ایک بزرگ پڑوسی نے ان سے کہا بے شک میں آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ میں ان کے پاس گیا جب کہ وہ رور ہے تھے اور وہ کہہ رہے تھے اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کی قسم میرے اختیار میں نہیں کہ میں ملوں کہ فصل نہ ہو میں کون ہوتا ہوں میں کون ہوتا ہوں۔

حلم و بردباری سے متعلق روایت:

۸۴۶۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو ابو بکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ۲۸۵ھ میں ابو عثمان سعید بن اسماعیل کی محفل میں حاضر ہوا وہ لوگوں سے کچھ مستورین (پرہیزگار لوگوں) کے بارے میں پوچھ رہے تھے اتنے میں ایک سائل کھڑا ہوا اور اس نے بڑا الجاجت کے ساتھ چپک کر سوال کیا۔

پس کیا ابو عثمان نے اے میاں کیا خیال ہے جو شخص لوگوں سے بازاروں میں سوال کرتا ہے اور جامع مسجد میں کرتا ہے بے شک اس کے معاملے میں کلام نہیں کرتا ہوں بلکہ میں پوچھ رہا ہوں مستور کے بارے میں جو ضعیف ہے سوال کرنے سے رکا ہوا ہے۔ لوگوں سے مانگتا ہی نہیں ہے۔ پس کہا اس سے سائل نے آپ اللہ سے نہیں مانگتے۔ تو ابو عثمان نے کہا اگر میں ایسا ہوں جیسے آپ نے کہا ہے تو اللہ مجھے معاف کرے اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسے تم نے کہا ہے تو پھر اللہ آپ کو معاف کرے اس کے بعد ابو عثمان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ذکر کی۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قید کر دیا تھا لہٰذا اس کی قوم آپ کے پاس آئی اور کہنے لگے کہ آپ برے کام سے روکتے ہیں اور خلوت میں خود کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا واقعی تم لوگوں نے ایسے ایسے کیا ہے اور ابو عثمان کے آخر تک حدیث ذکر کی۔ اس کی بعد نبی کریم نے اس آدمی کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد ابو عثمان نے اپنے اہل مجلس سے کہا ہر وہ شخص جو میری عزت کرتا ہے اسے چاہئے کہ اس سائل کا اکرام کرے۔

۸۴۶۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو احمد حسین بن علی بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ ابو عثمان قیمتی لباس استعمال کرتے تھے۔ ان کا بیٹا ابو بکر کسی سال اعراق سے لوٹے تو والد کے لئے اپنی استطاعت کے مطابق خوبصورت کپڑا تیار کئے اور کہا کہ آپ جس دن اپنی محفل برپا کرتے ہیں اس دن پہنا کریں ابو عثمان نے بھی ایسے ہی کیا۔ مگر ان کی مجلس کے آخر سے ایک سائل اٹھ کھڑا ہوا اس نے سوال کیا مگر لوگوں نے اسے ڈانٹ بیٹھا دیا کہ حضرت دعا سے فارغ ہو جائیں پھر سوال کرنا لہٰذا سائل ابو عثمان کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا اے جوڑا کوریا کار تم ایسے ایسے کپڑے پہنتے ہو، اور سکون کی جگہ رہتے ہو اور کفایت کی جگہ (جہاں ساری ضرورتیں پوری ہوں۔)

حالانکہ آپ ہمارے فقر کو اور ہمارے ضعف کو جانتے ہو۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابو عثمان نے اپنا ہاتھ اپنی پگڑی کی طرف بڑھایا اور اپنے سر کے اوپر سے پگڑی کھینچ لی اور اس کو سائل کی طرف پھینک دیا اس کے بعد انہوں نے اپنی اوپر اوڑھنے والی چادر کھینچ لی اور وہ بھی اس کو دے دی اور قمیص بھی اتار کر اس کو دے دی اس کے بعد انہوں نے اہل مجلس سے کہا میں تم لوگوں سے اسلام کی عزت کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم لوگ بھی اس آدمی کے ساتھ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اور بساط کے مطابق احسان اور نیکی کرو لہٰذا اس بندے کے سامنے بہت سے کپڑے اور انگوٹھیاں اور پازیبیں اور دینار اور دراہم اور دیگر بہت ہی اشیاء جمع ہو گئیں، اس کے بعد ابو عثمان نے اس آدمی سے کہا کہ اگر میں ایسا ہوں جیسا کہ تم نے کہا ہے تو میں رب سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے معاف کر دے اور میری توبہ قبول کر لے اور اگر میں ایسا نہیں ہوں تو میں اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے معاف کر دے تیری توبہ قبول کرے میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ تم میری شفاعت کرنا رب کے آگے میں نے اس لئے لوگوں کے آگے سفارش کی ہے۔

(۸۴۶۸)......(۲) فی ن: (السوم بأنه فی الشر (۸۴۶۹)......(۱) فی ن: (یشفعنی ربی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلم:

۸۴۷۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین علی بن محمد احمد مصری نے ان کو مالک ابی غسان نے ان کو ابوعثمان نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو بہز بن حکیم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بات بیان کی ہے میرے چچا نے وہ کہتے ہیں کہ ایک گھرانے والوں نے میری پناہ پکڑی اور وہ لوگ میرے پڑوس میں رہتے تھے میں اپنے کسی کام سے چلا گیا تھا بہز کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گھڑسواروں کی جماعت گذری، جوان لوگوں کو پکڑ کر لے گئی۔ میں جب پانی کے مقام پر پہنچا تو میں نے پوچھا کیا ہے میرے پڑوسیوں نے؟ یعنی ان کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے مجھے بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گھڑسوار جماعت ان پر گذری اور وہ لوگ ان کو پکڑ کر لے گئے ہیں۔ کہتے کہ میں جیسے اور جس حال میں تھا سیدھا مدینے گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ ان کے ارد گرد ان کے اصحاب میں سے کئی لوگ بیٹھے ہوئے تھے میں سیدھا حضور کے پاس جا کر کھڑا ہوا اور میں نے کہا اے محمد میرے پڑوسیوں کو چھوڑ دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوفلاں! اللہ نے ان) میں سے جو حق مسلمانوں کا بنایا ہے وہ دے دیجئے۔ میں نے پھر کہا اے محمد نہیں بس میرے لئے میرے پڑوسیوں کو چھوڑ دیجئے آپ نے فرمایا اے ابوفلاں ان میں سے اللہ نے جو مسلمانوں کا حق بنایا ہے وہ اس کو دے دیجئے۔ میں نے کہا اے محمد آپ برائی کرنے سے روکتے ہیں اور علیحدگی میں آپ خود بھی کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک ہو جائے یہ بات میرے خلاف بہت زیادہ سخت آپ نے کہی ہے۔ چلو بھائی اس کے پڑوسیوں کو چھوڑ دو۔

امام احمد نے فرمایا احتمال ہے کہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دلوں کو پاک سمجھا ہو اور خمس کے مال میں سے ان لوگوں کا معاوضہ خود بیت المال کو ادا کر دیا ہو اور ان کو واپس لوٹا دیا ہو۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ جو کچھ آپ نے فرمایا یہ محض آپ کی طرف سے حلم و بردباری ہو گویا کہ آپ اس شخص کے مسلمان ہو جانے کی توقع کرتے تھے۔ واللہ اعلم۔

۸۴۷۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو علی بن عاصم نے پس اس نے ذکر کیا مثل روایت ابن بشران کے جو پہلے گذری ہے۔ اور اس نے کہا اس کے آخر میں کہ کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے افسوس ہے تجھ پر۔ اگر میں ایسا ہوں جیسے تم کہتے ہو تو اس کے پڑوسیوں کو چھوڑ دیا جائے۔

۸۴۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے بطور املاء کے ان کو حامد بن ابوحامد مقری نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن انس سے وہ ہمیں خبر دیتے ہیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اس نے ابن مالک سے وہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور ان کے اوپر نجرانی چادر تھی موٹے باڈر والی ایک دیہاتی نے آپ کو راستے میں پالیا اس نے پیچھے سے آ کر اس چادر کو اس قدر زور سے کھینچا کہ آپ کی گردن کا ایک حصہ مجھے کھل کر نظر آ گیا جس سے میں نے واضح طور پر اس کے زور کے ساتھ کھینچنے کا نشان پالیا۔ اتنے میں وہ دیہاتی کہنے لگا اے محمد مجھے اللہ کے اس مال میں سے دیجئے جو آپ کے پاس ہے حضور اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ہنس دیئے اس کے بعد اس کو مال دینے کا حکم دے دیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عمرو بن ناقد سے اس نے اسحاق بن سلیمان سے۔

۸۴۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے ان کو ابوعامر نے ان کو محمد

(۸۴۷۱)......(۲) فی ن : (مالک بن یحیی)

بن ہلال نے اس نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور وہ ہمیں حدیث بیان کررہے تھے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھتے تھے اور ہمیں باتیں سناتے تھے جب حضور اٹھتے تھے تو ہم لوگ بھی اٹھ جاتے تھے ہم آپ کو دیکھتے رہتے تھے یہاں تک آپ اپنی بعض بیویوں کے گھر میں چلے جاتے تھے۔ایک دن آپ نے ہمیں حدیث بیان کی اور ہم کھڑے ہوگئے۔ جب حضور کھڑے ہوئے اور آپ نے کہا ایک دیہاتی آپ کے پاس پہنچ گیا ہے اس نے زور سے آپ کی چادر کھینچی جس سے آپ کی گردن سرخ ہوگئی۔پس کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ کی چادر کھردری تھی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے تو دیہاتی نے اس سے کہا ان دواونٹوں میں سے ایک مجھے دے دیجئے اور آپ نہ تو مجھے اپنے مال میں سے دیں گے اور نہ ہی اپنے باپ کے مال میں سے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں نہیں بلکہ میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں نہیں بلکہ میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں میں تجھے اس پر سوار نہیں کروں گا یہاں تک کہ تو مجھے اس کھینچنے کا بدلہ دے جو آپ نے مجھے جھٹکا دیا ہے۔

اور وہ دیہاتی ہر بار آپ سے کہتا رہا اللہ کی قسم میں آپ کو اس کا بدلہ نہیں دوں گا۔راوی نے حدیث کو ذکر کیا۔کہ اس کے بعد حضور نے ایک آدمی کو بلا کر کہا کہ اس کو دونوں اونٹ دیجئے ایک اونٹ سے دلا دیجئے اور دوسرا کھجوروں سے اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ کی برکت کے ساتھ واپس لوٹ جاؤ۔

۸۴۷۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو عباد بن محمد دوری نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو محمد بن ہلال نے اپنے والد سے اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی نے اس کو ذکر کیا ہے مذکورہ حدیث کے مفہوم میں اور ابو عامر کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

۸۴۷۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوالفتح یوسف بن عمرو بن مسرور نے ان کو عبید اللہ بن لولو نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے محمد بن سوار نے۔ان کو خبر دی مالک بن دینار نے اور معرور بن علی نے حسن سے اس نے محارب بن دثار سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورۃ برأۃ نازل ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں لوگوں کی مداراۃ (خاطر کرنا) کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

کہا سہل نے کہ جو شخص لوگوں کے ساتھ میل جول اچھے اخلاق رکھتا ہے اور ان کے ساتھ جھگڑا نہیں کرتا وہ ان سے خاطر مداراۃ کرتا ہے۔ بے شک لوگوں سے خاطر مداراۃ کرنا مداہنت ہے اور احمق کی مداراۃ کرنا شرف ہے۔اور شرف غفلت کرنا ہے اس سے۔اور سب کے لئے سلامتی ہے اللہ کا تقرب حاصل کرنا ہے۔ یہ الفاظ قول ہے سہل بن عبداللہ تستری کا اور بہر حال باقی رہی حدیث تو وہ اس اسناد کے ساتھ غریب ہے۔اور ہم نے اس کو ایک اور طریق سے روایت کیا ہے جابر سے اور دونوں اسنادوں میں ضعف ہے۔

محرمات سے بچنا ہی پرہیز گاری ہے:

۸۴۷۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحق نے ان کو محمد بن احمد بن حماد قرشی نے ان کو احمد بن علی نحوی نے ان کو علی بن محمد بن عبید اسدی نے ان کو محمد بن ابراہیم بن ابی ثابت نے ان کو یعقوب بن سکیت نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمد بن سماک نے جو شخص لوگوں کو پہچانتا ہے ان کی عزت و مداراۃ کرتا ہے اور جو ان سے بے خبر ہوتا ہے ان سے جھگڑتا ہے اور مداراۃ اور عزت افزائی کی اصل جھگڑا ترک کردیتا ہے۔

۸۴۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بکر بن محمد صیرفی نے ان کو عبدالصمد بن فضل نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو

(۸۴۷۵)......(۱) فی أ: (التفرد باللّٰه)

سفیان نے ان کو علاء بن خالد نے انہوں نے سنا ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں اللہ نے جو آپ کے لئے تقسیم کی ہے اور مقدر بنایا ہے اس پر راضی ہو جا تو سب لوگوں سے بڑا غنی ہو جائے گا۔ اور محرمات سے بچتا رہ تو سب لوگوں سے بڑا پرہیز گار ہو جائے گا۔ اللہ نے جو چیز تیرے اوپر فرض کی ہے اس کو ادا کرتا رہ تو سب لوگوں سے بڑا عابد ہو جائے گا۔

جہنم ستر ہزار لگاموں کے ساتھ لائی جائے گی:

۸۴۷۸:.....فرمایا: اور اس کے پاس ایک شخص آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: اگر تو لوگوں کو گالیاں دے گا تو وہ بھی تجھے گالیاں دیں گے اور اگر تو ان سے فیصلہ چاہے گا تو وہ بھی فیصلہ چاہیں گے اور اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو وہ تجھے نہ چھوڑیں گے اور اگر تو ان سے بھاگے گا تو وہ تجھے پالیں گے اور بے شک جہنم قیامت کے ستر ہزار لگاموں کے ساتھ لائی جائے گی۔ ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے تھامے ہوئے ہوں گے۔

۸۴۷۹:.....ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو منصور بن محمد فقیہ نے ان کو محمد بن علی خادم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن عبدالعزیز حلبی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قاسم بن عثمان سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سلیم بن زیاد سے وہ کہتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے کہ جو شخص لوگوں کو بچاتا ہے وہ خود نہیں بچتا۔ اور جو شخص لوگوں کو گالیاں دیتا ہے اس کو خود گالیاں ملتی ہیں اور جو شخص نااہل سے مال طلب کرتا ہے پشیمان ہوتا ہے۔

۸۴۸۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالطیب عبداللہ بن محمد قاضی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعوانہ سے وہب کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اصمعی سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ابوعمرو بن علاء نے کہتے ہیں جب دو آدمی آپس میں گالی گلوچ کرتے ہیں دونوں میں سے جو زیادہ کمینہ ہوتا ہے وہ غالب آ جاتا ہے۔

۸۴۸۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحاق مزکی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم ذکر سے جو کہ بعض سلف کے شعر کہتے تھے۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔

ایک آزمائش ایسی ہے جس کی مثل کوئی دوسری آزمائش نہیں ہے وہ ہے بے دین اور بے حسب کی عداوۃ و دشمنی۔ اگر تو اس کی عزت کم کرے گا تو وہ بھی تجھے عیب لگائے گا۔ اور تیری محفوظ عزت پر بھی دھبہ لگا دے گا۔

۸۴۸۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن احمد بن نصر بغدادی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعمرو محمد بن عبدالواحد سے وہ شعر کہتے ہیں۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔

۸۴۸۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بن مزمل سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابونصر بن ابی ربیعہ سے وہ کہتے ہیں صعصعہ بن صوحان حضرت علی بن ابی طالب کے پاس آئے بصرے سے اور ان سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا حضرت علی اس وقت اپنی خلافت پر تھے۔ صعصعہ نے کہا اے امیر المؤمنین بے شک وہ تین چیزوں کو لینے والا ہے اور تین کو چھوڑنے والا ہے۔ لینے والا ہے لوگوں کے دلوں کو جب وہ حدیث بیان کرتا ہے اور حسن استماع کے ساتھ جب اس کو حدیث بیان کی جائے۔ اور آسان ترین امور کے ساتھ جب اس کی مخالفت کی جائے۔ اور چھوڑنے والا ہے جھگڑا کرنے والے کو اور جھگڑا کرنے والا ہے کمینہ کی صحبت و قربت کو اور چھوڑنے والا ہے اس چیز کو جس سے معذرت کی جائے۔

(۸۴۷۹).....(۱) فی ن : (سالم)

۸۴۸۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابی المعروف نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو لیث نے ان کو ابن عطیہ نے وہ کہتے ہیں کہا ربیع بن خثیم نے کہ لوگ دو طرح کے ہیں ایک مؤمن دوسرے جاہل بہرحال مؤمن کو تم ایذا نہ پہنچاؤ۔

اور رہا جاہل تو اس سے جھگڑا نہ کرو۔

۸۴۸۵......تحقیق ہم نے روایت کیا ہے معنی ان الفاظ میں رجاء بن حیوۃ کی حدیث سے اس نے عبداللہ بن عمر سے اس نے نبی کریم سے (یہ مذکور ہے) کتاب المدخل میں باب فضل علم میں کہا علم فصیل فضیلت و برتری بہتر ہے عبادت میں فضیلت و برتری سے۔

ہزار آدمی کی دوستی ایک آدمی کی دشمنی:

۸۴۸۶......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو محمد بن کیسان نے ان کو ہارون بن مغیرہ نے وہ ابوحمزہ رازی ہے ان کو اسماعیل بن مسلم نے ان کو حسین نے انہوں نے کہا کہ ہزار آدمی کی دوستی نہ خرید کر ایک آدمی کی دشمنی کے بدلے میں اور اس کو روایت کیا ہے عبدالکریم نے حسن سے انہوں نے کہا یہ خرید کرنا دوستی ہزار آدمی کی ایک عداوت کے بدلے میں۔

جو اللہ سے غنیٰ نہ مانگے وہ حاسد ہے:

۸۴۸۷......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحاق مزکی نے ان کو ابوابراہیم اسماعیل بن ابراہیم قطان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عمر بن عبدالعزیز رملی نے ان کو عبداللہ بن کلیب مرادی نے ان کو موسیٰ بن علی بن رباح نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ایک شیخ نے جو کہ میرے پڑوسی تھے افریقہ میں وہ اہل مدینہ سے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت حسان بن ثابت سے رات کے وسط میں اپنے ناموں کو یاد کر کے پکار رہے تھے۔ کہہ رہے تھے میں حسان بن ثابت ہوں میں ابن فریعہ۔ میں تلوار قاطع ہوں جب صبح ہوئی تو میں صبح کو ان کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا کہ میں نے تم سے سنا کل رات آپ اپنے ناموں کو یاد کر رہے تھے کون سی چیز آپ کو زیادہ اچھی لگی تھی؟ کس چیز نے آپ کو خوش کر دیا تھا۔ فرمایا کہ میں نے ایک شعر کی حکمت میں غور کیا تو اس کی حکمت نے مجھے میرے ناموں کے ساتھ بلند آواز کے ساتھ بلوا دیا میں نے پوچھا کہ وہ کون سا شعر ہے؟ فرمایا میں نے یہ شعر کہا تھا۔

کوئی آدمی نہیں صبح کرے اور شام کرے اس حال میں کہ وہ لوگوں سے بچنے والا اور صحیح سالم ہو مگر جو گناہ نہ کرے وہ سعادت مند ہے۔

کہا ابواسحاق نے ابوالحسین نے اس میں میرے ساتھ اضافہ کیا ہے۔ ابوالحسین بن ابوسعید خالدی جب حسن ابن ثابت کا انتقال ہو گیا تو عبدالرحمٰن بن حسان نے کہا اپنے والد کی وفات کے بعد۔

اس نے لوگوں کو جمع کرنے کے لئے آگ جلائی یہاں تک کہ اس کے پاس قبیلہ جمع ہو گیا اس کے بعد عبدالرحمٰن بن حسان نے ہم سے کہا میں نے ایک شعر کہا تھا مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں مجھ پر کوئی حادثہ نہ واقع ہو جائے میں نے تم لوگوں کو وہ سنانے کے لئے جمع کیا ہے۔ اس نے شعر کہا: اگر کوئی آدمی غنی اور دولت کو پالیتا ہے اس کے بعد اس کو کوئی سچا دوست نہیں ملتا اور نہ ہی کوئی ضرورت مند ملتا ہے وہ (تارک الدنیا ہی کی طرح) نادار ہے۔

جب عبدالرحمٰن کا انتقال ہو گیا تو ان کے بیٹے سعید بن عبدالرحمٰن نے بھی اسی کی طرح کہا اور ان کو شعر سنایا اگر کوئی آدمی لوگوں کو بحالت غنی دیکھئے اور جھگڑا کرے اور اللہ سے غنی بھی نہ مانگے وہ بڑا ہی حاسد ہے۔

(۸۴۸۷)......(۱) فی ن : (الحسن)

جھگڑا انفاق پیدا کرتا ہے:

۸۴۸۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزرعہ رازی نے ان کو احمد بن محمد صابونی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شافعی سے وہ کہتے ہیں علم کے اندر ریاکاری اور جھگڑا کرنا قساوۃ قلبی لاتا ہے اور کینہ پیدا کرتا ہے۔

۸۴۸۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو منصور بن ابی مزاحم نے ان کو مروان بن شجاع نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبدالکریم جزری سے وہ کہتے ہیں کہ پرہیزگار آدمی کبھی جھگڑا نہیں کرتا۔اور ہمیں خبر دی منصور بن ابی مزاحم نے ان کو عبسہ قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر بن محمد سے وہ کہتے ہیں تم اپنے آپ کو دین میں خصومت و جھگڑے سے بچاؤ بے شک وہ قلب مصروف کرتا ہے اور نفاق پیدا کرتا ہے۔

۸۴۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوعباس نے ان کو صنعانی نے ان کو اسحاق بن عیسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن انس سے وہ کہتے ہیں کہ دین میں جھگڑے سے بچو،اور کہتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو ہمارے پاس آیا ہے۔کوئی آدمی جو زیادہ جھگڑا کرنے والا ہو دوسرے آدمی سے باہم ارادہ کیا کہ ہم رد کر دیں جو جبرائیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تھے۔

۸۴۹۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن سہل بخاری نے ان کو ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک سے وہ حدیث بیان کر رہے تھے انہوں نے ایک آدمی کا ذکر کیا کثرت کلام کے ساتھ اور لوگوں کو جواب دینے کے بارے میں تو فرمایا: جو شخص ایسا کام کرتا ہے۔اس کی تازگی ختم ہو جاتی ہے۔(یعنی چہرے کی رونق)

۸۴۹۲:.....کہا مالک نے اور مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک آدمی کو خط لکھا جس کا اپنی جگہ ایک مقام تھا اس نے کسی کی مخالفت کی تھی اور اس میں اس نے تعدی کی اور حد سے تجاوز کیا۔اور اس میں اس نے اصرار کیا۔عبد بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ تیرا ایک مرتبہ اور مقام ہے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ آپ جھگڑا کریں یہ ایسی بات ہے جس میں آپ کی توہین ہے اور عیب ہے تیرے ساتھ۔

مالک فرماتے ہیں۔کہ یہ اس لئے ہے کہ وہ آتا ہے اور محبوب ہو جاتا ہے اور اپنے سینے سے حرمتوں کو دفع کرتا ہے یہ بات صاحب عزت و شوکت کے لئے ذلت و عیب ہے۔

۸۴۹۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے سنا ابوسعید بن ابی بکر بن ابی عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعوانہ اسفرائنی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سعدان بن نصر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہیثم بن جمیل سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے ایک آدمی سے جو میرے گستاخی کرتا ہے اس سے میں مستغنی ہوں یہ بات آپ ذکر کر دیں لہٰذا مجھ پر یہ بات آسان ہو جائے گی۔

۸۴۹۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن احمد بن تمیم حنظلی نے ان کو محمد بن عباس کاملی نے ان کو علی بن محمد طنافسی بن اخت یعلی۔نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے اعمش سے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک آدمی کے ساتھ تھا اس نے ابراہیم کی بابت ہتک کی میں ابراہیم کے پاس گیا اور ان کو بتایا کہ میں فلاں آدمی کے ساتھ تھا اس نے آپ کی توہین کی ہے اللہ کی قسم میں نے بھی اس بات کا ارادہ کر لیا ہے انہوں نے فرمایا شاید وہ آپ جس کے لئے غصہ ہوئے ہیں اگر اس سے کچھ سنتے تو اس کو کچھ بھی نہ کہتے۔

اہل بغض سے کوئی نفع نہیں:

۸۴۹۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن جعفر مزکی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعلی حسن بن محمد

(۸۴۹۴).....(۱) فی ن: (الکلبی)

جبائری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حسن بن احمد بن عبدالواحد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو ابراہیم شربی سے اور ان سے ایک آدمی نے کہا اے ابراہیم بے شک فلاں آدمی آپ کے ساتھ بغض رکھتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اس کے قرب میں نہ کوئی انس ہے اور نہ ہی اس سے بعد میں کوئی وحشت ہے (یعنی قریب کرنے میں کوئی فائدہ نہیں اور دور کرنے میں کوئی خوف نہیں ۔)

اولیاء کی علامات:

۸۴۹۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محبوبی نے ان کو محمد بن عیسیٰ طرسوی نے مقام مرو میں ان کو ابراہیم بن منذر خزامی نے ان کو مطرف نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے انس بن مالک نے فرمایا کہ لوگ میرے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا دوست تعریفیں کرتے ہیں اور دشمن عیب نکالتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں ان کے بعض دشمن ہوں گے اور دوست بھی۔ لیکن ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں مسلسل زبانوں کی بکواس سے۔

۸۴۹۷:......ہمیں حدیث بیان کی ابو سعد بن ابی عثمان زاہد سے ان کو ابو الحسن علی بن عبداللہ بجلی نے مکہ میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الحسن زیات سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الحسن بن عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ چار چیزیں اولیاء کی علامات میں سے ہیں۔ وہ اپنی خلوت کی حفاظت کرے اپنے اور اللہ کے مابین معاملے میں۔ اور اپنے اعضا اور جوارح کی حفاظت کرے ان امور میں جو اس کے اللہ کے مابین میں اور ایذا و تکلیف برداشت کرے ان امور میں جو آپ کے اور لوگوں کے مابین ہیں اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق میں پیش آئے ان کے عقلوں کے فرق کے مطابق۔

۸۴۹۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عقبہ نے ان کو ضمرہ بن ربیعہ نے ان کو رجاء بن ابی سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ حلم عقل سے اونچا ہے یہ اس لئے ہے کہ اللہ نے اپنے آپ کو اسی نام سے موسوم کیا ہے۔

۸۴۹۹:......ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابو الحسن عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عثمان بن سعید دارمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یزید بن موہب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حمزہ سے وہ کہتے ہیں کہ عقل حفاظت کا نام ہے اور لب فہم کا نام ہے اور حلم صبر کا نام ہے۔

۸۵۰۰:......ہمیں خبر دی علی بن مؤمل نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد فراء نے ان کو علی بن عثام نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا مسلم بن قتیبہ نے دنیا عافیت ہے۔

شباب صحت ہے مروت صبر کرنا ہے لوگوں پر۔ میں نے پوچھا کہ صبر کیا ہے مردوں پر؟ انہوں نے مدارۃ اور اخلاق کی تعریف کی۔

تصوف کیا ہے؟

۸۵۰۱:......ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابو الحسن بن شمعون کی مجلس میں حاضر ہوا ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ تصوف کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کا ایک نام ہے اور دوسری حقیقت ہے۔ تم ان دونوں میں سے کس چیز کے بارے میں پوچھتے

(۸۴۹۵)......(۲) فی ن : (أحمد الخماندی) (۳)......فی ن : (أحمد بن الحسن) (۴)......سقط من ن

(۸۴۹۷)......(۵) فی ن : (الجبلی) (۱)......فی ن (العباس)

(۸۴۹۹)......(۲) فی ن (العنزی)

(۸۵۰۰)......(۳) فی ن (أبو الحسن بن علی)

ہو؟ سائل نے کہا کہ سب کے بارے میں پوچھتا ہوں۔انہوں نے فرمایا بہر حال تصوف کا نام تو ہے دنیا کو بھول جانا اور اہل دنیا کو بھول جانا۔اور تصوف کی حقیقت ہے مخلوق کے ساتھ اخلاق و مداراۃ برتنا۔اور ان کی طرف ملنے والی تکالیف کو برداشت کرنا حق تعالیٰ کی جانب سے۔یا اللہ کے لئے۔

۸۵۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی نے ان کو ابو یحیٰی حمانی نے ان کو ابوبکر ہذلی نے ان کو سعید بن جبیر نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں و سیداً و حصوراً ۔فرمایا کہ سید سے مراد ہے جو شخص اپنے غصے پر اختیار اور کنٹرول رکھتا ہو اور حصور وہ ہے جو دو عورتوں سے صحبت نہ کرے۔

بد اخلاق کے لئے کوئی سرداری نہیں:

۸۵۰۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو فلانی نے ان کو ایک آدمی نے بنوشمیم میں سے۔اس نے کہا کہ احنف بن قیس نے کہا تھا جھوٹے میں کوئی مروت نہیں ہوتی اور حاسد میں کوئی راحت نہیں ہوتی ،بخیل کے لئے کوئی حلیہ نہیں ہوتا اور بد اخلاق کے لئے کوئی سرداری نہیں ہوتی غمگین کا کوئی بھائی چارہ نہیں۔

۸۵۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن علی فقیہ نے ان کو ابوبکر دریدی نے ان کو ابوحاتم نے عتبی سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں۔کہ سخی سب سے زیادہ عاجز اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنی کسی حاجت کے لئے سوال کرتا ہے۔اور حلیم و بردبار سب سے زیادہ عاجز اور تھکا ہوا اس وقت ہوتا ہے جب وہ کسی کم عقل سے مخاطب ہوتا ہے۔

۸۵۰۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا عبداللہ بن محمد زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعلی ثقفی نے وہ کہتے ہیں نہ کھڑا ہو مخلوق کی مذمت کرنے پر اپنے ماسوا پر اور ایسا کوئی فعل انجام نہ دے جو تیری طرف سے اچھا نہ ہو یہاں تک کہ تم اس کی اصلاح کر لو اور اس کو درست کر لو اپنی طرف سے اگر چہ بتکلف اچھے اخلاق پیدا کرنے سے ہو۔

۸۵۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابواحمد بن ابوعبداللہ واعظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس سیاری سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ابوالموجہ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا میں مقام مرو سے آیا ہوں اگر آپ مجھے وعظ فرمائیں (تو بہتر ہوگا) چنانچہ ابوالموجہ نے شعر کہا آدمی وہی کچھ ہوتا ہے جیسے وہ اپنے آپ کو بناتا ہے لہٰذا تم اپنے نفس کو نیک اخلاق میں لگا دیجئے۔

۸۵۰۷:......ہمیں شعر سنائے ابوالقاسم مفسر نے ان کو شعر سنائے ابوالحسن علی بن عاصم نے جو صالح بن قدوس کے ہیں ہر ایک انتہاء کی طرف اور ایک حد کی طرف ابھارا جاتا ہے اور مرد کسی کا نائب اور بھیجا ہوا ہوتا ہے۔

لہٰذا تم مجموعی طور پر ایک خوبصورت داستان بن جاؤ اپنے بعد والوں کے لئے کیونکہ سارے لوگ داستانیں ہی ہوتے ہیں اپنے بعد والوں کے لئے۔

غصہ کی وجہ سے مخاصمت کے چند واقعات:

۸۵۰۸:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحق مزکی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوالعباس سراج نے ان کو حسن بن عیسیٰ نے ان کو ابن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ایک آدمی نے جس کا اس نے نام ذکر کیا تھا وہ کہتے ہیں کہ عاصم بن عمرو کے بعد ایک قریشی آدمی کے

(۸۵۰۴)......(۱) فی ن : (العتیمی)

(۸۵۰۶)......(۲) فی ن : (الأعمال)

درمیان مشترک کہ ایک گھر تھا چنانچہ قرشی نے عاصم سے کہا اگر تو مرد ہے تو اس میں داخل ہو کر دیکھا لہٰذا عاصم نے کہا تحقیق تم غصے میں آ گئے ہو اور تم نے یہ بات غصے میں کہہ دی ہے لہٰذا میں اس گھر سے دستبردار ہوں یہ تمہارے قرشی نے کہا کہ آپ نے مجھ سے سبقت کر لی ہے لہٰذا یہ گھر آپ کا ہے۔ لہٰذا دونوں نے اس کو چھوڑ دیا دونوں میں سے کوئی بھی اس میں داخل نہیں ہوا حتی کہ دونوں کا انتقال ہو گیا اب ان کی اولاد ہی اس کے در پے نہیں ہوئیں۔

۸۵۰۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے وہ کہتے ہیں مجھے بات بیان کی محمد بن ابوکثیر نے ان کو ابن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بات بیان کی ہے مالک بن قاسم نے ان کو محمد نے کہ اس کے بعد ایک آدمی کے درمیان کسی چیز میں مداراۃ تھی چنانچہ اس سے قاسم نے کہا یہی چیز ہے جس کے بارے میں تم نے میرے ساتھ مخاصمت کرنے کا ارادہ کیا ہے لہٰذا یہ آپ کی ہے۔ اگر یہ حق ہے تو وہ تیرا ہے اس کو آپ لے لیجئے اور اس چیز میں میری تعریف نہ کرنا اور اگر یہ میرا حق تھا تو یہ تیرے لئے حلال ہے اب وہ تیری ہے۔

۸۵۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی ان کے ماموں نے وہ کہتے ہیں شعر سنائے ابن ابی الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابوحفص قرشی نے تمام امور گذر جائیں گے تم سے اور مٹ جائیں گے سوائے تعریف کے وہ تیرے لئے باقی رہ جائے گی۔ اگر مجھے ہر فضیلت کے بارے میں اختیار دیا جائے تو میں محاسن اخلاق کے سوا کسی چیز کو پسند نہیں کروں گا۔

۸۵۱۱:......انہوں نے کہا اور ہمیں خبر دی ہے حسن نے میں اس کو خیال کرتا ہوں محمد بن زکریا اس نے ہمیں شعر سنائے ابن عائشہ سے بعض شعرا کے۔

کیا آپ دیکھتے نہیں کہ بعض لوگوں کی باتیں ہمیشہ یاد رکھی جاتی ہیں حالانکہ وہ مرد تو ہمیشہ نہیں رہتے جب کوئی آدمی موت سے مل جاتا ہے تو آپ اسے دیکھتے ہیں کہ اگر اس کی کوئی تعریف بھی باقی نہ رہے تو وہ ایسے گم نام ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔

۸۵۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی جعفر بن محمد خلدی نے ان کو ابراہیم بن نصر منصوری نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ایسے آدمی سے کلام کی جو کسی دوسرے آدمی سے گفتگو کر رہا تھا چنانچہ وہ کسی بات سے اس سے غصہ ہو گیا تو اس نے اس کو کوئی قبیح اور بری بات کہہ دی راوی کہتے ہیں کہ ابراہیم نے اس سے کہا اے فلانے اللہ سے ڈر اور خاموشی کو لازم پکڑ اور حوصلے کو اور غصہ دبانے کو۔ کہتے ہیں کہ وہ شخص رک گیا۔ اس کے بعد انہوں نے اس سے کہا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ احنف بن قیس نے کہا کہ ہم لوگ قیس بن عاصم کے پاس آتے جاتے تھے ہم لوگ ان سے حوصلہ سیکھتے تھے جیسے ہم علماء کے پاس جا کر علم سیکھتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس آدمی نے کہا کہ میں دوبارہ یہ غلطی نہیں کروں گا۔

۸۵۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن عمر بن علی جوہری نے مقام مرو میں ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے مرو میں ان کو محمد بن سلام جمحی نے ابوعبدالرحمٰن بن سلام سے وہ کہتے ہیں کہ خاقان بن اہتم نے گمان کیا انہوں نے کہا کہ احنف بن قیس نے کہا تھا کہ تم لوگ حلم کی تعلیم حاصل کرو البتہ تحقیق میں نے اس کو سیکھا تھا قیس بن عاصم سے اس کے بعد اس نے کہا کہ قیس بن عاصم کے سامنے ان کا مقتول بیٹا لایا گیا اور اس کے قاتل کو بھی پکڑ کر لائے۔ انہوں نے قاتل سے کہا تم نے اپنا ہی ایک بندہ کم کر دیا اور اپنی ہی عزت تم نے گھٹائی اور تم نے اپنے چچا زاد کو قتل کر دیا میں نے تجھے معاف کر دیا ہے بے شک اس کی ماں تو بیٹا کھو بیٹھی ہے میں نے اس کے لئے اپنے مال میں سے سو اونٹوں کا وزن سامان مقرر کر دیا ہے۔

۸۵۱۴:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر عثمان بن محمد بن حسین صاحب الکتانی نے ان کو ابوعثمان الکرخی نے طرسوس میں ان کو عبدالرحمن بن عمر رستہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمن بن مہدی وہ کہتے ہیں بے شک ہم لوگ البتہ کسی آدمی کے پاس جاتے تھے تو ہمارا منشاء اس سے علم حاصل کرنے کا ہوتا تھا نہ اس سے حدیث سیکھنے کا بلکہ ہم اس کی پاس جاتے تھے تا کہ ہم اس کی سیرت اس کی عادت اور اس کی عاجزی اس سے سیکھیں۔

۸۵۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالقاسم بن حبیب نے اپنی اصل کتاب سے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بیروتی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے میرے والد نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ کہتے ہیں تمہیں کسی بندے کا حوصلہ حیرانی میں نہ ڈالے یہاں تک کہ وہ غصہ میں نہ آ جائے (یعنی غصے کے وقت اس کو آزمائش) اور کسی کی امانت اتنی تمہیں اچھی نہ لگے یہاں تک کہ وہ طمع کرے (یعنی اس وقت اس کو آزماؤ)۔

بے شک تم نہیں جانتے ہو کہ وہ کون سی کروٹ پر گرے گا۔

حوصلہ، حلم اور دوستی غصہ کے وقت پہچانی جاتی ہے:

۸۵۱۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد رازی نے انہوں نے محمد بن نصر صائغ سے ان کو خبر دی مردویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل سے وہ کہتے ہیں کہ میں خوشی کی حالت میں آدمی کی بھائی چارگی کا عقیدہ نہیں رکھتا بلکہ میں اس کے غصے کی حالت میں اس کی بھائی چارگی کا عقیدہ و یقین رکھتا ہوں جب اس کو غصہ دلا دیں۔

۸۵۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو مقری نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبدالرحمن اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا۔ ابودجانہ کے سامنے مصر میں انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں جس وقت کوئی آدمی ناراض ہو جائے اور وہ حوصلے کا دامن چھوڑ دے وہ شخص حلیم نہیں ہے اس لئے کہ حلیم کا حلم غصے کے وقت پہچانا جاتا ہے۔

۸۵۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیزیں حسن خلق کی علامات میں سے ہیں اکٹھے رہنے والوں کے ساتھ کم مخالفت کرنا۔ اور اخلاق کی اور اپنے ساتھ ان کے رویے کی اچھائی کرنا اور جس چیز میں وہ تم سے اختلاف کریں اس کا الزام اپنے نفس پر رکھنا ان کے عیبوں کو جاننے سے رکنے کے لئے۔

فرمایا کہ تین چیزیں ہیں حلم کی علامات میں سے غصہ کی کمی مخالفت رائے کے وقت رب کے آگے عاجزی کرنے کے لئے ردی چیز کو برداشت کرنا۔ اس کے ساتھ جو شخص برائی کرے اس سے درگذر کرنے کے لئے اس کی برائی کو بھلا دینا اور اس پر فراخی کرنا۔

۸۵۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابودارم حافظ نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو حسن بن حماد وراق نے ان کو محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی نے ان کو حدیث بیان کی مسعر نے ان کو محمد بن جحادہ نے وہ کہتے ہیں حضرت شعبی اس شعر کے بہت ہی دلدادہ تھے۔

لیست الا حلام فی حین الرضا

انما الا حلام فی حین الغضب

حوصلے رضا اور خوشی کے وقت نہیں ہوتے بلکہ حوصلے تو غصے کے وقت دیکھے جاتے ہیں۔

(۸۵۱۴)......(۱) فی ن : (الکتابی)

۸۵۲۰:۔۔۔۔۔ میں نے سنا کہ ابوعبدالرحمٰن سلمی کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوعمرو بن حمدان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب کے اندر پایا کہ میں نے سنا ابوعثمان حیری سے وہ کہتے تھے۔ لوگ اپنے اخلاق پر ہوتے ہیں جب تک ان کی خواہشات کی مخالفت نہ ہو اور جب ان کی خواہشات کی مخالفت کی جائے تو اخلاق کریمہ والے اخلاق رزیلہ والوں سے واضح ہو جاتے ہیں۔

۸۵۲۱:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حسن بن احمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن ابوعلی نے ان کو محمد بن ابی یعقوب ربعی نے ان کو موسیٰ بن مطر آدمی نے ان کو احمد بن خراش نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے وہ کہتے ہیں کہ کسریٰ نے اپنے وزیر سے کہا تھا کر کرم کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا! کہ عطیوں سے صرف نظر کرنا اس نے پوچھا کہ بڑا کمینہ کون ہوتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ کمزور پر ظلم کرنا اور سخت اور مضبوط سے درگذر کرنا۔ اس نے پوچھا کہ حیاء کیا ہوتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ چھپ کر برائی کرنے سے رکنا۔ اس نے پوچھا کہ لذت کیا ہوتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ موافقت۔ اس نے پوچھا کہ حزم اور احتیاط کیا ہوتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ برا گمان کرنا۔

۸۵۲۲:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابوالفرج عبدالواحد بن بکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بات بیان کی احمد بن محمد صوفی نے ان کو محمد بن محمد نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوعثمان سعید بن حکم نے وہ کہتے ہیں کہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا رنج برداشت کرنے کے اعتبار سے سب لوگوں سے زیادہ دائی کون ہے؟ (یعنی جو ہمیشہ رنج وتکالیف اٹھاتا رہتا ہے۔ فرمایا کہ جو ان میں سے زیادہ برے اخلاق کا حامل ہو۔ پھر سوال کیا گیا کہ اس کے برے اخلاق کی علامت کیا ہے۔ فرمایا اس کا اپنے احباب کے ساتھ کثرت سے اختلاف کرنا۔

۸۵۲۳:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماعیل بن نجید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ بھائیوں کے ساتھ موافقت کرنا بہتر ہے ان پر شفقت کرنے سے۔

۸۵۲۴:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن عباس سے موافقت میں اطاعت بہتر ہے مخالفت میں رعایت کرنے سے۔

۸۵۲۵:۔۔۔۔۔ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن طاہر بن احمد بوشنجی نے ان کو ابوالقاسم منصور بن عباس نے ان کو ابوعبدالرحمٰن محمد بن منذر بن سعید نے ان کو عبداللہ بن محمد بن منصور نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان کو ابوعبدالرحمٰن محمد بن منذر بن سعید نے ان کو عبداللہ بن محمد بن منصور نے ان کو یزید بن طلحہ نے ان کو ھشیم نے ان کو اسماعیل نے ان کو سالم نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے وہ کہتے ہیں آدمی کے حسن خلق میں سے ہے یہ بات کہ وہ اپنے ساتھی سے آمنے سامنے بیٹھ کر باتیں کرے۔

۸۵۲۶:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا طاہر بن واحد وراق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس ازہری سے انہوں نے سنا محمد بن یحییٰ سے انہوں نے عبدالرزاق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معمر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سرین سے وہ کہتے اپنے بھائی کا اکرام اس چیز سے نہ کر جس کو تو خود نہ پسند کرتا ہے۔

حلم محترم خزانہ ہے:

۸۵۲۷:۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن محمودی نے ان کو محمد بن علی حافظ نے ان کو ابوموسیٰ محمد بن مثنی نے ان کو بات بتائی عرعرہ بن برند نے ان کو ابن عون نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ کہا احنف بن قیس نے خبردار! اللہ کی قسم میں حلیم نہیں ہوں لیکن میں حلیم بننے کی

(۸۵۲۱)۔۔۔۔۔(۱) فی ن : (الحسین) (۲)۔۔۔۔۔فی ن : (حواش)

(۸۵۲۶)۔۔۔۔۔(۱) فی ن : (أحمد بن طاهر بن أحمد الوراق)

کوشش کرتا ہوں۔

۸۵۲۸:.....فرماتے ہیں اور ہمیں خبر دی ابوموسیٰ نے ان کو حماد ابواسامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو خبر دی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ سے وہ کہتے تھے۔حلیم نہیں ہے سوائے تجربہ کے۔

۸۵۲۹:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوموسیٰ نے ان کو بات بتائی حرمی بن عمارہ بن ابی حفصہ نے ان کو شعبہ نے ایک آدمی سے اس نے شریح سے وہ کہتے ہیں کہ حلم محترم خزانہ ہے۔

۸۵۳۰:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوموسیٰ نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عاصم احول نے وہ کہتے ہیں کہ امام شعبی نے فرمایا۔علم کی زینت وخوبصورتی اہل علم کا حوصلہ بردباری ہے۔

۸۵۳۱:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرحمن نے ان کو زمعہ بن صالح نے سلمہ بن وہرام سے اس نے طاؤس سے انہوں نے کہا حلم اور بردباری کے تھیلے سے بہتر علم کو اٹھانے کا کوئی سانچہ نہیں ہے۔

۸۵۳۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ جرجانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن قاسم انباری سے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے میرے والد نے ان کو شعر سنائے احمد بن عبید نے ان کو شعر سنائے اصمعی نے۔

کمینہ انسان جب کسی شریف انسان کے جواب میں گالی دیتا ہے تو ان کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں ہوتی گالی کے بغیر جواب دینا کمینے پر زیادہ سخت ہوتا ہے گالی سے۔

۸۵۳۳:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے قاضی ابوعمر محمد بن حسین بسطامی سے اس نے احمد بن عبدالرحمن رقی سے اس نے سلیمان بن یوسف جرجانی وغیرہ سے اس نے اصمعی سے اس نے علاء بن جریر سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے احنف بن قیس سے وہ کہتے ہیں جو شخص لوگوں کے ساتھ جلدی کرے ان چیزوں کے ساتھ جن کو وہ ناپسند کرتے ہیں لوگ بھی اس کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہیں جنہیں وہ جانتے بھی نہیں ہوتے۔

۸۵۳۴:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے اور ہمیں شعر سنائے محمد بن احمد بن حماد قرشی نے ان کو شعر سنائے احمد بن علی نحوی نے ان کو شعر سنائے احمد بن رحیم اسدی نے ان کو شعر سنائے ضبی نے۔

میں البتہ کسی آدمی کو دور کر دیتا ہوں بغیر اس سے بغض ونفرت کے بھی۔اور میں جان بوجھ کر بھی اس شخص کے قریب ہو جاتا ہوں جس کو مجھ سے بغض ہے۔

تاکہ نفرت کے بعد محبت پیدا ہو یا میں دیکھوں اس کی جائے ہلاکت اللہ جس کو ہلاک کرنا چاہتا ہے ہلاک کرے۔

کم عقل کے سامنے خاموشی بہتر ہے:

۸۵۳۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن محمد صیرفی نے مرو میں ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی حسن بن صباح نے کہ اس نے حدیث بیان کی ابن عباس کلیب نے اس نے کہا کہ میرے پاس مؤمل شاعر آیا اس نے کہا میں جانتا ہوں بے شک آپ شعر سے سیراب نہیں ہوتے لیکن میں یہ تین اشعار سنواتا ہوں جب تیرے بارے میں کوئی کمینہ برائی کرے ہمیشہ تو اس کو جواب دینے کے بجائے اس سے تمثیل دیجئے۔

(۸۵۳۰)......(۲) فی ن : (عامر)

جب کم عقل بولے تو اس کو جواب نہ دیجئے اس کو جواب دینے کی بجائے خاموشی بہتر ہے۔

قوم کا کمینہ مجھے گلیاں دیتا ہے اور وہ غلطی کرتا ہے اگر چہ اس کا خون بہہ جائے میں غلطی نہیں کروں گا میں کسی کمینے کو گالیاں دینے والا نہیں ہوں اگر میں اس کو گالیاں دوں تو میں رسوا ہو جاؤں گا رسوا ہو جاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ پست آواز والے کو پسند فرماتے ہیں:

۸۵۳۶:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو محمد بن مبارک نے ان کو سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بات بتائی یحییٰ بن حارث نے قاسم ابو عبدالرحمٰن سے اس نے ابو امامہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ناپسند کرتے تھے کہ کسی ایسے آدمی کو دیکھیں جو زور سے بولنے والا بلند آواز ہو اور یہ پسند کرتے تھے کہ اس کو آہستہ بولنے والا پست آواز دیکھیں۔

۸۵۳۷:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن حماد ایلی نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو سلمہ بن علی نے اس نے اس کو ذکر کیا علاوہ ازیں اس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے مردوں میں سے بلند آواز والے کو اور پسند کرتے ہیں پست آواز والے کو۔

اس روایت میں سلمہ بن علی متفرد ہے اور غیر قوی ہے۔

۸۵۳۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو محمد بن محمود یہ بن سہیل مطوعی ابو نصر مروزی نے ان کو عبداللہ بن احمد فارسی نے ہمدان میں ان کو حامد بن حماد نے ان کو اسحٰق بن سیار نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے تھے۔

لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آئیے لوگوں پر کتے کی طرح نہ ہوئیے کہ تمہیں جھڑک دیا جائے۔

خوبصورت کلام:

۸۵۳۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے تاریخ میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سعید احمد بن محمد بن ابراہیم فقیہ سے انہوں نے محمد بن ابی سہل رباطی سے انہوں نے سنا ابو مشعر عبدالملک بن محمد سعدی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا نضر بن شمیل نے اے ابو مشعر مجھ سے یہ اشعار لکھ لو یہ عرب کا خوبصورت کلام ہے۔ ہم لوگ اپنے حوصلے کے ذریعہ ہم میں سے جہالت والوں سے پناہ چاہتے ہیں اور ہم انکار کرتے ہیں ہم کسی ذلیل امر کا ارتکاب نہیں کرتے بے شک ہم لوگ اپنے پڑوسیوں پر عاجزی کرتے ہیں اگر ہم سخت ہیں تو سختی میں عاجزی کرتے ہیں خبر دار بے شک لوگوں میں سے بدترین وہ ہے جو غنی ہونے پر اتراتا ہے اگر چہ اس سے عاجزی کرتا ہے متکبر صبر کرنے پر۔

فصل:......اللہ سے دعا مانگنا اور سوال کرنا حسن اخلاق کے بارے میں

۸۵۴۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو احمد محمد بن محمد بن حسین شیبانی نے ان کو احمد بن حماد زغبہ نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے اور ابن لہیعہ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم نے ان کو عبدالرحمٰن بن رافع تنوخی نے عبداللہ بن عمرو بن العاص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کثرت کے ساتھ یہ دعا کرتے تھے:

(۸۵۳۵)......(۱) فی ن (الصباغ) (۲)...... فی ن (عبادة) (۳)......فی ن (شافهک)

(۸۵۳۷)......(۱) فی ن : (مسلمة)

(۸۵۳۸)......(۲) فی ن : (یسار)

(۸۵۳۹)......(۳) فی ن : (شهر) (۴)......فی ن (مسعر) (۵)......فی ن : (المستکبر) (۶)......فی ن : (الفقر)

اللھم انی اسئلک الصحۃ و العفۃ و الامانۃ و حسن الخلق و الرضا بالقدر .

اے اللہ میں تجھ سے صحت اور پاک دامنی امانت داری اور حسن خلق اور تقدیر کے ساتھ رضا مانگتا ہوں۔

۸۵۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو احمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن سلیمان واسطی نے ان کو خلاد بن یحیٰی نے ان کو مسعر نے ان کو زیاد بن علاقہ نے ان کو ان کے چچا قطبہ بن مالک نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے۔ اللھم جنبنی. اے اللہ مجھے علیحدہ رکھ یعنی بچا۔

کہا مسعر نے کہ اور میں نہیں جانتا اور فرمایا و اھل بیتی. اور میرے گھر والوں کو بھی کہا تھا یا نہیں لیکن میں جانتا ہوں۔ یہ کہتا تھا۔منکرات الاخلاق و الاھواء و الادواء. بچا برے اخلاق سے اور بری خواہشات سے اور بری بیماریوں سے۔

۸۵۴۲:......ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر قاضی نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عثمان نے ان کو جریر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحیٰی نے ان کو علی بن مسہر نے اکٹھے عاصم احول سے اس نے عوسجہ بن رباح سے اس نے عبداللہ بن ابوہذیل سے اس نے ابن مسعود سے کہا یحیٰی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے اللھم حسنت خلقی ماحسن خلقی اے اللہ آپ نے میری صورت خوبصورت بنائی ہے پس تو میرے اخلاق و عادات بھی اچھے کردے۔اس کو عثمان بن ابی شیبہ نے مرفوع نہیں کیا۔

۸۵۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن خالد نے ان کو احمد بن خالد نے ان کو اسرائیل نے عاصم بن سلیمان سے اس نے عبداللہ بن حارث سے اس نے عائشہ سے اس نے نبی کریم سے کہ آپ نے فرمایا:

اللھم حسنت خلقی فاحسن خلقی

اے اللہ آپ نے میری شکل خوبصورت بنائی ہے اخلاق بھی تو اچھے بنا۔

امام احمد نے کہا۔اس کو ابوشہاب حناط عبدربہ بن نافع نے مرفوع کیا ہے عاصم احول سے اس اسناد کے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تھی فرماتے تھے:

اللھم کما حسنت خلقی فاحسن خلقی

اے اللہ جیسے آپ نے میری شکل وصورت اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی تو اچھے بنادے۔

۸۵۴۴:......ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوالسری جلی نے ان کو خلف بن ہشام بزاز نے ان کو ابوشہاب نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اور اس کو روایت کیا ہے اسرائیل نے عاصم بن سلمان سے اس نے عبداللہ بن حارث سے اس نے سیدہ عائشہ سے بطور مرفوع روایت کے اور اس کو روایت کیا قتیبہ نے جرم سے اس نے اشعث سے اس نے عوسجہ سے اسناد اول کے ساتھ بطور مرفوع روایت کے۔

۸۵۴۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالملک بن عمرو اور عبدالصمد نے دونوں نے کہا کہ ان کو عبدالجلیل نے شہر سے اس نے ام درداء سے فرماتی ہیں کہ حضرت ابودرداء ایک رات نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے اور یہ دعا پڑھتے رہے۔ اللھم احسنت خلقی حسن خلقی ۔حتیٰ کہ صبح ہوگئی میں نے پوچھا اے ابودرداء آج رات تو آپ کی پوری دعا یہی تھی کہ اللہ میرے اخلاق درست کردے انہوں نے فرمایا اے ام درداء بے شک بندہ مسلم کے اخلاق اچھے ہوتے ہیں یہاں تک کہ اس کا حسن خلق اس کو جنت میں لے جائے گا۔اور اس کے اخلاق برے بھی ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے برے اخلاق اس کو جہنم میں لے جائیں گے۔اور بے شک بندہ مسلم کی مغفرت ہوجاتی ہے حالانکہ وہ سورہا ہوتا ہے کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا اے ابودرداء! فرمایا ان کے بھائی رات کو اٹھتے تھے اور تہجد پڑھتے تھے اور اللہ سے دعا کرتے تھے اور ان کی دعا قبول ہوجاتی تھی اور وہ اپنے بھائی کے

لئے دعا کرتے تھے اور وہ قبول ہو جاتی تھی۔

۸۵۴۶: ..... ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد زاہد نے ان کو عبداللہ بن محمد اشعری نے ان کو محمد بن طیب بن عباس نے ان کو ابراہیم بن اسحاق غسیلی نے ان کو ابوجعفر مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو ابوبکر مدنی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سعید بن عاص نے اے بیٹے بے شک اچھے اخلاق ان کو سہل اور آسان ہوتے تو کمینے اور سفلے لوگ ان کی طرف تم سے سبقت لے جاتے۔ لیکن وہ اچھے ہوتے ہیں ان پر صبر نہیں کرتا مگر وہی جوان کی فضیلت کو پہچانتا ہے اور ان کے ثواب کی امید رکھتا ہے۔

تین سو دس مخلوقات:

۸۵۴۷: ..... ہمیں بات بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوالحسین محمد بن عبداللہ دقاق نے ان کو محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو جعفر نفیلی نے ان کو ابوالدھماء بصری نے ان کو ابوظلال قسملی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے ایک تختی ہے جو سبز زبرجد کی بنی ہوتی ہے اسے اللہ نے اپنے عرش کے نیچے رکھ دیا ہے اس کے بعد اس میں لکھ دیا ہے میں اللہ ہوں کوئی معبود نہیں میرے سوا۔ تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ مہربان ہوں۔ میں نے تین سو دس مخلوقات پیدا کی ہیں جو شخص اس حال میں آیا کہ وہ یہ شہادت دیتا ہو لا الٰہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

تین سو تینتیس شریعت:

۸۵۴۸: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو عیسیٰ بن سنان نے ان کو ابوسنان نے ان کو مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ بیت المقدس میں طاعون یعنی (وبا) پڑ گئی تھی۔ اور حضرت عمر بن خطاب نے میرے دادا کو بیت المقدس کا عامل مقرر کیا تھا بیت المقدس میں جنازے لائے جاتے تھے ان پر نماز ادا کرتے تھے یعنی جن ازہ پڑھاتے تھے وہ شروع ہوئے نہیں اٹھاتے ان کو مگر جوان جو نیک اور متقی ہوتے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے کیا آپ ان لوگوں کے لئے بھی کسی ثواب کی امید کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا اے بیٹے! میں تجھے حدیث بیان کرتا ہوں ایک مضبوط راوی سے کہ بے شک اسلام نے وضع کیا گیا ہے تین سو تینتیس شریعت پر ابن آدم کے اعضاء کے لئے ایک شریعت ہے جو شخص ان میں سے خلوص کے ساتھ ایک پر بھی عمل کرلے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ان اللّٰہ لایظلم مثقال ذرۃ و ان تک حسنۃ یضٰعفھا و یؤت من لدنہ اجرًا عظیمًا

بے شک اللہ تعالیٰ ایک ذرے کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی نیکی ہوگی تو اسے دہرا کر کے دے گا اور اپنی طرف سے اجر عظیم عطا کرے گا۔

۸۵۴۹: ..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوسنان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن عبید سے کیا آپ ان شیطانوں کے لئے بھی کسی ثواب کی امید رکھتے ہیں جو جنازے اٹھاتے ہیں اور قبریں کھودتے ہیں اور دفن کرتے ہیں وباء کے زمانے میں؟ انہوں نے فرمایا کہ افضل

(۸۵۴۶) ..... (۱) فی ن : (العقیلی)   (۸۵۴۷) ..... (۲) فی ن : (الحسن)   (۸۵۴۹) ..... (۱) فی ن : (الشیاطین)

امید کرتا ہوں۔ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے میرے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان تین سو تینتیس شریعتوں پر مشتمل ہے، جو شخص ان میں سے کسی ایک شریعت کو پورا کرے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

۸۵۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے بغداد میں ان کو ابو قلابہ عبدالملک بن محمد نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو عبدالواحد بن زید نے ان کو عبداللہ بن راشد مولیٰ عثمان نے اس نے سنا عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل کے لئے ایک سو ستر ہ صفات اخلاقیہ ہیں جو بھی بندہ ان میں سے کسی ایک کو پورا کرے گا اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا عبدالواحد بن زید بصری زاہد نے وہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔

۸۵۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبدالرحمٰن مقری نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد نے ان کو عبداللہ بن راشد مولیٰ عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ کے آگے ایک لوح ہے اس میں تین سو پندرہ شریعت درج ہیں رحمٰن فرماتے ہیں میری عزت کی قسم ہے اور میرے جلال کی قسم ہے نہیں آتا کوئی بندہ میرے بندوں میں سے جب تک وہ اس میں شرک نہ کرے ان میں سے کسی ایک میں، مگر میں اس کو جنت میں داخل کروں گا۔

(۸۵۵۰)......الحديث في ميزان الاعتدال (۲/۶۷۳) في ترجمة عبدالواحد بن زيد البصري.

ایمان کا اٹھاون واں شعبہ

غلاموں کے ساتھ احسان کرنے کا باب ہے

۱۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقضیٰ ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احساناً.

تیرے رب نے لازمی حکم دیا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیکی کرو۔

۲۔نیز ارشاد فرمایا:

واعبدوا اللہ ولاتشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتامی والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم.

اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں کے ساتھ اور مسکینوں کے ساتھ اور رشتہ دار پڑوسی کے ساتھ اور فاصلے والے پڑوسی کے ساتھ اور برابر والے پڑوسی کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ اور غلاموں کے ساتھ۔

۸۵۵۲:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو زہیر بن حرب نے ان کو جریر نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے وہ فرماتے ہیں زیادہ تر وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت جب آپ کو وفات آن پہنچی۔ یہ تھی کہ نماز کا خیال رکھنا اور غلاموں کا خیال رکھنا۔ یہاں تک کہ آپ کے سینے میں خرخراہٹ شروع ہوگئی تھی اور زبان بولنے سے بند ہوگئی تھی۔

۸۵۵۳:۔۔۔۔۔اور اس کو روایت کیا ہے ہمام بن یحییٰ نے قتادہ سے ان کو ابوالخلیل نے ان کو سفینہ نے ام سلمہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۸۵۵۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو سعید بن شرحبیل نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ان کو عمرہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ہمیشہ رہے جبرائیل علیہ السلام مجھے وصیت کرتے پڑوسی کے بارے میں یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اسے وارث بنا دے گا اور ہمیشہ مجھے وصیت کرتے رہے غلاموں کے بارے میں یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ اس کے لئے حصہ مقرر کردیں گے یا وقت مقرر کردیں گے جب وہ وقت آجائے تو اس کو آزاد کردے۔

مسلم نے نقل کی ہے پڑوسی والی حدیث۔ لیث کی حدیث وغیرہ سے اور حدیثِ مملوک صحیح ہے۔ اس کی شرط کے مطابق اور بخاری کی شرط کے مطابق۔

میری بندی اور میرا بندہ کہنے کی ممانعت:

۸۵۵۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو مغیرہ نے ان کو ام موسیٰ نے علی سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری کلام تھی۔ الصلوٰۃ الصلوٰۃ اتقوا اللہ فیما

(۱)۔۔۔۔۔فی المنهاج "ومایفیض"

ملکت ایمانکم. نماز نماز کی حفاظت کرو اللہ سے ڈرنا غلاموں کے بارے میں۔

اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد نے زہیر بن حرب سے اور عثمان بن ابی شیبہ سے اس نے محمد بن فضیل سے اسی کی مثل کہا شیخ حلیمی نے پس اللہ تعالیٰ نے پہلے وصیت فرمائی تھی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو غلاموں کے بارے میں مثل وصیت کرنے کے والدین کے ساتھ اور پڑوسیوں کے ساتھ مثل وصیت کی ہے نماز کے ساتھ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ ان کی طرف احسان کرنا واجب ہے۔ اور ان پر ظلم وزیادتی کو ترک کرنا واجب ہے پہلی بات اس بارے میں یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مرد کے بارے میں یوں نہ کہے میرا بندہ بلکہ یوں کہے کہ میرا جوان اور کسی عورت کے بارے یوں نہ کہے میری بندی بلکہ یوں کہے میری خادمہ اور اسی کے بارے میں واضح طور پر نبی کریم سے نص موجود ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

۸۵۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہرگز نہ کہے تم میں سے ایک آدمی میرا بندہ میری بندی اس لئے کہ تم میں سے ہر شخص اللہ کا بندہ ہے اور تمہاری ہر عورت اللہ کی بندی ہے بلکہ چاہئے کہ یوں کہے میرا غلام میری لونڈی، میرا جوان میری لڑکی۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں قتیبہ وغیرہ سے۔

فرمایا: پھر وہ شخص جو اس کو پڑھے نہ تکلیف دے اس کو جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو اور نہ اس کو بھوکا رکھے نہ بغیر کپڑے رکھے اس کے بعد نہ اس کو ایسی سزا دے جو اس پر مشکل گذرے اور نہ اس کو جسمانی مار مارے جو اس کو عیب ناک کر دے ہاں مگر یہ ہے کہ اگر وہ کسی شرعی حد کو پہنچے تو اس کو وہ اس کے اوپر قائم کر دے۔ اس کے بعد شیخ نے اس کی طرف احسان اور نیکی کرنے کی بابت تفصیل سے کلام کیا ہے اور ہم نے اس بارے میں احادیث ذکر کی ہیں کتاب النفقات میں کتاب السنن کے اندر اور ہم یہاں پر ان میں سے انشاء اللہ کچھ ذکر کریں گے۔

جو خود کھاتے اور پیتے ہو وہی غلام کو کھلاؤ:

۸۵۵۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن احمد بن حسن بن اسحاق بزار نے بغداد میں ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحٰق فاکہی نے ان کو ابویحییٰ بن ابی میسرہ مقری نے ان کو سعید بن ایوب نے ان کو محمد بن عجلان نے بکیر سے اس نے عجلان سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا غلام کے لئے اس کا کھلانا اور پہنانا لازم ہے اور وہ ایسے کام کی تکلیف نہ دیا جائے مگر صرف اس کی جس کی وہ طاقت رکھتا ہو۔

۸۵۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو خبر دی آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو واصل احدب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معرور بن سوید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری کو دیکھا ان کے اوپر ایک پوشاک تھی۔ اور ان کے غلام کے اوپر بھی ایک پوشاک تھی ہم نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں ایک آدمی کے ساتھ گالی گلوچ کر لیتا تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۸۵۵۵)......اخرجه أبوداؤد (۵۱۵۶)

(۸۵۵۷)......بكير هو : ابن عبدالله بن الأشج

وانظر الحديث في السنن الكبرى (۶/۸ و ۸)

(۸۵۵۸)......(۱) في أ : (رأسه عمامة)

کیا تم نے اس کو اس کی ماں کا عیب لگایا اس کے بعد فرمایا: بے شک تمہارے بھائی تمہارے دوست ہیں اللہ نے ان کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو کھلائے اس میں سے جس میں سے خود کھائے اور اس کو پہنائے اس میں سے جس میں سے خود پہنے اور ان کو ایسے کام کی تکلیف نہ دو جس سے وہ عاجز ہوں۔ اگر ان کو ایسے کام کی تکلیف دو جو ان کے بس میں نہ ہو تو پھر اس پر ان کی مدد کرو۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے آدم سے۔ اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

۸۵۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو شعیب بن یحییٰ نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو عبیداللہ بن ابی جعفر نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو ابوذر غفاری نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا بیشک فقیر غنی کے لئے فتنہ اور آزمائش ہے اور بے شک ضعیف قوی کے لئے آزمائش ہے اور بے شک غلام آقا کے لئے آزمائش ہے ان کو چاہئے کہ اللہ سے ڈریں اور انہیں اس قدر تکلیف دیں ان پر صرف اتنی ذمہ داری ڈال دیں جو وہ کر سکیں اور اگر ایسی ذمہ داری ڈالیں جو وہ نہ کر سکیں تو ان کی مدد کریں۔ اور اگر وہ نہ کر سکے تو اس کو سزا نہ دیں۔

۸۵۶۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو باغندی نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو مورق نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو تمہارے غلاموں میں سے تمہاری اطاعت کرے انہیں کھلاؤ اسی میں سے جو تم کھاؤ اور اس کو پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔

۸۵۶۱:......اور اس کو روایت کیا ہے جریر بن عبدالحمید نے منصور سے اور کہا ہے حدیث میں جو تمہاری موافقت کرے تمہارے غلاموں میں سے ان کو کھلاؤ جس میں سے تم کھاتے ہو اور اس کو پہناؤ جو خود پہنتے ہو اور جو اطاعت نہ کرے تمہارے ان میں سے پھر اس کو فروخت کر دو مگر اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔

ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن عمرو رازی نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے بس اس کو ذکر کیا ہے۔ امام احمد نے فرمایا: یہی اصل ہے اور افضل ہے۔

یہ کہ برابر کیا جائے اپنے کھانے اور اپنے غلام کے کھانے میں اپنے کپڑے اور اپنے غلام کے کپڑے میں اگر ایسے نہ کرے تو اس کے لئے وہ ہے جو رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ غلام کا خرچہ اور کپڑا دستور کے مطابق ہے۔ (یعنی عرف کی مطابق)۔

۸۵۶۲:......شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک معروف سے مراد اس کی مثل ہیں جو ان کی مثل ہوں جو اس کے شہر میں استعمال ہوتے ہیں جہاں وہ رہتا ہے۔

خادم کو ایسا کام سپرد نہ کیا جائے جو نہ کر سکے:

۸۵۶۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو بکر بن اشج نے کہ عجلان ابو محمد نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کی وفات سے قبل کہ انہوں نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کے لئے اس کا کھانا اور لباس دستور کے مطابق ہونا چاہئے اور اس کو کسی ایسے

(۸۵۵۹)......(۲) فی الأصل : (أبی یحیی)

(۸۵۶۱)......(۱) فی ن : (الرزاز) وهو خطأ

(۸۵۶۳)......أخرجه المصنف فی السنن(۸/۸) بنفس الإسناد

کام کی زحمت نہ دے جو وہ نہ کر سکے اس کو مسلم نے حدیث ابوعمرو بن حارث سے اس نے بکیر سے نقل کیا ہے۔

۸۵۶۴:......اور اس کو روایت کیا ہے سفیان بن عینہ نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو بکیر نے ان کو عجلان ابو محمد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس نے یہ زیادہ کیا ہے اس میں کہ معروف طریقے سے۔ اور فرمایا کہ وہ کام کی ایسی تکلیف نہ دیا جائے جس کی وہ طاقت نہ رکھے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوبکر بن حسن نے اس کو اصم نے ان کو ربیع نے ان کو شافعی نے ان کو سفیان نے اس نے اسے ذکر کیا ہے۔

مالک کا خادم کو اپنے ساتھ کھلانا:

۸۵۶۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو عبید اللہ بن ابراہیم بن بالویہ مزکی نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ھمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ ہے جو میں نے حدیث بیان کی تھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس کھانا تیار کر کے آنے والا کھانا تیار کر کے آئے اور وہ تمہیں اس کے کام سے آزاد کر دے تو اس کو بلا کر اپنے ساتھ کھلاؤ اگر وہ ساتھ نہ کھائے تو کھانا اس کے ہاتھ میں دے دو۔ یا یوں کہا تھا کہ کھانا اس کے ہاتھ میں پکڑا دو۔

۸۵۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن زیاد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا لائے تو اس کو کھانے کے لئے ساتھ بیٹھانا چاہئے اگر وہ انکار کرے تو کچھ کھانا اس کو دے دینا چاہئے یا کہا تھا کہ ایک دو لقمے دے دینا چاہئے اس لئے کہ وہ اس کو تیار کرنے کے لئے گرمی میں بیٹھا ہے اور اسی نے اس کو تیار بھی کیا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے حفص بن عمرؒ سے اس نے شعبہ سے۔

غلام وخادم کو مارنے کی ممانعت:

۸۵۶۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن ابی ذئب نے ان کو عجلان نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ غلام تیرا بھائی ہے جب وہ تیرے لئے کھانا تیار کرے تو اس کو کھانے کے لئے ساتھ بیٹھایئے اگر وہ نہ بیٹھے تو اس کو کھانا دے دے اور ان کو منہ پر نہ مارا کرو۔

۸۵۶۸۔ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو اعمش ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابومسعود انصاری نے وہ کہتے ہیں میں اپنے غلام کو مارتا تھا اچانک میں نے پیچھے سے ایک آواز سنی جان لیجئے اے ابن مسعود مگر میں نے غصے کی وجہ سے مڑ کر نہ دیکھا جب وہ میرے اوپر پہنچ گئے تو میں نے دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈر سے میرے ہاتھ سے چابک گر گیا اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ تیرے اوپر زیادہ قدرت رکھتا ہے تجھ سے جو اس پر قدرت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں کبھی بھی اپنے غلام کو نہیں ماروں گا اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اسحاق بن ابراہیم سے۔

(۸۵۶۴)......أخرجه المصنف في السنن (۸/۶) من طريق الربيع. به

(۸۵۶۶)......أخرجه المصنف في السنن (۸/۸) من طريق وهب بن جرير عن شعبة. به.

وقال. رواه البخاري عن حجاج بن المنهال وغيره عن شعبة

(۸۵۶۷)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۳۶۹)

۸۵۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو ان کے والد نے ابومسعود انصاری سے۔ انہوں نے کہا میں اپنے غلام کو مار رہا تھا میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی جانئے اے ابومسعود اللہ تعالیٰ زیادہ قدرت والا ہے تیرے اوپر تجھ سے زیادہ قدرت رکھتا ہے میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ آزاد ہے اللہ کی رضا کے لئے خبردار اگر تم نہیں کرو گے تمہیں آگ جھلس دے گی یا کہا تھا تمہیں آگ چھولے گی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح مسلم میں ابوکریب سے۔

۸۵۷۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا محمد بن منکدر نے کہ آپ کا نام کیا ہے میں نے کہا کہ شعبہ انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی تھی ابوشعبہ نے سوید بن مقرن مزنی سے انہوں نے کہا کہ انہوں نے دیکھا ایک آدمی کو جس نے ایک لڑکے کو تھپڑ مارا تھا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کیا آپ جانتے نہیں ہیں کہ شکل وصورت محترم ہوتی ہے البتہ تحقیق میں نے دیکھا ہے اپنے آپ کو حالانکہ میں سات بھائیوں کا ساتواں بھائی تھا عہد رسول میں اور ہم لوگوں کا ایک ہی خادم تھا اس کو ہم لوگوں میں سے کسی ایک نے تھپڑ مار دیا تھا۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ تم اس کو آزاد کردو۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے۔

۸۵۷۱:......اور اس کو روایت کیا ہے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اپنے والد سے خادم کے بارے میں انہوں نے اس کے آخر میں فرمایا۔ کہ لوگوں نے کہا کہ اس کے علاوہ ان لوگوں کا اور کوئی بھی خادم نہیں تھا۔ فرمایا کہ چاہئے کہ وہ اس سے خدمت کروائیں اور جب اس کی ضرورت نہ سمجھیں تو اس کو آزاد کردیں۔

۸۵۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو فراس نے ابوصالح سے اس نے زاد سے یہ کہ ابوعمر کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حالانکہ انہوں نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا تھا انہوں نے ایک لکڑی لی اور فرمایا کہ اس میں میرے لئے کیا اجر ہوسکتا ہے؟ جو اس کے ساری ہو سکے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص اپنے غلام کو تھپڑ مارے یا اس کو چابک مارے اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس کو آزاد کرے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوکامل سے اس نے ابوعوانہ سے۔

۸۵۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے اور حسن بن سفیان نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو ابن نمیر نے ان کو فضیل بن غزوان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن ابی نعیم سے ان کو حدیث بیان کی ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو شخص اپنے غلام پر زنا کی جھوٹی تہمت لگائے گا قیامت کے دن اس پر حد زنا قائم کی جائے گی ہاں مگر یہ کہ وہ زنا کا مجرم ہو۔

ہر نگران سے اس کی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا:

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے یحییٰ بن قطان کی حدیث سے اس نے فضیل بن غزوان سے۔

۸۵۷۴:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو جعفر فریابی اور ابوعبدالرحمٰن نسائی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جعفر نے اور کہا ابوعبدالرحمٰن نے ان کو خبر دی اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے اور کہا فریابی اسحاق بن راھویہ نے ان کو معاذ بن ہشام نے اپنے والد

سے اس نے قتادہ سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہر چرواہے سے پوچھیں گے اس نے جو کچھ چرایا۔ اس کی حفاظت کی یا اس کو ضائع کیا۔ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نگران اور ذمہ دار سے اس کی نگرانی اور ذمہ کی بابت پوچھیں گے کہ اس نے اپنی ذمہ داری پوری کی یا اس کو اس نے ضائع کیا۔ ابواحمد نے کہا اس روایت کے ساتھ اسحٰق بن راھویہ متفرد ہے۔

دینے والا ہاتھ بہتر ہے لینے والے ہاتھ سے:

۸۵۷۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو مسلم نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے عاصم سے اس نے ابو صالح سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو غنی آدمی بچائے اور باقی رکھے اور اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تیری عورت کہے مجھ پر خرچ کیجئے یا مجھے طلاق دے دیجئے۔ یا تیرا غلام یہ کہے مجھ پر خرچ کیجئے یا مجھے فروخت کردیجئے یا تیرا بیٹا کہے کہ ابا تم ہمیں کس کے حوالے کرتے ہو۔ تو یہ زیادہ محبوب ہے۔

بداخلاقی نحوست ہے:

۸۵۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو معمر نے ان کو عثمان بن زفر نے رافع بن مکیث کے بعض بیٹوں سے اس نے رافع بن مکیث سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ بداخلاقی نحوست ہے اچھا ملکہ اضافے کا باعث ہے اور صدقہ کرنا بری موت کو روکتا ہے۔

۸۵۷۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس نے ان کو شریح بن نعمان نے ان کو عثمان بن مقیم نے ان کو فرقد سنجی نے ان کو مرہ طیب نے ابوبکر صدیق سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں برے ملکے والا شخص داخل نہیں ہوگا وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے یا اس سے دھوکہ کرے۔

۸۵۷۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن محمد بن حیان نے ان کو موسیٰ نے ان کو ابوالولید نے طیالسی سے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ھمام نے ان کو فرقد سنجی نے۔

ملعون اور برے ملکہ والا جنت میں داخل نہ ہوگا:

۸۵۷۹:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو عبداللہ بن ابوسعد نے ان کو محمد بن سعید بن زیاد قرشی نے ان کو ھمام نے ان کو فرقد سنجی نے ان کو مرہ طیب نے ان کو ابوبکر صدیق نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں داخل نہیں ہوگا برے ملکہ والا اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

۸۵۸۰:......اور اس کو روایت کیا ہے جابر جعفی نے شعبی سے اس نے مرہ ہمدانی سے اس نے ابوبکر صدیق سے اس نے نبی کریم سے وہ فرماتے ہیں جنت میں داخل نہیں ہوگا برے ملکہ والا اور ملعون ہے جو شخص مسلمان کو نقصان پہنچاتا ہے یا اس کے خلاف بری تدبیر کرتا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو درین فضل بن جابر سقطی نے ان کو محمد بن ابی خلف نے ان کو ابوتمیلہ نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو جابر نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے جابر ہے اس نے مسروق سے اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں داخل نہیں ہوگا بری عادت والا اور لعنتی ہے جو مسلمان کو نقصان پہنچائے یا غیر مسلمان کو۔

(۸۵۷۷)......(۱) فی ن : (الطیب) (۸۵۷۸)......(۲) فی ن (حبان)

۸۵۸۱:...... ہمیں خبر دی ابومنصور درامغانی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوجعفر محمد بن ابراہیم غزالی نے ان کو محمد بن عبداللہ مخرمی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو جابر نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔

ایک بندے کے لئے ستّر مرتبہ معافی:

۸۵۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوسعید سعید بن محمد بن احمد شعیثی نے ان کو علی بن بندار صیرفی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن فضل بلخی زاہد نے اور انہوں نے ذکر کیا ہے کہ وہ اپنے زمانے کے حکیم تھے ان کو خبر دی قتیبہ بن سعید نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو ابوہانی خولانی نے عباس بن جلید سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ روزانہ کتنی بار ایک بندے کو اللہ تعالیٰ معاف کرتے ہیں۔ فرمایا کہ ستّر بار۔

۸۵۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو علی بن حسن دار بجردی نے ان کو عمار بن عبدالجبار نے ان کو شیبان بن ابی ہارون عبدی نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے خادم کو مار پیٹے پھر اللہ کو یاد کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ مارنے سے باز آجائے۔

بیوی، پڑوسی اور خادم کا حق:

۸۵۸۴:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر نے ان کو ابوبکر نے ان کو علی بن حسن نے ان کو عمار بن عبدالجبار نے ان کو اسماعیل بن عیاش حمص نے عبدالعزیز شیخ سے جو ہم میں سے شیخ ہیں اس نے زہری سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میری عورت کا مجھ پر کیا حق ہے؟ فرمایا تو اس کو اسی میں سے کھلا جو تو خود کھاتا ہے اور ایسا ہی پہنا جیسے تو خود پہنتا ہے۔ اس نے پوچھا کہ میرے پڑوسی کا مجھ پر کیا حق ہے؟

فرمایا کہ اس کو اپنے ہر معروف میں شامل کر اور اپنی تکلیف وایذا کو اس سے روک دے اس نے پوچھا کہ میرے خادم کا مجھ پر کیا حق ہے؟ فرمایا کہ وہ تینوں میں سے زیادہ سخت ہے تیرے اوپر قیامت کے دن۔

۸۵۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو نصر بن علی نے ان کو عکرمہ بن خالد بن سلمہ مخزومی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ غلام کو نہ پیٹو بے شک تم لوگ نہیں جانتے کہ تم کس سے ملتے ہو۔ عکرمہ بن خالد اس میں متفرد ہے۔

غلاموں اور خادموں کا جھوٹ بولنا اور خیانت کرنا:

۸۵۸۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوالعباس بن محمد نے ان کو قراد نے ان کو ابونوح نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو مالک بن انس نے ان کو زہری نے ان کو عروہ بن زبیر نے ان کو عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے بعض شیوخ سے کہ زیادہ مولیٰ عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان سے جس نے ان کو حدیث بیان کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۸۵۸۱)...... (۱) فی ن (ثنا)

(۸۵۸۲)...... أخرجه الترمذی فی البر والصلة باب (۳۱) من طریق رشدین بن سعد عن أبی هانی الخولانی. به.

وقال الترمذی: حسن غریب.

(۸۵۸۴)...... (۱) فی ن (عثمان) (۲) فی ن: (معرشه)

سے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہنے لگا یا رسول اللہ میرے کچھ غلام ہیں وہ مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں اور میری خیانت کرتے ہیں۔ میری نافرمانی کرتے ہیں میں ان کو مارتا ہوں ان کو گالیاں دیتا ہوں میرا ان کے بارے میں کیا انجام ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے یہی بات جو وہ تیری خیانت کرتے ہیں تجھے جھٹلاتے ہیں تیری نافرمانی کرتے ہیں اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کے گناہوں سے کم ہیں تو تیرے لئے بچت ہے اور تیرا سزا دینا ان کو ان کی غلطیوں کے بقدر رہا تو معاملہ برابر برابر ہوگا نہ تیرے لئے کچھ بچے گا اور نہ ہی تیرے اوپر سزا ہوگی۔ اور اگر تیری سزا ان کو ان کے گناہوں سے زیادہ ہوگئی تو تم سے ان کے لئے قصاص اور بدلہ لیا جائے گا جتنی زیادہ ہوگی۔ لہٰذا اس آدمی۔ نے خوب رونا شروع کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور ہاتھ جھٹکنے لگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے کتاب اللہ نہیں پڑھی۔

ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فلا تظلم نفس شيئا و ان كان مثقال حبة من خردل اتينا بها و كفى بنا حاسبين.

ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازوئیں نصب کریں گے کسی نفس پر کچھ بھی زیادتی نہ ہوگی اگرچہ ایک رائے کی دانے کے برابر بھی کوئی چیز ہوگی ہم اس کو سامنے لے آئیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔

اس آدمی نے کہا کہ پھر میرے لئے ان سب کو آزاد کرنے کے سوا کوئی خبر نہیں ہے میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو آزاد کر دیا ہے۔ یہ متن حدیث اسناد ثانی کی مشابہ ہے اسناد اول کے نہیں اس میں قراد متفرد ہے اور ممکن ہے کہ بعض ناسخین وناقلین سے غلطی ہوئی ہو۔

۸۵۸۷:......ہمیں خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو غالب ازدی نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابو شہاب حناط نے ان کو اعمش نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے: کسی مالک کے لئے غلام کی وجہ سے ہلاکت ہوتی ہے، اور کسی غلام کے لئے مالک کی وجہ سے ہلاکت ہوتی ہے اور کسی غنی کے لئے کسی فقیر کی وجہ سے ہلاکت ہوتی ہے اور کبھی کسی کمزور کے لئے کسی سخت اور قوی کی وجہ سے ہلاکت ہوتی ہے۔

۸۵۸۸:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے اس سے روایت کی ابن شہاب نے اس نے عبید اللہ بن عبید اللہ بن عتبہ بن مسعود سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور زید بن خالد جہنی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لونڈی کے بارے میں پوچھا گیا جو شادی شدہ نہیں ہے اور اس سے زنا ہو گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وہ زنا کرے اس کو چابک مارو پھر زنا کرے تو اس کو چابک مارو، پھر اگر زنا کرے اس کو چابک مارو۔ پھر اگر وہ زنا کرے پھر اس کو بیچ دو اگرچہ ایک طفیر کے ساتھ (پچھیرے کے بدلے) ابن شہاب نے کہا کہ میں نہیں جانتا کیا تیسری دفعہ یا چوتھی دفعہ کے بعد۔ اور طفیر گھوڑے کو کہتے ہیں۔

اس کو بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث مالک سے اور کلام ہے غلاموں کی حد کے بارے میں یہ حدیث مکمل گذری ہے کتاب السنن کی کتاب المعرفۃ میں۔

۸۵۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منقذ مصری نے ان کو مقری نے ان کو سعید بن ابی ایوب نے ان کو حمید بن ہانی نے ان کو حدیث بیان کی عمرو بن حریث نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جو کچھ اپنے خادم کے کام میں تخفیف کرو گے وہ تمہارے لئے تمہارے ترازوئے اعمال میں اجر ہوگا۔

(۸۵۸۹)......(۱) سقط من (ن)

غلام و خادم سے کام میں تخفیف کرنا چاہئے:

۸۵۹۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے ان کو خبر پہنچتی ہے کہ عمر بن خطاب ہر ہفتے کے دن اطراف مدینہ میں جاتے تھے جب کسی غلام کو اپنے کسی کام میں پاتے جو اس پر مشکل ہو رہا ہے اس کی مدد کرتے تھے۔

۸۵۹۱:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا نے ان کو ابوالحسن نے ان کو عثمان نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے اس کے چچا ابوسہیل بن مالک سے اس نے اس کے والد سے کہ اس نے سنا عثمان بن عفان رحمۃ اللہ علیہ سے وہ خطبہ دے رہے تھے اور وہ فرما رہے تھے۔ کسی لونڈی کو کسی ایسے کام پر مامور نہ کرو جو اس کے کرنے کا نہ ہو جب تم اس کو کسی ایسے کام کی زحمت دوگے وہ (اس کو پورا کرنے کے لئے) جسم فروشی کرے گی۔ کسی چھوٹے لڑکے کو کسی ایسے کام کی زحمت نہ دو جو وہ اس کے بس میں نہ ہو ورنہ وہ (اس پورا کرنے کے لئے) چوری کرے گا اور در گذر کیا کرو جب تمہیں اللہ نے عافیت بخشی ہے اور کھانے صاف ستھرے ان کو دیا کرو۔

۸۵۹۲:......ہمیں خبر دی زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو منذر ثوری نے ان کو ربیع بن خثیم نے کہ وہ اپنے ہاتھ سے جھاڑو دیتے تھے کہتے ہیں کہ ان سے کہا گیا کہ آپ کا یہ کام کوئی اور بھی تو کر سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ میں اپنے حصے کی مشقت خود کیوں نہ کروں۔ وکیع نے فرمایا کہ مراد ہے خدمت۔

۸۵۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد حبیبی نے ان کو خبر دی ابن شہاب بن حسین نے ان کو خبر دی اصمعی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعمرو بن علاء سے وہ کہتے تھے کہ میں نے ایک دن علاء بن زید سے ملاقات کی میں اس دن شام تک ان کے پاس بیٹھا رہا میں نے دیکھا کہ ایک خادم ان کی خدمت کر رہا ہے میں نے ایسا غلام نہیں دیکھا جو مالک کی اطاعت کرنے میں اتنی کوتاہی کرنے والا اور مالک کے خلاف ورزی کرنے والا ہو اس غلام سے زیادہ میں نے عرض کی اے ابوسالم آپ کے ساتھ یہ ایسی گستاخی کرتا ہے آپ اس کو اپنے آپ سے دور کر دیجئے ان کو فروخت کر دیجئے اور اس کے بدلے میں کوئی اور غلام لے آئیے انہوں نے مجھ سے کہا اللہ کی قسم میں نے اس کو نہیں رکھا ہوا مگر صرف ایک خدمت کے لئے میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا تا کہ میں اس پر اپنے حلم اور حوصلے کا امتحان لے سکوں۔

(۸۵۹۳)......(۱) فی ن (سلم)

ایمان کا انسٹھواں شعبہ

غلاموں پر آقاؤں کے حقوق

وہ حقوق یہ ہیں کہ غلام اپنے آقا کو لازم پکڑے رہے اس کے پاس رہے جہاں اس کو دیکھے اسی کے کام آئے، آقا اس کو حکم دے اور وہ اس کی اطاعت کرے، اپنی ہمت وطاقت کے مطابق، یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غلاموں کے بہت سارے وہ حقوق ختم کر دیئے ہیں جو آزاد لوگوں کے لئے ہوتے ہیں (یعنی فی نفسہ جو حقوق حر آزاد انسان کو حاصل ہوتے ہیں وہ غلام کو حاصل نہیں ہوتے) اسی طرح جو حقوق سردار کو حاصل ہیں وہ غلام کو حاصل نہیں ہوتے۔ بہت سارے امور میں غلام کا سردار خود غلام کے اپنے نفس سے اور اپنی ذات سے زیادہ حق دار ہوتا ہے۔ جب غلام اپنے سردار سے آنکھیں بند کر لیتا ہے اور اس کی اطاعت ترک کر دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن جاتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی اس کے آقا کو غلام کے مالک ہونے کا حکم اور فیصلہ فرمایا ہے یہ حکم دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

اس نے ارشاد فرمایا ہے:

وما كان لمؤمن و لا مؤمنة اذا قضى الله و رسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم.

کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی فیصلہ فرما دیں تو کسی ایمان والے مرد یا عورت کے لئے کوئی اختیار نہیں رہتا اپنے معاملے میں۔

شیخ حلیمی اس قبضے کے بارے میں تفصیلی کلام کیا ہے۔

۸۵۹۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا کہ میں نے اس کو سنا انہوں نے خبر دی عبداللہ بن ابی شیبہ سے اس نے حفص بن غیاث سے اس نے داؤد سے اس نے شعبی سے اس نے جریر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو غلام فرار ہو جائے اس سے ذمہ بری ہو جاتا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابوشیبہ سے۔

۸۵۹۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے اور یحییٰ بن یحییٰ نے ''ح'' ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے مغیرہ سے اس نے شعبی سے اس نے جریر سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب غلام فرار ہو جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

فرمایا کہ جریر کا ایک غلام فرار ہو گیا تو اس کو قتل کر دیا گیا۔ ابو جریر نے کہا کہ وہ فرار ہو کر دشمن کی سرزمین پر چلا گیا تھا۔ یہ الفاظ حدیث اسحاق کے ہیں۔ اور حدیث یحییٰ میں۔ یہ الفاظ نہیں ہیں کہ جریر کا ایک غلام فرار ہو گیا تھا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

فرار ہونے والے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی:

۸۵۹۶:.....ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے اس نے عبداللہ بن جعفر سے اس نے یونس بن حبیب سے اس نے ابوداؤد سے اس نے شعبہ سے اس نے منصور بن عبدالرحمٰن عرابی سے اس نے سنا شعبی سے اس نے جریر بن عبداللہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ فرار ہونے والے غلام کی نماز قبول نہیں کی جائے گی یہاں تک کہ وہ واپس اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ آئے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابن علیہ نے منصور سے اس نے شعبی سے اس نے جریر سے انہوں نے فرمایا جو بھی غلام فرار ہو جائے اپنے آقاؤں سے وہ کافر ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ واپس آپ کے پاس لوٹ آئے کہا منصور نے کہ میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ اس کو روایت کرتا تھا نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم سے۔لیکن میں ناپسند کرتا ہوں کہ یہاں بصرہ میں روایت کی جائے۔

۸۵۹۷:......ہمیں اس کی خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو علی بن حجر نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے علی بن حجر سے۔اور اس کو روایت کیا ہے مغیرہ بن سہیل نے جریر سے داؤد بن ابی ہند کی شعبی سے روایت کی حدیث کے الفاظ کے مطابق۔اس میں یہ ہے کہ یہ کل الفاظ محفوظ ہوں اور یہ کہ سب کے سب مروی ہوں جریر کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لہٰذا ہر راوی نے وہی الفاظ ادا کئے ہیں جو اس نے محفوظ کئے تھے۔

ہر نگران سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا

۸۵۹۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ''ح''۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد نے اور محمد بن حجاج نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے یحییٰ بن یحییٰ نے۔ان کو ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے کہا یحییٰ نے ان کو خبر دی قتیبہ نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن دینار نے اس نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر شخص سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھ ہوگی۔وہ امیر وحکمران جو لوگوں پر مقرر ہے وہ ان کے بارے میں مسئول ہے اور جو آدمی نگران ہے اپنے اہل خانہ پر اور اس سے ان کے بارے میں پوچھ ہوگی اور آدمی کی بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔اور انسان کا غلام نگران ہے اپنے سردار کے مال پر اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا لہٰذا تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم سے ہر شخص سے اس کی نگرانی کی بابت پوچھا جائے گا۔اس کو مسلم نے روایت کیا یحییٰ بن یحییٰ سے اور قتیبہ وغیرہ سے۔

۸۵۹۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمود حلبی نے ان کو موسیٰ بن ایوب نصیبی نے ان کو ولید بن مسلم نے زہیر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اس نے جریر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو غلام حالت فرار میں مرگیا وہ جہنم میں جائے گا اگرچہ اللہ کی راہ میں بھی مارا جائے۔

۸۶۰۰:......ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی آبار نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوگی اور آسمان کی طرف ان کی کوئی نیکی بھی بلند نہیں ہوگی۔مفرور غلام جب تک کہ وہ اپنے مالکوں کے پاس واپس نہ آ جائے۔اور وہ عورت جس پر اس کا شوہر ناراض ہو جب تک وہ راضی نہ ہو جائے۔اور نشہ والا جب تک دور نہ ہو جائے۔

۸۶۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر فقیہ نے ''ح''۔

خادم وغلام کے دہرا اجر:

اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی عثمان بن سعید قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر نافع سے اس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک بندہ جب اپنے آقا کی

۸۵۹۶)......(۱) فی ن (إسحاق) وهو خطأ

خیر خواہی کرتا ہے اور اللہ کی عبادت کو احسن طریقے پر انجام دیتا ہے اس کے لئے اس کا دہرا اجر ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے قعنبی سے۔ اور مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے مالک سے۔

۸۶۰۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو یونس بن یزید نے "رح"۔

فرمایا اور خبر دی ہے ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو اسماعیل نے ان کو ابو طاہر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے یونس سے اس نے ابن شہاب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن مسیّب سے وہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مملوک غلام جو اصلاح کرنے والا ہو اس کے لئے دو ہرا اجر ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے اگر جہاد فی سبیل اللہ، حج اور میری ماں کے ساتھ نیکی کرنا نہ ہوتو میں یہ پسند کرتا کہ میں اس حال میں مروں کہ میں غلام ہوں۔

کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حج نہیں کیا یہاں تک کہ اس کی ماں کا انتقال ہو گیا۔

یہ الفاظ ہیں ابن وھب کی حدیث کے۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابو طاہر سے۔

اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابن مبارک کی حدیث یونس سے۔

۸۶۰۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے ان کو ابن کثیر نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو ابو رافع نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب غلام اپنے رب کی اطاعت کرتا ہے اور اپنے سردار کی اطاعت کرتا ہے اس کے لئے دہرا اجر ہے۔

جب غلام ابو رافع آزاد کر دیئے گئے تو بیٹھے رو رہے تھے کسی نے پوچھا اے ابو رافع کیوں رو رہے ہو؟

فرمایا کہ میرے لئے دہرا اجر تھا اب ان دونوں میں سے ایک ختم ہو گیا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حماد کی حدیث سے۔

۸۶۰۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن جبار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب کوئی غلام اللہ کا حق ادا کرتا ہے اور اپنے آقاؤں کا حق بھی ادا کرتا ہے اس کے لئے دہرا اجر ہے۔

کہتے ہیں کہ میں نے حدیث بیان کی کعب کو کعب نے کہا نہ تو ان کے ذمہ کوئی حساب ہے اور نہ ہی مؤمن پر کوئی ہدیہ ہے۔ اس کو روایت کیا ہے مسلم نے ابو بکر بن شیبہ سے۔

۸۶۰۵:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ھمام بن منبہ نے کہ اس نے سنا ابو ہریرہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

اس غلام کے لئے نعمتیں ہیں جس کو اللہ اس حال میں وفات دے کہ وہ اپنے رب کی عبادت اور اپنے آقا کی اطاعت انجام دے اس کے حق میں بہت ہی اچھا ہے بہت ہی اچھا ہے۔

(۸۶۰۲) ......(۱) فی ن (الصالح)

۸۶۰۶:.....کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی غلام کے پاس گذرتے تھے تو فرماتے تھے اے فلانے خوش ہو جایئے اجر وثواب کے ساتھ۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے سوائے قول عمر رضی اللہ عنہ کے۔

۸۶۰۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے ان کو یزید بن ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت احسن طریقے پر کرتا ہے اور اپنے مالک کا حق ادا کرتا ہے جو اس پر ہے یعنی خیر خواہی کرنا اور اطاعت کرنا اس کے لئے دہرا اجر ہے اس کا اجر جو اپنے رب کی عبادت احسن طریقے پر کرتا ہے اور اس کے کام کا اجر جو وہ اپنے مالک کا وہ حق ادا کرتا ہے جو اس پر ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن علاء سے اس نے ابواسامہ سے۔

۸۶۰۸:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن ابوعبید نے ان کو محمد بن حیان تمار انصاری نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو صالح بن صالح نے شعبی سے اس نے ابوبردہ سے اس نے ابوموسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کی ایک لونڈی ہو وہ اس کو ادب سکھائے اچھا ادب اور اس کو تعلیم سکھلائی اور اچھی تعلیم دی پھر اس کو انہوں نے آزاد کر دیا اور پھر اس کے ساتھ نکاح کر لیا اس کے لئے دوہرا اجر ہے اور جو غلام اللہ کا حق ادا کرتا ہے اور اپنے آقاؤں کا حق ادا کرتا ہے اس کے لئے دہرا اجر ہے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے محمد بن کثیر سے۔

۸۶۰۹:.....ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے صالح بن صالح ثوری سے اس نے شعبی سے اس نے حدیث بیان کی ابوبردہ سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔دوسری بار پورا پورا اجر عطا کئے جائیں گے۔وہ شخص جس کی لونڈی ہو وہ اس کو ادب سکھائے اور اچھے طریقے پر ادب سکھائے اور اس کو تعلیم دے اور اچھے طریقے سے دے اس کے بعد اس کو آزاد کر دے پھر اس کے ساتھ نکاح بھی کر لے۔

اور وہ آدمی جو اہل کتاب سے ہو اپنے نبی پر ایمان لایا ہو پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پالیا ہو اور اس نے آپ کے ساتھ ایمان قبول کیا ہو اور عبادت کی ہو اور اللہ کا حق ادا کیا ہو اور اپنے غلاموں کا حق بھی اس کے بعد کہا شعبی نے اس آدمی سے جو اس کے پاس تھا جیسے اس کو بغیر قیمت کے البتہ تحقیق لوگ تو اس سے کم تر بات کے لئے بھی مدینے کا سفر کرتے تھے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے شعبہ کی حدیث سے۔

تین جنتی اور تین جہنمی:

۸۶۱۰:.....ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہشام نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو عامر عقیلی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھ پر جنت میں سب سے اول داخل ہونے والوں میں سے تین آدمی اور جہنم میں اول داخل ہونے والے تین آدمی پیش کئے گئے۔

بہر حال پہلے تین جو جنت میں داخل ہوں گے ان میں سے ایک شہید ہے دوسرا وہ غلام جو اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے آقا کے ساتھ خیر خواہی کرے تیسرا فقیر جو عیالدار ہو مگر سوال کرنے سے بچتا ہو۔

اور وہ پہلے تین جو جہنم میں پہلے جائیں گے ایک ظالم بادشاہ۔دوسرا وہ مالدار جو اپنے مال کا حق ادا نہیں کرتا تیسرا وہ جو فقیر ہو مگر مغرور و متکبر ہو۔

(۸۶۰۷).....(۱) فی ن (ابو امامة)

(۸۶۱۰).....(۱) فی ن : (عامر النفیلی) وھو خطأ

أخرجہ المصنف من طریق الطیالسی (۲۵۶۷)

۸۶۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو صدقہ بن موسیٰ نے اور ھمام بن فرقد سنجی نے ان کو مرہ نے ان کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ پہلا شخص جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا (مراد ہے پہلے داخل ہوگا)۔ وہ غلام ہوگا جس نے اپنے اللہ کا حق بھی ادا کیا ہوگا اور اپنے مالکوں کا بھی۔

۸۶۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید ادمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ھمام بن منبہ نے کہ انہوں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے مالک اور آقا کے بارے میں یوں نہ کہا کرے کہ اپنے رب کو کھلا۔ چلا بلکہ یوں کہے کہ اے میرے سردار اے میرے آقا (یعنی لفظ رب کسی غیر اللہ کے لئے استعمال نہ کرے) اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے میرا بندہ۔ میری بندی بلکہ یوں کہے میرا جوان میری نوکرانی میرے غلام۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں عبدالرزاق کی حدیث سے۔

اپنے مالک کے حقوق کی ادائیگی:

۸۶۱۳:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے ان کو عبدالکریم بن ابی المخارق نے ان کو ابورافع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب میرے پاس سے گذرے اور میں قرآن مجید پڑھ رہا تھا انہوں نے فرمایا اے ابورافع البتہ تم عمر سے افضل ہو تم اللہ کا حق بھی بخوبی ادا کرتے ہو اور اپنے مالکوں کا بھی۔

۸۶۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوقتیبہ سلمہ بن فضل ادمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن نصر صائغ نے ان کو ابومصعب نے ان کو عبداللہ بن حارث حاجی نے اس نے زید بن اسلم سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک چرواہے کے پاس سے گذرے وہاں اس کا مالک نہیں تھا انہوں نے اس سے کہا اے چرواہے کیا تم بکری بیچو گے؟ چرواہے نے کہا ان کا مالک یہاں نہیں ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تم مالک سے کہہ دینا کہ ایک بکری بھیڑیئے نے اٹھالی ہے۔ چنانچہ چرواہے نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھالیا اور کہا کہ اللہ کہاں جائے گا؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ میں اللہ کی قسم یہ کہنے کا زیادہ حق دار تھا کہ اللہ کہاں جائے گا چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی ایمانداری دیکھ کر اس کو خرید لیا اور وہ ساری بکریاں بھی خرید لیں اور اس غلام کو آزاد کر دیا اور وہ بکریاں اسی کو صدقہ کر دیں۔

۸۶۱۵:......ہم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے باب وامانات میں اور اس میں ہے کہ انہوں نے ایک روزہ دار کو پالیا تھا سخت گرمی میں انہوں نے اس کے تقوے کو آزمانا چاہا لہٰذا انہوں نے اس سے بکری فروخت کی بات کی تھی۔

۸۶۱۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عفان نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مملوک غلام جس سے قیامت کے دن حساب لے گا جو اس نے نمازیں ضائع کی ہوں گی فرمایا کہ وہ کہے گا اے میرے رب میرے اوپر برا مالک مسلط تھا وہ مجھے نماز سے روکتا تھا اور تیری عبادت سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تجھے دیکھا تھا تم نے اس کا مال چرایا تھا کیا تم نے اس سے نظر چرا کر میرے لئے عمل بھی کیا تھا؟

(۸۶۱۴)......(۱) فی ن (عمر)

ایمان کا ساٹھواں شعبہ

اولاد اور اہل خانہ کے حقوق

ایمان کا ساٹھواں شعبہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی اولاد کی اور اپنے گھر بار کی اور اہل خانہ کی دینی امور کے بارے میں ان کی تعلیم کی وہ ذمہ داری اٹھانے کے لئے کھڑا ہو جائے جو ان کے لئے ضروری ہے۔

بہر حال جہاں تک اولاد کا تعلق ہے تو اصل بات اس میں یہ ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے ایک ایسی نعمت ہے جو اللہ نے انسان کو اس کے شرف وعزت کے لئے عطیہ اور ہبہ فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

والله جعل لكم من انفسكم ازواجاً وجعل لكم من ازواجكم بنين وحفدة.

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تم میں سے ہی جوڑے بنائے پھر تمہاری بیویوں سے تمہیں بیٹے بیٹیاں عطا فرمائیں اور ارشاد ہے۔

يهب لمن يشاء اناثا ويهب لمن يشآء الذكور.

اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے۔

اللہ نے ہمارے اوپر احسان فرمایا ہے کہ ہماری ہی پشتوں سے ہمارے جیسے انسان پیدا فرما دیئے ہیں پھر اس نے ساتھ ساتھ یہ بھی خبر دی ہے کہ اولاد میں سے بیٹیاں بھی اللہ کی طرف سے ہبہ اور عطیہ ہیں جیسے بیٹے نعمت ہیں۔ اور ان لوگوں کی مذمت فرمائی ہے جن کو بیٹیاں بری لگتی ہیں اور وہ لوگوں سے منہ چھپائے پھرتے ہیں کہ کہیں وہ ان سے ان کا تذکرہ نہ کرلیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔

واذا بشر احدهم بالانثى ظل وجهه مسودا وهو كظيم يتوارى من القوم من سوء ما بشر به.

جب ان لوگوں میں سے کسی کو بیٹی کے بارے میں خوشی کی اطلاع دی جاتی ہے اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غصے سے گھٹ جاتا ہے وہ لوگوں سے منہ چھپاتا پھرتا ہے (وہ سمجھتا ہے) اسکو بری خبر کی اطلاع مل گئی ہے۔

مسلمانوں میں سے جس کو اللہ تعالیٰ اولاد عطا کرے بیٹا ہو یا بیٹی اس پر لازم ہے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرے اس بات پر کہ اس نے اسی جیسی ایک اور روح اور ایک اور وجود اسی میں سے پیدا فرما دیا ہے۔ جو اسی کے لئے پکارا جائے گا اور اسی سے منسوب ہوگا پھر وہ اللہ ہی کی عبادت کرے گا جس سے زمین پر اہل اطاعت کی کثرت واضافہ ہوگا۔ اس کے بعد پیدائش کے وقت اسے متعدد چیزوں کا حکم دیا گیا ہے۔ پہلی چیز یہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے دائیں کان میں اذان پڑھی جائے۔ اور بائیں کان میں اقامت پڑھی جائے۔

نومولو بچے کے کان میں اذان واقامت کہنا:

۸۶۱۷:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبد اللہ بن ہاشم نے ان کو یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم بن عبید اللہ نے ان کو عبید اللہ بن ابی رافع نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت حسن کے کان میں اذان پڑھ رہے تھے نماز والی اذان جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو جنم دیا تھا۔

۸۶۱۸:...... ہمیں اس کی خبر دی ابو منصور ظفر بن محمد بن احمد بن محمد حسینی نے اور ابو عبد اللہ حافظ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان سعید نے ان کو عاصم بن عبید اللہ نے ان کو خبر دی ابن ابی رافع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا۔ یا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دی تھی حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے کان میں جب اسے سیدہ

(۸۶۱۸)...... (۱) في ن: (عبد) (۲)...... في ن: (الحسين بن عبدالله بن أبي رافع)

فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جنم دیا تھا۔

۸۶۱۹:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوحفص جمحی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو یحییٰ بن علاء رازی نے ان کو مروان بن سالم نے ان کو طلحہ بن عبیداللہ عقیلی نے حسین بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نومولود بچے کے سیدھے کان میں اذان کہی جائے اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے اس سے جنات اٹھا دی جاتی ہیں۔ یا ام الصبیان کی بیماری سے حفاظت رہتی ہے۔

بچہ کے پیدائش پر تحسنیک (کھجور کھلانا):

۸۶۲۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو حسن بن عمر بن سیف سدوسی نے ان کو قاسم بن مطیب نے منصور بن صفیہ سے اس نے ابومعبد سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دی تھی حسن بن علی کے کان میں جب وہ پیدا ہوئے تھے۔ دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت۔ ان مذکورہ دونوں سندوں میں ضعف ہے۔

فرمایا کہ دوسری چیز جو بچے کی پیدائش پر لازم ہے وہ تحسنیک بالتمر ہے یعنی منہ میں کھجور نرم کر کے بچے کے تالو میں لگانا۔ اگر کھجور وقت پر نہ مل سکے تو اس کی مثل یعنی کسی بھی میٹھی چیز کے ساتھ منہ میں مٹھاس لگائیں اور مناسب یہ ہے کہ یہ عمل وہ آدمی کرے جو اس بچے کے لئے خیر و برکت کا باعث ہو یعنی (نیک و بزرگ یہ کام کرے۔)

۸۶۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو برید بن عبداللہ نے ان کو ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک بچہ پیدا ہوا اس کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کے تالو میں کھجور چبا کر لگائی۔ اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے صحیح بخاری میں ابواسامہ کی روایت سے اور بخاری میں یہ اضافہ بھی ہے کہ آپ نے اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی تھی اور مجھے واپس دے دیا تھا لہٰذا وہ ابوموسیٰ کے بچوں میں سب سے زیادہ برکت والا ہوا۔

عقیقہ:

۸۶۲۲:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابو اسامہ نے اس نے اس کو کچھ اضافے کے ساتھ ذکر کیا ہے فرمایا کہ تیسری چیز جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اس کی طرف سے عقیقہ کیا جائے۔

۸۶۲۳:......ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عبیداللہ بن ابی یزید نے ان کو سباع بن ثابت نے ان کو ام کرز نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا عقیقہ کے بارے میں کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں پوری پوری اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔

پیدائش پر بچہ کا حلق کرنا:

۸۶۲۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو ضحاک بن مخلد نے ان کو ابوحفص سالم بن تمیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالرحمٰن اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یہودی

(۸۶۱۹)......(۳) فی ن : (عن) (۴)......فی ن : (الحسن)

(۸۶۲۰)......(۵) فی ن : (ثنا یوسف) (۸۶۲۳)......(۱) فی ن : (الربیع)

لڑکے کی طرف سے عقیقہ کرتے ہیں لڑکی کی طرف سے نہیں کرتے لہٰذا تم لوگ عقیقہ کیا کرو لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری فرمایا کہ چوتھی چیز جو بچہ پیدا ہونے کے وقت لازم ہے کہ اپنے عقیقہ کا حلق کرے یعنی بچے کے سر کے بال صاف کرے جن کے ساتھ وہ پیدا ہوا ہے۔

۸۶۲۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو محمد نے ایک آدمی سے جسے سلمان کہا جاتا ہے۔ اس نے اس کو مرفوع بیان کیا ہے۔ فرمایا کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ کرو اور خون گراؤ اور اس سے تکلیف مٹاؤ۔

اس کو روایت کیا ہے بخاری نے عارم سے اس نے حماد بن زید سے بطور موقوف روایت کے پھر اس نے حدیث ذکر فرمائی حماد بن سلمہ سے جس سے وہ اس کے مرفوع ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔

۸۶۲۶:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو علی بن حسن بن بیان مقری نے ان کو عبیداللہ بن محمد بن عائشہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو قتادہ اور حبیب اور یونس اور ایوب نے محمد بن سیرین سے اس نے سلمان بن عامر ضبی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الغلام۔ حماد سے اس نے یونس سے اور ایوب اور ہشام اور حبیب اور قتادہ سے آخر ین میں۔

۸۶۲۷:۔۔۔۔۔ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث حفصہ بنت سیرین سے اس نے رباب سے اس نے اس کے چچا سلیمان بن عامر ضبی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور بخاری نے اس سے استشہاد کیا ہے۔

۸۶۲۸:۔۔۔۔۔اور ہم نے روایت کی ہے حسن بصری سے کہ اس نے کہا کہ تکلیف کو ہٹانا سر مونڈنا ہے۔

بچہ کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنا:

۸۶۲۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے جعفر بن محمد بن علی سے اس نے اپنے والد سے کہ اس نے کہا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے بالوں کو وزن کیا تھا اور زینب و ام کلثوم کے بالوں کو اور ان کے وزن کے برابر چاندی کو صدقہ کر دیا تھا۔

فرمایا کہ بچہ پیدا ہونے پر پانچواں ضروری کام اس کا نام رکھنا ہے۔

پیدائش کے ساتویں دن بچہ کا نام رکھنا:

۸۶۳۰:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی احمد بن حسن نے اس کو ابوجعفر بن رحیم نے ان کو ابراہیم بن اسحاق قاضی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے حسن سے اس نے سمرہ بن جندب سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکا اپنے عقیقے کے ساتھ گروی ہوتا ہے اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جائے اور اس کے سر کے بال صاف کئے جائیں اور اس کا نام رکھا جائے۔

میں نے کہا ہے کہ اگر اس کا نام اس دن رکھا جائے جس دن اس کی تحسنیک ہوتی ہے تو زیادہ بہتر ہے مناسب ہے کہ تاریخ ہو حدیث سمرہ میں عقیقے کے لئے۔ اور حلق۔ سوائے تسمیہ کے تحقیق ہم نے روایت کی ہے ابوموسیٰ سے نبی کریم کی طرف نام رکھنے کے بارے میں اپنے بیٹے کے

(۸۶۲۴)۔۔۔۔۔(۲) فی ن : (صالح)

(۸۶۲۶)۔۔۔۔۔(۳) فی ن : (علی بن الحسین بن سنان) (۱)۔۔۔۔۔فی ن : (وحبیب بن یونس) (۲)۔۔۔۔۔ فی ن : (سلیمان)

(۸۶۳۰)۔۔۔۔۔(۳) فی ن : (جعفر)

لئے جس دن آپ نے کھجور چبا کر اس کے تالو میں لگائی تھی۔

۸۶۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے جو کہ بیٹے تھے حسن بن سفیان کے ان کو حسن کے دو بیٹوں نے ان کو ابوبکر بن شیبہ کے دو بیٹوں یزید بن ہارون نے ابن عون کے دو بیٹوں نے ابن سرین سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ ابن ابی طلحہ بیمار تھے، ابوطلحہ نکلے کسی کام سے۔ تو بچے کا انتقال ہو گیا جب ابوطلحہ واپس آئے تو اس نے پوچھا کہ میرا بیٹا کہاں ہے؟ ام سلیم نے کہا کہ وہ آرام کر رہا ہے اور رات کا کھانا اس کے قریب کیا اس نے کھانا کھایا۔ اور عشاء کی نماز پڑھی رات کو جب صبح ہو گئی تو ابوطلحہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس واقعہ کی ان کو خبر دی حضور نے پوچھا کہ کیا تم لوگوں نے آج رات خوشی کی تھی؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ ان دونوں کے لئے برکت عطا فرما۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں بیٹا پیدا ہوا۔ لہٰذا ابوطلحہ نے مجھ سے کہا کہ اٹھائیے اس کو ہم اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلیں گے میں نے کھجوریں بھی ساتھ اٹھالیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو لے لیا اور پوچھا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟ بتایا کہ جی ہاں کھجوریں ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے کر چبایا پھر اس کو اس کے منہ میں لگایا پھر تالو میں لگایا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مطر بن الفضل سے اس نے یزید بن ہارون سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابوبکر بن ابی شیبہ سے اور ابن سیرین سے یہ انس بن سیرین ہے۔ اور کہا ہے اسناد میں حماد بن مسعدہ وغیرہ ابن عون سے اس نے محمد بن سیرین سے۔

۸۶۳۲:......اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے اسماء بنت ابی بکر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عبداللہ بن زبیر کی پیدائش کے وقت اس کی تحنیک کرنے اور اس کا نام عبداللہ رکھنے کے بارے میں اور اس سب کچھ میں دلالت ہے اس بات پر کہ تاریخ حدیث سمرہ میں مناسب ہے کہ راجع ہو تسمیہ کی طرف۔ واللہ اعلم۔

اور عقیقے میں کچھ سنتیں ہیں اور آثار ہیں اور اسی طرح نومولود کے نام رکھنے اور اس کی کنیت رکھنے میں۔ ہم نے ان کو کتاب السنن کے کتاب العقیقہ میں ذکر کر دیا ہے۔ دوبارہ ان کو یہاں ذکر کرنے میں مشقت ہے لہٰذا میں نے ان کو از راہ اختصار ترک کر دیا ہے جو ان پر مطلع ہونا چاہے گا وہاں رجوع کرے گا انشاء اللہ۔

۸۶۳۳:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ابوالعباس بن فضل بن علی بن محمد اسفرائنی نے ان کو ابوسہل بشر بن احمد نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے ان کو داؤد بن عمرو نے ان کو عبداللہ بن ابی زکریا خزاعی نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم لوگ قیامت کے دن پکارے جاؤ گے اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے باپوں کے ناموں کے ساتھ لہٰذا اپنے نام خوبصورت کر کے رکھو۔

۸۶۳۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوبکر اھوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہشام بن ابوعبداللہ دستوائی نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص میرے نام کے ساتھ نام رکھے وہ میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ رکھے۔ اور جو شخص میری کنیت کے ساتھ رکھے وہ میرے نام کے ساتھ نام نہ رکھے۔ یہ اسناد صحیح ہے۔ اور اسی طرح روایت کی گئی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ مگر بات یہ ہے ابوالقاسم کے ساتھ کنیت رکھنے کی مطلق نہی زیادہ ہے اور زیادہ صحیح ہے اور احتمال ہے کہ اس سے نہی راجع ہو اس شخص کی طرف جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

(۸۶۳۳)......(۱) فی ن : (بن)

کنیت اور آپ کے نام کو جمع کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ واللہ اعلم۔

۸۶۳۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن فضل بن جابر نے ان کو ابراہیم بن زیاد نے ان کو عباد بن عباد نے ان کو عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اور اس کے بھائی عبداللہ نے مکہ میں سنہ دوسو چالیس ہجری میں نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہارے ناموں میں سے اللہ کے نزدیک پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابراہیم بن زیاد (سبلان سے۔)

۸۶۳۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی سے ان کو ابواحمد محمد بن سلمان بن فارسی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا احمد بن حارث نے ان کو ابوقتادہ شامی نے جو حرانی نہیں ہے۔ ان کا انتقال ایک سو چونسٹھ ہجری میں ہوا ان کو خبر دی عبداللہ بن جراد نے کہتے ہیں کہ مؤتہ کا ایک آدمی میرا ساتھی بنا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں بھی اس کے ساتھ تھا اس نے عرض کی یا رسول اللہ میرا بیٹا پیدا ہوا ہے۔ سب سے زیادہ بہتر نام کون سا ہے؟ فرمایا! بے شک تمہارے بہتر ناموں میں سے ہیں حارث اور ہمام اور بہترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ تم لوگ انبیاء کے ناموں پر نام رکھا کرو۔ اور فرشتوں کے ناموں پر نام نہ رکھا کرو۔ اس شخص نے پوچھا کہ اور آپ کے نام پر نام رکھنا کیسا ہے؟ فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ کرو۔

بخاری نے کہا کہ اس روایت کے علاوہ اس کی اسناد میں نظر ہے۔

فرمایا کہ بچہ پیدا ہونے کے وقت چھٹا ضروری کام اس کا ختنہ کرنا ہے۔

پانچ چیزیں فطرت ہیں:

۸۶۳۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو زکریا بن یحییٰ بن اسد نے ان کو سفیان نے زہری سے ان کو سعید نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فطرت پانچ چیزیں ہیں یا فرمایا تھا کہ پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں ختنہ کرانا، زیر ناف صاف کرنا، بغلیں صاف کرنا، مونچھیں کترانا، ناخن تراشنا۔

۸۶۳۷:......ہم نے روایت کی ہے زہیر بن محمد سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا تھا حسن حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے اور ختنہ کیا تھا دونوں کا ساتویں دن۔

۸۶۳۹:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن یحییٰ بن سلیمان نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو ابوانس نے ان کو ابوالزناد اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص تھے جنہوں نے ختنہ کیا تھا وہ اس وقت ایک سو بیس برس کے تھے انہوں نے ختنہ کیا تھا قدوم میں۔ اس کے بعد وہ اسی برس مزید زندہ رہے اور قدوم جگہ کا نام ہے۔ (بعض نے قدم کا مطلب بسولی لیا ہے۔)

۸۶۴۰:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے ختنہ کیا تھا اس وقت وہ ایک سو بیس سال کے تھے۔ مقام قدوم پر (یا مراد ہے کہ بسولی کے ساتھ کیا تھا) اس کے بعد وہ اسی برس زندہ رہے۔ سعید نے کہا ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص تھے جنہوں نے ختنہ کیا تھا اور پہلے شخص تھے جنہوں نے سفید بال دیکھے تھے انہوں نے کہا اے میرے رب یہ کیا ہے؟

(۸۶۳۶)......(۱) فی ن : (السامی لیس بالحرامی) (۸۶۴۰)......(۱) سقط من (ن)

اللہ نے فرمایا اے ابراہیم ہم نے تجھے یہ عزت بخشی ہے انہوں نے کہا اے میرے رب میری عزت وقار میں اور اضافہ فرما۔ اور ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص تھے جنہوں نے مہمان کو ضیافت دی تھی۔ اور پہلے شخص تھے جنہوں نے اپنی موچھیں کاٹی تھیں۔ اور پہلے شخص تھے جنہوں نے اپنے ناخن کاٹے تھے۔ اور پہلے شخص تھے جنہوں نے استرا استعمال کیا تھا۔ مراد ہے کہ (انہوں نے زیر ناف صاف کیا) یہ صحیح ہے مگر موقوف روایت ہے۔

پہلی ضیافت:

۸۶۴۱:......اور تحقیق۔ اس کو روایت کیا ہے ابو قتادہ عبداللہ بن واقد نے حماد بن سلمہ سے اس نے ان کو یحییٰ بن سعید سے ان کو سعید بن میسب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص تھے جنہوں نے مہمان کی ضیافت کی تھی اور پہلے شخص تھے جنہوں نے لبیں کتریں اور پہلے شخص تھے جنہوں نے سفید بال دیکھے تھے اور وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے ناخن تراشے تھے اور وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے بسولی کے ساتھ ختنہ کیا تھا جب کہ وہ ایک سو بیس سال کے تھے اور ہمیں اس کی خبر دی ہے مالینی نے ان کو ابن عدی نے ان کو عروبہ نے ان کو محمد بن یحییٰ بن کثیر نے ان کو محمد بن عبداللہ بن واقد نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۹۶۴۲۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابن میسب نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے کہ پہلا شخص تھا جس نے ختنہ کیا اور جس نے مہمان کی ضیافت کی اور جس نے بڑھاپا دیکھا جب سفید بال دیکھے تو عرض کی اے رب یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ وقار ہے اور بردباری ہے انہوں نے عرض کی اے میرے رب میری عزت وقار کو اور زیادہ فرما۔ اور انہوں نے ختنہ کیا جب کہ وہ ایک سو بیس برس کے تھے انہوں نے بسولی کے ساتھ ختنہ کیا (یا مقام قدوم میں کیا) اور جب فوت ہوئے تو اس وقت وہ دو سو برس کے تھے۔

عبدالرزاق نے کہا کہ انہوں نے بسولی کے ساتھ ختنہ کیا (یق مقام قدوم میں کیا) عبدالرزاق نے کہا کہ یہ بستی کا نام ہے۔ اسی طرح مجھے خبر دی۔ ہے معمر نے اس میں شک نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں اسی طرح کہا ہے عبدالرزاق نے معمر سے اور کہا گیا ہے کہ قدوم سے مراد وہ آلہ ہے جس کے ساتھ انہوں نے ختنہ کیا تھا۔

تحقیق بعض احادیث میں مروی ہے کہ انہوں نے جلدی کی تھی اس سے قبل کے وہ ختنہ کرنے کے آلے کو جانتے۔ واللہ اعلم۔

۸۶۴۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن ابی یحییٰ نے داؤد بن حصین سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا اس آدمی کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی جو ختنہ نہ کروائے۔

اور یہی حدیث مروی ہے عبدالرزاق سے اس نے معمر سے اس نے قتادہ سے اس نے ایک آدمی سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے مکروہ قرار دیا ہے بغیر ختنے والے کے ذبح کیے ہوئے جانور کو اور فرمایا کہ اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور نہ ہی اس کی شہادت قبول ہوگی معمر نے کہا کہ میں نے حماد بن سلمہ سے اس کے بچے کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۶۴۴......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی اصم نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین نے یعنی بن حفص نے سفیان سے اس نے ابو اسحٰق سے اس نے حارثہ بن مضرب سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ ہاجرہ (ام اسماعیل) سارہ (زوجہ ابراہیم) کی باندی تھی اس نے ابراہیم علیہ السلام کو عطیہ اور ہبہ کردی تھی۔ ایک دن (دونوں کے بیٹوں) اسماعیل اور اسحٰق نے دوڑ نے

کا مقابلہ کیا اسماعیل اسحاق سے جیت گئے اور اسحاق سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کی گود میں جا بیٹھے۔ سارہ نے کہا میں گمان کرتی ہوں اللہ کی قسم میں اس کے تین عزت کے نشان بدل دوں گی۔ بس ابراہیم علیہ السلام ڈر گئے کہ کہیں وہ اس کے کان نہ کاٹ دے یا ناک نہ کاٹ دے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا۔ کیا تم ایسا کوئی کام کرو گی اور ہلاکت میں پڑو گی اس کے کان میں سراخ کرو گی یا اس کو نیچا دکھاؤ گی تو پہلا ذلیل و خوار کرنا ہوگا۔ (یا پہلی ذلت و خواری ہوگی۔)

ختنہ کے سلسلہ میں عرب کا رواج:

۸۶۴۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابو احمد عدی نے ان کو محمد بن خریم قزاز نے ان کو ہشام بن خالد نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو محمد بن حسان نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو ام عطیہ انصاریہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لونڈی کو حکم دیا تھا کہ وہ ختنہ کروائے جب ختنہ کرو گی تو تم کمزور نہیں ہو گی یہ عمل عورت کے لئے زیادہ لذت کا باعث ہوگا اور شوہر کو زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہوگا۔

۸۶۴۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوبکر بن ابودارم نے ان کو احمد بن موسیٰ نے ان کو علی بن عبدالحمید الشیبانی نے ان کو مندل نے ان کو ابن جریج نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی کچھ عورتوں کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے انصار کی عورتو! خضاب لگایا کرو (سفیدی کو) چھپانے کے لئے۔ اور خوشحال رہو۔ دبلی اور کمزور نہ بنو یہ بات بے شک زیادہ محظوظ کرنے والی ہے تمہاری عورتوں کے لئے ان کے شوہروں کے نزدیک اور بچاؤ تم اپنے آپ کو محسنوں کی ناشکری کرنے سے مندل بن علی ضعیف ہے۔

امام احمد حنبل فرماتے ہیں:

امام احمد رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ بچے کی تعلیم و تربیت اس وقت ہو جب وہ عمر کے اور عقل کے اعتبار سے ایسی حد کو پہنچ جائے کہ تعلیم و تربیت کا متحمل ہو سکے۔ پھر اس کے کئی شعبے ہو سکتے ہیں۔

کچھ ان میں سے یہ ہیں کہ والدین مسلمان صلحاء کے اخلاق پر اس کی پرورش اور تربیت کریں اور مفسرین اور برے لوگوں کی صحبت سے اور ان کے میل و جول سے اس کی حفاظت کریں۔

اور دوسرا شعبہ تعلیم و تربیت کے حوالے سے یہ ہے کہ اس کو قرآن مجید کی تعلیم دیں۔ اور زبان کے ادب کی تعلیم دیں۔ اور سنتوں کی تعلیم دیں اور اس سے بیان کریں۔ اور سلف صالحین کے مطابق بنائیں اور اس کو وہ دینی احکام سکھلائیں جو ضروری ہیں جن کے سیکھے بغیر چارہ نہیں ہے۔

اور تعلیم و تربیت کا ایک شعبہ یہ ہے کہ اس کو کسی اچھے کسب و محنت کی راہنمائی کریں جو اچھا اور قابل تعریف ہو جس سے یہ توقع کی جا سکے کہ اس کے اچھے ثمرات خود واپس سرپرست کو بھی حاصل ہوں گے۔ جب بچوں میں سے کوئی عقل فہم کی ایک خاص حد تک پہنچ جائے تو اس کے سامنے ذات باری تعالیٰ کی پہچان کروائے ایسے دلائل کے ساتھ جو اس کو اللہ تعالیٰ معرفت تک پہنچا دیں اور ملحدین اور بے دینوں کے اقوال میں سے اس کو کچھ بھی نہ بتائے سنائے۔ ہاں کبھی کبھی ان میں سے کوئی بات ذکر کر کے اس سے اس کو ڈرا دیا کرے اور ملحدین سے اس کو نفرت دلائے اور حسب استطاعت اس کی طرف ان کو مبغوض اور ناپسندیدہ بنائے۔ اور دلائل دینے میں ایسے دلائل سے شروع کرے جو عقل کے قریب تر ہوں اور روشن دلائل ہوں اس کے بعد حجت اس کو قریب قریب ہوں اور یہی طریقہ کرے ان دلائل کو بیان کرنے کے لئے جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرتے ہیں۔ آپ کی سیرت طیبہ میں سے ایسے دلائل جو عقل کے قریب تر ہوں اور خوب واضح ہوں۔ اس کے بعد وہ دلائل

۸۶۴۵)......(۱) فی ن: (محمد بن جریر) (۲)...... فی ن: (نمیر)

جوذرا ان کے قریب قریب ہوں۔ چنانچہ شیخ حلیمی رحمہ اللہ نے اس باب کے فصول میں سے ہر فصل میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔ جو شخص ان پر واقف ہونا چاہے گا انشاء اللہ ان کی طرف رجوع کرے گا۔

۸۶۴۷:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور ہ نضر وی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حدیث بیان کی خالد بن عبداللہ نے یونس سے اس نے حسن سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ یاایھا الذین امنوا قوا انفسکم و اھلیکم ناراً. اے اہل ایمان بچاؤ تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے۔ فرماتے ہیں کہ (اس سے مراد ہے کہ وہ) ان کو اللہ کی اطاعت کا حکم دے اور ان کو خیرو بھلائی کی تعلیم دے۔

۸۶۴۸:.....اور اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو منصور نے ان سے جس نے ان کو حدیث بیان کی ہے علی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ اپنی اولادوں کو علم سکھاؤ اور ان کو ادب سکھاؤ۔

۸۶۴۹:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ حافظ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالنضر محمد بن محمد یوسف فقیہ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن محمود یہ بن مسلم نے ان کو حدیث بیان کی نضر بن محمد بیسکی نے سفیان ثوری سے اس نے منصور سے اس نے ابراہیم بن مہاجر سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: اپنے بچوں کو پہلا کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ ابتدا کراؤ اور ان کو بڑے ہونے پر موت کے وقت بھی لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو بے شک جس انسان کی پہلی کلام بھی لا الٰہ الا اللہ ہو اور آخری کلام بھی لا الٰہ الا اللہ ہو پھر وہ خواہ ہزار سال زندہ رہے اس سے کسی ایک گناہ کے بارے میں بھی نہیں پوچھا جائے گا۔ اس کا متن غریب ہے نہیں لکھا راوی نے اس کو مگر صرف اسی اسناد کے ساتھ۔

سات سالہ بچہ کے لئے نماز کا حکم:

۸۶۵۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سہل بن مہران دقاق نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو سوار بن داؤد ابوحمزہ نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات سات کی عمر کے اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور دس سال میں نہ پڑھنے پر ان کو سزا دو اور دس والوں کے بستر سونے کے لئے علیحدہ کر دو۔

۸۶۵۱:.....مجھے خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجابت کے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم نے ان کو ابوالحسن محمد بن سنان قزاز نے ان کو عامر بن صالح بن رستم نے ان کو ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن عمرو بن سعید بن عاص نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد حسن بن احمد بن ابراہیم بن فراس نے مکہ میں ان کو احمد بن ابراہیم بن مخلد نے ضحاک نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو مسلم نے اور قواریری نے دونوں نے کہا ان کو عامر بن ابی عامر نے ان کو ایوب بن موسیٰ قرشی نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

نہیں تحفہ دیتا کوئی والد اپنے بیٹے کو کوئی تحفہ جو افضل ہو اچھے ادب سے۔

روایت کیا ہے اس کو بشر بن یوسف نے عامر بن ابو عامر سے اس نے سنا ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن سعید بن عاص نے اور اس بارے میں عامر کا سماع ایوب سے صحیح ہے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے تاریخ میں بشر سے اس نے کہا کہ ان کے دادا کا سماع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت نہیں ہے۔

بچہ کے لئے ادب سے بہتر کوئی تحفہ نہیں:

۸۶۵۲:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدن نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو خلف بن ہشام نے اور عبید اللہ بن عمرو نے اور نصر بن علی نے لوگوں نے کہا کہ عامر بن ابی عامر خزاز نے ایوب بن موسیٰ سے اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی والد اپنے بیٹے کو اچھے ادب سے زیادہ افضل کوئی تحفہ نہیں دے سکتا۔

۸۶۵۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابواسعد نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن تمام بن صالح بہرانی نے حمص میں ان کو محمد بن قدامہ نے ان کو ابوعبیدہ حداد نے ان کو صالح بن رستم نے وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد ایوب بن موسیٰ کے پاس گئے تو ایوب نے پوچھا تیرا بیٹا یہ ہے؟ والد نے بتایا کہ جی ہاں یہی ہے۔انہوں نے کہا کہ اس کی اچھی طرح تربیت کرنا میرے والد نے مجھے حدیث بیان کی تھی میرے دادا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کوئی والد اپنے بیٹے کو کوئی عطیہ نہیں دیتا جو اچھے ادب سے زیادہ افضل ہو۔ کہا ابواحمد نے ہوگئی حدیث واسطے ابو عامر خزاز کے والد عامر کے اور نہیں لکھا ہے اس کو اس نے مگر محمد بن تمام سے۔

۸۶۵۴:......کہا احمد نے اور اس سے زیادہ غریب یہ ہے کہ ابومحمد عبداللہ بن علی بن احمد نیساپوری معاذی نے ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس احمد بن محمد بن یوسف سقطی نے ان کو ابوحفص عمر بن جعفر بن محمد بن عبداللہ بن علی بن زبیرہ بصری نے ان کو رستم بن علی خزاز نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں ایوب بن موسیٰ کے پاس اپنے والد کے ساتھ جایا کرتا تھا۔ایوب نے پوچھا اے ابوفلاں کیا یہ تیرا بیٹا ہے انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں فرمایا کہ مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی تھی میرے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کوئی والد اپنے بیٹے کو اچھے ادب سے بہتر اور احسن تحفہ نہیں دیتا۔

اسی طرح ہمیں خبر دی ہے اس کے ساتھ اپنے فوائد میں۔اور رستم بن عامر کے بارے میں یہ گمان کرتا ہوں کہ ارادہ کیا صالح بن رستم نے واللہ اعلم۔

صدقہ سے ادب سکھانا بہتر ہے:

۸۶۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو اسماعیل بن ابان وراق نے ان کو ناصح ابوعبداللہ نے سماک بن حرب سے اس نے جابر بن سمرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں اگر تم میں سے کوئی آدمی اپنے بیٹے کو ادب سکھائے اور اس کو تربیت کرے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ روزانہ نصف صاع صدقہ کرے۔

۸۶۵۶:......وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی جعفر نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو علی بن ہاشم بن برید نے ان کو صالح نے سماک بن حرب سے اس نے جابر بن سمرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل۔

۸۶۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبدالعزیز بن خطاب نے ان کو ناصح نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ یہ ہے کہ اگر آدمی اپنے بیٹے کو ادب سکھائے تو وہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ روزانہ دو سیر کا صدقہ کرے۔

(۸۶۵۲)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۵/ ۱۴۰۴)

(۸۶۵۳)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۵/ ۱۴۰۴)

۸۶۵۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن شراق نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو محمد بن عیسٰی بن حسان مدائنی نے ۲۷۲ھ میں ان کو محمد بن فضل بن عطیہ نے اپنے والد سے اس نے عطاء سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم جانتے ہیں کہ والد کا کیا حق ہے بیٹے پر؟ اور اسی طرح بیٹے کا کیا حق ہے باپ پر؟ فرمایا کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے یعنی اچھی تربیت کرے۔ محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف کئی بار جس روایت کے ساتھ وہ اکیلا ہو اس پر تو خوش نہ ہو

۸۶۵۹:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالعزیز بن محمد بن جعفر بن مؤمن بن شبان عطار نے بغداد میں ان کو ابوبکر بن بعانی نے ان کو عبداللہ بن بشر نے ان کو زید بن اخرم نے ان کو ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثوری سے وہ کہتے ہیں، آدمی کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو طلب حدیث پر مجبور کرے۔ اسے کہے کہ اس سے اس کے بارے میں پرسش ہوگی۔

۸۶۶۰:......اور اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ میں نے سنا ثوری سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک یہ حدیث عزت دیتی ہے اس کو جو اس کے ذریعے صرف دنیا کا ارادہ کرے اور جو شخص اس کے ساتھ آخرت کا بھی ارادہ کرے وہ اس کو پالے گا۔

۸۶۶۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو سلیمان بن احمد واسطی نے ان کو ولید و بن مسلم نے ان کو مروان بن جناح نے ان کو یونس بن میسرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ بن ابی سفیان سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں۔ خیر عادت ہوتی اور شر چپکنے والی بلا ہوتی ہے۔

۸۶۶۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو عثمان حاطبی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی سے اپنے آپ کو ادب سکھا (یعنی تربیت کر۔)

بے شک تم سے پوچھا جائے گا تیرے بیٹے کے بارے میں کہ تم نے اسکو کیا ادب سکھایا تھا اور تم نے اس کو کیا تعلیم دی تھی اور اس سے تمہارے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اس نے تمہارے ساتھ کس قدر نیکی کی تھی اور کتنی تیری فرمانبرداری کی تھی۔

۸۶۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حرب بن میمون نے ان کو عوف بن ابورجاء نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب نے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس بندے پر جو کسی یتیم کی تربیت پر طمانچہ مارتا ہے۔

بچہ کے لئے تعلیم اور ہنر سیکھنے کا اہتمام کرنا:

۸۶۶۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے ان کو احمد بن عبید بن اسحاق بن مبارک عطار نے ان کو ان کے والد نے ان کو قیس نے ان کو لیث نے مجاہد نے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ اور عورت کو سوت کاتنا۔ عبید العطار منکر الحدیث ہے۔

۸۶۶۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد سراج نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو زید بن عبدربہ نے ان کو بقیہ نے ان کو عیسٰی بن ابراہیم نے زہری سے اس نے ابوسلیمان مولیٰ ابورافع سے ان کو ابورافع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم لوگوں پر بیٹے کا بھی کوئی حق ہے؟ جیسے ہمارے ان کے اوپر حقوق ہیں۔ فرمایا کہ جی ہاں، بیٹے کا باپ پر حق یہ

(۸۶۶۳)......(۱) فی ن : (حربی) (۸۶۶۵)......(۲) فی ن : (موثد)

ہے کہ وہ اس کو لکھنا پڑھنا اور تیراکی اور تیراندازی کی تعلیم دے اور اس کو پاکیزہ ادب سکھائے۔ عیسیٰ بن ابراہیم ان سے روایت کرتا ہے جن کو متابع نہیں ہوتا۔

باپ پر اولاد کے حقوق:

۸۶۶۶:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شداد بن سعید حریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا بیٹا پیدا ہوا سے چاہئے کہ وہ اس کا اچھا سا نام رکھے اور اس کو اچھا ادب سکھائے۔ جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرے۔ جب وہ بالغ ہو جائے اور وہ اس کی شادی نہ کرے پھر وہ گناہ میں مبتلا ہو جائے یقینی بات ہے کہ پھر اس کا گناہ اس کے والد پر ہوگا۔

۸۶۶۷:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عبدالصمد بن نعمان نے ان کو عبدالملک بن حسین نے ان کو عبدالملک بن عمیر بن مصعب بن شیبہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بیٹے کا حق باپ پر یہ ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اس کو اچھے طریقے پر دودھ پلائے اور اس کے ادب کو اچھا کرے۔ اس میں ضعف ہے۔

۸۶۶۸:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حزم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے اور ان سے سوال کیا تھا کثیر بن زیاد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

هب لنا من ازواجنا و ذريتنا قرة اعين.

اے ہمارے رب ہماری بیویوں میں سے اور ہماری اولادوں میں سے عطا فرما آنکھوں کی ٹھنڈک۔

انہوں نے پوچھا کہ اے ابوسعید یہ آنکھوں کی ٹھنڈک کیا ہے کیا یہ دنیا میں ہوگی یا آخرت میں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ اللہ کی قسم دنیا میں ہوگی۔

انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہے۔ فرمایا کہ اللہ کی قسم یہ (آنکھوں کی ٹھنڈک) یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھے اپنے بندے کو کہ وہ اپنی بیوی کو بھائی کو اپنے دوست کو سب کو دیکھے کہ وہ اللہ کی اطاعت کر رہے ہیں۔ نہیں بلکہ ایک مسلمان آدمی کو کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں ہوتی کہ وہ دیکھے والد کو یا بیٹے کو یا دوست کو یا بھائی کو اللہ کا اطاعت گذار۔

۸۶۶۹:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو ابوبکر بن ابی مریم غسانی نے مجاشع ازدی ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تورات میں لکھا ہوا ہے کہ جس شخص کی بیٹی بارہ سال کی ہو جائے اور وہ اس کی شادی نہ کرے پھر وہ گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے تو اس کا گناہ اس کے والد پر ہوگا۔

۸۶۷۰:.....میں نے حاکم ابوعبداللہ کی تحریر میں پڑھا۔ وہ ان میں سے ایک ہیں جنہوں نے ہمیں خبر دی بطور اجازت دینے کے ان کو خبر دی بکر بن محمد بن عبدان صیرفی نے مقام مرو میں اپنی اصل کتاب سے ان کو خبر دی احمد بن بشر بن سعد مرثدی نے ان کو خالد بن خداش نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہوا ہے

(۸۶۶۶).....(۳).....في ن : (الحسين)

(۸۶۶۹).....(۱) في ن : (سلمان) (۲).....في ن : (يوب عن ابن أبي مريم)

(۸۶۷۰).....(۳) في ن : (حمدان)

کہ جس کی بیٹی بارہ سال کی ہو جائے اور وہ اس کی شادی نہ کردے اور وہ گناہ کی مرتکب ہو جائے اس کا گناہ اسی نہ کرنے والے پر ہے۔ حاکم نے کہا یہی بات ہے جو میں نے پائی ہے ان کی اصل تحریر میں۔ اور یہ اسناد صحیح ہے مگر متن شاذ ہے کئی اعتبار سے۔ امام احمد نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ وہ اس کو روایت کرتے ہیں اسناد اول کے ساتھ۔ لیکن اس مذکورہ اسناد کے ساتھ روایت منکر ہے۔

بیٹے کی اچھی تربیت کرنا:

۸۶۷۱:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحق نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبدالواحد عیسیٰ نے ان کو وریزہ بن غسانی حمصی نے ان کو محمد بن عبید اللہ کریزی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرو بن معاویہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا زید بن علی نے اپنے بیٹے سے بے شک اللہ عزوجل نے مجھے تیرے لئے پسند کیا ہے اب تم مجھے اپنے فتنے سے بچانا۔ اور اس نے تجھے پسند نہیں کیا میرے لئے لہٰذا اسی لئے اس نے تجھے میرے بارے میں وصیت فرمائی ہے (قرآن میں) اے بیٹے بہترین باپ وہ ہوتے ہیں کہ جس کو اولاد کی محبت افراط کی طرف نہ لے جائے اور بہترین بیٹے وہ ہوتے ہیں جن کی کوتاہی اس حد تک نہ پڑھ جائے کہ وہ نافرمان قرار پائیں۔

۸۶۷۲:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ابن عون نے ابن سیرین سے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ اپنے دوست کا ایسا اکرام نہ کیجئے جو اس پر شاق گذرے (یعنی وہ مشقت میں نہ پڑ جائے۔) اور کہا جاتا تھا کہ اپنے بیٹے کو عزت دے اور اس کی اچھی تربیت کر۔

بیٹے کے باپ پر حقوق:

۸۶۷۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن محمد بن حسن بجلی مقری نے کوفے میں ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن ابودارم نے ان کو حدیث بیان کی ہے احمد بن محمد بن اسحاق اہوازی اطروشی نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن عبدالوہاب بن نجدہ حوطی نے وہ کہتے ہیں جب میرے والد مجھے ابوالمغیرہ کے پاس لے کر گئے حالانکہ میرے بہن بھائی ان سے پہلے ہی حدیث سن چکے تھے انہوں نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا میرے والد سے کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ انہوں نے کہا تم اس سے کیا چاہتے ہو۔ والد نے جواب دیا یہ بھی آپ سے کچھ سنیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ اور سمجھیں گے؟ میرے والد نے مجھ سے کہا حالانکہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے تھے۔ اٹھئے اور دو رکعت نماز ادا کیجئے۔ اور تکبیر اونچی آواز کے ساتھ کہئے اور قرأۃ اور رکوع سجود کی تسبیح اور تشہد وغیرہ زور سے پڑھئے میں نے ایسے ہی کیا۔ لہٰذا حضرت ابوالمغیرہ نے مجھ سے کہا کہ تم نے اچھا کیا درست کیا۔ میرے والد نے ان سے کہا کہ حدیث بیان کیجئے اس کو میں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے بھائی اور میری بہن نے ابوالمغیرہ سے اس نے ام عبداللہ بنت خالد بن سعدان سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے کہا بیٹے کے باپ پر حقوق میں سے ہے کہ وہ اس کو اچھا ادب سکھائے اور اچھی تعلیم دے۔ جب وہ بارہ سال کا ہو جائے پھر اس کا والد پر حق نہیں ہے بلکہ والد کا حق اس پر لازم ہو جائے گا اگر وہ اس کو راضی رکھے تو اس کو شریک بنالے اور اگر وہ والد کی رضا کے پیچھے نہ چلے تو پھر وہ اس کو مخالف سمجھے اور ابوالمغیرہ تحقیق اللہ نے تجھے بے پرواہ کر دیا ہے والد سے اور تیری بہن سے اور تیرے بھائی سے بس یوں کہا کرو مجھے حدیث بیان کی ہے ابوالمغیرہ نے بیٹھ جائیے اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر برکت دے انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

بیٹیوں کی پرورش پر فضیلت:

۸۶۷۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعمرو محمد بن احمد فقیہ نے اور ابوبکر محمد بن عبداللہ وراق نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو محمد بن عبداللہ اسدی نے ان کو محمد بن عبدالعزیز نے ان کو عبیداللہ بن ابی بکر نے انس سے وہ

(۸۶۷۲)۔۔۔۔۔(۱) فی ن: (عون) (۸۶۷۳)۔۔۔۔۔(۲) فی ن: (الحسین)

کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائیں قیامت میں وہ جب آئے گا تو میں اور وہ ایسے اکٹھے ہوں گے انہوں نے یہ کہتے ہوئے دونوں انگلیاں ملالیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا عمرو ناقد سے اس نے محمد بن عبداللہ اسدی سے۔

۸۶۷۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عروہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ ایک عورت آئی اس کی دو بیٹیاں بھی اس کے ساتھ تھیں۔اس نے مجھ سے کھانے کے لئے کچھ مانگا تو میرے پاس اس نے کھجور کے ایک دانے کے سوا کچھ نہ پایا۔میں نے اس کو وہی ایک دانہ دے دیا اس نے اسے دے کر آدھا آدھا کر کے دونوں بیٹوں کو دے دیا اور خود نہیں کھایا اس کے بعد وہ اٹھ کر چلی گئی بیٹوں کے ساتھ۔اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس کے چلے جانے کے بعد میں نے یہ بات ان کو بتائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ان بیٹوں کے ساتھ آزمایا جائے اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے آڑ ثابت ہوں گی۔

اسی طرح عبدالرزاق کی روایت میں ہے معمر سے اس کو عبداللہ بن مبارک نے روایت کیا ہے معمر سے اس نے زہری سے اس نے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سے اس نے عروہ سے وہ صحیح ہے اور اسی طرح ان کو روایت کیا ہے شعیب بن ابی حمزہ سے اس نے زہری سے۔

۸۶۷۶:......ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف نے بطور املاء کے اور ابوبکر قاضی نے بطور قراءۃ کے ان کے سامنے۔ان دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو سہیل بن ابی صالح نے ان کو سعید اعشیٰ نے ان کو ایوب بن بشیر سے اس کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی بیٹیاں ہوں دو یا تین اور ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرتا ہے اور ان کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔وہ شخص جنت میں چلا جائے گا۔

خالد بن عبداللہ نے اس کے متابع حدیث لائی ہے اور جریر نے سہل سے اور خالد کی حدیث میں ہے کہ اس شخص نے ان بیٹیوں بہنوں کو ادب سکھایا ہے اور ان کی شادی کی ہے اور ان کے ساتھ نیک سلوک کیا ہے اس کے لئے جنت ہے۔

۸۶۷۷:......ہمیں خبر دی ابوزید عبدالرحمٰن بن محمد قاضی نے ان کو ابوحامد احمد بن بالویہ عقصی نے ان کو بشر بن موسیٰ اسدی نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو سہیل بن ابی صالح نے ان کو ایوب بن بشر نے ان کو سعید اعشیٰ نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ اس کے ساتھ احسن طریقے پر گذارے اور ان کو برداشت کرے اور ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتا رہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اور روایت کیا ہے اس کو حماد بن سلمہ نے سہیل سے اسی طرح اور پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

ابوداؤد نے کہا کہ وہ سعید بن عبدالرحمٰن بن مکمل زہری سے۔

۸۶۷۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن یونس نے''ح''۔

ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو ابوعمرو محمد بن عبداللہ سوسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو عمر بن نبھان نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے ان کی دیکھ بھال کرنے میں اور ان کی تکلیف برداشت کرنے میں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۸۶۷۸)......(۱) فی ن : (السکری)

محمد بن یونس کی روایت میں اضافہ کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اگر دو ہوں؟ فرمایا کہ اگر دو ہوں تو بھی یہی بات ہے اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اگر ایک ہو؟ فرمایا کہ اگر ایک ہو تو بھی یہی اجر ہے۔

بیٹیوں پر خرچ کرنے کی فضیلت:

۸۶۷۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو نھاس نے شداد ابو عمار سے اس نے عوف بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان پر خرچ کرے یہاں تک کہ یا تو ان کی شادیاں ہو جائیں یا ان کی زندگی پوری ہو جائے وہ اس کے لئے جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔

۸۶۸۰:......اور عوف بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور چہرہ پر زخموں کے نشانوں والی عورت اور یہ وہ عورت جو صاحب منصب ہے اور صاحب جمال ہے جو اپنے شوہر سے بیوہ ہو جاتی ہے پھر وہ اپنے نفس کو روک کر رکھتی ہے اپنے یتیم بچوں پر یہاں تک کہ وہ یا تو مر جائیں یا پل کر جوان ہو جائیں قیامت کے دن ایسے اکٹھے ہوں گے آپ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا۔

۸۶۸۱:......ہمیں خبر دی محمد بن ابی المعروف فقیہ نے ان کو ابو سہل اسفرائنی نے ان کو ابو جعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو کزید بن زریع نے ان کو نہاس بن قہم نے ان کو شداد ابو عمار نے ان کو عوف بن مالک اشجعی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں کوئی بندہ جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے اوپر خرچ کرے حتیٰ کہ وہ جوان ہو جائیں شادی شدہ ہو جائیں یا وہ مر جائیں مگر وہ اس کے لئے جہنم سے آڑ ہوں گی ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ اگر دو ہوں؟ فرمایا کہ اگر چہ دو بھی ہوں (یہی اجر ہوگا۔)

۸۶۸۲:......کہتے ہیں کہ کہا ابو عمار نے عوف بن مالک سے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور رخساروں کے زخموں کے نشانوں والی عورت ان دو انگلیوں کی طرح جنت میں ہوں گے اور وہ عورت جو صاحب مرتبہ ہے اور صاحب جمال بھی جو بیوہ ہو جاتی ہے اور اپنے نفس اپنے یتیموں کے لئے روک کر رکھتی ہے حتیٰ کہ وہ شادی شدہ ہو جاتے ہیں یا فوت ہو جاتے ہیں۔ (وہ بھی اس طرح ساتھ ہوگی۔)

۸۶۸۳:......ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو حسن بن حسین بن منصور سمسار نے ان کو حامد بن محمود مقری نے ان کو اسحٰق بن سلیمان وازی نے ان کو مطر بن خلیفہ نے ان کو شرحبیل بن سعد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؟ کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کی دو بیٹیاں ہوں پھر وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے جب تک وہ ان کے ساتھ رہے یا وہ اس کے ساتھ رہیں مگر وہ دونوں اس کو جنت میں داخل کرا دیں گی۔

۸۶۸۴:......ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن منکدر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوں یا بہنیں ہوں وہ ان کی کفالت کرتا رہے اور ان کو ٹھکانہ دے اور ان پر شفقت کرے وہ جنت میں داخل ہوگا لوگوں نے پوچھا کہ اگر دو ہوں؟ فرمایا اگر چہ دو ہوں۔ کہتے ہیں کہ حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ لوگوں نے پوچھا اگر ایک ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر چہ ایک ہو تو بھی۔ یہ روایت مرسل ہے۔

۸۶۸۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن علوی نے ان کو عبد اللہ بن موسیٰ علاف نے نیسا پور میں ان کو سہل بن عمار عتکی ابو یحییٰ نے ان کو عمر بن عبد اللہ بن رذین نے ان کو سفیان بن حسین نے ان کو حدیث بیان کی علی بن زید نے ان کو جدعان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبد اللہ انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوں جن کی وہ ضرورتیں پوری کرے ان پر رحم کرے اور ان پر خرچ

(۸۶۸۵)......(۱) فی ن : (عمرو)=

کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے آواز لگائی لوگوں میں سے یارسول اللہ اگر دو بیٹیاں ہوں تو؟ حضور نے فرمایا جی ہاں دو ہوں تو بھی یہی اجر ہے یہاں تک کہ لوگوں نے گمان کیا کہ اگر لوگ ایک بیٹی کا پوچھتے تو بھی آپ یہ فرماتے کہ اس کا بھی یہی اجر ہے۔

۸۶۸۶:......اس کا متابع بیان کیا ہے ہشیم نے اور سعید بن زید نے علی بن زید سے پس روایت کی گئی ہے اس میں حماد بن زید سے اس نے ثابت سے اس نے انس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور موصول روایت کے اور محفوظ روایت ان سے حضرت ثابت سے ہے جو کہ نبی کریم سے مرسل طور پر مروی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے حماد سے اس نے ثابت سے اس نے انس سے یا دیگر سے۔ اور کہا گیا ہے اس کے علاوہ سے مروی ہے۔

۸۶۸۷:......اور روایت کیا ہے اس کو حماد بن سلمہ نے ثابت سے اس نے عائشہ سے اور وہ مرسل ہے درمیان ثابت کے اور عائشہ کے۔

بیٹیاں والدین کے لئے جہنم سے آڑ ہیں:

۸۶۸۸:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو حکم بن اسلم نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو حرملہ بن عمران نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعشانہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عقبہ بن عامر جہنی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے ان کو کھلائے پلائے اور پہنائے وہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔

۸۶۸۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصالح نے ان کو حرملہ بن عمران تجیبی نے ان کو ابوعشانہ معافری نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان پر صبر کرے ان کو کھلائے پلائے اور پہنائے جو اس کو میسر ہو وہ اس کے لئے جہنم سے آڑ ثابت ہوں گی۔

اولاد کے مابین انصاف ضروری ہے:

۸۶۹۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو مطر بن خلیفہ نے ان کو مسلم بن صبیح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ کہتے ہیں مجھے میرے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر گئے تا کہ وہ ان کو گواہ کریں اس عطیہ پر جو انہوں نے مجھے عطا کیا تھا کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تیرے اس کے علاوہ اور بھی بیٹے ہیں انہوں نے کہا کہ جی ہاں ہیں انہوں نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا کہ سب برابر ہیں۔

۸۶۹۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد سکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو حاجب بن مفضل بن مہلب بن ابوصفرہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا نعمان بن بشر سے وہ خطبہ دے رہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنی اولاد کے مابین انصاف کیا کرو اپنی اولادوں کے درمیان انصاف کیا کرو۔ اور سعدان کی روایت میں ہے اپنے بیٹوں کے درمیان۔

۸۶۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بختری نے ان کو محمد بن سلیمان واسطی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل حبلی نے ان کو ہاشم بن صبیح نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں پیدا ہوتا کوئی بچہ کسی گھر میں مگر ان میں عزت پیدا ہو جاتی ہے جو کہ پہلے نہیں تھی۔ اسی طرح ہے میری کتاب میں۔

اور میں نے اپنا علم نہیں لکھا مگر ہاشم بن صبیح کی حدیث سے اسی طرح میں نے اس کو نقل کیا ہے اس کی شہرت کی وجہ سے جو کہ لوگوں کے درمیان ہے۔ اور وہ اہل علم کے درمیان حدیث کے بارے میں منکر ہے واللہ اعلم یہی میری کتاب میں ہے۔

۸۶۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابوقماس نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ہاشم بن صبیح نے ان کو ابوانس مکی نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جس گھر میں کوئی لڑکا پیدا ہوتا ہے ان میں ایک عزت ہو جاتی ہے جو کہ پہلے ان میں نہیں تھی۔

۸۶۹۴:...... اسی طرح ہمیں خبر دی مسند ابن عباس میں۔ اور اس زیادہ کیا اپنی اسناد میں ابوانس مکی سے اور ہم نے ان کو خبر دی ہے مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ میں۔ اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا اپنی اسناد میں ان کو خبر دی عمران حبلی نے اور وہ موسیٰ بن اسماعیل ہیں پس حدیث ثابت ہے ابن عمر سے جیسے اس کو روایت کیا ہے محمد بن سلیمان واسطی نے سوائے اس کے کہ محمد بن عیسیٰ بن ابوقماش کی روایت میں ہے ابوانس مکی سے ایسا اضافہ جس کو میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اللہ کے بندوں کے درمیان۔

قریش کی عورتیں:

۸۶۹۵:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے اور ابویعلیٰ حمزہ بن عبدالعزیز نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوبکر بن قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں یہ وہ ہے جو ہمیں حدیث بیان کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر عورتیں جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں وہ قریش کی عورتیں ہیں۔ اپنے بچے پر سب سے زیادہ شفیق ہوتی ہیں اس کی صغرسنی میں اور شوہر کے قبضے میں جو کچھ ہے اس کی ملکیت کی سب سے زیادہ محافظ ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد رافع سے انہوں نے عبدالرزاق سے۔

۸۶۹۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو حاجب بن احمد بن سفیان طوسی نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو منصور نے سالم بن ابوالجعد سے اس نے ابوامامہ باہلی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا اور بہن تھی وہ عورت اس کو چلا کر لا رہی تھی اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا جو بھی چیز اس نے مانگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز اس کو عطا فرما دی جب وہ چلی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت ساری عورتیں اپنے بچوں کو اٹھائے پھرنے والیاں ان پر شفقت کرنے والیاں ایسی ہیں کہ اگر وہ کیفیت نہ ہوتی جو اپنے شوہروں سے وہ کر بیٹھتی ہیں تو ان میں سے جو نماز ادا کرنے والی ہیں وہ جنت میں داخل ہو جاتیں۔

۸۶۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ اصفہانی زاہد نے ان کو ابوالحسن محمد بن نصر زبیدی نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے ان کو سالم بن ابی الجعد نے ان کو ابوامامہ نے کہ ایک مسکین عورت تھی وہ آئی تو اس کے ساتھ اس کے بچے بھی آئے اس کو تین کھجور کے دانے دیئے گئے اس نے ایک دانہ سب کو دے دیا لہٰذا بچے رونے لگے اس نے ایک دانہ کھجور کا لیا اور چیر کر دو حصے کئے اور ہر ایک کو ایک حصہ دے دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا بہت سی اپنے بچوں کو اٹھائے پھرنے والی عورتیں جو اپنی اولادوں

(۸۶۹۲)......(۱) فی ن : (الجیلی) (۲)...... فی ن : (صالح)

(۸۶۹۴)......(۱) سقط من (ن)

پر شفیق ہوتی ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ وہ اپنے شوہروں کی نافرمانی کرتی ہیں تو وہ جنت میں داخل ہو جاتیں۔

اس کو سالم نے ابو امامہ سے نہیں سنا۔

۸۶۹۸:......اس کو روایت کیا ہی غندر نے شعبہ سے اس نے منصور سے اس نے سالم بن ابی الجعد سے وہ کہتے ہیں میرے لئے ذکر کیا گیا ہے ابو امامہ سے اس نے اسے بطور مرسل روایت کے ذکر کیا ہے۔

بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے کی ممانعت:

۸۶۹۹:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابو معاویہ ضریر نے ان کو ابو مالک اشجعی نے ان کو ابن جریر نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی بیٹی پیدا ہو وہ اس کو زندہ در گور نہ کرے اور اس کی توہین و تذلیل نہ کرے اور بیٹوں کو اس پر ترجیح نہ دے اللہ تعالیٰ اس کو اس کے بدلے میں جنت میں داخل کرے گا۔

اس کو روایت کیا ہے ابو داؤد نے عثمان اور ابو بکر ابن شیبہ کے دونوں بیٹیوں نے اس نے ابو معاویہ سے اور اس کو روایت کیا ہے جعفر بن عون نے ابو مالک سے اس نے زیاد بن جدید سے۔

۸۷۰۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو قاسم بن مہدی نے ان کو یعقوب بن کاسب نے ان کو عبداللہ بن معاذ نے ان کو معمر نے زہری سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک آدمی رسول اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس کا بیٹا اس کے پاس آیا تو اس نے اس کو پکڑ کر بوسہ دیا اور اپنی گود میں بیٹھا دیا اس کے بعد اس کی بیٹی آئی اس نے اس کو پکڑ کر اپنے پہلو میں بیٹھا دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے دونوں کے درمیان انصاف نہیں کیا۔

بیٹیاں محبت کرنے والی ہوتی ہیں:

۸۷۰۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبداللہ بن سعید بن ابی ہند نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیٹیوں کو ناپسند نہ کیا کرو بے شک وہ محبت کرنے والیاں صاحب جمال ہوتی ہے۔

یہ روایت اسی طرح مرسل آئی ہے۔

۸۷۰۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو نافع بن ثابت نے ان کو عبداللہ بن زبیر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹیوں کو ناپسند نہ کیا کرو بے شک وہ گھریلو امور میں ہر چیز کو تیار کرنے والیاں اور محبت کرنے والیاں ہوتی ہیں۔ (ابن زبیر) فرماتے ہیں لڑکی کے گھر والے جانتے ہیں وہ زندگی گذارنے کے اصول و احکام جو وہ نہیں جانتی اگر وہ اس کو عبادت میں کوتاہی کرتا دیکھیں تو اس کو اس کیفیت پر ابھاریں جس سے وہ کوتاہی کی حد سے نکل جائے جس سے وہ ان امور پر عمل پیرا نظر آنے لگے جن سے وہ ناواقف تھی یا اس کو اجازت دے ان چیزوں کے بارے میں جن کا عمل اس سے دیکھا جا سکے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایھا الذین آمنوا قوا انفسکم و اھلیکم ناراً.

اے ایمان والو تم اپنے آپ کو بچاؤ اور اپنے اہل خانہ کو بچاؤ جہنم سے۔

(۸۶۹۹)......(۱) فی ن : (أبی جریر)

ہر نگران سے اس کی ذمہ داری کے بابت سوال ہوگا:

۸۷۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مقام مرو میں ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ بن عقبہ نے ان کو نافع نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: خبردار تم میں سے ہر شوہر آدمی نگران ہے او رہر آدمی سے اس کی اپنی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا۔ امیر وحکم دان نگران ہے لوگوں پر اور اس سے اس کے رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا اور آدمی اپنے اہل خانے کا نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کی بابت پوچھا جائے گا اور آدمی کی بیوی ان سے اور اپنے شوہر کے بچوں کی نگران ہے۔ شوہر کے گھر کی محافظ ہے اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا اور آدمی کا غلام اپنے سردار کے مال کا نگران ہے اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا خبردار تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کی بابت سوال ہوگا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبدان سے۔

۸۷۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحق نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو منصور نے ان کو ربعی نے ان کو علی بن ابوطالب نے اللہ کے اس قول کے بارے میں **قوا انفسکم و اھلیکم ناراً** فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو خیر و بھلائی کی تعلیم دو۔

۸۷۰۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابی قماش نے ان کو عباد بن موسیٰ ختلی نے ان کو طلحہ بن یحییٰ رزقی نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب زہری نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں بچے کو نماز کا حکم دیا جائے اس وقت سے جب وہ اپنے بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کو پہچاننے لگے۔ اسی طرح یہ روایت آئی ہے موقوف طریقے پر۔

۸۷۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن مکرم قاضی نے بغداد میں ان کو حسن بن علی بن شبیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن ابوالحواری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کی بارگاہ میں شکایت کی بی بی سارہ کے ردی اخلاق کی اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ اے ابراہیم پردہ پوشی کرنا اس حالت وعادت پر جو اس میں ہے جب تک تو اس کے دین کے معاملے میں کسی حرام کام کو نہ پائے۔

۸۷۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد حسنی نے ان کو ابوعیسی ترمذی نے ان کو حسین بن حریث نے ان کو فضل بن موسیٰ نے ان کو ابن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ضریس نے ان کو خلیل بن زرارہ نے ان کو مطرف نے ان کو شعبی نے انہوں نے فرمایا جو شخص اپنی نیک شریف بیٹی فاسق فاجر کے ساتھ بیاہ دے اس نے اس کے ساتھ قطع رحمی کی۔

حسن سلوک سے پیش آنا:

۸۷۰۸:......ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برقی نے ان کو ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابو ہلال نے ان کو صالح براد نے وہ کہتے ہیں کہ ابوالاسود دوئلی نے کہا اپنے بیٹوں سے میں نے تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے جب چھوٹے تھے تم یا اب جب کہ تم بڑے ہو اور اس وقت بھی جب تم نہیں تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ نے ہمارے بچپن میں اور بڑا ہونے پر تو ہمارے ساتھ نیک سلوک کیا مگر یہ بات سمجھ میں نہ آئی کہ آپ نے اس وقت ہمارے ساتھ کیسے نیک سلوک کیا جب ہم نہیں تھے؟ فرمایا کہ میں نے تمہیں ایسی جگہ

(۸۷۰۵)......(۱) فی ن : (الرومی)

(۸۷۰۶)......(۱) فی ن : (أیوب عن)

(۸۷۰۷)......(۱) فی ن : (أبو أحمد)

(۲)......فی ن : (العقیل)

نہیں رکھا تھا کہ جس جگہ تمہیں شرم محسوس ہوتی۔

۸۷۰۹:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محاضر بن مودع نے ان کو اعمش نے ان کو ابواسحاق نے ان کو وھب بن جابر نے وہ کہتے ہیں کہ میں بیت المقدس میں حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس تھا جب شعبان کی دوراتیں گذر چکی تھیں۔ کہتے ہیں کہ میں ان کو گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے وکیل سے کہا (جوان کے کام کاج کا ذمہ دار تھا) اپنے اپنے گھر والوں کے لئے پیچھے ان کا رزق چھوڑا ہے اس نے کہا کہ نہیں۔

تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے۔ کسی آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اس کو ضائع کردے جو اس کو رزق دے۔

۸۷۱۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین بن ماتی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو علی بن حکیم نے ان کو شریک نے اعمش سے مغراء عبدی سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس سے ایک آدمی گذرا جس کے اخلاق کو انہوں نے بہت پسند کیا اور بولے کاش کہ یہ شخص اللہ کی راہ میں ہوتا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت میں آئے انہوں نے آپ کو خبر دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر وہ شخص اپنے بوڑھے والدین کی خدمت میں مصروف رہتا ہے تو وہ شخص اللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ اپنے چھوٹے بچے کی پرورش میں مصروف رہے تو بھی وہ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ اپنے نفس کی ضرورت پوری کرنے میں مصروف ہے تا کہ وہ خود ہاتھ پھیلانے سے بچائے تو بھی وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

۸۷۱۱:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو رباح بن عمرو نے ان کو ایوب نے ان کو محمد بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ اچانک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمع تھے اچانک ایک جوان کھائی سے نمودار ہوا جب ہم نے اس کو دیکھا اپنی آنکھوں سے تو ہم نے کہا کاش کہ یہ جوان اپنے شباب و جوانی کو اپنی نشاط وخوشی کو اور اپنی قوت کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری گفتگو سنی تو فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صرف وہی نہیں ہوتا جو اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ جو شخص والدین کے لئے کوشش کرے وہ اللہ کی راہ میں ہے اور جو شخص اپنے اہل وعیال کے لئے سعی وجہد کرے وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے اور جو شخص اپنے نفس کے لئے سعی وصبر کرے وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے۔

۸۷۱۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو حدیث بیان کی ابن علیہ نے ان کو خالد ابن قلابہ سے ان کو مسلم بن یسار نے ان کو مرفوع کیا ہے کہ ایک آدمی تھا جو سفر میں ان کی خدمت کیا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ کیا تیرے گھر میں کوئی بڑی عمر کا فرد بھی ہے انہوں نے کہا کہ نہیں کوئی نہیں بس چھوٹے بچے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ بس ان میں جہاد کر۔

ابوعبید نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ من کاھل اس سے مراد ہے کہ کون سب سے زیادہ عمر کا ہے دراصل کاھل۔ کھل سے ماخوذ ہے۔

۸۷۱۳:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو جعفر بن ابی عثمان طیالسی نے ان کو عفان نے اور ابوالولید طیالسی نے اور داؤد بن شبیب اور محمد بن سنان عوفی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہمام نے ان کو قتادہ نے نضر بن انس سے اس نے بشر بن نہیک سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف جھکتا ہو

(۸۷۱۳).....(۱) فی ن: (بشر)

یعنی اسی کا خیال کرتا ہو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو مفلوج ہوگا۔ یہ الفاظ عفان کے ہیں۔ اہل اخبار کے ساتھ احسان کے بارے میں مندرجہ ذیل روایت آئی ہے۔

اہل خانہ پر خرچ کی فضیلت:

۸۷۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن مزید انصاری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابومسعود انصاری سے میں نے کہا کہ مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ بے شک مسلمان جب اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے اور وہ اس میں ثواب کی نیت کرتا ہے تو یہ خرچ کرنا اس کے لئے صدقہ بن جاتا ہے۔ اس کو روایت کیا ہے بخاری نے آدم بن ابی ایاس سے اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے دیگر دو وجوہ سے شعبہ سے۔

۸۷۱۵:......اور ہم نے روایت کی ہے سعد بن وقاص کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بے شک تو جب اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے کوئی بھی خرچ بے شک وہ صدقہ ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جسے تو اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ تک لاتا ہے۔ تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے اس سلسلے میں کئی اخبار کتاب القسم اور کتاب النفقات میں کتاب السنن میں۔

۸۷۱۶:......اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے اور ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن عمرو بن امیہ ضمری نے ان کو ان کے والد نے کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ تم اپنی عورتوں کو جو کچھ بھی دو گے وہ تمہارے لئے صدقہ ہوگا؟ سیدہ نے فرمایا۔ **اللھم نعم اللھم نعم** کہ میں اللہ کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ انہوں نے ایسے ہی فرمایا تھا۔ دو بار فرمایا۔

۸۷۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف القراء نے مکہ میں ان کو عباس بن محمد بن نصر رافقی نے بطور املاء کے مصر میں ان کو ہلال بن علاء نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے مزاحم بن زفر سے اس نے مجاہد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک وہ دینار قیمتی ہے جس کو آپ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں (یعنی جہاد فی سبیل اللہ میں) دوسرا وہ دینار جو آپ کسی مسکین کو دیتے ہیں تیسرا وہ دینار جس کو آپ اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے ہیں۔

فرمایا کہ ان سب میں وہ دینار جو آپ اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے ہیں اس کا اجر سب سے بڑا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث وکیع سے اس نے ثوری سے۔

مردہ کی برائیاں نہ کی جائیں:

۸۷۱۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا سفیان نے ہشام سے اس نے ہشام بن عروہ سے اس نے عروہ سے اس نے عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تم میں سے زیادہ بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے اور میں خود اپنے اہل خانہ کے ساتھ سب سے زیادہ اچھا ہوں۔ اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص مرجائے اس کو

(۸۷۱۴)......(۱) فی ن : (یزید) (۲)...... فی ن : (المؤمن)

(۸۷۱۷)......(۳) فی ن : (الرافعی) (۴)...... فی ن : (زید)

چھوڑ دو یعنی اس کے پیچھے نہ پڑو۔ (یعنی اس کی برائیاں نہ کرو۔)

۸۷۱۹:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو خبر دی ابو الطیب محمد بن محمد مبارک حناط نے ان کو محمد بن عمرو حرشی نے ان کو قعنبی نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو خالد حذاء نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن میں سے سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے۔

جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ سب سے زیادہ شفیق اور نرمی کرنے والا ہو۔

۸۷۲۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر قاضی نے اور ابو زکریا قاضی نے ان کو ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اپنی اصل سے اور ابو سعید بن ابی عمرو نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبید بن سعید بن کثیر بن عفیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو یزید بن عیاض بن جعدبہ نے کہ اس نے سنا ابن سباق سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی عورتوں کے ساتھ اور اپنی بیٹیوں کے ساتھ بہتر ہو۔

ابلیس کا شاباش دینا:

۸۷۲۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو سعید بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے اس نے ابو سفیان سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک ابلیس اپنا تخت پانی کے اوپر بچھاتا ہے اس کے بعد وہ اپنے لشکروں کو روانہ کرتا ہے ان میں سے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرتا ہے وہ ان میں سے اس کے قریب تر مجلس میں بیٹھتا ہے ان میں سے ایک شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے فلاں غلط کام کیا ہے ابلیس کہتا ہے کہ تم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اس کے بعد ایک آواز آتی ہے وہ کہتا ہے کہ میں ایک آدمی کے پیچھے پڑا رہا۔ یہاں تک کہ اس کے اور اس کی گھر والی کے درمیان طلاق کرا دی ہے لہٰذا ابلیس اس کو شاباش دیتا ہے اور اپنے قریب کر لیتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو کریب سے اس نے ابو معاویہ سے۔

عورت پسلی کی مانند ہے:

۸۷۲۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو عبدالعزیز اویسی نے ان کو مالک نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کے کچھ نہیں کہ عورت پسلی کی مانند ہے اگر آپ اس کو سیدھا کریں گے تو اس کو آپ توڑ دیں گے اور اگر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں گے تو اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے اور اس میں کجی ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی سے۔

۸۷۲۳:......اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن محمد نے اور ابراہیم بن ابی طالب نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابن ابی عمر نے ان کو سفیان نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۸۷۲۰)......(۱) فی ن : (عبد بن سعد)

بے شک عورت پیدا کی گئی ہے پسلی کی جنس سے وہ ہرگز تیرے لئے کسی طریقے پر سیدھی نہیں ہوگی اگر آپ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو اس سے اسی حالت میں فائدہ اٹھائیے کہ اس میں کجی بھی رہے گی اور اگر آپ اس کی کجی کو دور کرنے جائیں گے تو اس کو توڑ دیں گے اور اس کو توڑ دینا اس کو طلاق دے دینا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ابن ابو عمر سے۔

۸۷۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو شعبہ نے کہا معاویہ بن قرہ اباسی نے کہ مجھے خبر دی ہے فرماتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں۔ وہ ان سے مل چکے تھے وہ کہتے ہیں کہ:

حضرت عمر نے فرمایا: اللہ کی قسم اسلام کے بعد کوئی آدمی خوبصورت عورت سے بڑھ کر کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا جو اچھے اخلاق کی مالک ہو، زیادہ محبت کرنے والی ہو۔ زیادہ اولاد جننے والی ہو اور اللہ کی قسم کوئی آدمی اللہ کے ساتھ شرک کے بعد کسی چیز سے اس قدر نفع اندوز نہیں ہوتا جو برا فائدہ ہو اس لونڈی سے زیادہ جو بد اخلاق ہو زبان کی تیز ہو۔ اللہ کی قسم بے شک ان سب سے ایسا بیٹا بھی ہوسکتا ہے جو وفادار ہوتا ہے جان نچھاور کرتا ہے اور غنا و سرمایہ ہوتا ہے۔

عورتیں تین قسم کی ہوتی ہیں:

۸۷۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمری نے ان کو زید بن عقبہ نے ان کو سمرہ بن جندب نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ عورتیں تین قسم کی ہوتی ہیں پاک دامن مسلمان فرمانبردار آسانی کرنے والی نرم مزاج محبت کرنے والی جو زمانے کے خلاف اپنے گھر والوں کی مدد کرتی ہے اور اپنے گھر والوں کے خلاف زمانے کی مدد نہیں کرتی۔ ایسی عورتیں تم کم پاؤ گے۔ اور دوسری وہ عورت جو محض ایک برتن ہی ہوتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی کہ بس بچے جنے۔ تیسری وہ جو گلے میں طوق ہوتی ہے جو اکتاہٹ میں مبتلا کر دیتی ہے اللہ اس کو جس کی گردن میں چاہتے ہیں ڈال دیتے ہیں جب چاہتے ہیں اس کو کھینچ لیتے ہیں۔ اسی کا مفہوم ذیل میں مروی ہے۔

۸۷۲۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر حمصی نے ان کو زید بن قیس نے ان کو جراح بن ملیح نے ان کو ارطاۃ بن منذر نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو عطا بن ابی رباح نے ان کو جابر بن عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا: عورتیں تین قسم کی ہیں پہلی قسم تو برتن کے مثل ہیں جو حاملہ ہوتی رہتی ہے اور بچے جنتی رہتی ہے۔ اور دوسری قسم مثل عرکے یعنی خارش (کی طرح ستاتی ہے) اور تیسری قسم وہ ہے جو زیادہ محبت کرتی ہے زیادہ بچے پیدا کرتی ہے مسلمان ہے اپنے شوہر کی اعانت اور امداد کرتی ہے اس کے ایمان میں یہ عورت اس شخص کے لئے بہتر ہے خزانے سے۔

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں:

۸۷۲۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر بن محمویہ نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی بھی اوپر کو نہیں چڑھتی (یعنی شرف قبولیت نہیں پاتی) مغرور غلام یہاں تک کہ وہ اپنے مالکوں کے پاس واپس

(۸۷۲۶)......(۱) فی ن : (یزید بن قیس نا الجراح بن فلیح عن أرطأة بنت المنذر)

آ جائے اور اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دے اور وہ عورت جس پر اس کا شوہر ناراض ہے۔ اور نشے والے یہاں تک کہ ٹھیک ہو جائیں۔

۸۷۲۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو علی بن عبد اللہ نے ان کو ہشام بن یوسف نے ان کو خبر دی ہے قاسم بن فیاض نے ان کو خلاد بن عبدالرحمٰن بن جندب نے ان کو سعید بن مسیب نے کہ اس نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ! عورت کے جہاد کرنے کی جزا ہے (مراد ہے اس کا جہاد کیا ہے؟) فرمایا کہ شوہر کی فرمانبرداری اور اس کے حق کا اعتراف کرنا۔

۸۷۲۹:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو خالد نے سعید بن ابو ہلال سے ان کو بشیر بن یسار نے ان کو حصین بن محصن (حطمی) نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میری پھوپھی نے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو میں نے ان سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ آپ شوہر والی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ اس کے لئے کیسی ہیں؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں اس کے بارے میں کوئی کمی نہیں کرتی حضور نے فرمایا آپ نیکی یعنی نیک سلوک کیجئے بے شک وہ تیرے لئے یا تو جنت ہے یا جہنم ہے۔

۸۷۳۰:......ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حماد بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے۔ ان کو لیث نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو بشیر بن یسار نے حصین انصاری سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کام سے آئی جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا آپ شوہر والی ہیں وہ بولی جی ہاں آپ نے اس سے پوچھا تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہو اس نے جواب دیا کہ میں اس کے بارے میں کوتاہی نہیں کرتی ہوں مگر یہ ہے کہ میں عاجز آ جاؤں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم دیکھئے کہ تم کس پوزیشن میں ہو بے شک وہ تمہاری جنت ہے اور وہی تمہاری جہنم ہے۔

۸۷۳۱:......اور اس کو روایت کیا ہے عبدالرحیم بن سلمان نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو بشیر بن یسار نے کہ حصین بن محصن انصاری نے ان کو خبر دی ہے کہ اس کی پھوپھی نے ان کو خبر دی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی کسی ضروری کام کے لئے۔ جس کا اس نے ذکر بھی کیا تھا۔ ہمیں اس کی خبر دی ابو محمد مؤملی نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشجی نے ان کو یوسف بن عدی نے ان کو عبدالرحیم بن سلیمان نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

جنت کے حقدار:

۸۷۳۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حدیث بیان کی ایک آدمی نے ابو ہاشم رحانی سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں تمہارے جنتی مردوں کے بارے میں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: کہ نبی جنت میں ہوگا صدیق جنت میں ہوگا اور شہید جنت میں ہوگا اور بچہ جنت میں اور وہ آدمی جو اپنے بھائی کو شہر کے کونے پر ملنے کے لئے جائے اور وہ صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لئے اس کو ملنے جائے وہ جنت میں ہوگا۔

اور تمہاری عورتوں میں سے جو جنت میں جائیں گی۔ وہ یہ ہوں گی اپنے شوہر سے بہت محبت کرنے والیاں اور شوہر کی خدمت کرنے والیاں ایسی عورتیں کہ جب شوہر ناراض ہو جائے تو وہ شوہر سے اظہار محبت کر کے اس کا غصہ ختم کر دے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دے پھر اس

(۸۷۲۹)......(۱) فی ن : (الحطی)　　(۸۷۳۰)......(۱) فی ن : (بشر)

سے کہے کہ میں اس وقت تک کچھ بھی نہیں کھاؤں گی جب تک کہ تو راضی نہ ہو جائے۔

۸۷۳۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو علی بن ابراہیم نے ان کو محمد بن ابی نعیم نے ان کو سعید بن یزید نے ان کو عمرو بن خالد نے ان کو ابو ہاشم نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اور اسی کے مفہوم کے ساتھ مگر یہ اسناد کئی اعتبار سے ضعیف ہے۔

میاں بیوی کے درمیان شکوہ شکایت:

۸۷۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ عضائری نے ان کو محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن حسین حسینی نے ان کو علی بن ثابت دھان نے ان کو منصور بن ابی الاسود نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم بن صبیح نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے اس نے جس نے سنا زید بن ثابت سے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیٹی سے فرمایا۔ بے شک میں برا سمجھتا ہوں کہ عورت اپنے شوہر کی شکایت کرے یعنی اس کی برائی کرے۔ اور عورت شکایت کرتی ہے اپنے شوہر کی۔

۸۷۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد مقری نے ان کو ابوعیسیٰ ترمذی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو جریر نے مغیرہ سے اس نے ام موسیٰ سے۔ وہ کہتی ہیں کہ بی بی جعدہ بنت ہبیرہ جب اپنی کسی بیٹی کی شادی کرتی تھیں تو جب اس کی شب زفاف ہوتی تو ماں اس لڑکی کو برے اخلاق سے روکتی تھی اور ایسی عادات سے جن کی وجہ سے اس کا شوہر اس کو اچھا نہ سمجھے۔

شوہر کی اطاعت:

۸۷۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو عمرو بن عبید نے ان کو حسن نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کی زوجہ سے فرمایا تھا کہ اے بیٹی۔ کسی آدمی کی کوئی ایسی بیوی نہیں ہوتی جو وہ کام نہ کرے جو شوہر چاہتا ہے یا جو اس کی خواہش ہے (بلکہ ہر عورت کو وہ سب کچھ کرنا پڑتا ہے جو اس کے شوہر کی خواہش ہو) اگر چہ وہ اس کو یہ حکم دے کہ تو جبل اسود جبل احمر تک یا جبل احمر کو جبل اسود تک کر لے جا تو وہ اپنے شوہر سے اس پر بھی رضا حاصل کرے۔

۸۷۳۷:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور محمد بن ابی المعروف نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوعمر بن نجید نے ان کو ابومسلم نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابن عجلان نے ان کو مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا کہ عورتیں کون سی بہتر ہیں؟ فرمایا کہ وہ عورت کہ جس کو اس کا مرد جب دیکھے تو وہ اس کو اچھی لگے اور جب مرد اس کو کوئی بات کہے تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے اور وہ جو اپنے شوہر کی مخالفت نہ کرے ان امور میں جن کو وہ ناپسند کرتی ہے اپنی ذات کے بارے میں یا اپنے مال کے بارے میں ......اور اس کو روایت کیا ہے لیث بن سعد نے ابن عجلان سے اور انہوں نے اس کے نفس کی بات کہی ہے اور اس کے مال کی بات نہیں کہی۔

۸۷۳۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن شبانہ ہمدانی نے وہاں پر ان کو ابوحاتم احمد بن عبداللہ البستی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم البستی نے ان کو قتیبہ نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو ابوبشر نے یہ کہ اسماء بن خارجہ فزاری جب اپنی بیٹی کو اس کے شوہر کے گھر بھیجنا چاہتے تو اس کو نصیحت کرتے تھے اے بیٹی تم اپنے شوہر کی لونڈی یا نوکرانی بن جانا۔ وہ خود بخود تمہارا غلام بن جائے گا۔ اور تم اس کے قریب مت ہونا پس وہ مالک بن جائے گا اور اس سے دور بھی نہ ہونا کیونکہ اس طرح اس پر بوجھ ڈال دو گی بلکہ اس کے ساتھ ایسے رہنا جیسے میں نے تیری امی سے کہا تھا۔ کہ عفو و درگذر تم مجھ سے سیکھو اس طرح تم میری محبت میں میری معاون ثابت ہو گی اور میرے غصے کے وقت میری عزت و شرف کے بارے میں

(۸۷۳۳)......(۱) فی ن : (الوازی) (۲)......فی ن : (تمیم عن سعد بن زید)

مجھ سے بات نہ کرنا۔ میں نے یہ لکھا ہے کہ محبت اور ایذا جب سینے میں اکٹھی ہو جاتی ہیں تو محبت نہیں ٹھہرتی بلکہ وہ چلی جاتی ہے۔ یعنی محبت رخصت ہو جاتی ہے۔

۸۷۳۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے مجھے خبر دی محمد بن عمر سے ان کو محمد بن منذر نے ان کو حدیث بیان کی قسم بن محمد نے ان کو ابو الولید نے ان کو علی بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہا عبداللہ بن مبارک نے کہ دو خصلتیں ایسی ہیں کمانے میں اور خرچ کرنے میں ثواب کی امید رکھنا۔

حلال کمائی:

۸۷۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن عیسیٰ مستملی نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو علی بن حجر نے ان کو بقیہ نے ان کو عیسیٰ بن ابی عیسیٰ نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ کسب حلال زیادہ سخت ہے دشمن کا سامنا کرنے سے۔

۸۷۴۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابواسحاق بن ابراہیم بن اسحٰق سراج نے بغداد میں ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال کمائی کو طلب کرنا فرض ہے ہر مقصد کے بعد۔

ابو عبداللہ نے کہا اس کے ساتھ عباد بن کثیر متفرد ہے ثوری سے اور مجھے خبر پہنچی ہے محمد بن یحییٰ سے کہ اس نے کہا کہ ہم نے نہیں ناپسند کی کوئی چیز یحییٰ بن یحییٰ کے لئے کوئی چیز بھی سوائے اس حدیث کی روایت کے۔

۸۷۴۲:......ہمیں خبر دی ابو منصور بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو روح بن مسیّب کلبی نے ان کو ثابت نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ عورتیں آئیں۔ کہنے لگیں یا رسول اللہ مرد تو جہاد کی فضیلت لے گئے ہیں کیا ہمارے لئے ایسا کوئی عمل نہیں ہے کہ ہم بھی اس کے ذریعے مجاہدین فی سبیل اللہ والا اجر حاصل کر سکیں؟ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک عورت کا اپنے گھر میں محنت مشقت کرنا ایسا عمل ہے جس کے ذریعے مجاہدین فی سبیل والا عمل حاصل ہو سکتا ہے روح راوی اس روایت میں متفرد ہے۔

حضرت اسماء بنت یزید انصاری کا خواتین کی طرف سے سفیر بننا:

۸۷۴۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے اور ابوبکر بن حسن قاضی نے لوگوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ پڑھا گیا ہے عباس بن ولید پر اور میں سن رہا تھا۔ کہا گیا تمہارے لئے ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو سعید ساحلی نے وہ عبداللہ بن سعید ہیں ان کو خبر دی ہے مسلم بن عبید نے اس نے اسماء بنت یزید انصاریہ سے بنی عبدالاشہل سے آئی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بیٹھے ہوئے تھے، کہنے لگی میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان جائیں میں تمام عورتوں کی طرف سے سفیر اور نمائندہ بن کر آپ کے پاس آئی ہوں۔ اور میں جانتی ہوں کہ میری روح آپ کے اوپر قربان ہے بات یہ ہے کہ کوئی عورت ایسی نہیں مشرق میں ہو یا مغرب میں کسی کو میرے یہاں آنے کی خبر ہو یا سنی ہو یا نہ سنی ہو مگر سب کی یہی رائے ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے تمام مردوں کی طرف اور تمام عورتوں کی طرف ہم لوگ آپ کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور آپ کے الٰہ و معبود کے ساتھ بھی جس نے ان کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ بے شک ہم عورتوں کی جماعتیں بند ہیں اور روکی ہوتی ہیں۔ تم لوگوں کے گھر میں پیچھے رہنے والی

(۸۷۳۹)......(۱) فی أ: (نا الولید)

ہیں تمہاری خواہشوں کو پورا کرتی ہیں تمہاری اور اولادوں کو پالتی ہیں۔ اور تم لوگ مردوں کی جماعات ہمارے اوپر فضیلت دیئے گئے ہو جمعہ کی وجہ سے، جماعت کی نمازوں کی وجہ سے، پسندیدہ عبادات کی وجہ سے اور جنازوں میں شرکت کی وجہ سے اور بار بار حج کرنے کی وجہ سے اور ان سب چیزوں میں سے افضل چیز تو جہاد فی سبیل اللہ ہے بے شک ایک آدمی تم میں سے جب حج یا عمرے کے لئے نکلتا ہے یا جہاد کے لئے ڈیرے ڈالتا ہے، ہم لوگ گھروں میں رہ کر تمہارے مالوں کی حفاظت کرتی ہیں اور تمہارے لئے سوت کاٹ کر کپڑے بناتی ہیں اور ہم تمہاری اولادوں کو پالتی ہیں یارسول اللہ کیا ہم لوگ تم لوگوں کے ساتھ ثواب میں شریک نہیں ہیں؟ کہتے ہیں یہ بات سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے مکمل توجہ کے ساتھ اور فرمایا کیا تم لوگوں نے کبھی اس عورت کے مقابلے سے کوئی بہتر بات کسی عورت سے سنی ہے یا دین کے معاملے میں اس عورت سے بڑھ کر خوبصورت سوال کبھی کسی نے دیکھا یا سنا ہے؟ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سوچ بھی نہیں سکتے کہ کوئی عورت اس جیسی بات کرنے کی ہدایت ورہنمائی بھی رکھتی ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کی طرف متوجہ ہوئے پھر اس سے فرمایا اے خاتون آپ واپس چلی جاؤ اور اپنے پیچھے رہنے والی عورتوں کو جا کر بتا دو کہ تم عورتوں کی بہتر ازدواجی زندگی اور اپنے شوہر کے ساتھ تم لوگوں کا حسن سلوک اور اس کی رضا طلب کرنا اور اپنے شوہروں کی رضاء کے پیچھے چلنا اور اس کی موافقت کرنا یہ امور ایسے ہیں جو ان مذکورہ امور کے برابر ہو جاتے ہیں سب کے۔ کہتے ہیں یہ جواب سن کر وہ عورت واپس پیچھے لوٹی تو وہ لا الٰہ الا اللہ۔ اللہ اکبر۔ کہہ رہی تھی خوشی کی وجہ سے۔

۸۷۴۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ان فضیل نے ان کو ابونصر عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے مساور حمیری سے اس نے اپنی ماں سے اس نے ام سلمہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت فرماتی ہے اور اس کا شوہر اس سے راضی ہوتا ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتی ہے۔

(۸۷۴۴)...... (۱) فی ن : (ابن وقید)

(☆)......فی ن ما نصه : آخر الجزء التاسع والأربعون من أصل الشيخ الحافظ رضى الله عنه والحمد لله رب العالمين

ایمان کا اکسٹھواں شعبہ

اہل دین سے میل جول وقرب رکھنا اہل دین سے محبت کرنا اور آپس میں سلام کو عام کرنا

۸۷۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے احمد بن عبدالجبار نے وہ کہتے ہیں ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم لوگ جنت میں نہیں داخل ہو سکتے یہاں تک کہ تم ایمان دار نہ ہو اور تم ایماندار نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ تم لوگ آپس میں محبت سے رہو کیا میں تمہیں ایک چیز پر دلالت نہ کروں کہ جب تم اس کو کرو تو تم آپس میں محبت کرنے لگ جاؤ (وہ یہ ہے کہ) آپس میں سلام کرنے کو عام کرو۔

اور ابومناویہ کی ایک روایت میں ہے، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔

اور علی نے کہا کہ اگر تم لوگ اس کو کرو تو۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابی شیبہ سے اس نے وکیع سے اور ابومعاویہ سے۔

۸۷۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن منخل نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک نے ان کو عبداللہ بن ابی یحییٰ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سعید سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم لوگ جنت میں ہرگز داخل نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ تم ایماندار ہو اور تم ہرگز مؤمن نہیں بن سکتے حتیٰ کہ تم باہم محبت سے رہو کیا میں تم کو ایک چیز نہ بتادوں کہ جب تم اس کو کرو تو باہم محبت کرنے لگو؟ لوگوں نے کہا وہ کیا چیز ہے یارسول اللہ؟ فرمایا کہ تم لوگ آپس میں سلام کرنے کو عام کردو۔

سابقہ امتوں کی بیماری:

۸۷۴۷:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو یونس بن حبیب نے کہا ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی حرب بن شداد نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے یہ کہ یعیش بن ولید بن ہشام نے اس کو حدیث بیان کی ہے یہ کہ مولیٰ (بایں طور کہ زبیر نے) اس کو حدیث بیان کی ہے کہ زبیر بن عوام نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اندر سابقہ امتوں کی بیماری سرایت کر گئی ہے حسد اور بغض (یہی بیماری) مونڈنے والی ہے میرا مطلب نہیں کہ بال مونڈ دیتی ہے بلکہ وہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم جنت میں نہیں جا سکتے یہاں تک کہ تم مؤمن بن جاؤ اور تم مؤمن نہیں بن سکتے یہاں تک کہ تم آپس میں محبت کرو کیا میں اس چیز کے بارے میں بتا نہ دوں جو تمہارے واسطے چیز کو پکا کردے۔ سلام کو عام کردو آپس میں۔

سلیمان تیمی نے یحییٰ سے اس کا متابع بیان کیا ہے اسی کی اسناد کو قائم کرنے کے بارے میں۔

(۸۷۴۶).....(۱) فی ن : (داود بن دلویه) (۲)..... فی ن : (المبجل)

(۸۷۴۷).....(۱) فی ن : (للزبیر)

۸۷۴۸:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو جعفر بن شاکر نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی عفان نے وہ کہتے ہیں۔ کہ ان کو خبر دی ہمام نے قتادہ سے اس نے ابو میمون سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ۔ مجھے کہ ایسے امر کے بارے میں بتائیے کہ جب میں اس کو پکڑ لوں تو میں جنت میں چلا جاؤں۔ فرمایا کہ کھانا کھلاؤ، سلام کو پھیلاؤ، صلہ رحمی کرو اور راتوں کو نماز ادا کرو جب لوگ سور ہے ہوں۔

۸۷۴۹:......ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں ان کو یوسف بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبداللہ بن عبد الوہاب نے ان کو خالد بن حارث نے ان کو عوف اعرابی نے ان کو زرارہ بن اوفیٰ نے بصرہ کی مسجد میں۔ انہوں نے کہا عبداللہ بن سلام نے کہا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تو لوگ پہلے سے منتظر تھے۔ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے ہیں۔ میں نے چاہا کہ میں لوگوں میں جا کر ان کے تاثرات دیکھوں جب حضور کا چہرہ ظاہر ہوا تو میں سمجھ گیا کہ ان کا چہرہ کسی جھوٹے اور کذاب کا چہرہ نہیں ہے۔ آپ نے کلام کیا سب سے پہلا کلام جو میں نے ان کا سنا کہ انہوں نے کلام کیا تھا وہ یہ تھا۔

اے لوگو! سلام کرنے کو پھیلاؤ اور صلہ رحمی کیا کرو۔ کھانا کھلایا کرو اور رات کو نمازیں ادا کرو جب لوگ سور ہے ہوں۔ تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۸۷۵۰:......ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابو جعفر رزاز نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن ولید فحام نے ”ح“۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بن حمامی مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسن بن مکرم نے دونوں نے کہا ان کو حجاج بن محمد نے ان کو ابن جریج نے ان کو سلیمان بن موسیٰ نے ان کو نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کو عام کرو۔ لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ جیسے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے۔

۸۷۵۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابو سعد عبد الملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابو محمد یحییٰ بن منصور بن عبد الملک قاضی نے۔ وہ کہتے ہیں اور ہمیں خبر دی ہے احمد بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ابی حبیب نے ان کو ابو الخیر نے عبداللہ بن عمرو سے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اسلام کون سا بہتر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم کھانا کھلایا کرو اور سلام کو عام کیا کرو اس پر جس کو آپ جانتے ہیں اور اس پر جس کو نہیں پہچانتے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح بن قتیبہ سے۔ اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے لیث سے۔

عیسائیوں سے سلام کرنے میں پہل نہ کی جائے:

۸۷۵۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن حرشی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابو امامہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھا لہٰذا میں اس کے ساتھ اس کے گھر کی طرف مڑ گیا وہ جس آدمی کے ساتھ گذرے اس کو سلام علیکم۔ سلام علیکم۔ سلام علیکم کہتے گئے خواہ مسلمان تھا یا عیسائی یا چھوٹا تھا یا بڑا۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنے گھر کے دروازے پر پہنچے ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا اے میرے بھتیجے ہم لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا کہ ہم سلام کو عام کریں۔

امام احمد نے فرمایا کہ عیسائی پر سلام کہنا یہ ابو امامہ کی رائے ہے۔ اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے عیسائیوں پر سلام کرنے میں پہل کرنے سے منع کیا تھا۔

۸۷۵۳:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص زاہد نے۔ان کو اسحق بن عبداللہ بن محمد بن زبیر نے ان کو المقری نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن حجیرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا۔مؤمن پر مؤمن کا حق چھ خصلتیں ہیں:

(۱)......کہ وہ اس پر سلام کرے جب اس سے ملے۔

(۲)......اور جب وہ چھینک لے تو اس کو اس کا جواب دے۔

(۳)......اور جب وہ اس کو بلائے تو اس کی بات مانے۔

(۴)......اور وہ جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے۔

(۵)......جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرے۔

(۶)......جب وہ موجود نہ ہو تو وہ اس کی خیر خواہی کرے۔(اس کا مطلب نہیں کہ سامنے خیر خواہی نہ کرے بلکہ مطلب یہ ہے کہ پیٹھ پیچھے بھی اس کا خیال کرے۔)

۸۷۵۴:......اور اس کو روایت کیا ہے علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی طریق سے اس کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

چودہ چیزوں کی شرعی حیثیت:

۸۷۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب بن یوسف عدل نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے۔ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابواسحاق شیبانی نے ان کو اشعث بن شعثاء نے ان کو معاویہ بن سوید نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔انہوں نے ہمیں مریض کی عیادت کا حکم دیا اور جنازے کے پیچھے چلنے کا سلام کو عام کرنے کا پکارنے والے کی بات ماننے کا چھینک دینے والے کو جواب دینے کا مظلوم کی مدد کرنے کا اور قسم پوری کرنے کا اور انہوں نے ہمیں منع کیا تھا چاندی کے برتن میں پینے سے کیونکہ دنیا میں جو شخص ان میں پیئے گا وہ آخرت میں اس سے محروم ہوگا۔اور منع کیا تھا سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ننگے پیٹھ کے گھوڑے پر سواری کرنے سے اور کسی کے لباس سے اور ریشم باریک ہو یا موٹا اس کو پہننے سے۔

اسی طرح کہا ہے اس کو سفیان ثوری نے زہیر بن معاویہ سے اور ابوعوانہ سے اور لیث بن ابی سلیم سے اس نے اشعث سے لفظ ہے افشاء السلام۔اور اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے اشعث سے پس فرمایا: سلام کا جواب دینا اور جماعت زیادہ بہتر ہے حفظ کے ساتھ ایک سے۔

۸۷۵۶:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں ہمیں ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابو داؤد نے اور وہب بن جریر نے ان دونوں نے کہا ان کو شعبہ نے ان کو اشعث بن ابوالشعثاء نے ان کو معاویہ بن سوید بن مقرن نے براء بن عازب سے وہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ نے حکم دیا سات چیزوں کا اور ہمیں منع کیا سات چیزوں سے۔پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔اور ان چیزوں میں جن کا حکم دیا تھا سلام کے جواب کو بھی ذکر کیا اور حدیث منقول ہے بخاری مسلم میں دو لفظوں کے ساتھ۔

۸۷۵۷:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال براز نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن بن بشر نے ان کو مروان بن

(۸۷۵۳)......(۱) فی ن : (جعفر)

(۸۷۵۵)......(۱) فی ن : (الحسین) (۲)...... فی أ : (المقسم)

(۸۷۵۷)......(۱) فی ن : (اللیثی)

معاویہ نے ان کو بیان بن عبداللہ نے ان کو عبدالرحمن بن عوسجہ نے براء بن عازب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلام کو عام کرو سلامتی میں رہو گے۔

تین فائدہ مند خصلتیں:

۸۷۵۸:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبید بن محمد بن مہدی قشیری نے زبانی طور پر وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن موسیٰ بن کعب نے ان کو ابونصر یسع بن زید بن سہل زینی نے ۲۸۲ھ میں مکہ مکرمہ میں ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی تھی انہوں نے مجھے کسی کام کرنے پر بھی نہیں کہا تھا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور نہ ہی کسی چیز کے ٹوٹنے پر پوچھا کہ کیوں توڑی میں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاس کھڑا ہوا تھا آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اوپر کو اٹھایا اور فرمانے لگے کیا میں تمہیں ایسی تین خصلتیں نہ سکھا دوں جن کے ساتھ تو فائدہ اٹھائے؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان۔ فرمایا میری امت کے جس بندے سے بھی تو ملے اس کو سلام کرنا۔ تیری عمر لمبی ہو جائے گی۔ اور تم جب اپنے گھر میں داخل ہو! تو ان پر سلام کرنا تیرے گھر کی خیر زیادہ ہو جائے گی اور چاشت کی نماز پڑھنا یہ نیک لوگوں کی نماز ہے۔

۸۷۵۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد کعبی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابونصر یسع بن زید بن سہل زینی نے مکہ مکرمہ میں اس نے اس کو ذکر کیا ہے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی ہے۔

سلام کو عام کرو:

۸۷۶۰:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب نے اپنی اصل تحریر سے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوقلابہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی میرے والدنے ان کو علی بن جعد طائفی نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھر میں کثرت کے ساتھ نماز پڑھو تیرے گھر کی خیر میں اضافہ ہوگا۔ اور میری امت کے جس بندے سے تیری ملاقات ہو اس پر سلام کرو تیری نیکیوں میں اضافہ ہوگا۔

۸۷۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل قاضی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو میرے والد نے ان کو علی بن جعد طائفی نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے انس رضی اللہ عنہ جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو ان پر سلام کہو تیرے گھر کی خیر میں اضافہ ہوگا۔ اور جب تم وضو کرو تو اپنے وضو کو مکمل کرو تیری عمر طویل ہوگی اور میری امت کا جو بھی فرد تجھے ملے اس کو سلام کرو تیری نیکیاں زیادہ ہو جائیں گی اور تم جب سو تو باوضو سویا کرو تم محافظ فرشتوں کو دیکھ لوگے اس حال میں کہ تم پاک ہوگے اور دن رات میں نماز پڑھو اور نماز چاشت پڑھو وہ رجوع کرنے والوں کی نماز ہے اور بڑے کی تعظیم کر اور چھوٹے پر شفقت کر۔ کہا ابوعبداللہ نے کہا جاتا ہے کہ ابوقلابہ اس روایت میں متفرد ہے میں نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ یہ معروف ہے حدیث سعید بن زون سے اس نے انس بن مالک سے۔

۸۷۶۲:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عوف طائی نے ان کو موسیٰ بن ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبداللہ بن عصمہ نے سعید بن زون سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے

(۸۷۶۰)......(۲) فی ن: (عبد)

انس رضی اللہ عنہ وضو کو مکمل کیا کر اس سے تیری عمر میں اضافہ ہوگا اور چاشت کی نماز پڑھ یہ اللہ کی بارگاہ میں رجوع ہونے والے لوگوں کی نماز ہے تم سے پہلے۔ اور میری امت کے جس بندے سے تو ملے اس کو سلام کر تیری نیکیاں بہت ہو جائیں گی اور ہر چھوٹے پر شفقت کر قیامت میں تم میرے ساتھ ہو گے۔

سلام کرنے سے نیکیوں میں اضافہ:

۸۷۶۳:...... اور اس کو روایت کیا ہے اشعث بن براز نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرنے کو عام کر تیری نیکیاں بہت ہو جائیں گی۔ اور اپنے گھر والوں پر سلام کر تیرے گھر کی خیر زیادہ ہوگی ہمیں اس کی خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے۔ احمد بن عبید نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابراہیم بن اسحاق حربی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن شریک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یونس بن محمد نے ان کو اشعث نے اسی کو ذکر کیا ہے۔

۸۷۶۴:...... اور اس کو روایت کیا ہے ازور بن غالب نے سلیمان تیمی سے اس نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے انس وضو کامل کر و تیری عمر میں اضافہ کرے گا اور اپنے گھر والوں پر سلام کہہ تیرے گھر کی خیر زیادہ ہوگی۔ اور میری امت میں سے جس کو تو ملے اس کو سلام کر تیری نیکیوں میں اضافہ ہوگا۔ اور نماز چاشت ادا کر یہ اللہ کی بارگاہ میں رجوع ہونے والوں کی نماز ہے تم سے پہلے لوگوں میں، اور دن میں اور رات میں نماز پڑھ محافظ فرشتے تیری حفاظت کریں گے اور وضو کے بغیر نہ سونا۔ اگر تم مرگئے تو شہید ہو گے اور ہر بڑے کی عزت کر اور ہر چھوٹے پر شفقت کر۔

ہمیں اس کی خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابن زریح نے۔ کہا ابوسفیان بن وکیع نے خبر دی ہے ان کو یحییٰ بن سلیم نے ازور بن غالب سے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے دوسرے طریق سے انس سے۔

۸۷۶۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو بشر بن حازم نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس جب تم اپنے گھر سے نکلو تو میری امت کے جس آدمی سے ملو اس کو سلام کرو تیری نیکیاں بہت ہو جائیں گی اور وضو کو مکمل کرنا اس سے تیرا دین اصلاح پذیر ہوگا۔

۸۷۶۶:...... اور اسی اسناد کے ساتھ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اے انس! جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو اپنے گھر والوں کو تیرے گھر کی خیر میں اضافہ ہوگا اور صلاۃ چاشت ادا کرو بے شک وہ تم سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں رجوع کرنے والوں کی نماز ہے۔

سلام کرنے میں بخیلی کرنا:

۸۷۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوسعید عثمان بن عبدوس بن محفوظ فقیہ نے جنزوذی نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابومحمد یحییٰ بن منصور نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے احمد بن داؤد ابوبکر سمنانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے مسروق نے وہ ابن مرزبان ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حفص بن غیاث نے عاصم احول سے اس نے ابوعثمان نہدی سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے

(۸۷۶۳)...... (۱) فی ن: (براد)

(۸۷۶۴)...... أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱/۴۰۹)

(۸۷۶۷)...... (۱) فی أ: (الخروذی) وفی ن: (الحبرورذی)

وانظر السنن الكبرى للبيهقي (۱۰/۱۸۴)

شک سب سے زیادہ عاجز ترین وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہو اور سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخیلی کرے۔ یعنی دعا سے بھی بخل کرے۔

۸۷۶۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے ان کو مطین نے ان کو مسروق بن مرزبان نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اسی طرح اس اسناد کے ساتھ بطور مرفوع روایت کیا ہے۔

۸۷۶۹:......اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو بن ادیب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوعثمان نہدی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا بے شک سب لوگوں سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے اور سب سے بڑا عاجز وہ ہے جو دعا مانگنے سے بھی عاجز و محروم ہو۔ یہ روایت موقوف ہے۔

۸۷۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنظر ہاشم بن قاسم نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو کہا کہ مولی صفیہ بنت کی بن اخطب نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے میں نے کہا کیا تم نے سنا ہے ابوہریرہ سے؟ وہ کہتے ہیں کیا میں تجھے حدیث بیان کرتی جب تک میں نے ابوہریرہ سے نہ سنی ہوتی۔ بے شک سب لوگوں سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے اور نقصان اٹھانے والا وہ ہے جو سلام کا جواب نہ دے۔ اگر تیرے اور تیرے بھائی کے درمیان درخت آ جائے تو بھی اگر تو استطاعت رکھے کہ تو اس کے ساتھ سلام کرنے میں پہل کرے یا وہ تم سے سلام کرنے میں پہل نہ کرے تو تم ایسے کرو۔ بے شک ابوخیثمہ کا ہے۔

۸۷۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن حاتم عدل نے مقام مرو میں وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو ابوحذیفہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی علی بن عبدان نے ان کو احمد بن صفار نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو موسیٰ ابوحذیفہ نے ان کو زہیر بن محمد نے عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو جابر بن عبداللہ نے ایک انصاری کے باغ میں ایک آدمی کا کھجور کا درخت تھا اس کا یہ درخت اس پر مشکل گذرا چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ فلاں آدمی کا میرے باغ میں کھجور کا درخت ہے اس نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اور اس کا یہ تعلق مجھ پر شاق گذرا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے پاس پیغام بھیجا کہ فلاں کے باغ میں جو تیرا درخت آپ نے فرمایا کہ اچھا اس کے بدلے میں جنت میں کھجور لینا اس کے بدلے میں میرے پاس اس کو بیچ دے اس نے کہا کہ نہیں رسول اللہ نے فرمایا میں نے تم سے بڑھ کر بخیل نہیں دیکھا مگر وہ شخص جو سلام کرنے میں بخل کرے اور ابوعبداللہ کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں آیا اور فرمایا بے شک فلاں آدمی کے لئے۔ آگے مذکورہ حدیث کو انہوں نے ذکر کیا ہے۔

جلا بخشنے والی تین صفات:

۸۷۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے بطور املاء کے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے اپنی اصل کتاب سے انہوں نے کہا۔ ان کو بکار بن قتیبہ انصاری سے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی مطرف بن ابوالزبیر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو موسیٰ بن عبدالملک نے بن عمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو شیبہ بن عثمان جحی نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی میرے چچا عثمان بن طلحہ نے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے کہ تین صفات ہیں جو تجھے جلا نصیب کریں گی۔ اپنے مسلمان بھائی سے محبت میں اس پر سلام کریں جو آپ اس سے ملیں اور اس کے لئے وسعت کریں محفل میں۔ اور اس کو ایسے نام سے پکاریں جو اس کو پسند ہو۔

(۸۷۷۲)......(۱) فی ن : (القاضی)

۸۷۷۳:......اسی طرح روایت کیا گیا ہے اسی اسناد کے ساتھ اور وہ مسند ہے تاریخ میں بخاری سے۔
اس نے عبداللہ بن محمد سے اس نے محمد بن ابوالوزیر سے اسی طرح۔

۸۷۷۴:......اور روایت کیا ہے اس کو موسیٰ بن اسماعیل نے حماد بن سلمہ سے اس نے عبدالملک بن عمیر سے اس نے ابوشیبہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی ایک آدمی آئے اور اس کا بھائی اس کے لئے گنجائش کرے سوائے اس کے نہیں کہ یہ ایک عزت وشرف ہے اللہ نے اس کو جو عطا کیا ہے۔

۸۷۷۵:......اور مروی ہے ابوعوانہ سے اس نے عبدالملک بن عمیر سے اس نے مصعب خازن بیت سے اس کی مثل اور وہ مصعب بن شیبہ بن جبیر بن شیبہ بن عثمان بن عبدالدار نے۔

۸۷۷۶:......یہ کلام اول بھی مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مرسل اسناد کے ساتھ۔
ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نطیف مصری نے مکہ مکرمہ میں وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی احمد بن محمد بن ابوالموت نے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے محمد بن علی بن زید صائغ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے سعید بن منصور نے ان کو حماد بن زید نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تین چیزیں تیرے لئے تیرے بھائی کی دوستی کو جلا بخشیں گی یہ کہ وہ جب تم سے ملے تو تم اس کو سلام کرو۔ اور وہ جب آئے تو اس کے لئے محفل میں جگہ کی وسعت پیدا کرو۔
اس کو پکارو تو ایسے نام کے ساتھ جو وہ پسند کرتا ہے۔ اور تین چیزیں لوگوں پر گمراہی میں سے ہیں آپ پائیں گے لوگوں کو ان پر جو وہ ارتکاب کرتے ہیں۔ اور آپ دیکھیں گے لوگوں سے جو مخفی ہے تیرے اوپر تیرے نفس سے اور یہ کہ تو ایذا دے اپنے ہم نشین کو ان چیزوں میں جو ضروری نہیں ہے۔

۸۷۷۷:......اور اس کو اسحٰق بن راشد نے بھی روایت کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بطور منقطع روایت کے۔

قیامت کی شرط:

۸۷۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو احسن بن بشر بن سلیم نے ان کو حکم بن عبدالملک نے قتادہ سے ان کو سالم نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں عبداللہ ایک آدمی سے ملے اس نے السلام علیک اے ابن مسعود۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے اور اس کے رسول نے سچ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔ بے شک قیامت کی شرطوں میں سے ہے کہ کوئی آدمی مسجد میں سے گذرے گا مگر اس میں دو رکعت بھی نہیں پڑھے گا اور یہ بھی کہ نہیں سلام کرے گا کوئی آدمی مگر صرف اسی پر جس کو وہ پہچانے گا۔ اور یہ کہ بچہ بوڑھے کو جواب دے گا۔ سالم دراصل ابن ابوالجعد ہے۔

سلام کرنے والے کی فضیلت

۸۷۷۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے ہیں ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو زید بن وہب نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے کہ بے شک السلام۔ السلام کے ناموں میں سے ایک نام ہے اللہ نے اس کو دھرتی پر رکھا ہے لہٰذا اس کو اپنے درمیان عام کرو جب کوئی آدمی کچھ لوگوں کے پاس گذرتا ہے اور ان پر

(۸۷۷۳)......تاریخ البخاری الکبیر (۷/۳۵۲)
(۸۷۷۴)......عزاه صاحب الکنز إلی البغوی.
(۸۷۷۸)......(۱) فی ن: (یود)

سلام کرتا ہے اور وہ اس کو اس کا جواب دیتے ہیں۔ اس شخص کے لئے ان لوگوں پر فضیلت اور درجہ ہوتا ہے بایں صورت کہ وہ ان سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہے۔ اور اگر وہ اس کا جواب نہیں دیتے تو اس کو وہ ہستی جواب دیتی ہے جو ان سے بہتر ہے اور زیادہ پاکیزہ ہے۔

اسی طرح آئی ہے یہ روایت بطور موقوف اور تحقیق روایت کی گئی بطور مرفوع روایت دوسرے ضعیف طریق سے۔

۸۷۸۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالحسین محمد بن محمد بن علی انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالعزیز ابن حاتم مروزی نے اس نے کہا ان کو خبر دی ہے یحییٰ بن نصر بن حاجب نے ان کو ورقاء بن عمر یشکری نے ان کو اعمش نے اس نے اس کو بطور مرفوع روایت کے ذکر کیا ہے مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ اس میں آپ نے فرمایا۔ فضیلت درجے کے اعتبار سے بوجہ ذکر کرنے ان کے السلام کو۔ ایک مرفوع اور طریق سے بھی یہ مروی ہے مگر وہ بھی ضعیف ہے۔

۸۷۸۱:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوبکر عبداللہ بن محمد بن محمد شکری نے نیساپور میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعلی محمد بن احمد بن حسن صواف نے بغداد میں ان کو محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی سفیان بن بشر نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ایوب بن جابر نے اعمش سے اس نے اسے ذکر کیا ہے بطور مرفوع روایت کے مثل حدیث موقوف کے متن میں سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا ایک آدمی جب کچھ لوگوں پر سلام کرتا ہے۔ اور کہا کہ اس لئے اس نے ان کو ذکر کیا ہے ان کو یاد کیا ہے۔

۸۷۸۲:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدی بن عتبہ کوفی ابوجعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن بن شریک نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو اعمش نے زید بن وھب سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک السلام اسم ہے اسماء الٰہی میں سے اس نے اس کو تمہارے درمیان رکھا ہے اس کو عام کرو جب ایک آدمی سلام کرتا ہے کچھ لوگوں پر تو اس کو ان لوگوں پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے اس لئے کہ وہ ان کو اسلام یاد دلاتا ہے۔ پھر اگر وہ اس کو جواب بھی دے دیتے ہیں تو فبہا ورنہ اس کو وہ جواب دیتا ہے جو ان سے بہتر ہے اور زیادہ پاکیزہ ہے۔

۸۷۸۳:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن عبید بن عتبہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی سعید بن محمد جرمی نے ان کو ایوب بن جابر نے اعمش سے ان کو زید بن وھب نے ان کو عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل۔

۸۷۸۴:......روایت کی ہے بشر بن رافع نے اور وہ قوی نہیں ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک السلام اسم ہے اسماء الٰہی میں سے اللہ نے اس کو زمین پر رکھا ہے لہٰذا اس کو تم اپنے مابین عام کرو۔ اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو ان کے چچا اور میرے چچا عیسیٰ بن ابی عیسیٰ درار یجردی نے ان کو عبدالرزاق نے۔ ان کو خبر دی بشر بن رافع نے اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہوتا ہے:

۸۷۸۵:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے "ح"۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد اور ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابومحمد دعلج بن احمد سنجری نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے بصرہ میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی رستہ اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ابواسحاق سے اس نے ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ سلام کرنے میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہوتا ہے۔

(۸۷۸۰)......(۱) فی ن : (الحسن) (۸۷۸۲)......(۲) فی ن : (فافشوا السلام)

۸۷۸۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذ باری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابو خالد نے وھب سے ان کو ابوسفیان حمصی نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک لوگوں میں اللہ کے ساتھ تعلق کے اعتبار سے سب سے اولیٰ اور بہتر وہ شخص ہے جو ان میں سلام کرنے میں پہل کرے۔

۸۷۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو ابن اویس نے ان کو حدیث بیان کی ان کے بھائی نے ان کو سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوعتیق نے نافع سے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو خبر دی ہے کہ اغر نامی شخص قبیلہ مزینہ سے تعلق رکھتا تھا اسے حضور سے صحبت حاصل تھی اس کا بنی عمرو بن عوف کے ایک آدمی پر خشک کھجوروں کے کسی وسق کا قرض تھا وہ مقروض کے پاس بار بار گیا قرض کی وصولی کے سلسلہ میں اس نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا انہوں نے میرے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق کو بھیجا راستے میں جو شخص بھی ملا اس نے ہم لوگوں کو سلام کیا حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ لوگ سلام کرنے میں تم سے پہل کر رہے ہیں لہٰذا ان کو اس کا ثواب ملتا ہے تم ان سے پہلے سلام کرو لہٰذا وہ اجر تمہیں حاصل ہوگا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح کا طرزِ سلام:

۸۷۸۹:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس احمر نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو عبداللہ بن عون نے ان کو شعبی نے وہ کہتے ہیں کہ قاضی شریح فرمایا کرتے تھے۔ نہیں ملتے دو آدمی کبھی مگر دونوں میں سے افضل سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔ اور امام شعبی فرماتے ہیں کہ بہت قلیل ہی ایسا ہوتا تھا کہ قاضی شریح سے سلام کرنے میں کوئی پہل کر سکتا۔

۸۷۹۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے یہ کہ طفیل بن ابی بن کعب نے اس کو خبر دی ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر کے پاس آتے تھے اور ان کے ساتھ بازار جاتے تھے اور جب ہم بازار میں صبح صبح جاتے تھے تو حضرت عبداللہ جس کے پاس گذرتے اس کو سلام کرتے خواہ وہ انتہائی گھٹیا بندہ ہو یا کچھ بیچنے والا ہو یا کوئی مسکین ہو کہا طفیل بن ابی بن کعب نے ان کو عبداللہ بن عمر کے پاس ایک دن آیا انہوں نے مجھے بازار جانے کے لئے ساتھ لے لیا میں نے کہا کہ آپ بازار میں جا کر کیا کریں گے کیونکہ آپ نہ تو کسی خرید فروخت کرنے والے کے پاس رکتے ہیں۔ اور نہ ہی کسی سامان کے بارے میں پوچھتے ہیں اور نہ ہی کسی چیز کی کوئی قیمت لگواتے ہیں اور نہ بازار کے ٹھکانوں میں سے کسی ٹھکانے پر بیٹھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یہاں بیٹھئے ہم لوگ باتیں کریں گے لہٰذا حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھ سے کہا اے ابوبطن (یہ اس لئے کہا کہ) طفیل بڑے پیٹ والے تھے ہم لوگ صبح صبح جاتے ہیں سلام کرنے کے لئے ہم ہر اس شخص کو سلام کرتے جو ہمیں ملتا ہے۔

۸۷۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں ہمیں کہا یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ہشام دستوائی نے ان کو قاسم بن ابوبزہ نے ان کو عبداللہ بن عطاء نے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو دیکھا کہ وہ ایک سیاہ فام زنجی کے پاس آئے اور تین بار اس کو سلام کیا اور وہ زنجی سلام کو سمجھ نہیں رہا تھا یا جانتا نہیں تھا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ طمطیانی تھا ابونصر نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ وہ سخت عجمی تھا اس کو پہلے دن ہی کشتیوں میں لایا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے فرمایا کہ میں گھر سے جب بھی نکلتا ہوں تو میں سلام کرتا ہوں اور وہ بھی سلام کرتا ہے۔ (یعنی سامنے والا)

۸۷۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحاق فقیہ نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ

(۸۷۸۸)......(۱) فی ن : (أبی)

بن یحییٰ نے۔وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے سعید بن خمس نے ان کو ابو یحییٰ نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر شدید سردی کے دن نکلتے تھے ان سے پوچھا گیا کہ آپ ایسی شدید سردی میں نکلتے ہیں فرمایا ہم ایک دیتے ہیں اور دس لیتے یہ ایک مسلمان کے لئے خوبصورت غنیمت ہے۔

۸۷۹۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسہل بن زیادہ قطان نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بصری نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عیاض بن محمد نے ان کو حدیث بیان کی ابو یحییٰ قتادہ نے ان کو مجاہد نے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا مدینے کے کسی راستے پر کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن کیا آپ کی کوئی ضرورت ہے انہوں نے فرمایا سب سے بڑی حاجت یہ ہے کہ تم ایک دو اور دس لو۔اے مجاہد بے شک سلام اسماء الٰہیہ میں سے ایک اسم ہے جب آپ کثرت سے سلام کریں گے تو آپ کثرت سے اللہ کا ذکر کریں گے۔

۸۷۹۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن عمر و اسامہ بن زید نے ان کو نافع نے یہ کہ ابن عمر نے فرمایا بے شک میں علی الصبح بازار جاتا ہوں حالانکہ وہاں میرا کوئی کام نہیں ہوتا اس کے سوا کہ میں سلام کروں اور وہ مجھ پر سلام کرے۔

۸۷۹۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابوعمرو ندبی نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا وہ جس چھوٹے یا بڑے سے ملے سب پر سلام کہا اور البتہ وہ ایک نابینا غلام سے ملے۔یا کہا کہ عجمی سے ملے وہ اس پر سلام کرنے لگے مگر وہ اس کو جواب نہیں دے رہا تھا ان سے کہا گیا کہ وہ عجمی ہے۔(یعنی اسلام کا جواب نہیں دے سکتا۔)

۸۷۹۶:......اور اسی اسناد کے ساتھ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی معمر نے ان کو ابان نے وہ اس کو روایت کرتے ہیں ان کی بعض سے کہ انہوں نے کہا جو شخص سات بندوں پر سلام کرے وہ ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

سلام سارے جہاں کے لئے

۸۷۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بشر بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابونعیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سفیان نے ان کو ابواسحاق نے ان کو صلہ بن زفر نے ان کو عمار نے وہ ابن یاسر ہیں وہ کہتے ہیں کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ان کو اپنے اندر جمع کرلے اس نے ایمان کو جمع کرلیا۔کنجوسی کے مقابلے میں خرچ کرنا۔اپنے دل سے انصاف کرنا۔اور سلام کرنے کو سارے جہاں کے لئے استعمال کرنا۔

۸۷۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابواسحاق ابراہیم درمیان فراس فقیہ کے مکہ مکرمہ میں انہوں نے کہا کہ

(۹۲ــ/)......قال ابن الأثیر فی النهایة)

اللثق البلل یقال لثق الطائر إذا ابتل ریشه ویقال للماء و الطین لثق أیضاً.

(۸۷۹۳)......(۱) فی ن : (عاصم)

(۸۷۹۵)......(۲) غیر واضح فی (أ) وفی ن : (أبوعمرو المدنی) وهو خطأ

والصحیح ابوعمرو الندبی وهو : بشر بن حرب له روایة عن عبدالله بن عمر وروی عنه معمر بن راشد

(۸۷۹۷)......(۱) فی ن : (مالک) وهو خطأ

ہمیں خبر دی بکر بن سہل نے ان کو عمرو بن ہاشم بیروتی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ادریس بن زیاد الھانی نے ان کو محمد بن زیاد الھانی نے ان کو ابوامامہ باہلی نے کہ وہ ہر اس شخص کو سلام کرتے تھے جو ان کو ملتا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ کبھی کسی نے سلام کرنے میں ان سے سبقت کی ہو ہاں مگر ایک یہودی کو جانتا ہوں کہ وہ ان کے پاس سے گذرا اور ستون کے پیچھے چھپ گیا وہ جونہی سامنے ہوئے تو اس نے فوراً سلام کرلیا۔ لہٰذا ابوامامہ نے اس سے کہ تجھ پر افسوس ہے اے یہودی تمہیں کس چیز نے اس کام پر اکسایا جو تم نے کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے دیکھا تھا کہ آپ ایسے آدمی ہیں جو کثرت کے ساتھ سلام کرتے ہیں (یعنی پہل کرتے ہیں) تو میں نے جان لیا کہ یہ بڑی فضیلت کی بات ہے۔

لہٰذا میں نے پسند کیا کہ اس فضیلت کو میں بھی حاصل کروں۔ حضرت ابوامامہ نے فرمایا۔ ہلاک ہو جائے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے سلام کرنے کو ہماری امت کے لئے تحفہ بنایا ہے اور ہمارے اہل ذمہ کے لئے اس کو امان بنایا ہے (یعنی ذمی کافروں کے لئے اور ہماری پناہ میں رہنے والے پناہ گروں کے لئے امان بنایا ہے۔)

فصل:.......بغیر سلام واجازت گھر وغیرہ میں داخل ہونے سے متعلق روایات

فرمایا کہ اسی باب میں یہ بھی داخل ہے کہ لوگ ایک دوسرے پر دخول کے وقت یعنی ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے وقت ایک دوسرے پر سلام کریں۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لاتدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم حتیٰ تستانسوا وتسلموا علی اھلھا.

اے اہل ایمان دوسروں کے گھروں میں یونہی بلا اجازت نہ چلے جایا کرو بلکہ اس گھر والوں پر سلام کیا کرو۔ اور ان سے اجازت لیا کرو۔

تستانسو ۔کا معنی **تستبصروا** کا احتمال بھی رکھتا ہے۔ یعنی تمہارا اس گھر میں دخول بصیرت پر مبنی ہو کہ صاحب دار تمہارے داخلے کو اور ان پر مطلع ہونے کو ناگوار نہ سمجھے۔

۸۷۹۹:......فرماتے ہیں کہ پھر روایت آئی ہے حضرت قتادہ سے اور عکرمہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں **تستأنسوا** ۔یعنی **تستأذنوا**. فرمایا کہ اجازت مانگو۔

۸۸۰۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی منصور عباس بن فضل نضروی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن نجدہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی مغیرہ نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ کے مصحف میں تھا۔ **حتیٰ تسلموا علیٰ اھلھا او تستأذنوا.** کہ یونہی دوسروں کے گھر میں داخل نہ ہوا کرو یہاں تک کہ سلام کرلیا کرو اس گھر والوں پر یا اجازت مانگ لیا کرو۔

حتّٰی تستانسوا وتسلموا علیٰ اھلھا کی تفسیر:

۸۸۰۱:......اور ہمیں خبر دی ابونصر نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابومنصور نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد نے ان کو سعید نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابوعوانہ نے ان کو ابوبشر نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ فرمان الٰہی۔ **حتّٰی تستأنسوا وتسلموا علیٰ اھلھا.** کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ **استئناس.** کا معنی ہے **استئذان** یعنی اجازت طلب کرنا۔ یہ بات

(۸۷۹۸)......(۲) فی أ : (أزھر) وھو خطأ

(۸۸۰۰)......عزاہ السیوطی فی الدر (۳۸/۵) إلی سعید بن منصور وعبد بن حمید وابن جریر والمصنف.

(۸۸۰۱)......(۱) فی ن : (شعبة) وھو خطأ وسعید ھو ابن منصور.

(۱)......کتبت خطأ فی المخطوطة ھکذا "وتستأذنوا"

میرے گمان کے مطابق ہے مجھ سے اس بارے میں لکھنے میں غلطی نہیں ہوئی ہے۔

۸۸۰۲:......وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سعدی نے ان کو ھشیم نے ان کو ابوبشر نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے کہ وہ یوں پڑھتے تھے:

لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتّٰی تستأنسوا و تسلموا علٰی اھلھا.

اور راوی نے کہا کہ سوائے اس کے نہیں کہ وہ وہم ہے لکھنے والوں کی طرف سے اسی طرح کہا۔ اور ان دونوں کی مخالفت کی ہے شعبہ نے اس کی اسناد میں۔

۸۸۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی روز باری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد دوری نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی قبیصہ بن عقبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سفیان نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں۔ ہمیں خبر دی ابوعلی حافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبدان اھوازی نے ان کو عمرو بن محمد ناقد نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی سفیان نے شعبہ سے اس نے جعفر بن ایاس سے وہ ابوبشر ہیں۔

انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتّٰی تستأنسوا کہ انہوں نے فرمایا یہ کاتب سے غلطی ہوئی ہے حتّٰی تستأنسوا نہیں تھا بلکہ یہ تستأ ذنوا تھا۔ یہ الفاظ حدیث روز باری کے ہیں اور شعبہ سے بھی مروی ہے جیسے ذیل میں ہے۔

۸۸۰۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوسہل بن زیاد قطان نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی یعقوب بن اسحاق مخرمی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعمر وحوضی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی شعبہ نے ان کو ایوب سختیانی نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے اس آیت کے بارے میں۔

حتّٰی تستأنسوا و تسلموا علٰی اھلھا. فرمایا کہ سوائے اس کی نہیں کہ یہ حتیٰ تستأ ذنوا تھا لیکن یہ کاتب سے ساقط ہو گیا ہے۔ اور یہ وہ ہے جس کو شعبہ نے روایت کیا ہے اور اس کے بارے میں اس کی اسناد میں اختلاف ہے۔ اور اس کو ابوبشر نے روایت کیا ہے۔ اور اس کی اسناد میں اختلاف ہے اور یہ اخبار احادیث سے ہے۔ اور ابراہیم کی روایت ابن مسعود سے مقطوع ہے اور عام قرأت جو ہے اس کی نقل تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ پس وہ اولیٰ ہے۔ اور یہ احتمال ہے کہ یہ قرأت پہلی قرأت ہو۔ اس کے بعد قرأت وہ ہوگئی ہو جو عام ہے اور ہم یہ گمان نہیں کرتے کہ کوئی شیئ اس قبیل سے ہو جس پر اجماع واقع ہوا ہو یا جو چیز تواتر سے نقل ہوئی ہو کہ وہ خطا ہے۔ اور کیسے جائز ہے کہ یہ کہا جائے اور اس کے لئے ایک توجیہ ہے جو صحیح ہے اور اسی طرف گئے ہیں عام اہل علم۔

۸۸۰۵:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابی عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس اصم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن جہم نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو فراء نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے حبان نے کلبی سے ان کو ابوصالح نے ان کو ابن عباس نے فرمایا کہ (حتّٰی تستانسوا) یعنی اجازت مانگو۔ فرمایا یہ مقدم مؤخر ہے، اصل میں ہے حتّٰی تسلموا و تستاذنوا. یہاں تک کہ تم پہلے سلام کرو اور پھر اجازت مانگو۔ یوں کہو۔ السلام علیکم ادخل تم پر سلام ہو کیا میں اندر آ ؤں؟

۸۸۰۶:......کہا فراء نے تستا نسوا. استئناس سے مشتق ہے۔ کلام عرب میں استئناس. اس مفہوم میں آتا ہے۔ جا تو دیکھ اور جانچ کیا کسی کو دیکھتے ہو۔ تو گویا اس کا معنی ہوگا کہ دیکھو ان کو جو گھر میں ہیں۔ میں نے کہا کہ ابن عباس کا یہ قول کہ اس میں تقدیم و تاخیر ہے اس سے ان

(۸۸۰۴)......(۱) فی أ : (أبو مسلم زیاد القطان) وفی ن : (أبو سهل زیاد القطان) و کلاهما خطأ

کی مراد ہے کہ معنی میں تقدیم وتاخیر ہے۔ (یہ نہیں کہ الفاظ آگے پیچھے ہیں۔)

اور فراء نے جو ذکر کیا ہے وہ اس کو قول کا شاہد ہے جو شیخ حلیمی نے کہا ہے آیت کے معنی کے بارے میں صحت کے ساتھ۔

۸۸۰۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ کہا آدم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ورقاء نے ان کو ابن ابی نجیح نے مجاہد سے اس قول باری تعالیٰ کے بارے میں۔ حتّی تستانسوا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ہے۔ کہ حتیٰ کہ تم کھنکھار لو یا بلغم تھوک لو (تاکہ اندر والوں کو کسی انسان کے آنے کا اندازہ ہو جائے۔)

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ کا یہ قول۔ تسلموا (تم سلام کرلو) احتمال رکھتا ہے اس کا یہ معنی ہو کہ تم لوگ مانوس ہو جاؤ بایں طور کہ سلام کرلو اہل خانہ پر اور اسی کے بارے میں حدیث بھی آئی ہے چنانچہ اسی کی طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے (جو کہ درج ذیل ہے۔)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کی برکت:

۸۸۰۸:......ہمیں خبر دی ابو علی دوذباری نے ان کو محمد بن بکر نے وہ کہتے ہیں ان کو ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن مثنی اور ہشام ابو مروان المعنی نے کہا محمد بن مثنی نے ان کو ولید بن مسلم نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا یحیٰی بن ابی کثیر سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ نے اس نے قیس بن سعد سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں ہم لوگوں سے ملنے کے لئے تشریف لے آئے (آتے ہی دروازے سے باہر سے) فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کہتے ہیں کہ حضرت سعد نے حضور کے سلام کا جواب ہلکے سے دیا۔ قیس کہتے ہیں کہ میں نے کہا سعد تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنے کی اجازت نہیں دے رہے۔ اس نے کہا کہ رہنے دیجئے ہمارے اوپر اور سلامتی کی دعا فرمانے دیجئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے۔ فوراً حضرت سعد آپ کے پیچھے دوڑے اور بولے رسول اللہ! بے شک میں آپ کا سلام سن رہا تھا اور ہلکے سے آپ کا جواب بھی دے رہا تھا تاکہ آپ زیادہ ہمارے اوپر سلامتی کی دعا فرمادیں۔ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ واپس لوٹ آئے اور سعد نے آپ کے لئے غسل کا انتظام کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا سعد نے آپ کو پونچھنے کے لئے تولیہ یا چادر اٹھا کر دی جو زعفرانی رنگ سے رنگی ہوئی تھی۔ یا وہ اس سے رنگی ہوئی تھی آپ نے اس کو لپیٹ لیا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ اللھم اجعل صلواتک ورحمتک مال سعد بن عبادۃ. اے اللہ تو سعد بن عبادہ کے مال میں رحمتیں اور برکتیں ڈال دے اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا پیش کیا گیا۔ جب آپ نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو سعد نے سواری کے لئے گدھے کا انتظام کیا اور اس کے اوپر کپڑا ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے تو سعد نے کہا اے قیس تو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو لے قیس نے کوئی معذرت کی تو حضور نے فرمایا۔ چلئے سوار ہو جائیے۔ اس کے بعد فرمایا تو آپ سوار ہو جائیے یا واپس ہٹ جائیے میں واپس ہو گیا۔ کہا ہشام ابو مروان نے محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ سے۔ کہا ابوداؤد نے کہ روایت کیا ہے اس کو عمر بن عبدالواحد نے اور ابن سماعہ نے اوزاعی سے بطور مرسل روایت کے اور نہیں ذکر کیا قیس بن سعد۔

سلام کے بغیر اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے:

۸۸۰۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو عبدالملک بن عبدالحمید نے وہ

(۸۸۰۷)......عزاه السيوطي في الدر (۵/۳۸) إلى ابن أبي شيبة وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم والمصنف.

(۸۸۰۸)...... في ن : (أبو الوليد)

کہتے ہیں ہمیں خبر دی روح نے ان کو ابن جریج نے ان کو عمرو بن ابی سفیان نے یہ کہ عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے ان کو خبر دی ہے کہ کلاہ بن حنبل نے اس کو خبر دی کہ صفوان بن امیہ نے اس کو بھیجا فتح میں دودھ کے ساتھ اور بکرے چھوٹے (اور کھانے کا سامان مثلاً) کھیرے ککڑیاں وغیرہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وادی میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس پہنچ گیا۔ مگر میں نے سلام نہیں کیا۔ اور اجازت بھی نہیں لی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس جاؤ اور پھر آ کر کہو السلام علیکم کیا میں آ جاؤں۔ اس کے بعد جب صفوان مسلمان ہو چکے تھے کہا عمرو نے کہ مجھے خبر دی ہے امیہ بن صفوان نے اور اس نے یہ نہیں کہا کہ میں نے سنا کلدہ سے۔

۸۸۱۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے اس نے کہا ایک دیہاتی آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ میں آ جاؤں اور اس نے سلام نہیں کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض گھر والوں سے کہا: اسے کہو کہ وہ سلام کر لے۔ کہتے ہیں کہ اس دیہاتی نے یہ بات سن لی۔ لہٰذا اس نے سلام کر لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دے دی اسی طرح اسی صحیح اسناد کے ساتھ بطور مرسل روایت کے یہ حدیث آئی ہے۔

۸۸۱۱:......ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب السنن میں ربعی بن خراش سے اس نے بنی عامر کے ایک آدمی سے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ بنی عامر کے ایک آدمی نے اور اس کے متن میں کہا ہے۔ کہو السلام علیکم کیا میں آ سکتا ہوں؟

۸۸۱۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن بشران نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل صفار نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ایک آدمی سے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ایک آدمی نے ان کے پاس آنے کی اجازت مانگی؟ کیا میں اندر آ جاؤں؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں۔ کسی نے اس سے کہا کہ وہ سلام کرے۔ اس نے سلام کر لیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔

۸۸۱۳:......اور ہم نے روایت کی ہے حضرت عمر سے۔ اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دوسرے طریق سے کہ انہوں نے سلام کرنے کا حکم فرمایا تھا کہ جب وہ سلام کا جواب دے دیں تو پھر کہے کیا میں اندر آ جاؤں؟ اگر وہ اجازت دیں تو داخل ہو جا ورنہ واپس لوٹ جائیے۔

۸۸۱۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن احمد بن اسحاق بزاز بغدادی نے انہوں نے کہا ان کو ابومحمد فاکہی نے مکہ مکرمہ میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابویحییٰ بن ابومیسرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہشام بن یوسف نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی عمر بن حفص نے یہ کہ عامر بن عبداللہ نے اس کو خبر دی کہ ان کی ایک لونڈی زبیر کی بیٹی کو حضرت عمر کے پاس لے کر گئی اس نے پوچھا کہ میں اندر آ جاؤں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کیا لہٰذا وہ واپس لوٹ گئی۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ اس کو بلاؤ۔ اور فرمایا تم یوں کہو السلام علیکم۔ کیا میں آ جاؤں؟

۸۸۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو شاذان اسود بن عامر نے ان کو حسن بن صالح نے اپنے والد سے اس نے سلمہ بن کھیل سے اس نے سعد بن جبیر سے اس نے ابن

(۸۸۰۹)......أخرجه أبوداود (۵۱۷۶) والترمذي في الإستئذان (۱۸) والنسائي في عمل اليوم والليلة من طريق ابن جريج. به

(۸۸۱۵)......الكنز (۲۵۷۰۷)

عباس سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضور اپنے حجرے میں تھے۔ عمر نے کہا السلام علیکم یا رسول اللہ کیا عمر اندر آجائے؟ اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد نے کتاب السنن میں ابن عباس عنبری سے اس نے اسود بن عامر سے۔

۸۸۱۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن ابی بکر نے۔ ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ابراہیم ابواسماعیل نے ابوزبیر سے اس نے جابر سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سلام کرنے سے ابتدا نہ کرے اس کو اجازت نہ دو۔

فصل:......تین بار اجازت مانگے اگر اجازت ملے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جائے

۸۸۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہا عبداللہ بن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عمرو بن حارث نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے یہ کہ بکیر بن عبداللہ اشج نے اس کو حدیث بیان کی کہ بسر بن سعید نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مجلس میں حضرت ابی بن کعب کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں حضرت ابوموسیٰ اشعری آگئے جو کہ ناراض تھے یہاں تک کہ وہ رک گئے اور فرمانے لگے میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے۔ کہ اجازت مانگنا تین بار ہوتا ہے اگر تیرے لئے اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔ حضرت ابی نے کہا۔ کیوں کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے گذشتہ روز تین بار اجازت مانگی مگر انہوں نے مجھے اجازت نہیں دی لہٰذا میں واپس لوٹ آیا پھر میں آج ان کے پاس گیا اور میں نے جا کر ان کو بتایا کہ میں کل تمہارے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر میں لوٹ گیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے تیسری بات سنی تھی مگر ہم اس وقت مصروف تھے۔ اگر آپ اجازت نہ مانگتے یہاں تک کہ آپ کو اجازت مل جاتی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اجازت مانگی تھی جیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

انہوں نے فرمایا کہ تم ضرور ایسے کو لے آؤ جو تیرے لئے اس بات پر شہادت دے۔ ابی نے کہا اللہ کی قسم نہیں کھڑا ہوگا تیرے ساتھ مگر وہ جو ہم لوگوں سے عمر میں بڑا ہے جو تجھے بچائے۔ اٹھو اے ابوسعید میں کھڑا ہوں یہاں تک کہ میں عمر کے پاس آیا میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ یہ فرماتے تھے یہ الفاظ حدیث ابن مقری کے ہیں اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں ابوطاہر سے اس نے ابن وہب سے اور بخاری مسلم نے روایت کیا ہے۔ حدیث یزید بن خلیفہ سے اس نے بشر بن سعید سے۔

۸۸۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالوہاب عطاء نے ان کو سعید وہ ابن عروبہ میں اس نے قتادہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ **لاتدخلوا بیوتا غیربیوتکم حتّٰی تستأنسوا** فرمایا کہ یہ اجازت مانگنا ہے۔

۸۸۱۹:......حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ بعض قرأت میں یوں ہے حتّٰی تستأذنوا یہاں تک کہ تم اجازت مانگو۔ حضرت قتادہ کے نزدیک یہی تفسیر ہے اس کی۔

۸۸۲۰:......حضرت قتادہ نے کہا۔ کہا جاتا تھا کہ اجازت مانگنا صرف تین بار ہوتا ہے جس کو اجازت نہ ملے اس کو چاہئے کہ واپس لوٹ

(۸۸۱۷)......اخرجه مسلم (۱۶۹۴/۳ و ۱۶۹۵)

جائے۔ پہلی بار اجازت مانگنے پر بات سنی جائے گی دوسری بار اجازت مانگنے پر وہ لوگ سنبھل جائیں گے۔ اور تیسری بار اجازت مانگنے پر اگر چاہیں گے اجازت دیں گے اور اگر چاہیں گے تو منع کر دیں گے۔

فصل:...... اجازت مانگنے کے وقت دروازہ کھٹکھٹانا

۸۸۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو مالک بن اسماعیل نے ان کو مطلب بن زیاد نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ اصفہانی نے ان کو محمد بن مالک بن منتصر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ جنت کے دروازے ناخنوں کے ساتھ کھٹکائے جائیں گے (یعنی انگلیوں کے پوروں کے ساتھ)۔

فصل:...... اجازت مانگتے وقت دروازے کے پاس کھڑے ہونے کی کیفیت اور کیا کہے جب اس کو کہا جائے کہ کون ہو؟

۸۸۲۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن عبید نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبید بن شریک نے ان کو عمرو بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا ان کو خبر دی محمد بن عبدالرحمٰن بن عرق نے ان کو عبداللہ بن بسر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب آپ کسی کے دروازے پر تشریف لاتے تو دروازے سامنے منہ کر کے کھڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ دروازے کے دائیں بائیں کونے کی طرف کھڑے ہوتے تھے۔ اور کہتے تھے السلام علیکم اور یہ عمل آپ کا اس لئے تھا کہ اس دور میں دروازوں پر پردے نہیں پڑے ہوتے تھے۔

۸۸۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے نانا یحییٰ بن منصور قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن اسماعیل اسماعیلی نے ان کو وھب بن بیان واسطی نے فسطاط میں ان کو یحییٰ بن سعید عطار حمصی نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن عرق نے ان کو عبداللہ بن بشر نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی گھر والوں سے اجازت مانگتے تھے تو دروازے کے سامنے نہیں کھڑے ہوتے تھے۔ بلکہ دائیں بائیں طرف کھڑے ہوتے تھے۔ اور تین بار سلام کہتے تھے اگر آپ کو اجازت مل جاتی تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاتے۔

۸۸۲۴:...... ہم نے اس کو روایت کیا ہے بقیہ بن ولید سے اس نے محمد بن عبدالرحمٰن سے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ حضور دیوار کے ساتھ چلتے تھے اور دروازے کے سامنے نہیں کھڑے ہوتے تھے اور اس نے سلام کا ذکر نہیں کیا اور اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ اس وقت لوگوں کے دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

۸۸۲۵:...... اور ہم سے روایت کی ہے ہذیل بن شرحبیل نے انہوں نے کہا حضرت سعد بن معاذ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ اور ان سے اجازت چاہی اور دروازے کے سامنے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس طرف ہو جائیں اے سعد حقیقت یہ ہے کہ اجازت مانگنا دراصل نظر کی وجہ سے ہوتا ہے ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی جریر نے ان کو اعمش نے ان کو طلحہ بن مصرف نے ان کو ہذیل نے۔ پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

(۸۸۲۴)...... أخرجه أبو داؤد في الأدب باب (۱۳۸) من طريق بقية. به

(۸۸۲۵)...... أخرجه أبو داؤد (۵۱۷۴)

۸۸۲۶:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو ابو الازہر نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا اعمش سے وہ حدیث بیان کرتے تھے طلحہ بن مصرف سے اس نے ہزیل بن شرحبیل سے یہ کہ سعد بن مالک نے اجازت مانگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اپنے گھر میں تھے اور سعد اپنے چھوٹے کے ساتھ گھر کے دروازے کی طرف متوجہ تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک طرف ہو جایئے۔سوائے اس کے نہیں کہ اجازت مانگنا دیکھنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔میں نے اس کو اسی طرح پایا ہے سعد بن مالک کی کتاب میں۔

۸۸۲۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علوی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابو قلابہ رقاشی نے ان کو ہشام بن عبد الملک ابو الولید نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو منصور نے ان کو طلحہ بن مصرف نے ان کو ہزیل نے ان کو قیس بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اجازت مانگی اور میں دروازے کے ساتھ کھڑا ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون سا طریقہ ہے سوائے اس کے نہیں کہ اجازت مانگنا دیکھنے کی ہی وجہ سے ہوتا ہے۔اسی طرح کہا ہے۔اور پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۸۸۲۸:......ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی سعید بن ابو ایوب انصاری نے ان کو عطار بن دینار نے ان کو عمار بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جس نے گھر کے اندر دل بھر کر دیکھ لیا اس سے قبل کہ اس کو اجازت ملتی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

۸۸۲۹:......ہمیں خبر دی حسین بن علی بن احمد بن عمر حمامی مقری نے بغداد میں ان کو ابو بکر احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبد الملک بن محمد نے ان کو بشر بن عمر نے۔ان کو شعبہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الولید نے۔ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن منکدر نے انہوں نے سنا جابر سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اس قرض کے سلسلے میں جو میرے والد پر تھا میں دروازے پر جا کر ٹھہر گیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے بتایا کہ میں ہوں حضور نے فرمایا کہ میں میں۔گویا کہ انہوں نے میرے جواب کو ناپسند کیا تھا۔اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں ابو الولید سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے کئی طریقوں سے شعبہ سے۔

فصل:......جو شخص بلانے کے بعد آئے

۸۸۳۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہشام بن علی نے اور تمتام نے ان کو علی بن عثمان نے ان کو حماد نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ایوب نے اور حبیب بن شہید نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی جب دوسرے کی طرف کسی کو بھیج کر بلائے تو وہ اجازت سمجھی جاتی ہے۔

۸۸۳۱:......ہمیں خبر دی ابو علی روذ باری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر بن داسہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابو داؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حماد نے حبیب نے ہشام سے ان کو محمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل۔

۸۸۳۱:......مکرر ہے۔ہمیں اس کی خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبد الوہاب نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو ابو رافع نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو بلایا جائے اور وہ بلانے کے لئے جانے والے کے ساتھ ساتھ آجائے یہ بلانا اس کے لئے اجازت ہے۔

شیخ حلیمی نے فرمایا کہ اس بلانے کے باوجود بھی اجازت مانگنا زیادہ اچھا ہے اس لئے کہ حالات و کیفیات بدلتی رہتی ہیں۔

(۸۸۲۷)......(۱) فی أ: (الطبری) وھو خطأ (۲)...... فی (أ): (الأزھر) وھو خطأ.

(۸۸۲۸)......الکنز (۲۵۷۰۸)

۸۸۳۲:......حدیث ابوہریرہ سے حجت پکڑی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے ابوہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں یارسول اللہ! فرمایا کہ جاؤ تم اہل صفہ کے پاس ان کو میرے پاس بلا لاؤ میں ان لوگوں کے پاس آیا اور ان کو بلایا۔ وہ آئے اور انہوں نے اجازت مانگی حضور نے ان کو اجازت دی اور گھر میں وہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ موسیٰ نے ان کو جعفر بغدادی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو عمر بن ذر نے ان کو مجاہد نے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر کیا اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابونعیم سے اور بخاری نے ذکر کیا ہے سعید کی روایت ابوقتادہ سے عنوان میں اس کے بعد ذکر کیا باب میں عمر بن ذر کی حدیث کو۔

فصل:......اس شخص کا سلام کرنا جو اپنے گھر میں داخل ہو یا ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی بھی نہ ہو

۸۸۳۳:......ماسبق میں ہم نے ذکر کیا ہے حضرت انس بن مالک سے بطور مرفوع روایت کہ جب تو اپنے گھر میں دال ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کیجئے تیرے گھر کی برکت زیادہ ہوگی۔

۸۸۳۴:......ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یزید بن ریاض نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں داخل ہوتے تھے تو فرماتے تھے۔ ہمارے اوپر سلامتی ہو ہمارے رب کی طرف سے اور پاکیزہ اور مبارک تحفے تمہارے اوپر سلام ہو۔ میں اس کو نہیں جانتا ہوں مگر حدیث یزید بن عیاض اور وہ غیر قوی ہے۔

۸۸۳۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابی طلحہ نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ **اذا دخلتم بیوتاً فسلموا علی انفسکم.** فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے گھروں میں داخل ہو تو جو لوگ گھر میں ہیں ان کو سلام کیا کرو یہ اللہ کی طرف سے تحفہ ہے اور وہ سلام ہے کیونکہ وہ اللہ کا نام ہے اور وہی اہل جنت کا سلام ہے۔

۸۸۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعبداللہ سیاری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عمرو بن دینار سے، وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن عباس سے اللہ کے اس قول کے بارے میں **فاذا دخلتم بیوتاً فسلموا علیٰ انفسکم** ۔وہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مسجد ہے کہ تم جب اس میں داخل ہو تو کہو **السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین** ہمارے اوپر اور اللہ تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔

۸۸۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سوال کیا حکم سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ اذا دخلتم بیوتاً فَسَلِّموا انہوں نے فرمایا کہ تم جب کسی ایسے گھر میں داخل ہو وہ جس میں کوئی بھی نہ ہو تو یوں کہوں السلام علینا وعلیٰ عباداللہ الصالحین.

۸۸۳۸:......اور مروی ہے شعبہ سے اس نے منصور سے اس نے ابراہیم سے اسی کی مثل۔

۸۸۳۹:......اور مروی ہے شعبہ سے اس نے منصور بن زازان سے اس نے حسن سے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالکریم جزری نے مجاہد سے انہوں نے فرمایا کہ تم جب ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی بھی نہ ہو تو یوں کہو۔

بسم اللہ و الحمدللہ السلام علینا من ربنا السلام علینا و علیٰ عباداللہ الصالحین.

سلام اللہ کی طرف سے تحفہ ہے:

۸۸۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے اور قتادہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

فسلموا علیٰ انفسکم تحیة من عنداللہ

کہ اپنے نفسوں پر سلام کرو یہ تحفہ ہے تمہارے لئے اللہ کی طرف سے۔

فرمایا کہ تم جب اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام علیکم کہو۔

۸۸۴۱:.....ہمیں خبر دی ہی ابونصر بن عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو عبدالملک بن عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ تم جب ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی بھی نہ ہو تو کہو۔ السلام علینا من ربنا۔

۸۸۴۲:.....فرمایا کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن زکریا نے حصین سے اس نے اپنے والد مالک سے وہ کہتے ہیں کہ جب آپ کسی اپنے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی بھی نہ ہو تو کہو:

السلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصالحین.

۸۸۴۳:.....وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سفیان نے عمرو بن دینار سے اس نے عکرمہ سے وہ کہتے ہیں کہ جب تم ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی بھی نہ ہو تو کہو السلام علینا و علیٰ عباداللہ الصالحین۔

۸۸۴۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبید بن عبدالواحد نے ان کو محمد بن ابو السری نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم نے وہ فرماتے ہیں۔ اسلام یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کر اور تو اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر اور تو نماز قائم کر۔ زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر اور خیر و بھلائی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا اور اپنے گھر والوں پر تیرا اسلام کرنا۔

جس نے ان چیزوں میں سے کوئی چیز کم کی تو (وہ سمجھ لے) یہ ہر چیز اسلام کا ایک حصہ ہے (گویا اس نے اسلام کا ایک حصہ کم کر دیا) اور جس نے ان سب چیزوں کو چھوڑ دیا اس نے اسلام کی طرف اپنی پیٹھ کر لی۔

فصل:.....اس شخص کے سلام کرنے کے بارے میں جو اپنے گھر سے باہر نکلے

۸۸۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی گھر میں داخل ہو وہ تو اس گھر والوں پر سلام کرو اور جب تم باہر نکلو تو اس گھر والوں کو سلام کے ساتھ الوداع کرو۔ اسی طرح یہ روایت مرسل آئی ہے۔

فصل:.....مجلس میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا اور مجلس سے اٹھتے وقت سلام کرنا

۸۸۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن محمد بن اصم فقیہ نے ان کو ابوعمرو

اسماعیل بن نجید نے دونوں نے کہا ان کو ابو مسلم ابراہیم بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابو عاصم نے ابن عجلان سے اس نے مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مجلس میں آئے اس کو چاہئے کہ وہ سلام کرنے اور جب مجلس سے اٹھے اور لوگ بھی کھڑے ہوں اس کو چاہئے کہ وہ سلام کرے بے شک پہلی باری دوسری سے زیادہ ضروری نہیں ہے۔اور روایت کیا ہے اس کو ابن جریج نے اور لیث بن سعد نے اس نے ابن عجلان سے اس نے سعید مقبری سے۔

۸۸۴۷:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال بزار نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے یعقوب بن زید ابو یوسف نے سعید بن ابو سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور اس میں لوگ ہوں اس کو چاہئے کہ سلام کرے جب بیٹھے اور جب اٹھے تو بھی سلام کرے پہلی بار سلام کرنا دوسری بار کرنے سے زیادہ بہتر نہیں ہے یعنی دونوں مرتبہ سلام کرنا بہتر ہے اور اولیٰ ہے۔

۸۸۴۸:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن عثمان نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو رشدین بن سعد نے ان کو زبان بن فائد نے ان کو سہل بن معاذ نے انس جہنی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کو ان کے والد معاذ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص پر حق ہے جو کسی مجلس میں بیٹھے کہ وہ اہل مجلس پر سلام کرے اور اس پر بھی حق ہے جو مجلس سے اٹھے کہ وہ بھی اہل مجلس پر سلام کرے چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی کلام فرما رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس قدر جلدی یہ شخص بھول گیا ہے۔

فصل:......خیموں اور دوکانوں والوں کے بارے میں

۸۸۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابی طالب کہتے ہیں کہ ہمیں کہا عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو عمران بن جریر نے وہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے عکرمہ سے کہا کہ حضرت ابن عمر دوکانوں میں بھی بغیر اجازت داخل نہیں ہوتے تھے انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر جو کچھ کرتے تھے اس کی کون طاقت رکھتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تو مصلب کپڑا بھی نہیں پہنتے تھے۔عبدالوہاب نے کہا کہ اس سے مراد ہے وہ کپڑا جس میں صلیب کا نشان بنا ہوا ہو۔اور حضرت ابن عمر اپنے آپ کو بھوکا رکھتے تھے۔وہ اپنے گھر میں آتے اور کھانا منگوانے اور کھانے کی شکل بناتے اور گھر والوں سے کہتے کہ تم لوگ کھالو میرا روزہ ہے۔

یہ بات اسی پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت عکرمہ نہیں قائل تھے اجازت لینے کے دکانوں سے اور اسی طرف گئے ہیں حسن بصری اور براہیم نخعی بھی۔اور جب کہ حقیقت یہ ہے کہ دوکانوں والوں نے دوکانوں کو کھولا ہوا ہے اور ان میں اسی لئے بیٹھے ہیں کہ لوگ خرید و فروخت کے لئے ان کے پاس آئیں تو یہ بات ان کی طرف سے اجازت کے قائم مقام ہے اور رہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تو وہ محتاط انسان تھے لہٰذا وہ ان سے بھی اجازت مانگتے تھے۔

۸۸۵۰:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو یونس نے کہ نافع نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ عبداللہ بن عمر اہل بازار کے پردے میں داخل نہیں ہوتے تھے یہاں تک کہ وہ اجازت لے لیتے تھے۔

۸۸۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو یونس بن نافع نے کہ ابن عمر اہل بازار کی دوکانوں میں داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ پہلے اجازت لے لیتے تھے شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ اس لئے ہے کہ انہوں

(۸۸۴۸)......أخرجه أحمد (۴۳۸/۴) من طريق زبان. به

نے بازار کو گھر کے بمنزلہ کر دیا تھا بازار والوں کے لئے جب اس میں راستہ نہ ہو اور اگر اس میں راستہ ہو تو یہ دیگر تمام راستوں کی طرح ہے پھر اس بارے میں اجازت مانگے کا کوئی معنی نہیں ہے واللہ اعلم۔

۸۸۵۲:......ہم نے روایت کی ہے ابن عون سے انہوں نے کہا کہ ہم لوگ مجاہد کے ساتھ تھے کونے میں وہاں آمنے سامنے خیمے نصب تھے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایسی صورت میں اجازت مانگتے تھے۔ کہتے تھے السلام علیکم۔ کیا میں اندر داخل ہوسکتا ہوں؟ پھر وہ داخل ہوتے تھے۔

۸۸۵۳:......اور حضرت ابن سیرین بازار میں دکان دار کے پاس آتے اور کہتے تھے السلام علیکم اس کے بعد اندر داخل ہوتے تھے۔ یہ اس کے مطابق ہے جو مجھے خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابراہیم بن اسحٰق انماطی نے ان کو حسن بن عیسیٰ نے ان کو ابن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عون ہوں پھر اس نے مذکورہ روایت نقل کی ہے۔

شیخ حلیمی نے فرمایا: احتمال ہے کہ وہ صاحب خیمہ تاجر کو خوش کرنے کے لئے اجازت مانگتے ہوں اگر وہ دیکھے کہ اس پر اجازت دینے میں تأمل ہے تو انتظار کرتے یہاں تک کہ ان کو اجازت ملتی۔

۸۸۵۴:......اور کہا شعبی نے کہ جب دکان کا دروازہ کھلا ہو اور اس کا سودا نکالا ہوا ہو تو تجھے اجازت ہے۔

۸۸۵۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو عبدالحمید ابو یحیٰ حمانی نے ان کو حدیث بیان کی اعمش نے ان کو ابراہیم تیمی نے اور ابراہیم نخعی نے کہ وہ دونوں بازار کے گھروں میں ایک گھر میں داخل ہوئے اور ان دونوں نے سلام کیا جب وہ داخل ہوئے اور اس وقت میں سلام کیا جب وہ باہر نکلے۔

فصل:......تھوڑے اور قریب وقت میں سلام کرنا

۸۸۵۶:......ہمیں خبر دی ابو الحسین محمد بن حسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو قاضی ابوبکر احمد بن کامل نے اور ابو سہل بن زیادہ قطان نے ان کو ابو اسماعیل محمد ترمذی نے کہتے ہیں کہ ان کو ابو صالح عبداللہ بن صالح نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے معاویہ بن صالح نے ان کو ابو مریم نے ان کو ابوہریرہ نے کہ اس نے سنا وہ کہہ رہے تھے جو شخص اپنے بھائی سے ملے اس کو چاہئے کہ وہ اس پر سلام کرے اگر چہ دونوں کے درمیان درخت آڑے آئے یا دیوار یا کوئی چٹان اس کے بعد ملے اس کو چاہئے کہ وہ اس پر سلام کرے۔

۸۸۵۷:......وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابو صالح نے ان کو حدیث بیان کی معاویہ بن صالح نے ان کو عبدالوہاب بن بخت نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل کہا قاضی نے اپنی روایت میں عبدالرحمٰن بن ھرمز اعرج سے۔

۸۸۵۸:......ہمیں خبر دی اس کی ابو زکریا بن ابی اسحاق نے اور ابوبکر بن حسن نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو ابی مریم نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی (مسلمان) سے ملے تو اس کو چاہئے کہ وہ سلام کرے اس پر۔

۸۸۵۹:......کہا معاویہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے عبدالوہاب بن بخت نے ان کو ابو الزناد نے اعرج سے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل برابر برابر۔

۸۸۶۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی میمونی نے ان کو عبدالوہاب نجدہ نے ان کو بقیہ

نے ان کو عبداللہ بن عوذ املوکی نے ان کو ابوامین حمیری نے ان کو قاسم بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابودرداء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جب دو مسلمان ساتھ چلیں اور دونوں کے درمیان کوئی درخت یا پتھر یا کوئی خیمہ وغیرہ چیز درمیان میں آجائے تو ایک دوسرے پر سلام کرے اور دونوں سلام کا تبادلہ کریں۔

۸۸۶۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے احمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عزیز مؤذن نے ان کو غسان بن مالک نے ان کو یوسف بن عبیدہ نے حمید سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ تھے اصحاب رسول اللہ جب ان کے ساتھ کوئی درخت یا کوئی ٹیلہ وغیرہ آجاتا تو وہ الگ ہو جاتے تھے پھر جب وہ ملتے تھے تو ایک دوسرے پر سلام کرتے تھے۔

فصل:......اس کے بارے میں جو سلام کرنے کے لئے اولیٰ ہے یا زیادہ حق دار ہے

۸۸۶۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو حارث بن ابی اسامہ نے وہ کہتے ہیں ان کو روح بن عبادۃ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبدہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو روح ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی۔ ہے زیاد نے کہ ثابت نے اس کو خبر دی ہے وہ مولیٰ عبدالرحمٰن زید ہے۔

اس نے ابو ہریرہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوار پیدل کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور قلیل کثیر پر سلام کریں۔

۸۸۶۳:......کہا ابن جریج نے اور مجھے خبر دی ہے ابوالزبیر نے کہ اس نے سنا جابر سے وہ کہتے ہیں کہ دو پیدل چلنے والے جب اکٹھے ہوں تو دونوں میں سے جو بھی سلام کرنے میں پہل کرے گا وہ افضل ہوگا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

محمد بن مرزوق سے دونوں نے روح سے سوائے روایت ابوالزبیر کے۔

۸۸۶۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ ہے جو ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔ اور کہتے ہیں رمادی کی ایک روایت میں ہے کہ اس نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوٹا بڑے پر سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر سلام کرے اور قلیل کثیر پر سلام کرے۔

۸۸۶۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم بن عبداللہ سیاری نے مقام مرو میں ان کو خبر دی ابوالموجہ۔ ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے انکو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے علاوہ ازیں اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ کھڑا ہوا بیٹھے ہوئے پر سلام کرے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن مقاتل سے اس نے عبداللہ سے۔

۸۸۶۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے بطور املاء کے ان کو ابو حامد بن شرقی نے ان کو احمد بن حفص نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹا سلام کرے بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے

(۸۸۶۲)......اخرجه مسلم (۱۷۰۳/۴)

ہوئے پر اور قلیل کثیر پر۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں اور فرمایا کہ کہا ابراہیم بن طہمان نے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۸۸۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر بن محمد بن عمرو نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام نے ان کو ابو عامر نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے ان کو ابوراشد نے ان کو عبدالرحمٰن بن شبل نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے گا اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے پر سلام کرے گا اور کم جماعت بڑی جماعت پر سلام کرے گی۔ جو سلام کا جواب دے گا (اس کے لئے ثواب ہے) اور جو شخص سلام کا جواب نہیں دے گا اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہوگا۔

مخالفت کی ہے معمر نے اس کی اور دیگر نے یحییٰ سے۔ انہوں نے نہیں ذکر کیا ہے اس کی اسناد میں ابوراشد کو۔

۸۸۶۸:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے سہری بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نے ایک دن حسن سے کہا ایک سوار سامنے آتا ہے مگر وہ سلام نہیں کرتا کیا میں اس کو سلام کرلیا کروں؟ حضور نے فرمایا کہ جی ہاں سلام کرلیا کریں اگرچہ وہ سلام کرنے میں بخل بھی کرے۔

فصل:.....سلام کیسے کرے؟ اور سلام کا جواب کیسے دے؟

۸۸۶۹:.....ہم نے روایت کی ہے حدیث ثابت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بارے میں۔ کہتے ہیں کہ اللہ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو فرمایا کہ جائیے اور سلام کیجئے اس جماعت کو وہ فرشتوں کی جماعت تھی جو کہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور آپ سنیئے کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں بے شک وہ تیرا اسلام ہے اور تیری اولاد کا سلام ہے۔

کہتے ہیں کہ حضرت آدم گئے اور جا کر کہا السلام علیکم انہوں نے جواب دیا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ لہٰذا اس نے بھی اس میں ورحمۃ اللہ کا اضافہ کرلیا۔

ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ہمام بن منبہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس انہوں نے اس کا ذکر کیا۔

اور حدیث منقول ہے۔ بخاری مسلم میں اور وہ مکمل طور پر جو مروی ہے وہ کتاب الاسماء والصفات میں ہے۔

۸۸۷۰:.....ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے محمد بن کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو جعفر بن سلیمان نے ''ح''۔

ہر سلام پر دس نیکیاں:

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو عوف نے ان کو ابورجاء عطیاردی نے ان کو عمران بن حصین نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے چنانچہ ایک آدمی آیا اور اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دیا اور فرمایا کہ دس نیکیاں ہوئیں۔ اس کے بعد دوسرا آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور فرمایا کہ بیس نیکیاں

ہوئیں۔ اس کے بعد تیسرا شخص آیا۔ اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور نے اس کو جواب دیا اور فرمایا کہ تیس نیکیاں ہوئیں۔

یہ الفاظ حدیث ابوالحسین قطان کے ہیں۔ اور ابن یوسف کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ہر باری پر یہ اضافہ فرمایا۔ اس کے بعد بیٹھ گئے۔ یہ اسناد حسن ہے۔ ان کو ابومسعود نے نقل کیا ہے سنن میں۔

۸۸۷۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو عمرو بن ولید نے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا پھر عمرو بن ولید نے اس حدیث کو عمران بن حصن والی حدیث کی طرح ذکر کیا ہے۔

۸۸۷۲:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابووھب نے ان کو جریر بن حازم نے کہ اس نے سنا حسن سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابن ابی حبیب کے سلام کرنے میں۔

۸۸۷۳:......ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو خبر دی ابوالعباس نے ان کو بحر نے ان کو ابن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے یعقوب بن عبدالرحمٰن مسلم بن ابی مریم سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مذکورہ حدیث کو۔ کہتے ہیں کہ مجلس میں کسی نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں کھڑا نہ ہو جاؤں۔ اور میں تیس نیکیاں کمالوں حضور نے فرمایا کہ جی ہاں۔ وہ آدمی کھڑا ہوا اور پیدل پھر کر آ گیا مجلس میں اور کہنے لگا السلام علیکم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا۔ اور فرمایا کہ کتنی جلدی تمہارا بھائی بھول گیا ہے۔

۸۸۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ مکرمہ میں۔ ان کو اسحاق بن ابراہیم دبری نے وہ کہتے ہیں کہ آپ کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابو ہارون عبدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے سلام کیا اور کہا السلام علیکم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس نیکیاں ہوئیں۔

دوسرا آدمی آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیس نیکیاں ہوئیں پھر تیسرا بندہ آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیس نیکیاں ہوگئیں۔

۸۸۷۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو موسیٰ بن عبدہ نے ان کو یعقوب بنظر ید نے اور یوسف بن طہمان نے ان کو ابوامامہ نے ان کو سہل بن حنیف نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کہے السلام علیکم اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ اگر یوں کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے بیس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اگر وبرکاتہ بھی ساتھ ملائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے تیس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔

لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا میں تو اب کثرت کے ساتھ نیکیاں کروں گا لہٰذا وہ اٹھے اور لوگوں سے سلام کرنے لگے اس کے بعد وہ پھر بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنی جلدی بھول گئے۔

یہ مذکورہ تمام روایات سلام کے وبرکاتہ تک اختتام پر متفق ہیں۔

۸۸۷۶:......اور تحقیق روایت کیا گیا ہے حدیث سہل بن معاذ بن انس نے روایت کی ہے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمران بن حصین کی روایت کے مفہوم کے ساتھ۔ اس نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اس کے بعد کوئی دوسرا شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ ومغفرتہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس نیکیاں ہوگئیں راوی نے کہا کہ اسی طرح ہوتے ہیں فضائل۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوداؤد نے ان کو اسحاق بن سوید رملی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن مریم نے وہ کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ میں نے سنا نافع بن زید سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابومرحوم نے سہل بن معاذ سے اس نے انس بن مالک سے اسی کو ذکر کیا ہے۔

سلام کی حد:

۸۸۷۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن جریج نے یہ کہ عطاء بن ابورباح نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ حضرت ابن عباس ایک دن ان کے پاس آئے محفل میں اور ان پر سلام کیا اور یوں کہا۔ سلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ انہوں نے پوچھا کہ کون ہے یہ؟ میں نے کہا عطاء ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ وبرکاتہ پر رک جاؤ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

رحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت انه حميد مجيد.

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت ہے تمہارے اوپر اے اہل بیت ابراہیم بے شک وہ حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

۸۸۷۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے ولید بن کثیر سے اس نے محمد بن عمرو بن عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور ان کے پاس ان کے والد تھے ان کے پاس کوئی سائل آیا اور اس نے ان پر سلام کیا اور یوں کہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یہ کون سا سلام ہے؟ اور وہ ناراض ہو گئے یہاں تک کہ ان کے رخسارے سرخ ہو گئے چنانچہ ان کے بیٹے علی نے کہا اے اباجان بے شک وہ تو سائلوں میں سے ایک سائل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے سلام کی ایک حد رکھی ہے اور ان کے ماسواء سے منع فرمایا ہے اس کے بعد انہوں نے یہ پڑھی۔

رحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت انه حميد مجيد.

اس کے بعد رک گئے۔

۸۸۷۹:......اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا ہے اور ہمیں خبر دی ابواسامہ نے سفیان سے اس نے حبیب سے اس نے ان سے جس نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ ہر چیز کی ایک انتہاء ہوتی ہے اور سلام کی انتہاء وبرکاتہ ہے۔

۸۸۸۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابن جریج نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن بابیہ سے کہ وہ عبداللہ بن عمر کے پاس تھے ان پر کسی آدمی نے سلام کیا اور یوں کہا سلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ڈانٹا اور فرمایا تمہیں اتنی کافی ہے جب تم وبرکاتہ تک پہنچ تو بس کر لو۔ جہاں تک اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے رحمۃ اللہ وبرکاتہ تک۔

۸۸۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوعلی صواف نے ان کو علی بن حسین بن حبان نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو ازھر بن مختار نے ان کو شعبہ نے ان کو ہارون بن سعد نے ان کو ثمامہ بن عقبہ نے ان کو زید بن ارقم نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم لوگوں پر سلام کرتے اور ہم ان کا جواب دیتے تھے تو ہم یوں کہتے تھے وعلیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ محمد بن غالب نے محمد بن حمید سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔ یہ اگر صحیح ہو تو ہم نے اس کو بیان کر دیا ہے مگر اس کی اسناد میں شعبہ تک وہ راوی ہیں جس کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاتی۔

۸۸۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو خبر دی شفیق بن ابوعبداللہ نے انس بن مالک سے کہ وہ جب اپنی مجلس میں آتے تھے۔تو سلام نہیں کرتے تھے۔یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ سید ھے بیٹھ جاتے تھے اس کے بعد وہ ان کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے السلام علیکم۔

۸۸۸۳:......اور اس کو بھی روایت کیا سفیان بن عیینہ نے شقیق سے کہ میں نے پڑھا ہے کتاب الغریبین میں ابوبکر دریدی سے انہوں نے کہا حضور کے اس قول کی تفسیر میں السلام علیکم۔اس میں تین وجوہ ہیں۔کہا جاتا ہے کہ اس کا معنی ہے السلام علیکم تم پر سلام ہو اور جو تمہارے ساتھ ہیں ان پر بھی۔اور کہا جاتا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ اللہ تمہارے اوپر ہے یعنی وہ تمہاری حفاظت کرے۔اور کہا جاتا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ ہم سب تمہارے ساتھ صلح کرتے ہیں۔

فصل:......کوئی شخص اگر لفظ سلام پر علیک یا علیکم کو مقدم کرے تو یہ مکروہ ہے

۸۸۸۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابوتمیمہ ہجمی نے وہ کہتے ہیں کہ ابوجزی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا اور یوں کہا علیکم السلام تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیکم السلام مردوں کا سلام ہے بلکہ یوں کہو سلام علیکم یہ روایت مرسل ہے۔

۸۸۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو محمد بن بکر ان کو ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو ابوخالد احمد نے ان کو ابوغفار نے ان کو ابوتمیمہ ہجمی نے ان کو ابوجزی ہجیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس آیا اور میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ کہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا مت کہو علیک السلام بے شک علیک السلام مُردوں کا سلام ہے۔

۸۸۸۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی یعقوب بن عبدالرحمٰن زہری نے ان کو ان کے والد نے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھے تھے اچانک ان کے پاس ایک آدمی آیا اور بولا السلام علیک یا امیر المؤمنین۔عمر نے ان سے کہا تیرا سلام عام ہے۔

۸۸۸۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو محمد بن صلت نے ان کو موسیٰ بن محمد انصاری نے ایک شیخ سے جس کو اسحاق کہا جاتا تھا وہ کہتے ہیں کہ ابن سیرین ابن ھبیرہ کے پاس گئے اور ان کے پاس کچھ لوگ موجود تھے انہوں نے جان کر کہا السلام علیکم لہٰذا ابن ہبیرہ ناراض ہوگئے انہوں نے ان کو بلوایا وہ اندر داخل ہوئے تو وہ اکیلے بیٹھے تھے انہوں نے کہا السلام علیک اے امیر۔لہٰذا ابن ہبیرہ نے کہا تم جب میرے پاس آئے تھے تو میرے پاس لوگ بیٹھے تھے اور تم نے کہا السلام علیکم اور اب تم آئے ہو اور تم نے کہا ہے السلام علیک اے امیر۔ابن سیرین نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب ان پر سلام کیا جاتا تھا اور وہ لوگوں میں بیٹھے ہوتے تھے تو یوں سلام کرتے السلام علیکم۔اور جب آپ اکیلے ہوتے تو یوں کہتے السلام علیک یا رسول اللہ۔اگر اس کی اسناد صحیح ہے تو یہ متابعت کے لئے سب سے بہتر ہے علاوہ ان کے یہ منقطع بھی ہے۔اور اس کے بعض راویوں میں نظر ہے واللہ اعلم۔

فصل:......مرحبا (خوش آمدید) تلبیہ (حاضر ہوں) تغذیہ وغیرہ کہنا

۸۸۸۸:......تحقیق ہم نے روایت کی ہے حدیث مالک میں ابوالنضر سے یہ کہ ابومرہ نے اس کو خبر دی ہے کہ اس نے سنا ام ہانی سے وہ کہتی تھیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی فتح مکہ والے سال، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کرتے ہوئے پایا اور سیدہ فاطمہ رضی

(۸۸۸۵)......أخرجه أبو داود (۵۲۰۹)

اللہ عنہا نے کپڑے کا پردہ بنایا ہوا تھا۔ کہتی ہیں کہ میں نے جا کر سلام کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پردے کے پیچھے سے پوچھا کہ یہ کون آئی ہے؟ میں نے خود کہا کہ میں ام ہانی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام ہانی کو مرحبا ہو (خوش آمدید ہو)۔

اور راوی نے حدیث ذکر کی ہے۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ابو احمد مہرجانی نے ان کو ابوبکر بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے، انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا۔

۸۸۸۹:......اور عکرمہ بن ابی جہل کی حدیث میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا جس دن میں آیا تھا مرحبا ہے (خوش آمدید ہے) سوار کو جو ہجرت کر کے آیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی فرمایا تھا۔

ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ زاہد نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو مصعب بن سعد نے ان کو عکرمہ بن ابی جہل نے۔ پھر اس نے ذکر کیا ہے اس حدیث کو۔

۸۸۹۰:......ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں کہا موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حدیث بیان کی ہے حماد بن ابو سلیمان نے ان کو زید بن وہب نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر تو میں نے کہا کہ میں حاضر ہوں اور سعادت حاصل کرتا ہوں یا رسول اللہ اور میں آپ کے اوپر قربان ہوں۔

۸۸۹۱:......اور روایت کیا ابو عبدالرحمٰن فہری نے قصہ حنین کے بارے میں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آ کر عرض کیا۔ السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ روانگی کا وقت ہو چکا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں۔ اس کے بعد فرمایا اے بلال وہ درخت کے نیچے سے اچھل کر کھڑے ہوئے۔ کہنے لگے لبیک وسعدیک اور میں آپ کے اوپر قربان ہوں۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو علی روذباری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا موسیٰ بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حماد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یعلی بن عطاء نے ان کو ابو ہمام نے، یہ کہ ابو عبدالرحمٰن فہری نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین میں حاضر ہوا۔ اس کے بعد راوی نے قصہ ذکر فرمایا۔

۸۸۹۲:......ہمیں اس کی خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم واعظ نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابونعیم نے ان کو مبارک نے ان کو حسن نے، وہ کہتے ہیں کہ زبیر بن العوام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ مجھ کو آپ کے اوپر قربان کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے ابھی تک اپنا دیہاتی پن نہیں چھوڑا۔ کیونکہ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ ایک مسلمان مسلمان پر قربان نہیں ہوتا۔ یہ روایت منقطع ہے اور اگر یہ صحیح ہو تو تنزیہہ پر محمول ہے۔ اس دلیل کے ساتھ جو پہلے گذر چکی ہے۔

۸۸۹۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے یا ان کے علاوہ نے یہ کہ عمران بن حصین نے کہا کہ ہم لوگ جاہلیت میں کہتے تھے۔ اللہ نے تیری وجہ سے آنکھ عطا کی ہے اور صبح انعام کی ہے۔ جب اسلام آیا تو ہمیں اس بات سے روک دیا گیا۔ معمر نے کہا کہ یہ مکروہ ہے کہ کوئی آدمی یہ کہے کہ اللہ نے تیری وجہ سے آنکھ دی ہے اور اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ یوں کہے اللہ نے تمہیں آنکھ دی ہے۔

(۸۸۹۰)......أخرجه أبو داؤد (۵۲۲۶) (۸۸۹۱)......أخرجه أبو داود (۵۲۳۳)

روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے کتاب السنن میں سلمہ بن میتب سے، اس نے عبدالرزاق سے۔

فصل:......بچوں پر سلام کرنا

۸۸۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوالنضر فقیہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی صالح بن محمد بن خبیب بن اشر حافظ نے اور یحییٰ بن بدر نے ان کو علی بن جعد نے ان کو شعبہ نے ان کو سیار ابوالحکم نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ بچوں کے پاس سے گذرے اور ان کو سلام کیا۔ پھر اس نے ہمیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس گذرے اور ان پر سلام کیا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں علی بن جعد سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

فصل:......عورتوں پر سلام کرنا

۸۸۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد یعقوب نے ان کو محمد بن عمر حرشی نے ان کو خبر دی قعنبی نے ان کو ابن ابوحازم نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیل نے ان کو خبر دی فیضی نے اور قاسم نے دونوں نے اور کہا کہ ان کو اسحٰق بن ابراہیم مروزی نے وہ ابن اسرائیل ہیں ان کو عبدالعزیز بن ابی حازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو سہل بن سعد نے کہ ہم لوگ جمعہ کے دن خوش ہوتے تھے۔ میں نے کہا کہ کیوں؟ بتایا کہ ہمارے ہاں ایک بڑھیا ہوتی تھی وہ ہمارے پاس کچھ رقم کی پونجی بھیجتی تھی ہم اس کو چقندر لا کر دیتے تھے وہ اس کو ہنڈیا میں ڈال دیتی تھی اور کچھ جو کے دانے بھی اس میں ڈال دیتی تھی اور پکا دیتی تھی۔ ہم لوگ جب جمعہ پڑھ لیتے تھے تو ہم اس بڑھیا کے پاس جاتے، اس کو سلام کرتے تھے۔ وہ کھانے کے لئے اس کو پیش کرتی تھی۔ ہم لوگ جمعے کے دن اس سے خوش ہوتے تھے اور ہم لوگ جمعہ کے بعد ہی کھاتے اور سوتے تھے۔ صبح سے کچھ نہیں کھاتے تھے۔

۸۸۹۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ بات مکروہ ہے کہ مرد عورتوں پر سلام کرے اور عورتیں مرد پر۔

۸۸۹۷:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے معمر نے وہ کہتے ہیں کہ قتادہ کہتے تھے بہر حال وہ عورت جو قواعد میں سے ہو یعنی جو زیادہ ضعیف ہو چکی ہو حرج نہیں ہے کہ اس پر کوئی صرف سلام کرے۔ رہی جوان عورت تو اس پر سلام کرنا جائز نہیں۔ (یہ قتادہ کا قول ہے)۔

۸۸۹۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو حدیث بیان کی ابوعبداللہ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ذرذر اہل مکہ کا ایک آدمی تھا، نیک آدمی تھا۔ میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا میں عورتوں پر سلام کروں؟ انہوں نے کہا کہ اگر جوان ہو تو پھر سلام ان پر نہ کرو۔

۸۸۹۹:......ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے مبارک بن فضالہ سے وہ کہتے ہیں حضرت حسن بصری سے پوچھا تھا عورتوں پر سلام کرنے کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا مرد ایسے نہیں ہیں کہ وہ عورتوں پر سلام کریں بلکہ عورتیں مردوں پر سلام کیا کریں۔

۸۹۰۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے وہ عباس بن فضل ہیں ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو ابن ابی حسین نے شہر بن حوشب سے اس نے اسماء بنت یزید سے وہ کہتی ہیں ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۸۸۹۵)......أخرجه المصنف في السنن (۳/۲۴۱) من طريق محمد بن عمرو بن النضر الحرشي. به.

گذرے اور ہم لوگ عورتیں تھیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر سلام کیا۔روایت کیا ہے اس کو ابوداؤد نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: احتمال ہے کہ یہ کہا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنہ میں واقع ہونے کا اندیشہ نہیں تھا اس لئے انہوں نے ان پر سلام کیا۔لہٰذا جس شخص کو اپنے نفس پر یقین ہو اس کو چاہئے کہ وہ عورتوں پر سلام کرے اور جس کو اپنے نفس پر امن و یقین نہ ہو وہ سلام نہ کرے۔بے شک حدیث یعنی بات کرنا بسا اوقات ایک دوسرے میں کشش پیدا کرتا ہے اور خاموشی زیادہ سلامتی والی ہے۔

فصل:......سلام کے ذریعہ غصہ ٹھنڈا کرنا

۸۹۰۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبید نے ان کو احمد بن عیینہ نے ان کو عودی محمد بن احمد نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی محمد بن منہال نے ان کو فیاض بن ثابت موصلی نے ان کو ابان نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جب تم لوگ گذرو اہل غصہ (یعنی اہل جھگڑا کے ساتھ) تو ان پر سلام کرو ان کا غصہ ٹھنڈا ہوگا اور ان کی آگ بجھے گی۔

۸۹۰۲:......اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے انس سے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شکایت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک منافقین ہمیں تیز نگاہوں کے ساتھ دیکھتے ہیں اور اپنی تیز زبانوں کے ساتھ باتیں کرتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں کے ساتھ ان کے تیروں کے ساتھ ان سے بچو،انہوں نے پوچھا کہ اللہ کے تیر کیا ہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ السلام۔

ابان سے مراد ابن ابی عیاش ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

فصل:......اہل ذمہ پر (یعنی پناہ گیر کافروں پر) سلام کرنا

۸۹۰۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعد نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے دونوں نے سہیل بن ابی صالح سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود و نصاریٰ کے ساتھ سلام کرنے میں پہل نہ کیا کرو اور تم جب ان میں سے کسی کو ملو راستے میں تو ان کو مجبور کردو تنگ راستے کی طرف۔

اور معمر کی ایک روایت میں ہے کہ نہ ابتداء کرو اور فرمایا کہ جب تم ان سے ملو راستے میں تو ان کو مجبور کردو تنگ راستہ کے لئے۔اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں۔

یہود و نصاریٰ کے سلام پر جواب:

۸۹۰۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن المعروف فقیہ نے اور ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوعمرو اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ کجی نے ان کو ابوعاصم نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے مرثد بن عبداللہ سے اس نے ابونضرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا میں یہودیوں کی طرف سواری پر روانہ ہورہا ہوں میرے ساتھ تم میں سے جو بھی چلے گا سلام کرنے میں ان پر پہل نہ کرے۔اگر وہ تمہارے اوپر سلام کریں تو تم لوگ کہو وعلیکم۔پھر جب ہم ان کے پاس گئے انہوں نے ہمارے اوپر سلام کیا تو ہم نے کہا وعلیکم۔

۸۹۰۰...... اخرجہ ابوداود (۵۲۰۴) (۸۹۰۱)...... کنز العمال (۲۵۲۵۲)

۸۹۰۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں ان کو عبداللہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں نافع سے یہ کہ عبداللہ بن عمر نے یہود کے کچھ لوگوں کے اوپر سلام کیا۔ بعد میں ان کو بتایا گیا کہ یہ یہودی ہیں۔ انہوں نے ان کی طرف رجوع کیا اور فرمایا کہ میرا سلام مجھ پر واپس کر دیجئے۔

۸۹۰۶:......وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبداللہ بن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی سری بن یحییٰ نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو عبداللہ بن عمر نے کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گذرے اور اس کو انہوں نے سلام کیا ان سے کہا گیا کہ وہ نصرانی ہے۔ لہٰذا انہوں نے اس کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ میرا سلام واپس کر دیجئے۔ اس نے بھی کہا کہ میں نے اس کو تیرے اوپر واپس کر دیا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اس عیسائی سے کہا اللہ نہ تیرے مال اور تیری اولاد میں اضافہ کرے۔

۸۹۰۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب پر سلام یہ ہے کہ جب آپ ان پر داخل ہوں ان کے گھروں میں تو یوں کہو سلام ہو اس پر جو ہدایت کا پیرو ہوا۔

۸۹۰۸:......میں نے کہا اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے حدیث ابن عباس میں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہرقل سربراہ روم کی طرف۔ **سلام علی من اتبع الھدیٰ**۔ اس پر سلام ہو جو ہدایت کا پیروکار ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے حسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے کہ زہری سے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ابن عباس سے اس نے ذکر کیا اس روایت کو۔

۸۹۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو ابوالنضر محمد بن احمد مروزی نے اپنی اصل کتاب سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسحاق بن منصور نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو مغیرہ نے اور سلیمان اعمش نے ابراہیم سے اس نے علقمہ سے کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ گدھی پر راستے میں کسانوں میں سے کچھ لوگ بھی ان کے ساتھی بن گئے جب وہ سب ایک پل پر پہنچے تو سب نے دوسرا راستہ لے لیا۔ حضرت عبداللہ نے جب مڑ کر دیکھا تو ان میں سے کوئی بھی نظر نہ آیا۔ فرمانے لگے کہ ہم لوگوں کے ساتھی کہاں گئے ہیں؟ علقمہ کہتے ہیں میں نے کہا انہوں نے دوسرا راستہ پکڑ لیا ہے تو حضرت عبداللہ نے فرمایا علیکم السلام۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ یہ مکروہ نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ حق صحبت ہے۔ (امام بیہقی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ اسی طرح مروی ہے حضرت عبداللہ سے شاید کہ ان کو وہ احادیث نہیں پہنچی جو ان کے علاوہ دیگر صحابہ کو پہنچی ہیں۔ بہر حال سنت کی متابعت اولیٰ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے۔

تحقیق اس کو روایت کیا ہے شریک القاضی نے منصور سے۔ جیسے مندرجہ ذیل ہے۔

۸۹۱۰:......ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو یحییٰ حمانی نے ان کو شریک نے منصور سے اس نے ابراہیم سے اس نے علقمہ سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے کہ ایک کسان ان کا ساتھی بن گیا جب پل پر پہنچے تو وہاں سے دوسرا راستہ نکلا۔ کسان اس راستے پر چلا گیا۔ حضرت عبداللہ نے اس کے پیچھے سلام کیا۔ علقمہ کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ مکروہ نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں ہے سہی لیکن یہ حق صحبت بھی تو ہے۔

(۸۹۰۹)......(۱) فی (أ): (کان ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) وھو خطأ.

۸۹۱۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر عبداللہ بن محمد بن سعید سکری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل نے وہ کہتے ہیں ان کو فضل بن محمد بیہقی نے اور خبر دی نفیلی نے ان کو عثمان بن عبدالرحمن نے ان کو طلحہ بن زید نے ان کو صور بن یزید نے ان کو ابوزبیر نے ان کو حضرت جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہود و نصاریٰ والا سلام نہ کیا کرو۔ بے شک ان کا سلام ہتھیلیوں کے ساتھ اور بھنوؤں کے اشارے سے ہوتا ہے۔

یہ اسناد کئی بار ضعیف ہے۔ بے شک طلحہ بن زید رقی متروک الحدیث ہے اور حدیثیں وضع کرنے کا تہمت زدہ ہے اور عثمان بن عبدالرحمن ضعیف ہے۔

۸۹۱۲:......یہ کیسے صحیح ہو سکتی ہے اور محفوظ جو ہے وہ حدیث صہیب و بلال میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انصار آئے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ لہٰذا انہوں نے ان کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔

۸۹۱۳:......اور اسی طرح مروی ہے حدیث جابر میں کہ وہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ جابر نے ان کو سلام کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان سے اس کو کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دیا۔

۸۹۱۴:......اور ابن سیرین والی حدیث میں ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قصے میں جب اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں اپنے سر کے ساتھ اشارہ کر دیا۔ یقیناً اس بارے میں مشہور روایت ثور بن یزید کی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

۸۹۱۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابی قماش نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو ابو خالد احمر نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی کا دوسرے آدمی پر ایک انگلی سے سلام کرنا یہودیوں کا فعل ہے۔

اور احتمال ہے کہ اس سے مراد صرف اشارے پر اکتفا کرنے کی کراہت ہے سلام کے اندر یعنی لفظ سلام کا کلمہ بولے بغیر جبکہ وہ بندہ نماز میں بھی نہ ہو جو اس کے لئے کلام کرنے سے مانع ہوتی ہے۔

فصل:......ایسے اہل مجلس پر سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک سب شریک ہوں

۸۹۱۶:......ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عروہ بن زبیر نے یہ کہ اسامہ بن زید نے اس کو خبر دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی محفل کے پاس سے گذرے جن میں مسلمان اور یہودی اور مشرکین اور بت پرست سب ملے جلے بیٹھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب پر سلام کیا۔ اس کو بخاری و مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے۔

فصل:......اس شخص کے بارے میں یہ کہے کہ فلاں آدمی تمہیں سلام کہتا ہے

۸۹۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومنصور محمد بن قاسم عتکی نے ان کو احمد بن نصر نے ان کو ابونعیم نے ان کو زکریا بن ابی زائدہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عامر سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابوسلمہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی

(۸۹۱۱)......(۱) فی ن : (بالأنف) (۸۹۱۵)......(۲) فی ن : (سلام)

(۸۹۱۷)......وانظر سنن أبی داؤد (۵۲۳۲) أخرجه البخاری (۹۸/۸)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے: بے شک جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔فرماتی ہیں کہ میں نے کہا اس پر سلام اور اللہ کی رحمت۔

۸۹۱۸:......اور اسی مفہوم میں روایت کی ہے معمر نے اور شعیب نے زہری سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے عائشہ سے۔

۸۹۱۹:......بخاری نے کہا ہے اور کہا یونس نے اور نعمان نے زہری سے کہ وبرکاتہ یعنی اس لفظ کا اضافہ ہے۔

۸۹۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہاں ہمیں خبر دی محمد بن مسلمہ نے ان کو یزید بن ہارون نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی شعبہ نے ان کو غالب قطان نے کہ ہم لوگ انتظار کرتے تھے حسن کی مگر ہمیں حدیث بیان کی بنوتمیم کے ایک آدمی نے اپنے والد سے کہ اس نے ان کے دادا سے کہ ان کے والد نے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا یا رسول اللہ! بے شک میرا والد آپ کو سلام کہتا ہے۔

۸۹۲۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو خبر دی عبدالرزق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ابوقلابہ سے کہ ایک آدمی آیا سلمان فارسی کے پاس، اس نے دیکھا کہ وہ خود آٹا گوندھ رہے ہیں۔اس نے پوچھا کہ خادم کہاں ہے؟ انہوں نے اسے بتایا کہ میں نے اس کو کسی کام سے بھیجا ہے۔اس نے کہا یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اس سے دو دو کام لیں۔ہم اس کو کام کے لئے بھی بھیجیں۔آپ اس کا کام نہیں کر سکیں گے۔وہ آدمی گیا اور اس نے جا کر کہا کہ حضرت ابودرداء تجھے سلام کہتے ہیں۔اس نے پوچھا کہ آپ کب ان کو مل کر آئے ہیں؟ اس نے بتایا کہ تین دن سے۔اس نے کہا خبردار اگر آپ یہ سلام نہ پہنچاتے تو یہ تیرے پاس امانت رہتے۔

فصل:......ایک شخص کا سلام کرنا یا ایک کا جواب دینا جماعت میں سے

۸۹۲۲:......ہم نے روایت کی ہے کتاب السنن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بطور مرفوع روایت کے کہ جماعت کی طرف سے سلام کافی رہے گا۔جب ان پر کچھ لوگ گذریں۔اگر جماعت میں سے ایک آدمی سلام کرے اور اسی طرح بیٹھی ہوئی جماعت میں سے یہ کافی رہے گا کہ ان میں سے ایک آدمی سلام کا جواب دے دے۔

۸۹۲۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے وہ اس کو مرفوع کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل پر سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر کرے اور قلیل کثیر پر کرے اور چھوٹا بڑے پر سلام کرے۔جب قوم گذرے اور ان میں سے کوئی ایک سلام کرے وہ ان سب کی طرف سے کافی ہوگا اور جب ایک آدمی جواب دے تو وہ ان سب کی طرف سے کافی ہوگا۔

۸۹۲۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن اسحق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو سعید بن ابوہلال لیثی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی کا سلام کرنا پوری جماعت کو کفایت کرتا ہے اور ایک آدمی کا جواب دینا سب کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔

فصل:......سلام کرتے وقت آدمی کا اپنے دوست یا ساتھی یا بزرگ کے لئے بطور تعظیم واکرام کھڑے ہو جانا

۸۹۲۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابونصر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو خبر دی ابوالولید نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی سعد بن ابراہیم نے انہوں نے سنا ابوامامہ بن حنیف سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوسعید خدری سے کہ اہل قریظہ کے کچھ لوگوں نے

(۸۹۲۰)......(۱) فی ن : (سلمة) وهو خطأ والصحيح محمد بن مسلمة وهو : الواسطی

اخرجه ابوداود (۵۲۳۱)

حضرت سعد کو ثالث بنایا (ہتھیار ڈال دیئے) اور اترا تے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف پیغام بھیجا۔ جب وہ آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ تم لوگ اپنے سردار کے لئے یا فرمایا تھا کہ اپنے بہتر شخص کے لئے۔ حضرت سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ لوگ آپ کے حکم پر اترے ہیں۔ یعنی آپ کو ثالث مان کر۔ فرمایا کہ میں فیصلہ کرتا ہوں کہ جو ان میں سے لڑنے والے ہیں جو جنگ کے قابل ہیں اور انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں ان کو قتل کر دیا جائے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالولید سے جو کہ اس سے زیادہ مکمل ہے۔

۸۹۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے، وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوداؤد نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے اس حدیث کے ساتھ وہ کہتے ہیں کہ وہ جب مسجد کے قریب ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے اٹھ کھڑے ہو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ہمیں محمد بن بشار نے۔

۸۹۲۷:...... اور ہم نے روایت کی ہے کتاب الفضائل میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے اور ان کا ہاتھ تھام لیتے تھے اور ہاتھ کو بوسہ دیتے تھے اور اپنے ٹھکانے پر ان کو بٹھاتے تھے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں تو آپ شب ان کو اپنی جگہ بٹھا دیتے تھے۔

۸۹۲۸:...... ہم نے روایت کی ہے حدیث توبہ کعب بن مالک میں اور اس کے مسجد کی طرف نکلنے والی حدیث میں۔ وہ کہتے ہیں کہ طلحہ بن عبداللہ میری طرف کھڑے ہو گئے اور انہوں نے بھاگ کر میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔ میرے لئے مہاجرین وانصار میں اس کے بغیر کوئی نہیں اٹھا تھا۔ میں طلحہ کی اس بات کو نہیں بھولوں گا۔

۸۹۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو میرے دادا ابوعمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن محمد بن مسلم اسفرائنی نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو حصن بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن ہلال نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی گھر میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تھے تو ہم لوگ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔

۸۹۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعامر نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ہے محمد بن ہلال نے اس نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے اور ہم لوگوں کو حدیث بیان کرتے تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے تو ہم لوگ بھی کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور دیکھتے رہتے تھے، یہاں تک کہ آپ اپنی بعض بیویوں کے گھر چلے جاتے تھے۔

۸۹۳۱:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے، ان کو محمود بن محمد حلیفی نے ان کو عبید بن جناد نے ان کو عطاء بن مسلم نے ان کو اعمش نے ان کو خیثم نے ان کو عدی بن حاتم نے وہ کہتے ہیں کہ میں جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے محفل میں گنجائش پیدا کی یا میرے لئے اپنی جگہ سے ہٹ گئے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن ان کے پاس آیا اور وہ ایک گھر میں بیٹھے ہوئے تھے جو آپ کے اصحاب سے بھرا ہوا تھا۔ جب مجھے دیکھا تو میرے لئے اپنی جگہ سے ہٹ گئے یا یوں کہا کہ میرے لئے ضرورت کی یہاں تک کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھ گیا۔

(۸۹۳۱)...... عبید بن جنادله ترجمة في الجرح (۴۰۴/۵)

جگہ میں کشادگی کرنا مؤمن کا حق ہے:

۸۹۳۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو اسماعیل بن عبداللہ میکالی نے ان کو علی بن سعید عسکری نے ان کو جعفر بن محمد بن فضیل راسبی نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے ان کو ابوالاسود بن فرقد طرابلسی نے ان کو واثلہ بن خطاب قرشی نے فرمایا کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اکیلے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے اپنی جگہ سے ہٹ گئے۔ کہا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جگہ تو بڑی کشادہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو درست ہے لیکن مؤمن کا حق ہوتا ہے۔ یہ الفاظ حدیث سلمی کے ہیں اور میں نے اس کو درج کیا ہے کتاب المدخل میں فقیہ کے الفاظ کے مطابق اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن عیاش نے اس نے مجاہد بن فرقد سے۔

۸۹۳۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو مجاہد بن فرقد نے ان کو واثلہ بن خطاب نے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ آدمی نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جگہ میں تو بہت وسعت تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مسلمان کا ایک حق ہوتا ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے المعانی نے اسماعیلی سے۔

۸۹۳۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفان نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو حسین بن عمر بن محمد عنقری نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن بذیل بن ورقاء نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا وہ کھڑا ہو گیا (گویا اس نے اپنی جگہ اس عورت کے لئے چھوڑ دی) وہ بیٹھ گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ یہ تیری ماں ہے؟ بولا کہ نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا یہ تیری بہن ہے؟ بولا کہ نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تو اس کو جانتا ہے؟ بولا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس پر شفقت کی ہے اللہ نے تمہارے اوپر شفقت فرمائی ہے۔

۸۹۳۵:......ہمیں خبر دی زکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو موسیٰ نے ان کو یعقوب بن زید نے ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے دوست کی محبت اس کے لئے خالص ہو جائے اسے چاہئے کہ وہ اس کے لئے اپنی محفل میں وسعت کرے اور اس کو ایسے نام سے پکارے جو اس کو محبوب ہو اور وہ جب ملے تو اس کو سلام کرے۔

فصل:......غرور اور تکبر سے تورع اور پرہیز گار کے لئے (یعنی تکبر کے ڈر سے) اپنے لئے دوسروں کے قیام کو ناپسند کرنا

۸۹۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابومحمد عبدالرحمٰن بن حمدان بن مرزبان خزاز کی مجلس میں ہمدان میں حاضر ہوا۔ وہ اپنے وقت کے محدث تھے۔ وہ ہمارے پاس باہر نکل کر آئے تو ہم لوگ ان کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب وہ ہمارے سامنے آ گئے تو ہم سب کھڑے ہو گئے۔ لہٰذا انہوں نے ہم سب کو ڈانٹا۔ پھر فرمایا: ہمیں خبر دی ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عفان بن

(۸۹۳۳)......(۱) فی أ: (سلیمان)

(۸۹۳۴)......فی إسناده الحسین بن عمرو بن محمد العنقری قال أبوزرعة: قال لایصدق (الجرح و التعدیل ۳/۶۲)

(۸۹۳۶)......(۱) فی (أ): (الجرار)

مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے حمید سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ کوئی شخص ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب نہیں تھا اور وہ یعنی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آتے ہوئے دیکھ لیتے تھے تو اپنی جگہ سے چلتے بھی نہیں تھے۔اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے ان کے کھڑے ہونے کو ناپسند فرماتے ہیں۔

۸۹۳۷:.....ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو الازھر نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو مسعر نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں ابو الحسن علی بن فضل بن محمد بن عقیل خزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو فریابی نے یعنی جعفر بن محمد نے ان کو ابو بکر بن شیبہ نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو مسعر نے ان کو ابو العنبس نے ان کو ابو العدبس نے ان کو ابو مرزوق نے ان کو ابو غالب نے ان کو ابو امامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل کر ہمارے پاس آئے انہوں نے اپنی لاٹھی پر سہارا لگایا ہوا تھا۔ میں ان کی طرف اٹھ کھڑا ہوا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کھڑے ہوا کرو جیسے عجمی کھڑے ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے کی تعظیم کرتے ہیں۔کہتے ہیں کہ گویا ہم نے چاہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے لئے دعا کریں۔لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

اللهم اغفرلنا و ارحمنا و ارض عنا و تقبل منا و ادخلنا الجنة و نجنا من النار و اصلح لنا شأننا كله

اے اللہ ہماری مغفرت فرما۔ہمارے اوپر رحم فرما اور ہم لوگوں سے راضی ہو جا اور ہم سے قبول فرما
اور ہمیں جنت میں داخل فرما اور ہمیں جہنم سے نجات عطا فرما اور ہماری ہر حالت کو درست فرما۔

اس کے بعد گویا کہ ہم نے یہ چاہا کہ ہمارے لئے اور زیادہ دعا فرمائیں۔مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے دعا میں تمام امور کو جمع کر دیا ہے۔

۸۹۳۸:.....فرمایا کہ اور ہم نے روایت کی ہے معاویہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پسند کرے کہ لوگ اس کے لئے بت بن کر کھڑے ہو جائیں اس کو اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔حضرت ابو سلیمان خطابی نے فرمایا اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگوں کو اس بات کا حکم دے اور ان پر یہ کام لازم کرے از راہ تکبر و غرور۔اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ **کمثل له** کا مطلب ہے کھڑا ہو اور سیدھا نصب ہو اس کے سامنے۔فرمایا کہ حضرت سعد والی حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ کسی آدمی کا رئیس فاضل کے آگے قیام یا انصاف پرور حکمران کے آگے اور شاگرد کا استاذ کے آگے کھڑا ہونا مستحب ہے مکروہ نہیں ہے۔میں کہتا ہوں کہ یہ قیام بوجہ نیکی اور بوجہ اکرام کے ہے۔جیسے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے انصار کا قیام تھا اور جیسے حضرت طلحہ کا قیام حضرت کعب بن مالکؓ کے لئے تھا اور اس کے لئے یہ قیام کیا جائے اس کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی سے اس بات کا ارادہ کرے یا خواہش کرے یہاں تک کہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس پر ناراض ہو یا اس سے شکایت کرے یا اس کو سرزنش کرے۔

۸۹۳۹:.....میں نے سنا ابو عبداللہ حافظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا امام ابو بکر احمد بن اسحٰق سے وہ کہتے ہیں کہ میں عید کے دن عید گاہ میں حضرت ابو عثمان حبری سے ملا۔ان کی عادت تھی کہ وہ ہم لوگوں میں سے کسی ایک سے جب ملتے تھے تو لوگوں کے سامنے اس سے فقہی مسائل پوچھتے تھے۔وہ ایسا کر کے لوگوں کے سامنے اس کی بڑائی کرنا اور عوام کے سامنے اس کا مرتبہ و مقام ظاہر کرنا چاہتے تھے۔جب وہ مسائل پوچھ کر فارغ ہوئے تو میں نے ان سے کہا اے استاذ محترم میرے دل میں ایک بات ہے۔میں چاہتا ہوں کہ میں اس بارے میں آپ سے پوچھوں۔ طویل زمانے سے میری یہ خواہش ہے۔کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ مجھے لوگوں کی صحبت میں رہنا پڑتا ہے اور ایسی محافل میں حاضری کا موقع ملتا رہتا ہے،کبھی کبھی ایسی محافل میں جاتا ہوں جس میں بعض حاضرین مجلس میرے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بعض کھڑے نہیں ہوتے بلکہ بیٹھے رہتے ہیں۔مجھے یہ دیکھ کر غصہ آتا ہے کہ میں بیٹھنے والوں پر برس پڑوں یہاں تک کہ اگر میں ان پر قدرت

رکھوں ان کے ساتھ برائی کرنے کی تو ان کے ساتھ برائی کروں (یعنی ان کو تکلیف پہنچاؤں) جب بات کر کے میں فارغ ہو گیا تو حضرت ابوعثمان خاموش ہو گئے اور ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ مگر انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے جب دیکھا کہ ان کا رنگ بدل گیا ہے اور وہ چپ بھی ہو گئے ہیں تو میں عیدگاہ سے واپس لوٹ آیا۔ جب عصر کی نماز سے فارغ ہوئے تو میں بیٹھ گیا۔ لوگوں کو ملنے کی اجازت دے دی تو شام کے وقت میرے ایک پڑوسی میرے پاس آئے اور کہا کہ کون ہے جو ابوعثمان کی محفل سے پیچھے رہا۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ کہاں سے آ رہے ہیں؟ انہوں نے بتایا ابوعثمان کی محفل سے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کس چیز کے بارے میں بات کر رہے تھے؟ اس نے بتایا کہ آج تو انہوں نے اول سے آخر تک اپنی مجلس کسی ایسے شخص کے بارے میں جاری رکھی جس کے بارے میں ان کو بڑا حسن ظن تھا اور اس نے ان کو اپنے کسی راز سے آگاہ کیا ہے جس کو وہ یعنی ابوعثمان برا سمجھتے ہیں اور اسی سے ان کا رنگ بھی فق پڑ گیا۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے جان لیا کہ وہ بات میری ہی ہو گی۔ میں نے اس پڑوسی سے پوچھا کہ شیخ ابوعثمان نے اس شخص کے بارے میں بات کہاں ختم کی ہے؟ اس نے بتایا کہ ابوعثمان نے کہا ہے کہ اس شخص نے اپنے باطن کے بارے میں ایسی چیز ظاہر کی ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے اس میں ایمان کی بو بھی محسوس نہیں ہوتی اور زیادہ مناسب یہ ہے کہ وہ شخص گمراہی پر ہے جب تک وہ اس چیز سے توبہ واضح طور پر نہ کرے۔ جس بات کی اس نے مجھے خبر دی ہے اپنی ذات کے بارے میں۔

شیخ ابوبکر نے فرمایا کہ یہ بات سن کر مجھے رونا آ گیا اور میں نے رو رو کر اللہ کی بارگاہ میں اس حالت سے توبہ کر لی جس حالت پر میں رہ رہا تھا۔

فصل:......مصافحہ کرنا اور معانقہ کرنا (یعنی ہاتھ ملانا اور گلے ملنا)

اور علاوہ ازیں ملتے وقت اکرام کی دیگر وجوہات

۸۹۴۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن عبید نے ان کو محمد بن احمد عودی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ھد بہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابویعلی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ھد بہ نے ان کو ہمام نے اس نے کہا کہ ان کو خبر دی قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی مصافحہ ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں ہوتا تھا۔

۸۹۴۱:......کہا قتادہ نے کہ حضرت حسن مصافحہ کیا کرتے تھے۔

ابن عبدان نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ مصافحہ کیا کرتے تھے اور حسن مصافحہ کیا کرتے تھے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عمرو بن عاصم سے اس نے ہمام سے۔

۸۹۴۲:......فرمایا قتادہ نے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا اصحاب رسول میں مصافحہ مروج تھا؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں مروج تھا۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا یحیٰی بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبدالملک بن ابراہیم نے ان کو ہمام نے، اس کو ذکر کیا ہے اسی لفظ کے ساتھ۔

۸۹۴۳:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحیٰی بن ابی طالب نے

(☆)......زیادة فی الأخری : آخر الجزء والخمسون من اجل الشیخ الحافظ رضی اللہ عنہ والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

ان کو عبدالوھاب بن عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہشام دستوائی نے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ سوال کیا ایاس بن نہبش نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم نے کسی آدمی کو دیکھا جو اپنے کسی بھائی کو ملے اور وہ سفر سے آیا ہو اور یہ اس کا ہاتھ تھام لے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تحقیق اصحاب رسول آپس میں مصافحہ کیا کرتے تھے۔ (یعنی ہاتھ ملاتے تھے)۔

مصافحہ کرنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں:

۸۹۴۴:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے حافظ سے ان کو حسن بن ابی سفیان نے اور ابویعلی نے اور الفاظ اسی کے ہیں۔ دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے خلیفہ بن خیاط نے ان کو درست بن ضمرہ نے ان کو مطر الوراق نے ان کو قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو بندے جو باہم محبت کرتے ہیں اللہ کی رضا کے لئے ایک ان میں سے دوسرے کے پاس آتا ہے اور دونوں باہم مصافحہ کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے کہ دونوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو پہلے ہوتے ہیں اور جو بعد میں ہوتے ہیں۔

۸۹۴۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ابواحمد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی محمد بن حسین بن علی مطیری نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو یحییٰ بن راشد مستملی نے ان کو ابوعاصم نے ان کو درست بن حمزہ نے ان کو مطر الوراق نے ان کو قتادہ نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو محبت کرنے والے جب آپس میں ملتے ہیں اور دونوں مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

سلام کرنے والوں کے جدا ہونے سے پہلے مغفرت:

۸۹۴۶:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابویعلی نے ان کو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ نے ان کو یوسف بن یعقوب سدوسی نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو میمون بن سیاہ نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم سے وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو مسلمان جب آپس میں ملتے ہیں اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے تو اللہ پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ ان دونوں کی دعا کو قبول کرے اور دونوں کے جدا ہونے سے قبل ان کی مغفرت کر دے۔

۸۹۴۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارث نے ان کو محمد بن بشار عبدی نے ان کو سفیان بن ابی اسحٰق نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسود نے وہ کہتے ہیں کہ سلام کی تکمیل میں سے ہے ہاتھ تھامنا اور یہ حدیث مروی ہے دوسرے طریق سے بطور مرفوع حدیث کے۔

کامل عبادت:

۸۹۴۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن ابراہیم بن ماسی نے ان کو ابوبکر محمد بن علی بن شعیب نے ان کو

(۸۹۴۴)......(۱) فی ن : (درة بنت) وهو خطأ

أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۳/۹۲۹)

(۸۹۴۵)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۳/۹۲۹)

(۸۹۴۶)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۶/۲۴۰۹)

(۸۹۴۸)......(۱) فی ن : (محبتكم)

ابوبکر بن ابیشیبہ نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن زحر نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ مریض کی عیادت کی تکمیل میں سے ہے کہ ایک تمہارا اپنا ہاتھ اس پر رکھے اور اس سے پوچھے کہ اس کی کیا کیفیت ہے اور تمہارے سلام کی تکمیل ہاتھ ملانا اور مصافحہ کرنا ہے۔

۸۹۴۹:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو بکر بن عبدالوھاب قزاز نے ان کو احمد بن عبدہ نے ان کو یحییٰ بن سلیم نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو منصور بن معتمر نے ان کو خیثمہ نے ایک آدمی سے اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک پورا اسلام ہاتھ تھام لینا ہے۔

۸۹۵۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عیینہ نے ان کو ابن ابی قماش نے ان کو قواریری نے ان کو سالم بن غیلان بن سالم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعد ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابوعثمان نہدی نے ان کو سلمان فارسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مسلمان جب اپنے بھائی سے ملتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے تو اس کے دونوں گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے سوکھے پتے درخت سے سخت تند ہوا کے دن جھڑتے ہیں۔ ورنہ ان دونوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگر چہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۸۹۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو حمید بن اسود نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو والد صاحب نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا اے حذیفہ اپنا ہاتھ لائیے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ رک گئے۔ پھر دوسری بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ روک لیا۔ پھر تیسری بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب والا ہوں (مجھے غسل کی حاجت ہے) اور میں نے ناپسند کیا ہے کہ اس حالت میں میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ کو چھوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لائیے۔ کیا تم نہیں جانتے اے حذیفہ کہ مسلمان آدمی جب اپنے کسی بھائی کو ملتا ہے اور اس پر سلام کہتا ہے اور اس کے ساتھ ہاتھ ملاتا ہے تو اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ (تحاتت یا تحاطت فرمایا تھا) اس طرح (خطایا کہا تھا یا ذنوب کہا تھا) دونوں کے درمیان جیسے پتے درخت سے۔

۸۹۵۲:......اور روایت کی گئی ہے ولید بن رباح سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے معاذ سے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بات فرمائی تھی) اور حضرت حذیفہ کے ساتھ یہ واقعہ پیش آنا زیادہ درست ہے۔ واللہ اعلم۔

قصہ ابراہیم گلے ملنے کے بارے میں تینتیس میں تاریخ سے

۸۹۵۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوسھل بن زیاد نے ان کو ابمش بن عباس رازی نے ان کو یعقوب بن حمید نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم صفوان بن سلیم نے اس نے ابراہیم بن عبید بن رفاعہ سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابن ابی لیلیٰ نے حذیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما: جب ایک مؤمن دوسرے سے ملتا ہے اور دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں (یعنی مصافحہ کرتے ہیں) تو دونوں کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درست سے پتے جھڑتے ہیں۔

(۸۹۵۱)......أخرجه المصنف في الآداب (۲۸۸) بنفس الإسناد.

(۸۹۵۳)......(۱) في ن: (الحسن)

۸۹۵۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو محمد جعفر بن ھارون مؤدب دینوری نے ان کو عبداللہ بن محمد بن سنان نے ان کو ابوالولید طیالسی نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو ابواسحٰق نے براء سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے بھائی سے ملتا ہے اور اس کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ اٹھا دیئے جاتے ہیں ان کے سروں کے اوپر پھر وہ جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے۔ اور اس کو روایت کیا ہے اجلح نے ابواسحاق سے اسی مذکورہ مفہوم کے ساتھ سوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا: مگر دونوں کو بخش دیا جاتا ہے اس سے قبل کہ وہ ایک دوسرے سے الگ ہوں۔

سلام و مصافحہ کے ذریعہ گناہوں کی مغفرت:

۸۹۵۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن اسحاق بن صالح نے ان کو سھل بن تمام بن یزیع نے ان کو ابوہاشم صاحب زعفرانی نے عمار سے کہتے ہیں ہمیں خبر دی منصور بن عبدالرحمٰن نے ربیع بن لوط سے اس نے براء بن عازب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظہر سے قبل چار رکعت پڑھے گویا اس نے اس کو شب قدر میں پڑھ لیا اور دو مسلمان جب آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو دونوں کے درمیان کوئی گناہ باقی نہیں رہتا مگر سب کے سب گر جاتے ہیں۔

اسی طرح ہے منصور بن عبدالرحمٰن کی دونوں کتابوں میں اور ابو عامر عقدی نے کہا عمار بن منصور بن عبداللہ سے اس نے ابن لوط سے اس نے براء سے۔

۸۹۵۶:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے، ان دونوں کو خبر دی ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار سے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو داؤد بن عمرو ضبی نے ان کو ہیثم بن بشیر نے ان کو ابوبلج نے ان کو زید بن ابوالشعثاء نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ملتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مغفرت مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتا ہے۔

اور یحییٰ کی روایت میں ہے کہ زید ابوالحکم سے اور باقی برابر ہیں۔

۸۹۵۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، کہا ہے حسن بن علی بن عفان سے کہا حسن بن عطیہ نے کہ اس کو خبر دی قطری خشاب نے یزید بن براء بن عازب سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خوش آمدید کہی اور میرا ہاتھ تھام لیا۔ اس کے بعد فرمایا اے براء تم جانتے ہو کہ میں نے تمہارا ہاتھ کیوں کر پکڑا ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان مسلمان سے ملتا ہے اور خوش ہوتا ہے اور اس کو خوش آمدید کہتا ہے اور اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے تو دونوں کے مابین جو گناہ ہوتے ہیں وہ جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

۸۹۵۸:......اور ہم نے روایت کی ہے شعبی سے کہ اس نے کہا کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب آپس میں ملتے تھے تو مصافحہ کرتے تھے اور جب وہ سفر سے آتے تھے تو گلے ملتے تھے ایک دوسرے سے۔

(۸۹۵۴)......فی أ (الدنیوری)

(۸۹۵۶)......(۱) فی الأصل (زید بن أبی الحکم)

أخرجه المصنف فی الآداب (۲۸۹) من طریق هشیم. به

(۸۹۵۸)......أخرجه المصنف فی الآداب (۲۹۲)

۸۹۵۹:......ہم نے روایت کی ہے ابوذر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصافحہ کے بارے میں اس کے ساتھ۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے بندہ بھیجا۔ میں جب آیا تو انہوں نے مجھے سینے سے لگالیا۔ یہ بات بڑی ہی پیاری تھی بڑی ہی اچھی تھی۔

۸۹۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ اور ابوبکر فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بشر بن مفضل نے ان کو خالد بن زکوان نے ان کو ایوب بشر بن عدوی نے ان کو عبداللہ عنزی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابوذر سے کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی آدمی ملتا تھا اور وہ اس سے مصافحہ کرتے تھے تو کیا وہ اس کا ہاتھ پکڑتے تھے؟ اس نے کہا کہ تم نے خوب آگاہ شخص سے پوچھا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مجھے ملے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بار بار ایسا کیا تھا اور یہ کیفیت انتہائی خوبصورت ہوتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرض میں میرے پاس پیغام بھیجا جس میں آپ کی وفات ہوگئی تھی۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو وہ لیٹے ہوئے تھے میں آپ کے روبرو اوندھا پڑ کر سینے سے لگ گیا تو آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور مجھے اپنے ساتھ چپکالیا۔

سلام و مصافحہ کرنے پر سو رحمتیں:

۸۹۶۱:......ہمیں خبر دی ابومنصور نے احمد بن علی درامغانی نزیل بیہق نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن عبیدہ عمری مصیصی نے جرجان میں ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابراہیم بن محمد بن ابوالجہم نے ان کو عمر بن عامر نے ان کو عبیداللہ بن حسن نے جریری سے ان کو ابوعثمان نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو مسلمان باہم ملتے ہیں اور وہ مصافحہ کرتے ہیں تو ان پر ایک سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ پہل کرنے والے کے لئے ان میں سے نوے رحمتیں ہوتی ہیں اور مصافحہ کرنے والے کے لئے دس رحمتیں ہوتی ہیں۔

۸۹۶۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی عیاش اسفاطی نے ان کو مسدد نے ان کو خالد نے ان کو حنظلہ نے ان کو انس نے کہا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ ہم لوگوں میں سے کوئی اپنے بھائی کے لئے جھک جاتا ہے جب اس سے ملے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ کہا کہ پھر کیا؟ اس کو ساتھ چپکالے یعنی سینے سے لگالے؟ فرمایا کہ نہیں۔

مصافحہ کرتے وقت ہاتھوں کو بوسہ دینا:

۸۹۶۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو عبیداللہ بن ابراہیم بن بالویہ مزکی نے ان کو محمد بن مسلمہ واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شعبہ نے ان کو حنظلہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں جو دوسرے آدمی سے ملاقات کرتا ہے کہ وہ اسے بوسہ دے؟ فرمایا کہ نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا وہ اس کے لئے جھکے یعنی کمر کو خم کرے؟ فرمایا کہ نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا مصافحہ کرے تو اس کے بارے میں رخصت دی۔ یہ وہ روایت ہے جس میں حنظلہ سدوسی منفرد ہے اور آخری عمر میں حدیث میں خلط ملط کر بیٹھتے تھے۔ واللہ اعلم۔

(۸۹۶۰)......(۲) فی ن : (القسری)

أخرجه المصنف فی الآداب (۲۹۱) بنفس الإسناد

(۸۹۶۱)......أخرجه السهمی فی تاريخ جرجان (۲۸۲) عن أبی بكر الإسماعیلی. به

(۸۹۶۳)......أخرجه المصنف فی السنن (۷/۱۰۰) من طريق حنظلة. به

۸۹۶۴:......بہر حال ہاتھ پر بوسہ دینا تو تحقیق ہم نے اس کو روایت کی ہے۔ قصہ نذر رمیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئے اور ہم نے ان کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔

۸۹۶۵:......اور ہم نے روایت کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ جب بھی شام آتے تھے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ان سے ملاقات کرتے تھے اور ان کے ہاتھ پر بوسہ دیتے تھے۔

۸۹۶۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن عیسیٰ نے ان کو مطر بن عبدالرحمٰن اعنق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ام ابان بنت وزاع بن زارع نے اپنے دادا سے اور وہ وفد عبدالقیس میں تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جب مدینے میں آئے تو ہم لوگ اپنے سامانوں سے جلدی جلدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھ کر ان کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینے لگے اور منذر رائج کا انتظار کرنے لگے۔ یہاں تک کہ وہ آ گیا۔ اس کے پاس کپڑا ابھی نہیں تھا۔ اس کے بعد وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ تیرے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جن کو اللہ پسند کرتا ہے۔ ایک حوصلہ اور دوسری وقار۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم نے خود وہ عادتیں بنالی ہیں یا اللہ نے مجھے ان پر پیدا فرمایا ہے؟ فرمایا بلکہ اللہ نے تجھے اس پر پیدا فرمایا ہے۔ اس نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ایسی خصلتوں پر بنایا ہے جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔

آنکھوں کو بوسہ دینا:

۸۹۶۷:......اور ہم نے روایت کی شعبی سے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب جب حبشہ سے آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گلے لگا کر بھیج دیا تھا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تھا۔ تحقیق ہم نے یہ احادیث اور جو ان سے ملتی جلتی ہیں وہ کتاب السنن کی کتاب النکاح چوتھے نمبر پر ذکر کر دی ہیں۔

۸۹۶۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی کہ خلیفہ بن خیاط نے ان کو زیاد بن عبداللہ بکائی نے ان کو مجالد بن سعید نے ان کو شعبی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت جعفر حبشہ سے آئے تو ان کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استقبال کیا اور اس کے پپوٹوں کا بوسہ لیا اور فرمایا میں نہیں جانتا کہ دونوں چیزوں میں سے کس چیز پر میں زیادہ شدید خوش ہوں۔ جعفر کی آمد پر یا فتح خیبر پر۔ اسی طرح پایا ہے میں نے اس کو اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دینے والی روایت اگرچہ مرسل ہے تاہم زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

۸۹۶۹:......ہمیں خبر دی اس کی ابوسعد مالینی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو داؤد بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمر نے یحییٰ بن سعید سے اس نے قاسم بن محمد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ جب حضرت جعفر اور ان کے ساتھی حبشہ سے واپس آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ کر ان کو ملنے کے لئے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

(۸۹۶۵)......أخرجه المصنف فى السنن (۷/۱۰۱) عن أبو محمد عبدالله بن يحيى بن عبدالجبار السكرى ببغداد أنا إسماعيل بن محمد الصفار ثنا أحمد بن منصور ثنا عبدالرزاق الثورى عن زياد بن فياض عن تميم بن سلمة قال: لما قدم عمر...... الخ

(۸۹۶۸)...... أخرجه المصنف فى السنن الكبرى (۷/۱۰۱)

(۸۹۶۸)...... أخرجه المصنف فى السنن الكبرى (۷/۱۰۱) من طريق خليفة بن خياط به.

(۸۹۶۹)...... أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۲/۲۲۲۵)

دوست واحباب کی ضیافت کرنا:

۸۹۷۰:......کہا ابواحمد نے اور روایت کیا ہے اس کو ابوقتادہ حرانی نے ثوری سے اس نے یحییٰ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ مروی ہے عمرۃ سے وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ باہمی قرب اور باہمی میل جول اور میل ملاپ کے اسباب میں سے ایک چیز کھانا کھلانا بھی ہے۔ہم نے اس بارے میں کئی احادیث ذکر کی ہیں کتاب میں جو گذر چکی ہیں۔میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ اس سے مراد ضرورت مندوں کو کھانا کھلانا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد ضیافت کا کھانا کھلانا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ دونوں مراد ہوں۔بہر حال باہمی الفت ومحبت میں ضیافت کو عظیم اثر ہوتا ہے اور اکرام مہمان کے بارے میں صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں۔شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ ان کا باقاعدہ باب لائے ہیں۔

۸۹۷۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن عبداللہ نرسی نے ان کو حجاج بن محمد نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سلیمان بن موسیٰ نے ان کو نافع نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **سلام کو عام کرو اور کھانا کھلاؤ اور بھائی بھائی بن جاؤ جیسے تم لوگوں کو اللہ نے حکم دیا ہے۔**

۸۹۷۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذھلی نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو یزید بن مقدام ابن شریح نے ان کو ان کی والد نے ان کو ان کے دادا ہانی بن سریح نے ذکر کیا کہ وہ اپنی قوم میں پہلا آدمی تھا جو وفد لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا اور وہ کہتے ہیں کہ جب ان لوگوں کی واپسی کا پروگرام بنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آدمی کو ان میں سے ان کے شہروں میں کچھ ان کی پسند کی زمین عطا کی ہے۔مگر ھانی نے ان سے کہا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے یہ بتائیے کہ کونسی چیز جنت کو واجب کرتی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن کلام کو اور کھانا خرچ کرنے کو لازم پکڑ لے۔

بہترین شخص وہ ہے جو زیادہ کھانا کھلائے:

۸۹۷۳:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد بزاز عمرو نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حمزہ بن صہیب سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ارے میاں تین باتیں تیرے اندر ایسی ہیں جو میری سمجھ میں نہیں آتی کہ وہ کیونکر ہیں؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ تم رومی ہو (صہیب رومی مشہور تھے) جبکہ تم اپنے آپ کو عربی متعارف کراتے ہو اور بتاتے ہو۔دوسری بات یہ ہے کہ تم اپنی کنیت ابویحییٰ استعمال کرتے ہو جبکہ تمہارا کوئی بیٹا ہی نہیں ہے۔تیسری بات یہ ہے کہ تم کھانا کھلانے میں وسعت سے کام لیتے ہیں۔حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے حضرت کو جواب دیا کہ جہاں تک میری ابویحییٰ کنیت استعمال کرنے کا تعلق ہے جبکہ میرا کوئی بیٹا بھی نہیں ہے یہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ابویحییٰ رکھی تھی اور آپ کا یہ کہنا کہ میں اہل روم سے ہوں اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ مجھے رومی مقام موصل سے قید کر کے لے گئے تھے جب میں نے اپنا نسب اور گھرانہ بتایا۔حالانکہ میں قبیلہ نمر بن قاسط کا جوان ہوں اور رہی تیسری بات کہ میں کھانا عام کھلاتا ہوں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، وہ فرماتے تھے۔تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو کھانا زیادہ کھلائے۔

(۸۹۷۰)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۲/۲۲۵)

(۸۹۷۱)......(۱) فى الأصل: (أحمد بن عبيدالنرسى) وهو خطأ

(۸۹۷۳)......أخرجه ابن ماجه فى الأدب باب (۳۴) من طريق زهير بن محمد عن عبدالله بن محمد بن عقيل به.

تحفہ تحائف کے تبادلہ سے تعلق قائم ہوتا ہے:

۸۹۷۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن عثمان نسوی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہشام بن عمار نے ان کو عمرو بن واقد نے ان کو یونس بن حلیس نے ان کو ابوادریس نے ان کو معاذ بن جبل نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مؤمن کو پیٹ بھر کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے ایسے دروازے سے داخل کرے گا جس سے اور کوئی داخل نہ ہو سکے گا مگر جو اس جیسا عمل کرے گا۔ فرماتے ہیں کہ اس میں قرب اور تعلق قائم کرنے کے اسباب میں سے لوگوں کے درمیان ہدایا وتحائف کا تبادلہ کرنا بھی شامل ہے۔

۸۹۷۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو محمد بن عثمان تنوخی نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ دینے کا حکم فرماتے تھے لوگوں کے مابین جوڑ اور تعلق کے لئے۔

۸۹۷۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو محمد بن بکیر نے ان کو ھمام نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے بشر بن احمد اسفرائنی نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو سوید بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ضمام نے یعنی ابن اسماعیل نے موسیٰ بن وردان سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، ایک دوسرے سے محبت کیا کرو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن بکیر کی روایت میں اس طرح ہے۔

۸۹۷۷:......ہمیں خبر دی ابویعلیٰ حمزہ بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن حبان بن حمدویہ ابوبکر جیانی نے بطور املاء کے ان کو محمد بن مندہ نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو داعذ بن شریح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سردارو! آپس میں ہدیہ دیا کرو اس لئے کہ ہدیہ دل کی کدورت کو دور کرتا ہے۔ تمہیں اگر دعوت ملے بکری کی کھری کے لئے یا بکری کی نلی کے لئے کہا تھا عائذ کو شک ہے۔ تو تم ضرور دعوت قبول کرو اور اگر تیرے پاس بکری کی کھری یا کہا تھا نلی ہدیہ کی جائے تو تم ضرور اس کو قبول کرو۔

۸۹۷۸:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو محمد بن معاویہ بصری نے ان کو بکر بن بکار نے پھر اس نے اسی مذکور کو ذکر کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے یہ لفظ نہیں کہا اے سرداروں کی جماعت۔

۸۹۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن احمد بن حسین خیری نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حبابہ بنت عجلان خزاعیہ نے اپنی ماں ام حفص سے اس نے صفیہ بن جریر سے ان کو ام حکیم بنت ذراع نے یا وداع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ کونسی چیز ہے جو فقیر کے معاملے میں غنی کے لئے صحیح ہے؟ فرمایا کہ نصیحت اور دعا۔ میں نے کہا مکروہ ہے لطف ومہربانی۔ فرمایا کہ اگر میری طرف بکری کی کھری ہدیہ کی جائے تو میں قبول کرلوں گا اور اگر مجھے اسی کے لئے دعوت دی جائے تو قبول کروں گا۔

(۸۹۷۶)......أخرجه المصنف فى السنن (۱۶۹/۶) من طريق ضمنا. به

وانظر الآداب للمصنف (۹۳) والأدب المفرد للبخارى (۵۹۴)

(۸۹۷۹)......أخرجه ابن سعد (۳۰۷/۸) عن موسى بن إسماعيل. به

والدین کی دعا جہنم سے حفاظت کرتی ہے:

۸۹۸۰:......فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے باہم محبت اور مودت رکھو۔ یہ دل میں محبت کو زیادہ کرتا ہے اور سینے کی کدورتوں کو دور کرتا ہے۔ (یعنی دلوں کی سختی کو دور کرتا ہے)۔

۸۹۸۱:......فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، فرماتے تھے والدین کی دعا حجاب تک پہنچاتی ہے (جہنم سے حفاظت)۔

دودھ کا ہدیہ:

۸۹۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوزرعہ دمشقی نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی احمد بن خالد وہبی نے ان کو محمد بن اسحق نے صالح بن کیسان سے اس نے عروہ بن زبیر سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ ام سنبلہ اسلمیہ میرے گھر میں آئی تھی۔ اس کے پاس دودھ کی مشک تھی وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہدیہ کرنے آئی تھی۔ سیدہ فرماتی ہے کہ اس نے وہ مشک میرے پاس رکھ دی اور اس کے پاس ایک پیالہ بھی تھا۔ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لے آئے اور اسے دیکھ کر فرمایا۔ خوش آمدید ہوام سنبلہ کو۔ وہ بولی میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر قربان جائیں۔ میں دودھ کی یہ مشک آپ کو ہدیہ کرنے آئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے اوپر برکت دے۔ آپ میرے لئے اس پیالے میں دودھ نکالئے۔ ام سنبلہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ پیالی میں نکالا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا تو میں نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ میں کسی اعرابی کا ہدیہ قبول نہیں کروں گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعراب مسلمان ہو گئے ہیں اے عائشہ! اب وہ اعراب نہیں ہیں۔ لیکن وہ ہماری بستیوں کے باسی ہیں۔ ہم ان کے شہری ہیں۔ ہم جب ان کو بلائیں گے وہ ہمارے پاس آئیں گے اور وہ جب ہمیں بلائیں گے ہم ان کے پاس جائیں گے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دودھ پی لیا۔

حضرت اعمش کی نصیحت:

۸۹۸۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابن اسلم نے ان کو احمد بن محمد بن عمر بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے ان کو معمر نے وہ کہتے ہیں جب حسن بن عمارہ کوفے کے مظالم کے سرپرست بنے تو یہ بات اعمش کو پہنچی اور انہوں نے کہا یہ ظالم ہمارے اوپر مظالم کرنے کا سرپرست بنایا گیا ہے۔ یہی بات حسن کے پاس بھی پہنچ گئی۔ انہوں نے ان کی طرف کچھ کپڑے بھیجے اور خرچہ بھی بھیجا۔ اب اعمش نے کہا اس جیسا آدمی ہی ہمارے اوپر حکمران ہونا چاہئے تھا۔ ہمارے چھوٹوں پر شفقت کرتا ہے، ہمارے غریبوں کا خیال کرتا ہے، ہمارے بڑوں کی تعظیم کرتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا اے ابومحمد یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور کل کیا کہا تھا؟ وہ بولے مجھے حدیث بیان کی ہے خیثمہ نے ابن مسعود سے وہ فرماتے ہیں کہ دلوں کو اللہ نے کچھ ایسا بنایا ہے جو ان کے ساتھ احسان کرے اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں اور ان سے برائی کرے ان سے وہ بغض رکھتے ہیں۔ یہ محفوظ ہے اور یہ موقوف روایت ہے۔

۸۹۸۴:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابراہیم بن محمد بن سعید بن خالد نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن عبید بن عتبہ کندی نے ان کو بکار بن اسود عبدی نے ان کو اسماعیل خیاط نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بن عمارہ کو خبر پہنچی اعمش نے ان کے بارے میں کچھ نازیبا الفاظ کہے ہیں۔ انہوں نے ان کے پاس کچھ پہننے کے لئے کپڑے بھیج دیئے۔ اس کے بعد کسی نے سنا کہ وہ ان کی تعریف

(۸۹۸۳)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۲/۷۰۱)

کرر ہے تھے۔ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ تو ان کی مذمت کرتے تھے اب آپ ان کی تعریف کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ بے شک خیثمہ نے مجھے حدیث بیان کی تھی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا بے شک دل اس کی محبت پر بنائے گئے ہیں جو ان کے ساتھ احسان کرےاور اس کے بغض کے لئے پیدا کئے گئے جو اس کے ساتھ برائی کرے۔

ابواحمد بن عدی نے کہا کہ میں نے اس کو مرفوع نہیں لکھا مگر اس شیخ سے اور میں نہیں جانتا اس حدیث کا مرفوع ہونا مگر ایک طریق سے اور وہ معروف ہے اعمش سے بطور موقوف روایت کے فرماتے ہیں کہ باہم قرب اور میل جول کے طرف میں سے ہے بعض کا بعض سے محبت کرنا حسب استطاعت، یہ مکارم اخلاق میں سے ہے اور انواع بر وحسن سلوک میں سے ہے۔

ایمان کی تمثیل:

۸۹۸۵:......تحقیق ہم نے روایت کی ہے نعمان بن بشیر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل ایمان کی مثال باہمی محبت اور باہمی شفقت اور باہمی میل ملاپ میں ایک جسم جیسی ہے کہ جب ان کا کوئی ایک عضو تکلیف محسوس کرتا ہے تو پورا جسم بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۸۹۸۶:......ہم نے راویت کی انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں بغض نہ رکھو اور آپس میں حسد نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو اور ہو جاؤ بھائی بھائی اللہ کے بندے۔اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے۔اور دوسری روایت میں ہے کہ ان دونوں میں سے بہتر وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔دونوں حدیثوں کی اسناد پہلے گذر چکی ہیں۔

۸۹۸۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابونصر محمد بن علی بن محمد فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے اور عبدالرحمٰن سلمی نے اپنی اصل کتاب سے،انہوں نے ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب سے،ان کو احمد بن عبدالجبار عطاردی نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو ابوجعفر رازی نے ربیع بن انس سے،اس نے حسن سے فرمایا:

قل لااسألکم علیه اجرا الاالمودة فی القربی

فرمادیجئے کہ میں نہیں سوال کرتا تم سے اجر کا مگر محبت قرابت کی فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اللہ کی طرف قرب تلاش کرے ایسی طاعت کے ساتھ جو اس پر واجب ہے اس کی محبت۔

ایمان کا مزہ:

۸۹۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے،ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے،وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی یحییٰ بن ابی طالب نے،ان کو روح نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو شعبہ نے ان کو ابوبلج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمرو بن میمون سے،اس نے ابوہریرہ سے،انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے،فرمایا کہ جو شخص محبوب رکھتا ہے کہ وہ ایمان کا مزہ پالے اس کو چاہئے کہ وہ اللہ کے لئے محبت کرے یعنی اللہ کی رضا کے لئے محبت کرے۔

اللہ تعالیٰ کا سایہ رحمت:

۸۹۸۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے،ان کو ابوحامد بن بلال نے،وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن حفص نے،ان کو ان کے والد نے،ان کو

(۸۹۸۴)......(۱) فی الأصل : (ثعلبة)

أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲/۷۰۱)

ابراہیم بن طہمان نے، ان کو مالک بن انس نے، ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہ میرے جلال کے سبب باہم محبت کرنے والے آج کے دن آئیں، میں ان کو اپنے سایہ رحمت کے نیچے سایہ دوں گا جبکہ میری رحمت کے سائے کے سوا آج کوئی سایہ نہیں ہے۔ اس روایت کے ساتھ ابراہیم بن طہمان کا تفرد ہے مالک سے اس اسناد کے ساتھ اور محفوظ رہے وہ مالک سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابوطوالہ سے ہے۔

۸۹۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونصر فقیہ نے اور احمد بن محمد بن عبدوس نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے، وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالحسن احمد بن محمد عبدوس نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے عثمان بن سعید نے قعنبی سے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے اس نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے عمر سے اس نے ابوالحباب سعید بن یسار سے اس نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہاں ہیں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے میرے جلال کی وجہ سے میں آج ان کو اپنی رحمت کے سایہ تلے سایہ دوں گا جس دن میری رحمت کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے، اس نے مالک سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے فلیح بن سلیمان نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے۔

۸۹۹۱:......اور ہم نے روایت کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سات شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت کے سائے تلے سایہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا کہ ان سات میں سے وہ دو آدمی بھی ہوں گے جو محض اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اسی محبت پر ملتے ہیں اور اسی محبت پر الگ ہوتے ہیں۔

اللہ کی رضا کے لئے محبت:

۸۹۹۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے، اس نے ابوحازم بن دینار سے اس نے ابوادریس خولانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا۔ اچانک دیکھا تو چمکیلے دانتوں والا ایک نوجوان موجود ہے۔ اس کے اردگرد لوگ بیٹھے، جب وہ کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو اسکی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس کی رائے سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ حضرت معاذ بن جبل ہیں۔ جب اگلی صبح ہوئی تو میں جلدی سے مسجد میں گیا مگر وہ مجھ سے پہلے پہنچ چکے تھے اور نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے ان کا انتظار کیا۔ انہوں نے نماز پڑھ لی۔ اس کے بعد میں ان کے سامنے آیا اور میں نے ان کو سلام کیا اور میں نے ان سے کہا اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں اللہ کے واسطے۔ انہوں نے پوچھا کیا اللہ کے واسطے؟ میں نے کہا ہاں اللہ کے واسطے۔ پھر انہوں نے وہی سوال کیا اور میں نے وہی جواب دیا۔ کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے میرے اوپر اوڑھنے کی چادر کو کونے سے پکڑ کر کھینچا اپنی طرف اور فرمایا خوش ہو جائیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا محبت کرنا واجب ہو گیا ان لوگوں کے ساتھ جو میرے لئے محبت کرتے ہیں اور میرے لئے آپس میں مل کر بیٹھتے ہیں اور مجلس کرتے ہیں اور جو آپس میں میرے لئے خرچ کرتے ہیں اور جو آپس میں میرے لئے مشورہ کرتے ہیں۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو ابوحازم نے ادریس سے، اس نے معاذ سے۔

۸۹۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے مرو میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی سعید بن مسعود نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو یعلی نے ان کو عطاء نے ولید بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوادریس سے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک ایسے حلقے

(۸۹۹۰)......أخرجه مسلم فی الأدب باب (۱۲)

میں بیٹھا جس میں بیس اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔ان میں ایک خوبصورت چہرے والا موتی آنکھوں والا چمکتے دانتوں والا جوان بھی تھا وہ جب کسی بات میں اختلاف کرتے تھے تو اس کی بات پر رک جاتے تھے۔جب اگلی صبح ہوئی تو میں مسجد میں آیا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مجھ سے قبل کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔مسجد میں ایک ستون کے پاس میں ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔وہ نماز سے فارغ ہو کر خاموش بیٹھ گئے۔میں نے ان سے کہا کہ بے شک میں البتہ آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں اللہ کی عظمت کی وجہ سے۔انہوں نے کہا کیا اللہ کے لئے؟ میں نے کہا کہ ہاں اللہ کے لئے۔انہوں نے کہا کہ اللہ سے محبت کرنے والے اللہ کے سائے تلے ہوں گے۔جس دن ان کے سائے کے سوا کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا۔ان کے لئے ایک نور کا دفتر رکھا جائے گا۔جس کے ساتھ انبیاء اور شہداء اور رسول رشک کریں گے ان کے رب کے آگے ان کے مرتبے کی وجہ سے۔

ابوادریس کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں عبادہ بن صامت کے پاس آیا۔میں نے ان کو وہ حدیث بیان کی جو حضرت معاذ نے بیان کی تھی۔میں نہیں حدیث بیان کروں گا تجھے مگر صرف وہی جس کو میں نے سنا تھا زبان رسول سے۔پھر اس نے حدیث بیان کی اور کہا کہ اللہ فرماتے ہیں میری محبت واجب ہوگئی ہے ان لوگوں کے لئے جو میرے بارے میں خرچ کرتے ہیں اور محبت ثابت ہو چکی ہے ان کے لئے جو میرے لئے آپس میں دل صاف رکھتے ہیں اور آپس میں اتفاق کرتے ہیں اور روایت کیا ہے اس کو عطاء خراسانی نے ان کو ابوادریس خولانی نے اسی طرح۔

۸۹۹۴:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے،وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں یہی ہے وہ جس کو ہم نے یاد کیا ہے زہری سے،اس نے ابوادریس خولانی سے کہ اس نے خبر دی ہے،وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابودرداء کو پالیا تھا اور اس سے حدیث بھی محفوظ کی تھی اور میں نے عبادہ بن صامت کو پالیا تھا اس سے بھی میں نے حدیث یاد کی اور شداد بن اوس کو بھی پالیا تھا اور اس سے بھی حدیث یاد کی۔البتہ حضرت معاذ مجھ سے رہ گئے۔مگر فلاں شخص نے مجھے خبر دی ان سے اور سفیان کہتے ہیں کہ زہری نے اس شخص کا نام ذکر کیا تھا۔اس نے بات کو منسوب کیا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جس مجلس میں بیٹھتے تھے کہتے تھے کہ اللہ نے انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ہلاک ہو گئے شک کرنے والے اور اس کو دیگر نے روایت کیا ہے ابوادریس سے اس نے یزید بن عمدہ سے اس نے معاذ سے۔احتمال ہے کہ پہلی حدیث باہم محبت کرنے والوں کے بارے میں ہو۔اس نے اس کو سنا ہو یزید بن عمیرہ سے۔

۸۹۹۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن بن علی محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو حماد بن زید نے ان کو جریری نے اور ایک دوسرے آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا حضرت معاذ بن جبل سے کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں اللہ کی رضا میں۔یا یوں کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اللہ کے لئے۔انہوں نے مجھ سے کہا سوچ لیجئے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔انہوں نے تین بار یہی کہا۔پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا،فرماتے تھے بے شک اللہ عز وجل محبت کرتے ہیں ان لوگوں سے باہم محبت کرتے ہیں اللہ کی رضا کے لئے اور اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں ان سے جو اللہ کی رضا کے لئے مل کر بیٹھتے ہیں اور محبت کرتا ہے ان لوگوں سے جو اس کے لئے بخشش کرتے ہیں اور عطا کرتے ہیں اور محبت کرتے ہیں ان سے جو اس کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور محبت کرتا ہے ان سے جو اسی کے بارے میں باہم گفتگو کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی پختہ محبت:

۸۹۹۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابومریم نے ان کو عمرو بن ابوسلمہ

(۸۹۹۳).....(۱) فی ن : (الجدلی)

نے ان کو صدقہ بن عبداللہ نے وضین بن عطاء سے اس نے محفوظ بن علقمہ سے اس نے ابن عائذ سے یہ کہ شرحبیل بن سمط نے عمر بن عبسہ سے کہا تھا، کیا آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کریں گے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو جس میں نہ بھول کو دخل ہو نہ ہی جھوٹ کو؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تحقیق میری محبت پکی ہو چکی ہے ان لوگوں کے لئے جو باہم محبت کرتے ہیں میرے لئے اور تحقیق ثابت ہو چکی ہے میری محبت ان لوگوں کے لئے جو میرے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور میری محبت ثابت ہو چکی ہے ان لوگوں کے لئے جو میرے لئے ایک دوسرے سے مخلص ہوتے ہیں اور میری محبت ثابت ہو چکی ہے ان لوگوں کے لئے جو میرے لئے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

انبیاء وشہداء کا رشک کرنا:

۸۹۹۷:......ہمیں خبر دی حمزہ بن عبدالعزیز متین محمد صیدلانی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن منازل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن قتیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبیداللہ بن یعیش نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن فضیل نے اپنے والد سے اس نے عمارہ بن قعقاع سے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بے شک میرے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں جن پر انبیاء اور شہید بھی رشک کریں گے۔ پوچھا گیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کون ہیں تا کہ ہم بھی ان سے محبت کریں؟ وہ ایسے لوگ ہوں گے یہ اللہ کی رحمت کے ساتھ آپس میں محبت کریں گے۔ نہ ان میں کوئی مالی تعلق ہوگا اور نہ ہی کوئی نسبی رشتہ اور تعلق ہوگا۔ ان کے چہرے روشن ہوں گے، چمکتے ہوں گے۔ وہ نور کے منبروں پر جلوہ گر ہوں گے۔ جب سب لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے ان کو کوئی خوف نہیں ہوگا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم و لاھم یحزنون (یونس)

خبردار بے شک اللہ سے محبت رکھنے والوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

اسی طرح کہا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ لیکن وہ وہم ہے۔

۸۹۹۸:......اور وہ روایت جو ابوزرعہ سے بواسطہ عمر بن خطاب محفوظ ہے، ابوزرعہ نے عمر سے مرسلاً روایت کی ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلیمی نے، وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابومحمد سلمی نے، ان کو عبداللہ بن سیرویہ نے ان کو خبر دی ہے اسحٰق حنظلی نے ان کو جریر نے ان کو عمارہ بن قعقاع نے ابوزرعہ سے اس نے عمر بن جریر سے اس نے عمر بن خطاب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے بندے بھی ہوں گے جو نہ تو انبیاء ہوں گے نہ ہی شہداء ہوں گے لیکن انبیاء اور شہداء اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے مرتبے کو دیکھ کر رشک کریں گے۔

لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کون لوگ ہوں گے؟ اور ان کے اعمال کیا ہوں گے؟ ہمیں ان کے بارے میں بتائیے۔ فرمایا کہ وہ لوگ ہوں گے جو محض اللہ کی رحمت کی وجہ سے آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔ بغیر کسی نسبی رشتہ کے جو ان کے درمیان ہوتا اور بغیر کسی مال و دولت کے جو وہ ایک دوسرے کو دیتے ہوں۔ بس اللہ کی قسم ان کے چہرے چمکتے ہوں گے اور بے شک وہ نور پر بیٹھے ہوں گے وہ اس وقت بے خوف ہوں گے۔ جب سب لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے اور نہ ہی ان پر کوئی غم ہوگا۔ جب لوگ غم میں مبتلا ہوں گے۔ اس کے بعد انہوں نے آیت پڑھی:

(۸۹۹۷)......(۱) فی ن : (عبد)

أخرجه الطبري رقم (۱۷۷۱۳) ۱۵/۱۲۰ ۱۲۱ من طريق ابن فضيل. به

الا ان اولیآء اللہ لاخوف علیھم و لاھم یحزنون.

نور کے منبر:

۸۹۹۹:...... ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح نے کوفے میں ان کو خبر دی ابوجعفر بن اصم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو ابوغسان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی قیس سے ان کو عمارہ بن قعقاع نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ، اسی کی مثل علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے۔ ان کے اعمال کیا کیا ہیں تاکہ ہم بھی ان سے محبت کریں؟ آپ نے فرمایا کہ بے شک وہ نور کے منبروں پر ہوں گے۔

یاقوت کی کرسیاں:

۹۰۰۰:...... ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح نے کوفے میں، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبدالرحمٰن بن یحییٰ زہری قاضی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابویحییٰ بن ابومیسرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے احمد بن محمد ازرقی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے سلیمان بن عطاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوایوب انصاری نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک باہم محبت کرنے والے عرش کے اردگرد یاقوت کی کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے۔

موتیوں کا منبر:

۹۰۰۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے، ان کو معمر نے، ان کو ابن ابوحسین نے شہر بن حوشب سے، اس نے ابومالک اشعری سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بے شک اللہ کے کچھ ایسے بندے ہوں گے نہ ہی وہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی وہ شہید ہوں گے۔ انبیاء اور شہداء قیامت کے دن ان کے اللہ سے قرب کے سبب ان پر رشک کریں گے۔ لوگوں کے کونے سے ایک دیہاتی کھڑا ہوا تھا۔ وہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھ اس نے چھوڑ دیئے اور اس نے کہا ہم لوگوں کو بتائیے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کون ہوں گے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر دیکھا کہ وہ خوش ہو رہے ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ اللہ کے بندوں میں سے ہوں گے۔ مختلف شہروں اور مختلف قبائل سے اور قبیلوں کی مختلف شاخوں سے۔ ان کے مابین کوئی رشتے ناتے نہیں ہوں گے جن کو وہ ملا رہے ہوں گے اور نہ ہی کوئی دولت ہوگی جس کو وہ ایک دوسرے پر خرچ کریں گے بلکہ وہ محض اللہ کی رحمت سے ایک دوسرے سے محبت کریں گے۔ اللہ ان کے چہروں کو روشن بنا دے گا اور ان کے لئے موتیوں کا منبر بنائے گا۔ لوگ گھبرائیں گے اور وہ نہیں گھبرائیں گے محض اور لوگ ڈریں گے اور وہ نہیں ڈریں گے۔

یاقوت کے ستون:

۹۰۰۲:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو عبداللہ بن مسلم نے ان کو حماد بن ابوحمید نے ان کو موسیٰ بن وردان نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ح) ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو حمید بن اسود نے ان کو محمد بن ابی حمید نے ان کو موسیٰ بن وردان نے انہوں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ انہوں نے فرمایا: بے شک جنت کے اندر کچھ یاقوت کے ستون ہیں اور ان کے اوپر زبرجد کے بنے ہوئے کمرے ہیں جن کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ وہ ایسے

روشن ہیں جیسے روشن ستارہ روشنی کرتا ہے۔لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے اندر کون رہے گا؟ فرمایا کہ اللہ کے لئے محبت کرنے والے۔اللہ تعالیٰ کے لئے مجلسیں قائم کرنے والے اور اللہ کے لئے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے اور روذباری روایت میں ہے ہم نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور باقی برابر ہے۔

ایمان کی مٹھاس:

۹۰۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں جس کے اندر ہوں وہ ایمان کی مٹھاس پالیتا ہے۔جس کے نزدیک اللہ اور اللہ کا رسول ماسوائے زیادہ محبوب ہو اور کفر کی طرف لوٹ جانے سے اس کو آگ میں جل جانا زیادہ محبوب ہو اس کے بعد کہ اللہ نے جب اس کو اس سے بچالیا ہے۔اور یہ کہ وہ بندہ کسی بندے سے محبت کرے محض اللہ کی رضا کے لئے۔ بخاری ومسلم نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے حدیث شعبہ سے۔

جو اللہ کے واسطے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں:

۹۰۰۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے بطور املاء کے۔ان کو خبر دی صالح بن محمد رازی نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بن ابی رافع نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک آدمی نے اپنے اس بھائی سے ملاقات کی جو ایک بستی میں رہتا تھا۔اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کردیا وہ جب بھائی کی طرف آیا تو فرشتہ اس کے پاس آیا اور پوچھا کہ تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ اس بستی میں میرا بھائی رہتا ہے۔ میں اس کو ملنا چاہتا ہوں۔اس نے پوچھا کیا اس کا تمہارے اوپر کوئی احسان ہے جس کا تم بدلہ اتارتے ہو۔اس نے کہا نہیں کوئی احسان نہیں۔صرف اتنی بات ہے کہ میں اس کے ساتھ اللہ واسطے محبت کرتا ہوں۔اس فرشتے نے کہا میں اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہوں تیری طرف کہ اللہ تعالیٰ تم سے ایسے محبت کرتا ہے جیسے تم اپنے بھائی سے محبت کرتے ہو اللہ کے لئے۔

۹۰۰۵:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوالخیر جامع بن احمد محمد آبادی نے وہ کہتے ہیں ابوطاہر محمد آبادی نے کہا ان کو خبر دی ہے عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ثابت نے ان کو اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اسی مذکور کے مفہوم کے ساتھ۔علاوہ ازیں اس نے یہ کہا ہے عن نبی اللہ اور یہ قول بھی اس نے ذکر نہیں کیا کہ جب وہ شخص بھائی کی طرف آیا تو فرشتے نے کہا کہ احسان ہے۔اس نے جواب دیا نہیں بلکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں اللہ کے واسطے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبدالاعلیٰ بن حماد سے۔

۹۰۰۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں فلاں آدمی سے اللہ واسطے محبت کرتا ہوں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم نے اس کو بتادیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔فرمایا کہ تم اس کو بتادو۔کہتے ہیں کہ بعد میں اس سے ملا اور کہا کہ اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں صرف اللہ واسطے محبت کرتا ہوں۔اس نے کہا پھر تم سے وہ ذات بھی محبت کرتی ہے جس کے لئے آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔اس کا متابع بیان کیا ہے عبداللہ بن زبیر باھلی نے اور عمارہ بن زاذان نے ثابت سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

۹۰۰۷:.....اس میں اختلاف کیا گیا ہے حماد بن سلمہ سے کہا گیا ہے کہ مروی ہے اسی سے اور ثابت سے اس نے حبیب بن سبیعہ سے ایک

آدمی سے اس نے اس کو حدیث بیان کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے اس سے اس نے ثابت سے اس نے حبیب بن سبیعہ سے اس نے حارث سے اس نے ایک آدمی سے جس نے اس کو حدیث بیان کی ہے اس نے سنی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور علاوہ اس کے یہ بھی کہا گیا کہ ایک اور طریق سے مروی ہے حضرت انس سے۔

محبت کا اظہار:

۹۰۰۹:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالزہر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی صالح بن محمد بغدادی حافظ نے ان کو ازرق بن علی ابوجہم حنفی نے ان کو حسان بن ابراہیم کرمانی نے ان کو زہر بن محمد نے عبداللہ بن عمر و موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ اس کے بعد وہ ان سے مڑ کر چلا گیا۔ میں نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کی قسم میں اس بندے سے اللہ واسطے محبت کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے اس بھائی کو اس بات سے آگاہ کردیا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس چیز کے بارے میں اپنے بھائی کو آگاہ کردے۔ چنانچہ میں اس کے پیچھے پیچھے گیا۔ میں نے اس کو پالیا اور میں نے کہا اللہ کی قسم میں اللہ واسطے تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا میں بھی اللہ ہی کی قسم تجھے اللہ کے لئے پسند کرتا ہوں۔ میں نے کہا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ نہ فرمایا ہوتا کہ میں تجھے بتادوں تو میں یہ کام نہ کرتا۔

۹۰۱۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن شعیب فقیہ نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ بن عبدالوہاب حجبی نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو منصور نے ان کو عبداللہ بن مرہ نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کو محبوب اور پیارا بنالے تو اس کو چاہئے کہ اس کو بتادے بے شک اس کے دل میں بھی ویسی ہی محبت ہوگی جیسے اس کے دل میں ہے۔ کہا ابوزکریا نے مجھ سے پوچھا ابوزعہ نے اس حدیث کے بارے میں، میں نے اس کو یہ حدیث بیان کی۔

۹۰۱۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے ہیں کہ اس کو خبر دی احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اشعث بن عبداللہ نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ ایک آدمی نے کہا ان میں سے جو اس کے پاس بیٹھے تھے بے شک میں فلاں کو اللہ واسطے محبوب رکھتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم نے اس کو اس بات سے آگاہ کردیا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ جاؤ تم اٹھ کر اس کے پاس جاؤ اور اس کو بتاؤ۔ وہ اٹھ کر اس کے پاس گیا اور جا کر اس کو بتادیا۔ اس شخص نے کہا کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے جس کے لئے تم نے مجھ سے محبت کی ہے۔ اس کے بعد وہ شخص واپس لوٹ آیا محفل میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی جو اس شخص نے کہی تھی۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا تو اس کے ساتھ ہو جس سے تم نے محبت کی اور تجھے وہ اجر ملے گا جو تم نے ثواب کی نیت کی۔

تین چیزوں پر قسم:

۹۰۱۲:......اور اسی اسناد کے ساتھ کہا کہ ہمیں خبر دی معمر نے ابواسحاق ابوعبیدہ سے اس نے ابن مسعود سے انہوں نے فرمایا کہ تین قسمیں ہیں ان پر اور چوتھی بھی شمار کی ہے عبدالرزاق نے۔ فرمایا کہ اگر میں ان پر قسم کھالوں تو میں قسم پوری کرلوں گا۔ جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہے اس کو

(۹۰۰۹)......(۱) فی أ: (زھر)

اس جیسا نہیں کریں گے جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا ہی دیتا ہی دیتا ہے۔ جس بندے سے دوستی کرتا ہے آخرت میں بھی اس سے دوستی کرے گا اور جو آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے قیامت میں ان کے ساتھ ہوگا اور جو آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے قیامت میں ان کے ساتھ ہوگا اور چوتھی ایسی بات کہ جس پر اگر میں قسم کھالوں تو میری قسم پوری ہو جائے گی جس بندے پر اللہ تعالیٰ دنیا میں عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے آخرت میں بھی اس پر پردہ ڈالے گا۔

۹۰۱۳:...... یہ وہ ہے جو فرمایا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تحقیق روایت کی گئی۔ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کی اور روایت کی گئی ہے دوسرے طریق سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۹۰۱۴:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ۔ نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی موسیٰ بن اسماعیل نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن حیان انصاری نے ان کو ابوالولید اور موسیٰ بن اسماعیل نے دونوں نے کہا ان کو ہمام بن یحییٰ نے ان کو اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے شیبہ حضرمی نے کہ وہ عروہ بن زبیر کے پاس حاضر ہوئے۔ وہ حدیث بیان کر رہے تھے عبید بن عبدالعزیز سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: تین چیزیں ہیں۔ میں ان پر قسم کھاتا ہوں جس کا اسلام میں ایک معتد بہ حصہ ہے اللہ اس کو اس شخص جیسا نہیں کرے گا جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اور اسلام کے حصے روزہ، نماز اور صدقہ ہے۔ اللہ جس سے دنیا میں دوستی کرے آخرت میں بھی اس سے دوستی رکھے گا۔ اس کو محروم نہیں کرے گا اور جو شخص جن لوگوں سے محبت کرے گا قیامت میں بھی ان کے ساتھ آئے گا اور چوتھی چیز ہے اگر میں اس کے قسم کھالوں تو میں امید کرتا ہوں کہ میں گنہگار نہیں ہوں گا اللہ تعالیٰ دنیا میں جس پر پردہ ڈالے گا آخرت میں بھی اس پر پردہ ڈالے گا اس کو رسوا نہیں کرے گا۔

عمر بن عبدالعزیز نے کہا جب تم لوگ اس حدیث جیسی حدیث سنو کہ اس کو عروہ حدیث بیان کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے پس اس کو محفوظ کرلو۔

۹۱۰۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوسعید مؤذن نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے رنجویہ بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن واسع سے کہا میں تم سے محبت کرتا ہوں اللہ کے لئے کہتے ہیں کہ ابن واسع نے فرمایا:

اللھم انی اعوذبک ان احب لک و انت لی ماقت

اے اللہ میں تم سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں تیرے لئے کسی سے محبت کروں اور حالانکہ تو مجھ سے ناراض ہو۔

اہل محبت کے لئے عزت واکرام:

۹۰۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے اپنے اصل سماع سے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کے داؤد بن نوح ابوسلیمان اشقر نے وہ کہتے ہیں کہ بیان کیا اسماعیل بن عیاش نے ان کو یحییٰ بن حارث ذماری نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، فرمایا کہ کوئی بندہ جب کسی بندے کو اللہ واسطے محبوب رکھتا ہے اس کی وجہ سے اس کو عزت ملتی ہے۔

۹۰۱۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالرحمٰن سراج نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابومحمد قاسم بن غانم بن حمویہ طویل نے ان کو

ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو عمرو بن حصین نے ان کو ابن علاثہ نے ان کو یحییٰ بن حارث نے ان کو قاسم بن عبدالرحمن نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی بندہ کسی بندے سے اللہ واسطے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اکرام کرتا ہے اور اللہ کے اکرام میں سے ہے بڑھاپے والے مسلمان کا اکرام بھی اور عادل حکمران کا اکرام اور حامل قرآن جو اس میں غلو نہیں کرتا اور اس میں جفا نہیں کرتا اور اس کے ذریعہ مال نہیں کماتا اس کا اکرام۔

ایمان کی چاشنی:

۹۰۱۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوبلج نے ان کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمرو بن میمون سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ فرمایا جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ایمان کی چاشنی اور مزہ پائے وہ کسی انسان سے بے لوث اللہ واسطے محبت کرے۔

۹۰۱۹:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن ابن منصور نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی محمد بن منصور نے ان کو محمد بن یحییٰ بن سلیمان نے ان کو علی بن عاصم بن علی نے ان کو شعیب نے ان کو یحییٰ بن ابی سلیم نے ان کو عمرو نے اس نے اس روایت کو ذکر کیا ہے اور اس لفظ طعم الایمان ذکر کیا ہے۔

۹۰۲۰:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابی قماش نے ان کو عاصم نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوبلج نے ان کو میمون بن مہران نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ ایمان کی حقیقت کو پالے اس کو چاہئے کہ وہ آدمی سے محبت کرے محض اللہ واسطے۔

۹۰۲۱:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن عبید نے ان کو جعفر بن احمد عاصم دمشقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ بن شعیب نے ان کو یحییٰ بن حارث نے ان کو قاسم بن عبدالرحمن نے ان کو ابوامامہ باہلی نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ واسطے محبت کرے اور اللہ واسطے بغض رکھے اور اللہ واسطے دے اور اللہ واسطے نہ دے اس نے ایمان کی تکمیل کر لی۔ بے شک تم میں سے میرے قریب تر وہ لوگ ہیں جو تم میں سے سب سے بہتر اخلاق کے حامل ہیں۔

اہل محبت کا بروز قیامت جمع ہونا:

۹۰۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوسہل احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد قطان نے ان کو خبر دی اسماعیل نے یعنی ابن الفضل بلخی نے ان کو معانی یعنی ابن سلیمان حرانی نے ان کو حکیم بن نافع نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دو بندے اللہ کے لئے باہم محبت کرتے ہوں ایک مشرق میں رہتا ہو اور دوسرا مغرب میں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان دونوں کو جمع کرے گا، فرمائے گا یہ ہے وہ جس سے تم محبت کرتے تھے۔

۹۰۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے ان کو ابواحمد قاسم بن ابی صالح ہمدانی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوتوبہ حلبی نے ان کو مسلمہ بن علی بن خالق خشنی نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں محبت والتفات کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ہوا تم بار بار متوجہ ہوتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کے ساتھ بھائی

(۹۰۱۸)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسى (۲۴۹۵)

چارہ کرلیا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی بندے سے محبت کروتو اس کا نام پوچھواس کے والد کا نام پوچھو۔پھر وہ اگر موجود نہ ہوتو اس کی حفاظت کرواور اگر مریض ہوتو اس کی عیادت کرواور اگر اس کا انتقال ہوجائے تو وہاں حاضر ہوجاؤ۔

مسلمہ بن علی عبید اللہ سے منفرد ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔

ستّر ہزار فرشتوں کا رحمت بھیجنا:

۹۰۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن فرید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عثمان بن عطاء نے اپنے والد سے اس نے حسن سے اس نے ابورزین سے ان کو، کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تجھے اس امر کا خلاصہ اور نچوڑ نہ بتادوں جس کے ساتھ تم دنیا اور آخرت کی خیر پاسکو۔لہٰذا اہل ذکر کی محافل کو لازم پکڑو اور جس وقت تم سب سے علیحدہ ہوجاؤ تو اپنی زبان کو اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کے ذکر کے ساتھ حرکت دو اور اللہ کی محبت میں محبت کرواور اللہ کی نافرمانی میں بغض رکھو۔اے ابورزین کیا تم سمجھتے ہو کہ آدمی جب اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اپنے بھائی کو ملنے کے لئے تو ستر ہزار فرشتے اس کو رخصت کرتے ہیں سب کے سب اس پر رحمت بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے رب اس نے اپنی جدائی کو تیری رضا کے لئے وصل سے ہم آہنگ کیا ہے۔پس بے شک تو ہی طاقت رکھتا ہے کہ تو اس کے وجود کو اس چیز میں استعمال کرے تو ضرور ایسے ہی کر۔

۹۰۲۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن سلم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہاشم بن عمار نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے سعید بن یحییٰ نے ان کو ابوحمزہ ثمالی نے ان کو ابواسحٰق سبیعی نے ان کو حارث نے ان کو علی رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے غیر اللہ کی رضا کے لئے نہیں۔اللہ کے وعدے کی مہلت میں اور اللہ کے پاس جو انعام ہے اس کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر کردیتے ہیں جو اس کو پیچھے سے پکارتے ہیں۔یہاں تک کہ واپس گھر کی طرف لوٹ آئے۔خبردار پاکیزہ ہے تو اور مبارک ہو تجھے جنت۔

اس روایت کے ساتھ ابوحمزہ ابواسحاق سے منفرد ہے۔

عیادت وملاقات پر اجر:

۹۰۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبدالوہاب ابن عطاء نے ان کو ابوسنان نے عثمان بن ابی سودہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی بار فرماتے تھے کہ جو شخص مریض کی عیادت کرے یا اپنے مسلمان بھائی سے اللہ کی رضا کے لئے ملاقات کرے۔اس کو آسمان سے پکارنے والا پکار کر کہتا ہے خوش نصیب ہے تو اور مبارک ہے تیرا چل کر جانا تم نے جنت میں جگہ پکڑ لی ہے۔یہ روایت موقوف ہے۔

۹۰۲۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوسنان نے ان کو عثمان بن ابی سودہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے اللہ کی رضا کے لئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خوش نصیب ہے تو اور مبارک ہے تیرے قدم، تم نے جنت میں جگہ حاصل کرلی ہے۔

(۹۰۲۳)......(۱) فی ن : (عبداللہ بن بکر)

(۹۰۲۵)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۵۲۰/۲)

(۹۰۲۶)......أخرجه المصنف معلقاً فی الآداب (۲۳۴)

(۹۰۲۷)......أخرجه المصنف بنفس الإسناد فی الآداب (۲۳۴)

اوراسی طرح اس کو روایت کیا ہے یوسف بن یعقوب سدوسی نے ابوسنان سے۔

۹۰۲۸:......ہمیں خبر دی حاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین بن علی حافظ نے بطور اس کہ حدیث کو پڑھنا ان کے اوپر تھا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے فضل بن محمد بن عبداللہ بن حارث بن سلیمان انطا کی نے ان کو عیسیٰ بن سلیمان حجازی نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو ریان المکتب نے ان کو ابو ہاشم رمانی نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں خبر دوں تم میں سے ان لوگوں کو جنتی ہیں۔ نبی جنت میں ہوگا۔صدیق جنت میں ہوگا۔شہید جنت میں ہوگا۔ چھوٹا بچہ جنت میں ہوگا اور وہ آدمی جو اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کرنے کے لئے شہر کے کسی کنارے پر جاتا ہے اور محض اللہ کی رضا کے لئے اس کو ملتا ہے۔ وہ جنت میں ہوگا۔ابوعلی کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ دیگر نے اس کو نقل کیا ہے خلف بن خلیفہ سے اور انہوں نے ابان المکتب کا ذکر نہیں کیا۔ اگر اس نے بھی اس کو حفظ کیا ہے تو پھر یہ انتہائی غریب روایت ہے۔

سچ بولنے والے تاجر کی فضیلت:

۹۰۲۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے ان کو سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ سچ بولنے والا تاجر سات شخصوں کے ساتھ ہوگا قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سائے تلے اور وہ سات یہ ہیں۔ امام عادل اور وہ شخص جس کو ایسی عورت برائی کی دعوت دیتی ہے جو خوبصورت ہے صاحب حسن و جمال ہے مگر وہ شخص کہتا ہے کہ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور اس کی آنکھیں بہنے لگتی ہیں اور وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ لٹکا ہوا ہے مسجد کی محبت کی وجہ سے اور وہ آدمی جو صدقہ کرتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ اس کا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ سے اس کو چھپالے اور وہ آدمی جو صدقہ کرتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ اس کا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ سے اس کو چھپالے اور وہ آدمی جو اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ میں اللہ کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں اور دوسرا بھی یہی کہتا ہے کہ میں بھی تم سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں دونوں اس بات میں ایک دوسرے کی موافقت کرتے ہیں اور وہ آدمی جو جنت میں پرورش پاتا ہے بچپن سے لے کر جوانی تک۔

۹۰۳۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو خبر دی احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ابن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک ایمان میں سے ہے کہ آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے اور اس سے محبت اللہ واسطے کرے اور اللہ کی راہ میں کرے۔

۹۰۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے فضیل بن غزوان نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن ہلال بن فرات نے ان کو احمد بن الخواری نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو فضیل بن غزوان نے وہ کہتے ہیں کہ ابواسحاق شعبی مجھے ملے تھے انہوں نے کہا بے شک میں اللہ کی قسم آپ سے محبت کرتا ہوں اور اگر شرم وحیا نہ ہوتی تو میں آپ کو بوسہ دے دیتا۔ ابواسحاق نے کہا ہمیں خبر دی ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے کہ یہ آیت اللہ کے راستے میں محبت کرنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

لو انفقت مافی الارض جمیعاً ماالفت بین قلوبھم ولکن اللّٰہ الف بینھم انہ عزیز حکیم

(۹۰۲۸)......(۱) فی ن : (یحیی)

اگر آپ وہ سب کچھ خرچ کر دیتے جو کچھ زمین پر ہے تو بھی آپ ان کے دلوں میں محبت نہیں پیدا کر سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں محبت پیدا کی۔ بے شک وہ غالب حکمت والا ہے۔

یہ الفاظ حفص کی حدیث کے ہیں۔ محمد بن فضیل نے اپنے والد سے ان دونوں کا متابع بیان کیا ہے۔

رشتے کٹ جاتے ہیں اور ناشکری کی جاتی ہے:

۹۰۳۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوالحسین بن بشران نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو ابراہیم بن میسرہ نے ان کو طاؤس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک رشتے کٹ جاتے ہیں اور بے شک احسانات کی ناشکریاں کی جاتی ہیں اور جبکہ ہم نے دو دلوں کے باہم قرب کی مثل کوئی چیز نہیں دیکھی۔

۹۰۳۲:......اور ہم نے روایت کی ہے ابن طاؤس سے اس نے اپنے والد سے اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

لو انفقت مافی الارض جمیعاًماالفت بین قلوبهم ولکن اللّٰه الف بینهم

کہ اگر اس ساری زمین پر جو کچھ ہے خرچ کر ڈالتے تو بھی آپ ان کے دلوں میں الفت پیدا نہیں کر سکتے تھے
لیکن اللہ نے ان کے دلوں میں الفت پیدا کی۔

۹۰۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن بشیر صوفی قزوینی نے ہمارے گھر میں وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن حسین قندیلی استر آبادی نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن نعمان صفار نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو میمون بن حکم نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بکر بن شرور نے ان کو احمد بن سلم طائفی نے ان کو ابراہیم بن میسرہ نے طاؤس سے اس نے ابن عباس سے وہ فرماتے ہیں کہ رشتے داری ٹوٹ جاتی ہے اور انعام واحسانات کی ناشکری کی جاتی ہے لیکن دلوں کے باہمی قرب کی مثل ہم نے کوئی شے نہیں دیکھی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

لو انفقت مافی الارض جمیعاً ماالفت بین قلوبهم

اور یہ مضمون شعر میں بھی موجود ہے۔ جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ جب تیرے پاس قرابت دار تیرے پاس تیری شفقت کے طالب ہو کر آئیں اور آس لگائیں مگر تیری ذات سے لاپرواہ ہوں تو یہ حقیقت میں رشتہ دار نہیں ہے۔ لیکن اصلی قرابت دار وہ ہے کہ تم جب اس کو پکارو تو وہ تمہاری پکار پر بھاگ کر آئے اور جو تیرے ساتھ مل کر دشمن کو تیر مارے جس کو آپ تیر ماریں۔

اور اسی قبیل کا ایک قول ہے جو کسی نے کہا ہے۔ جس کا مفہوم بھی اسی طرح ہے۔

تحقیق آپ لوگوں کے ساتھ مصاحبت رکھتے ہیں۔ پھر آپ ان سے عار کرتے ہیں۔ پھر آپ ان کی دوستی کے معیار کو آزماتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قرابت داری اور رشتہ داری قابل یقین و قابل بھروسہ نہیں رہتی جبکہ محبت نسبی رشتوں سے قریب تر ثابت ہوتی ہے۔

میں نے اس قول کو اس طرح موصول پایا ہے ابن عباس کے قول کے ساتھ۔ مگر مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ یہ قول انہیں کا ہے۔ بہر حال یہ موجود ہے شعر میں۔ ان کا قول ہے یا مذکورہ راویوں میں سے کسی کا۔

دوستی نسبی رشتوں سے زیادہ قریبی ہوتی ہے:

۹۰۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد حبیبی نے ان کو حدیث بیان کی ابوعبداللہ محمد بن حسین کوبکی نے ان کو الیاس بن سلمہ ادیب نے وہ کہتے ہیں کہ ابورفاعہ احمد بن محمد بن نضر نے جعفر بن یحییٰ برمکی کو لکھا۔ اما بعد! بے شک شرافت و مہربانی خونی رشتوں سے زیادہ عزیز

ہوتی ہی اور وہ شریک انسان کے نزدیک قریبی رشتہ داری سے زیادہ قریبی وسیلہ اور قریبی ذریعہ ہوتی ہے۔ کیا آپ دیکھتے ہیں کہ ایک شریف دوست تیرے اوپر کیسے جان دیتا ہے اگر چہ وہ رشتے کے اعتبار سے بعید بھی ہو اور کمینہ خصلت انسان آپ کو کوئی نفع نہیں پہنچا تا اگر چہ وہ قریب تر ہو رشتے میں۔ پس شرافت ومہربانی شرفاء کی طرف سے ایک تعلق ہے کہ ایک رسی ہے جو جڑی ہوئی ہے ان سے۔ وہ جس کی طرف خوش ہو رجوع کرتے ہیں اور باہم مہربانی کرتے ہیں اور وہ قوی ترین ذریعہ ہے اور نسبوں سے زیادہ قریب ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ قرابت عظیم بنتی ہے اپنی شفقت ومہربانی کی وجہ سے اور تیری طرف نسبت لوگوں سے قریب تر وہ ہے جو تجھ پر سب سے زیادہ شفیق اور مہربان ہو اور اسی لئے میں کہتا ہوں کہ آپ لوگوں کے ساتھ دوستانہ کرتے ہیں پھر ایک وقت آتا ہے کہ ان پر اعتماد نہیں کرتے بلکہ ان کو فرماتے ہیں کہ وہ تعلق اور دوستی کے کس معیار پر ہیں جس وقت قرابت یقینی طور پر قرابت ثابت نہیں ہوتی جبکہ دوستی نسبی رشتوں سے زیادہ قریب ثابت ہوتی ہے۔

۹۰۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے عبداللہ بن احمد شیبانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابوعلی حسین بن حمدون نے جو کہ ادیب تھے بلیغ تھے۔

بے شک میں لوگوں کو آزماتا ہوں پھر میں ان کو جانچتا ہوں اور جان لیا کہ انہوں نے کیا کیا تعلقات نبھائے ہیں جس وقت رشتہ داری یقینی طور پر قریب نہیں ہوتی۔ جبکہ دوستی سب سے زیادہ قریبی تعلق ثابت ہوتی ہے۔

روحیں جمع شدہ لشکر ہیں:

۹۰۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبد بن جعفر فارسی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسن اسدی قاضی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابراہیم بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن سعید نے ان کو عمرہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روحیں جمع شدہ لشکر ہیں ان میں سے جو ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور جو ایک دوسرے سے متعارف نہیں ہوتی وہ محبت نہیں کرتے۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں اور کہا یحییٰ بن ایوب نے اور نقل کیا اس کو مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے۔

۹۰۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو خبر دی جعفر بن عون نے ان کو ابراہیم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے انہوں نے کہا کہ روحیں جمع شدہ لشکر ہیں وہ باہم ملتے ہیں۔ نیک فال یا نیک شگون لیتے ہیں جیسے گھوڑوں سے نیک شگون لیا جاتا ہے۔ ان میں سے جو ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں باہم محبت کرتے ہیں اور جو ایک دوسرے سے متعارف نہیں ہوتے وہ اختلافات کرتے ہیں۔ اگر ایک مؤمن شخص مسجد میں آئے اور اس میں صرف ایک ہی مؤمن ہو ایک سو میں سے تو بھی وہ اس مؤمن کے پاس بیٹھ جائے گا اور اگر کوئی منافق مسجد میں آجائے جس میں ایک سو بندے ہوں ان میں سے ایک منافق ہو تو وہ اسی منافق کے پاس بیٹھے گا۔

۹۰۳۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن جعفر فارسی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصالح نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے لیث نے یحییٰ بن سعید سے اس نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے کہ ایک عورت تھی اہل مکہ کی وہ عورتوں کو ہنساتی تھی اور وہ سیدہ

(۹۰۳۶)...... هذا الحديث سقط من (ن)

(۹۰۳۷)...... أنظر الآداب للمصنف (۳۰۹)

عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتی تھی اور اسی طرح کی ایک عورت مدینے میں بھی تھی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ مکے والے مدینے میں آ گئے اور وہ آ کر مدینے والی سے مل گئی۔ دونوں مل کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں۔ سیدہ نے دونوں کو اکٹھے دیکھا تو مکے والی سے پوچھا کہ کیا تم اس (مدینے والی) کو جانتی تھیں؟ وہ بولی کہ نہیں بلکہ ہم دونوں کی ملاقات ہوئی تو ہم نے ایک دوسرے کو جان لیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ تم نے سچ کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے نہ روحیں جمع شدہ لشکروں کی مانند ہیں، ان میں سے جو ایک دوسرے کو پہچان لیتی ہیں مانوس ہو جاتی ہیں اور جو ان میں سے ایک دوسرے کو نہیں پہچانتیں وہ ایک دوسرے سے الگ ہو جاتی ہیں۔

۹۰۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق ابوبکر نے ان کو سعید بن عمار نے ان کو ان کے دادا اسماء بن عتبہ نے انہوں نے سنا حسن سے وہ کہتے ہیں کہ بہت سے لوگ تیرے بھائی ثابت ہوتے ہیں جن کو تیری ماں نے جنم نہیں دیا ہوتا۔

۹۰۴۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابومحمد موسیٰ بن اسحاق کنانی نے کوفے میں ۲۵۹ھ میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن ہشام بن علی عامری نے سفیان سے اس نے عون بن عبداللہ بن عتبہ سے اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم آدمی سے نہیں پوچھیں گے کہ تیرے لئے اس کے دل کے اندر کیا ہے بلکہ آپ یہ دیکھئے کہ آپ کے دل میں اس کے لئے کیا ہے۔ بس اس کے دل میں تیرے لئے اسی کی مثل ہوگا۔

۹۰۴۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمر نے انہوں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے یحییٰ بن کثیر سے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے اس کو جواب دیا کہ میں بھی اپنی دل میں اس بات کو محسوس کرتا ہوں۔

دنیا کے لئے دوستی منقطع ہو جاتی ہے:

۹۰۴۳:......کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فلاں شخص مجھ سے محبت کرتا ہے لوگوں نے اس سے پوچھا یہ کیسے آپ کو معلوم ہوا؟ اس نے کہا اس لئے کہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔

۹۰۴۴:......ہمیں خبر دی ابونصر منصور بن حسین مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبداللہ بن فرات نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن ابی الحواری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ولید بن عتبہ نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے بھائی کو لکھا۔ امابعد! اے بھائی جان بے شک حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ دوستی اور ہر بھائی چارہ منقطع ہو جاتا ہے مگر جب وہ بغیر طمع ولالچ کے ہو (وہ باقی رہتی ہے)۔

۹۰۴۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو عبداللہ بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو معلیٰ بن عرفات نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابووائل سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے لئے محبت کرتا ہے اس کی محبت نہیں بکھرتی اور جو شخص دنیا کے لئے محبت کرتا ہے قریب ہے کہ اس کی محبت غرق ہو جائے۔ وہ بس عارضی فائدہ اٹھاتا ہے۔

۹۰۴۶:......محققین سے اس میں روایت کیا گیا ہے میں نے جس کو اپنی کتاب میں پالیا ہے۔ ابوعبداللہ حافظ سے کہ حمزہ بن عباس نے ان کو خبر دی ہے ان کو عبدالکریم بن ہیثم سے ان کو ابوالیمان نے ان کو ابوبکر بن ابی مریم نے حبیب بن عبید بن معاذ بن جبل سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آخر زمانے میں لوگ ہوں گے جو ظاہر میں دوست ہوں گے اور باطن میں دشمن ہوں گے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ

(۹۰۴۰)......(۱) فی ن : (عبید)

وسلم) یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا کہ بعض ان کا بعض کی طرف رغبت کرے گا اور بعض بعض سے خوفزدہ ہوگا۔

۹۰۴۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابوعلی حسین بن احمد کرانیسی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالعباس دغولی سے انہوں نے سنا محمد بن ابی حاتم مظفری سے وہ کہتے ہیں کہ اس آدمی کی صحبت کے شر سے بچ کر رہ جو کسی چیز کے حصول کے لئے تیرا ساتھی بنا ہے۔ کیونکہ جب اس چیز کا حصول اس سے منقطع ہوگا وہ عذر بھی نہیں سنے گا اور یہ بھی پرواہ نہیں کرے گا اس نے کیا کہا ہے اور اس کے بارے میں کیا کہا جائے گا۔

۹۰۴۸:..... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن محمد بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں محبت کرتے دو آدمی اللہ کی راہ میں مگر ان دونوں میں سے اجر کے اعتبار سے بہت بڑا وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی کے لئے محبت کے اعتبار سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

یہ روایت مرسل ہے اور موصول بھی مروی ہے جیسے کہ ذیل میں ہے۔

۹۰۴۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوحامد احمد بن محمد بن حسین خسروجردی نے، کہا ہمیں خبر دی ابوسلیمان داؤد بن حسین نے، کہا ہمیں خبر دی سعد بن یزید فراء نے کہا مبارک بن فضالہ نے، کہا علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو یحییٰ بن نختری حنائی نے ان کو ھدیہ بن مبارک بن فضالہ نے ثابت سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمی جب آپس میں محبت کرتے ہیں اللہ کی رضا کے لئے تو ان دونوں میں سے افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی کے لئے دونوں میں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔

اور مراء کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی جب اللہ کی راہ میں محبت کرتے ہیں اس کے بعد اس نے بھی مذکور روایت کو ذکر کیا ہے۔ عبداللہ نے اس کی متابع روایت بیان کی ہے اور اسی کو ذکر کیا ہے اور عبداللہ بن زبیر باہلی ثابت سے اس سے انس نے اس کی متابع بیان کی ہے۔

اہل محبت اور مساجد کو آباد کرنے والے:

۹۰۵۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمر بن عاصم نے ان کو سفیان بن مغیرہ نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو مطرف نے کہ دو آدمی جو اللہ کی راہ میں محبت کرتے ہیں تو دونوں میں سے جو زیادہ شدید محبت کرتا ہے وہ دونوں میں سے افضل ہوتا ہے۔ غیلان کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کو حسن کے لئے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ مطرف نے سچ کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ غیلان کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا میں البتہ حیران و پریشان ہوں زیادہ شدید باعتبار محبت کے اور وہ مجھ سے افضل ہے بس کیسے ہوسکتی ہے یا تاہم کہتے ہیں کہ جب انہوں نے گروہ کو شام کی طرف جانے کا حکم دیا تو مذعور سمیت جوان میں تھا۔ کہا کہ وہ مجھے ملا اور میری جانور کی لگام پکڑلی۔ جب بھی وہ ہٹنے کا ارادہ کرتا وہ مجھے روک لیتا۔ میں نے کہا کہ گھر بہت دور ہے۔ اس نے مجھے روکنا شروع کیا تو میں نے کہا میں تجھے اللہ کی قسم دے کر کہوں گا کہ مجھے آپ نہ روکیں۔ جب اس نے قسم دی تو اس نے ایک کلمہ کہا جس کو اس نے انتہائی کوشش کر کے مجھ سے چھپایا۔ اللھم فیک یعنی اللہ گواہ ہے میں تم سے اللہ واسطے محبت کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو مجھ سے کہا گیا کہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ نکل گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے جان لیا کہ وہ زیادہ شدید محبت والا ہے میرے لئے اس سے۔

(۹۰۴۸)..... أخرجه المصنف فی الآداب معلقاً (۲۲۶)

(۹۰۴۹)..... أخرجه المصنف فی الآداب (۲۲۵) عن أبی عبداللہ الحافظ. به

۹۰۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابونصر احمد بن محمد بن قریش مروزی نے خبازی نے ان کو ابوالموجہ محمد بن عمر و فزاری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی معاذ بن خالد بن شقیق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو صالح مری نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک میں نے اہل زمین کو غذا دینے کا پکا خیال کر رکھا ہے پھر جس وقت اپنے گھروں یعنی مساجد کو آباد کرنے والوں کو اور میری راہ میں باہم محبت کرنے والوں کو اور سحر کے وقت استغفار کرنے والے کو دیکھتا ہوں تو عذاب ان سے ہٹالیتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے اہل:

۹۰۵۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے قریش کے ایک آدمی سے جس نے حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں بے شک میرے نزدیک میرے بندوں میں محبوب ترین بندے وہ ہیں جو میری راہ میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور وہ لوگ جو میری مساجد کو آباد کرتے ہیں اور وہ لوگ جو سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں وہی لوگ ہیں کہ میں جس وقت اپنی مخلوق کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں اور مجھے وہی لوگ یاد آتے ہیں تو میں انہی کی وجہ سے ان لوگوں سے عذاب کو ہٹا دیتا ہوں۔

۹۰۵۳:......اور اپنی اسناد کے ساتھ اس نے کہا ہے کہ معمر کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے قریش میں سے ایک آدمی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا تھا کہ تیرے اہل کون ہیں جو تیرے اہل ہیں یارب؟ فرمایا کہ وہ میری راہ میں باہم محبت کرنے والے لوگ ہیں کہ جب میں ان کو یاد کرتا ہوں تو وہ مجھے یاد کرتے ہیں اور وہ جب مجھے یاد کرتے ہیں تو میں بھی ان کو یاد کرتا ہوں۔ وہی لوگ ہیں جو میری رضاعت کی طرف رجوع کرتے ہیں جیسے چیلیں اپنے آشیانے کی طرف لوٹتی ہیں۔ وہی لوگ ہیں کہ جب میری حرام کردہ چیزوں کی حرمت پامال کی جاتی ہے تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔ غضبناک ہو جاتے ہیں جیسے شیر غضبناک ہو جاتا ہے جب اس کو تنگ کیا جائے۔

۹۰۵۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو زید بن حباب نے ان کو اشعث بن بزار نے ان کو علی بن زید نے ان کو سعید بن میسّب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کے بعد عقل کی اصل اور سردار لوگوں کے ساتھ محبت کرنا ہے اور کوئی آدمی مشورے سے مستغنی نہیں ہے۔ بے شک دنیا میں اہل معروف آخرت میں بھی اہل معروف ہیں اور دنیا میں اہل فکر ہی درحقیقت آخرت میں اہل منکر ہوں گے۔ یہ محفوظ روایت مرسل ہے۔

۹۰۵۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن اسحٰق خراسانی نے ان کو ابراہیم بن ہیثم بلدی نے ان کو حدیث بیان کی سعید بن عبداللہ نے ابوعبدالرحمٰن فراء سے ان کو یوسف بن محمد عصفری نے ان کو سفیان نے ان کو علی بن زید نے ان کو سعید بن میسّب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے بعد عقل کی اصل سردار چیز لوگوں کے ساتھ محبت کرنا ہے۔ اس اسناد میں ضعف ہے۔

۹۰۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبدالمجید مغنی نے ان کو عمران بن خالد خزاعی نے (ح) اور ہمین خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابونصر قتادہ نے، ان کو ابوعمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن حسین بن نصر

(۹۰۵۱)......(۱) فی ن : (العاذی) وفی (أ) : (الغباری)

أخرجه ابن عدی (۱۳۷۹/۴) من طریق صالح بن بشیر المزی. به.

(۹۰۵۴)......أشعث بن براز له ترجمة فی الجرح (۲ رقم ۹۷۴)

حزاء نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن عبدالملک نے ان کو عمران نے ان کو ثابت نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان بھائی چارہ کراتے تھے۔ پس ان پر رات جب لمبی ہو جاتی حتیٰ کہ دونوں میں سے ایک دوسرے سے ملتا دوستی کے ساتھ اور مہربانی کے ساتھ اور پوچھتا کہ تم میرے بعد کیسے رہے؟ کہتے ہیں کہ عام لوگوں کی یہ حالت تھی کہ تین راتیں نہیں گذرتی تھیں کہ اس کو اپنے مسلمان بھائی کے حال کا علم نہ ہو اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کرواتے۔ رات طویل ہو جاتی تھی ان میں سے ایک پر حتیٰ کہ صبح ہو جاتی اور وہ باہم ملتے تھے محبت اور شفقت کے ساتھ اور عام لوگ ایسے تھے کہ ان پر تین راتیں گذر جاتیں اور وہ اپنے مسلمان بھائی کے حال کو نہیں جانتا ہوتا تھا۔

۹۰۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابی بکر نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو دارمی نے وہ کہتے ہیں اصحاب رسول میں سے دو آدمی جب باہم ملتے تھے اور ایک دوسرے سے جدا ہونا چاہتے تو دو میں سے ایک سورۂ والعصر ان الانسان لفی خسر پڑھتا۔ اس کے بعد ایک دوسرے پر سلام کرتا یا کہتا تھا کہ اپنے ساتھ سلام کرتا اس کے بعد جدا ہوتے تھے۔

اور اس کو اس کے ماسواء نے روایت کیا ہے حماد سے اس نے ثابت سے اس نے عتبہ بن غافر سے وہ کہتے ہیں کہ دو آدمی ایسے ہوتے ہیں۔ پھر اس نے بھی مذکورہ بات نقل کی ہے۔

بھائی کی دعا بھائی کے حق میں قبول ہوتی ہے:

۹۰۵۸:...... ہمیں خبر دی ابومحمد سکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو عباس ترقفی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو حیوۃ نے ان کو ابومحمد شرحبیل بن شریک مغافری نے اس نے سنا ابوعبدالرحمٰن حبلی سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی صنابحی نے اس سے سنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے بے شک بھائی کی دعا بھائی کے لئے قبول ہوتی ہے۔

۹۰۵۹:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عاصم بن عبیداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن عبداللہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے والد سے کہ عمر بن خطاب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت طلب کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بھائی ہمیں بھی اپنی دعا میں شریک کرنا اور اپنی دعا میں ہمیں نہ بھولنا۔ میں نے اس کو اپنی کتاب میں اسی طرح مقید پایا ہے۔

۹۰۶۰:...... ہمیں حدیث بیان کی ابومنصور ظفر بن محمد علوی نے بطور املا کے اور ابوالحسین بن فضل قطان نے بطور قرأت کے۔ دونوں نے کہا کہ انکو خبر دی علی بن عبدالرحمٰن بن ماتی نے کوفے میں ان کو ابن ابی غرزہ نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوایاس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے تیس مسلمان بھائیوں کے لئے مسجد میں دعا کرتا ہوں باقاعدہ ان کے اور ان کے باپوں کے نام لے لے کر۔

۹۰۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو عبدالملک بن ابی سلیمان نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو صفوان بن عبداللہ بن صفوان نے اور ان کے تحت درداء نے وہ کہتے ہیں کہ میں شام میں آیا اور میں حضرت ابودرداء کے پاس پہنچا اور میں ان سے پہلے نہیں مل چکا تھا لہٰذا میں ام درداء سے ملا۔ انہوں نے فرمایا کیا اب اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی ہاں تو انہوں نے برملا ہمارے لئے جنت کی دعا کرنا شروع کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے

(۹۰۵۴)......(۱) فی ن: (کثیر)

کہ مسلمان کی دعا غائبانہ اس کے بھائی کے حق میں قبول ہوتی ہے۔اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے دعا کرنے والا جو بھی خیر کی دعا کرتا ہے فرشتہ آمین کہتا ہے۔میں بازار کی طرف نکل گیا وہاں پر میری ملاقات حضرت ابو درداء سے ہوگئی۔انہوں نے بھی مجھے ایسا ہی کہا۔اس کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

نیک لوگوں کی صحبت:

۹۰۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو عبدالملک بن عبدالحمید نے ان کو روح نے ان کو بسطام بن مسلم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ بن مرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ اس نے روایت کی اپنے والد سے یا لقمان سے کہ اس نے کہا اے بیٹے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھا کیجئے۔بے شک تو ان کی صحبت میں بیٹھنے سے عنقریب خیر کو پالے گا اور شاید کہ اس کے آخر میں یہ ہو کہ ان پر رحمت نازل ہوئی اور تو بھی ان میں موجود ہوا تو ان کے ساتھ تمہارے اوپر بھی رحمت نازل ہوگی۔

۹۰۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے۔ان کو عباس بن ولید نے ان کو خبر دی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابن جابر سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ہمارے بعض شیوخ نے وہ کہتے ہیں کہ ابو درداء نے کہا کہ تم لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہو گے جب تک تم اپنے بھلے لوگوں سے محبت کرتے رہو گے اور جب تک تم حق کو پہچانتے رہو گے جو تمہارے بارے میں کہا گیا ہے۔بے شک وہ سمجھنے والا اور اس پر عمل کرنے والے جیسا ہوتا ہے۔

۹۰۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو حلف بن تمیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے تھے میں نے اپنے دل کو مکے اور مدینے میں اصلاح پذیر پایا ہے۔مسافر لوگوں کے ساتھ جو اصحاب گھر وعبانہ ہیں۔(یہ فقرہ اصل کے اندر بھی غیر واضح ہے)۔

ہزار دوست سے ایک دشمن زیادہ ہوتا ہے:

۹۰۶۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے ماموں ابوعوانہ نے ان کو عمران بن بکار نے ان کو ابوالیمان نے ان کو عباس بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ وھب بن منبہ نے کہا کہ کثرت کے ساتھ بھائی بنائیے جس قدر استطاعت ہو کیونکہ اگر تم ان سے مستغنی رہو گے تو وہ تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے اور اگر تم ان کی طرف محتاج ہوئے یعنی تمہیں ان کی ضرورت پڑی تو تمہیں وہ فائدہ دیں گے۔

۹۰۶۶:......کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے ماموں نے ہمیں خبر دی ابوخطاب نے ان کو خالد بن خراش نے ان کو علی بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالکریم سے اس نے سنا حسن سے وہ کہتے ہیں کہ ہزار بندے کی دوستی مت خرید کیجئے ایک بندے کی عداوت کے بدلے میں۔

۹۰۶۷:......ہمیں شعر سنائے ابوزکریا بن ابی اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے قاضی ابوبکر بن کامل نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے عبداللہ بن ابراہیم نحوی نے جو کہ خلیل بن احمد کے ہیں،جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس قدر طاقت رکھتے کثرت کے ساتھ بھائی بناؤ۔بے شک وہ پیٹ ہیں جس وقت تو ان کو تو وہ پیٹھ ہیں عقلمند کے لئے ہزار دوست بھی زیادہ نہیں ہیں بے شک دشمن ایک بھی ہو تو کثیر ہوتا ہے۔

۹۰۶۸:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن قاضی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین بن یعقوب بن مقری نے بغداد میں ان کو ابوالعباس احمد بن یحییٰ ثعلب

(۹۰۶۴)......(۱) غیر واضح فی الأصل

نے ان کو عبداللہ بن شبیث نے وہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا کہ دوستوں کی ملاقات فکر وغم کو مٹاتی ہے۔

۹۰۶۹:......اور ہمیں شعر سنائے لذات میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے عقلمند کے ساتھ باتیں کرنے کے اور ہم تو ان کو قلیل سمجھتے ہیں مگر قلیل ہونے کے باوجود زیادہ معزز ہیں۔

محبت کی علامات:

۹۰۷۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوعبداللہ زبیر بن عبدالواحد نے ان کو احمد بن علی مدائنی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم کباش نے ان کو اسد بن سعید نے انہوں نے سنا ابی عثمان سعید بن اسماعیل واعظ سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیزیں محبت کی اللہ کی علامت میں سے ہیں۔ چیز خرچ کرنا خالص دوستی کے لئے۔ اپنے ارادے کو بھائی کے ارادے کے لئے منسوخ کر دینا نفس کی سخاوت کرنے کے لئے اور عقد محبت کو ٹھیک رکھنے کے لئے اس کی پسند اور ناپسند میں شریک رہنا۔ یہ کلام ہم نے ذوالنون مصری سے بھی روایت کیا ہے۔

۹۰۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن محمد بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو جعفر احمد بن حسین بن نصر حزاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے انکو لیث بن ابوسلیم نے ان کو محمد بن طارق نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مصاحبت کی تھی مکے سے مدینے تک جب میں نے ان سے نہیں سنا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں سوائے اس حدیث کے بے شک مؤمن کی مثال کھجور جیسی ہے اگر تم ان کے ساتھ ساتھ رہو تو تمہیں نفع دے گا اور اگر تم اس سے مشورہ کرو گے تو بھی تمہیں فائدہ دے گا اور اگر تم اس کے پاس بیٹھو گے تو بھی تمہیں نفع دے گا اس کی ہر حالت ہی فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اسی طرح ہے کھجور کی بھی مثال کہ اس کی بھی ہر حالت نفع ہی نفع ہے۔

بہتر دوست کون؟:

۹۰۷۳:......اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے لیث سے انہوں نے یہ حدیث سنی مجاہد سے وہ اس کو ابن عمر سے بیان کرتے تھے۔ لیکن مجھے خبر دی محمد بن طارق نے کہ وہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے۔

۹۰۷۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو عبداللہ بن ادریس نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ بات ہوتی کہ مؤمن کو اس کے بھائی سے کوئی چیز (تکلیف دہ) نہ پہنچتی تو بھی اس کا اس سے حیا کرنا اس کو معاصی سے روک دیتا ہے۔

۹۰۷۵:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے علی بن مدینی نے ان کو ولید بن مسلم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ تیرا وہ بھائی جو جب بھی تجھے ملے تجھے اللہ کے احکام کا حصہ تجھے یاد دلائے وہ دوست تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ جب بھی تجھے ملے تیرے ہاتھ میں پیسے رکھ دے۔

۹۰۷۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر فشاط نے ان کو ابوالحسن محمد بن اسماعیل علوی نے اس سے سنا جعفر بن محمد بن نصر سے وہ کہتے ہیں کہ جاہل آدمی کا لطف ومہربانی تجھے آخر میں غرور اور دھوکہ دیتا ہے اور عالم کی ڈانٹ انجام کے اعتبار سے خوشی دے گی تجھے۔

۹۰۷۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابومحمد نے ان کو احمد بن دعلج نے ان کو ابراہیم بن ابی طالب نے ان کو اسحٰق بن

(۹۰۷۲)......(۱) فی ب : (أبی سلیمان) وفی ن : (سلیم)

(۹۰۷۶)......أبوبکر المشاط هو محمد بن إبراهیم الفارسی

راھویہ نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو صفوان بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی از ہر بن عبداللہ حراری نے ان کو عبداللہ بن بسر نے وہ کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ جب تم کچھ لوگوں میں بیٹھے جن میں بیس آدمی ہوں اس سے کم یا زیادہ، پھر آپ ان کے چہروں کو سوچیں تو تم دیکھو گے ان میں کسی ایک کو بھی جو اللہ سے ڈرتا ہے تو جان لیجئے کہ معاملہ بہت باریک ہے۔

۹۰۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو صفوان بن عمرو نے ان کو ازھر بن عبداللہ حراری نے اس نے سنا عبداللہ بن بر صاحب نبی سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سنتے تھے کہ کہا جاتا تھا کہ جب بیس آدمی جمع ہو جائیں اس سے کم یا زیادہ بس ان میں ایک بھی ایسا نہ ہو جو اللہ سے ڈرتا ہو تو معاملہ کوتاہی کا شکار ہوتا ہے۔

حقیقی دوست وہ ہے جس کو دیکھ کر ہی نصیحت حاصل ہو:

۹۰۷۹:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا منصور بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یعقوب بن اسحاق بن محمود سے اس نے احمد بن مخلد قرشی سے اس نے احمد بن ابوالحواری سے ان کو ابوسلیمان نے وہ کہتے ہیں۔ سو اس کے لئے نہیں کہ تیرا بھائی وہ ہے۔ جس کو دیکھتے ہی تجھے نصیحت آ جائے اس کے کلام کرنے سے پہلے۔ البتہ تحقیق میں اپنے بھائیوں میں سے بھائی کو دیکھتا تھا عراق میں اس کو دیکھنے پر میں ایک ماہ تک عمل کرتا رہتا تھا۔

۹۰۸۰:......میں نے سنا استاد ابوعلی دقاق سے وہ کہتے ہیں جس شخص کی نگاہیں تمہیں نصیحت نہیں کر سکتیں اس کے الفاظ بھی تجھے نصیحت نہیں دے سکتے۔

۹۰۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے دادا سے وہ کہتے تھے جس شخص کی روایت تجھے ہدایت نہیں دے سکتی جان لے کہ وہ غیر مہذب ہے۔

۹۰۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبیداللہ بن احمد بن حمدان زاہد نے ان کو ابوبکر بن انباری نے ان کو احمد بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابن اعرابی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ حیا کو زندہ کرو اس شخص کی ہمنشینی کے ساتھ جس سے حیا کی جاتی ہے۔

۹۰۸۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن محمد بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بجمی بصری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ اس سے کسی آدمی نے پوچھا کہ اے ابومحمد آپ مجھے کس کی مجلس میں بیٹھنے کی نصیحت کریں گے؟ فرمایا کہ اس شخص کے پاس جس کے اعضاء تم سے کلام کریں۔ نہ اس کی صحبت میں جس کی زبان تم سے کلام کرے۔ (مراد ہے قول کے نہیں بلکہ عمل کے بندے کی صحبت میں بیٹھا)۔

۹۰۸۴:......کہا ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے میرے ماموں نے یعنی ابوعوانہ نے ان کو موسیٰ بن ابوعوف نے ان کو یعقوب بن کعب نے ان کو مخلد بن ہشام نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ ہمیشہ خیر پر رکھیں گے جب تک فرق رکھیں گے (یعنی نیکی اور بدی میں، نیک اور بد میں) جب سب برابر ہو جائیں گے بس یہی وقت ہوگا ان کی ہلاکت کا۔

(۹۰۷۷)......(۱) فی ن : (زف) (۹۰۷۸)......(۲) فی ن : (حفص)

(۹۰۷۹)......(۳) فی ن : (خالد القرنی) (۹۰۸۲)......(۱) فی ن : (عبد)

ایمان کا باسٹھواں شعبہ

سلام کا جواب دینا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یاایھا الذین اٰمنوا لاتدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم حتیٰ تستاً نسوا وتسلموا علیٰ اھلھا.

اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہو بلکہ پہلے اجازت لے لو اور سلام کرلو اس گھر والوں پر۔

اس آیت سے یہ واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سلام کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ سلام کرنا افضل ہے جواب دینے سے۔

نیز ارشاد فرمایا:

اذا دخلتم بیوتاً فسلموا علیٰ انفسکم.

جب تم لوگ گھروں میں داخل ہو تو گھر والوں پر سلام کہو۔

مطلب ہے کہ بعض تمہارا بعض کو سلام کرے۔

اس لئے کہ:

تحیة من عنداللّٰہ مبارکة طیبة

یہ سلام ہے اور تحفہ ہے اللہ کی طرف سے پاکیزہ اور مبارک۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص سلام کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے آداب پر اور اس کی دی ہوئی تعلیم پر عمل کرتا ہے۔ اور اپنے مسلمان بھائیوں پر سلام کر کے ان کو سلامتی کے تحفے کی دعا دیتا ہے۔ جس کا اللہ نے اس کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ان کو سلام کیا کرے اور تحفہ دیا کرے۔

اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے سلام کے جواب کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

واذا حییتم بتحیة فحیوا باحسن منھا اوردوھا.

جس وقت تم لوگوں کو سلام کیا جائے تو تم لوگ اسلام سے بہتر سلام کیا کرو جواب کے طور پر۔ یا اسی طرح جواب دے دیا کرو۔

اس آیت میں باری تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ سلام کا جواب دینے والا سلام کرنے والے کے سلام سے احسن جواب دے ورنہ کم از کم اسی کے سلام کو تو لوٹا دے یعنی ویسا ہی جواب دے دے اور ہم یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ سلام تحفہ ہے۔ لہٰذا یہ بات صحیح ہے اور مناسب ہے کہ جس پر سلام کیا جائے اس پر سلام ہے کہ وہ مسلمان کو اس کے سلام سے بہتر جواب دے۔

یا اسی کی مثل جواب دے لہٰذا وہ ایسے ہوگا جیسے اس نے اس کے سلام کو اس پر واپس کر دیا۔

قرآن مجید میں جواب کے لئے لفظ ردوا ھا آیا ہے۔ جو کہ رد سے بنا ہے اور رد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ بھی سلام کرنے والے کو پلٹ کر اسی کی دعا کی مثل دعا دے دے لہٰذا وہ ایسے ہوگا جیسے اس نے اس کے سلام کے تحفے کے بدلے میں سلام کا تحفہ دے دیا۔

اور جواب دینے والا یوں کہے وعلیکم السلام۔ یا اس پر یہ اضافہ کرے ورحمۃ اللہ اگر سلام کرنے والے نے یوں کہا ہو السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو جواب دینے والا یوں کہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہی سلام کی حد ہے اور انتہاء ہے اور شریعت میں یہی اس کا جواب ہے۔

فرمایا کہ سلام کا جواب دینا فرض ہے اگرچہ سلام کی ابتداء اور پہل کرنا تحفہ ہے اور نیکی ہے کیونکہ سلام کرنے میں اصل حکمت یہ ہے کہ وہ ایک

امان کا کلام ہے جو کہ دوسرے کے لئے سلامتی کی دعا بھی ہے۔ گویا کہ سلام کرنے والا سلام کر کے دوسرے کو یہ باور کراتا ہے اپنی طرف سے کہ وہ اس کے ساتھ شر کا اور برائی کا ارادہ نہیں رکھتا اور نہ ہی توہین کرنے کا۔ (جب سلام کرنے کا یہ مطلب ہے تو) اس کا حکم دونوں کے لئے مختلف نہیں ہے بلکہ دونوں امن و امان والے ہیں۔ ایک دوسرے سے امان پانے والے ہیں تو واجب ہے کہ دوسرا بھی اس سے امان میں ہو لہٰذا یہ جائز نہیں ہے کہ جب ایک سلام کرے دوسرے پر کہ وہ اس کے جواب سے خاموش رہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جیسے اس نے جواب نہ دے کر اس کو خوفزدہ کیا ہے اور اپنی طرف سے شر اور برائی کا اس کو وہم ڈالا ہے۔ اس لئے کہ جواب دینا ضروری ہے۔

راستے سے گزرنے والوں کو سلام کرنا:

۹۰۸۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوقلابہ نے ان کو ابوعجاز نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی زہیر بن محمد نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو حسن بن حفص نے ان کو ہشام بن سعید نے دونوں نے زید بن اسلم سے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابوسعید نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ تم لوگ اپنے آپ کو راستوں پر بیٹھنے سے اور اگر تم لوگ لازمی طور پر بیٹھنا چاہتے ہو تو راستے کی رہنمائی کیا کرو اور مظلوم کی مدد کیا کرو اور سلام کا جواب دیا کرو اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرو۔ اس کو بخاری نے صحیح میں نقل کیا ہے عبداللہ بن محمد نے ابوعامر سے اس نے زہیر سے جیسے ذیل میں ہے۔

۹۰۸۶:......ہمیں خبر دی محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو موسیٰ بن مسعود نے ان کو زہیر نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ تم لوگ اپنے آپ کو راستوں پر بیٹھنے سے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم لوگوں کے لئے مجالس میں بیٹھنے سے تو چارہ نہیں ہے ہم ان میں بیٹھ کر باہم باتیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تم لوگ انکار کر رہے ہو رکنے سے اور مجالس میں لازمی بیٹھنا ہی ہے تو پھر راستے کا حق ادا کیا کرو۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نگاہیں نیچی رکھنا اور تکلیف نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا (اچھے کاموں کی تلقین کرنا اور برے کاموں سے روکنا)۔

۹۰۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے اور ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو اس نے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل۔ سوائے اس کے کہ اس نے یوں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے ابن ابی فدیک سے اس نے ہشام بن سعد سے جیسے مندرجہ ذیل روایت ہے۔

۹۰۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ احمد حافظ نے اور ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو ابوہمام دلال نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطا بن سیار نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راستے پر نہ بیٹھا کرو۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے لئے تو مجالس کے سوا چارہ نہیں ہے۔ ہم ان میں تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جب مجالس میں لازمی بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو پھر تم راستے کو اس کا حق دیا کرو۔ ہم لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا نگاہ نیچی رکھنا۔ گذرنے والوں سے تکلیف کو روکنا یعنی تکلیف نہ دینا۔ سلام کا جواب دینا۔ اچھے کام کرنے کے لئے کہنا برے کاموں سے روکنا۔

(۹۰۸۷)......اخرجه مسلم (۱۷۰۴/۴)

۹۰۸۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد مقری نے ان کو ابن الحمامی نے ان کو اسماعیل بن علی خطمی نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق حرب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عفان بن مسلم نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عثمان بن حکیم نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے وہ کہتے ہیں کہا ابوطلحہ نے کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ہوا تمہیں کہ اونچی جگہ اور دشوار گذار راستوں پر بیٹھتے ہو؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم لوگ آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا کہ مجالس کا حق بھی ادا کیا کرو۔ ہم نے کہا کہ ان کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ سلام کا جواب دینا۔

پانچ چیزیں مسلمان بھائی کا حق ہیں:

۹۰۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۹۰۹۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن یحیٰی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ابن مسیب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ چیزیں مسلمان پر اس کے بھائی کے لئے ضروری ہیں۔ سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کا جواب دینا، بیمار پرسی کرنا، جنازے کے ساتھ چلنا، دعوت اور بلاوے پر جانا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن حمید سے اس نے عبدالرزاق سے۔

۹۰۹۲:.....محمد بن یحیٰی نے کہا ان کو خبر دی عبدالرزاق نے جب اس کو انہوں نے مسند بیان کیا اور معمر اس حدیث کو کثرت کے ساتھ مرسل بیان کرتے تھے۔

۹۰۹۳:.....ہمیں اس کلام کے ساتھ خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے ابوالولید فقیہ نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو محمد بن یحیٰی نے پھر مذکورہ حدیث کو اس نے ذکر کیا ہے۔

تین راتوں سے زیادہ ترک تعلق:

۹۰۹۳:.....مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہیب ابن جریر نے ان کو شعبہ نے اور حماد بن زید نے یزید رشک سے اس نے معاذہ سے اس نے ہشام بن عامر سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ تین راتوں سے زیادہ اپنے بھائی سے ترک تعلق کرے۔ بے شک وہ دونوں حق سے اعراض کرنے والے ہوں گے جب کہ وہ انقطاع تعلق پر قائم رہیں گے۔ بے شک ان دونوں میں سے زیادہ بہتر صلح کے لئے وہ ہوگا جو دونوں میں سے اس کام کے لئے سبقت کرے گا اور یہی عمل اس کے لئے کفارہ ہوگا اور اگر ایک دوسرے پر سلام کرے اور دوسرا جواب نہ دے اس کا سلام قبول نہیں ہوگا اور فرشتے اس کو سلام کا جواب دیں گے۔ اگر دونوں تعلقات کے انقطاع کی حالت میں مر گئے تو دونوں جنت میں نہیں جائیں گے ہمیشہ کے لئے۔

بہتر طریقہ پر سلام کا جواب:

۹۰۹۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابی یاس نے ان کو

(۹۰۸۹).....(۱) فی ن : (الخصبی) (۹۰۹۱).....أخرجه مسلم (۱۷۰۴/۴)

مبارک بن فضالہ نے حسن سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ فحیوا باحسن منھا ۔ کہ سلام کا جواب اس سے بہتر طریقے پر دو۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے جب تم پر تمہارا بھائی مسلمان سلام کرے اور یوں کہے السلام علیکم تو تم اس کو یوں کہو السلام علیک ورحمۃ اللہ یا کم از کم اسی لفظ کو دہرادو۔ یعنی اگر السلام علیکم ورحمۃ اللہ نہیں کہہ سکتے تو وہی الفاظ کہہ دو جو اس نے کہے ہیں۔ السلام علیکم۔ جیسے اس نے سلام کیا اور صرف یوں نہ کہو کہ وعلیک۔

۹۰۹۵:...... ہمیں خبر دی ابو احمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک بن ابوجعفر عبادی نے۔ بے شک انہوں نے کہا میں حضرت عبداللہ بن عمر کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا اور ابن عمر ایسے تھے کہ جب ان پر کوئی سلام کرتا تھا تو وہ اس کو اس طرح جواب دیتے تھے جیسے اس نے سلام کیا ہوتا تھا۔ کہتے تھے السلام علیکم تو عبداللہ یہ کہتے السلام علیکم۔

۹۰۹۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابی اسحاق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی سعید بن ابی ایوب نے زہری بن معبد سے اس نے عروہ بن زبیر سے کہ ایک آدمی نے اس پر سلام کیا اور یوں کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو عروہ نے کہا کہ اس نے تو ہمارے لئے کوئی فضیلت ہی نہیں چھوڑی بے شک سلام پورا ہو جاتا ہے وبرکاتہ تک۔

۹۰۹۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علاء بن محمد بن ابی سعید ناطقی نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہیثم نے ان کو عمر بن ابوزائدہ نے ان وک عبداللہ بن ابوالنصر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک میں البتہ دیکھتا ہوں کہ خط کا جواب بھی اسی طرح ضروری ہے جیسے میں سمجھتا ہوں کہ سلام کا حق ہے۔

فصل:...... اہل کتاب کے سلام کا جواب دینا

۹۰۹۸:...... ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل مؤملی نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم نے ان کو مسروق نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ یہودیوں میں لوگ تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور کہتے تھے تمہارے اوپر سام ہو (مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ تم پر ہلاکت ہو، تم پر موت آئے) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں کہہ دیتے وعلیکم۔ مسروق کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو سمجھ گئیں اور ان کو برا بھلا کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رک جایئے اے عائشہ بے شک اللہ تعالیٰ نہ ہی فحش اور گالی کو پسند کرتے ہیں اور نہ ہی زبردستی کسی کو گالیاں دینے اور اجڈ ہونے کو۔ سیدہ نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ ایسے ایسے کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ان کے بارے میں یہ آیت وارد نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی ہے:

واذا جاؤک حیوک بمالم یحیک به اللّٰه الخ

جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کے اوپر ایسا سلام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر نہیں کیا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے اس نے یعلی بن عبید سے۔

۹۰۹۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ مشرکین کی ایک جماعت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے کی اجازت چاہی جب آئے تو انہوں نے کہا السام علیکم یا ابا القاسم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا وعلیکم۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ بل علیکم السام و اللعنة ۔

بلکہ تم لوگوں پر موت ہو اور لعنت ہو۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کرتے ہوئے فرمایا۔ رک جائیے اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں رفق اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کیا آپ نے سنا نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ تو کہہ رہے ہیں تم پر ہلاکت ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے کہہ دیا ہے وعلیکم (کہ تم پر ہو)۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث سفیان بن عیینہ سے۔

۹۱۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن حسن حبری نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے کہ یہود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے۔ السام علیک۔ تم پر ہلاک ہو۔ مگر یہودی دل میں یہ سوچتے تھے کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں ہمیں اس پر اللہ تعالیٰ عذاب کیوں نہیں دیتے؟ اس بات پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

و اذا جاؤک حیوک بمالم یحیک به اللّٰه الخ.

جب وہ تیرے پاس آتے ہیں اور سلام کرتے ہیں ان الفاظ کے ساتھ جن کے ساتھ اللہ نے تمہیں سلام نہیں نے کیا۔

۹۱۰۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن جریج نے ان کو ابوالزبیر سے اس نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ یہودیوں میں سے کچھ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یوں سلام کیا۔ السام علیک یا ابا القاسم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وعلیکم۔ فرمایا کہ ہم ان کے خلاف جواب دیتے ہیں وہ ہمارے خلاف جواب نہیں دیتے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ہارون بن عبداللہ سے اور حجاج بن شاعر سے اس نے حجاج بن محمد سے۔

۹۱۰۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے ان کو عبداللہ بن ابی بکر نے وہ کہتے ہیں کہ کسی نے سنا انس سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل کتاب تم پر سلام کریں تو ان کو جواب میں کہو وعلیکم۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عثمان بن ابی شیبہ نے اس نے ہشیم سے۔

فصل:...... جس شخص کو کوئی سلام کرے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو

۹۱۰۳:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابراہیم بن صالح نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو زید بن اسلم نے منیٰ میں وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنی عمرو بن عوف کی طرف گئے قباء میں تاکہ اس میں آپ نماز پڑھیں۔ لہٰذا بعض انصاری لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ ان کو کیسے جواب دیتے تھے جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر دیتے تھے۔ سفیان نے کہا کہ میں نے ایک آدمی سے کہا کہ آپ نے یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنی تھی؟ اس نے کہا اے ابواسامہ کیا آپ

(۹۱۰۱)......(۱) فی أ: (الحران)

نے اس کو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے ان سے کلام کیا تھا اور انہوں نے مجھ سے کلام کیا تھا اور زید نے نہیں کہا کہ میں نے اس سے سنا تھا۔

۹۱۰۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابی بکر بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن الشیخ نے ان کو نائل صاحب قباء نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو صہیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گذرا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے مجھے اشارے سے جواب دیا کہ لیث نے میں نے اس کو گمان کیا ہے کہ یوں کہا تھا کہ انگلی سے اشارہ کیا تھا۔

۹۱۰۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن المعروف مہرجانی نے وہاں پر ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن حسن صوفی نے ان کو علی بن جعفر نے ان کو حماد نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نماز میں سلام کا جواب دینے کے بارے میں۔ فرمایا کہ اپنے سر کے ساتھ اشارہ کردے یا اپنی انگلی سے اشارہ کردے۔

فصل

فرماتے ہیں کہ اس قول کے قائل کا مطلب کہ السلام علیکم یہ ہے کہ اللہ تمہارے اوپر سلامتی کا فیصلہ کرے ان امور سے سلامتی جنہیں تم ناپسند کرتے ہو۔ لفظ سلام اور سلامۃ ایسے ہے جیسے مقام اور مقامۃ، ملام اور ملامۃ۔ سو اس کے نہیں کہ علیکم کہا گیا ہے لکم نہیں۔ کیونکہ مراد قضاء اور فیصلہ ہے اور بندے کے لئے خیر کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہوتا ہے، کیونکہ وہ فیصلہ اس کو پالیتا ہے خواہ وہ اس کا ارادہ کرے یا نہ کرے اس حال میں بھی پالیتا ہے اس کو حالانکہ وہ اس کو جانتا بھی نہیں ہوتا۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کا معنی ہے کہ اسم سلام تمہارے اوپر ہو۔ یعنی اللہ کا نام تمہارے اوپر ہو۔ یعنی تمہارے اندر برکت ہو اور تمہارے لئے یمن اور سعادت ہو جیسے اس میں ہوتی ہے جس میں بسم اللہ مذکور ہوتی ہے۔

فصل:......مکافات عمل (جیسی کرنی ویسی بھرنی)

۹۱۰۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو ابوشہاب نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک مہاجرین میں سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ہم نے ان سے زیادہ بہتر غمخواری کرنے والا باوجود قلت کے کوئی نہیں دیکھا اور ان سے کثیر میں زیادہ بہتر خرچ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ انہوں نے تو ہماری محنت وشفقت بھی خود سنبھال لی ہے اور حکمرانوں نے ہمیں معاوضے میں شریک رکھا ہے۔ ہمیں تو اس بات کا ڈر لگنے لگا ہے کہ کہیں سارے کا سارا اجر ہی وہ نہ لے جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہرحال جو تم لوگ ان پر دعا دے رہے ہو اور جو ان کی تعریف کررہے ہو یہ مکافات ہے اور بدلہ۔ یا کہا تھا کہ مکافات کے مشابہ ہے۔

۹۱۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ہشام بن علی نے اور محمد بن ایوب نے دونوں نے کہا کہ ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے وہ ابوسلمہ سے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو انس نے کہ بے شک مہاجرین نے کہا یا رسول اللہ انصار تو پورا پورا اجر ہی لے گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں جو کچھ تم ان کے لئے دعا دی ہے اور ان کی تعریف کی ہے۔ یہ الفاظ ہیں حدیث ابن عوانہ کے اور ابن عبداللہ نے زیادہ کیا ہے اپنی روایت میں لفظ علیہم کا۔

۹۱۰۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو علی بن فضل خزاعی نے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو بشر بن فضل نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے اس کو میرے قوم کے ایک آدمی نے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

کوئی عطیہ دے اور اس کو پالے اس کو چاہئے کہ اس کا بدلہ دے دے اور جو شخص بدلہ کے طور پر دینے کے لئے کوئی چیز نہ رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ وہ اس کی تعریف کرے۔ اس نے اس کی تعریف کی اس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور جس نے اس کو چھپایا اس نے ناشکری کی۔ اس کی مشابہت کرنے والا جس کو کچھ نہیں دیا گیا جھوٹ کا لباس پہننے والا جیسا ہوتا ہے۔

۹۱۰۹:......فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے علی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحیٰی بن اسحاق نے ان کو یحیٰی بن ایوب نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے شرحبیل انصاری سے اس نے جابر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل۔ علی نے کہا۔ مگر یہ کہ اس آدمی کا نام لیا جس کا نام بشر نے نہیں لیا تھا۔ وہ ہے شرحبیل بن سعد انصاری جن کی کنیت ابوسعید ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن عیاش نے اس نے عمارہ بن غزیہ نے اس نے ابوالزبیر سے اس نے جابر سے اور اس نے اس میں غلطی کی ہے۔

اچھائی کا بدلہ ضرور دیا جائے:

۹۱۱۰:......ہمیں خبر دی ابواسامہ محمد بن احمد بن محمد بن قاسم ہروی مقری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن زکریا نیشاپوری نے مصر میں ان کو ابوصالح قاسم بن لیث بن مسرور نے ان کو معافی بن سلیمان نے ان کو فلیح بن سلیمان نے ان کو سعید بن حارث نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھانے کی دعوت دی گئی اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ کی ایک جماعت بھی تھی۔ کہتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اپنے بھائی کی تائید کردو۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے کہا کہ کس چیز کے ساتھ؟ فرمایا کہ برکت کی دعا دو اور اس کو ہم نے اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، جس کے ساتھ خیر اور نیکی کی جائے اس کو چاہئے کہ وہ اس کا بدلہ بھی ادا کرے اور جو اس پر قادر نہ ہو وہ اسی نیکی پر اس کی تعریف کرے اور جو شخص ایسا بھی نہ کرسکے اس نے ناشکری کی اور جو شخص جھوٹی تعریف کرے بلاوجہ وہ جھوٹ کا لباس پہننے والا ہے۔

۹۱۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار اصفہانی نے ان کو ابوسعد عمران بن عبدالرحیم اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن حمید طویل نے ان کو صالح بن ابوالاخضر نے زہری سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے ساتھ کوئی اچھائی کی جائے اس کو چاہئے کہ وہ اس کا بدلہ ضرور دے اگر وہ اس پر قادر نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو نصیحت کرے جو اس کو نصیحت کرتا ہے وہ اس کا شکریہ ادا کرتا ہے، جو شخص زبردستی تعریف کرے اس چیز پر جو اس کو حاصل نہیں ہوئی وہ ایسے ہوتا ہے جیسے اس نے جھوٹ کا لباس پہنا ہے۔

۹۱۱۲:......ہمیں خبر دی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد ہروی نے ان کو محمد بن موسیٰ حلوائی نے ان کو زیاد بن یحیٰی نے ابوالخطاب نے ان کو مالک بن سعید نے ان کو صالح بن ابی الاخضر نے ان کو زہری نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے ساتھ نیکی اور اچھائی کرے اس کو چاہئے کہ وہ اس کو اس نیکی کا بدلہ ضرور دے اور بدلے کی استطاعت نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو نصیحت کرے۔ جس نے نیکی کرنے والے کو نصیحت کی اس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور جو شخص کسی ایسی چیز پر کسی کی تعریف کرے جو اس کو حاصل نہ ہوئی ہو وہ ایسے ہے جیسے اس نے جھوٹ کے دو کپڑے پہن لئے ہیں۔

(نوٹ)......ان روایات کا ایک مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کو چاہئے کہ وہ احسان کرنے والے کا نیکی سے تذکرہ کرے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ یہ مفہوم اس صورت میں ہوگا جب فلیذ کر کو ذکر سے مشتق مانا جائے۔ اگر تذکیر سے مشتق مانیں تو پھر وہی مفہوم ہوگا

(۹۱۱۰)......(۱) فی ن: (بکر)

أخرجه أبو داؤد (۳۸۵۳) بنحوه.

جو ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔

۹۱۱۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن احمد بن اسحاق طیبی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو محمد بن عبید انصاری نے اور ابراہیم بن حمید طویل نے ان کو صالح بن ابوالاخضر نے زہری سے اس نے عروہ سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ کوئی نیکی کرے اس کو چاہئے کہ وہ اس کا بدلہ ضرور دے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو اسے نصیحت کرے۔جس نے اپنے محسن کو نصیحت کی اس نے اس کا شکریہ ادا کرلیا اور بلاوجہ تعریف کرنے والا جھوٹ کا لبادہ اوڑھنے والے کی طرح ہے۔

۹۱۱۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر احمد بن عبدالرحمٰن صفار نے ان کو ابوعمرو بن عبید نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ انصاری نے ان کو صالح بن ابوالاخضر نے۔ پھر اس نے اسی روایت کو ذکر کیا ہے۔

۹۱۱۴:......مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو محمد بن عیسیٰ طرسوسی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ابوعوانہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے ان کو محمد بن عبدالوہاب عبدی نے (ح) وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے انکو شریح بن نعمان جوہری نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے اس کو ضرور دیا کرو جو تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پناہ مانگے اس کو پناہ دیا کرو اور جو شخص تمہارے ساتھ نیکی کرے اس کو ضرور بدلہ دیا کرو اگر تم اس کے لئے کچھ نہ پاؤ تو اس کے لئے دعا کر دو۔ یہاں تک کہ تم جان لو کہ بے شک تم نے اس کو اس کے احسان کا بدلہ دے دیا ہے اور جو شخص تم سے اللہ کے واسطے سے جوار اور پڑوس مانگے اس کو دے دو) یا مطلب ہے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو)۔

۹۱۱۵:......اور روایت کی ہے سائب بن عمر نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت ہے: جس کی طرف احسان یا نعمت منتقل کی جائے اس کو چاہئے کہ اس کا شکر ادا کرے۔

ہمیں اس کی خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو یحییٰ بن ابوسعید نے ان کو سائب بن عمر نے اس نے اسی کو ذکر کیا۔

۹۱۱۶:......کہا ابوعبید نے کہ ان کا تو یہ قول ازلق الیہ کا مطلب ہے **اسدت الیہ** اور **اصطنعت عندہ**۔

شکر گزار بندہ:

۹۱۱۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ربیع بن مسلم نے ان کو محمد بن زیاد نے اس نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا وہ لوگوں کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

۹۱۱۸:......اور ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابی عمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو محمد بن راشد ادیب اصفہانی نے ان کو ابوجہم ازرق بن علی نے ان کو حسان بن ابراہیم نے ان کو عبدالمنعم بن نعیم نے حریری سے ان کو ابوعثمان نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ اللہ کا شکر کرنے والا سب سے زیادہ شکر گزار ہوتا ہے لوگوں کے لئے۔

۹۱۱۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ خسرو گردی نے ان کو ابووکیع ابوبکر اسماعیل نے ان کو خبر دی محمد بن سری نے ان کو منصور بن مزاحم

نے ان کو ابو وکیع نے عبدالرحمٰن سے اس نے شعبی سے اس نے نعمان بن بشر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا جو شخص قلیل کا شکر نہیں کرتا وہ کثیر کا شکر بھی نہیں کرتا اور جو لوگوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی نہیں کرتا۔ اور اللہ کی نعمت کو بیان کرنا شکر کرنا ہے اور اس کو ترک کرنا ناشکری ہے اور جماعت رحمت ہے۔

۹۱۲۰:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسفاطی نے ان کو ابوالولید نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو عبداللہ بن شریک نے ان کو عبدالرحمٰن بن عدی نے ان کو اشعث بن قیس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں میں سے جو زیادہ اللہ کا شکر کرنے والا ہے وہ لوگوں کا بھی زیادہ شکر ادا کرتا ہے۔

حسن سلوک ایمان میں سے ہے:

۹۱۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو سعید بن عثمان تنوخی نے ان کو محمد بن ثمال صنعانی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبدالمؤمن بن یحییٰ بن ابی کثیر نے اپنے والد سے اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ ایک بڑھیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت خوش ہوتے تھے اور اس کا اکرام کرتے تھے۔ میں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر قربان آپ اس بڑھیا کے ساتھ خاص سلوک کرتے ہیں جو دوسروں کے ساتھ نہیں کرتے؟ فرمایا کہ یہ میری اہلیہ خدیجہ کے پاس آیا کرتی تھیں گویا کہ اس کی سہیلی ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ دوستی کا اکرام کرنا ایمان میں سے ہے۔

۹۱۲۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابوعاصم نے ان کو صالح بن رستم نے ان کو ابوملیکہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بڑھیا آئی، آپ نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتایا کہ میں جثامہ المزنیہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم حنانہ المزنیہ ہو۔ ہاں تم کیسی ہو؟ اور تم لوگوں کے حالات کیسے ہیں؟ اور ہمارے بعد آپ لوگ کیسے رہ رہے ہو؟ اس نے بتایا کہ ہم سب بخیریت ہیں میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان جائیں یا رسول اللہ۔ کہتی ہیں کہ جب وہ نکل کر چلی گئی تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس بڑھیا کا اتنا اچھا استقبال کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عائشہ یہ پرانی جاننے والی ہے۔ یہ ہم لوگوں کے پاس خدیجہ کے زمانے سے آتی تھی۔ بے شک حسن سلوک ایمان میں سے ہے۔ میں نے اس روایت کو ایسے ہی پایا ہے اور اس کے علاوہ دیگر نے کہا ہے حدیث میں جثامہ المزنیہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا بلکہ تم حنانہ المزنیہ ہو۔ میں نے اس روایت کو کتاب الایمان میں ہی نقل کیا ہے۔

۹۱۲۳:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفا ہروی نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق ابن فضل عطار مروزی نے ان کو سلم بن جنادہ نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آیا کرتی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عزت کرتے تھے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کون ہے؟ فرمایا کہ یہ ہم لوگوں کے پاس خدیجہ کے زمانے سے آیا کرتی ہے۔ بے شک حسن عہد ایمان میں سے ہے۔ میں نے اس روایت کو ایسی ہی پایا ہے اور یہ اسی اسناد کے ساتھ حدیث غریب ہے۔

۹۱۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع فکّی نے ان کو سفیان نے ان کو زہری نے ان کو محمد بن جبیر

(۹۱۲۲)......(۱) في ن : (ختانة) (۲)......في ن : (حنانة)

نے انکوان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مطعم زندہ ہوتے اور وہ مجھ سے ان قیدیوں کے بارے میں بات کرتے تو میں ان کو چھوڑ دیتا اسی کی وجہ سے۔ یعنی بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا تھا۔ سفیان نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اس کا ایک احسان تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تو عادت تھی کہ آپ لوگوں کوان کے احسانات کا بدلہ دیا کرتے تھے۔

۹۱۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اسحاق بن محمد سوسی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعمرو ہلال بن علاء بن ہلال رقہ نے رقب میں ان کو خبر دی ہے ابوطلحہ بن زید نے اوزاعی سے اس نے یحییٰ ابن کثیر سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوقتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ نجاشی کا وفد آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی خدمت کرنے کے لئے خود کھڑے ہو گئے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم کافی ہیں آپ کی طرف سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ معزز لوگ ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میں خود بھی ان کو بدلہ دوں اوران کا اکرام کروں۔ طلحہ بن زید اوزاعی اس کے ساتھ منفرد ہیں۔

بیوی کی ناشکری کرنا:

۹۱۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو عبداللہ بن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث حسوف میں۔ فرمایا کہ میں نے آگ دیکھی میں نے آج کے دن جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا اور زیادہ تر اس منظر والوں میں، میں نے عورتوں کو دیکھا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی کیا وجہ تھی؟ فرمایا کہ ان کی ناشکری کی وجہ سے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان فراموشی کرتی ہیں۔ اگر ایک زمانہ بھر ان کے ساتھ نیکی کرتے رہیں اس کے بعد اگر وہ تم سے ایک بار بھی کوئی ناگوار چیز دیکھ لے تو یوں کہہ دیتی ہے کہ میں نے تو تم میں کبھی کوئی اچھائی دیکھی ہی نہیں۔ اس کو بخاری ومسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے حدیث مالک سے۔

۹۱۲۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبدالاعلیٰ ابن حماد نے ان کو داؤد عطار نے ان کو ابن خثیم نے ان کو شہر نے ان کو اسماء بنت یزید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ عورتیں مسجد کے کونے میں بیٹھی تھیں۔ میں بھی ان میں تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز سنی یا کہا کہ شور سنا تو فرمایا اے عورتوں کی جماعت تم لوگ زیادہ تر جہنم کا ایندھن ہو۔ اسماء کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز لگائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے کی زیادہ حریص تھی۔ میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسا کیوں ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عورتوں کو کوئی چیز دی جاتی ہے تو اس کا شکر یہ ادا نہیں کرتی ہو اور جب تمہیں دینا روک دیا جائے تو تم شکایت کرتی ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ بچاؤ اپنے آپ کو محسنین کی ناشکری کرنے سے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) محسنوں کی ناشکری کیسے ہوتی ہے۔ فرمایا: ایک عورت مرد کے تحت ہوتی ہے اور اس کے لئے دو تین بچے جنتی ہے۔ پھر کہتی ہے میں نے تم سے کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

بخل پسندیدہ نہیں:

۹۱۲۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو خبر دی علی بن فضل بن محمد بن عقیل خزاعی نے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو اعمش نے ان کو عطیہ بن سعد نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ دو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کی قیمت ادا کرنے کے لئے رقم کا سوال کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اعانت

کردی۔ وہ وہاں سے چلے گئے۔ آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی اور اچھائی کی اور شکریہ ادا کیا اس نیکی پر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی جو انہوں نے کہی تھی۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیکن فلاں کو میں نے دس سے سو کے درمیان میں دیئے تھے۔ اس نے یہ بات نہیں بتائی۔ بے شک تمہارا ایک آدمی مجھ سے سوال کرتا ہے اور وہ اپنا سوال پورا کرا کر لے جاتا ہے۔ حالانکہ وہ اس کے لئے آگ ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہمیں وہ چیز کیوں دیتے ہیں جو آگ ہوتی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ مجھ سے مانگنے سے بھی تو باز نہیں آتے ہو اور اللہ تعالیٰ میرے لئے بخل کو بھی گوارا نہیں کرتا۔

۹۱۲۹:......وہ کہتے ہیں کہ کہا علی بن مدینی نے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو ابوبکر بن عیاش نے ان میں جو انہوں نے حدیث بیان کی ہے اعمش سے اس نے ابو صالح سے اس نے ابو سعید سے اور حدیث جریر میرے نزدیک وہی حدیث ہے۔

۹۱۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے احمد بن محمد عنبری نے ان کو عثمان بن سعد دارمی نے ان کو احمد بن یونس نے اور ان کو خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مہران دینوری نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو سعید نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے فلاں سے جو آپ کا تذکرہ کر رہا تھا اور آپ کی اچھائی کر رہا ہے اور کہہ رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رقم دی ہے۔ مگر فلاں آدمی یہ بات نہیں کہہ رہا تھا۔ حالانکہ اس نے ایک سو دس تک حاصل کئے ہیں۔ فرمایا کہ ان لوگوں میں سے ایک شخص میرے پاس اپنا سوال پورا کرا کر جاتا ہے اس مال کو بغل میں دبا کر لے جاتا ہے۔ کہا امام احمد نے یا اس کی مثل کہا فرمایا کہ حالانکہ نہیں ہوتا یہ مال مگر آگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کیوں ان کو یہ مال دیتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کیا کروں مجھ سے سوال کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ میرے لئے بغل کو پسند نہیں کرتا۔

۹۱۳۲:......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو علی بن فضل خزاعی نے ان کو ابو شعیب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے وہ کہتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ میں اس کو منکر سمجھتا ہوں ابو صالح کی حدیث سے اس لئے کہ وہ روایت کی گئی ہے عطیہ سے ایک چیز جو بعض حدیث کی طرف رجوع کرتی ہے۔

۹۱۳۲:......کہا علی نے کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو ابن ابو لیلیٰ نے ان کو عطیہ نے ان کو ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں شکر کرتا اللہ کا جو شخص نہیں شکر کرتا لوگوں کا۔

۹۱۳۳:......تحقیق روایت کی گئی ہے غیر قوی اسناد کے ساتھ اعمش سے اس نے ابو الزبیر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے اس نے عمر بن خطاب سے اس قصے میں اور وہ معجم اسماعیلی میں ہے۔ میں اس کو محفوظ نہیں سمجھتا اور میں نے اس کو نقل بھی نہیں کیا۔

سوکھی کھجور کا ہدیہ:

۹۱۳۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عباس دوری نے ان کو شاذان نے ان کو اسرائیل نے ان کو عمارہ بن زاذان نے ان کو ثابت نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ کوئی سائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے خشک کھجوریں دینے کو کہا۔ وہ اس سے ناخوش ہوا اور دوسرا سائل آیا۔ حضور صلی اللہ

(۹۱۳۰)......(۱) فی ن: العنوی)

علیہ وسلم نے اس کے لئے بھی سوکھی کھجوروں کا حکم دیا۔اس نے کہا سبحان اللہ! کھجوریں وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے۔(یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے) کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی سے کہا تم جاؤ ام سلمہ کے پاس اس کو کہو کہ وہ اس کو چالیس درہم دے دے جو اس کے پاس رکھے ہیں۔

۹۱۳۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو عبدالعزیز بن سری نے ان کو صالح مری نے ان کو حسن نے حضرت انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ ایک سائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھجوریں دیں اس آدمی نے کہا سبحان اللہ،اللہ کے نبیوں میں سے ایک نبی کھجوروں کا صدقہ کر رہا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کیا تو جانتا نہیں ہے کہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے۔چنانچہ اس کو دے دیا۔دوسرے نے کہا اس نے سوال کیا اس کو انہوں نے کچھ کھجوریں دیں۔اس نے کہا کھجوریں ہیں انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف سے یہ کھجوریں مجھ سے جدا نہیں ہوں گی میں جب تک باقی رہوں گا میں ہمیشہ ان کی برکت کی امید رکھوں گا۔کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے نیک سلوک کا حکم فرمایا۔کچھ عرصہ گذرا تھا کہ وہ شخص غنی ہوگیا۔

۹۱۳۶:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو جعفر بن احمد بن محمد بن صباح نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو عاصم بن سوید بن جاریہ انصاری سے قبا میں وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی یحییٰ بن سعید نے حضرت انس سے وہ کہتے ہیں کہ اسید بن حضیر نقیب اشہلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ بنوظفر کے اہل بیت کے بارے میں بات کرنا چاہتے تھے جن میں زیادہ تر عورتیں تھیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے کوئی چیز تقسیم کی تھی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تقسیم کر رہے تھے۔اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے اسید آپ نے ہمیں چھوڑ دیا تھا یعنی دیر کر دی یہاں تک کہ جو کچھ ہمارے ہاتھوں میں تھا وہ چلا گیا۔جب تم سنو کہ ہمارے پاس غلہ یا کھانے کا سامان آیا ہوا ہے تو اس وقت تم میرے پاس آجاؤ اور میرے سامنے اس گھر والوں کا تذکرہ کرنا۔پھر وہ رکے رہے اس کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیبر سے غلہ اور جوار اور کھجوریں وغیرہ کھانے کا سامان آ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میں تقسیم کیا۔پھر انصار میں بڑا حصہ تقسیم کیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مذکورہ اہل گھرانہ پر بھی تقسیم کیا اور بڑا حصہ عطا کیا۔لہٰذا حضرت اسید نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا جزاک اللہ یا رسول اللہ۔اللہ آپ کو جزا دے پاکیزہ ترین جزاء یا کہا تھا کہ بہترین جزا یا عاصم کو شک ہے۔اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تم لوگوں کو بھی اے انصار کی جماعت اللہ تعالیٰ جزا خیر دے یا کہا تھا کہ پاکیزہ ترین جزا دے۔میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم میں سے ہر ایک صابر ہے اور عفیف ہے۔تم لوگ عنقریب میرے بعد تقسیم میں اور ہر معاملے میں ترجیحی سلوک دیکھو گے۔لہٰذا تم لوگ اس کیفیت پر صبر کرنا حتیٰ کہ تم لوگ مجھے حوض کوثر پر پالو۔

تعریف میں بڑائی:

۹۱۳۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر عبداللہ بن محمد بن سعید بن مسعود سکری نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن یونس ضبی بغدادی نے اصفہان میں ان کو ابوالجواب احوص بن جواب نے ان کو سعید بن خمس نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان ہندی نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے اور وہ بھلائی کرنے والے سے کہے جزاک اللہ خیرا۔اس نے اس کی بڑی تعریف کر لی۔

(۹۱۳۶)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱۸۲۹/۵)

وما بين المعكوفين سقط من الأصل

دو شعر:

۹۱۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحاق مزکی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن ثقفی نے ان کو سہل مولیٰ مغیرہ نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری اسفرائنی نے ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق اسفرائنی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو ابن ریوسدی نے ان کو مؤمن عبدالرحمٰن نے ان کو سہل مولیٰ مغیرہ نے ان کو حسین بن رستم نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ آپ ان دو شعروں پر غور کیجئے جو ایک یہودی نے کہے ہیں۔ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ یہ فلاں یہودی نے کہے تھے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے کمزور انسان کو عزت دے کر بلند کیجئے۔ بے شک اس کا ضعف اس دن تیری حفاظت کرے گا جس دن تجھے مصیبتیں گھیر لیں گی۔ بے شک وہ تیری عزت افزائی کرے گا یا تو تیرا بدلہ اتار دے یا تیری تعریف کرے گا اور بے شک جو شخص تیری تعریف کرے تیرے کسی احسان پر وہ اس طرح ہوتا ہے جیسے اس نے احسان کا بدلہ دے دیا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اللہ مارے کتنی اچھی بات کہی ہے اس نے۔ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اللہ کا پیغام لے کر پہنچے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے محمد جس شخص سے کوئی خیر یا کوئی معروف کا کام کیا جائے اگر وہ اس کا اور کوئی بدلہ نہ دے سکے تو سوائے تعریف کے تو وہی کرلے کیونکہ جو تعریف کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جسے اس نے بدلہ دے دیا اور روایت میں ہے کہ جس کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے اور وہ کچھ نہ دے سکے سوائے دعا کے اور تعریف کے تو اس نے گویا اس کا بدلہ دے دیا۔

۹۱۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق غسیلی نے ان کو منصور بن حاتم خراسانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عائشہ کے پاس بیٹھا تھا اس نے کہا اے خراسانی یاد کیجئے واقدی سے شکر کے بارے میں۔ میں نے اس کو شعر میں کہا۔

اپنے کمزور انسان کو اونچا کیجئے ایک اس کا ضعف تیری حفاظت کرے گا جس کو مصیبتوں نے گھیر لیا ہے وہ ایک نہ ایک دن تجھے اس کا بدلہ دے دے گا یا تیری تعریف کرے گا۔ بے شک وہ شخص جو تیرے فعل کو تیری تعریف کرے وہ اس کی طرح ہے جو بدلہ دے دے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ تمام پہلوؤں کو پچھلوں کو جمع کرے گا اور اپنے بندے سے کہے گا اے میرے بندے کیا تم نے فلاں شخص کا شکریہ ادا کیا تھا اس نیکی کے بدلے میں جو اس نے تیرے ساتھ کی تھی؟ وہ کہے گا کہ نہیں اے میرے رب میں نے تیرا شکر کیا تھا۔ اس لئے کہ وہ نعمت تیری طرف سے تھی۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے بندے تم نے میرا شکر بھی ادا نہیں کیا جب تم نے اس کا شکر ادا نہیں کیا جس کے ہاتھ سے میں نے تجھے نعمت عطا کی تھی۔ منصور نے کہا لہٰذا ابن عائشہ نے مجھ سے کہا کہ یہ دو شعر لکھ لیجئے حدیث کے تحت۔

بھلائی کا ہاتھ غنیمت ہے جہاں کہیں بھی ہو حامل اس کا ناشکرا ہو یا شکر گذار۔ شکر کرنے والے کا شکر کرنا بھی اس کی جزا اور بدلہ ہے اور ناشکری کرنے والے کی ناشکری کی سزا بھی اللہ کے پاس ہے۔

یہ حدیث اسناد اول کے ساتھ زیادہ لائق ہے۔ اور دونوں ضعیف ہیں۔ واللہ اعلم۔

(۹۱۳۸)......(۱) فی (أ) : (بن)

كنز العمال (۸۶۲۹)

(۹۱۳۹)......(۱) فی ن : (الغيلی)

(☆)......يعنی عائشة رضی الله عنها و الله أعلم

اور کبھی یہ دونوں شعر حضرت ابن مبارک سے روایت کئے جاتے ہیں کہ انہوں نے ان اشعار کو کہا تھا۔

نیکی کا ارادہ بھی نیکی ہے:

۹۱۴۰:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن واسطی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالاعلیٰ بن حماد سے وہ کہتے ہیں کہ حکماء میں سے ایک آدمی نے کہا تھا۔ البتہ میں ضرور تیرا شکریہ ادا کروں گا اس نیکی کا جس کا تم نے ارادہ کیا ہے۔ بے شک نیکی کے لئے تیرا قصد وارادہ کرنا خود نیکی ہے۔ اگر وہ نیکی جاری نہ رہے تو بھی میں تیری برائی نہیں کروں گا۔ کیونکہ شے مصروف بقدر مقدور ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ دیگر نے کہا ہے کہ رزق بقدر مصروف کے مصروف ہوتا ہے۔

۹۱۴۱:...... ہمیں خبر دی اس کی عبدالخالق بن علی نے ان کو احمد بن یحییٰ سنی نے ان کو کامل بن مکرم سمرقندی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابن ابی خیثمہ نے ان کو شعر سنائے عبدالاعلیٰ بن حماد نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۹۱۴۲:...... اور اس میں ایک اور دوسری وجہ بھی کہی گئی ہے جس کا مفہوم اس طرح ہے۔

اور میں تجھ کو ملامت نہیں کروں گا اور اس کی مقدار جاری نہ رہ سکے۔ بس ارزق قدر مصروف کے ساتھ مصروف ہوتا ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حسین بن علی تمیمی نے ان کو محمد بن سلیمان فارس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن بشر سے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابوحفص عمر بن نصر نہروانی نے معروف کے بارے میں۔ لہٰذا انہوں نے مذکورہ دو شعر ذکر کئے۔

۹۱۴۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحاق نے ان کو غلابی نے ان کو عبیداللہ بن محمد نے ان کو ہمارے اصحاب نے وہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا جو شخص اپنے دوست کا شکریہ ادا نہیں کرتا حسن نیت پر اس میں وہ اس کے حسن فعل پر بھی اس کا شکریہ ادا نہیں کرے گا جو وہ اس کے ساتھ کرے۔

۹۱۴۴:...... اور روایت کیا ہے اس کو ابن ابی الدنیا نے محمد بن حسین سے اس نے عبداللہ بن محمد تیمی نے وہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا۔

۹۱۴۵:...... ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو شعر سنائے علی بن عمر حافظ نے ابن رومی سے۔ میں اس قلیل کو قلیل نہیں کہتا جس کو تو خرچ کرتا ہے۔ تیرا مجھ کو معروف اور نیکی کے ساتھ یاد کرنا خود ہی ایک نیکی ہے۔

۹۱۴۶:...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے بغداد میں۔ ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے انکو جعفر بن محمد بن ازھر نے ان کو فضل بن غسان ابوعبدالرحمٰن نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ یعلی بن حکیم کی موت کی خبر لایا شام سے اس کی ماں کی طرف وہ بنو ثقیف کا غلام تھا۔ یہاں پر اس کا کوئی بھی نہیں تھا اس کی ماں کے سوا۔ ایوب سختیانی تین دن تک صبح وشام اس خاتون کے دروازے پر آتا رہا۔ وہ خاتون اس کے ساتھ بیٹھتی رہی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جب بھی آیا ہمیشہ وہ نماز پڑھ رہی ہوتی تھیں۔ یہاں تک کہ اس خاتون کا بھی انتقال ہوگیا۔ حماد بن زید کہتے ہیں کہ وہ خاتون اس کے گھر میں آتی تھیں اور اس کے ہاں شب باشی بھی کرتی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ جو فعل جسے میں نے کہا وہ ایوب سختیانی ہے وہ داخل ہیں کرم عہد میں۔

۹۱۴۷:...... ہمیں خبر دی ابومحمد یوسف نے ان کو ابوعلی حسن بن عباس جوہری نے مکہ میں ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے ان کو ھوذہ بن خلیفہ نے ان کو عون بن ابی جمیلہ نے ان کو خالد ربعی نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ باتیں کیا کرتے تھے کہ گناہوں میں سے بعض گناہ ایسے ہیں جن کی سزا مؤخر نہیں ہوتی ظلم اور قطع رحمی اور خیانت اور احسان کی ناشکری۔

۹۱۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی اورذ باری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو نصر بن قدیر بن نصر نے ان کو ابوعمرو شغانی نے ان کو عبدالحمید بن انس مراثی نے ان کو نصر بن سیار نے اور وہ خراسان میں تھے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کسی قوم پر احسان کرے اور وہ اس کا شکر ادا نہ کریں اور وہ ان کے خلاف یہ دعا کرے تو اس کی وہ دعا قبول ہوتی ہے۔

کہتے ہیں کہ کہا نصر بن سیار نے: اے اللہ بے شک میں نے احسان کیا ہے آل بسام پر۔ انہوں نے اس کا شکر ادا نہیں کیا۔ اے اللہ تو ان کو چکھا ہتھیاروں کی گرمی۔ کہتے ہیں کہ ہر شخص ان میں سے تلوار کے ساتھ ہی مرا۔

ناشکری کرنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ نظر کرم نہیں فرمائیں گے:

۹۱۴۹:......کہا نصر بن قدیر نے کہ کہا ابوعمرو نے وہ کہتے ہیں کہا شعبہ نے کہ شریف لڑکے جھوٹ نہیں بولتے۔

۹۱۵۰:......اور یہ بات مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے اس نے نصر بن سیار سے۔

۹۱۵۱:......اور ہم نے روایت کی ہے باب بر والدین میں حدیث زبان بن فائد سہل بن معاذ سے ان کے والد سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کے بارے میں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت میں نہ تو کلام کرے گا اور نہ ہی ان پر نظر کرم کرے گا۔ ان میں سے ایک وہ انسان بھی ہے جس پر کوئی قوم احسان کرے اور وہ ان کے احسان پر ناشکری کرے اور ان کا برا اور لاتعلق ہو جائے۔

۹۱۵۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سالم نے ان کو ابویعلی نے انکو ابن حنفیہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

کہ نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہوتا ہے۔

فرمایا کہ یہ بر اور فاجر ہی ہے۔

۹۱۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابویحییٰ زکریا بن یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو سالم بن ابوحفص نے ان کو منذر نوری نے وہ کہتے ہیں کہا علی بن حنیف نے کہ:

هل جزآء الاحسان الا الاحسان

سے مراد نیک اور بدکار جسٹر مراد ہے۔ یہی محفوظ ہے ابن الحسیف کے قول سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسناد ضعیف کے ساتھ۔

احسان کا بدلہ احسان:

۹۱۵۴:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن محمد بن عمر بسطام نے مرو میں ان کو محمد بن عبدالکریم نے ان کو ہیثم بن عدی نے ان کو عبداللہ بن عیاش نے ان کو جعفر بن ایاس نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مؤمن اور کافر دونوں کے لئے جامع بطور رجسٹر نازل کی ہے۔ یعنی:

(۹۱۴۹)......أخرجه العقيلي في الضعفاء (۲۹۹/۴) من طريق نصر بن قديد. به

(۹۱۵۳)......(۱) في ن : (الخيف)

هل جزآء الاحسان الا الاحسان

احسان کا بدلہ احسان ہی ہوسکتا ہے۔

اس سند میں ہیثم بن عدی کوفی متروک الحدیث ہے۔

۹۱۵۵:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہا ابوعبید نے حدیث ابن حنیفہ سے اللہ کی اس مہربانی کے بارے میں کہ:

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہوسکتا ہے۔

فرمایا کہ یہ ایک نیک اور بدسب کو جامع ہے اور عام ہے۔ یعنی آپ کا یہ قول مسجلۃ بمعنی مرسلہ ہے۔ اس میں صرف نیکی کی شرط نہیں ہے جس میں فاجر شامل نہ ہو۔ فرماتے ہیں کہ حسان جو ہر ایک کی طرف ہے اس کی جزاء احسان ہے اگرچہ وہ جس کی طرف احسان کرتا ہے فاجر ہی کیوں نہ ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز ایسی مروی ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے۔

۹۱۵۶:......کہا ابوعبید نے کہ میں نے سنا اسماعیل سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ایوب سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص پر آئے جس کا چوری کے سلسلے میں ہاتھ کٹ چکا تھا اور وہ خیمے میں تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس مصیبت زدہ کو کس نے ٹھکانہ دیا ہے؟ لوگوں نے فرمایا کہ فاتک نے یا کہا کہ خزیم بن فاتک نے۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

اللهم بارک علی مال فاتک کما اوی هذا العبد المصاب

اے اللہ! فاتک کے مال میں برکت عطا فرما جیسے اس نے اس مصیبت زدہ بندے کو ٹھکانہ دیا ہے۔

یتیم ومسکین اور قیدی کو کھانا کھلانا:

۹۱۵۷:......کہا ابوعبید نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے حجاج نے ابن جریج سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں:

ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما واسیراً

کہ نیک لوگ وہ ہیں جو کھانے کی خواہش کے باوجود کسی مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

فرمایا کہ عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں قیدی صرف مشرکین ہی ہوا کرتے تھے۔ ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ میں اس سے یہ سمجھا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بھی تعریف کی ہے جو ایسے قیدی کے ساتھ نیکی کرے جو کہ مشرکین میں سے ہو۔ لہٰذا ابوعبید نے اس کو محمول کیا ہے اس پر کہ ہر ایک کے ساتھ نیکی کرنے میں پہل ہونی چاہیے۔

۹۱۵۸:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوعلی حسن بن عباس بغدادی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحاق حربی نے ان کو اسحاق بن اسرائیل نے انکو عبدالرزاق نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکار بن مصعب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مصعب بن حیلہ سے وہ کہتے تھے تیرا ترک مکافات کرنا تطفیف ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ویل للمطففین۔ یعنی نیکی کا بدلہ نہ دینا ناپ تول میں کمی کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔

۹۱۵۹:......ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن حسن بصری نے جو کہ منصور فقیہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جس کا مفہوم یہ ہے۔ نیکی کرنے والے کی نیکی کی قسمت شکر کرنا ہے اور محسن کا احسان آخرت کا ذخیرہ ہے اور زندہ رہ جانے والوں میں ذکر خیر کا باقی رہنا مرجانے والوں کے لئے

(۹۱۵۸)......(۱) فی أ: (إسحاق بن أبی إسحاق بن أبی إسرائیل)

زندگی کے مترادف ہے اور آدمی کو کافی ہے جزاء کے طور پر یہ بات کہ لوگ یہ کہیں کہ شریف اور آزاد ہے۔

بہرحال برائی کرنے والے کا بدلہ دینا برائی کے ساتھ۔ اس قبیل سے ہے جو شریعت میں جائز ہے۔ جس پر اکثر مخلوق پیدا کی گئی اور بارے میں جس چیز کو صاحب عقل خرد پسند کرتے ہیں عمدہ اخلاق کے حوالے سے وہ ہے درگذر کرنا اور معاف کرنا اور یہ بات گذر چکی ہے حسن خلق کے باب میں۔

ذلیل وہی ہوتا ہے جس کو عقل نہ ہو:

۹۱۶۰:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبدالمؤمن بن احمد بن مؤثرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوحاتم رازی نے ان کو صفوان بن صالح نے ان کو حمزہ بن شوزب نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مکحول کے پاس تھے اور ہمارے ساتھ سلیمان بن موسٰی تھے۔ ایک آدمی آیا اور سلیمان کو اس نے سخت کہا جبکہ سلیمان خاموش رہے۔ اتنے میں سلیمان کا بھائی آیا۔ اس نے اس کو جواب دیا تو مکحول نے کہا: البتہ تحقیق ذلیل ہوتا ہے وہ جس کو عقل نہ ہو۔

۹۱۶۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا یحیٰی بن محمد عنبری نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد قبانی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین نے کہا اس نے سنا صالح بن جناح سے وہ کہتے ہیں یقین جانئے کہ بعض لوگ وہ ہیں جو جہالت پر اتر آتے ہیں، جب آپ ان کے ساتھ حوصلے کا مظاہرہ کرتے ہیں اور وہ حوصلہ کرتے ہیں آپ ان پر جہالت کریں اور اچھے ہو جاتے ہیں جب ایک ساتھ آپ برائی سے پیش آئیں اور وہ برے ہو جاتے ہیں جب آپ ان کے ساتھ نیکی کریں اور وہ آپ کے ساتھ انصاف کرتے ہیں جب آپ ان کے ساتھ ظلم کریں اور وہ آپ کے ساتھ ظلم کرتے ہیں جب آپ ان کے ساتھ انصاف کریں جس شخص کی یہی فطرت ہو، پھر ضروری ہے ایسی عادت جو اس کی فطرت سے انصاف کروائے پھر اس کو نجات دے نصف کی ساتھ اس کے تحت سے۔ اور جہالت کا توڑ جہالت سے ہو ورنہ وہ آپ کو ذلیل کر دے گا اس لئے کہ بعض حوصلہ دوسرے کو جری کر دیتا ہے اور تحقیق ذلیل ہو جاتا ہے جس کے ساتھ کوئی ایسا کم عقل نہ ہو جو اس کی سوٹ کرے اور گمراہ ہو جاتا ہے وہ شخص جس کے ساتھ کوئی بردبار نہ ہو جو اس کی رہنمائی کرے اور جہالت میں اس کے نفع کے بارے میں حسان، کہتے ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ میں جہالت کا بھی حاجتمند ہوں بس اوقات میں مجھے جہالت کی زیادہ حاجت ہوتی ہے۔ میرا ایک گھوڑا جو کہ حلم کا ہے اور وہ حلم کی لگام چڑھایا ہوا ہے اور میرا ایک گھوڑا جہالت کا ہے جہالت کے ساتھ زین کسا ہوا رہتا ہے۔ جو شخص میرا سیدھا پن پسند کرے بے شک میں سیدھا ہوں اور جو شخص میرا ٹیڑھا پن پسند کرتا ہے پس بے شک میں ٹیڑھا بھی ہوں۔ میں جہالت کو پسند نہیں کرتا بطور دوست کے یا بھائی کے بلکہ میں اس کو پسند کرتا ہوں جب مجھے اس کی شدید حاجت پیش آجائے۔ اگر بعض اس میں ساجت اور غیب ہے کہیں تو وہ سچ کہتے ہیں اور ذلت وشرافت کے ساتھ سب سے زیادہ اور بڑا عیب ہے۔

۹۱۶۲:..... ہمیں شعر سنائے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے علی بن محمد نے جو کہ ابوفراس بن حمدان کے ہیں۔ جن کا مفہوم ہے، لوگوں میں اگر تم تقسیم کرو تو وہ ہے جو تجھے عزت دیتا ہے یا تو اس کو ذلت سے ہمکنار کرتا ہے۔ پس چھوڑ دیجئے معاملہ رذیل کا بے شک اس میں توکل کی کل ناکامی ہے۔

۹۱۶۳:..... ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن منذر ہروی نے ان کو حسن بن محمد ازدی نے ان کو عمر بن حفص

(۹۱۶۱)..... (۱) فی ن: (عجبة) (۲)..... فی أ: (دونا ولا آحاد)

(۹۱۶۲)..... (۳) فی أ: (تقسمهم)

بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو جعفر بن محمد صادق نے وہ کہتے ہیں کہ جن کو دوسرے کی کوتاہی پر غصہ نہیں آتا نیکی کرتے وقت اس کا شکریہ بھی ادا نہیں کیا جاتا۔

۹۱۶۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زبیر بن عبدالواحد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن فہر سے مصر میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے وہ کہتے ہیں جس کو اشتعال دلایا جائے اور وہ مشتعل ہو وہ گدھا ہے اور جس کو راضی کیا جائے اور وہ راضی نہ ہو وہ شیطان ہے۔

ایمان کا تریسٹھواں شعبہ

مریض کی عیادت کرنا

۹۱۶۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو ابواحمد حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو منصور نے ابووائل سے اس نے ابوموسیٰ اشعری سے۔

وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو رہا کراؤ۔

سفیان کہتے ہیں کہ عانی سے مراد قیدی ہے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن کثیر سے۔

سات چیزوں کا حکم اور ممانعت:

۹۱۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو عمر نے ان کو شعبہ نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسن اصولی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو اشعث نے ان کو خبر دی معاویہ بن سوید بن مقرن نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ نے سات چیزوں کا حکم فرمایا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ہمیں حکم دیا مریض کی عیادت کرنے کا۔ جنازے کے پیچھے جانے۔سلام کا جواب دینے کا۔چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنے کا۔اور قسم پوری کرنے کا۔مظلوم کی مدد کرنے کا۔اور پکارنے والے کی بات ماننے کا۔

اور ہمیں منع کیا تھا سونے کی انگوٹھی سے اور سونے کے برتنوں اور چاندی کے برتنوں سے میثرہ اور قسی (مصری عمدہ کپڑے) سے گف دار ریشمی کپڑے سے اور باریک ریشم سے اور موٹے ریشم سے یہ الفاظ ابوداؤد کی حدیث کے ہیں اور بخاری نے اس کو روایت کیا ابوعمرو سے۔اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

مسلمانوں کے چھ حقوق:

۹۱۶۷:......ہمیں خبر دی ابوسعد عبدالملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع زہرانی نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔پوچھا گیا کہ وہ کیا کیا ہیں؟ یارسول اللہ فرمایا کہ جب تم اس سے ملو تو اس کو سلام کرو۔اور وہ جب تمہیں بلائے تو اس کی دعوت قبول کرو جب وہ نصیحت طلب کرے تو اس کو نصیحت کرو۔اور وہ جب چھینک لے اور الحمد اللہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہو اور وہ جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں قتیبہ سے اور اس کے علاوہ اسماعیل سے۔

۹۱۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعمرو مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابواسماء نے دوبان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے بالا خانے میں ہوگا۔یا جنت کے میوے چننے میں مصروف ہوگا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے سعید بن منصور سے اس نے حماد سے۔

جنت کے پھل:

۹۱۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق صنعانی نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو خالد حذاء نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابواسماء نے ان کو ثوبان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے کہا: بے شک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے، ہمیشہ رہتا ہے جنت کے پھلوں میں یہاں تک کہ واپس آئے۔

۹۱۷۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسن دارابجردی نے ان کو ابوجابر محمد بن عبدالملک نے ان کو شعبہ نے ان کو خالد حذاء نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابواسماء رجبی نے ثوبان سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ جنت کے پھلوں میں ہوتا ہے یہاں تک کہ واپس آئے۔

ان دونوں روایتوں کا متابع بیان کیا ہے ہیثم اور یزید بن زریع نے خالد حذاء سے۔

اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث عاصم احول سے اس نے ابوقلابہ سے اس نے ابوالاشعث سے اس نے ابواسماء سے اس نے ثوبان سے۔ اس روایت کا معنی یہ ہے کہ وہ ثواب دیا جائے گا ان چیزوں کے ساتھ جن کا وہ اہتمام کرتا ہے اپنے مسلمان بھائی کے معاملے میں۔ انعام وثواب بایں صورت ہوگا کہ کل جنت کے پھلوں کے ساتھ انعام دیا جائے گا۔ اور پھل چنے گا جنت کے پکے ہوئے پھل۔ یعنی جنت کے پھل توڑنا اور محفوفۃ و کھجور جس سے کھجوریں توڑی جائیں۔

عیادت کی فضیلت:

۹۱۷۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حبان نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین نے مجاہد سے اس نے ابوالحجاج سے اس نے بنوتمیم کے ایک آدمی سے وہ کہتا ہے کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قتال کیا تھا جب وہ دن چلا گیا تو حضرت حسین بیمار ہوگئے میں ان کی طبع پرسی کے لئے گیا ہم لوگوں پر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آگئے۔ انہوں نے آتے ہی مجھے کہا کہ کون سی چیز تمہیں ہمارے پاس لے کر آئی ہے؟ یعنی کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا میں حضرت حسین کی عیادت کرنے کے لئے آیا ہوں اس کے حق اور اس کے مرتبے کی وجہ سے۔ انہوں نے کہا جو تو اپنے دل میں گمان کرتا ہے وہ چیز مانع نہیں ہے اس سے کہ میں تجھے کوئی حدیث بیان کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سناوہ فرمار ہے تھے۔ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ جنت کے باغ میں بیٹھتا ہے وہ جب اس کے پاس سے اٹھتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر کردیئے جاتے ہیں جو رات تک اس پر رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

عیادت کرنے پر جنت میں باغ لگ جاتا ہے:

۹۱۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے ان کو عبداللہ بن نافع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت حسن بن علی کی عیادت کی کہتے ہیں کہ انہوں نے پوچھا کہ تم عیادت کی نیت سے آئے ہو یا زیارت کی نیت سے؟

انہوں نے بتایا کہ بلکہ میں عیادت کے لئے ہی آیا ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہرحال۔ خبردار کوئی مسلمان ایسا نہیں جو کسی

مریض کی عیادت کرتا ہے مگر اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ لگ جاتا ہے۔ اس کو روایت کیا ہے اکثر اصحاب شعبہ نے ان سے بطور موقوف روایت کے اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن یزید مقری نے شعبہ سے بطور مرفوع روایت کے۔ اس کے بعد اس کو موقوف کر دیا ہے۔

اور اس کو ابن عدی نے ان سے روایت کیا ہے مرفوع روایت کے طور پر۔ اور اس کو روایت کیا ہے منصور نے حکم سے جیسے شعبہ نے اس کو موقوف روایت کیا ہے۔

۹۱۷۲:......اور اس کو روایت کیا ہے اعمش نے حکم سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بن علی کی عیادت کرنے آئے۔ آگے راوی نے مذکورہ حدیث روایت کی ہے ہاں فرق یہ کیا ہے کہ اس میں زائرا کی جگہ شامتا ذکر کیا ہے۔ پھر کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آپ بیمار پرسی کے لئے آئے ہیں تو سنیئے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرنے آتا ہے تو وہ جنت کے باغ میں چل رہا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ بیٹھ جائے۔ جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو اس کو رحمت ڈھانک لیتی ہے اگر وہ صبح کا وقت ہوتا تو اس پر شام تک ستر ہزار فرشتے رحمت کی اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک استغفار کرتے ہیں ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے یہ روایت دوسری وجہ سے حضرت علی سے بطور موقوف روایت کے مروی ہے۔

عیادت کے ذریعہ رضاء الٰہی:

۹۱۷۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن شرقی نے ان کو ابوزرعہ رازی نے ان کو عمران بن ہارون املی نے ان کو عطاف بن خالد نے ان کو عبدالرحمٰن بن حرملہ اسماعیلی نے ان کو سعید بن مسیب نے کہ ابوموسیٰ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں موجود تھے انہوں نے حضرت ابوموسیٰ سے کہا کہ آپ کو ہمارے پاس کون سی چیز لے آئی؟ آپ کو ہمارے پاس کس چیز نے داخل کیا؟ ابوموسیٰ نے کہا کہ میں صرف آپ کے پاس نہیں آیا لیکن میں آیا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بیٹے کے پاس میں ان کی طبع پرسی کے لئے آیا ہوں حضرت علی نے فرمایا کہ خبردار بے شک حال یہ ہے کہ میرا آپ کے اوپر غصہ اور ناراضگی مجھے اس بات سے مانع نہیں ہے کہ میں آپ کو وہ حدیث بیان کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے جو آپ مریض کی عیادت کے بارے میں فرماتے تھے فرمایا کہ جب کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف بیمار پرسی کے لئے آئے وہ ہمیشہ رحمت میں داخل رہتا ہے حتیٰ کہ جس وقت بیٹھ جاتا ہے مریض کے پاس وہ اس کو چھپا لیتی ہے۔

۹۱۷۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو سعید بن سلمہ مدینی نے ان کو مسلم بن ابی مریم نے انصار کے ایک آدمی سے اس نے علی بن ابی طالب سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے۔ وہ جنت کے باغ میں چلتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے وہ رحمت میں غوطہ زن ہوتا ہے اور جب مریض سے واپس نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتوں کو مقرر کر دیتا ہے جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اس دن اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

۹۱۷۶:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بوشنجی نے ان کو ابوصالح فراء نے ان کو ابو

اسحاق فزاری نے ان کو عبدالعزیز ابن رفیع نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مریض کی بیمار پرسی کرے اور وہ اس کے ذریعے اللہ کی رضا تلاش کرے وہ اللہ کی رحمت میں غوطہ زنی کرتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو اس رحمت میں بھیگتا ہے اور تربتر ہوتا ہے۔

۹۱۷۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمود بن محمد حلبی نے ان کو ابو صالح نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اس کی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا مروی ہے عکرمہ بن خالد سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ وہ یعنی مریض کی عیادت کرنے والا) اللہ کی رحمت میں گھستا ہے (یعنی غوطہ زنی کرتا ہے۔)

۹۱۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن قاسم نے کرابیسی نے ان کو محمد بن ثور عامری نے ان کو عیسیٰ بن نصر نے ان کو ابوہذیل سرخسی نے نیساپور میں ان کو منصور بن عبدالحمید بن راشد مولیٰ علی بن ابی طالب نے ان کو انس بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم کرے جو صبح کی نماز پڑھتا ہے اس کے بعد کسی مریض کی بیمار پرسی کرنے نکل جاتا ہے اور وہ اس سے اللہ کی رضا کا ارادہ کرتا ہے اور آخرت کے گھر کا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم پر نیکی لکھتا ہے اور اس سے ایک گناہ مٹاتا ہے اور جس وقت وہ مریض کے پاس بیٹھا ہوتا ہے اس وقت وہ اجر و ثواب میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔

۹۱۷۹:......ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر نے بغداد میں ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو ابراہیم بن مجشر نے ان کو ہشیم نے عبدالحمید بن جعفر انصاری سے اس نے ابن ثوبان سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں داخل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ جب بیٹھتا ہے وہ اس میں چھپ جاتا ہے۔ اس حدیث کا متابع لائی ہے ایک جماعت ہشیم سے اور ابن ثوبان سے اور وہ عمر بن حکم بن ثوبان ہے۔

۹۱۸۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مثنیٰ نے اور ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوعیسیٰ اسواری نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم لوگ بیمار پرسی کیا کرو اور جنازوں کے ساتھ جایا کرو یہ چیز تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی۔

۹۱۸۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام محمد بن غالب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہلال بن ابوداؤد حبطی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس کی بیماری کے دوران ان کی عیادت کرنے کے لئے گئے ہم نے ان سے کہا اے ابوحمزہ مکان دور ہے اور ہمیں اچھا لگتا ہے آپ کی عیادت کرنا۔ حضرت انس نے فرمایا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے جو آدمی مریض کی عیادت کرتا ہے سوائے اس کے نہیں کہ وہ رحمت میں داخل ہو جاتا ہے جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو اس کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ یہ تو تندرست کے لئے ہے۔ مریض کے لئے کیا ہے؟ فرمایا اس سے اس کے گناہ گر جاتا ہے۔

عیادت نہ کرنے پر وعید:

۹۱۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو علی بن عثمان لاحقی نے ان کو حماد بن سلمہ نے

(۹۱۷۸)......(۱) فی واضح.

(۹۱۸۱)......فی الکنز (۲۵۶۸۹) أخرجه البیهقی فی الشعب و الضیاء.

اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو ابن کثیر نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو ابو رافع نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار تھا تم نے میری طبیعت نہیں پوچھی تھی بندہ کہے گا اے میرے رب میں کیسے تیری عیادت کرتا حالانکہ تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تم نے اس کی عیادت نہیں کی تھی۔ بہر حال اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھ کو وہاں پالیتا۔

اور فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تم سے کھانا مانگا تھا اور تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ بندہ پوچھے گا اے میرے رب میں کیسے آپ کو کھانا کھلاتا حالانکہ آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تھا مگر تم نے اس کو کھانا نہیں دیا تھا؟ بہر حال اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس کو میرے پاس پالیتا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تم سے پانی مانگا تھا اور تم نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا بندہ کہے گا اے میرے رب میں کیسے آپ کو پانی پلاتا حالانکہ آپ تو رب العلمین ہیں اللہ تعالیٰ کہے گا کیا تجھے علم نہیں ہے کہ میرا فلاں بندہ تیرے پاس آیا تھا اور اس نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تم نے اس کو نہیں پلایا تھا کیا تجھے پتہ نہیں ہے کہ اگر تو اس کو پانی پلاتا تو تو اس کو میرے پاس پالیتا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح بن محمد بن حاتم سے اس نے بہز بن احمد سے اس نے حماد سے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا عیادت کرنا:

۹۱۸۳:......ہمیں خبر دی ابو علی روذ باری نے ان کو ابو احمد قاسم بن ابو صالح ہمدانی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو اسحق بن محمد فروری نے ان کو ابو احمد قاسم بن ابو صالح ہمدانی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو اسحق بن محمد فروی نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو سعید بن حارث بن معلی نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے لہٰذا انصار کا ایک آدمی آیا اور اس نے حضور پر سلام کیا اور انصاری پیچھے ہٹ گیا۔ لہٰذا رسول اللہ نے فرمایا: میرے بھائی سعد بن عبادہ کیسے ہیں؟ اس نے کہا کہ وہ تو مرنے والے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم لوگوں میں سے کون کون ان کی عیادت کرتا ہے وہ آدمی کھڑا ہوا اور ہم لوگ بھی ساتھ کھڑے ہوئے اور ہم لوگ دس افراد سے اوپر تھے نہ تو ہماری جوتیاں تھیں اور نہ ہی موزے تھے۔ اور نہ ٹوپیاں تھیں اور نہ ہی قمیصیں تھیں۔ ہم لوگ ایسی کیفیت کے ساتھ چلے یہاں تک کہ ان کے پاس آئی اس کی قوم پیچھے ہو گئے ان سے جو ان کے گرد تھے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کے قریب ہوئے اور حضور کے صحابہ جو ساتھ تھے۔

ان کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو موسیٰ سے اس نے محمد بن جہم سے اس نے اسماعیل بن جعفر سے۔

۹۱۸۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے آئے پیدل آئے تھے سواری کے لئے نہ خچر تھا نہ گدھا تھا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عمرو بن العباس سے اس نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے۔

۹۱۸۵:......اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے اسامہ بن زید کی حدیث میں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہوئے سعد بن عبادہ کی عیادت کرنا چاہتے تھے۔

(۹۱۸۲)......(۱) فی أ (احمد)

۹۱۸۶:......اور ہم نے روایت کی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت سعد بن معاذ جب جنگ خندق کے دن زخمی ہو گئے تھے تو ان کے لئے مسجد میں خیمہ نصب کیا گیا تھا تا کہ قریب سے تیمارداری کی جا سکے۔

۹۱۸۷:......اور ہم نے روایت کی ہے زید بن ارقم سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری عیادت کی جبکہ میری آنکھوں میں درد تھا. ہم نے ان احادیث کی اسناد کتاب السنن میں ذکر کر دی ہیں۔

۹۱۸۸:......اور روایت کی ہے مسلمہ بن علی خشنی نے اور وہ ضعیف ہے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے وہ یحییٰ بن ابوکثیر سے وہ ابوجعفر سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تین شخصوں کی عیادت نہ کی جائے داڑھ کے درد والا۔ آنکھ کے درد والا۔ اور پھوڑے والا۔

۹۱۸۹:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابوقصی اسماعیل بن محمد نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے اس کو مسلمہ بن علی نے ان کو اوزاعی نے پھر اس نے ذکر کیا ہے۔

۹۱۹۰:......اور اس کو روایت کیا ہے ہقل نے اوزاعی سے اس نے یحییٰ بن ابی کثیر سے آپ کے قول میں سے کہ لم یجاوز بہ سے اور وہ صحیح ہے۔ اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ میں نے سنا علی بن حمشاذ سے اس نے سنا حسین بن فضل سے اس نے حکم بن موسیٰ سے اس نے ھقل سے اس نے اوزاعی سے اس نے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ کہتے ہیں کہ تین شخص ہیں جن کی عیادت کی ضرورت نہیں ہے داڑھ اور آنکھ کا درد اور پھوڑا وغیرہ۔ یہ زیادہ صحیح ہے اور روایت کی نبی کریم سے کہ انہوں نے زید بن ارقم کی عیادت کی تھی جب کہ ان کو آنکھ میں تکلیف تھی۔

۹۱۹۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد نے ان کو محمد بن حسین حسینی نے۔ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن رجاء نے ان کو خبر دی یونس بن ابی اسحاق نے ان کو ان کے والد ابواسحاق نے زید بن ارقم سے وہ کہتے ہیں مجھے آنکھوں میں تکلیف ہوگئی تھی۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی تھی جب صبح ہوئی تو کچھ افاقہ ہو گیا تھا۔ پھر وہ نکلے اور ان کو نبی کریم ملے اور فرمایا یہ بتائیے کہ اگر تیری دونوں آنکھیں چلی جائیں تو آپ کیا کرتے؟

عرض کیا کہ میں صبر کروں گا ثواب کی نیت کروں گا فرمایا خبردار اگر تیری آنکھیں اس میں چلی جائیں آپ صبر کریں اور ثواب کی نیت کریں۔ پھر آپ مر جائیں تو اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملیں گے کہ تیرا کوئی گناہ باقی نہیں ہوگا۔ حجاج بن محمد نے اس کا متابع بیان کیا ہے یونس سے اس نے ابواسحاق سے یعنی ابواسرائیل سے۔

۹۱۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین بن علی حافظ نے ان کو محمد بن یحییٰ بن کثیر حمصی نے ان کو محمد بن مصفی نے ان کو معاویہ بن حفص نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو زبیر بن عدی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ارقم کی عیادت کی تھی اور ان کو آنکھوں میں تکلیف تھی۔

۹۱۹۳:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق نے ان کو محمد بن جعفر بن محمد عدول نے ان کو ابوالعباس محمد بن مصفی یونس سے ان کو قرین بن سہل بن قرین نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے اپنے ماموں حارث بن عبدالرحمٰن سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے غم مگر غم دین اور نہیں ہے کوئی درد مگر درد آنکھ...... یہ حدیث منکر ہے اور قرین بن سہل بن قرین منکر الحدیث ہے کہا گیا ہے کہ وہ قرین ہے قاف کی زبر کے ساتھ۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ قاف کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

(۹۱۸۹)......اخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۲۳۱۴/۶)

۹۱۹۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان سے اس نے ابوسہل بن زیاد قطان سے اس نے زکریا بن یحییٰ ابویحییٰ ناقد سے ان کو محمد بن یونس جال نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو محمد بن جبیر بن مطعم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم اپنے اصحاب سے کہتے تھے مجھے بنو واقف میں لے چلو ہم بصیر سے ملیں گے۔ سفیان کہتے ہیں کہ وہ انصار کے ایک قبیلے والے تھے اور وہ شخص ایسا تھا جس کی نظر رک گئی تھی اور اسی طرح اس کو روایت کیا معمر نے حمال سے۔

۹۱۹۵:......اور اس کو روایت کیا ہے ابن عمر نے سفیان سے اس نے عمرو سے اس نے محمد بن جبیر بن مطعم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اصحاب سے کہ ہمیں لے چلو بصیر کی طرف جو بنی واقف میں ہے ہم اس کو ملیں گے۔

ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمیٰ حمری نے ان کو ابراہیم بن ابی طالب نے ان کو ابن ابی عمر نے پس اس کو مرسلاً ذکر کیا ہے اور وہی درست ہے۔

۹۱۹۶:......اور اس کو روایت کیا ہے حسین بن علی جعفی نے ان کو سفیان بن عیینہ ان کو عمرو بن دینار نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں بصیر کے پاس لے چلو جو بنو واقف میں رہتا ہے ہم اس کی مزاج پرسی کریں گے اور وہ اندھا آدمی تھا۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو حسین بن علی جعفی نے اس نے اسی روایت کو ذکر کیا ہے اور درست جو ہے وہ ابن عمر کی روایت ہے۔

صبح بخیر:

۹۱۹۷:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابی بکر نے ان کو اسرائیل نے ان کو عبداللہ بن مسلم بن ہرمز نے ان کو عبدالرحمٰن بن سابط نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا اور اس نے کہا کہ یارسول اللہ آپ نے صبح کیسے کی؟ آپ نے فرمایا کہ صبح بخیر کی ہے اس طرح کہ نہ صبح کی ہے روزے سے اور نہ ہی کسی بیمار کی مزاج پرسی کی ہے۔

۹۱۹۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو عبداللہ بن عمر بن ابان نے ان کو معاویہ نے ان کو ہشام نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ابی ثابت نے ان کو ابن عباس نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یارسول اللہ آپ نے صبح کیسے کی ہے؟ فرمایا کہ خیر کے ساتھ کی ہے ایسی قوم میں جو نہ کسی جنازے میں شامل ہوئے ہیں اور نہ ہی کسی مریض کو پوچھا ہے۔ اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ آپ نے کیسی صبح کی ہے؟ فرمایا خیر سے کی ہے ایسے آدمی کی طرح جس نے نہ کسی مریض کی عیادت کی ہو اور نہ جنازے کو رخصت کیا ہے اور نہ ہی روزے کے ساتھ صبح کی ہے۔

۹۱۹۹......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو یزید بن کیسان نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کس نے صبح کی ہے اس حال میں کہ وہ روزے دار ہے؟ حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ میں نے۔

(۹۱۹۷)......عبداللہ بن مسلم بن ھرمز ضعیف (تقریب)

(۹۱۹۸)......سقط من (ن)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم میں سے کس نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں نے کھلایا ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آج تم میں سے کس مریض کی عیادت کی ہے؟ ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں نے عیادت کی ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں یہ نیکیاں جمع ہو جائیں وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس نے مروان سے۔

۹۲۰۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عمر بن احمد بن عثمان نے ان کو حسین بن محمد بن عفیر نے ان کو ولید بن شجاع نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو خالد بن حمید نے ان کو یحییٰ بن ابی سعد نے یہ کہ عبداللہ بن مسعود نے فرماتے تھے ہم لوگ جب کسی بھائی کو غیر موجود پاتے تھے اس کے پاس آتے تھے اگر وہ بیمار ہوتا تو عیادت ہو جاتی اور اگر وہ مصروف ہوتا تو اس کی مدد ہو جاتی اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور وجہ ہوتی تو ملاقات ہو جاتی تھی۔

فصل:......مریض کی عیادت کرنے کے آداب

۹۲۰۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے اعمش سے ان کو ابوالضحیٰ نے ان کو مسروق نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کرتے تھے تو اس کے چہرے پر اور اس کے سینے پر از راہ شفقت اپنا ہاتھ اس پر پھیرتے تھے اور یہ کہتے تھے اے لوگوں کے رب تکالیف کو دور فرما۔ اور تو ہی شفا عطا فرماتا تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفاء کے بغیر کوئی شفا نہیں ہے تیری شفاء ایسی ہے جو کوئی بیماری نہیں چھوڑتی۔ فرماتی ہیں کہ جب حضور خود بیمار ہو گئے وہ مرض جس میں وفات پا گئے تھے۔ میں آپ کا ہاتھ پکڑنے لگی اور ان کے سینے پر رکھنے لگی اور وہی کلمے کہنے لگی جو وہ خود کہہ رہے تھے۔ فرماتی ہیں کہ انہوں نے اپنا ہاتھ مجھ سے چھڑا لیا اور فرمایا کہ اے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ میں داخل فرما۔
اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شبہ سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔
ثوری کی حدیث سے اس نے اعمش سے اور اس کی حدیث میں ہے کہ آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ پھیرا۔ اور جریر کہتے ہیں کہ مروی ہے اعمش سے آپ نے اپنا سیدھا ہاتھ پھیرا اور ہشیم کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھ لیا جہاں آپ کو تکلیف ہو رہی تھی۔

۹۲۰۲:......اور ہم نے روایت کی ہے ابوصالح اشعری سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کہ وہ اپنے احباب میں سے کسی کی عیادت کرنے کے لئے نکلے اور انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے ہاتھ ان کے ماتھے پر رکھا اور یہ بات مریض کی عیادت پوری کرنے میں شامل تھی۔

۹۲۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو بکر بن محمد صیرفی نے ان کو عبدالصمد بن فضل بلخی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو جعد بن عبدالرحمٰن نے عائشہ سے اس نے سعد سے کہ ان کے والد نے کہا کہ میں مکے میں بیمار ہو گیا تھا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور انہوں نے اپنا ہاتھ مبارک میرے ماتھے پر رکھا پھر ہاتھ میرے سینے پر پھیرا اور پیٹ پر بھی۔ اور دعا کی **اللھم اشف سعداً واتمم له هجرته**. اے اللہ سعد کو شفا عطا فرما اور اس کی ہجرت کو اس کے لئے پورا فرما۔

(۹۲۰۰)......(۱) فی أ: (أبی أسد)
وفی ن: (سعد)
وانظر الجرح والتعدیل (۹/ ۱۲۹)

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مکی بن ابراہیم سے۔

عیادت کرنے والا رحمت میں داخل ہوتا ہے:

۹۲۰۴:......اور ہمیں خبر دی ابوسعد محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن ابی الدنیا نے ان کو داؤد بن عمرو نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن زحر نے ان کو علی بن یزید نے قاسم سے اس نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مریض کی عیادت کرنے والا رحمت میں داخل ہوتا ہے اور عیادت کی تکمیل میں سے ہے کہ عیادت کرنے والا اپنا ہاتھ مریض کی طرف دراز کرے۔(یعنی اس پر پھیرے)۔

۹۲۰۶: کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن ابی الدنیا نے ان کو عیسیٰ بن یوسف طباع نے ان کو ابن ابی فدیک نے ان کو زید بن ابی یزید حرزی نے ان کو ابوامامہ باہلی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک آدمی کی عیادت کی تکمیل میں سے ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اس پر رکھ دے اور پھر اس سے تکلیف کی کیفیت پوچھے اور یہ کہے کہ تم نے صبح کیسے کی اور شام کیسے کی۔

۹۲۰۷:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو سفیان بن حبیب نے ابن جریج سے اس نے عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ عیادت کی تکمیل میں سے ہے کہ آپ اپنا ہاتھ مریض پر رکھیں۔

۹۲۰۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابی المعروف فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو سفیان بن حبیب نے ان کو ابن جریج نے۔ ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ عیادت کی تکمیل میں سے ہے کہ آپ اپنے ہاتھ کے ساتھ مریض کو چھوئیں یعنی ہاتھ پھریں۔

۹۲۰۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو عبدالوہاب ثقفی نے ان کو خالد حذاء نے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کے پاس آئے اس کی مزاج پرسی کرنے کے لئے اور فرمایا کہ کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے ٹھیک ہو جائے گا انشاء اللہ۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں، اور یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ مزاج پرسی کرنے والے پر مستحب ہے کہ وہ مریض کو تسلی دے۔ اور سلف میں سے ایک جماعت نے ان کو مستحب قرار دیا ہے اور اس پر عمل بھی کیا ہے۔ اور کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ مریض سے یوں پوچھے کہ تم کیسے ہو یہی الفاظ سیدہ عائشہ نے اپنے والد سے کہے تھے اور بلال سے بھی کہتے تھے جب وہ بخار سے ہو گئے تھے مدینے آنے کے زمانے میں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے یوں کہا تھا۔ اس کی عیادت کرتے ہوئے کہ اے ام فلاں تم اپنے آپ کو کیسے پاتی ہو یعنی کیسی ہو؟

۹۲۱۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو ابوبکر بن صالح انماطی نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وھب نے حرملہ سے اس نے ابوالاسود سے اس نے نافع سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر جب کسی مریض پر داخل ہوتے تھے تو اس کی تکلیف کے بارے میں پوچھتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ آپ کو خیر دے۔

۹۲۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معاذ نے ان کو عمران بن حدیر نے ان کو ابومجلز نے وہ کہتے ہیں مریض کے ساتھ اس کی پسند کی بات کرے۔ کہتے ہیں کہ وہ آتے تھے اور میں طاعون زدہ مریض تھا۔ آپ یوں کہتے تھے۔

(۹۲۱۱)......(۱) فی أ: (ابن مجلز)

آج کے دن کو زندوں میں شمار کیجئے جو اوپر ہو جائے اس کو بھی ان میں شمار کرالینا۔ میں اس بات سے خوش ہوتا تھا اور اس بارے میں ایک مرفوع خبر بھی مروی ہے جس کی اسناد میں ضعف ہے۔

چار چیزوں کو برا سمجھنے کی ممانعت:

۹۲۱۲:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو علی بن احمد نے ان کو محمد بن علی حسین افطح نے ان کو یحییٰ بن زہدم نے ان کو ان کے والد نے ان کو انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزوں کو برا نہ سمجھو۔ بے شک وہ چیزیں یہ ہیں:

آنکھوں کی تکلیف کو برا نہ سمجھو بے شک وہ نابیناپن کی جڑوں کو ختم کرتی ہے اور زکام کو ناپسند نہ کرو بے شک وجذام کی جڑوں کو ختم کرتا ہے اور کھانسی کو ناپسند نہ کرو بے شک وہ فالج کی جڑوں کو ختم کرتی ہے اور پھوڑے پھنسیوں کو برا نہ سمجھو بے شک وہ سفید داغوں کی جڑوں کو ختم کرتا ہے۔

۹۲۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسین قاضی نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابن اصفہانی نے ان کو عقبہ بن خالد نے ان کو موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے انکو ان کے والد نے ان کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم لوگ کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کو اس کے اجل کے بارے میں مہلت بتاؤ۔ کیونکہ ایسا کرنا کسی چیز کو رد نہیں کرسکتا البتہ مریض کے دل کو خوش کردیتا ہے۔

موسیٰ بن محمد بن ابراہیم منکر احادیث لاتا ہے جن کی متابع احادیث نہیں ملتیں۔ واللہ اعلم۔ اور اس کے علاوہ دوسرے طریق سے بھی مروی ہے جو اس سے زیادہ ضعیف ہے۔

مریض کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے:

۹۲۱۴:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے بطور املاء کے ان کو ابوالحسین محمد بن عمر بن خطاب نے دینور میں ان کو عبداللہ بن حمدان نے بن وہب دینوری نے انکو یمان بن سعد نے ان کو ولید بن عبدالواحد نے ان کو عمر بن موسیٰ نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کسی مریض کے پاس جائے تو اس کو چاہئے کہ اس سے مصافحہ کرے، اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھے اور اس سے اس کی کیفیت پوچھے اور اس کی موت کو مؤخر کرے یا بھلوائے۔ (یعنی زندگی کی امید دلائے) اور اس کو کہے کہ وہ ان کے لئے دعا کرے۔ بے شک مریض کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔

۹۲۱۵:......ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو محمد بن زید جنی رفاعہ نے ان کو ابن ابی زائدہ نے ان کو حسن بن عیاش نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو نعمان بن ابوعیاش زرقی نے، وہ کہتے ہیں کہ مریض کی عیادت تین دن بعد ہوتی ہے اور اس بارے میں مرفوع حدیث مروی ہے مگر غیر قوی اسناد کے ساتھ۔

۹۲۱۶:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو ابویعقوب تمیمی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو مسلمہ بن علی نے ان کو ابن جریج نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مریض کو نہیں پوچھتے تھے مگر تین دن کے بعد۔

۹۲۱۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے اس کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابونعیم فضل نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ مجلس میں بیٹھتے تھے جب ہم کسی آدمی کو تین دن غائب پاتے تھے تو ہم اس کے بارے میں پوچھتے تھے۔ اگر وہ بیمار ہوتا تو اس

(۹۲۱۷)......سقط من (ن)

کی عیادت کرتے تھے۔

عیادت میں وقفہ کرنے کی اہمیت:

۹۲۱۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے، ان کو ابوخیثمہ نے ان کو عقبہ بن خالد سکونی نے ان کو موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عیادت کرنے میں ناغہ اور وقفہ کیا کرو اور عیادت کرنے میں نرمی رکھا کرو۔ بہترین عیادت اس کی ہلکی پھلکی ہوتی ہے۔ مگر یہ کہ مغلوب العقل ہو پھر اس کی عیادت نہ کی جائے اور تعزیت ایک بار ہوتی ہے۔

ابوعصمہ یہ نوح بن ابی مریم ہے جس کا لقب الجامع ہے اس کے ماسوا اس سے زیادہ پکا ہے۔ واللہ اعلم۔

تعزیت کی حد:

۹۲۱۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید اللہ بن احمد بن اسید نے ان کو ہارون بن حاتم نے ان کو ابن ابی فدیک نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی نے اپنے والد سے اس نے دادا سے۔ اس نے علی بن ابی طالب سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اجر کے اعتبار سے بڑی عظیم عیادت وہ ہے جو مخفی ہے اور تعزیت ایک بار ہوتی ہے۔

۹۲۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو زیادہ محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن ابی الحجاج نے ان کو یحییٰ بن سعد نے تمیمی سے ان کو زہری نے ان کو سعید بن مسیب نے وہ کہتے ہیں کہ اجر کے اعتبار سے بڑی عیادت وہ ہے جو سب سے زیادہ پوشیدہ ہو اپنے وقوع کے اعتبار سے۔

۹۲۲۱:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابی عمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو ابومحمد عتکی نے ان کو عمر بن عبید نے ان کو ایک شیخ نے مصریوں میں سے اس نے سعید سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل بیمار پرسی وہ ہوتی ہے جس میں مختصر قیام کیا جائے۔

۹۲۲۲:......اور ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابوبکر نے ان کو ایوب بن ولید ضریر نے ان کو شعیب بن حرب نے ان کو ابوعبداللہ عزنی نے ان کو اسماعیل بن قاسم نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیادت اونٹنی کا دودھ نکالنے کی دیر ہوتی ہے۔ (یعنی مختصر ہوتی ہے تاکہ مریض کو اور اس کے اہل خانہ کو تکلیف نہ ہو)۔

پوشیدہ عیادت:

۹۲۲۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابی عمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو داؤد بن محمد بن یزید نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو خارجہ بن مصعب نے ان کو ابویحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا طاؤس سے وہ کہتے ہیں کہ بہترین عیادت کرنا وہ ہے جو سب سے زیادہ پوشیدہ ہو۔

(۹۲۱۸)......(۱) فی الأصل : (عقبه المجدر السكوني)

أخرجه الخطيب في التاريخ (۱۱/۳۳۴) من طريق عقبة بن خالد السكوني .

تنبيه: ليس في الإسناد ذكر لأبي عصمة : نوح بن أبي مريم.

(۹۲۲۲)......(۱) في ن : (العوني)

۹۲۲۴:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی داؤد نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابوخلدہ نے ان کو ابوالعالیہ نے وہ کہتے ہیں کہ غالب قطان ان کے پاس آئے ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے اور وہ تھوڑی سی دیر ہی ٹھہرے پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ابوالعالیہ نے کہا۔کس قدر شفیق ہیں عرب کہ وہ مریض کے پاس لمبی دیر نہیں بیٹھتے کیونکہ مریض کو اچانک کوئی حاجت پیش آ جاتی ہے مگر وہ اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے شرم کرتا ہے۔

۹۲۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن طاؤس نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ افضل عبادت وہ ہے جو اس میں سے پوشیدہ ہو۔

۹۲۲۶:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حسین بن احمد بن موسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا صولی سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن یحییٰ نے ان کو مسلمہ بن عاصم نے وہ کہتے ہیں کہ میں فراء کے پاس گیا ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے۔میں نے لمبی دیر لگا دی اور میں نے سوال کرنے میں بھی اصرار کیا۔انہوں نے مجھ سے کہا کہ میرے قریب آؤ۔میں قریب آیا تو انہوں نے مجھ کو یہ شعر سنائے:

حق العیادة یوم بین یومین
وجلسة مثل لحظ الطرف بالعین
لاتبر من مریضاً فی مسائله
یکفیک من ذاک ساک بحرفین

عیادت کرنے کا حق دو دنوں کے بعد تیسرا دن ہے اور مریض کے پاس نشست مثل آنکھ جھپکنے کی دیر ہے۔آپ مریض کو ٹھیک نہیں کرتے اس سے زیادہ سوال کر کے پیچھے کافی ہے کہ اس سے دو لفظوں میں مختصر سوال کرو۔

۹۲۲۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو علی بن مالک بن اسماعیل نہدی نے ان کو مندل علی غبری نے ان کو اسماعیل نے ان کو شعبی نے وہ کہتے ہیں کہ دیکھاوے کی عیادت کرنے والے یعنی (ریاکار) مریض کے گھر والوں پر مریض سے زیادہ گراں اور زیادہ شخصیت ہوتے ہیں۔ایک تو بیگاہ وقت عیادت کرنے چلے آتے ہیں اور دوسرے یہ کہ لمبی لمبی دیر بیٹھ جاتے ہیں۔

۹۲۲۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت ابوقلابہ کی عیادت کی تھی۔لہٰذا ابوقلابہ نے کہا آپ درست روش اختیار کیجئے اور ہمارے ساتھ منافقوں کو خوش نہ کیجئے۔

مریض کو کھانے پر مجبور نہ کیا جائے:

۹۲۲۹:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمر نے ان کو ابی عبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے ان کو ابن ابی شیبہ نے ان کو بکر بن یونس بن بکیر نے ان کو موسیٰ بن علی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ لوگ اپنے مریضوں کو کھانے اور پینے پر مجبور نہ کیا کرو۔بے شک اللہ تعالیٰ ان کو کھلاتا ہے اور ان کو پلاتا ہے۔

۲۹۳۰:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر نے ان کو محمد بن بشیر نے ان کو محمد بن ربیعہ کلابی نے اور قاسم بن مالک مزنی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے رزام بن سعید نے ان کو معارک بن زید ضبی نے ان کو ابن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے حضرت عمر سے وہ کہتے

(۹۲۲۶)......(۱) فی ن : (سلمة)

(۹۲۲۷)......(۱) فی ن : (السریری)

ہیں اگر تمہارا مریض کسی چیز کے کھانے کی خواہش کرے تو اس کو مت روکو۔ شاید اللہ تعالیٰ نے اس کو اس لئے اس کی خواہش دی ہوتا کہ وہ اسی میں اس کی شفا بنا دے۔

مریض کے پاس یٰسٓ وغیرہ پڑھنا:

۹۲۳۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو محمد بن مسلم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ھشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں میں ایک مرتبہ پڑ گئی تھی۔ میرے گھر والوں نے میری ہر چیز روک دی تھی یہاں تک کہ پانی بھی روک دیا تھا۔ ایک رات مجھے شدید پیاس لگی اور میرے پاس کوئی بندہ نہیں تھا۔ لہٰذا میں مشک کے قریب گئی جو لٹکی ہوئی تھی۔ میں نے اس سے جی بھر کر پانی پیا اس سے میں ٹھیک ہوگئی۔ میں نے سمجھ لیا کہ میری صحت میرے جسم میں اس پانی کے جانے کے سبب سے تھا۔ فرمایا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ مریض کو روکا نہیں کرو کسی چیز سے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر کوئی شخص مریض کے پاس جائے اور اس کا وقت آخری ہو، یعنی موت کا وقت آچکا ہو تو اس کے قریب سورۂ یٰسٓ پڑھ دے اور ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا اس کو اپنے مرنے والے لوگوں پر پڑھا کرو۔ اور ملاقات کرنے والا توحید و رسالت کی اس کو تلقین کرے (یعنی کلمہ شہادت پڑھوائے) مگر اصرار نہ کرے کلمہ شہادت پڑھنے کا بلکہ اس کو ذکر کرے مریض کے قریب۔ شاید وہ سن کر اس سے تلقین قبول کر لے اور پڑھنا شروع کر دے۔

تحقیق ہم نے حدیث ذکر کر دی ہے تلقین کے بارے میں اور اس بارے میں کہ جس شخص کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ ہم نے کتاب الدعوات میں ذکر کر دی ہے۔

۹۲۳۲:......ہم کو خبر دی ہے ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو الحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو جعفر بن حمید نے ان کو ابن مبارک نے ان کو تیمی نے ان کو ابوعثمان نے۔ یہ نہدی نہیں ہے نقل کرنے میں اپنے والد سے وہ معقل بن یسار سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سورہ یٰسٓ پڑھا کرو اپنے مرنے والوں کے پاس۔

۹۲۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو معلیٰ بن منصور نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمارہ بن عزیز نے ان کو یحییٰ بن عمارہ نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے مردوں کو یعنی جو مرنے کے قریب ہوں لا الٰہ الا اللہ پڑھوایا کرو۔

۹۲۳۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو احمد بن عصام اصفہانی نے ان کو ابوعاصم نے ان کو حمید بن جعفر نے ان کو صالح بن ابی غریب نے ان کو کثیر بن مرہ نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا آخری کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

۹۲۳۵:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحٰق ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز اویسی نے ان کو ابوالزناد نے ان کو خبر دی موسیٰ بن عقبہ نے ایک آدمی سے اولاد عبادہ بن صامت سے۔ اس نے ابوہریرہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کا فرشتہ ایک آدمی کے پاس پہنچا اس کو موت دینے کے لئے اس نے اس کے سارے اعضاء کو چیر کر دیکھا مگر اس کو اس شخص میں کوئی بھی

(۹۲۳۱)......(۱) فی ن : (مسلم)

عمل نہ ملا۔اس کے بعد اس نے اس کے دل کو چیر کے دیکھا۔اس میں بھی اس کو کوئی خیر کی بات نہ ملی۔ پھر اس نے اس کے جبڑوں کو توڑ کر دیکھا تو اس کی زبان تالو سے لگی ہوئی تھی اور وہ کہہ رہا تھا لا الٰہ الا اللہ...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کلمہ اخلاص کی وجہ سے اس کو بخش دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ بندہ کے گمان کے ساتھ ہیں:

۹۲۳۶:...... کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا۔ وہ جب جہنم کے کنارے پر جا کر رکا تو اس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا اور کہا اے میرے رب بے شک میرا گمان تو آپ کے بارے میں اچھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔لوٹاؤ اس کو میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں جو اس نے میرے ساتھ کیا ہے۔

۹۲۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن عبدالعزیز واعظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوجعفر علی ساوی سے جو ابوزرعہ رازی پر موت کے وقت دم کر رہے تھے۔وہ کہتے ہیں ابوزرعہ پر جب موت آئی وہ اس وقت بازار میں تھے اور ان کے پاس مندرجہ ذیل علماء موجود تھے۔(۱) ابوحاتم (۲) محمد بن مسلم (۳) المنذر بن شاذان (۴) اور دیگر علماء کی ایک جماعت۔سب نے حدیث تلقین کو یاد کرتے ہوئے ان کو کلمہ کی تلقین کا ارادہ کیا مگر ان کی عظیم شخصیت کی وجہ سے تلقین کرنے سے شرم محسوس کی کہ وہ ان کو توحید کی تلقین کریں؟ سب نے فیصلہ کیا کہ آؤ ہم حدیث کا ذکر کریں۔

کہا ابوعبداللہ محمد بن مسلم نے ان کو ضحاک بن مخلد ابوعاصم نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو صالح نے کہ ابوزرعہ نے اپنے بیٹے کو آواز لگانی شروع کی اے بیٹے اے بیٹے! بس یہی کہتے رہے۔اس سے آگے کچھ نہیں کہہ سکے۔

ابوحاتم نے کہا کہ ہمیں خبر دی بندار نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوعاصم نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے کہ ابوزرعہ خاموش ہو گئے مگر اس مذکورہ لفظ سے تجاوز نہ کر سکے اور باقی لوگ خاموش ہو گئے۔لہٰذا ابوزرعہ نے کہا حالانکہ وہ بازار میں تھے۔ہمیں خبر دی بندار نے ان کو ابوعاصم نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو ابن ابوغریب نے ان کو کثیر بن مرہ حضرمی نے ان کو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا آخری کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور ابوزرعہ کا انتقال ہو گیا۔

۹۲۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابواحمد بن ابی الحسین نے ان کو عبدالرحمٰن نے یعنی ابن ابی حاتم نے ان کو ان کے والد نے ان کو احمد بن ابی الحوری نے ان کو محمد بن قطن نے شافعی سے وہ کہتے ہیں کہ سفیان گئے فیصل کے پاس اس کی مزاج پرسی کرنے کے لئے۔انہوں نے کہا اے ابومحمد زمین پر کونسی نعمت ہے؟ کاش کہ اگر ہوتا واپس لوٹتا۔سفیان نے کہا کہ آپ کونسی چیز کو ناپسند کرتے ہیں لوٹنے میں؟ فرمایا کہ شکایت کرنے کو۔

۹۲۳۹:...... تحقیق ہم نے روایت کی ہے باب الصبر میں بطور مرفوع روایت کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے کسی مومن بندے کو آزماتا ہوں پس وہ واپس لوٹنے کی شکایت نہیں کرتا کیونکہ میں قیدیوں میں سے رہائی دے چکا ہوتا ہوں۔پھر میں اس کا گوشت بدل دیتا ہوں اس کے گوشت کے مقابلے میں اور خون بدل دیتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اس کے خون سے۔پھر نئے سرے سے عمل شروع ہوتا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے بکیر بن محمد صوفی نے ان کو ابومسلم نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو ابوبکر حنفی نے ان کو عاصم بن محمد بن زید نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر راوی نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

(۹۲۳۷)......(۱) فی أ: (سقیها)

غیر مسلم کی عیادت:

۹۲۴۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن حسن بن صواف نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو محمد بن سعید انصاری نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو سعید بن میسرہ قیسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی کی عیادت کرتے تھے جو کہ غیر مسلم ہوتا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس نہیں بیٹھتے تھے۔ فرماتے تھے کیسے ہو تم اے یہودی؟ کیسے ہو تم اے نصرانی؟ اس دین کا نام لے کر سوال کرتے تھے جس دین پر وہ ہوتا تھا۔

۹۲۴۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابی اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالفضل حسن بن یعقوب بن یوسف بن بخاری نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو منہال بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے غالب قطان نے وہ کہتے ہیں میں نے حسن سے کہا ہمارے نصرانی پڑوسی ہیں وہ اپنی بھلائی اور معروف پالیتے ہیں۔ ہمارے مریضوں کی عیادت کرتے ہیں اور ہمارے جنازوں کے ساتھ ساتھ بھی جاتے ہیں۔ فرمایا کہ ان کو اس کا بدلہ اور جزا دیا کرو۔ جب تم دروازے پر آؤ تو کہو کون ہے یہاں پر؟ میں آسکتا ہوں؟ پھر تم جب داخل ہو جاؤ تو یوں کہو۔ کیسا ہے تمہارا مریض؟ تم لوگ اس کو کیسا پاتے ہو؟ اور پھر جب تم وہاں سے اٹھنا چاہو تو کہو کہ شفاء اور عافیت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

انہیں الفاظ کے ساتھ کتاب مستطاب شعب الایمان کی چھٹی جلد کا ترجمہ اختتام پذیر ہوا۔

فللّٰہ الحمد و له الشكر. اللهم تقبل منا هذا العمل الصالح واجعله لی ذریعة لنجاتی من عذاب السقر وادخلنی دار السلام و دار النعیم امین یارب العالمین.